اطلاع چونکہ مصنف آیات بینات نے اکثر کلمات جگرخراش بغرض توہین مذہب اہلسنت لکھے ہیں
جواب ترکی بہ ترکی بغرض تسکین قلوب شیعہ تحریر کیا گیا ہے اہل سنت وجماعت اس کتاب کو ہرگز ہرگز ملاحظہ نہ فرمائیں

بحمد اللہ الخالق الارضین السموات

از دو ... آیات جلد ثانی دفع التحریفات ... الملقب بہ

رمی الجمرات

جواب مبحث احادیث آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب

در مطبع مظہر العلوم بسعی مظہر حسین طبع شد

یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کیواسطے چھاپی گئی ہے لہذا اہل سنت و جماعت نہ دیکھیں اور نہ خریدیں

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد لله المتعال کہ درین ایام میمنت انضمام بجواب کتاب آیات بینات

مصنفہ مہدی علیخان جلد ثانی مع التحریفات مع التلبیسات ملقب

از رشحات قلم ہدایت شیم یکی از حامیان ملت سید المحققین [illegible] قامع الضالین

قاطع اعناق الجاحدین دام الله ظله افضاله بالنبی و آله المعصومین

در مطبع نامی مظہر العلوم و مجمع البحرین بسعی شیخ حبیب [illegible] مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ جاعل النجوم ھدی للمھتدین * ورجوما للشیاطین * وصلی اللہ علی من ھو کالشمس بین النبیین * وبہ انشق القمر حین * اومی بسبابتہ الیمین * وعلی وصیہ الذی ھو کالقمر بین الوصیین * وبایمائہ رجع الشمس المبین * وعلی اٰلھما نجوم الدین * الھداۃ المیامین من اقتدی بھم کان من الناجین * ومن تخلف عن سفینتھم کان من المغرقین * ورجم اللہ اعدائھم المشومین * الشیاطین * بشھاب مبین * واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین *

اما بعد یہ مجلد ثانی ہی کتاب رمی الجمرات کا جو جواب ہی کتاب آیات بینات کا جسکے مصنف مولوی مھدی علی صاحب نامی بڑے نامی وگرامی ہین اور بتبدیل رنگہای بوقلمونی مقصد و مقتاد ملت کے حامی ہین کبھی شیعہ بنکر کبھی سنی شعری کبھی لرستانی کبھی نیچری جو تحریفات مختلفہ اور تصریفات متعلقہ اُنکے متعلق آیات تہی اُنکا جواب جلد اول مین ہو چکا اور جو تدلیسات اور تلبیسات متعلق باحادیث ہین جواب اُنکا اس جلد مین ہی [illegible] علی اللہ التوکل والیہ الاعتصام اللھم [illegible] من توفیقک القوام ومن تائیدک الصام

بحق محمد و آله الکرام علیهم السلام الی یوم القیام

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

ائمہ کرام کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی حدیث شیعون کی کتابون مین بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایّهم اقتدیتم اهتدیتم کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاوگے اور نیز حضرت نے فرمایا ہی کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحاب کو میرے لئے چھوڑ دو یعنے میرے حقوق صحبت کے اُنکے حق مین رعایت کرو اور اُنکی عیب جوئی نہ کرو اور ان دونو حدیثون مین سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً و معناً علماء امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہی لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی اسلیے ہم پہلی حدیث کی نسبت صرف یہی کہتے ہین کہ جب اسکی صحت پر اقرار ہو تو کیا وجہ ہو کہ اُسپر عمل نہین کرتے اور جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اُسکو کیون نہین ملتے کیون حقوق صحبت پیغمبرؐ کے اُنکے حق مین رعایت نہین کرتے اور کسلیے اُنکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اور کسواسطے باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اُنکی دشمنی ترک نہین کرتے اور پہلی حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت ہم اقوال ائمہ کرام کو امامیہ کی کتابون سے نقل کرکے اسکی صحت ثابت کرتے ہین اور علماء امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی و معنوی کی ہین اُن کو ظاہر کرکے اُسکا بطلان ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ عیون اخبار میں جو معتمدین کتب امامیہ سے ہی لکھا ہی کہ حدثنا الحاکم ابو علی الحسن ابن احمد البیہقی قال حدثنا محمد بن یحیی الصولی قال حدثنا محمد بن موسی ابن نصر الرازی قال حدثنی ابی قال سئل الرضا علیه السلام عن قول النبی صلی الله علیه و سلم اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم وعن قوله دعوا لی اصحابی فقال هذا صحیح

ایک شخص نے امام موسی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہو کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین ہین سی جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور یہ بھی فرمایا ہو کہ چھوڑ دو میرے واسطے میرے یارون کو تو امام موصوف نے جواب دیا کہ صحیح ہو اس روایت سے ثابت ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہو انہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہو اور امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اُسکی صحت پر علماء امامیہ کو اقرار ہو اور نہ صرف اسی ایک روایت سے اسکا ثبوت ہوتا ہو بلکہ اور بھی بہت سی روایتین مؤید اسکی کتب امامیہ مین موجود ہین کہ بعد ملاحظہ اُنکے کسی شیعہ کی یہ مجال نہین کہ اس حدیث کی صحت سے انکار کر سکے یا اسکو موضوع کہہ سکے یا اسکو خبر احاد کہکر اپنا پیچھا چھوڑا وے اسلئے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین اور علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور ملا حیدر آملی اثناعشری نے جامع الاسرار مین اس حدیث کے مضمون کی صحت پر اقرار کیا ہو پس تعجب ہو علماء متقدمین امامیہ پر کہ جبتک علماء اہلسنت نے اس حدیث کو خود اُنکی کتابون سی نکالکر نہ دکھلایا اور اُسکی صحت کو امام کے قول سے ثابت نہ کر دیا تب تک اُنھون نے اس حدیث کی صحت پر کیا شور و غل مچایا اور اُسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے یہانتک کہ قاضی نور اللہ شوستری نے کس شد و مد سے احقاق الحق مین فرمایا ہو اما ما رواہ من حدیث اصحابی کالنجوم ففیہ من آثار الوضع والبطلان مما لا یخفی + کہ اس حدیث کی موضوعیت پر اتنی نشانیان ہین کہ بیان نہین ہو سکتین لیکن افسوس کہ قاضی صاحب نے یہ خیال نہ فرمایا کہ جس حدیث کی موضوعیت کا دعوی اس شد و مد کے ساتھ کرتے ہین وہ خود ہمارے حدیث کی کتابون مین منقول ہو اور جس کے بطلان کا الزام اہلسنت پر لگاتے ہین وہ بروایت ائمہ کرام ہمارے اصول کے موافق ثابت ہو ہان اتنا فرق ہو کہ سنی بیچارون کے راوی ضعفا و مجاہیل ہین اور خود بدولت کے بیان راوی ائمہ کرام ہین پس اگر سنیون کے طور پر روایت کی ہوئی حدیث کو غلط کہہ یا یا خود سنیون

نے اپنے طور پر راز یان احادیث کو ضعیف تصور کیا تو کچھ ہرج نہین اگر قاضی صاحب
نے یا کسی اور صاحب نے اس حدیث کو موضوع بتلایا اور باوجود تصدیق امام موسیٰ رضا
کے اس حدیث کو جھٹلایا تو اسنے اپنا دین ہی غارت کیا اور امام کی تکذیب کرکے اپنے
آپکو دائرۂ ایمان سے خارج کیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہرچند بکر فکر مخاطب عالیمقام نے رنگ برنگ کے جلوے دکھائے اور طرح طرح کے
ناز وکرشمہ برروے کار لائے لیکن فحول علما کی نظر مین نہ سمائے اور عجوزہ شوہا سمجھکر روئے
توجہ اُسکی طرف نہ لاے اور درحقیقت مخاطب نے فرتوتہ مضامین کہنہ بی اعتبار دست آموز
علماء اعصار و امصار کو بلباس ہندی آراستہ کیا ہی اور عجائز کوزہ پشت کو جلوۂ نوعروسی
دیا ہی غافل اس سے کہ اگر کوئی محرم کار کشف استار کریگا تو وہی اُم الولید مستورہ کابلی
نابکار یا اُم العبید مسروقہ دہلوی مکار یا ضعیفہ جرمی انداز ٹاٹبانی کار بنکر ارباب نظر کے سامنے
ظاہر و آشکار ہوجاویگی اور مشاطہ ماہر ابلیس کی تلبیس کچھ مزہ نہ دکھلاویگی اُسوقت مین
عامہ حضرات اہل سنت جو صورت زیبائے ظاہری پر شیفتہ اور لباس سہانے پر تلمیع پر فریفتہ
ہین اور خوشی کے مارے پھولے جاتے ہین اور جامہ مین نہین سماتے انکا تمام سرور
مبدل بغم جمہور و سرور مبدل بماتم ہوجائیگا اور اُنکے حق مین لطیفہ شیخ سعدی صادق آئیگا

بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد چون باز کنی مادر مادر باشد

حیف ہی کہ حضرت مخاطب باغیرت وحیا ایسے بضاعت مزجاۃ پر ناحق و ناروا مرد میدان
وغا بنے اور اپنے اگلے پچھلون کی خیانتون پر قدم بقدم چلے جب تلکو اتنی بھی لیاقت
نہین ہی کہ احاد اور متواتر کے معنون مین فرق کرو تو یہ زرق و برق دکھانا کیا تھا
اور حوصلہ تصنیف وتالیف دل مین لانا کیا تھا دس پانچ قانون یاد کرلینے سے کوئی

علامہ نہ کہلائیگا جو ہلدی کی گرہ پاکر پنساری نہ بن جائیگا حضرت نے باین لیاقت معرکہ مرد
آزمائی آیات وروایات مین بابحاث قانونی وتقریرات کرشانی قدم مارا مگر بحمد اللہ کہ معرکہ
آیات مین تو حضرت مخاطب کو ایک ادنی ہیچمدان نے نام ونشان سے بچھاڑا اور ایسا اُٹھا
کے دھم سے دے مارا کہ ہر تماشائی بیساختہ پکارا کہ دے مارا اب انشاء اللہ معرکہ احادیث
مین بھی بچھاڑتا ہون اور حق کا جھنڈا کارگاہ افقی مین گاڑتا ہون قریب ہے کہ دوستان مخاطب
کے سر پہ قیامت آئے اور اُنکی گھر گھر صف ماتم بچھ جائے اب مخفی کنندگان مثالب ارانب و
ثعالب پیروان اسد اللہ الغالب کی جانب سے سنین کہ قبل اسکے بہ حقیقت حال حدیث
نجوم کا معرض عرض مین لاوے اور تقریرات مختل النظام مخاطب عالیمقام کی دھجیان اُڑاوے
اور انکار کذب وخیانت درپیش اور اُسکے زیر وزبر کرنے سے دل اُنکے معتقدون کا
ریش کرے اجمالاً چند امور گزارش کرتا ہی اوّلاً یہ کہ ہمنے فرض کیا کہ بقول آپکے حدیث نجوم
نہایت معتبر اور سو متواتر سے بڑھ کر ہی اور کل کتب شیعہ مین حتی کتب اربعہ مین بھی موجود ہی
اور کچھ سابق اور لاحق بھی بقول آپ کے نہین رکھتے اور معنے بھی وہی ہین جو آپ
اپنے زعم باطل مین سمجھتے ہین کہ صحابہ کلًّا وطراً لائق اقتدا ہین اگرچہ غرض ان کل باتونکا مثل
فرض مشترک الباری ہی مگر چونکہ آپ اسی پر راضی ہین ہمنے سب فرض کرلیا پھر بھی ہم
کہتے ہین کہ مذہب امامیہ کا اسمین کیا ضرر ہی سیکڑون حدیثین موافق سنیون کے ہماری
کتب مین تقیۃً وارد ہین لیکن چونکہ آیات اور روایات قطعیہ اور مجمع علیہ ہمارے اصحاب
کے خلاف ہین اور موافق مذہب عامہ ہین ہم اُنکو متروک اور محمول علی التقیہ کرتے ہین
بقول علیہ السلام خذ ما وافق کتاب اللہ وخذ بالمجمع علیہ بین اصحابک وخذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم یعنی لے اُس حدیث کو جو موافق کتاب خدا ہی اور جو مجمع علیہ
تیری اصحاب کے ہی اور جو مخالف اہل سنت ہی اسلیے کہ راستی اُنکے خلاف مین ہی پس اس
امر مین جبکہ ہم مطابق حکم محکم اہلبیت علیہم السلام چلتے ہین تو پھر ہمارے مذہب کا کیا ضرر ہی

اور جو کچھ ہم کتب اہل سنت سے اُنپر استدلال کرتے ہین اِس طرح کا اُنکو جواب دینا نہین ہوسکتا
ہی اسلیے کہ تقیہ اُنکے مذہب مین بقیاس باطل اُنکے صنیفہ ناجائز اور ہر حدیث صحاح پر از اسقام
اور بالخصوص صحیحین کی بدرجہ صحت قطعی فائز ہی بس نہ عذر تقیہ چل سکتا ہی نہ عذر عدم صحت حدیث
سے کچھ مل سکتا ہی لاجرم حضرات کو اپنے کتب احادیث سے مجبوری پڑتی ہے اور شیعون
کے ہاتھ سے جو چوٹ پڑتی ہی وہ پوری پڑتی ہی کہ اعلی سے اسفل تک در آتی ہی اور نمونہ
کار وا بوتو لو دکھاتی ہی مگر یہ جواب ہمارا ایسا عام اور تام ہی کہ کل احادیث مخالف مذہب
ہمارے مین چلیگا پھر حضرات اہلسنت کو ہماری کتب کی نقل احادیث سے کیا ملیگا اسی وجہ
سے قدماے اہلسنت کبھی ہمارے [illegible] احادیث سے ہمپر استدلال نہ لاے اور ہمارے علما ہمیشہ کتب
مخالفین سے اُنپر استدلال کرتے رہے لیکن امثال خواجہ کابلی اور عبید اُنکے بمقتضاے
اینکہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے اِس نکتہ کو تو نہ سمجھے اور شیعون پر اُنکی کتب سے
استدلال کرنا شروع کیا غافل اس سے کہ اُنکو جواب مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ حدیث ہمارے
نزدیک احادسی ہی اور اسکی صحت ہمپر ثابت نہین ہی یا محمول بر تقیہ ہی اور اس جواب
اجمالی مین جو کل جگہون پر جاری اور ساری ہی ہمارے نزدیک کوئی نقص نہین ہی جز ایک
نقص کے کہ لفظ تقیہ ایسا دل دوز اور جگر سوز اہلسنت ہی کہ جسکو سنکر امثال حضرت مخاطب
کے تن بدن مین ایسی آگ لگی کہ کسیکے بجھانے سے نہ بجھیگی اور سر تا پا جل بھن کر خاک
ہوجائینگے اور جیتے جی ہی قعر دوزخ مین پہونچ جائینگے لیکن ہم اسکو کیا کرین آپ جلین یا
بھنین ہم تو سچی بات کہین گے اور مثل آپ کے راہ مکر و فریب پر نہ چلینگے ہان اگر آپ
آیات قرآنی کو نسبت عثمانی مثل الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ کما فی البخاری اور
الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان [illegible]
التقیہ الی یوم القیامۃ [illegible]
شیعون کے خاموش کردینے کے لیے [illegible]

مین آوے وہی بہت ہے ثانیاً بعد فرض اُن سب مدارج غیر ممکنہ کے یہ حدیث دلالت نہین کرتی مگر حسن وخوبی صحابہ پر بالعموم نہ حسن وخوبی حضرات ثلثہ پر بالخصوص اور علم میزان سے معلوم ہی کہ لادلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث اور ہمارے آپ کے نزاع عام مین نہین ہی بلکہ ایک امر خاص مین ہی اسلیے کہ ہم مطلق صحابہ کو برا نہین جانتے بلکہ فقط ثلثہ اور اُنکے امثال کو بُرا جانتے ہین چنانچہ خود آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۲ مین فرماتے ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات شیعہ کے صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمامی مہاجر و انصار ہین یا نہین بلکہ خلفاے ثلثہ اس مین داخل ہین یا نہین انتہی شیعہ کہتے ہین کہ اصحابی کالنجوم مین تمام مہاجرین و انصار مراد نہین ہین اور بالخصوص خلفاے ثلثہ اس مین داخل نہین ہین اور عموم لفظ اصحابی دخول ثلثہ کی دلیل نہین ہوسکتا اسلیے کہ مامن عام الا وقد خص قضایاے مشہورہ بین الفریقین سے ہی اور سیکڑون عمومات آیات و احادیث پیغمبر باٰیات واحادیث دیگر مخصوص ہوجاتے ہین پھر یہ حدیث بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کیون نہین مخصوص ہوسکتی ہی آپ خود قول مابعد مین اسکے قائل ہین کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث کے مصداق سے خارج ہین انتہی پس جسطرح سے اُن اصحاب کو جنکے حق مین جناب رسولخدا حدیث حوض مین اصحابی اصحابی فرماتے ہین آپ نے اصحابی کالنجوم سے خارج کردیا اور حقیقت مین شیعون پر بڑا احسان کیا اسلیے کہ مصداق حدیث حوض اُنکے نزدیک حضرات ثلثہ ہی ہین اور اسی طرح پر مہربانی فرماکر منافقین صحابہ کو بھی خواہ مخواہ مہاجرین سے ہون خواہ انصار سے مصداق سے اس حدیث کے خارج کردیجیے بقولہ تعالے لا تطع الکافرین والمنافقین اور ظاہر ہی کہ جسکی اطاعت کا حکم نہو اُسکی اقتدا کیونکر ہوسکتی ہی اور زیادہ تر عنایت آپکی یہ ہوگی کہ کافرین بکفر ایمانی کو بھی جیساکہ آیۂ و افی ہدایہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا سے ثابت ہی خارج کردیجیے اور اسی طرح بمقتضاے قولہ تعالے ولا تطع منہم اٰثما او کفورا فاسقین و فاجرین و

ظالمین کو بھی نکال دیجیے کہ یہ سب آثم ہین اور جب خود خدا فرماے اما الذین فسقوا فماواھم النار اور فرمائے لعنۃ اللہ علی الظالمین پس جسکی جگہ جہنم ہو اور جسپر خدا لعنت کرتا ہو کیونکر پیغمبر خدا انکی اقتدا کو فرماینگے اب اصل بات سنیئے مگر ہم بہت ڈرتے ہین کہ کہین آپ خفا نہو جائین لیکن کیا کیجیے کہ بے کہے چارہ بھی نہین ہو حضرت سلامت شیعون کا اعتقاد کہ وہ آپ کے اعتقاد کے نہایت خلاف ہے یہ ہی کہ آپ کے حضرات ثلثہ ان سب صفات کے جامہ زیب ہین کافر منافق مرتد آثم فاسق ظالم الغرض مجموعہ ان سب صفات مکمل الذات کے یہی حضرات ہین پس اس صورت مین ضرور ہی کہ پہلے آپ حسن وخوبی حضرات ثلثہ کسی دلیل قطعی سے ثابت فرمائین تب ہوس انکے مصداق حدیث نجوم ہونیکی دل مین لائین ورنہ بغیر اسکے شیعہ انکو ہمیشہ اصحاب کفر ونفاق مین داخل کرتے رہینگے اور آپ بصد جد وجہد خارج کراتے رہین گے اور بیچارے ثلثہ اسی کشاکشی دخول وخروج مین قیامت تک پڑے رہجائینگے حاصل کلام یہ ہو کہ اثبات دخول ثلثہ حدیث نجوم مین موقوف ہی حسن وخوبی ثلثہ پر پس اگر حسن وخوبی کا اثبات موقوف حدیث نجوم پر کیا جائیگا تو مرجع اسکا طرف دور صریح کے ہو جائیگا اور اگر فرمائیے کہ حسن وخوبی انکی ہم اور کسی دلیل سے ثابت کرینگے اسوقت ہم کہین گے کہ پھر حدیث نجوم کا ذکر کرنا مقام اثبات حسن وخوبی مین نہایت جھک مارنا ہی آگے کیا کہین ثالثاً اگر حدیث نجوم کو حضرات اہل سنت مسلم کرلین تو شیعون پر چند طرحکا احسان فرمائین اور ہم لوگ بہت ممنون وشکر گذار ہو جائین ایک یہ کہ جب اہل سنت اس حدیث کو مسلم کرلین گے تو ایک بڑی دلیل خلافت شیخین کی جس پر کل سنیون کا بڑا وثوق اور اعتماد ہی اور منصوص الخلافت ہونی شیخین کی اس پر بنیاد ہی از سر باطل اور مضمحل ہو جاویگی اور وہ حدیث اقتدوا باللذین بعدی ابی بکر وعمر ہی یعنی اقتدا کرو ساتھ ان دو کے جو بعد میرے ہینگے یعنی ابو بکر وعمر محدثین اہل سنت نے اس حدیث کا اخراج انہر مخرج

مفادسے بڑے زور وشور سے کیا ہی اور ہوا سے تصحیح مین اسکی صدا ہاے ارغنون و
نوا ہاسے پر فنون کو رنگ برنگ خارج از آہنگ دیا ہی اور شیعون کے نزدیک محض کذب
وافترا ہی اور سراسر پوچ ولچر مثل گوز شتر و ضرطہ خر باذر ہوا ہی و دلیلین اسکے ابطال پر قائم
کرتے ہین لیکن بعد اسکے کہ حدیث نجوم کو اہلسنت مسلم کرلین پھر شیعون کو واسطے ابطال حدیث
اقتدوا کی حاجت کسی دلیل کی نہوگی بلکہ یہی حدیث نجوم واسطے ابطال خلافت شیخین کے کافی
ہوجائیگی اسلیے کہ جب کُل صحابہ کی اقتدا کا حکم ہوا تو تخصیص اقتدا بشیخین لغو ہوگئی اور اگر حکم
اقتدا دلیل خلافت ہی توچاہیے کہ کُل صحابہ خلیفہ بن جائین یہی مقام ہی کہ جب اہل سنت
یہان آجاتے ہین توبڑے پھنس جاتے ہین اور بقول عامہ چیر غٹو ہوجاتے ہین اور سواے
قین قین اور چین چین کے کچھ بن نہین پڑتا اُسوقت گھبرا کر چلاتے ہین کہ حدیث نجوم جھوٹی ہی
جھوٹی ہی جھوٹی ہی چنانچہ بڑا متکلم سنیون کا ابن تیمیہ کو جسکی تحقیقات اور تدقیقات پر اہلسنت
کو ناز ہی اور زبان صاحب منتہی الکلام سی ملقب شیخ الاسلام سرفراز ہی جب اُسکو دار وگیر علامہ
جمال الدین رح سے کوئی مفر نہ ملا تب بہ مجبوری و ناچاری منکر صحت حدیث نجوم ہوا
الغرض عوام اہلسنت تو اس حدیث پر بغلین بجاتے ہین اور متعصبین اُنکے جب شیعون کے
ہاتھ سے بہ مرض خناق و اختناق مبتلا ہوجاتے ہین اُسوقت اسکو جھٹلاتے ہین لیکن محققین
اور ناقدین احادیث اہلسنت بس اپنی تحقیق اور تنقید کی راہ سے اسکو کاذب اور باطل اور
پوچ اور مہمل سمجھتے ہین جیسا کہ بعد اسکے ہم بیان کرینگے **فائدہ زائدۃ مفحمۃ للخصام و
مرغمۃ للّیام** واضح ہو کہ حدیث اقتدوا بالذین قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث مختص باہلسنت
ہی اور شیعون پر کسی طرح حجت نہین ہی اُنکے اصول موضوعہ ممہدہ کے بھی خلاف ہی اسلیے
کہ اہل سنت نے بغرض ابطال نص متواتر غدیر کیا کیا بات بنائی ہی اور آخر کار بجد و کد
بیشمار یہ بات ٹھہرائی ہی کہ خلافت بنص پیغمبر نہین ہوتی ہی گو نص اول للثانی ہو بلکہ شاہ صاحب
دہلوی نے اس مقام پر نہایت تحقیق اور تدقیق سے فرمایا ہی کہ پیغمبر کا کام فقط اسی قدر ہی کہ

صفات خلیفہ کو بیان کر دے اور ضرور ہی کہ اُسکی تعیین کو امت پر چھوڑ دے نہ یہ کہ فرمائے
کہ فلان خلیفہ ہو جیسے کہ پیغمبر نے صفات منکوحہ بیان فرمائے اور یہ نہین فرمایا کہ فلان فلان سے
سے نکاح کرے ہرچند تشبیہ خلفا بمنکوحات خندہ سرشار لاتی ہی اور غلامان عمر کی تقریر
اِس مقام پر زعفران زار تحیر دکھلاتی ہی کجا ریاست عامہ تامہ امور دنیا و دین و کجا تعیین
مواقع منکوحات بانا کحین تشان ما بین السموات والارضین لیکن اگر اقتصار اس تشبیہ مین
فقط حضرت خلیفہ ثانی تک رہتا تو شاید شیعون کو بھی نظر بقول مشہور سیوطی اُسکے
ایجاب و قبول مین چندان تامل نہوتا بہر کیف حضرات اہل سنت خلافت کے غیر منصوص
ہونے پر جان لڑاتے ہین اور کیا کیا تاویلات خلاف قانون عقل و نقل گاتے ہین اور
جھوٹی جھوٹی حدیثین بناتے ہین یہانتک کہ صحیح بخاری مین بانی جی رہبان تالیق پیغمبر حضرت عمر سے
ناقل ہین کہ جب قرب وفات مین اُنسے لوگون نے درخواست خلیفہ بنانے جانیکی کی اُسوقت اُنہون نے فرمایا
ان لم استخلف فما استخلف رسول اللہ وان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی یعنی ابابکر
یعنی اگر کسی کو خلیفہ نہ کرون تو رسول خدا نے بھی کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور اگر مین خلیفہ کرون
تو جو شخص کہ مجھسے بہتر تھا یعنے ابوبکر اُسنے خلیفہ کیا تھا یعنی مجھکو افسوس کہ کسی نے یہ نہ پوچھا کہ جب
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسی کو خلیفہ نہ کیا تو تمنے ابوبکر کو اور ابوبکر نے تمکو کیون خلیفہ بنایا
وہی مثل صادق ہی کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور اِس مقام مخصوص مین کچھ مخالفت
معاقدت اجماعی کو بھی نہین ہو سکتی ہی اِسلیے کہ ہر واحد از اثنین اور کل فرد من الزوجین
کا ایک دوسرے کو خلیفہ بنانا قبل از انعقاد اجماع تھا اور نتیجہ صحت خلافت اگر عقد اجماع
سے فرض کیا جاے تو بعد از انعقاد اجماع من کل المجامعین ہوگا نہ قبل از انعقاد بنا بر اسکے
خلیفہ بنانا قبل از موافقت اجماع نہ تھا مگر منشی نفس امارہ و اتباع ہوا و ہوس دنیاے نظر
مکارہ بغیر ما قام علیہ من برہان و بغیر ما انزل اللہ علیہ من سلطان لیکن اِس مقام پر اہلسنت
یکشف عورات حنیفہ خلافت نارشیدہ خلیفہ یوم سقیفہ غض بصر کرتے ہین اور فقط نتیجہ سقیفہ

زائدہ ضعیفہ اجماع سخیفہ کو قرۃ العین اور نور نظر کرتے ہین یہ طرفہ لطیفہ اور لطیف ظریفہ ہی جو ملحوظ
خواطر شریفہ و طبائع منیفہ ہو الغرض جب پیغمبر خدا کا کسی کو خلیفہ نہ کرنا حضرات کے اصول مذہب
سے ٹھرا تو جو حدیث خلافت شیخین کے لیے بنص اہین شریفین بنائی گئی ہو وہ خود ہی باطل
اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گی جسطرح سے کہ حدیث نجوم بھی اُسکی باطل ہو جیسا کہ پیشتر
اس سے ہمنے بیان کیا دوسری وجہ شیعون کی شکر گذاری کی یہ ہو کہ بعد اسکے کہ اہل سنت
حدیث نجوم کو مسلم کرلین تو مطابق بایّھم اقتدیتم اھتدیتم کے جس صحابی کی ہم
اقتدا کرینگے مہتدی ہونگے اور بالاتفاق اس مین شک نہین ہو کہ مثل عباس عم رسول اللہ
اور مثل علی ابن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صحابہ کبار اور اصحاب اعتبار سے ہین اور
بنا بر حدیث صحیح مسلم کے جسکی نقل پیشتر گذر چکی ہے دونو بزرگوار باقرار حضرت عمر شیخین کو کاذب
اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے پس اگر شیعہ بھی باقتداے حضرت عباس و علی
شیخین کو متصف باین صفات مکمل الذات سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے پھر حضرت معاویہ کے
سگون کو چاہیے کہ مثل سگان عاویہ شیعون پر عوعو نہ کرین تیسری یہ ہو کہ امثال اسامہ کہ
جنہون نے ابو بکر سے کہا امرنی علیك رسول اللہ فمن امرك علی اور تادم زیست بیعت
نہ کی اور قیس اور سعد عبادہ جو بشہادت صدیقہ سینان خیار صحابہ سے تھا اور رئیس ایک
قبیلہ انصار کا تھا اور لااقل بقول مصنف کہ تمامی مہاجر و انصار اخیار ہین تمامی انصار
مین داخل ہی منکرین خلافت حضرت خلیفہ اول سے تھے اور اُنکی خلافت کو محض باطل
سمجھتے تھے اور ہرگز بیعت نہ کی بلکہ تواریخ و سیر مین موجود ہو کہ حضرت خلیفہ ثانی اس
بیعت نہ کرنے پر سعد سے بخشونت پیش آے اور اپنی فظاظت اور غلاظت کو بمقتضاے
انت افظ و اغلظ کما فی الصحیح البخاری عمل مین لائے اور بہت چیخے
اور چلاّے اور دست بقبضہ ہو کر جھنجھلاے اور زبان بسب و شتم تیز و تندی کی اور برادا
آشتی بندکی بیانگ کہ صداے نہیب زاے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایۃ

بلندی کی گرد و بھی گرد میدان وغا تھا ایسی کدڑ بھبھکیون مین کب آتا تھا اُسکی بھی رگون مین
خون مردانگی نے جوش مارا اور دست بقبضہ ہو کر پکار اکہ او مکّار ناہنجار ناکار مخنث شعار
زن کردار ہر معرکہ سے فرار تیری مجال ہی کہ جوانمردون سے آنکھین چار کرے و بر دباہ بازی
شیرون کا قصد شکار کرے آخر کار جب حضرت خلیفہ صاحب نے اِسکو سختی اور درشتی
مین اُستوار پایا تو ڈھیلے پڑے اور زیر ہوے اور جس بات کے بھوکے تھے اُس سے
سیر ہوے اور حسب عادت تحمل اور بردباری کو کام فرمایا اور ایسی ہی گرمی و نرمی سے
تتمہ خلافت کو انجام فرمایا مگر وہ بیباک بہ سرد مہری اُٹھا اور گرما گرم چلا گیا اور تادم مرگ جام
بیعت خلیفہ نہ پیا چنانچہ ابن تمیہ منہاج اور ابن اثیر اسد الغابہ مین اور امام رازی
نہایۃ العقول مین اور بحر العلوم مولوی عبد العلی شرح مسلم مین اس بات کا اقرار کرتے ہین پس اگر
شیعہ بمقتضاے بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے ایسے صحابہ کی اقتدا کرکے ابو بکر کی خلافت
باطل اور حقیت سے عاطل سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے اور شیعون کا اہتدا پر ہونا عین
ضلالت اُنکے مخالفین کی ہی بس حدیث نجوم نے مذہب اہلسنت کو بیخ و بن سے کندہ کر دیا
اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہوا چاہیے کہ اب سُنی آہ آہ کرین اور شیعہ قاہ قاہ کرین
اور الحمد للہ ثم الحمد للہ کہین یہ ہی حال اس حدیث کا بفرض معنی عموم جیسا کہ عامہ اہل سُنت
سمجھتے ہین اور امثال حضرت مخاطب اِسی پر اصرار اور استبداد رکھتے ہین اور اگر
اس مین کوئی تخصیص جاری کرین تو بہ قاعدہ ما من عام الاو قد خص شیعون کے لیے تو
ہو سکتا ہی مگر حضرات اہلسنت کے لیے اس مین مقام سکتہ ہے اسلیے کہ چند قباحتین
در پیش ہوتی ہین ایک تو ننگ و عار اس کا کہ شیعیان طعان شعارستان طعن سے
ہمیشہ اُنکے جگرون کو فگار کرینگے اور کہینگے کہ آخر جھک مارکے تمنے ہمارا ہی طریقہ
اختیار کیا اور مثل ہمارے عموم سے دست بردار ہو کر خصوص کا اقرار کیا
دوسرے اس حدیث مین کوئی تخصیص لگانا اپنے ہاتھون سے اپنے سر پر بلا لانا ہی

اور ایک خنجر آبدار بُرّان تر از کارد ابو لو لو اعجوبہ کار اپنے خصم ہاتھ مین دیا ہے کہ جب
پلسے تخصیص درمیان مین آیا تو تمہارا خصم بھی کوئی تخصیص لگا کے حضرات ثلثہ کو مقدوح
اور مجروح بلکہ مذبوح اور منسوخ کریگا تیسری تخصیص مین ایک ایسی بڑی خرابی و بربادی
لازم آتی ہے کہ جس سے حضرات اہل سنت کے سر پر قیامت آئیگی اور نمونہ صُور اسرافیل
دکھائیگی اور صدہا سال کی عمارت بنائی ہوئی بڑی بڑی بناؤن کی دھجیا ئیگی یعنی بعد
از تخصیص حدیث قاعدہ عدالت کل صحابہ جو اہل سنت نے بکوشش سالہا سال واسطے
حفظ جریم ثلثہ کے بنایا ہے الصحابۃ کلھم عدول اپنے اجماعیات سے ٹھہرایا ہے
یکسر باطل ہوجائیگا اور جڑ سے اُکھڑ جائیگا اور جس فائدہ کے لیے تعمیم حدیث نجوم پر جان
دیتے تھے وہ ہاتھ نہ آئیگا اور حضرات اہلسنت کے لیے یہ بڑی مصیبت عظیم ہے اور
داہیہ کبری ہے حال انکا قابل رحم ہر کہ حدیث نجوم سے بڑے بڑے مخمصون مین پڑے
ہین اور پنجۂ شکنجۂ ضیق مین پھنسے ہین تعمیم حدیث کندہ کنندہ مذہب از بیخ ہے اور تخصیص
حدیث ایک آہنی خار دار میخ ہے کہ کسیطرف گزارا نہین اور کوئی راہ چارہ نہین بیچارے
جدہر سر جھکاتے ہین سر پر ایک ٹھوکر کھاتے ہین ادھر جھکے تو ہاے رے اُدھر
جھکے تو واے رے ای یار وا تسے مذہب سے اپنے تئین نکالو اور بیفائدہ
ہلاکت مین اپنے تئین نہ ڈالو ثلثہ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اہلبیت کیطرف آؤ دنیا مین ہر
مذہب الیکو چڑاؤ اور اتباع فرارین کو بھگاؤ اور آخرت مین علیؑ والے کہلاؤ اور
جب عوض کوثر پر جاؤ تو دست ساقی کوثر سے جام شرابًا طہورا پاؤ ثلثہ سے تمکو کیا ملیگا
اور اُنسے کوئی کیا لیگا پیر خود در ماندہ کرا شفاعت گری کند سے اُو خویشتن گم است کرا
رہبری کند حیف ہی اُن مسلمانون کی عقل و دانش اور فہم و بینش پر جو شیعون سی عبث عبث
جھگڑتے ہین اور اُنکی تیز زبانی سے نہین ڈرتے ہین سر دو بستان یاد دلاتی ہین اور بیفائدہ
سوتی بھڑون کو جگاتے ہین اور اپنی ڈاڑھی مونچھون کو نچواتے ہین پھر پیچھے کسطرح ہاے

واے کا غل مچاتے ہین اور وا غوثا و اغوثا پکارتے ہوے عدالت کیطرف دوڑے جاتے ہین ذرا اس غیرت اور حیا کو ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ شیعون کے سامنے ذکر حدیث نجوم کا زبان پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ حدیث تو شیعون کے لیے سم قاتل تیز تر از سم الفار ہی اور راہ نجات اس سے بہت دشوار گزار ہی اور مشکل تر از ہفت خوان بہمن و اسفندیار ہی اگر شیران وغا او رہزبران ہیجا یعنی پیروان شیر خدا کر لڑینگے خواہی نخواہی مارے پڑینگے مصیبت راچون اجل آید سوی صیاد رود وہ کیا کہیگی بیتے کہ اپنی بلادت و غباوت سے بکری بھیڑیے کے پاس جاتی ہی اور اپنا پیٹ پھڑوالیتی ہے اگر شیعون کے سامنے اس حدیث کا ذکر نہ کرتے تو اس رسوائی وفضیحی ہمت مین کیون پڑتے المختصر گفتگو بسیار اور منظور نظر اختصار ہی تفریح خاطر در یا مقاطر مومنین کے لیے انشاء اللہ اسیقدر کافی اور وافی ہی اور ابناے دار استسقای جہل کے لیے سقی مجامع میاہ رجال ولو بالسجال التقاغیر شافی ہی اب مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کچھ حال حدیث نجوم کا بنا بر مذہب اہلسنت اور بنا بر مذہب شیعہ کے ہم بیان کرین اسکے بعد فقرات شکنی حضرت مخاطب سے فقرات پشت معاندین کو توڑین واضح ہو کہ مذہب اہلسنت مین یہ حدیث عوام الناس مین بہت مشہور رہی اور ہمیشہ عامہ اہلسنت کو اسپر نازش و افتخار ہی اور سر مباہات انکا بذروہ فلک دوار ہے بدین پندار کہ یہ نص قطعی ہے تعدیل کل صحابہ پر کہ یہی مذہب جمہور اہلسنت ہی اور بامید حفظ حریم ثلثہ اسکو بن دندان سے پکڑتے ہین اور مثل گمس اسکی عدوبت ظاہری پر گرتے ہین حالانکہ اس مین انکے لیے حنظل اور زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے جیسا کہ پیشتر اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب اہلسنت اس سے از بیخ و بن کندہ ہوتا ہی اور شیعونکا ایک بال بھی کسی جگہ نہین کندہ ہوتا ہے پس جو لوگ مسلم کرنیوالے اس حدیث کے ہین وہ پہلے اپنے مذہب کو اسکے قباحات و اعتراضات سے بچالین بعد اسکے شیعونپر کسی اعتراض کی ہوس دل مین لائین اول فکر خانہ خود باید ساخت بعد از ان بر دیگران باید تاخت لا یرمی بالحجارۃ من کان بیتہ من الزجاجۃ

اور شیعون کو بحمد اللہ کوئی دشواری نہین ہو اس لیے کہ وہ تو اولاً اس طریقہ کو جس طریقہ سے
تم روایت کرتے ہو مسلّم ہی نہین کرتے بلکہ بموافقت محققین اہلسنت اِسکو کذب و افترائے محض علی
رسول اللہ جانتے ہین اور ثانیاً علی التنزل محمول بر تقیہ کرینگے اور ثالثاً بر تنزل علی التنزل اسکے
مضمون مین اُس تعمیم کو جو تمھٹے بطمع دخول ثلثہ کے ہو غیر مسلّم کرکے کچھہ تخصیصین ایسی لگائینگے
کہ جس سے ثلثہ خارج ہو جائینگے بعد اِسکے تمھارے ہاتھ کیا لگے گا یہ گفتگو ہماری عوام
اہل سنت سے ہو لیکن خواص اہل سنت پس خود قائل ہین کہ حدیث نجوم نہایت ضعیف
اور نامعتبر ہی بلکہ موضوع اور مکذوب اور باطل و افترا بر پیغمبر ہی چنانچہ بزار کہ علمائے
اہلسنت مین بڑا محقق اور ناقد احادیث ہو اور ائمہ احادیث مین ایسا رتبہ عالی رکھتا ہی
کہ شاہ صاحب دہلوی اپنے تحفہ مسروقہ مین اُسکو بہ لقب عمدۃ المحدثین یاد فرماتے ہین اُسنے
کہا ہی کہ گو عوام یہ حدیث جناب رسولخدا سے روایت کرتے ہین مگر صحیح نہین اور کہین
کتب معتمد حدیث مین موجود نہین ہو اور اِسکا راوی جو عبد الرحیم بن زید ہو اہل علم اُسکی
روایت کو نہین لیتے اور نفس مضمون حدیث بھی نہایت قبیح اور منکر ہے اور عقل
باور نہین کرتی کہ جناب رسولخدا اپنے اصحاب کے لیے جائز رکھین کہ بعد انکے احکام
دین مین باہم اختلاف کرین انتہی اور ابن سفیان نے کہا کہ عبد الرحیم راوی حدیث نجوم
بڑا کذاب اور خبیث ہو اور بخاری نے کہا ہو کہ متروک ہو اور علمانے کہا ہو کہ جسکو بخاری
متروک کہے اُسکی حدیث کو روایت کرنا جائز نہین ہو اور یحیی ابن معین نے بھی کہا ہو کہ
کذاب ہو اور ابو حیان مفسر سفیان کہ جسکے محامد اور مناقب اور مدارج اور مراتب
الوافی بالوفیات سے ثابت ہین اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حدیث نجوم ہرگز قول رسولخدا
نہین ہو اور بالکل جھوٹی ہو اور رسول خدا سے کسی طریقہ سے اِسکی روایت صحیح نہین ہی
پھر بہت اپنے علمای اعلام سے اِسکی تکذیب نقل کی ہو اور بیہقی کہ علمائی اہلسنت مین بڑا
گرامی و در تنقید احادیث مین بڑا نامی ہو اُسنے کہا ہو کہ یہ حدیث ہر چند مشہور ہی مگر اسناد

اِسکے ضعیف اور کوئی سند اِسکی ثابت ہنوئی اور امام احمد حنبل نے بھی اِسکے مکذوب اور
موضوع اور باطل ہونکی تصریح کی ہی اور ابن جوزی نے کہ مشہورین علمائی اہلسنت سے
ہی کتاب علل متناہیہ فی الاحادیث الواہیہ مین اِسکو احادیث واہیہ سے ٹھیرایا ہی اور
کہا ہی کہ صحیح نہین ہی اور ذہبی ناقد رجال اہل سنت نے جسکو شاہ جی دہلوی تحفہ سروقہ مین
امام اہل الحدیث فرماتے ہین کتاب میزان الاعتدال مین اس حدیث کی توہین کی ہی اور
اسکو موضوعات اور اکاذیب جعفر بن الواحد سے شمار کیا ہی اور جابجا دیگر بھی اُسی کتاب
مین بنص صریح کہا ہی کہ یہ حدیث باطل ہی اور علامہ لاثانی ابن حجر عسقلانی نے بھی کہا ہی کہ حدیث
نجوم ضعیف اور واہیات سی ہی اور ابن حزم کہ بڑا امام جلیل القدر اہل سنت کا ہی اُنہوںنے
کہا ہی کہ یہ حدیث مکذوب اور موضوع اور باطل ہی اور ہرگز کسی طریق سے کبھی صحیح نہین ہی
یہانتک کہ متاخرین مین سی شیخ المشایخ فرنگی محل مولانا نظام الدین نے کتاب صبح صادق مین
اور اُنکے صاحبزادہ متعصب مولوی عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت
مین اور ماتن مسلم الثبوت ملا محب اللہ بہاری نے اِس حدیث کو ایسا ضعیف کہا ہی کہ قابل
عمل نہین جانا ہی اور کل سندین اسکی مجہول سمجھتے ہین اور دونو باپ بیٹے اپنے معتمدین اور
موثقین سے اسکا مکذوب اور موضوع اور باطل ہونا بیان فرماتے ہین بلکہ اسکے ساتھ
ایک دوسری حدیث کو بھی کہ وہ بھی مایہ افتخار اور متاع نازش و فخار اہل سنت
کی ہی برباد کیے دیتے ہین یعنی حدیث خذوا شطر دینکم من الحمیرا یعنے ایک جزو دین
اپنے کو حمیرا یعنے بی عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے لو اس حدیث کو بھی مثل حدیث نجوم کے
احادیث واہیہ سے جانتے ہین جسکی کوئی سند صحیح نہین ہی بلکہ اپنے بزرگوار دن
مثل سبکے اور حافظ ابو الحجاج سی ناقل ہین کہ جز ایک حدیث کے وہ کل حدیثین کہ
کہ جس مین لفظ حمیرا ہی سب واہیات اور بے اصل ہین اہل سنت کے لیے رونے
پیٹنے اور رنج وغصہ کہانے اور خاک اُڑانے کا مقام ہی کہ بحر العلوم نے بی للو کی حدیثون

گویا باعتبار سے نکالا اور اُنکے رنگ سُرخ روسے کو بالکل کالا کر ڈالا یہ ہی حال حدیث نجوم
کا محققین اہل سنت کے نزدیک اور جو کچھ اس حقیر نے اس مقام پر بالاجمال لکھا ہی سندین
اسکی بالتفصیل کتاب مستطاب استقصا مین بوجہ اتم بنقل عبارات کتب معتمدہ سنیان
موجود ہین کہ کسی شخص کو اُس مین جاے دم زدن نہین ہی باقی رہا حال اِس حدیث کا
امامیہ کے نزدیک پس کتب معتمدہ امامیہ مین جسطرح سے اہل سنت نقل کرتے ہین اصلاً
مطلقاً موجود نہین ہی خصوصاً کتب اربعۂ امامیہ مین کہ جنپر مذہب شیعہ کا بعد جمع و توفیق
دارو مدار ہی کسی طرح موجود نہین ہی ہان بعض کتب دیگر مین بوجہ دیگر نہ بطور اہلسنت
بطریقہ اخبار احاد منقول ہی ایک تو عیون مین دوسرے معانی الاخبار مین اور علاوہ
اسکے جو اور بعض کتب دیگر مین ہی وہ اونہین سے منقول ہی لیکن نہ اُس طریق سے جو اہلسنت
روایت کرتے ہین اسلیے کہ جو عیون مین منقول ہی وہ ضمن سوال سائل مین ہی نہ قول معصوم
ہی نہ قول راوی ہی اور امام نے ہرگز اسکی تصحیح نہین کی ہی اور ہذا صحیح کا جو لفظ اُس مقام پہ
واقع ہی متعلق بحدیث دیگر ہی و علی التنزل اگر فرض کرلین کہ اُس سے متعلق ہی تو امام کا ہذا
صحیح کہنا اولاً تو منقول بخبر احاد ہی کہ شیعون کا اُس پر اعتماد نہین اور اُنکے نزدیک قابل
اعتماد نہین اور ثانیاً محمول بر تقیہ ہی رغماً لانافکم فان غاظوا فقل موتوا بغیظکم
کما قال اللہ لاسلافکم ثالثاً اوس مین لم یغیر و لم یبدل ایسے غضب کی قید ہی کہ حضرات
ثلثہ کو بدر اور اُنکی ہستی کے لیے کار شرر سقر کرتی ہی اسلیے کہ شیعہ اُنکو اول مغیرین
اور مبدلین سے جانتے ہین اور جب ہمنے ثلثہ کو نکالکر اُنکے مقر مین ڈالکر فراغت کی
تو پھر سنیون کو کیا ملا جز اسکے کہ کف افسوس ملا اور شعلہ غم سے جگر جلا اور کچھ بس
نہ چلا اور اسی طرح معانی الاخبار مین بھی بطور اخبار احاد مذکور ہی لیکن اہلسنت کی آرزو
و تمنا سے بہت دور رہی اسلیے کہ اُس مین لفظ اصحاب خود زبان رسول رب الارباب
سے مفسر باہلبیت جناب رسالتمآب ہی یعنے جسوقت آنحضرت نے اصحابی کالنجوم فرمایا

تھا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ مراد میری لفظ اصحاب سے فقط میرے اہلبیت ہین کاش اگر یہ نہ فرماتے تو بظاہر اہل سنت کے تمناے دلی کے مطابق ہوتا مگر قسمت کی نارسائی سے ٹوٹی کہان کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا۔ افسوس کہ بنی ہوئی بات بگڑ گئی اور بیچارے سُنیون کی آرزو پر اوس پڑ گئی اور یہ جو ہم نے بظاہر کہا لفظ اسلیے کہا کہ حقیقت مین اگر یہ تفسیر نہوتی جب بھی ضرور تھا کہ شیعہ اسکی مفسر ہمین تفسیر کرتے اسلیے کہ اقتدا کلی بغیر معصوم بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ اُنکے نزدیک باطل ہی بہرکیف اگر شیعہ اس خبر واحد کو مسلم بھی کرلین تو بغیر اس تفسیر کے مسلّم نہین کر سکتے اور اگر بفرض محال مسلّم بھی کرلین تو باقتدا اُنکے مثال عباس و علیؑ و اسامہ و سعد عبادہ و قیس علیٰ رغم اہل سنت خلافت ابوبکر کو باطل ہی سمجھینگے پھر سنیون کو اس حدیث سے کیا ملیگا پس جو شخص اس حدیث کو مذہب شیعہ مین متواتر کہتا ہے وہ ہنوز تشخیص معنی تواتر سے بے بہرہ ہے اور جو بے دانش تفسیر اصحاب باہلبیت ناجائز سمجھتا ہے وہ دانش سے بے نصیب ہے جیساکہ عنقریب معلوم ہوگا اس مقام پر ایک اور بات کا بھی سمجھنا بہت ضرور ہے کہ ابتدا اگرچہ کابلی نے حدیث نجوم کو دلائل تحقیقیہ اور الزامیہ حقیقت مذہب اہلسنت مین بہ طمطراق بیان کیا اور اثبات دلیل تحقیقی مین خود اپنی کتب مین یہ خیانت کی کہ جن لوگون سے یہ روایت کی اونکی اول عبارت تو لی اور آخر عبارت جسمین تصریح بہ بطلان حدیث تھی حذف و اسقاط کردی اور لاتقربوا الصلوۃ کی نقل سچی کی اور بعد اوسکی کشائی خرکابلی نوبت بہ نوبت و شیوق اوٹھاے اور نقل گدھے کے بھاگ گانے کی صادق آئی تب عمدۃ الاعیان جناب سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ نے اپنی بعض تحریرات مین تعرض اسباب کا کیا کہ باوجود تصریح علماے اعلام اہلسنت بضعف و بطلان حدیث نجوم تعجب ہے کہ حضرات دلائل تحقیقیہ سے کیونکر ٹھہراتے ہین اُسکے جواب مین انشائے کے کارگیر نے رسالہ لکھا ہے جن کہ سراسر افترآت اور اکاذیب ہین اور بھی منتہی الکلام مین کہا کہ جسکا محصل یہ ہے کہ حدیث نجوم [illegible] طرق روایت ضعیف ہین مگر

اس سے مطلقاً حدیث کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بلکہ ہمارے پاس دیگر طرق صحیحہ اسکی موجود
ہین پس دلیل تحقیقی ہماری اُن طرق صحیحہ کی راہ سے تمام ہی اور دلیل الزامی بسبب موجود
ہونے اس حدیث کے کتب شیعہ مین تمام ہی عالیجناب مفاخر و معالی ایاب مرغم اناف
ذوی الاذناب صاحب استقصا ادام اللہ ظلالہ اسکے جواب مین کذب و بطلان حدیث
نجوم کا زبان علماے اعلام اہلسنت سے اور نہ صحیح ہونا اسکے کسی طریقہ کا بالنصوص اور
تصریحات اکابر و اعاظم محققین اُنکے سے ثابت کرکے فرماتے ہین جسکا محصّل یہ ہی کہ کل
علماے محققین تمہارے از اولین تا آخرین اس مقام پر حواس باختہ اور سرانداختہ ہوے
اُنکو باوجود تفحص اور تجسس کمال و رہ نوردی صحراے قیل و قال و کوچہ گردی سالہا سال
اسکی مجال نہوئی کہ کوئی طریقہ اسکی صحت کا پاتے اور اُسکو صحیح ٹھہراتے لاجرم کذب و افتراے
حدیث نجوم کی مقر اور اسکے بطلان اور موضوعیت پر مصر ہوے اب تم اپنے کابلی کو ادعاے
دلیل تحقیقی مین صادق کرنے کے لیے اس حدیث کی صحت کے قائل ہوے اور مدعی
طرق صحیحہ کے بزعم باطل ہوے غافل اس سے کہ کابلی صاحب تو بنا بر اسکے کذب سے
بری ہوے مگر کل محققین تمہارے کاذب اور مفتری ہوئے کہ کل طرق کے غیر صحیح اور
اس حدیث کے کذب صریح ہونے کی تصریح کر گئے ایک کاذب کے صادق کرنے کے
لیے یہ کیسی بات تمنے بنائی کہ جس سے اہل سنت کے سر پر قیامت کبرا آئی کہ پیشتر تو وہی
تین جھوٹھے ہوتے تھے اب کل محققین جھوٹھے ہوگئے وا مصیبتاہ جن لوگون کی تحقیق پر دارومدار
اور جنکی دانشمندی پر افتخار تھا وہی لوگ کاذب و بے اعتبار اور جہالت شعار بلکہ مرکب
جہل مرکب پر سوار نکلے بیت نہ محقق شدہ نہ دانشمند، چارپاے برو کتابے چند
اب چاہیے کہ حضرات اہلسنت اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ایسے مذہب سے جسکے
محققین کاذب و مفتری ہین نادم و پشیمان ہون یا شیعون کے مناظرہ و مباحثہ سے لاجواب
ہوکر اپنے گریبانون کو پھاڑین اور دیوانے بنجائین اور سر بصحرا لائین اور بصد حسرت

فرمایں بیت جنونے کو کہ از قید خرد بیرون کشم پارا و کنم زنجیر پاے خویشتن دامان صحرارا
لیکن ہم اپنے مخاطب سے جو مدعی اسکے ہیں کہ تمہارے پاس طرق صحیحہ اس حدیث کے ہیں کہتے
ہیں کہ تمہارے متقدمین اور متاخرین کو تو کوئی طریقہ صحت اس حدیث کا نہ ملا تعجب ہی
کہ تمکو کہان سے طرق صحت ملی اور اگر ملی تھی تو انکو ظاہر کیوں نہ کیا کس لیے چھپا رکھا اور
اور کس روز سیاہ کے لیے اٹھا رکھا اگر سچے تھے تو اُن طرق سے کوئی طریقہ تو بیان
فرماتے اور اُن مخفیات اور مستورات سے جنکی صورت زیبا تمہارے محققین نے
نہ دیکھی ایک کا بھی جلوہ تو ہمکو دکھاتے شیعہ اُنہیں شاہدان نوخیز و نوخواستہ کے خواستگار
اور بمقدم جان خریدار ہیں وگاہے بگاہے بیگاہے منتظر دیدار ہیں سو از منتظران حجاب تا کے
این پردہ دُور این نقاب تا کے پس لازم ہی کہ خود مخاطب یا اولیاے مخاطب اُس نو رسیدگان
عدیم المثال کو مثل مخدرات حجال کے نہ چھپاویں بلکہ مثل متبرجات علی الجمال والبغال
کے مواقع نزال میں لاویں اور مردوں کو انکا جمال بہر قتال دکھلاویں اور پھر انکی
پردہ دری میں طاقت اور قوت فحول رجال کو ملاحظہ فرمائیں اور انشاء اللہ کچھ دیر
نہ گذریگی کہ انکا کو مجروحہ مقدوحہ حاملۃ الاوزار مولدۃ الاسقام والاضرار پاوینگے الحاصل بعد
ایسے الزامات و مواخذات کے جناب ممدوح نے بحیثیت دلیل الزامی کو بھی بہ بیان
شافی و وافی باطل کردیا ہی جیسا کہ بحث اُسکی اجمالاً و تفصیلاً آتی ہی لیکن جملہ سُنیان این
زمان کتاب مستطاب استقصا کو دیکھکر ہوش و حواس باختہ اور سیمرا اندا ختہ ہیں بحال زار حیرت
دست میں گرفتار شعلہاے جہنم اونکی گلخن سینۂ پرکینہ سے نکلتے ہیں اور نائرۂ غیظ و الغضب اونکو جلاتے ہیں مگر
کیا کریں کہ جواب اسکا خیلی دشوار بلکہ دور از کار و خارج از احتمال ہی پس ترک مذہب آبائی موجب ننگ و عار
فاختار والنار علی العار فما اصبرہم علی النار لیکن ہمارے مخاطب والا مقام کے جگر سے تو ایسا
شرارہ نکلا کہ خرمن عقل و خرد اونکا سرتا سر جلا بالکل دیوانے اور بائولے ہوے اور از
سرتا پا جنون کے پتلے بنے اور بمقتضائی للجنون فنون یہ بھی دل میں آیا اور سودائی خام

خیالی سر مین سمایا کہ کچھ سفران پختہ کار سے بھی کچھ الجھئے اور کچھ بحث لغو بیکار کیجئے اور
مواخذات لاجواب صاحب استقصا کا کچھ تو الٹا جواب دیجئے کہ جس سے ذلت و خواری
سکوتی و صموتی سے کہ دلیل عجز ہوتی ہو بچئے ہیہات ہیہات و لات حین مناص ایسی لغویات
بکنا عین عجز ہوتی ہی اور ثبوت ہونیکی یہ دلیل ثبوتی ہو تمہارے بڑے ٹھاکر تو چپ ہو گئے
دم نہین مارتے دم نہین ہلاتے کوئی ہانک نہین اٹھاتے تم بیچارے کیا بولوگے اطرق
کری اطرق کری ان النعامة فی القری شترمرغ کی لمبی گردن تو پہاڑ کے نیچے آئی پھر اسکی
گوہ کی مکھی کیا بھنبھنائی بیت اے مگس عرصہ سیمرغ نہ جولانگہ تست عرض خود می بری و
زحمت ما میخواہی مگسین تو لیاقت بات سمجھنے کی نہین تم کسی بات کا جواب کیا دوگے ہر بات
تمہاری بے ٹھکانے پڑتی ہے اسکی ہی سوال از آسمان جواب از ریسمان جن مواخذات
سے اہلسنت پر مصیبت کا نکالا ہو اسکے جواب سے جی چرایا جن اعتراضات کو پیر دینا سیاہ ہم
اسکو کان لم یکن ٹھہرایا بیصرفہ گاتے اور بڑبڑاتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ ہمارا خصم کیا
کہتا ہی اور ہم کیا کہتے ہین حضرت سلامت صاحب استقصا نے کب فرمایا اور کسی نے
کب کہا کہ حدیث نجوم مطلقا ہماری کسی کتاب مین نہین ہی جسکے جواب مین آپ فرماتے
ہین کہ تمہاری فلان کتاب اور فلان کتاب مین ہی بلکہ وہ خود فرماتے ہین کہ ہی مگر مفسر و مقید
ہی عام نہین ہی اور اسی طرح قاضی علیہ الرحمہ منکر اور مبطل اسکے بحیثیت خصوص نہین ہین بلکہ
من حیث العموم ہین اور محققین اہل سنت بھی اس انکار اور ابطال مین اُنکے شریک ہین
اور اسی طرح صاحب استقصا نے کب فرمایا کہ جواب اہلسنت دلیل تحقیقی و الزامی سے یہ ہے
کہ حدیث اُنکے مذہب مین باطل ہو جسکے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے
راوی گو ہمارے مذہب مین ضعیف مگر تمہارے مذہب مین تو قوی ہین اس لیے اگر ہم فرض بھی کرین کہ ہمارے
مذہب مین قوی ہین تو تمہاری یہ دلیل تحقیقی سے یہ ابطال نہوگی اور صاحب استقصا خود فرماتے ہین کہ
اقوال محققین اہلسنت ہی اسکی دلیل تحقیقی ہے جو اسکو باطل کرتے ہین اور مدعیان دلیل تحقیقی سے مطالب صحت

حدیث نجوم کتب معتمدہ اور اقوال معتبر محققین اہلسنت سے ہین اور جب محققین اہلسنت اسکو باطل سمجھتے ہین ور اقرار کرتے ہین کہ کتب معتمدہ مین نہین ہے جیسا پیشتر اس سے گزرا پھر کابلی اور خر کرہ کابلی نے دعوی اسکو دلیل تحقیقی ہونیکا کیونکر کیا لیس آپ بانو سکی صحت کتب اہلسنت سے ثابت کرکے دلیل تحقیقی ہونا اسکا صحیح اور درست کیجیے یا فرمائیے کہ جن لوگون نے فریب دہی عوام کے لیے ایسا جھوٹا دعوی مُنھ سے نکالا اُنکا دو نو جہان مین مُنھ کالا اور ہم مین انشاء اللہ تعالے باقی رہا جواب دلیل الزامی کا بس الزام فرع تحقیق ہے اور جب اصل دلیل تحقیقی تمہارے پاس باقی ہی نہین گئی تو تم دوسرون کو الزام دینے کیا چلے ہو اور الزام اوپر مسلمات خصم کے ہوتا ہے اور جب خصم تمہارا اس حدیث کو جسطور پر تم روایت کرتے ہو اور جس طرح پر تم اسکے معنی سمجھتے ہو مسلم ہی نہین رکھتا ہے تو تم الزام کیونکر دے سکتے ہو ذرا منطق مین بحث قیاسات جدلی کو دیکھو تو معلوم ہو کہ بناے دلیل الزامی تسلیم خصم پر ہے مستدل کی تسلیم اور عدم تسلیم کو اُس مین دخل نہین ہے اور جب تمنے تعمیم حدیث کو جس سے تمہارا مطلب نکلتا تھا مسلم ہی نہین کیا تو پھر الزام کے کیا معنی بالجملہ دلیل الزامی ہونا حدیث نجوم کا سراسر باطل ہے اور حلیہ صحت سے عاطل ہے اور مستدل عاقل یا جاہل ہے اسلیے کہ اولاً شیعہ اس حدیث کو اخبار احاد سے جانتے ہین کہ مقام اعتقاد مین جسپر اعتماد نہین رکھتے ثانیاً سلمنا اخبار احاد سے نہین ہے لیکن لانسلم کہ جسطرح سے تم روایت کرتے ہو اُسی طرح ہماری کتب مین بھی ہے بلکہ ہماری کتب مین بزیادتی تقیید و تفسیر باہلبیت علیہم السلام ہے پس بدون اس تفسیر و تقیید کے ہم مسلم نہین کرتے اور اگر کوئی مخالف اس تفسیر کو مسلم نہ کرے بجہنم اُسکی عدم تسلیم سے ہم پر الزام نہین عائد ہو سکتا ثالثاً یہ تفسیر نہین سہی لاکن لانسلم کہ مراد اوس سے صحابہ ہین بلکہ مراد اوس سے اہلبیت علیہم السلام ہین اور قول تمہارا کہ اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر مطلقاً جائز نہین ہے باطل ہے کما ستعرف رابعاً سلمنا کہ صحابہ ہی مراد ہین لاکن لانسلم کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ صحابہ اہلبیت مراد ہین

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابہ اہلبیت بمین حدیث واجب ہو اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا باہلبیت بدلائل دیگر و بنص سابق علی اللاحق واجب ہو اور کچھ ضرر نہین ہو کہ وجوب اقتدائے کُل اہلبیت ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جاوے اگر صحابہ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سے اور اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہو خامساً سلمنا کہ صحابہ اہلبیت سے اعم مراد ہین لیکن لانسلم کہ منافقین اور مرتدین اور غاصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہو اسلیے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدائے معصوم ہو عین اقتدائے معصوم ہو اور اسلیے کہ کُل اُنکے مقتدا کے ہین کر اقتدا مخصوص باہلبیت ہو یا اقتدا سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی بعینہ قولاً و فعلاً و تقریراً اسلئے کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہو الغرض اسوقت پانچ جواب جانب سے پنجتیون کے واسطے چار یارون کے مجملاً بطور فہرست کے ہمنے بیان کئے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے رد تفصیلی ہر ہر قول مردود مخاطب مین انشاء اللہ آتی ہو فانتظرہ وقد حان ان نشرع الآن فی الجواب التفصیلی وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان قولہ صحابہ کی فضیلت مین

اقول شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان اُنکے رذائل بھی ہین اور شیعون کے لیے اُسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابہ اشرار ہین دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے حدیث فتوخذ بھم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث من الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ محمول علی بعض دون بعض کر سکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہے

ہاتھہ سے جائیگا اور نہ محمول بر تقیہ کر سکتے ہین کہ قیاس باطل ابوحنیفہ مین عین نفاق ہو اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہین گے کہ اطلاق لفظ اصحابی اصحابی و من لا صحاب من لا یبالی دلالت اوپر اصحاب
ہونیکی کرتا ہی اور اگر کہین کہ اصحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہی نہ بہ حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسیطرح ہم نالائقون سے
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو اصحاب ظاہری کہتے ہین نہ بحسب حقیقت کے اور فضائل اصحاب
حقیقی کو کہتے ہین نہ اعم اصحاب حقیقی و ظاہری سے اور لا نسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اونسے
افعال نفاقی و ارتدادی ظاہر ہوگئے اصحاب حقیقی سے رہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہی **قولہ** بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی **اقول** اگر مراد
مخاطب یہ ہی کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی اور ما بعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی تو محض
کذب و دروغ بیفروغ ہی کتب شیعہ موجود ہین اُس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
ما بعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہی جس سے امثال حضرات ثلثہ خارج
او رطبقہ ائمۃ النار مین داخل ہو جاتے ہین اور اگر مراد یہ ہی کہ یہ فقرہ ساتھہ فقرہ ما بعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہی لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہی ہم
اُسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزو کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہی لیکن خلاف دیانت
و خیانت فی النقل ہوئی جاتی ہی اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہی کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہی
حالانکہ یہ خلاف واقع ہی آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہی لیکن آپ بہ راہ مکر و فریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اوسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہی کہ تم مسلم کرو تمہاری
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہی شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

اس حدیث کو مسلم نہین کرتے ہم حسن امر کو ہم مسلم نہین کرتے تم ہمکو الزام اوسپر کیونکر دے سکتے ہو حاصل
یہ ہے کہ اس مقام پر اہلسنت مستدل ہین حسن وخوبی ثلثہ پر بدلیل الزامی بعموم
حدیث نجوم شیعہ اسکے جواب مین کہتے ہین کہ عموم حدیث کو ہم مسلم نہین کرتے بلکہ ہم اوسکے خصوص کے
قائل ہین بسبب اُس زیادتی کے جو ہماری کتابون مین منقول ہو پس اگر تم اونکے جواب مین
اس خصوص کو غیر مسلم کروگے تو یہ جواب المنع بالمنع وجواب لانسلم بلا تسلیم ہوگا اور یہ عین
جہالت ہو واب آداب مناظرہ سے قولہ اور نیز حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوالی اصحابی
اقول جناب والادعوالی اصحابی تو کہین کتب شیعہ مین بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہو
آخری ضمن سوال سائل مین منقول ہو نہ قول معصوم ہو اور نہ قول راوی اور بعد اسکے
ہذا صحیح زبان معصوم سے منقول خبر واحد ہوا ہو اور اخبار احاد مقام اعتقاد مین قابل اعتماد
نہین اور محمول علی التقیہ ور ماؤل بقول مدح صحابہ بھی ہو سکتا ہو جیسا کہ خود مخاطب بعد
اسکے اقرار کرتا ہو اور بعد اسکے فقرہ قارحہ مقرحہ حضرات ثلثہ یریدمن لم یغیر ولم یبدل
بھی اسی روایت سے منقول ہوا ہو اگر شیعہ ہذا صحیح کو مسلم ہی کرینگے تو بغیر اس قید لم یغیر
ولم یبدل کے مسلم نہ کرینگے بہرکیف ہذا صحیح کا روایت احاد معصومی سے ہونا مسلم ہو لیکن
اس سے لازم نہین آتا کہ دعوالی اصحابی بھی روایت معصومی ہو علی الخصوص جسوقت مین
ہذا صحیح کو محمول کرین اس پر کہ یہ قول جو مدح صحابہ پر دلالت کرتا ہو البتہ صحیح ہی جسوقت
مراد لی قائل اسکا من لم یغیر ولم یبدل کو اگرچہ فرمودہ رسولخدا ہو یا محمول بر تقیہ کرین تو
اُسوقت حدیث دعوالی اصحابی بالکل بے سروپا ہو جائیگی پھر اسکو روایت ائمہ کرام
کہنا محض کذب ودروغ اور دعوائی بلا دلیل ہو قولہ یعنی میرے حقوق صحبت کے انکے
حق مین رعایت کرو **اقول** یہ یعنی آپ کا لایعنی ہو اور محض بیمعنی اور جہلیت کی نشانی
ہو دعوالی اصحابی کے الفاظ کو اسپر دلالت نہین کیون نہین جائز ہو کہ بفرض صحت مراد
امر ہو یہ ہو کہ میرا پاس ولحاظ کرو اور میرے موجود ہوتے سزائی قبایح افعال وفضائح

اعمال صحابہ زشت خصال کو میرے واسطے چھوڑ دو کہ جیسا مین مناسب جانونگا ویسی سزا دونگا اور تادیب
ہو امثال حضرت عمر کی کہ اکثر تھا کہ طیش جاہلیت مین اگر بعضے صحابہ کے قتل پر فوراً آمادہ ہوجاتے تھے
چنانچہ حاطب کے قتل پر آمادہ ہوگئے تھے اور اسیطرح ایک اور شخص کے قتل پر جو منافقین اصحاب سے
تھا اور اوسنے اعدل یا محمد کہا تھا مستعد ہوگئے تھے اور انحضرت نے فرمایا دعہ لئلا
یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین کما فی صحیح البخاری پس غرض انحضرت کی یہ ہے کہ تم لوگ دخل درمعقولات
نہ کرو اور ایسے امور کو میرے لیے چھوڑ دو چنانچہ لفظ الی کا دعوالی مین ان معنون پر نہایت
چسپان ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ منافقین اور مرتدین سے اور بیزاری نہ کرو اور انکو
دوست رکھو اور مثل اہلسنت کے پیشوا بناؤ سلمنا یہی مراد حضرت کی ہی کہ میرے بعد
میرے اصحاب کے حقوق صحبت کی رعایت کرو لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ آپ کے خلفائے
راشدین نے کون سے حقوق صحبت پیغمبر کے اصحاب کے بارہ مین مراعات کی جو شیعو نسے
آپ طالب مراعات ہوتے ہین آپ کے خلیفۂ اول نے اُن صحابہ کو جنہون نے ادائے
زکوۃ مین بسبب باطل سمجھنے اُنکی خلافت کے تامل کیا اُنکو بنظر استحکام اپنی خلافت
کے اہل ردہ نام رکھ کے قتل کروا ڈالا اور اُنکے اموال اور زن و فرزند کو مال غنیمت
کفار سمجھکر مسلمانون کو تقسیم کر دیا حالانکہ اُنسے مقاتلہ کی رائے حضرت عمر اور عثمان اور جناب
امیر علیہم السلام بلکہ رائے کل اُن مہاجرین اور انصار کی جنہون نے آپ کو خلیفہ بنایا
تھا نہ تھی کما فی کنز العمال و الملل و النحل بلکہ کنز العمال مین تصریح اسکی ہی کہ اجماع صحابہ
اوپر منع مقاتلہ کے تھا تعجب ہی کہ اس اجماع کو حضرت ابوبکر باطل اور ناحق سمجھے
اور اپنی خلافت پر انہین حضرات کے اجماع کو باطل اور ناحق نہ سمجھے اور حضرت عمر نے اِس
بارہ مین اپنے خلیفہ خود ساختہ سے بہت گفتگو کی اور کہا کہ کیف تقاتل الناس وقد
قال رسول اللہ امرت ان اقاتل حتے یقولوا لا الہ الا اللہ

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی راے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے
لگے جسکا محصل یہہ ہو کہ صلوۃ و زکوۃ ساتھ ہین پس مانعین زکواۃ مثل تارکین صلوۃ کے ہین
واللہ لو منعونی عناقا کانوا یودونہا الی رسول اللہ
لقاتلتھم علی منعہا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل و نحل مین بجاے
عناقا عقالا ہے حاصل یہہ کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے
مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے
مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ صلوۃ و زکوۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگے مجھکو ایک گوسفند یا ساق شتر یا بزغالہ کہ جو رسولخدا کو دیتے تھے تو
مین اُنسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہو کہ حدیث ابوبکر مین ہی لو منعونی عناقا
و فی روایۃ عقالا یعنی زکوۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہو کہ جب صحابہ قتال
پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اُٹھکھڑے ہوے
گویا ناز کیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپ کی تو اُحد و خیبر
و حُنین سے معلوم ہی ہہر کیف ابوبکر نے بسرکردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زر زکواۃ کے
بھیجا اور حکم کیا کہ جو تامل کرے اُسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ
کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اُسکی تھی کہ خالد شقی نے
بہ مکر و خدع بندگی خدا اُو رسول و ابوبکر اُنکو اپنے قابو مین کیا کما فی مراۃ الزمان
لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون اُن مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اُسی
شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و
انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید
لقتلہ مالک ابن نویرۃ وھو مسلم و لتزوجہ امرأتہ
من لیلتہ و دخل بہا فلا یستلزم ذماً لہ و لا الحاق

نقص به لان ذلك انما هو من انکار بعض المجتهدین
علی بعضهم فی الفروع الاجتهادیة یعنے انکار کیا عمر نے فعل ابوبکر
پر کہ اسنے خالد سے قصاص نہین لیا جبکہ اسنے قتل کیا مالک نویرہ کو کہ وہ مسلمان تھا اور
اسکی زوجہ سے اسی شبکو نکاح کیا اور بلا استبرا دخول کیا پس اس امر مین ابوبکر کے لیئے
کوئی مقام ذم اور نقص نہین ہو اسلیے کہ یہ انکار اس قبیل سے ہو کہ آپس مین مجتہدین ایک
دوسرے پر مسائل فرعیہ اجتہادیہ مین انکار کیا کرتے ہین یعنے اختلاف رائی خلیفتین کا
اختلاف اجتہادی تھا اور قریب اسکے تقریر علامہ قوشجی کی ہو کہ انہون نے بھی تزوج
من لیلته وضاجعها فرمایا ہی اور جواب مین تزوج بامرأته
فی دار الحرب لانه من المسائل المجتهد فیها بین اهل العلم
کہا ہو اور جب خبر قتل مالک حضرت عمر ابن الخطاب کو پہونچی تو اونہون نے ابوبکر سے اس بارہ مین بہت
گفتگو کی جیسا کہ تاریخ کبیر طبری مین ہو فضرب ای خالد عنقه واعناق اصحابه
فلما بلغ قتلهم عمر ابن الخطاب تکلم فیه عند ابی بکر فاکثر
فقال عدو الله عدا علی امرء مسلم فقتله ثم نزا علی امرأته
یعنی خالد نے مالک بن نویرہ اور اسکے اصحاب کی گردن ماری اور جب یہ خبر عمر ابن خطاب کو
پہونچی تو ابوبکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی اور کہا کہ دشمن خدا یعنے خالد نے ایک
ایک مسلمان کی گردن ماری اور اسکی زوجہ پر متصرف ہوا یہانتک کہ جب خالد آیا تو حضرت
عمر نے اس سے بخطاب سراپا عتاب فرمایا قتلت امرءا مسلما ثم نزوت
علی امرأته والله لارجمنك باحجارك یعنے قتل کیا تو نے ایک مرد مسلمان کو
اور اسکی زن کا متصرف ہوا قسم خدا کی ہر آئینہ سنگسار کرونگا مین تیرے تئین لیکن
حضرت عمر اپنی اس قسم مین حانث اور دروغ گو ہوئے زمانہ ابوبکر مین بدین عذر
کہ ابوبکر حامی خالد ہوا مگر اپنے زمانہ خلافت مین بھی اس قسم کو سچا نہ کیا اور نہ کفارہ دیا

یہانتک کہ خدا سے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنزل العمال مین نقل کیا ہو عن ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک ابن نویرۃ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالک ذلک وقال انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشھد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ ابن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب عنقہ وقبض خالد امرأتہ ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتلہ مالک بن نویرۃ وتزوجہ امراتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ فقال ابو بکر ما کنت لارجمہ تاول فاخطا وقال انہ قد قتل مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطا قال فاعزلہ قال ما کنت لاشیم سیفا سلہ اللہ علیھم ابدًا ١ اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہو لما بلغ الخبر الی خبر خالد مع مالک وامرأتہ ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر ان خالدا زنی فارجمہ قال ما کنت لارجمہ فانہ تاول فاخطاء الی اخر ما نقلنا من کنز العمال محصل یہہ ہو کہ روایت ہو ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہو بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اُس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہو مین نے ہرگز وہ کلام نہین کہا ہو اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور کسی طرح کا تغیر اور تبدل مینے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے بلکہ تاریخ طبری مین ہو کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار نے کسی کی نہ سُنی اور حکم کیا ضرار بن ازور الاسدی کو پس اُس لعین نے اُس بیگناہ کی گردن ماری اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اُسکی زوجہ کو پس پہونچی یہہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اُسنے

ابو بکر سے کہ خالد نے زنا کیا ہی اوسکو رجم کریں کہا ابو بکر نے کہ مین اُسکو رجم نہ کرونگا
اسلیے کہ اُسنے کسی تاویل سے یہ کام کیا ہی گو خطا کی یعنے ہمارے لشکر کا سپاہی بھی مجتہد
ہی اور یہ خطائی اجتہادی اوس سے ہوئی اسپر کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا پس حضرت عمر نے
کہا کہ اُس شقی نے ایک مسلمان بھلے آدمی کو قتل کیا ہے پس اوسکو قصاص مین قتل
کرا ابو بکر نے کہا کہ مین قتل نہ کرونگا اسلیے کہ اُسنے تاویل کی اور خطا کی حضرت عمر نے کہا کہ اگر
کچھ نہین کرتا ہی تو اُسکو معزول کردے کہا ابو بکر نے کہ جس تلوار کو خدا نے کافر کشی کیواسطے
کھینچا ہی مین اُسکو ہرگز غلاف مین نہ کرونگا اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے کہ
اکابر و اعاظم اہلسنت سے ہی اور فضائل عالیہ اور مناقب غالیہ اُسکے ناظرین وفیات
الاعیان و مرآۃ الجنان و اعلام الاخبار پر پوشیدہ نہین ہین یون ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت عمر و علی
اور طلحہ اور سعد وقاص کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور بالاتفاق سب نے کہا کہ خالد سے
اسکا مواخذہ کرنا ضرور ہی مگر حضرت ابو بکر نے کہا کہ مین کسی کی بات پر عمل نہ کرونگا در بارۂ
اُس تلوار کے جسکو خدا نے کھینچا ہی یعنے خالد بن ولید سے کچھ مواخذہ مین نہ کرونگا طرفہ یہ ہی
حضرت ابو بکر خود اقرار فرماتے ہین افعال ناشائستہ خالد مین کہ تاوّل فاخطاء اور باوجود اقرار
خطا کے اموال مسلمین کو مثل غنیمت کفار باہم تقسیم کرکے کہا جاتا اور اُنکے عورتون اور
لڑکون کو بکنیزی و غلامی مسلمانون کو دینا کیونکر حلال ہوگیا اور بالفرض اگر مالک کافر ہوگیا
تھا تو قوم مالک نے کیا خطا کی تھی اور اگر کل قوم کافر ہوگئی تھی تو عورتون اور لڑکون نے
کیا خطا کی تھی اور لڑکے حالت کفر مین پیدا نہین ہوے تھے جو بہ تبعیت ابوین کافر کہلائے
بلکہ حالت اسلام مین مسلمان زادے تھے اونکو غلام بنانا کب ہو سکتا تھا اسی باعث سے
جناب امیر علیہ السلام نے جنگ جمل و نہروان وغیرہ مین کسی کے لڑکون بالون سے تعرض
نہ کیا اور کسیکا گھر نہین لوٹا اور جو عورتین قوم مالک نویرہ کی ابو بکر نے تقسیم کین اونسے کتنے
حلال زادے پیدا ہوے اور ان حرام کاریون اور حرام خوریون کا مواخذہ سوائے

حضرت ابوبکر کے کسکی گردن پر تا قیامت رہا اور چونکہ حضرت عمر اس تقسیم کو ناجائز سمجھتے تھے
اسلیے اپنے حصہ کے متصرف نہوے اور اپنی عہد خلافت مین جہانتک لوگون سے ملا چھین کر
واپس کر دیا چنانچہ ملل و نحل مین ہے وقد ادی اجتہادہ فی ایام خلافته الی
رد السبایا والاموال الیهم واطلاق المحبوسین یعنی زمانہ خلافت عمر مین
اجتہاد عمر مقتضی اسکا ہوا کہ سبایا ے قوم مالک اور انکے اموال کو پھیرا اور بندیون کو چھوڑا
اور روضة الصفا مین بحث مقولہ عمر ابن عبد العزیز مذکور ہے کہ ابوبکر بر فلان قبیلہ محاربہ نمودہ
مردان ایشان را بقتل آوردہ و عیال و اطفال آنجماعت را اسیر کردہ چون خلافت بہ عمر
رسید اسیران را با وطان و مساکن ایشان فرستادہ انتہی الحاصل نہ حضرت ابوبکر کے نزدیک
مرتد ہونا مالک نویرہ کا ثابت ہوا ورنہ تاویل فاخطا رکیونکر فرماتے اور نہ حضرت عمر کے
نزدیک ورنہ سبایا اور اموال کیونکر واپس فرماتے اور انہ قد قتل مسلما کیون کہتے
اور کیونکر وہ مرتد ہوا حالانکہ وہ منکر زکوۃ نہ تھا غایة الامر کہ زکوۃ دینے مین ابوبکر کو طالب حجت و
دلیل تھا اور کہتا تھا ان الرسول لم یامرنا بدفع ذلک الیک ولا امرک
بمطالبتنا به فعلی ما تطالبنا بما لم یامر الله به ولا رسوله
کما فی کتاب الاستغاثة محصل یہ ہے وہ کہتا تھا کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے خلیفہ نہین کیا بلکہ عمر نے بنایا ہے اور جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد
جسکو عمر خلیفہ بناوین اُسکو تم زکوۃ دینا اور نہ ابوبکر کو حکم فرمایا کہ ہمسے زکوۃ لیا کرے پس
کسوجہ سے ابوبکر ہمسے طالب زکوۃ بدون حکم خدا و رسول ہوتا ہے اور اُس سے حیلہ
اجماع بھی نہین چل سکتا تھا اسلیے کہ وہ خود صحابی موثق رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھا کہ حضرت
نے اُسکو تحصیلدار زکوۃ ارض بطاح مقرر فرمایا تھا جیساکہ مدارج النبوة مین ہے پس جب
ایسے صحابی اور امثال سعد عبادہ و اسامة و قیس و اتباعہم مثل سادات بنی ہاشم کے
کما فی ازالة الخفاء و صحیح مسلم وکذلک فی صحیح البخاری عن لسان و خالفنا علی و الزبیر و اتباعہم

شریک بیعت اجماعی منافقین صحابہ نہ تھے تو اجماع امت کہانسے ہوا اور خود خلیفہ خلیفہ ثالث
علی ما فی التفسیر الدر المنثور للسیوطی فرماتے تھے لان کنت سالت النبی عن ثلث کان احب
الیّ من حمر النعم عن الخلیفة بعدہ وعن قوم قالوا نقر بالزکوٰة من
اموالنا ولا نودیہا الیک ایحل قتالهم وعن الکلالة یعنے اگر جناب رسولخدا
سے مین تین باتون کا سوال کر لیتا تو میرے نزدیک محبوب تر تھا شتران سُرخ مو سے
اوّل یہ کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہو غرض آپ کی یہہ ہوگی کہ جب آپ کے خلیفہ
کئی ہوے گو مین خلیفہ ہونے دون تو مین خود خلیفہ ہون یا ابو بکر کو بناؤن اس سے ثابت
ہوا کہ ابو بکر کو خلیفہ بنا نا فقط بتشہی نفس تھا من غیر حجة و دلیل دوسرے حال اُس قوم کا کہ جنھون
نے کہا کہ ہم اقرار بوجوب زکوة اپنے اموال مین کرتے ہین لیکن تجھکو نہ دینگے آیا قتال اُنسے
حلال ہو یا نہین تیسرے معنی کلالہ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نہ دینے والے
زکوة کے منکر زکوة نہ تھے اور ثبوت کفر و ارتداد منکرین احکام شرعیہ غیر عالمین علیہا کا بنا بر
کسی مذہب کے مذاہب اربعہ اہل سنت سے نہین ہو سکتا ہی چونکہ اس حدیث مین امام
رضا علیہ السلام نے ذکر حدیث حوض کیا ہی اور اہل سنت نے مالک نویرہ اور اُسکے قوم کو
مرتدین سے ٹھرایا ہی اور حدیث حوض کو اُنہین پر منطبق کیا ہے ہمنے اونکے احادیث اور
کتب معتبرہ سے عدم ارتداد اُسکا ثابت کر دیا اور شاہ جی نے تحفہ مسرورہ مین جو جوابات
بحوالہ سیر و تواریخ مجہول الاسم مثل کہانیون شاہنامہ کے دیئے ہین وہ مقابلہ مین احادیث
اور کتب معتبرہ کے چل نہین سکتے ہین اور شیعون کو بتا مرتدین مندما فارقتہم کا ملگیا ہو
اب سنیون کو چاہیے کہ اُنکا پتا لگاوین اور حقیقت یہ ہو کہ چاہین زمین چھوڑ کے آسمان پر
جاوین مگر سوائے ثلثہ اور اخرا ہم کے کسی کو نہ پاوینگے الغرض مسلمانان صحابہ کو ابو بکر نے
قتل کرا دیا اور عمر نے گو اونکے سبایا کو مسترد کرایا مگر قصاص اُن بیگناہون کا قاتلین سے نہ لیا
بلکہ باوجود خالد سے سخت ناخوش تھے جیسا کہ تاریخ طبری مین ہی و لم یزل عمر علیہ ...

ای علی خالد ساخطا ولامرہ کارھا فی زمان ابی بکر کلہ لوقعتہ بابن
نویرۃ وما کان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر اول ما تکلم بہ عزلہ
یعنی حضرت عمر خالد سے تا زمانہ خلافت بہت ہی ناخوش اور ناراض رہا اور جب خود خلیفہ ہوے تو
پہلا حکم اسکی معزولی کا دیا وبا این ہمہ جب وہ سعد عبادہ ایسے صحابی جلیل القدر کو نشانہ
تیر ستم کرکے آیا تو آپ اُس سے راضی ہو گئے اور کیونکر راضی نہوتے حالانکہ حکم قتل سعد عبادہ
روز سقیفہ خود ہی دے چکے تھے اور فرما چکے تھے اقتلوا سعدا قتلہ اللہ سعدا
کما فی النہایہ پس خلیفہ ثانی نے بھی کچھ مراعات حقوق صحبت رسول اللہ نہ کی اور حکم قتل سعد عبادہ
دیا اور اُنپر لعنت کی اسلیے کہ قتلہ اللہ بمعنی لعنہ اللہ کے ہے کما فی القاموس اور مراعات حقوق
صحبت کس شمار مین ہے حضرت عمر نے تو مراعات حقوق قرابت رسول اللہ بھی نہ کی جو بنص آیہ
قل لا اسئلکم و بنص حدیث روز غدیر خم اذکرکم اللہ فی اہل بیتی ثلثا
کما فی الصحیح المسلم سے ثابت ہے اور بعد وفات رسول اللہ اہلبیت نبوی کو صف ماتم پر بیٹھنے
نہ دیا اور خانہ فاطمہ زہرا پر آتش غیظ و غضب مین جلتے ہوے گئے اور اُس گھر مین علیؑ
اور حسنین کہ عمدہ اصحاب سے تھے اور خود بضعۃ الرسول جناب فاطمہ بتول کہ عمدہ
صحابیات سے تھین اور عباس اور زبیر اور سعد اور ایک جماعت بنی ہاشم سے
کہ سب اخیار اصحاب رسول اللہ تھے موجود تھے مگر حضرت عمر نے نہ رعایت حقوق صحبت نہ
رعایت حقوق قرابت نہ رعایت حرمت بیت الشرف کی اور بیباکانہ قسم اسطرح کی کھا
واللہ لاحرقن علیکم البیت جیسا کہ طبری نے اور واقدی نے اور ابن عبد ربہ نے
اور ابن ابی الحدید نے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین اور علی متقی نے کنز العمال اور ولی اللہ
نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور علاوہ اُنکے بہت سے
اکابر اہل سنت نے لکھا ہے اور ہمنے اُسی قدر ذکر کیا جو ایسے کتب معتبرہ اہل سنت مین ہے
جسکا کوئی سنی انکار نہین کرسکتا باقی دیگر حالات ظلم و جور کہ جسکی سُننے کی تاب دلونکو نہین ہے

جیسے دروازہ مین ناریون کا آگ لگانا اور در کو پہلوے جناب سیدہ پر گرانا اور
قنفذ شقی کا بتہدید اس معصومہ پر ہاتھ اٹھانا اور بازو پر دُرّہ لگانا یہانتک کہ روایت اہلبیت
مین ہو کہ ماتت وکان اثرہ فی عضدہا کالدملج یعنی تادم مرگ نشان دُرّہ بازوے
مثل بازوبند کے رہا اور صدمہ پہلو پر اُس معصومہ کے ایسا گذرا کہ جس سے محسن کا شہید
ہونا جسکے نظام وغیرہ مُحدّثین اور مورخین مخالفین سے معترف ہین اور ابن ابی الحدید نے
اپنے اُستاد سے بھی اُسکا ذکر کیا ہو ان سب کا ذکر ہمنے نہین کیا کہ متعصبین اُسکے رُوات کو
ضعیف ٹھہرا کر انکار کرینگے اور جو کچھ کہ ثالث بالخیر نے رعایت حقوق صحبت اصحاب کی
اُس سے تو کتب سیر و احادیث بھرے ہوے ہین ابن مسعود جنکی شان مین صحاح اہلسنت
مین اکثر احادیث وارد ہین یہانتک کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ قرآن کو ابن اُم عبد سے سیکھو
اور فرمایا کہ وھو من اقربھم الی اللہ زلفی کما فی صحیح الترمذی اور جب آیہ لیس علی الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جناح نازل ہوا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ابن مسعود سے فرمایا انت منہم کما فی جامع الاصول ایسے بیگناہ اخص اصحاب رسالت پناہ کو خلافت
دستگاہ نے بجرم نماز پڑھنے کے جنازہ ابوذر پر چالیس دُرّے مارے کما فی بیاض الابراہیمی
اور بعد اُسکے بجرم نہ دینے کلام اللہ کے واسطے جلانے کے اسقدر مارا کہ اُستخوان پہلو اُنکو
شکستہ ہوگئے کما فی الملل والنحل و روضۃ الاحباب و نہایۃ العقول للامام الرازی و نجات المومنین للکشمیری
ففیہ کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ اور ابن قتیبہ کی معارف مین ہو فضربہ
الی ان دق لہ ضلعین اور علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نے بھی اِسکا اقرار کیا ہو اور صاحب
استیعاب نے لکھا ہو کہ ابن مسعود کو حکم اخراج از مدینہ بھی دیا اور حضرت ابوذر غفاری کہ معظم
صحابہ سے تھے کما فی تاریخ الطبری اور مخبر صادق نے انکو اصدق اللہجہ اور زاہد فی اور مشابہ عیسی ابن
مریم فرمایا تھا کما فی جامع الاصول عن صحیح الترمذی حضرت عثمان نے اونکی نہایت تذلیل
و توہین کی اور گالیان دین کما رواہ الواقدی الی ان قال فغضب عثمان

وقال لمن حضر اشیروا علی هذا الشیخ الکذّاب امّا ان اضربه او احبسه او اقتله او انفیه من الارض فتکلم علی فقال اشیر علیك بما قال مومن آل فرعون فان یك کاذبا فعلیه کذبه وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یهدی من هو مسرف کذاب فاجابه عثمان بجواب غلیظ واجابه علی علیه السلام بمثله

یعنی غضب مین آیا عثمان اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مشورہ دو مجھکو دربارہ اس پیر کذاب کے کہ آیا مین اسکو مارون یا قید کرون یا قتل کرون یا مدینہ سے جلائے وطن کر دون پس کسی نے کچھہ کہا مگر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین وہ مشورہ دیتا ہون جو مومن آل فرعون نے فرعون کو مشورہ دیا تھا جب اُسنے پوچھا اپنی قوم سے دربارہ سزادہی حضرت موسیٰ کہا مومن آل فرعون نے ان یک کاذبا یعنے اگر یہ شخص جھوٹا ہی تو وبال اسکے جھوٹ کا اسی پر ہوا اور اگر سچا ہی تو جو کچھ کہتا ہی اومین سے کچھ تو تمکو پہونچیگا بتحقیق کہ خدا ہدایت نہین کرتا مسرف کذاب کو چونکہ پیشتر اسکے اسی جلسہ مین جناب امیر علیہ السلام نے حدیث ما اظلّت الخضراء پڑھی تھی یعنی آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین اُٹھایا کسی کو جو صادق اللہجہ ہو ابی ذر سے اور کُل صحابہ حاضرین نے شہادت دی کہ ہان یہ حدیث ہمنے رسولخدا سے سُنی ہی اور پھر بھی عثمان نے ابوذر کو کذاب کہا تو حقیقت مین یہ تکذیب رسول خدا ہوئی اسی باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے آیہ مسرف کذاب اوس کذاب کے سامنے پڑھا لیکن اُس شقی نے قطع اللہ لسانہ مقاریض النار جناب امیرؑ کو اسکے جواب مین ایک کلمہ سخت کہا اور اُن حضرت نے بھی جواب سخت دیا دافدی نے دو نوجوابونکی تفصیل کو مستکرہ جانکر چھوڑ دیا مگر صاحب بیاض ابراہیمی فرماتے ہین کہ تاریخ الفی مین ہی کہ عثمان نے جناب امیر علیہ السلام کو کہا کہ تمہارے منھہ مین خاک اور جناب امیرؑ نے فرمایا کہ تیرے منھہ مین خاک کہ تو پیغمبر خدا کی تکذیب کرتا ہی نقلنا عن بیاض الابراہیمی ملخصاً

بعد اسکے حضرت ابی ذر کو کوڑے سے مارا اور جلائے وطن کر دیا اور مدینہ سے طرف ربذہ کے نکلوا دیا جیسا کہ شرح تجرید مین علامہ قوشجی نے اور اوسکی حاشیہ مین علامہ قطب الدین شیرازی نے اور تاج الدین نے طبقات شافعیہ مین اور ملا محسن کشمیری نے نجات المومنین مین اسکا اقرار اور اعتراف کیا ہے اور قصہ اخراج از مدینہ روضۃ الاحباب مین اور نہایۃ العقول رازی مین اور رجال مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین اور ازالۃ الخفا ولی اللہ مین اور کوکب منیر شرح جامع صغیر مین اور علامہ ابن خلکان کے وفیات الاعیان مین اور تاریخ خمیس مین اور حیوۃ الحیوان دمیری مین اور شرح مشکوٰۃ طیبی وغیرہ ذلک مین ہے اور عمار یاسر کی شان مین رسول خدا نے فرمایا من عاد عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا ابغضہ اللہ کما فی المشکوٰۃ اور اھتدوا بھدی عمار کما فی الصواعق اور ملی عمار ایمانا الی اخمص قدمیہ کما فی الاستیعاب وان عمارا ملی ایمانا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ کما فی انسان العیون والبیضاوی ومن یحقر عمارا یحقرہ اللہ ومن یسب عمارا یسبہ اللہ کما فی کنز العمال حضرت عثمان نے اسی بزرگ کی تحقیر و تذلیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گالیان دین اور تازیانہ لگائے جیسا کہ تاج الدین سبکی نے طبقات مین تصریح اسکی کی ہے لیکن اوس سے کچھ آتش غیظ غضب خلیفہ صاحب فرو نہوئی اور واسطے شفائے غیظ کے خود متوجہ ہوئے اور غلامون سے فرمایا کہ ہاتھ پاؤن پکڑ کر زمین پر لٹادو اور پاے حکم دار یا پال لگدکوب نعال کیا اور زیر ناف اسقدر لاتین مارین کہ نوبت فتق کی پہنچی چنانچہ سیوطی نے رسالہ تاخیر الظلامۃ الی یوم القیامۃ مین شرح لکھا ہے فقام الیہ فوطیہ برجلہ حتی غشی علیہ اور ملا محسن نے نجات المومنین مین لکھا ہے حتی اصابہ الفتق یعنے عثمان نے اسقدر پیر دن سے کچلا کہ عمار غش ہوگئے اور عارضہ فتق پیدا ہوا اور غشی ایسی طویل ہوئی کہ ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نمازین قضا ہوگئین کما ہی یاض لہ ابن عمر کتاب لطائف المعارف فیضربہ حتی انفتق

ضلع من اضلاعہ یعنی یہانتک مارا کہ ایک پسلی چور ہو گئی بالجملہ ضرب شدید عمار جو قریب بہلاکت تھی
کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہی علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین
اور ابراہیم نے تاریخ مظفری مین اسکو لکھا ہی اور یہی عثمان اور یہی عمار ہین جنکے
بارہ مین سید نور الدین سمہودی نے کتاب وفاء الوفی فی اخبار دار المصطفی مین ذکر بناء مسجد رسولخدا
مین ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ محصل یہ ہی کہ عمار دو دو اینٹین اپنی عبا مین اٹھا لاتے تھے
اور عثمان ایک اینٹ اپنے ہاتھون سے اٹھاتے تھے اور کپڑے کو نظافت بچاتے
تھے اور بعد ہر اینٹ اٹھانے کے اپنے دامن اور آستیون کو جھاڑتے تھے جناب امیرؑ
نے اس حال کو دیکھکر فے البدیہہ ایک شعر پڑھا کہ جسکا مضمون صداقت مشحون یہ تھا کہ
جو لوگ مسجد خدا بناتے ہین خاک پر اوٹھتے بیٹھتے ہین اور جو لوگ اپنے دامن کو گرد و غبار سے مرتبہ
جھاڑتے ہین برابر نہین ہو سکتے حضرت عثمان کو یہ مجال تو نہوئی کہ جناب امیر علیہ السلام کو
کچھ جواب دے سکین مگر عمار نے جب وہ شعر سنا تو بسبب عذوبت لفظ و جزالت معنی
کے انکو بہت پسند آیا تو اینٹین اٹھاتے جاتے تھے اور اس شعر کو مکرر زبان پر لاتے تھے
بیخبر اس سے کہ جناب امیرؑ نے کس پر تعریض کی ہے حضرت عثمان سے تحمل نہو سکا اور
بکمال طیش و غضب وہ چھڑی جو انکے ہاتھ مین تھی عمار کو دکھا کر کہنے لگے کہ اگر چپ رہیگا
تو یہ چھڑی تیرے منہ پر مارونگا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اس بات کو سنا
درحالیکہ ایک دیوار کے سایہ مین آپ بیٹھے تھے پس حضرت غضب مین آئے اور
فرمانے لگے ان عمار جلدۃ ما بین عینی و انفی یعنی عمار پوست ہی میری آنکھون اور
ناک کے درمیان کا پس جسنے عمار کو صدمہ پہونچایا اُسنے میرے اس مقام کو صدمہ پہونچایا
اور اپنے انگشت مبارک کو درمیان دونو آنکھون کے رکھا پس مقام غور ہی کہ اگر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ موجود ہوتے تو اس ظلم و ستم کو دیکھکر کیا فرماتے اور روح مقدس و
مطہر نبوی کو عمار کی ایسی مار کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین گذارش

ہے کہ آپ کے ثلثہ نے کونسی رعایت حقوق صحبت رسول دربارۂ اصحاب کی انکو کچھ غیرت
اور حیا ہوتی تو شیعون کے سامنے مُنھ سے لفظ رعایت صحبت کو نہ نکالتے اور شیعہ کہسکتے
ہین کہ ہم عدم مراعات حقوق صحبت مین اقتدا ے اصحاب ثلثہ کرتے ہین وبایہم اقتدیتم اہتدیتم
آرے اسقدر فرق ہی کہ حضرات سنے دربارۂ اصحاب اخیار کوئی رعایت نہ کی اور ہم دربارہ
منافقین اشرار ہین رعایت کرتے ہین قولہ او عیب جوئی نہ کرو اقول جسطرح سے دعوالی اصحابی
کو رعایت حقوق صحبت پر کوئی دلالت ہنین ہی اُسی طرح عیب جوئی نہ کرنے پر بھی کوئی دلالت
ہنین ہی بلکہ اگر عیب جوئی نہ کرنا مراد ہو تو دعوالی کی معنی یہ ہونگے کہ اُنکی عیب جوئی میرے
ہی لیے چھوڑ دو کہ مین عیب جوئی کرونگا اور تم نہ کرو پس یہ مضمون خلاف آیۂ ولقد کان
لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ہوگا اور یہ ایک دلیل دیگر اوپر کذب اس حدیث کے
ہوگی علاوہ اُن دلائل کے جو مبطل حسن وخوبی کل صحابہ ہین وکیف ماکان یہ حدیث
بفرض وتسلیم دلالت اوپر حسن وخوبی کل صحابہ کے نہ کریگی بلکہ دلالت کریگی اوپر اُنکے
معائب اور فضائح اور شنائع اعمال کے غایۃ الامر حکم ہوگا سبکو کہ جناب رسولخدا کے
موجود ہوتے ہوئی کوئی انکی سزا دہی کا قصد نہ کری ولا عائبۃ فیہ قولہ اِس پچھلی حدیث کی صحت
لفظاً ومعنًی علمائی امامیہ کے نزدیک مسلم ہی اقول یہ عبارت دلالت کرتی ہی اس پر کہ
واقع مین مسلم ہی اور علماے امامیہ اِسکے قطعی الصدور ہونیکے قایل ہین اور یہ محض
غلط ہی اگر کسی نے تسلیم بھی کیا ہوگا تو بر سبیل تنزل بفرض صحت ہذا صحیح کی اور ظاہر ہی
کہ روایت ہذا صحیح خود اخبار احاد سے ہی اور قطعی الصدور ہنین ہی پس جس خبر کی صحت
اِسکی صحت پر موقوف ہی وہ کیونکر صحیح اور قطعی ہوسکتی ہی علاوہ اِسکے سابق مین تو نے
معلوم کیا کہ صحت ہذا صحیح مستلزم صحت دعوالی اصحابی ہنین ہی پس کس عالم کے نزدیک
علماے امامیہ سے بلا تنزل اِسکا مسلم ہونا غیر مسلم ہی اگر آپ سچے تھے تو کل علما کے
قول کی سند تو آپ سے کہان ہوسکتی تھی مگر دو ہی چار کا قول اونکی کتابون سے بیان

کر دیا ہو تاکہ اُنہون نے تصریح اسکی کی ہوتی کہ ہم بدون التنزل تصحیح اسکی لفظاً ومعنیً کرتے ہین تب بھی ہم آپکو
فی الجملہ سچا کہتے قولہ اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہو اقول قبول کرنا
صاحب استقصاء خلد اللہ ظلالہ علے المومنین وامدہ لنصرۃ دین آبائہ الطاہرین کا دعوالی الصحابی
کو مبتنی بر دو تنزل ہو ایک یہ کہ خبر واحد ہذا صحیح کی صحت کو ہم مسلم کرلین دوسرے اسکی
صحت کو مستلزم صحت دعوالی اصحابی بھی ہم مسلم جانین حالانکہ یہ دونو مقام بحث ہین لیکن
قطع نظر اس سے بر سبیل تنزل وہ فرماتے ہین کہ اس سے ثبوت دعواے کاذب صاحب
منتہی الکلام صحت حدیث نجوم کا نہین ہوتا تفصیل اسکی یہ ہو کہ صاحب منتہی کہ انتہی کے سچے
ہین صحت حدیث نجوم پر استدلال کرتے ہین کتاب عیون اخبار الرضا سے اس طرح پر کہ لکھتے
از امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سوال کرد کہ آیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرمود کہ
اصحاب من مثل ستارگانند بہر کہ اقتدا کنید راہ خواہید یافت وہم فرمود کہ بگذارید از برائے
من اصحاب مرا و صحبت مرا در حق ایشان رعایت کنید امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو
حدیث نمود وگفت مراد حضرت پیغمبر ازین اصحاب آن بزرگانند کہ تغیر وتبدل از ایشان
صدور نیافتہ انتہی بلفظہ جناب صاحب استقصا ایدہ اللہ نے اول اصل حدیث کو عیون
سے نقل فرمایا ہو جسکی آدھی حدیث ہمارے مخاطب نے اس قول مین نقل کی ہو اور آدھی
کو قول آئندہ کے واسطے فریب دہی عوام کے لئے اُٹھا رکھا ہو بعد اسکے جناب ممدوح
فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہو کہ اس حدیث مین تو ہذا صحیح کا لفظ ہو کہ جسکا ترجمہ ہو
کہ یہ صحیح ہو پس صاحب منتہی جو ترجمہ مین کہتے ہین کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث
نمودہ ہر دو حدیث کس لفظ کا ترجمہ ہو اور کہان سے نکالا ہو کیون نہین جائز ہو کہ
ہذا صحیح اشارہ طرف دعوالی اصحابی کے ہو اور حدیث نجوم بالکل مسکوت عنہ ہو اور امام
نے بمصلحت مادسکا کچھ جواب نہ دیا ہو جیسا کہ ابن ملقن نے توضیح شرح صحیح بخاری مین لکھا ہو کہ جناب
[illegible] نے لکھا ہو ایک جواب

اُسکا دیا کہ حقیقت مین وہ جواب اسکی بات کا نہ تھا اس مقام پر شارح لکھتا ہو کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم کو واجب نہین ہو کہ ہر سوال سائل کا جواب دے بلکہ جائز ہو کہ اعراض کرے اوسکے سوال کے جواب حقیقی سے جب سوال ایسا ہو قابل جواب نہو یا آدمیون کو اُسکے جاننے کی کچھ حاجت نہو یا اُسکے جواب مین خوف فتنہ و فساد اور تاویل بد کا ہو انتہی محصلہ پس اسطرح امام رضا علیہ السلام نے جائز ہو کہ حدیث نجوم سے مصلحت سکوت فرمایا ہو اور دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو کہ جن لوگون نے تغیر و تبدل اپنے دین و ایمان مین نہین کیا اونکے حق مین صحیح ہو اور جب یہ احتمال صحیح ہذا صحیح مین نکلا تو باعتبار قضیہ مسلمہ علم میزان اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کی دلیل صاحب منتہی بالکل باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گئی بعد اس کے اس سے بھی تنزل کرکے اور بھی جواب دئے ہین من شاء فلیرجع الیہ الغرض قبول کرنا دعوالی اصحابی کا مبنی بر تنزل علی التنزل ہو نہ من حیث الواقع پس یہ قبول ہونا دلیل صحت واقعی کی نہین ہو سکتا ہو **قولہ** لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہو **اقول** کچھ کلام نہین ہو بلکہ بہت کلام ہو کہ آپ نے بھی اپنے نامۂ اعمال کا ایک جزء سیاہ کیا ہو **قولہ** کیا وجہ ہو کہ اس پر عمل نہین کرتے **اقول** وجہ ظاہر ہو کہ عمل کرنا محتاج ثبوت صحت قطعی ہو و لم یثبت علاوہ اسکے بخوبی عمل کرتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہی حدیث اصحابی اور حدیث قرطاس اور حدیث جہز وا جیش اسامہ و حدیث غصب فدک اور غضبیت فاطمہ و حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین پر بھی عمل کرتے ہین اور تمہاری طرح یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض نہین ہین **قولہ** جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اوسکو نہین مانتے **اقول** بفرمودۂ امام رضا علیہ السلام غیر متغیرین و مبدلین کے حق مین بخوبی مانتے ہین مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرھم کہ انکو بہترین امت سے جانتے ہین **قولہ** کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اونکے حق مین رعایت نہین کرتے **اقول** بخوبی رعایت کرتے ہین اگرچہ اس حدیث مین حقوق صحبت کا ذکر نہین ہو لیکن جن لوگون نے خود حقوق صحبت پیغمبر

کی رعایت نہ کی اور پیغمبر کو ہمیشہ تنہا نرغہ کفار مین چھوڑ کر رو بفرار لایا کیے ہم بھی اون کو رفلوں کر
حقوق صحبت کی رعایت نہین کرتے فلما اصبح الشر و امسٰی وھو عریان ۔ ولم یبق
سوی العدوان دناھم کما دانوا قولہ اور کس لیے اونکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اقول انکی عیبو
عیب جوئی کون کرسکتا ہے او عیبیون کے عیب خود ہی ظاہر ہین کون چھپا سکتا ہے اور جسکو عیب بینی کی کیا
حاجت ہے اور سنیون کی عیب پوشی نے اونکو کیا نفع پہونچایا اور جب دنیا ہی مین کچھ نفع نہوا تو آخرت
کیا خاک نفع ہوگا قولہ باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے انکی دشمنی ترک نہین کرتے اقول جنکے حق مین پیغمبر نے
سفارش فرمائی وہ وہی من لم یغیر ولم یبدل ہین اونکے حق مین سفارش مانتے ہین اور اونکو دوست
رکھتے ہین اور روہ اتقیا ہین نہ اشقیا کہ اشقیا کے حق مین سفارش پیغمبر صاحب نے کی ہی نہین اور
اگر تم کہتے ہو کہ نہین خواہی نخواہی سفارش اشقیا ہی کی ہے تو ہم کہینگے کہ ہو سکتا ہے کہ مقتضائے
خوش طینتی اور خوش خلقی کے کہ جس سے مخاطب بہ انک لعلی خلق عظیم ہوئے اون
حضرت نے سفارش اونکی بھی کی ہو جس طرح روز قیامت بھی بلفظ اصحابی اصحابی اون کی
سفارش ملائکہ ذات الشمال سے کرینگے اسلیے کہ مو وائی دعوائی اور صحابی اصحابی
کا ایک ہے لیکن ملائکہ اونکے حق مین کچھ سفارش کو نہ مانین گے اور اونحضرت کا جواب
بقول خود انک لا تدری ما احدثوا بعدک وانھم ما زالوا مرتدین
منذ ما فارقتھم وانھم رجعوا علی اعقابھم القھقری دینگے
اوسیطرح شیعہ بھی اونکے حق مین سفارش اون حضرت کی نہین مانتے اور اگر وہ حجت
پوچھنگے تو یہ لوگ بھی جواب مین کہینگے یا رسول اللہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک الخ
اور بالخصوص سادات مظلوم اور ذریات عترت معصوم جنکے حق مین وہ حضرت اکرموا
اولادی الصالحین للہ والطالحین لی فرما گئے تھے وہ تو قیامت مین قیامت برپا کرینگے
اور کہینگے یا جداہ یا رسول اللہ اما تری ما فعلوا بنا وما احدثوا بعدک خذلونا
یا جداہ غصبوا حقنا یا جداہ وترکونا علی حالۃ قتلنا تحت کل حجر ومدر فالی اللہ

المشتکی والیہ یا جداہ اُسوقت ہمارے خیال مین یہ بات نہین آتی کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد
اور افلاذ اکباد کو نکلوا دین اور فرمائین کہ تم دور ہو پیاسے مرو جہنم مین چلو کہ تمنے میرے اصحاب
کو برا کہا تھا اور اون سالے سُسرون سے کہینگے کہ آؤ میرے پاس بیٹھو اور حوض کوثر
سے پیو لا و اللہ لا و اللہ لا و اللہ کبھی ایسا نہوگا بلکہ وہ حضرت جیسے ملائکہ کے جواب مین
اُن اشقیا کے حق مین سُحقًا سحقًا یعنے دور ہو رحمت خدا سے کہ یہی معنی لعنت کے ہین
فرمائینگے اُسی طرح اولاد اور شیعیان اولاد کے جواب مین اُن اشقیا کے لیے سحقًا سحقًا
فرمائینگے پس اگر شیعہ سفارش پیغمبر کی نہین مانتے ہین قصوروار ہین تو ملائکہ خدا جنکی شان مین
لا یعصون ہے وہ بھی قصوروار ہین بلکہ بالاتر یہ ہے کہ حضرت ربّ الملائکہ ورب الشیعہ بھی
اُنکا شریک ہے کہ فرماتا ہے ان تستغفر لھم ام لم تستغفر لھم اور ان تستغفر لھم
سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم یعنے اے پیغمبر اگر تو استغفار کرے اُنکے لیے یا نہ کرے
اور اگر تو ستر مرتبہ اُنکے واسطے طلب مغفرت کرے جب بھی خدا نہ بخشیگا اور تیرا کہنا
نہ مانیگا پس جب پیغمبر کی ستر مرتبہ کی سفارش ارحم الراحمین نہ مانے تو اگر شیعون نے ایک
مرتبہ کی سفارش نہ مانی تو کیا مضائقہ قولہ امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات
لفظی و معنوی کی ہین اقول ہم حضرت مخاطب کی کہانتک تکذیب کرین ہمکو شرم آتی
ہے مگر اُنکو جھوٹھ بولنے مین کچھ شرم نہین ہے کوئی تو بات سچی مُنھ سے نکلتی جو بات ہے از
قبیل خرافات ہے و اہیات ہے دعاوے بلا دلیل دلیل خرافت و سفاہت مخاطب جلیل
ہین آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے تاویلات اور تحریفات کیئے ہین اس دعوی
پر کوئی حجت کوئی دلیل کوئی برہان قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین امامیہ کہتے ہین کہ
آپ جھوٹے ہین مفتری ہین کذاب ہین ہمارے علمانے کوئی تاویل اور تحریف نہین کی
بلکہ جسطرح جسے اُنکے رواۃ ثقات نے معصومین سے روایت کی ہے اُسپر عمل کرتے ہین
اور محرفین کے حق مین لعن اللہ المحرفین الکلم عن مواضعہا پڑھتے ہین اور تاویل مقام تاویل

مین کوئی امر قبیح نہین ہو متشابہات کی تاویل طرف محکمات کے کرنا شایع وذایع بین الفریقین ہو جن آیات قرآنی کو بظاہر دلالت اوپر تشبیہ اور تجسیم کے ہو اونکی تاویل کیجاتی ہو سیکڑون احادیث صحاح اور غیر صحاح کی تاویل کرتے ہو کبھی اللہ کو ہنساتے ہو بلکہ ہنستے ہنستے اُسکا گراتے ہو کبھی اُسکو رولاتے ہو اور اُسکے رونے سے طوفان نوح لاتے ہو کبھی اُسکی رویت کالقمر فی لیلۃ البدر بتاتے ہو کبھی اُسکے عرش پر چار زانو بیٹھنے سے عرش کو چرچراتے ہو کبھی اُسکے ہاتھ کو بین کتفی الرسول رکھواتے ہو اور اُسکی بر دوت تا ندین پہونچاتے ہو کبھی اُسکو امرد بناتے ہو کبھی معشوق بناکر نقاب اُسکے منھ پر چھوڑ واتے ہو کبھی قیامت کے دن اُسکی ساق کھلواتے ہو کبھی اُسکا قدم جہنم مین رکھواتے ہو اور اُس سے جہنم کو بھروا تے ہو اور اپنے امثال کو جہنم بھرنے کے لیے کافی نہین جانتے ہو الغرض اس قبیل کے سیکڑون خرافات کی تاویلین کرتے ہو اور باتین بناتے ہو پس اگر علماے امامیہ نے بھی مقتضاے ان فی اخبارنا محکما کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن بعض متشابہات کی طرف محکمات کے تاویل کی تو کون برا کام کیا جس پر کوئی جاہل طعنہ زن ہو یہ گفتگو ہماری نسبت مطلق تاویل کی تھی لیکن اس مقام خاص پر کوئی تاویل وتحریف کسی عالم امامیہ نے نہین کی بلکہ جو الفاظ حدیث کے راوی نے روایت کیے ہین وسکو اوسیطرح رکھا ہو اور ان الفاظ کے معنی بھی جو اُسکے موضوع لہ اور اصلی حقیقی تھے وہی مراد لیگئی اور کسی لفظ کے معنی مجازی بھی نہین لیے کہ تم کہو کہ تاویل کی بلکہ اس جگہ تمہارے اُٹھائے کے کاریگر نے ہدایۃ الصحیح کے مقام مین اپنی کتاب مین لکھا ہو کہ امام رضا حکم بصحت ہر دو حدیث نمود حالانکہ امام رضا علیہ السلام کے قول مین ہر دو حدیث کا لفظ ہی نہین ہو ہان اسکو اگر ہم تحریف لفظی کہین تو یقین ہو کہ جہلا بھی مسلم کرین فضلا عن الفضلا اس لیے کہ ہر دو حدیث کا لفظ اُٹھائے کے کاریگر کا ہو نہ فرمودہ امام رضا علیہ السلام اور اسی طرح ہدایۃ الصحیح مین لفظ ہذا کو واضع نے وضع کیا ہو واسطے اشارہ کرنے کے طرف مشار الیہ واحد

کے اور یہی معنی اسکے اصلی او رحقیقی ہین پس معنی حقیقی اصل سے تجاوز کرکے مشار الیہ اُسکا ہر دو حدیث قرار دینا اسی کو تحریف معنوی کہتے ہین اور اسی طرح اصل یہ ہو کہ مشار الیہ کوئی امر صریح ہو امر ضمنی نہو پس مشار الیہ ہذا کا اس مقام پر ایک امر ضمنی ٹھرانا یعنے مدح صحابہ جو ضمن مین ان دو نو حدیثون کے نکلی جیسا کہ ہمارے مخاطب عالیمقام نے بقصد تدقیق نکالا ہو اسی کو تاویل کہتے ہین پس یار و خدا کے واسطے انصاف سے کہو اور تکلیف غور ہی کی قسم ہی پیچ پیچ کہو کہ ستمنے او رتمہارے علمانے تحریف لفظی و معنوی اور تاویل کی کہ علمائے امامیہ نے کہ جنہون نے ہر دو حدیث بجاے ہذا کے نہ رکھا اور ہذا کا مشار الیہ امر واحد صریحی قرار دیا ان دونون باتون مین کون تحریف او رتاویل ہو اور کون اصل اصیل ہو افسوس ہو کہ دنیا مین ہمیشہ سے انصاف نہین ہو ہمارے مخاطب بیچارے کیا کرین کہ ہر خلف طریقہ پر اپنے سلف کے ہو لیکن ہمارے مخاطب تو اس سے بھی باہر ہین اور زبان حال اُنکی مترنم باین مقال ہو سہ درجہان جملہ ناخلف پسر اند و من بیچارہ ناخلف پدرم۔ **قولہ** حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہو اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہو **اقول** جو الفاظ کہ کتب اہلسنت مین مذکور ہین اور محققین علمائی اہلسنت اوسکی تکذیب کرتی ہیں اور امامیہ بھی اوسکی تکذیب کرتے ہین وہ فقط اہتدیتم تک ہین لیکن سابقہ الفاظ دیگر کے جس سے تخصیص اہلبیت نکلتی ہو پس کتب شیعہ مین منقول ہو اگرچہ اخبار احاد سے ہو اور شیعہ اُسکی تکذیب نہین کرتے اور کتب اہل سنت مین وہ الفاظ نہین ہین اور جو عیون مین اہتدیتم تک مذکور ہو وہ سوال سائل کی عبارت ہو حدیث نہین ہو کوئی مجنون اور دیوانہ ہو گا جو سوال سائل کو حدیث نام رکھیگا ہان ہذا صحیح یریدمن لم یغیر ولم یبدل کو کہ امام علیہ السلام سے منقول ہو ہم حدیث کہتے ہین گو اخبار احاد سے ہو لیکن دلالت اس حدیث کی اوپر صحت حدیث نجوم کے غیر مسلم ہو اسلیے کہ وہ متعلق بسوال ثانی سائل ہو نہ بہ سوال اول اور لفظ ماتقدم کہ جس سے حدیث

حدیث نہ رہی بلکہ داخل سوال سائل ہوئی اور الفاظ ما تاخر کہ جس سے حضرات ثلثہ حکم اصحاب
سے خارج ہوتے ہین کتب اہل سنت مین موجود نہین پھر فرمانا مخاطب کا کہ الفاظ کتب سنی
وشیعہ ایک ہی ہین غلط ہوگیا اور یہ فقرہ اونہون نے فقط فریب دہی عوام کے لیے لکھا ہے ورنہ
ظاہر ہے کہ کتب شیعہ مین بالفاظ مخصوصہ ہے کہ جس سے ثلثہ نکلجاتے ہین اور شیعہ یہین الفاظ اس
حدیث کو مسلم رکھتے ہین اور جو سنیون نے بطور عام کے بدون الفاظ مخصوصہ کے روایت
کی ہے شیعہ اُسکی تکذیب کرتے ہین اور اُسکو مسلم نہین رکھتے اور طرفہ یہ ہے کہ محققین علمائے
اہل سنت بھی شیعون کے ساتھ اُسکی تکذیب مین بدلائل عقلیہ و نقلیہ شریک ہین قولہ
امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اقول امام موسی رضا تو بارہ امامون سی کسیکا
نام نہین ہے تم ایسے ہی جاہل بیدین شیعہ تھے جسکو اپنے امامون کا نام تک نہین معلوم
تھا جبھی تو سنی بنے اور پھر سنی سے کرشان ہوئے پھر نیچری ہوئے اب دیکھین گرگٹ
کون رنگ بدلتا ہے قولہ اسکی صحت پر علمائے امامیہ کو اقرار ہے اقول جناب والا معلوم
نہین کہ آپ کس نشہ مین چور اور کس بیخودی مین مخمور ہین کہ ایسی بیغیرتی اور بیباکی اور
بیشرمی اور بیحجابی کی گفتگو کرتے ہین سہ جان من پردہ برانداختہ یعنی چہ مست
از خانہ برون تاختہ یعنی چہ ـ آپ نے کتاب مستطاب استقصا کو اس مقام مین دیکھا
کہ آپ کے کیسے مدعیان صحت حدیث نجم خرافاتی اور بڑے بڑے پیر مغان
خراباتی نکلے پھر بھی کچھہ نہ شرمائے اور ذکر اُسکی صحت کا لب پر لائے اور بعد اسکے
بیحیائی اور بیغیرتی کو انتہا تک پہونچایا اور کہا کہ علمائے امامیہ کو بھی اسکی صحت پر
اقرار ہے حضرت سلامت نہ علمائے امامیہ کو اسکی صحت پر اقرار ہے نہ علمائے محققین
اہلسنت کو اقرار ہے بلکہ جنون اور دیوانگی پر آپ کی باتون کا مدار ہے خود اپنے قول مین
بعد چار سطر کے آپ فرماتے ہین کہ علمائے امامیہ نے اسکی موضوعیت اور بطلان
کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے اور صفحہ ساٹھ سطر ستائیس مین فرماتے ہین تب

مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اسکی عدم صحت کا دعوی کرکے
اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا پھر آپ کیونکر کہتے ہین کہ علماے امامیہ کو زبان امام سے اسکی
صحت پر اقرار ہو اگر اقرار ہی ہوتا تو حدیث امام رضا علیہ السلام مین بذ صحیح کے متعلق
بحدیث نجوم ہونے سے انکار کیون کرتے اور تمھارے زرد وزی سازی کی تکذیب اسکے
اس قول مین کہ امام رضا حاکم بصحت این ہر دو حدیث نمودہ کیون کرتے معلوم نہین کہ
حضور والا کتنی بوتلون کے نشہ مین ہین جو متناقض باتین کرتے ہین اور متہافت کلام
کہتے ہین اور فقرات یکذب بعضہا بعضا منھ سے نکلتے ہین صاحب ستقصا ایدہ اللہ
نے اس مقام پر کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کو دعواے دلیل تحقیقی حدیث نجوم مین
اور زرہ وزی ساز دغاباز کو دعواے طرق صحیحہ حدیث نجوم مین از سرتاپا ایسا جھوٹا
بناکر سیے پاتک گوہ مین تلایا اور کتنی توون کی سیاہی انکے منھ مین لگائی اگر
ہمارے مخاطب کو کچھ بھی غیرت ہوتی تو کوئی طریقہ اسکی صحت کا نکالکر ایک تھوڑی
سی سیاہی تو سیہ رویون کے منھ سے چھوڑا دیتے اس مقام کو دیکھکر پھر اسکے
جواب سے بالکلیہ اعراض کرنا نہایت درجہ کی بیحیائی ہی لیکن جناب ممدوح نے
سنیون کی جان ایسے مخمصہ مین نہین ڈالی ہی کہ جس سے کوئی صورت جانبری ہو اگر
کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہین نکالتے ہین تو کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی تا بہ زروزی
کار مکار سب جھوٹے ہوتے ہین اور اگر کوئی صحت کا طریقہ نکالا تو جتنے محققین علما
کہ تصریح صریح اسکی کرتے ہین کہ کوئی طریقہ اسکا صحیح نہین اور یہ حدیث بالکل جھوٹی
ہی یہ سب جھوٹے ہوتے ہین اور شیعہ ہرطرح پر راضی اور اختیار احد الشقین کے لیے
متقاضی ہین کہ ہر کافرے کہ کشتہ شود سود اسلام است قولہ روایتین موید اسکی کتب
امامیہ مین موجود ہین **اقول** معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے حضرت کیا فرماتے ہین اور کس
غفلت اور بیخودی مین گاتے ہین روایات کتب شیعہ کو موید حدیث نجوم اہل سنت فرماتے ہین

حالانکہ وہ مکذب اُسکے ہین اس لیے کہ روایات شیعہ بتقیید وتفسیر بااہلبیت ہین جس سے
مضمون عموم کل صحابہ باطل ہوجاتا ہو اور اہل سنت اسی عموم کے ناقل ہین باین غرض کہ
عموم سے تعدیل کل صحابہ ہوگی اور جب تعدیل کل صحابہ ہوگی تو حضرات ثلثہ کی بھی جان شیعونکی
دار وگیر سے بچگی شیعہ اس عموم کو جسکی راوی فقط اہلسنت ہین موضوع اور باطل سمجھتی ہین اور محققین اہلسنت
بھی اوسکو باطل سمجھتے ہین پس شیعہ بھی وہی کے منکر ہین جسکے محققین اہل سنت منکر ہین نہ یہ کہ
مطلق حدیث نجوم کے منکر ہین لیکن باالہام شیطانی مخاطب لاثانی کے خیال شریف مین یہ گزرا ہو کہ شاید شیعہ مطلقا
حدیث نجوم کے منکر ہین یہانتک کہ اپنی کتابون کی حدیثونکو جس مین تفسیر بااہلبیت وارد ہے
اوسکا بھی انکار کرتے ہین حاشا وکلا کہ کسی شیعہ نے اپنی احادیث کا انکار کیا ہو **قولہ** صحت سے انکار کرسکے
یا اُسکو موضوع کہہ سکے **اقول** روایت سنیہ جو بمفہوم عام ہو شیعہ اور محققین اہلسنت سب اُسکا
انکار کرتے ہین جز کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کہ وہ بہیق و شہیق اسکی صحت کے اُٹھاتے ہین
اور دلائل تحقیقیہ سے ٹھہراتے ہین اور ہم اسکو بنقل اقوال محققین باطل کرچکے **قولہ** یا اُسکو خبر
احاد سے لیکر اپنا پیچھا چھوڑا وے **اقول** حدیث نجوم بلا سنیون کے سر پر لادے اور
مذہب شیعہ کو باقتدائی امثال علے وعباس وسعد عبادہ واسامہ سچا ٹھہرا وے
اور شیخین کے غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن اور آثم سمجھنے مین اُنکو معذور
کرے پھر اہل سنت اوس سے پیچھا چھڑا نیکے محتاج ہون اور شیعہ محتاج ہون یہ طرفہ لطیفہ ہو
ہم بہت حیران ہین اُلٹی سمجھ پر مخاطب خوش فہم کی کہ جو حدیث نجوم بمفہوم عام کتب غیر معتمدہ
اہل سنت مین باقرار محققین اُنکے علما کے موجود ہو وہ تو کتب شیعہ مین اُسین موجود ہی نہین
ہو پھر شیعہ اُسکو اخبار احاد سے کیونکر کہینگے اسلیے کہ اخبار احاد وہ ہین جو موجود ہون
لیکن منقول بطور احاد ہون اور جو موجود ہی نہین ہو وہ خبر ہی نہین ہو پھر خبر واحد کیونکر
ہو بلکہ شیعہ اُسکو خبر اہلسنت اور موضوع اور باطل اور مکذوب کہتے ہین اور اُسی کا انکار
کرتے ہین اور جو منقول کتب شیعہ مین ہو ہر چند من حیث الواقع منقول بہ خبر واحد ہو لیکن

شیعہ اُسکا انکار نہین کرتے اِسلیے کہ شیعون کے لیے وہ مفید ہو اور کسی طرح مضر نہین ہے بلکہ
سُنّیون کو اُسکی تخصیص ضرر پہونچاتی ہین اور ثلثۂ اہلسنت کو خارج و رغاصبین اور ظالمین
مین داخل کرتے ہین پھر شیعون کیا غرض ہے جو اوس سے انکار کرین اور جو عیون اخبار
مین مذکور ہو وہ سوال سائل ہو نہ حدیث اور اگر باعتبار ہذا صحیح کے اُسکو خبر کہین تو اولاً لانسلّم
کہ ہذا صحیح اُس سے بھی متعلق ہو اور ثانیًا علی التنزل سلّمنا لیکن لانسلّم کہ عام ہی بلکہ مخصوص ہین
لم یغیر ولم یبدل ہی کہ جس سے ثلثہ واحد ابہم نکلجاتے ہین پھر شیعون کو کیا غرض ہو جو اُس سے
انکار کرین بہرکیف جہالت حضرت مخاطب اِس مقام سے بالکل ہویدا ہی اور اجنبیت اُنکی
علوم رسمیہ سے پیدا ہو کہ معنی متواتر اور احاد کو نہین سمجھتے حالانکہ طلبۂ تہذیب خوان بھی
جانتے ہین کہ مدار تواتر اوپر حصول علم و یقین کے ہو بسبب کثرت رواۃ کے کہ تواطؤ اُنکا
کذب پر عقل محال جانے نہ اوپر اِس بات کے کہ ایک خبر واحد کو دو چار کتابون مین
مندرج کرین اگر دو چار کتابون مین ہونے سے متواتر ہو جاوے تو بھی حدیث نجوم سنیون
کی دس پانچ کتابون مین مندرج ہو بس چاہیے کہ کل محققین علماے اہلسنت جو اِس
خبر کو موضوع و باطل و کاذب و مفتری کہتے ہین اور انکار کرتے ہین منکر خبر متواتر ہون
اور اِس سے قبیح تر اور منکر تر کون امر ہوگا اور یقین ہو کہ حضرت مخاطب اپنے علما کی
حق مین ایسے منکر کے منکر ہون اور اگر نظر تحقیق و تدقیق خود را سیر راضی ہو جائین تو
ہم کہینگے **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؛ گو مشت خاک ما ہم برباد
رفتہ باشد یا للعجب حدیث غدیر کہ جسکی زیادہ از دو صد صحابی راوی ہین اور اکثر صحاح مین
ہین موجود ہو اور اُسکی طرق روایت مین پچیس پچیس مجلدات تصنیف ہوے اخبار احاد
مین شمار کیجاے اور حدیث نجوم کہ جس سے کل شیعہ منکر اور محققین اہلسنت بھی منکر ہین وہ
متواترات سے ہو جاوے اِس بے انصافی پر جز اِسکے کہ احکم الحاکمین درمیان ہمارے
اور تمہارے حکم کرے اور ہم کیا کہین **قولہ** معانی الاخبار مین **اقول** معانی الاخبار

وبحار الانوار اور احتجاج مین جہان کہین ہو شیعون نے مضمون خاص کا اقرار کیا ہو کہ
جس مین گنجایش حضرات ثلثہ نہین ہی نہ اُس مفہوم عام کا جسکے حضرات اہلسنت بغرض حفظ
حرم ثلثہ راوی ہین شیعہ از متقدمین تا متاخرین اُسکے منکر ہین نہ منکر اُس مضمون خاص
کے جنکے مصداق اہلبیت ہوتے ہین قولہ نکالکر نہ دکھلادیا اقول جسکو شیعہ خود دیکھتے
ہین کسی کے دکھانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ خود اُسی کو روایت کرتے ہین اور سُنیون کو
ہمیشہ نکال نکال کر دکھلاتے ہین کہ دیکھو یہ صحیح ہی نہ وہ جو تم گول بات یعنے بمفہوم عام
روایت کرتے ہو اور تمہارے محققین ہی اوسکی تکذیب کرتے ہین مگر تمکو تو خدا نے چشم بینا ہی
نہین دی ہے شیعہ ہزار نکالکر اُٹھا اُٹھا لکر دکھلاوین تمکو کب دکھائی دیگا تم جب اندھون
کی طرح ٹٹولوگے تو وہی گول گول مضمون تمہارے ہاتھ لگیگا لیکن وہ گول گول تمہارے
کچھ کام نہ آئیگا اور جب کبھی شیعون کے لینے مضمون پر ہاتھ پڑجائیگا تو چلاؤگے کہ ہاے
ہاے شیعون نے داخل کردیا بہت اچھا شیعون ہی نے داخل کیا سہی پھر تمکو اسقدر
بیکلی کیون ہی شیعون نے بمقتضای دلائل عقلیہ ونقلیہ ایک مضمون عام کی تخصیص کردی
ہی اہل سنت بھی سیکڑون آیات وروایات کو مخصوص جانتے ہین اسپر اسقدر شور و
غل مچانا کیا ہی قولہ کیا شور وغل مچانا ہی اقول تعجب ہی کہ شور وغل مچانا محققین اہلسنت
کا اس حدیث کی موضوعیت اور بطلان مین آپ کے گوش مبارک تک نہین ہونچا پھر
شیعون کا غل مچانا آپ نے کیونکر سُن لیا قولہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے اقول محققین
اہلسنت نے بھی اپنے نامہ اعمال کیطرح سیاہ کیا ہی قولہ جس حدیث کی موضوعیت کا
دعوی اس شد و مد کے ساتھ کیا ہی اقول جسکی موضوعیت کے دعوی پر دلائل
عقلیہ قائم کیے ہین اور شرح شفائی قاضی عیاض سی بہت سی دلائل نقلیہ علمائے اہلسنت
کی زبان سے بیان فرمائے ہین وہ وہی حدیث نجوم بمفہوم عام ہے کہ جس مین مقتدا
اور مقتدی کا پتا نہین ملتا اس لیے کہ مخاطب بحکم اقتدا اے صحابہ خود حضرات صحابہ

ہین اور سوای صحابہ کی کون وہان موجود تھا جس سے خطاب بحکم اقتداے صحابہ کیا گیا
بہر کیف جو آثار وضع و بطلان ہین اسی حکم عام مین ہین اور اگر صحابہ کو مفسر بصحابۂ خاص یعنی
اہلبیت علیہم السلام کیجیے جیساکہ ہمارے احادیث مین ہی اُس مین مقتدی اور مقتدا صاف
صاف جدا ہین اور اقتداے اہل عصمت مین کوئی قباحت عقلی و نقلی نہین لازم آتی
اور یہ عین مذہب شیعہ ہی پھر کوئی شیعہ اسکا انکار کیون کرتا **قولہ** وہ بروایت ائمہ کرام
ہمارے اُصول کے موافق ثابت ہی **اقول** یہ محض غلط اور دروغ بیفروغ ہی جو بروایت
ائمہ کرام ہی وہ مخصوص ہی اُسکے ہم منکر نہین اور جو بروایت اہل سنت ہی وہ مفہوم عام
ہی اُسکے شیعہ منکر ہین اور محققین اہل سنت بھی منکر ہین آپ اُنہین محققین کو اپنی کفش دوز
کی زردوزی جوتیون سے ماریے کہ جو چیز مطابق اصول حق اُسکے منکر کیون ہوے
اور چرمی سے نہ ماریے گا ورنہ بزرگونکی عزت جائیگی آیندہ آپکو اختیار ہی **قولہ** ہان
اتنا فرق ہو کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین **اقول** شیعو آؤ اور سجدہ
شکر خدا بجالاؤ کہ سنی بیچارے بے مارے مرے اور خود مارے پڑے کہ اپنی زبان سے
اپنے راویون کے ضعفا اور مجاہیل ہونے کے قائل ہوگئے شیعون کے نزدیک تو
کُل رواۃ اُنکے ایسے ہی ہین بلکہ کذّاب و مفتری اور دین و ایمان سے بری ہین لیکن
اِس مقام پر حضرات اہلسنت نے کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیا کیا مضمون تراشے
ہین ذرا دیکھو بڑے کھیل اور بڑی تماشی ہین کہان وہ دعوی کہ یہ حدیث ہر طریقہ سے صحیح
اور دلیل تحقیق ہی جیساکہ کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی نے کیا جب اِس مین جھوٹے پڑے
تو دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ نہین بعض طرق صحیح اور بعض غیر صحیح ہین جیساکہ زردوزی کار
سکار نے کیا جب اِس مین بھی بتصریح محققین علما کہ کل طریقہ اسکے غیر صحیح ہین جھوٹے
ہوئے تو تیسرا رنگ بدلا کہ ہمارے رواۃ تو ضعفا و مجاہیل ہین مگر شیعونکے رواۃ سچے ہین
ابھی تک کسی جھوٹے منھ سے یہ نہین نکلتا کہ رواۃ اِسکے کذّابین و وضّاعین مصداق

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہین اور یہ حدیث کذب و افتری رسول خدا پر ہی اور رواۃ شیعہ بیشک سچے ہین مگر حضرات ثلثہ اہلسنت کے لیے ایک پیچ آہنی بھی تقلید و تفسیر لمبی چوڑی رکھتے ہین کہ اُس سے سُنیون کے اسفل سے اعلی تک پارہ پارہ ہوجاتے ہین قولہ راوی ائمہ کرام ہین اقول جسکی روایت بطور احاد کے ائمہ کرام سے ہو اُس سے تقلید و تفسیر صحابہ تمام خارج ہین پس خارجیون کو اُس سے سوائے ضرر کے کوئی نفع نہین ہی قولہ ضعیف تصور کیا اقول فقط ضعیف نہین تصور کیا بلکہ کذب و افتری بر رسول خدا تصور کیا قولہ ہرج نہین اقول بڑا ہرج ہو اکہ اہلسنت دعوے دلیل تحقیقی مین کذاب اور بطال اور ملبس بیچارے عوام مین اپس حضال ٹھہرگئے کہ جھوٹی حدیث کو دلیل تحقیقی ٹھہرایا اور کاذبین اور غادرین اور خائنین اثیم کا مانی صحیح المسلم ہونہ دکھلایا اور بیحیائی اور بغیرتی کا اپنے اوپر ظاہر کردیا ہم نہین سمجھتے کہ اس سے بڑھکر اور کیا ہرج ہوسکتا ہی کہ مکار تدلیس کار کا مکروفریب کھل جاوے اور نظر صغار و کبار مین خوار و زار و بی اعتبار ہوجاوے قولہ تصدیق امام موسیٰ رضا کی اقول تصدیق امام رضا علیہ السلام کی محتاج بہ دلیل ہی ابھی کوئی دلیل حضور والا نے اسپر قائم نہین کی کہ تدصحیح متعلق بہ حدیث نجوم ہی ممکن ہی کہ متعلق بدعوالی اصحابی ہو بلکہ من حیث اللفظ و المعنی بھی احتمال متعین ہی پس قبل ابطال اِس احتمال کے یہ شور و شغب مچانا اور بہ زبان تند و تیز فرمانا کہ جو منکر حدیث نجوم ہی وہ منکر قول امام رضا علیہ السلام ہی سوائے جہالت و حماقت کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی کہ ثبت العرش ثم انقش پہلے تصدیق امام رضا علیہ السلام ثابت کرلیتے بعد اسکے کچھ فرماتے تو البتہ اُسکی گنجائش ہوتی اور اُسوقت ہم اندھون کو ٹوٹو لواتے کہ بیان تقلید من لم یغیر ولم یبدل بھی اُنھین امام رضا علیہ السلام کے قول سے اوسی راوی کی روایت سے موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو تمہارے ثلثہ کا کہان ٹھکانا ہی اور تمکو اس حدیث سے کیا پایا ہی اور اس صورت مین غرض آنحضرت کی الزام اہلسنت ہی

کہ ہمنے فرض کیا کہ جو معنی اہل سنت سمجھے ہین کہ اصحاب سے اہل بیت نہین مراد ہین وہے
سہی مگر بنا بر تمہاری ہی حدیث صحابی صحابی کے تخصیص مین لم یبدل و لم یغیر صرف رہی پس
ثلثہ تمہارے جو اول مغیرین اور مبدلین سے ہین خارج ہو گئے پھر تمکو حدیث نجوم سے
کیا ہاتھ آیا اور اگر تمہارے ٹٹولنے مین یہ عبارت موجود نہین ہی تو ہم تمکو اگر اس بات
مین معذور بھی کہین پھر بھی تمہاری جان نہین بچتی اس لیے کہ اس لفظ عام کو معنی عام پر محمول
کرنیمین تم معذور نہین ہو سکتے اسلیے کہ مخالف حدیث متواتر اصحابی ہی اور شیعہ تکذیب
حدیث نجوم باعتبار معنی عام ہی کے کرتے ہین نہ باعتبار معنی خاص کے کہ وہ خود تقیید
و تفسیر اہلبیت کے راوی ہین اور اس معنی خاص کی تصدیق کرتے ہین پس جبتک اہلسنت
کسی دلیل قطعی سے یہ نہ ثابت کرین کہ مراد امام رضا علیہ السلام معنے عام ہین اسوقت تک
مخالفت قول شیعہ با قوال امام رضا علیہ السلام نہین ثابت ہوسکتی اور اثبات اسکا کلہ اہلسنت
سے باہر ہی و با این ہمہ اگر ہم مفہوم عام ہی فرض کرین جب بھی تمہاری جان بچنے کی کوئی صورت
نہین ہی اسلیے کہ شیعہ بنا بر مفہوم عام صحابہ کے باقتداے علی و عباس و سعد عبادہ تمہارے
ثلثہ کو غاصب و کاذب اور غادر و خائن و آثم سمجھینگے اور خلافت شیخین کو بطلان اقتدوا
بالذین بعدی ابی بکر و عمر باطل جانینگے اور اگر کوئی تخصیص لگاؤ گے تو قاعدہ
عدالت کل صحابہ جو مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی باطل ہو جائیگا الغرض تمہارے مدخل و مخرج
کی کل راہین شیعون نے ماری ہین اور تمہیر راہ آمد و شد نفس تنگ کر ڈالی ہی سواے
اسکے کہ سر جھکائے پڑے رہو تمکو کوئی چارہ نہین آرے محیط بغیرتی اور بیحیائی کا کنارہ
نہین اذا القیت جلباب الحیاء فقل ما شئت قولہ امام کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو
دائرہ ایمان سے خارج کیا اقول وہ خود بدولت حضرت مخاطب ہین کہ باوجود تصریح
صریح ابن اثیر کے جامع الاصول مین کہ مجدد مذہب امامیہ مائۃ ثانیہ مین علی ابن موسی الرضا
علیہ السلام ہین امام رضا کی تکذیب کرکے آپ کو سنی بنایا اور بقول آپکے آپ اپنے کو دائرہ ایمان سے

خارج کیا فقیل لخرج منها فانک رجیم وادخل النار مع الداخلین فبعدا لاصحاب الجحیم وبعدا للقوم الظالمین والحمد للہ علی تمام الحجہ ووضوح المحجۃ

قال المخاطب الفمقام ھداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اون تحریفات کو بیان کرتے ہین جو علمائی امامیہ نے اس حدیث کی نسبت کی ہین عیون اخبار مین جو حدیث ہمنے اصحابی کالنجوم نقل کی ہی اسمین بعد اون الفاظ کے یہ عبارت بڑھائی ہی یرید من لم یغیر ولم یبدل الخ کہ مراد اون اصحاب سے جو حدیث مین مذکور ہین وہ ہین جنھون نے کچھہ تغیر وتبدیل نہین کی تب پوچھنے والے نی امام سی پوچھا کہ یا حضرت ہم کیونکر جانین کہ اصحاب نے کچھہ تغیر وتبدیل کی ہی امام نی جوابدیا کہ خود پیغمبر صاحب کی حدیث موجود ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کچھہ لوگ میرے اصحاب سی قیامت کے دن حوض سی علحدہ کرلیے جاوینگی تب مین کہونگا کہ خدایا یہ میرے اصحاب ہین تب اللہ جلشانہ فرمائیگا کہ تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے پیچھے کیا کیا اور وہ دوزخ کیطرف کھینچ لیے جاوینگے تب مین کہونگا کہ دور ہو دفع ہو ان الفاظ کے بڑھانی سی غرض یہ ہی کہ بعض اصحاب بسبب ارتداد کے حدیث کے مصداق سی خارج ہوجائین لیکن تب بہی ہمارا کچھہ نقصان نہین اس لئی کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئی وہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہین اور اصحاب مقبولین نے نہ تغیر وتبدل کیا نہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہوئی اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کی مصداق سی مستثنی ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام نی بجواب منتہی الکلام کی مسلک ثانی کی ایک مقام پر اسکا اقرار کیا ہی وہذہ عبارتہ کہ ہرگز حدیث حوض درحق مقبولین اصحاب کرام جناب خیر الانام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم وارد نیست وہرگز این حدیث برآنہا منطبق نمیتواند شد اور اس امر کو کہ خلفائی راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین تھے ہم اسی حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے ولو فرضنا کہ بعض اصحاب مقبولین مغیرین ومبدلین مین ہون لیکن تاہم اکثر اصحاب کے نسبت اس

حدیث کا مضمون صادق آتا ہی اِسلیے کہ افصح الفصحا ابلغ البلغا علیہ التحیۃ والثنا نے ایسا لفظ
تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا ہی کہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اُسی طرح پر کثرت پر
یعنی لفظ نجوم پس حضرت کا یہ فرمانا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنکے بیشمار ہونیپر
دلالت کرتا ہی اور سوائے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کے مثال کو معدودے چند
کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا و لو سلمنا کہ بہت ہی تھوڑے بلکہ دو تین ہی صحاب پر جو ارتداد سے
بچگئے یہ حدیث منطبق ہوئی جب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کے واجب ہو
اور دوسرے کی ناجائز باطل ہوتا ہی اور یہ اقتدا جو مخصوص اہلبیت کے لیے ہی اُس مین دو چار
کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہی و لم یقل بہ احد منہم غرض کہ جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ یہ
عبارت زائد بھی بیکار ہوئی اور اسنے بھی دار و گیر اہلسنت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا اور
دوسرے طور پر تاویل کو کام فرمایا اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین جیسا کہ
صاحب استقصاء الافحام نے بجواب منتہی الکلام کے فرمایا ہی مراد از اصحاب در حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اہلبیت علیہم السلام اند لیکن ہم اس دعوی کو چند دلیلون سے باطل کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب باشور و شغب بغیر کسی دلیل اور برہان کے مدعی ہین کہ شیعون نے عبارت
یہ من لم یغیر و لم یبدل بڑھائی ہی اور اُنکے راوی نے یہ عبارت نہین روایت کی ہی ہم
اِسی قدر پوچھتے ہین کہ آپ کو بڑھانا شیعون کا کہان سے معلوم ہوا علم اسکا بوحی من الملک
العلام ہی یا بکشف و الہام یا از قبیل اضغاث احلام ہی یا مثل شیطانی احتلام ہی آپ کے مُنہ مین
کسی نے لگام نہین دی ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین لیکن عقلا سخن نے حجت کو مجنونون کی جھک
دیوانون کی بک مجذوبون کی بڑ خشک دماغون کی زٹ سمجھتے ہین اگر کچھ بھی سچے تھے تو کوئی
جھوٹی سی بھی دلیل اپنے دعوے پر بیان فرمائی ہوتی کہ جس سے معلوم ہو جاتا کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل ایسی باطل ہو کہ امام رضا علیہ السلام سے ایسی قید لگانا محال ہو یا
دلیل لانا امام علیہ السلام کا حدیث اصحابی اصحابی سے اس قید کے ہونے پر باطل ہو یا حدیث
اصحابی خود صحیح نہین یا انضمام حدیث نجوم ساقطہ حدیث اصحابی کے منتج اس قید کا نہین
ہوسکتا اور جب ان باتون سے کوئی بات حضور والا نے بیان نہ فرمائی تو پھر شیعون کا
اس قید کو بڑھانا اور راویان شیعہ کا روایت نہ کرنا اور امام رضا علیہ السلام کا نہ فرمانا
آپ نے کہان سے ثابت کیا اب ہم آپکو سنیون کے بڑھانے کا اور جھوٹھ بنانیکا تماشا
دکھائین حدیث متفق علیہ ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ انا مدینة
العلم وعلی بابها حضرات اہلسنت کہ شیفتہ فضیلت بخش ہین اور تفضیل الشیخین کالمسح
علی الخفین اپنے اجماعیات سے ٹھہرا چکے ہین اس فضیلت کو در باب باب مدینہ علم مخصوص
پاکر آتش حسد سے جلے اور نار موقدة تطلع علی الافئدة سے جا ملے آخر کار جب اُس آگ کو
بجھانے کے لیے کچھ نہ پایا اُسوقت آب دروغ اُسکو بجھایا اور دل ٹھنڈا کرنیکے لیے
گویا آب دروغ ٹھہرایا اور خوب گرما گرم فقرہ جمایا کہ اُنحضرت نے فرمایا کہ انا مدینة
العلم وعلی بابها وابوبکر سقفها وعمر حیطانها اور کسی ظریف الطبع نے
فرمایا کہ ایک فقرہ اور تھا کہ راوی بھول گیا یعنے عثمان میزابها یعنے جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ مین شہر علم ہون اور علیؑ دروازہ اُسکے ہین اور ابوبکر چھت اُسکی اور عمر تنہا
دیوارین اُسکی اور عثمان ناودان دوسری اُسکی ہین اب اسمین کوئی نادان سے نادان
ہوگا وہ بھی سمجھ لیگا کہ بے شبہ یہ فقرہ بڑھایا ہوا ہو اسلیے کہ شہر کے لیے دروازہ
مشہور ومعروف ہو اور شہر کے لیے چھت اور دیوارین اور پرنالے نہین ہوتے بلکہ
یہ سب لوازمات بیت سے ہین اور باینہمہ اگر غور کیا جاے تو اس مین بھی کوئی فضیلت
قابل ذکر کے نہ ثابت ہوئی اسلیے کہ جو شہر مین دیوار اور چھت اور ناودان کی ذریعہ سے وہ آئیگا
وہ چور کہا جائیگا اور جو دروازہ سے آئیگا وہ عیب سارقیت سے بری کہلائیگا

فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر کچھ جی چاہتا ہو تو اور بھی سُنیئے حدیث صحیح ہی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ یعنی حسنین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہین حضرات اہل سنت کو اس حدیث پر حسد ہوا اور
شاہین کے ساتھ شیخین کا منضم کرنا منظور ہوا وکد ہوا یہ عبارت بڑھائی اُسوقت دلکو کل
آئی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ
یعنے ابوبکر و عمر سردار بڈھون بہشت کے ہین حالانکہ معلوم ہی کہ بہشت بڈھون کی جگہ
نہین ہی اور خود جناب رسولخدا کی حدیث ہی کہ اہل الجنۃ جرد مرد یعنی اہل بہشت بصورت
نوجوانان امرد ہین ایسی عبارتون کو ایزاد اور ایجاد طبع زاد کہنا بجا اور درست ہی
نہ یہ کہ کسی حدیث عام میں امام علیہ السلام بمقتضاے دلائل عقلیہ و نقلیہ کوئی تخصیص بیان
فرماوین اور آپ سے حجت و دلیل غل مچاوین کہ شیعون نے بڑھایا **قولہ** تب بھی ہمارا
کچھ نقصان نہین ہی **اقول** پتھر پڑے اس سمجھ پر جب تم نے صحابۂ مرتدین کو خارج کیا پھر
الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ کہان رہا بلکہ مثل گوزشتر اُڑا اور برباد ہوا ہوا دیکھو صدہا سال
کی عمارت بیکار رخنہ دار بالو کی دیوار ہوئی جاتی ہی ذرا ہوش مین آئیے اور اپنے
ثلثہ کی خبر لیجئے کہ شیعون نے اُنکو داخل مرتدین کرکے حدیث نجوم سے خارج کردیا
آپ پہلے اُنکو کسی تدبیر سے مرتدین سے نکال لیجئے تب ہوس اُنکے مصداق حدیث
نجوم ہونیکی کیجئے اور اب نکالنا اُنکا مرتدین سے قضیۂ باطلہ الصحابۃ کلھم عدول ہی
نہین ہو سکتا اِسلئے کہ اُس کلیہ کو آپ نے خود باطل کردیا **قولہ** اسلئے کہ ہم خود قائل
ہین **اقول** جب آپ خود قائل ہین کہ مرتدین خارج ہین تو باقرار آپ کے قیود
لم یغیر و لم یبدل کے حقیت ضرور رہوئی بس شیعون نے جو امام سے روایت کی ہی
وہ تو وہی بات ہی کہ جسکا آپ نے خود اقرار کیا پھر یہ کیون کہا تھا کہ شیعون نے ان قیود
کو بڑھایا ہی مگر یہ کہ فرمایئے کہ ہم خود اِن قیود کو مانتے ہین مگر شیعون کے کہنے سے نہ مانینگے

تو وہی مثل ٹھیک ہوگی کہ دھوبی خود گدھے پر چڑھتا ہے مگر کسی کے گننے سے نہین چڑھتا ہے لیکن
یہ گدھا وہ ٹھوکر آپ کو دیگا کہ زیارت ثلثہ جہنم مین قبول ہوجائیگی اسلیے کہ جب ارتداد صحابہ
کے آپ قائل ہو گئے تو الصحابۃ کلھم عدول کا کلیہ جہنم مین ملگیا اور شیعون نے فوراً ثلثہ کو
مرتدین منذ فارقتھم مین داخل کرکے جہنم تک پہونچا دیا قولہ اور خود حضرات امامیہ کا اقرار
ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کے مصداق سے مستثنیٰ ہین **اقول** نعوذ باللہ من شر کل
غبی وغوی حضور والا کو احتیاج فصد کی ہے کچھ تھوڑا سا بھی خون فاسد نکلجاتا تو کسیقدر خلل دماغ مین
شاید افاقہ ہوجاتا اور کوئی بات تو سمجھ مین آتی شیعہ اپنے مقبولین اصحاب کے مستثنیٰ ہونیکا اقرار
کرتے ہین یا مقبولین اہلسنت کو بھی مستثنیٰ سمجھتے ہین یہ بات تو بلہ و صبیان اور نادان سے نادان پر بھی
مخفی نہین ہے کہ شیعہ مقبولین خاص اہلسنت کو مردودین اولین و آخرین سے سمجھتے ہین خصوصاً
حضرات ثلثہ کو کہ سرگروہ منافقین اور مرتدین اور ظالمین اور غاصبین اور خائنین اور غادرین
اور آثمین سے کمافی صحیح المسلم شمار کرتے ہین اور علاوہ اور دلیلون کے بالخصوص اس حدیث
اصحابی اصحابی کو بھی انکے دلائل ارتداد سے جانتے ہین اور فقرہ ما زالوا مرتدین منذ فارقتھم کو کہ
صحاح مین موجود ہے نص قطعی ارتداد حضرات ثلثہ سمجھتے ہین اس لیے کہ منذ واسطے ابتدائی
مدت کے ہے پس ابتدائے مدت ظہور ارتداد کی روز مفارقت جناب رسولخدا تھا اور
مصداق اس ارتداد کے سوائے غاصبین خلافت کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کہ کلاب
دنیا بطلب جیفہ دنیا ثقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئے اور صدائے بی سرو پای منکم امیر و منا امیر
اور غوغائے ضلالت زائے نحن الامراء و انتم الوزراء کمافی صحیح البخاری لبون پر لائے
بالجملہ بیعت غدیری کو توڑا اور جناب رسولخدا کو بے غسل و کفن چھوڑا اور راہ دین و
ایمان سے منھ موڑا یہی لوگ مصداق ما زالوا مرتدین منذ فارقتھم کے ہین اور اہلسنت
نے جنکا نام اہل ردہ رکھا ہے شیعون کے نزدیک مانع زکوٰۃ ہونا انکا فقط غاصب خلافت
سے تھا نہ بطور مطلق انکار از زکوٰۃ تھا کما قد حققناہ من کتب المخالفین فکن من ثمہ الناظرین

پس وہ لوگ بشبہہ مصداق مرتدین سے خارج ہین وعلی التنزل ظہور ارتداد اُنکا بعد جدلالان
حول وقت طلب زکوۃ تھا نہ بمجرد مفارقت ازجناب رسول خدا پس ہر طرح سے مصداق
منذ مافارقتہم سے خارج ہین اور خیر ثلثہ واحزابہم کے کوئی مصداق اسکا نہ ٹھہرا پس عجب
شیعہ اسی حدیث حوض سے ثلثہ کو مصداق حدیث حوض ٹھہراتے ہین پھر اُنکے حدیث
حوض سے خارج ہونیکا اقرار اُنسے ممکن نہین الغرض جہان شیعون نے صحابہ کا ذکر کسی
مدح کے ساتھ کیا ہی مراد اُنکی وہان اپنے مقبولین ہین نہ تمہارے مقبولین یا مراد مقبولین
سے وہ ہین کہ جنکی مقبولیت متفق علیہ بین الفریقین ہی جیسے سلمان و بوذر وعمار وغیرہم
وهذا ظاهر لا سترة فيه لکن غباوت وغوایت مرض لا علاج ہے **قولہ** خلفاے
راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین سے تھے **اقول** مقبولیت خلفا راشدین
شیعہ کے نزدیک مسلم نہین اور شیعہ اسی پر ہمیشہ طالب دلیل ہین پس بغیر اثبات مقبولیت
حدیث نجوم مین اُنکا داخل کرنا جھک مارتا ہی یہ طرفہ ماجری ہی اور عجب تماشا ہی کہ ہمارے
مخاطب عالیمقام اثبات فضیلت ثلثہ کے لیئے حدیث نجوم کو بان طمطراق ذکر فرماتے ہین اور
جب دیکھتے ہین کہ فضیلت موقوف بر مقبولیت ہی اور مقبولیت کا ثبوت ہی نہین ہی تو
کچھ نہین بن پڑتی ہی اور بمجبوری آخر فرماتے ہین کہ ہم مقبولیت آگے چلکر ثابت کرینگے
جہ خوش پہلے حضور نے مقبولیت ہی ثابت کی ہوتی بعد اُسکے قصد کسی فضیلت کا کرتے
اب اگر قضا وقدر سے آپ کو مہلت اثبات مقبولیت نہ ملی تو سب محنت آپکی رائگان ہوئے
اسلیے کہ موقوف کا اثبات بدون اثبات موقوف علیہ محض بیوقوفی ہی اور حقیقت یہ ہی کہ
یہ ہوس محال ہی اور مآل کار اسکا فقط احتیال او فریب دہی عوام وجہال ہے **قولہ** ہم اس
حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین **اقول** جو بحث اس حدیث سے آپ نے
اس مقام مین کی ہی وہ ایسی ہی کہ کوئی فصل ارتداد صحابہ نہین ہی باقی رہی کوئی بحث وہ لیکہ جو حضور کے
خیال مین مثل سراب عوال ہی وہ درحقیقت شیخ چلی کا خیال اور منصۂ ظہور مین آنا اسکا محال ہی پھر لوگ

کہانتک اُسکے انتظار مین رہین گے آخر کار یہی کہین گے بیت آدمی راچشم حال نگر
از خیال پری و دی مگذر قولہ ثابت کرینگے اقول تم بچارے کیا ثابت کروگے اور تمہاری
کیا مجال ہو اسی خیال محال مین تمہارے بڑے اہل الکمال اور بڑے گرو گھنٹال ہاتھ پاؤن ٹیک
ٹیک کر اور راہ راستی سے بھٹک بھٹک کر مرگئے اور سڑ گئے اور شیعون کا ایک بال بھی گندہ
نہ کر گئے قریب تیرہ سو برس کے گزر گئے کہ یہ میدان شیعون کے ہاتھ رہا اور اہلسنت ہمیشہ ملزم اور
ملجام الزام ملجم رہے یہانتک کہ آج بھی استقصار الافحام سے مفحم ہین اور منھ اونکے کالفحم المفحم ہین
مقبولیت ثلثہ ثابت کرلینا کیا سہل اور دلگی سمجھتے ہین پہلی امثال تشئید المطاعن کے جلائل
فضائل و شرائف خصائل اور رالفین کے دو ہزار دلائل کا جواب مہیا کر لیجیے بعد اسکے
ہوس اثبات مقبولیت ثلثہ کیجیے وانی لک ہذا قولہ بعض اصحاب مقبولین مغیرین و مبدلین
مین ہون اقول خاص تمہارے کل مقبولین شیعون کے نزدیک مغیرین و مبدلین سے
ہین بعض کے کیا معنی قولہ اکثر اصحاب کے نسبت اس حدیث کا مضمون صادق آتا ہے
اقول محض غلط اس اکثریت پر کسی لفظ کو باحدی الدلالات الثلث دلالت نہین بلکہ خصم آپکا
کہہ سکتا ہی کہ اصحاب اوزان جمع قلت سے ہی پس بالاصالت دلالت اسکی پر قلت ہی
و استعمال جمع قلت مقام کثرت مین خلاف اصل ہی اور ہر خلاف اصل محتاج بدلیل ہی
قولہ ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا اقول سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا خوب دلیل
کثرت پر آپنے ارشاد فرمائی ہے بالخصوص آپ ہی کا ایجاد طبع زاد ہی یہ بات تو انکے
اکابر کو بھی نہ سوجھی تھی بلکہ اُنکے بزرگوارون مین سے بھی کسی کو نہ سوجھی تھی اور کیونکر
اونکو سوجھتی کیسے علم و ادراک سی بہرہ ور تھے اور اس امر سے باخبر تھے کہ ہر تشبیہ مین دال پر وجہ تشبیہ کا
ہونا ضرور ہی اور بے وجہ کسی امر کو وجہ تشبیہ ٹھہرالینا عقل و دانش سے دور ہی چنانچہ
اسی حدیث نجوم مین لفظ اہتدیتم بعد اقتدیتم کو دلیل اسکی ٹھہرایا ہی کہ وجہ تشبیہ اس مقام پر
استدلال ہے تفصیل اس اجمال و توضیح اس مقال کی یہ ہی کہ جب تصریحات محققین اعلام اہلسنت

کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہ نکلا اور کسی کتاب معتمد مین اسکا پتہ نہ ملا تو انکے بعض علما کے
دل مین یہ خیال خام آیا اور یہ سودا سر مین سمایا کہ ایک حدیث صحیح مسلم سے کسی قدر اسکے
مضمون کی تصحیح کیجیے کہ اُس مین جناب رسولخدا سے اس مضمون کی روایت ہے الصحابۃ
امنۃ اھل الارض کما ان النجوم امنۃ السماء اور جب اس حدیث مین تشبیہ صحابہ
بنجوم وارد ہے تو اس تشبیہ مین تلمیح ہے طرف اسکے کہ اقتدا انکی موجب اہتدا بھی ہوگی لیکن محققین
علمائے اہلسنت نے خود اس پر مواخذہ کیا اور اس تقریر کو لغو سمجھا اور فرمایا کہ یہ صحیح نہین کیونکہ
اِس لیے کہ اہتدا فرع اقتدا ہے اور جب اس حدیث مین حکم اقتدا موجود ہی نہین ہے تو پھر وجہ تشبیہ اہتدا
ٹھہرانا محض لغو اور باطل ہے بلکہ یہ اشارہ ہے طرف اُن فتن او حوادث کے جو بعد انقراض عہد
صحابہ اسلام مین حادث ہوے اور امن و امان نہ رہا پس بنا بر اسکے وجہ تشبیہ فقط امن و امان
ہے بندہ کہتا ہے کہ وجہ تشبیہ امن و امان ہونا تو ٹھیک ہے مگر امن و امان فتن و حوادث سے درست
نہین ہے اِسلیے کہ ابتدائے حوادث و فتن تو ابتدائے روز مفارقت جناب رسولخدا سے ہے
بدلیل لاتدری ما احدثوا بعدک و ما زالوا مرتدین منذ ما فارقتھم
جیساکہ ہمنے پیشتر اس سے بیان کیا کہ منذ واسطے ابتدائے مدت کے ہے اور قطع نظر اس سے
فتن اور حوادث اصغر و اکبر کا عہد صحابہ مین ہونا تو اجلاے بدیہیات سے ہے فتنہ اہل ردہ
فتنہ قتل حضرت عمر فتنہ قتل حضرت عثمان کہ بڑا فتنہ تھا اُنکا سانحہ و حادثہ عظیم الشان ہے
کہ جس مین کُل صحابہ نجوم اہتدا راہ ہدی سے بسبب مخذول کرنے خلیفۃ اللہ کے کیسے گمراہ
ہوے پھر فتنہ جنگ جمل اور فتن محاربات صفین کہ جس مین ہزارہا بلکہ لکوک کی نوبت
قتل کی پہونچی یہانتک کہ بطور مثل کہتے ہین العرب من الحرب خرب یہ سب فتن قبل از
انقراض عہد صحابہ تھے بلکہ تا وقوع حادثہ جگر سوز عالم و خاتمہ خاندان حضرت خاتم عہد
صحابہ کا کلیۃً انقراض ہوا تھا بنا بر اِسلیے وجود صحابہ کو موجب امن از حوادث کہنا محض بیجا ہے
پس ضرور ہے کہ حدیث صحیح مسلم کو بھی بفرض صحت مثل حدیث نجوم کے مفسر باہلبیت کرتا

اور وجہ تشبیہ امن و امان از زوال وفنا کہین جیساکہ مسند احمد بن حنبل مین اور دیگر کتب
اہلسنت مین بطرق متعددہ منقول ہو قال رسول اللہ النجوم امان لاہل السماء
اذا ذہبت النجوم ذہبوا واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب
اہلبیتی ذہب اہل الارض اور قریب اسی کے کتب شیعہ مین بھی بچند طرق منقول
ہے کہ فرمایا اون حضرتنے اہلبیتی امان لاہل الارض کما ان النجوم امان لاہل السماء
حاصل سبکا یہی ہو کہ میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین جیساکہ ستارے امان اہل آسمان ہین
اور موید اسکا اور بھی کتب شیعہ مین مثل بوجودہم ثبتت الارض والسماء وبیمنہم رزق الوریٰ
موجود ہو پس ہر چند حدیث صحیح مسلم مین تفسیر صحابہ باہلبیت منقول نہین ہو مگر بمقتضاے
قضیہ مقبولۃ الطرفین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہو کہ حدیث صحیح مسلم مین بھی صحابہ سے
اہلبیت ہی مراد ہون ورنہ جسطرح مقتدا ہونا صحابہ کا بدلائل عقلیہ ونقلیہ باطل ہو اوسیطرح
موجب امن وامان ہونا صحابہ کا بھی بالبداہت باطل ہو اسلئے کہ فتن اور حوادث زمانہ صحابہ تو درایت
ہین نہ روایت والحمد للہ علی وضوح الحجۃ تماشاے قدرت خدا کرنا چاہیے کہ مخالف ہمارا
حدیث صحیح مسلم کو واسطے اثبات صحت مضمون حدیث نجوم کے لایا تھا وہ تو باعتراف
اُنہین کے علما کے نہوا مگر شیعون کو ایک شاہد حدیث صحیح اہلسنت سے لفظ اصحاب کے
مفسر باہلبیت ہونیکا ملگیا بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؂ خمیر مایہ دکان شیشہ گر
سنگ است ۔ اور جب حدیث صحیح مسلم مین اصحاب سے فقط اہلبیت مراد ہوے کہ اُنہین پر
تشبیہ بنجوم صادق آتی ہو اور وہ معدودے چند ہین پس تشبیہ بنجوم من حیث الکثرۃ جو آپکا
افادۂ جدیدہ غیر سدیدہ ہو باطل اور حلیۂ صحت سے عاطل ہوگیا علاوہ اسکے جب
آپ کے علماے حدیث مسلم مین وجہ تشبیہ کو اہتدا ٹھہرانا بسبب عدم دلیل کے
قبول نہ کیا پھر آپ جو وجہ تشبیہ کثرت نجوم کو حدیث نجوم مین بلا دلیل ٹھہراتے ہین اسکو
کیونکر کوئی قبول کرسکتا ہے مگر یہ ارشاد فرمائیے کہ اس جگہ ہمارا طریقہ ورا طریق العقول

ہو ہم کام کشف و الہام سے پہنچے ہین پابند دلیل معقول و منقول نہین ہین جیسا کہ آپ کے مولانا روم فرماتے ہین شعر پائے استدلالیان چوبین بود؁ پائے چوبین سخت بے تمکین بود از دلائل گر یقین حاصل شدے؁ فخر رازی رازدار دین بدے لیکن اس صورت مین بحث اصحاب عقول سے نا معقول ہو کلان طور ھم لیس وراء طور العقول قولہ جس طرح یہ وہ فضیلت پر دال ہو اسی طرح پر کثرت پر بھی لفظ نجوم اقول اگر علم معنی بیان مین مداخلت تام ہو تشبیہ مین علما نے وجہ تشبیہ کو فقط من بعض الوجوہ ہونا ضرور جانا ہو کسی نے یہین کہا ہو کہ تشبیہ مین کل الوجوہ لازم ہو تا کہ لازم آوے زید کا اسد مین زید کے لیئے دم بھی ہو پس بیان تشبیہ کے لیئے ذکر اہتد انبد اقتد اکے کافی ہو جیسا کہ کل علما نے سمجھا ہو پس آپ نے تشبیہ الکثرۃ کہان سی نکالی اور کونسا قرینہ اسپر قرار دیا ہو اور اگر فرمایئے کہ تشبیہ مین جسقدر تکمیل ہو بہتر ہے تو ہم کہینگے بہت اچھا ایک تھوڑی سی تکمیل فی التشبیہ ظرفاے شیعہ کی طرف سے بھی قبول فرمایئے اور اپنی عنایات سے اپنے صحابۂ خاص کو اسکا مصداق ٹہرائی اور وہ یہ ہو کہ بحیثیت صحابہ کرچہ جملہ کالنجوم ہین لیکن ولے بعضے کو اکب نحس و شوم اند قولہ سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کی مثال کو اقول جہالت اور نادانی ہی کا باعث ہو کہ وجہ تشبیہ بدلیل کثرت ٹہرائی ہو حالانکہ اوس زمانہ مین کثرت کفار کے سامنے مسلمانونکی مع منافقین و مرتدین مثل دال مین نمک کے تھے آپ اتنا نہین سمجھے کہ قلت و کثرت امر اعتباری ہو ہر ایک نسبت اپنے مخالف کے ہو پس اگر وجہ تشبیہ کثرت صحابہ ہوتی تو یہ نسبت غیر صحابہ کے ہوتی اور غیر صحابہ مین ساری دنیا کے کفار ہین پس سواے مجنون کے کوئی عاقل بھی کہہ سکتا ہو کہ آج کے زمانہ مین مسلمان کفار سے زیادہ ہین چہ جاے زمانہ جناب رسولخدا مین مگر خلل دماغ کا کچھ علاج نہین قولہ معدودی چند کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا اقول آپ بجا اور درست فرماتے ہین لیکن یہ تو ارشاد فرمایئے کہ یہ حکم عام ہو کہ جہان کہین ستارون کے مثال ہو ہم مثل کو بیشمار سمجھین یا مخصوص تشبیہ صحابہ

بہ نجوم ہی اگر مخصوص ہی تو کوئی وجہ خصوصیت ارشاد فرمائیے اور اگر حکم عام ہی تو جہان کہین تشبیہ
با اہلبیت علیہم السلام بنجوم وارد ہی جیسا کہ حدیث اہلبیتی امان لاهل الارض
کما ان النجوم امان لاهل السماء پس اس حدیث مین جو تشبیہ اہلبیت بہ نجوم ہی
تو آپ اہلبیت کو بمنزلہ نجوم سمجھینگے یا معدودے چند سمجھینگے لیکن معدودے چند سمجھنا بقول آپکے
تو جہالت اور نادانی ہی پس ضرور ہی کہ اہلبیت کے بھی بیشمار ہونے کے قائل ہو جیے
وکفی بذالک جہلا باهل البیت علیہم السلام عقلا اس مقام پر خود سمجھ لینگے
کہ کون عاقل اور دانا اور کون مجنون اور دیوانہ ہی اور البتہ بالکل یہ کھلتا ہی **قولہ**
تب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کی واجب ہی **اقول** یہ اعتراض لغو اٹھائے
سے کیا نگر کا ہو اور اسکے جوابات شافی تصریحاً و ضمناً کتاب مستطاب استقصا مین چند طرح سے
مذکور ہین اور عبارت مابعد مین ایک جواب پر آپ نے کسیقدر گفتگوی لاطائل بھی کی ہی
حالانکہ جواب اسکا بھی بطور دفع دخل اسی جگہ مذکور ہی لیکن اس سے بھی اور جوابات دیگر سے
بھی اپنی غض بصر اور قطع نظر کرکے وہی اعتراض بے تعرض جواب و جواب الجواب جوابات دیگر
کے جواب بیان فرماتے ہین اسکی کیا وجہ ہی یہ بات آپکے کمال غیرت اور حیا کی دلیل
بے عدیل اور تخریج و تضلیل جہال پر حجت بے بدیل ہی اگر منظور نظر افاضت اثر فریب عوام کالانعام
نہوتا اور احقاق حق ہوتا تو کل جوابون کا جواب دیتے اسلیے کہ بفرض محال مثل شریک الباری
اگر ایک جواب باطل بھی ہو تو اس سے کل جوابات کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بہر کیف
ہم اس مقام پر اشارہ طرف چند جوابون کے کرتے ہین حاصل اعتراض زر دوزی کار
مکار کہ سجاوٹ اسکی معتقدین کے لیے طرہ دستار ہو یہ ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
نے حدیث عیون مین دونو حدیث یعنی اصحابی کالنجوم اور دعوائی صحابی کو صحیح فرمایا ہی لیکن
انہین قید من لم یغیر ولم یبدل کو لگایا ہی جس سے ثابت ہی کہ من لم یغیر ولم یبدل صحابہ
مین سے قابل اقتدا ہین حالانکہ شیعہ سوائے صحابہ عصمت کے کسی کو قابل اقتدا ہی نہین جانتے

جواب اوّل حدیث عیون مین ہذا صحیح فرمایا امام رضا علیہ السلام کا شیعون کے نزدیک
منقول بطور خبر واحد کے ہی کہ مقام اعتقاد مین قابل اعتماد نہین پس اخبار احاد سے اعتقاد
شیعون کا جو بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ سوا اصحاب عصمت کے کوئی قابل اقتدا نہین ہی
اُٹھ نہین سکتا جواب دوم سلمنا کہ منقول بہ خبر واحد نہین ہی لیکن امام رضا علیہ السلام نے
ہذا صحیح تقیۃً فرمایا ہی مگر تاہم تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی سے ایک قید ایسی لگائی ہی کہ
جس سے تمہارے ثلثہ نکلجاتے ہین اِس لیے کہ شیعون کے نزدیک اوّل مغیرین ومبدلین
وہی لوگ ہین جواب سوم امام رضا علیہ السلام نے تصحیح دونو حدیثون کی نہین
کی ہی اور نہ حدیث عیون اخبار مین دونو حدیثون کا لفظ ہی بلکہ فقط ہذا صحیح ہی اور مشار الیہ
ہذا کا حدیث قریب دعوالی اصحابی ہی اور اُسی مین قید لم یغیروا لم یبدلوا ہی نہ حدیث نجوم مین
اور حدیث نجوم اس مقام پر مسکوت عنہ ہی اگرچہ دوسری مقام مین خود قول جناب رسولخدا
سے مفسر باہلبیت ہی اور اس جواب مین ہمارے مخاطب والا مقام نے کچھ گفتگو بے لغو
عبارت مابعد مین کی ہی انشاء اللہ وہین اُسکا جواب بھی آئیگا جواب چہارم مشار الیہ
ہذا صحیح مین قول بعموم مدح صحابہ ہی جیسا کہ ہمارے مخاطب والا مقام اسی پر راضی
ہین نہ خصوص مدح باقتدا اس غرض اُن حضرت کی یہ ہی کہ مطلق مدح انہین صحابہ کی جائز ہی
جو غیر مغیرین ومبدلین ہین بدلیل حدیث اصحابی اصحابی اور چونکہ اسی قدر مین مذہب
اہل سُنّت کا ابطال درباب تعدیل کل صحابہ تھا اُن حضرت نے اسی پر اکتفا کی اور مضمون
جواز اقتدا و عدم جواز اقتدا اس مقام پر لمصلحۃ مسکوت عنہ ہی جیسا کہ حدیث جناب رسولخدا
مین تصریح ابن ملقن جواب سوال متی الساعۃ مسکوت عنہ ہی لخوف فتنۃ وفساد و سوء
التاویل کما مرّ جواب پنجم مقصود امام علیہ السلام کا اس مقام پر فقط ابطال مذہب اہلسنت
ہی بدلیل الزامی یعنی حسب مزعوم اہلسنت ہمنے اصحابی سے صحابہ ہی مراد لیے جب بھی بحدیث
اصحابی اصحابی کہ مسلم خصام ہی کل اصحاب لیام وکرام قابل اقتدا نہین ہین پس ضرور رہی کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل لگائی جاوے اور بعد اس قید کے جبتلک حضرات اہلسنت کسی دلیل قطعی سے ثلثہ کو من لم یغیر و یبدل سے خارج نہ کرینگے اُنکا قابل اقتدا ہونا حدیث نجوم سے ثابت ہوگا اور اسکا اثبات کہ ثلثہ غیر مبدلین و مغیرین سے تھے سنیون سے محال ہی اور مخاطب نے جو فریجہال کے لیے وعدہ فرمایا ہی کہ ہم آگے چلکر ثابت کرینگی شیخ چلی کا خیال ہی آج صدہا سال گذر گئے کہ ثابت ہوا اور شیعون نے اُنکو مبدلین و مغیرین مین داخل ہی رکھا تو اب تمہاری کیا مجال ہی کہ ثابت کر دوگے اس جواب کو صاحب استقصا نے بتصریح تمام بیان فرمایا ہی لیکن ہمارے مخاطب نے چونکہ جواب اسکا اپنے کلّہ سے باہر سمجھا اسلیے کچھ تعرض اسکا نہ کیا جواب ششم سلمنا کہ قول امام رضا علیہ السلام عام ہی اصحاب عصمت اور بعض اصحاب غیر عصمت سے لیکن لا نسلم کہ یہ عام اپنے عموم پر باقی ہی بلکہ بمقتضاے ما من عامٍ الّا وقد خُص مخصوص ہی بسبب اُن دلائل قطعیہ عقلیہ نقلیہ کے جو اوپر انحصار اقتدا کے اصحاب عصمت مین دلالت کرتے ہین پس جبتلک اہلسنت اُن دلائل قطعیہ کو باطل نہ کرلین دعواے بقاے قول امام رضا علیہ السلام برعموم خود نہین کرسکتے ہین جواب ہفتم مراد امام علیہ السلام کی من لم یغیر ولم یبدل سے وہ لوگ ہین جو مغیر و مبدل نہ بالفعل ہون نہ بالقوۃ اور وہ لوگ سواے اصحاب عصمت کے کوئی نہین ہوسکتا ہی اور قرینہ قطعیہ اس مراد پر وہی دلائل قطعیہ ہین جو دلالت کرتے ہین اوپر عدم جواز اقتدائی غیر معصومین کے جواب ہشتم صحابہ من لم یغیر ولم یبدل وہی صحابہ ہین جنھون نے اقتدا باصحاب عصمت کی ہی مثل سلمان و مقداد و ابو ذر وغیرہم کے اور جن لوگون نے منصوص غدیر خم کی اقتدا چھوڑکر اصحاب ثلثہ کی اقتدا کی وہ سب مغیرین و مبدلین حکم خدا و رسول ہین پس جن لوگون نے اقتدا معصوم کی اُنکی اقتدا عین اقتداے معصوم ہی و بتقریر اخر مقتدین معصومین چونکہ معتقد اسکے ہین کہ اقتدا بغیر معصوم جائز نہین ہی پس اُن مقتدین کی اقتدا مستلزم اعتقاد عدم جواز اقتدا بغیر معصومین ہی اور غرض شیعون کی اس قول سے کہ اقتدا بغیر معصومین جائز نہین ہی یہ ہی کہ انتہاے اقتدا معصومین ہونا ضرور ہی خواہ بلا واسطہ خواہ

بواسطہ اُن لوگون کے کہ جنکی اقتدا عین اقتداے معصوم یا مستلزم اقتداے معصوم ہو
جواب نہم قول امام علیہم السلام مین جائز ہو کہ مراد اقتداسے اعم از اقتداے جزئی و کلی
ہو غیر مغیرین و مبدلین کی اقتداے کلی و جزئی دونو جائز نہین ہو اور غیر مغیرین و مبدلین مین
معصومین کی اقتداے کلی و جزئی سب جائز ہو اور غیر معصومین کی اقتداے جزئی جائز ہو
نہ اقتداے کلی اور مراد اقتداے کلی سے اقتدا قولاً و فعلاً و تقریراً ہو کہ یہی مخصوص
باصحاب عصمت ہو اور ایسی اقتدا اُنکی غیر کے بدلائل قطعیہ جائز نہین ہو **جواب دہم** غایۃ الامر
یہ ہو کہ اس مقام پر امام علیہ السلام کو ذکر ایک قید اخص کا فرمانا تھا یعنی مراد اصحاب سی اصحاب عصمت
ہین لیکن امام علیہ السلام نے بجاے اوسکے ذکر ایک قید اعم کا فرمایا یعنی من لم یغیر و لم یبدل اور اعم
اور اخص باہم متنافیین فی الصدق نہین ہین اس لیے کہ جائز ہو کہ مقام جاء فی زید مین جاء فی انسان
کہین اور وجہ اختیار اعم کی یہ ہو کہ ابطال مزعوم مخالف کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اسی قدر مین بوجہ احسن حاصل
تھا اور وہ حدیث مسلم مخالف ہو یعنی حدیث اصحابی اصحابی پس امام نے اسی پر اکتفا کی کہ سکوت
سائل حاصل ہوگیا اور اگر سائل زیادہ تر اس سے طالب تحقیق ہوتا تو البتہ وہ حضرت فرماتی کہ جسطرح
اصحابی سے کل اصحاب مراد نہین ہین اوسیطرح سے من لم یغیر و لم یبدل سی کل من لم یغیر و لم یبدل مراد نہین
ہین بلکہ اونمین ہی مخصوصین مراد ہین یعنی اصحاب عصمت دلیل اس پر وہی دلائل ہین جو عدم جواز
اقتداے غیر معصومین پر قائم ہین فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** ولم یقل بہ احد منھم
اقول ولم یقل بہ احد منکم پس یہ قول بخرق اجماع مرکب خود باطل ہوگا یعنی ہمارے اور
تمہاری درمیان مین دو قول ہین یا یہ کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین یا اہلبیت قابل اقتدا ہین
پس جب کل صحابہ کا قابل اقتدا ہونا بدلیل اصحابی اصحابی باطل ہوگیا تو اہلبیت کا قابل اقتدا
ہونا ثابت ہوگیا اور یہ قول کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض قابل اقتدا نہون بخرق
اجماع مرکب باطل ہو اسی سبب سے امام رضا علیہ السلام نے اسکا ابطال نفرمایا اور
ابطال اقتداے کل صحابہ پر اکتفا کی **قولہ** غرض کہ جب امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت بیکار ہوئی

اقول کب کہا امامیہ نے کہ یہ عبارت بیکار ہوئی آپ اپنی نافہمی سے یون فرماتے ہین اسوجہ سے کہ
اعتراض زرہ دوزی کار مکار کو لاجواب سمجھتے تھے اب تو آپ نے دیکھا کہ تلک عشرۃ کاملۃ سے
تڑاتڑ جوتے اُنکے سر مبارک پر پڑے یقین ہے کہ اب تو بیکار نہ فرمائیگا اور تعجب ہے کہ کیونکر آپ
بیکار کہ سکتے ہین کیا دعواے عدالت کل صحابہ اس سے خاک مین نہین ملا کیا دعوی آپ کا کہ
کل صحابہ قابل اقتدا ہین اس سے باطل نہین ہوا کیا حضرات ثلثۃ من یغیر و یبدل سے نکلکے
کیا مرتد بن مندر با فار قتہم سے خارج ہو گئے و با این ہمہ دعواے بیکاری بیکار کہ جسکا
بدحواسی اور بدہوشی پر مدار ہے یہ قید ایک تیر سہ پہلو جگر فگار ہے کہ نشانہ سے وار پار ہے
جولاہے کے چوتڑ کا تیر نہین ہے کہ خدا کرے جھوٹھ ہو جاے **قولہ** اسنے بھی دار و گیر اہلسنت
سے نہ بچایا **اقول** اہلسنت خود مبتلاے دار و گیر شیعہ بحدیث نجوم ہین کہ جب کچھ نہین بن پڑتی
تو حدیث نجوم کی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارت سے پیشتر اس سے
آپ نے سُنا شیعون پر دار و گیر حدیث نجوم سے خام خیالی ہے اور دار و گیر گستردہ حیا و غیرت سے
خالی ہے جو جو گرفت تم شیعون پر کروگے وہ تلثہ ہی کو پیش کرینگے اور انہین کے زیر و زبر
کرنے سے تمہارے جگر ون کو ریش کرینگے **قولہ** تب اسکو چھوڑا اور دوسرا طور نرالا لیا
اقول کہان اُسکو چھوڑا کب چھوڑا کسنے کہا کہ چھوڑا بلکہ ثلثہ کو خارج کرکے چھوڑا اور بفرض اسکے
کہ قید لم یغیر و لم یبدل حدیث نجوم مین بھی ہے تو بعد اس قید کی تفسیر باہلبیت کب منافی اسکی ہے
بلکہ حقیقت مین مصداق لم یغیر و لم یبدل بوجہ کمال یعنی لا بالفعل و لا بالقوۃ القریبۃ و البعیدۃ اہلبیت ہی
ہین پس جب قید من لم یغیر و لم یبدل لگائی تو ثلثہ کو مصداق نجوم سے خارج کرنا منظور نظر تھا اور جب تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیت کو متعین کر دینا واسطے مصداق نجوم ہونیکے منظور نظر ہوا اور یہ امر عین مطلوب شیعہ ہے
کہ ثلثہ مصداق نہین ہین اور اہلبیت مصداق ہین پس اسکو ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا دعوی لینا نام رکھنا
دعوت فہمی دینا ہے سلمنا دو دعوی ہین پہلا دعوی قید من لم یغیر و لم یبدل کا جو بدلیل حدیث اصحابے
اصحابی ثابت ہے اور اس سے ابطال دعوائے اہل سنت کہ الصحابۃ کلہم عدول و کلہم قابل الاقتداء

ہوگیا اور بعد اسکے دوسرا دعوی کہ صحابہ بخوم اہتدا فقط اہلبیت ہین ثبوت اسکا تحقیقا و الزاما
یہ ہے دوم خرق اجماع مرکب ہے اسلیے کہ ہم اور آپ متفق ہین اس پر کہ یا کل صحابہ لائق اقتدا ہین یا
اہلبیت اور جب کل صحابہ بدلیل اصحابی قابل اقتدا نہین ہین تو ضرور ہے کہ اہلبیت قابل اقتدا ہون
اور اسکا قائل ہونا کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض نہون خرق اجماع مرکب ہے اور دلیل
تحقیقی شیعون کی روایت اُنکی ہے جناب سولئہ اسے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت میرے
ہین اور غرض شیعون کی چند راہون سے یہ ہے کہ ہر راہ اہلسنت کی ماری پڑے اور کسطرح
سر نہ اُٹھائین اور بڑے بڑے چوٹین کھائین الغرض تبدیل طرق مجبوری و ناچاری کار اہلسنت
ہے چنانچہ اولاً آخر کابلی نے حدیث بخوم کو دلیل تحقیقی و الزامی ہونیکا دعوی کیا جب وہ انجام
کو نہ پہونچا تب آپ کے بزرگوار زردوزی کار مکار نے بعض طرق سے دلیل تحقیقی ہونے کا
دعوی کیا جب وہ بھی انجام کو نہ پہونچا تو حضرت مخاطب نے فقط دلیل الزامی ہونیکا دعوی کیا
غافل اس سے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے اور خصم آپکا عموم حدیث مسلم نہین رکھتا ہے تو
تبدیل رکھنا اسکو قلبانی کہتے ہین جیسے خود بدولت کبھی شیعہ کبھی سنی کبھی کرسٹانی کبھی نیچری بنتے ہین
قولہ اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین **اقول** یہ دعوی شیعون نے نیا نہین
کیا بلکہ ہمیشہ سے انکا دعوی یہ ہے کہ اصحاب اقتدا اصحاب عصمت ہین اور وہ منحصر ہین
اہلبیت طہارت ہین اور اقتداے غیر معصومین موجب ہتدا نہین اور غیر معصومین خود
قابل سکے ہین کہ ہدایت کیے جاوین وہ دوسرون کو کیا ہدایت کرینگے **مصرع**
اوخود گم است باز کرا رہبری کند افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع ام
من لا یھدی الا ان یھدی سے **قولہ** ہم اسکو چند دلیلون سے باطل کرتے
ہین **اقول** دعواے شیعہ بہت قوی اور آپ کی دلیلین بہت ضعیف ان
بیچاریون میں کہان اتنی طاقت کہ بار قوی کو برداشت کرسکین اور انظار ثاقبہ فحول کی
پردہ دریون سے بچین

قال المخاطب القمقام هداه اللہ سبل السلام

دلیل اوّل اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مُراد لینا داخل تحریف دینا ہی اس لیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق یار دوستون پر اور اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی شرعاً اصحاب سے مراد پیغمبر پر ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین بلکہ احادیث نبویؐ اور اقوال ائمہ اطہارؑ سے یہ ظاہر ہی کہ دونون لفظون کے مصداق دو فرد علحدہ علحدہ ہین جہان یاران پیغمبرؐ کی شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اور جہان خاندان نبویؐ اور ائمہ اطہارؑ کا ذکر ہی وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا چنانچہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی یا مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح یا امام زین العابدینؑ نے اپنی دعا مین جو صحیفہ کاملہ مین مذکور ہی فرمایا ہی اللھم واصحاب محمدؐ خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الخ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبرؐ کے لیے مخصوص نہ ہوتا اور اُسکا استعمال اہلبیت و عترت کی نسبت بھی ہوتا تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت و عترت کی تخصیص کیجاتی اور کس لیے پیغمبر خدا حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین بجاے کتاب اللہ وعترتی کے کتاب اللہ واصحابی نفرماتے اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح مین مثل اصحابی کسفینۃ نوح ارشاد نہ کرتے اور کس واسطے پیغمبر خدا جب حضرت فاطمہؑ کے گھر جاتے تھے تو سلام علیکم اہل البیت فرماتے تھے اور سلام علیکم یا اصحابی نہ کہتے غرضکہ احادیث نبویؐ اور اقوال ائمہ اطہار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب و اہلبیت کے لفظ محاورہ مین دونو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور دونو نکے مصداق دو فریق ہو گئے اصحاب کا اطلاق یارون دوستون پر اور اہلبیت کا استعمال گھر والون پر ہوتا رہا اور ابتک خواص اور عوام دونو فریق کے ویسا ہی استعمال

کرتے ہین پس نہایت تعجب کی بات ہی کہ صدہا احادیث ہزارہا اقوال مین تو اصحاب کا لفظ یاران
پیغمبر پر اور اہلبیت کا لفظ گھر والون پر استعمال کیا جاوے اور کسی حدیث کسی قول مین کوئی
اصحاب کے لفظ سے اہلبیت اور اہلبیت کے لفظ سے اصحاب مراد نہ لی اور صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین خلاف تبادر اذہان اور مخالف محاورہ وعادت کے اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اور پھر بھی ایسے معنی بنانیوالے اپنے آپکو مصداق یحرفون
الکلم عن مواضعہ کا نہ سمجھین اے حضرات ذرا تو انصاف کرو کہ اگر کوئی سنی بیچارہ اپنی
زبان سے نکالے کہ اہلبیت مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور مثل اہلبیتی کسفینہ نوح
کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین اور آیہ تطہیر مین جو لفظ اہلبیت مذکور ہی اُس سے پیغمبر کے
ازواج مطہرات مراد ہین بلکہ مراد لینا ایک طرف وہ بھی شامل ہین تو دیکھو کہ تمہارے
علما کیسا شور وغل مچاتی ہین قیامت برپا کرتے ہین آسمان و زمین کو ہلاتے ہین نوحہ و فریاد
کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین کہنے والے کو خارجی اور ناصبی اور دشمن اہلبیت
کا بتلاتے ہین اور باآنکہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے
موافق ہے تسپر تحریف کا الزام لگاتے ہین اور خود جب اصحاب سے مراد اہلبیت اور یار
اور رفیق کی لفظ کو بھائی اور آل اولاد کی نسبت استعمال کرتے ہین تو کچھ بھی نہین شرماتے
شرمانا کیسا ایسی سمجھ پر ناز کرتے ہین ایسی جوابون پر سر افتخار بلند کرتے ہین پس ایسی سمجھ کا کیا علاج
اور ایسے جواب کا کیا جواب **بیت** آن سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل ؛ آن
شرح ندارد کہ بگفتار در آید — پس ہر شخص جو ذرا بھی انصاف اور سمجھ کو دخل دے یقین کریگا
کہ اگر پیغمبر صاحب اس حدیث کو اہلبیت کی شان مین فرماتے تو صاف لفظ اہلبیت کا ارشاد
کرتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم فرماتے ہان شاید حضرات شیعہ یہ جواب دین
کہ پیغمبر صاحب نے معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا اور اصحاب کے خوش کرنیکو لفظ اصحابی فرمایا
اور جب گھر مین آئے اور اہلبیت نے شکایت کی تب آپنے اُنسے یہ فرما دیا ہو کہ مراد اصحاب سے تم ہو

يقول المتمسك بولاية علي ابن ابيطالب عليه السلام

واہ کیا دلیل ہی کہ ہر بات جسکی علیل مرض دلیل ہی ہر تحقیق بے سند ہی اپنی محاورہ دانی پر جدوکد
ہی حاصل دلیل علیل اِسی قدر ہی کہ مصداق اہلبیت سے کلیۃً اصحاب خارج ہین اور اصحاب شئے
کلیۃً اہلبیت خارج ہین اور کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے پھر بہت مستبعد
ہی کہ حدیث نجوم مین مراد لیے جائین حضرت سلامت آپ کے سب دعوی بے دلیل اور محض
غلط ہین پہلا دعوی آپ کا کہ مصداق اہلبیت سے مطلقًا اصحاب خارج ہین لانسلم کہ مطلق
اصحاب خارج ہون لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت اہلبیت سے ہرگز خارج نہین
بلکہ اصحاب جائز الخطا البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس غیر اصحاب عصمت بھی داخل اہل
البیت ہین خصوصًا بنا بر اُن لوگون کے جو تفسیر اہلبیت بہ من یحرم علیہم الصدقۃ
کرتے ہین یا تفسیر اُسکی ساتھ مطلق گھر والون کے کرتے ہین اور حمزہ اور عباس اور
ابن عباس و جعفر و عقیل وغیرہم کو داخل اہلبیت جانتے ہین یہانتک کہ صحابیات کا اہلبیت
ہونا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین اور دوسرا دعوی آپکا کہ اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لانسلم
کہ مطلق اصحاب سی اہلبیت خارج ہین لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت سے ہرگز اہلبیت
خارج نہین ہین ہان اصحاب جائز الخطا سے البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس
اصحاب قرابت سے اگرچہ برشتۂ ازاربندی ہون کب اہلبیت خارج ہین اور کیونکر
اصحاب سے مطلقًا اہلبیت خارج ہو سکتے ہین حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ کسی معنون
اصحاب کے خواہ لغوی ہون خواہ عرفی خواہ اصطلاحی کوئی قید ایسی نہین ہی کہ جس سے
اہلبیت خارج ہو جائین اور اگر فرمائے کہ ہمنے قید بیکار کی لفظ اصحاب مین بڑھائی ہی تو
ہم کہینگے کہ یہ ایجاد طبع زاد حضور والا کا ہی کسی عالم شیعہ و سنی نے یہ قید نہین لگائی ہی ذرا
رجوع کیجیے طرف اپنی کتابون کے اور اقوال علما کے کہ کتب رجال مین کل قرابت مندان

مومنین کو عمدہ اصحاب مین شمار کیا ہی حضرت حمزہ و عبیدہ و جعفر و عقیل و عباس و ابن عباس و جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو بہترین اصحاب اخیار مین جانتے ہین اور جناب سیدۃ النسا اور ازواج کو صحابیات مین لکھتے ہین اور سالے سسرون کا ہم ذکر نہین کرتے گو ایک قسم کی قرابت رکھتے تھے اور حدیث محدثہ سعادہ یار بہشتی اند قطعی۔ سوا اور اسیطرح کتابت جناب امیر علیہ السلام سے معاویہ کو کہ اگر صحابت موجب خلافت ہی تو صحابت مع القرابت بدرجہ اولی موجب خلافت ہی اور اسی طرح حدیث ابوذر بجواب سوال از رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ من احب اصحابک الیک قال ھذا علی آخر ھکم سلما و اسلامہ کما نقلہ العلامہ عن المناقب و لم ینکر المجیب اللبیب صاحب جناب امیر علیہ السلام کا صحابۂ اخیار سے ہونا ثابت ہی امر بدیہی کو کہانتک واضح کیا جاوے یہ ہی حال اصل استعمال کا لیکن بشواہد عقلی و نقلی و بقرائن حالی و مقالی کبھی اصحاب سے اصحاب جائز الخطا ہی مراد ہوسکتے ہین تو بیشک اہلبیت معصومین اُسنے خارج ہو جاتے ہین جیسے حدیث اصحابی کالنجوم مین اور کبھی اصحاب سے اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد ہوتے ہین کہ بنا بر مذہب شیعہ وہی اہلبیت ہین یہ امر جداگانہ ہی کہ ایک لفظ بقرائن مخصوص ساتھ بعض معانی کے ہو جاوے جو دو ایک مثالین مصداق جداگانہ ہونیکی آپ بیان فرمائینگے ہم کہینگے کہ یہ اُسی قبیل سے ہین کہ بشواہد و قرائن مصداق جدا ہوگئے ہین لیکن دو ایک مثال جزئی سے اثبات دعواے کلی سراسر جہالت اور غباوت کی نشانی ہی یا ضلالت و غوایت نیچری و کرشانی ہی باقی رہا تیسرا دعوی آپ کا جسکو بڑے شد و مد سے آپ نے بیان فرمایا اور اُسکے مخالفین کو آپ نے محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہرایا ہی حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ آپ کے بعض علما اور آپکے بہت بڑے پیر صاحب آپکے مخالف ہین اُسوقت حضور کو بہت ندامت ہوگی کہ ایسا بیہودہ کلمہ کیون زبان سے نکالا جبکہ آپ دعوی کرتے ہین کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مُراد لیے گئے ہین یہ بھی دعوی بلا دلیل ہی

غایۃ الامر یہ کہ آپکو اپنی جہالت سے کوئی ایسا مقام نہ ملا اور نقصان ای مقررہ میزانیہ سے ہو
کہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود و بفرض محال اگر نہ بھی ہوتا تو کون مقام استبعاد کا ہے
تعجب ہے کہ ہین [illegible] وہ فضلیتیں بھی ہین کہ کہتے ہین کہ قاعدۂ کلی ہے فلان لفظ مخصوص ہے اور فلان مقام
[illegible] علاوہ اسکے براہین یقینیہ کے سامنے استبعادات وہمیہ کو کیا دخل ہے ہم [illegible]
قطعی بیان کرتے ہین کہ [illegible] باتفاق فریقین [illegible] ہے کہ اصحاب
سے اصحاب عصمت مراد لیے جائین اگر دوسری جگہ اطلاق اصحاب صحابہ [illegible] پر آیا ہو
نہین ہی [illegible] ایک مقام خاص پر ایک دلیل قائم ہوئی کہ وہان ایک معنی خاص مراد لیے
گئے دوسری جگہ پر وہ دلیل قائم نہوئی وہ معنی نہ مراد لیے گئے مثلاً ہر جگہ ذکر کے معنی یاد
اور بندگی کے ہین اور سورۂ جمعہ مین بقرینہ مقام باتفاق علماے [illegible] نماز جمعہ مراد ہے اور
یہ معنی مخصوصہ نہ لغوی ہین نہ عرفی ہین نہ شرعی ہین مگر ایک فرد ہے بعض معانی کا کہ بقرینہ مقام معین
ہوا ہے اب آپ فرمائین کہ سیکڑون حدیثون اور آیات مین اور اقوال مین کہین نماز جمعہ نہین
مراد ہے پھر بیان کیجئے [illegible] ہونگی ہم آپکو ایک قاعدۂ کلیہ بتائے دیتے ہین کہ جس سے
بہت مقامات کا [illegible] آپکو حل سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ کل ان احادیث اور اقوال
مین کہ جہان لفظ اصحاب سے کسی دلیل سے اصحاب جائز الخطا مراد نہ ہو سکتے ہون ضرور ہے
کہ وہان اصحاب العصمت مراد ہون اور اگر آپ کی تسکین [illegible] اسپر بھی نہوئی تو یہ
فرمائیے کہ آپ نے یہ جو کہا کہ کسی حدیث مین مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین
اس سے کیا مقصود ہے اگر غرض آپکی یہ ہے کہ سوا اس حدیث کے اور کسی حدیث مین
اہلسنت نے اصحاب سے اہلبیت کو مراد نہین لیا ہے تو اہلسنت نے تو اس حدیث مین بھی
مراد نہین لیا ہے اور شیعون کو عندیات اہلسنت سے کیا ضرر اس لیے کہ حضرت مخاطب
ہمارے احادیث و مسلمات سے فضیلت اپنے ثلاثہ کی ثابت کرنا چاہتے ہین نہ اپنی مفتریات
و موضوعات سے اور امر واقعی یہ ہے کہ حضرات اہلسنت بمفاد حب الشئ یعمی و یصم

محبت اصحاب لکھتے ہیں ایسے از خود رفتہ ہیں کہ کسی حدیث فضیلت صحابہ میں خواہ کلمۂ اقوال علمائ
ہی کو دیکھی انکے ذہن میں نہیں گذرتے ہیں تو پھر اصحاب سے کیونکر اہلبیت مراد لیئے جائیں اور
اگر آپ کی غرض یہ ہے کہ امامیہ نے اصحاب سے اہلبیت کو کہیں نہیں مراد لیا ہے تو یہ محض آپ کا
خیال خام ہے اور باعث اسکا عدم علم اور مہارت کتب علمائے اعلام سے ہے امامیہ خلفاً
عن سلف اسی قاعدہ پر عامل ہیں جو سابق میں بیان کیا کہ لفظ آل نبی مقتضی عصمت جہان
ہو وہاں اہلبیت ہی مراد ہیں اور علاوہ اسکے بہت سے مقامات میں بقرینہ سیاق و
سباق و بقرائن حقیقی یا نقلی دیگر اہلبیت مراد لیتے ہیں جیسا کہ حدیث اصحابی امنة لاهل الارض
میں کہ ہم سابق میں بدلائل قاطعہ بیان کر آئے ہیں لفظ صحابی سے ضرور ہے کہ اہلبیت ہی مراد لیے جائیں اور
موید اسکی وہ حدیث ہے جو آپ ہی کی کتب میں موجود ہے اهل بیتی امان لاهل الارض
کمافی مسند احمد بن حنبل و الاحادیث یفسر بعضها بعضا پس ضرور ہوا کہ لفظ اصحاب سے اہلبیت
مراد ہوں اور اسی طرح سے حدیث لاتسبوا اصحابی میں بفرض صحت اہلبیت ہی مراد ہیں اسلیے
کہ یہ امر ظاہر ہے کہ عہد جناب رسالتمآب میں کوئی شخص کسی کو گالیاں نہیں دیتا تھا اور بعد وفات سرور
کائنات کے بنی امیہ نے اس امر شنیع کو شروع کیا یہانتک کہ ہر شہر و ہر قریہ میں بر سر منابر اہلبیت علیہم السلام
و بالخصوص جناب امیر علیہ السلام و حسنین کو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز سب ہوتا تھا اور بیاض
اثرامی میں کتب مخالفین سے منقول ہے کہ معاویہ دخلہ فی الهاویہ پانچ شخصوں پر قنوت
میں لعنت کرتا تھا منجملہ اونکے جناب امیر اور حسنین علیہم السلام تھے بلکہ یہ امر عبادت اور سنت
قرار دیا تھا کہ احاد ناس کو بھی اس میں کچھ تردد و تکلف نہ ہوتا تھا جیسا کہ یہ امر کل تواریخ و سیر
میں موجود ہے پس اس قرینہ سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب نے اس حدیث میں
اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام کو مراد لیا ہے اور موید اسکی وہ حدیث ہے کہ جو ابن حجر نے
صواعق میں نقل کی ہے من سب علیا فقد سبنی اور اسی طرح سے آخر حدیث
ستفترق امتی یا بین الذین هم ما انا علیه و اصحابی میں بفرض صحت مراد اصحاب سے

اہلبیت علیہم السلام ہین اس امر کو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فی ابتدای احقاق الحق مین بدلیل قطعی بیان
فرمایا ہو اور حدیث ثقلین اور سفینہ ۔ و امثالہا بھی اسپر شاہد عادل ہو اور اسیطرح اصحابی
لاتتخذ وھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم
فببغضی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
یعنی میرے اصحاب کو ہدف سہام ملام نہ کرو پس جو شخص دوست رکھے انکو پس میری دوستی
سے دوست رکھا انکو اور جس شخص نے دشمن رکھا انکو پس میری دشمنی سے دشمن رکھا انکو
اور جسنے انکو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اُسنے خدا کو ایذا دی
پس پہلا فقرہ اسکا مطابق لاتسبوا اصحابی کے ہو بلکہ لفظ بعدی نص صریح ہو اُپر اسکے کہ بعد
آنحضرت کے اشقیائی امت نے اونکی اہلبیت پر زبان طعن کو دراز کیا اور اصحاب ثلثہ پر زبان
طعن دراز کرنے والے تو اہلسنت کے نزدیک بعد ایک مدت کے زمانہ خلفاء سے
مستحدث ہوے لیکن اہلبیت کو برا کہنے اور اُنکے گھر پر آگ لیجانیوالے تو فوراً بعد جناب
رسولخدا کے پیدا ہوے اور اہل دنیا کل محبت کرنے والے اُسوقت مین خلفا رجو سے
تھے نہ اُنسے بغض رکھنیوالے اور اظہر من الشمس ہو کہ بعد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے دست اُمت جفا کار سے کون لوگ بجز اہلبیت کے ایذا پانے والے تھے آیا وہ لوگ جو
سریر سلطنت مسمی بخلافت پر حکمران تھے یا وہ لوگ کہ جنکے گھر جلانیکی فکر کی گئی اور حقوق
اُنکے تا بہ فدک غصب کیے گئے اور وہ نان شبینہ کو محتاج کر دیے گئے یہانتک کہ نوبت
انتہای ظلم تا بہ مقتول روز سقیفہ یعنی شہید کربلا پہونچی اللھم العن من اسس اساس الظلم والجور
اور موید اسکے وہ احادیث ہین کہ جس مین جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی
وسلمک سلمی ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن اطاع علیا فقد اطاعنی
ومن عصی علیاً فقد عصانی کما اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ و ابصر النبی علیا وحسنا
وحسینا وفاطمۃ فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم

والفاطمة بضعة منی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد
اذی اللہ ومن اغضبہا فقد اغضبنی کما اخرجہ البخاری
واحبونی لحب اللہ تعالی واحبوا اہلبیتی لحبی کما فی
الجمع بین الصحاح اور اسی طرح سے بحار مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
حدیث طولانی مین مذکور ہی قال ان المومن اذا حضرتہ الوفات حضر رسول اللہ
وجمیع الائمۃ الی ان قال فاذا دخل قبرہ وجد جماعتنا ہناک واذا جاء منکر
ونکیر قال احدہما للاخر ہذا محمد وعلی والحسن والحسین
وخیار صحابتہم بحضرۃ صاحبنا فیاتیان فیسلمان علی محمد الی ان
قال فیسلمان علی سائر من معنی من اصحابنا الحدیث خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب مومن کا وقت
وفات ہوتا ہی تو جناب رسول خدا اور ائمہ اثنا عشر تشریف لاتے ہین پس جب منکر ونکیر قبر
مین ان بزرگوارون کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ محمد اور خیار صحابہ آنکے ہین پس منکر ونکیر
جناب رسول خدا پر سلام کرتے ہین پھر ساتھ کے سب اصحاب پر سلام کرتے ہین الحدیث
کیون حضرت اس حدیث مین تو صحابہ اور اصحاب سی اہلبیت ہی مراد ہین بقرینہ صدر حدیث حضرت
رسول اللہ وجمیع الائمہ اور علاوہ اسکی کوئی شخص امت جناب سو لجہ اسی اسکا قائل نہین ہی کہ وقت
وفات حضرت ابوبکر وعمر یا سلمان وابوذر حاضر ہوتی ہون ہر چند یہ سب احادیث مثل حدیث نجوم
کے جو شیعون نی روایت کی ہی احاد ہین مگر ہماری علما بفرض صحت کل ان حدیثون مین اصحاب سی
اہلبیت مراد لیتی ہین پس یہ جو آپ نی فرمایا کہ کسی حدیث مین اصحاب سی اہلبیت مراد نہین لیی گئے
محض غلط ٹہرا باعث اس غلطی کا بجز آپ کے جہالت کے اور کیا ہو سکتا ہی کاش احقاق الحق ہی
آپ نے دیکھہ لیا ہوتا تو یہ نفرماتے کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد
لیے گئے یہ تھا جواب اجمالی آپ کا اب ہم آپ کے فقرات شکنی کرتے ہین قولہ اصحاب
کی لفظ سی اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اقول لفظ اصحاب عام ہی اصحاب العصمۃ اور اصحاب

عدم العصمۃ ہے کما ستعرفہ اور عام سے خاص مراد لینا کسی دلیل سے ہرگز تحریف نہیں ہے
وکم لہ نظائر ہاں آل میں صحابہ کو اور اہلبیت میں ازواج کو داخل کرنا جیسا کہ اہلسنت
کرتے ہیں البتہ مراد تحریف دینا ہے **قولہ** اسلیئے کہ عرفا اصحاب کا اطلاق **اقول** یہ عرف مخصوص
واسطے آپ کے امثال کے ہے کہ یہاں لفظ اصحاب سنتے ہیں خبر چند منافقین اور مرتدین
بلکہ خبر اصحاب ثلثہ کے اور کوئی انکے ذہن شریف میں نہیں گذرتا ہے **شعر** سگے در جہان فگار
وچشم سپید ارم توئی ٭ ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی ٭ مسطر جسے عرف شیعہ میں اصحاب الیمین
واصحاب الشمال سے بھی یہی لوگ ذہن میں گذرتے ہیں آپ کو اپنے عمر ہی کی قسم ہی سچ فرمائیگا
کہ آیا لفظ اصحاب سے کبھی آپ کے ذہن مبارک میں سلمان اور ابوذر بھی گذرتے ہیں اور جب
یہ لوگ نہ گذرے تو ظاہر ہے کہ اہلبیت کب گذرینگے الغرض آپ کے عرف سے ہمکو کچھ غرض نہیں
ہے مطلوب ہمارا عرف شرع اور عرف لغت ہے **قولہ** یاری دوستوں پر **اقول** یاری دوستی اور
بر خلافی اور دشمنی کچھ اپنے پرائے پر موقوف نہیں ہے جناب نبی علیہ السلام اور حمزہ اور
عباس کی یاری دوستی اور ابوجہل اور ابولہب کی برخلافی اور دشمنی اجلائے بدیہیات سے
ہے اگر اہلبیت علیہم السلام کے یار دوست ہونگے کوئی انکار کرے تو وہ خارجی البتہ خارج از
دائرہ اسلام ہوگا ہر چند لفظ اسا عنہ ہے مگر مقصود اصلی اور مطلوب ملی حضور کا یہ ہے کہ
یاران و دوستان بیگانہ کو اصحاب کہتے ہیں نہیں معلوم کہ یہ محاورہ اپنے گھر کا آپ فرماتے
ہیں یا زبان عرب کا اول سے تو ہمکو کچھ بحث نہیں ہے لیکن دوسرے کے واسطے کوئی سند
ضرور ہے یعنی ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیئے: بابا جان اور اماں جان سے کتب
لغت عرب لکھو لیے کہ تحقیق لغت و عرف لغت کا انہی پر مدار ہے اور سوا اسکے خارج از
اعتبار ہے جناب والا اصحاب جمع صاحب کی ہے جیسا کہ عامۃ الناس گمان کرتے ہیں یا جمع صحب کی ہے
جیسا کہ محققین فرماتے ہیں مثل فرخ و افراخ اور صحب یا مخفف صاحب کا ہے یا صفت مشبہ
کصعب ہے اور جمع صاحب کی بھی ہے اور مشتق ہے صحبۃ صحابۃ و صحبۃ سے بمعنی معاشرہ یعنی معاشر ہوا

اوسکو کمافی القاموس و لازمہ یعنی لازم ہوا او ساکہ کمافی المجمع اور اکثر استعمال اسکا ملازمت
بدنی مین ہی اور کبھی بتوسع ملازمت بتوجہ و عنایت پر استعمال کیا جاتا ہی کما مر جوابہ اب آپ
تتبع محاورات او تفحص استعمالات پر بس انہین کتابون سے ظاہر ہی کہ اطلاق اسکا معنی
اور ملازم اور رفیق اور مصاحب اور تابع اور مطیع اور متبوع اور مطاع اور متوجہ اور
مالک وغیر ذلک پر آتا ہی اور یہ سب معنی محاورات عرب مین شایع و ذایع ہین و صاحب
الزمان و صاحب المکان و اصحاب الاسرار و اصحاب العلاء و صاحب الحمار و صاحب القمار و
صاحب [illegible] و صاحب [illegible] و صاحب المال و صاحب الرجال و اصحاب النار و اصحاب
الجنة و اصحاب [illegible] و اصحاب الیمین و اصحاب الشمال سب مستعمل ہی اور کسی معنون مین یہ قید
نہین [illegible] الا [illegible] اور بیگانہ ہو لیکا نہو قول اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی
اقول حضرت [illegible] عمر [illegible] جواب ارشاد فرمایا ہین یہ آپکا عرف خاص ہی یا عرف
لغت [illegible] اپنے گھر والون سے کیا ہی اس مین ہمکو کچھ بحث نہین ہی اور
ثانی [illegible] ضرور ہی اور بعد اسکی کلام اسکے اطلاق اور تقیید مین
[illegible] دکھلایئے اور اگر نہین ہی تو انسان اور حیوان اور دوست
اور دشمن [illegible] اور بیگانہ سب داخل ہین یہانتک کہ بقول مشہور الهرة من اهل البیت
چوہے [illegible] باندیان رکھیلیان سہیلیان بی للونی کلو سب داخل ہین اس صورت مین
اگر [illegible] داخل اہلبیت کرین شیعون کو کیا عذر ہی بلکہ آپکی خوشی کیواسطے ابوجہل
اور ابولہب مین بھی کچھ تامل نہوگا آئندہ جو مرضی مبارک ہو سبحان اللہ کیا تحقیق انیق ہی
[illegible] است بکار طفلان خراب خواہد شد۔ قولہ [illegible]
اصحاب سے [illegible] اقول لانسلم کہ یہ معنے شرعی ہین کوئی سند شریعت دکھلایئے
ہان یہ معنی آپکے علمانے بتقیہ [illegible] الایمان کے گڑھے ہین مگر الحمدللہ کہ اہل بیت
بھی اسمین [illegible] ہین [illegible] کہ تصدیق جنانی اس مین شرط ہی آپکے خلفا ہمارے

نزدیک خارج ہین اور اسیطرح بقید الّا تو علی الایمان مرتدین منذ ماتوا فتحہم بھی خارج ہوگئے قولہ
مراد ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اقول کیون حضرت اہلبیت علیہم السلام ایمان
لانیوالے مثل امن الرسول بما انزل علیہ کے اور شفیق اور رفیق نہ تھے جو اس تعریف سے
خارج ہوجائین اور اگر فرمائیے کہ مراد ہماری وہ لوگ ہین کہ جو بعد چالیس برس سور کھانے
اور شراب پینے کے ایمان لائے تو ہزارون صحابی جو عہد اسلام مین پیدا ہوے مثل
عبداللہ عمر و عبداللہ عباس وغیرہ سے خارج ہوجائینگے اور مصیبت عظمی اہلسنت پر آجاویگی الغرض
کوئی لفظ اس تعریف مین ایسا نہین ہو کہ جس سے اہلبیت علیہم السلام خارج ہوجائین اس لیے کہ
کہان یہ قید اس مین ہو کانوا من الاغیار ولم یکونوا من الاقرباء الاخیار
مسلّما کہ یہ معنی اصطلاحی آپ کے شرعی سہی لیکن کیا ضرور ہو کہ ہر جگہ لفظ شرعی ہی معنو مین
مستعمل ہو بلکہ لغوی و عرفی و حقیقی و مجازی اور مجاز بالعموم علی حسب القرائن سب محتمل ہو
چنانچہ لفظ صلوۃ سے کلام اللہ اور احادیث مین سیکڑون جگہ معنی شرعی مراد ہین بخلاف
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما
اور اسی طرح سیکڑون جگہ معنی زکوۃ شرعی مراد ہین بخلاف خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما
الغرض خدا اور رسول کو ہر جگہ پابندی اُن معنون کی جسکو آپ نے شرعی ٹھرایا ہے
کیا ضرور ہو قولہ اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین اقول
یہ معنی جو آپ نے شرعی فرمائے اسکی بھی شریعت پر کوئی دلیل قائم نہ کی اس مین گھر
والے کا لفظ تو وہی ہو کہ جسکو آپ نے معنی عرفی فرمایا تھا ایک زیادہ امر اسقدر رہی
کہ بنی فاطمہ کے اوپر آپ نے البتہ احسان کیا کہ باوجودیکہ گھر والون مین داخل نہ تھے
مگر آپ نے اپنی عنایات بے غایات سے اُنکو داخل کرلیا ہمکو شکرگزار ہونا اسکا ضرور ہے
اور گھر والے کا لفظ فقط ازواج کے داخل کرنے کے واسطے آپ نے بڑھایا
ہو بہر حال نظر ہمارے خیال مین یہ آیا ہو کہ ہم والی کو بکسرہ معروف پڑھین کیا رد و کے

محاورہ مین خاص جورو ہی کو کہتے ہین اور مراد اُس سے حضرت صدیقہ ہونگی جیساکہ
آپ کے بعض علمانے تفسیر آیہ تطہیر مین فرمایا ہی بہرکیف ہمکو تردد اس امر مین ہو کہ جب
گھر والے ازواج ہوے اور بنی فاطمہ حسنین علیہم السلام اور اولاد اُنکی تو خود جناب
فاطمہ اور جناب امیر علیہ السلام بلکہ جناب رسولخدا بھی مصداق اہلبیت شرعی سے خارج
ہوگئے اور اگر فرمائیے کہ نہین گھر والون مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ پھر حسنین نے
کیا قصور کیا تہا جو محتاج آپ کے احسان کے ہوے کہ جب آپ نے داخل کر لیا تو وہ
داخل ہوے اور اگر فرمائیے کہ نہین وہ بھی پہلے ہی سے داخل ہین تو اس صورتمین
دو معنی عرفی اور شرعی جو آپ نے بیان فرمائی اُس مین کیا فرق ہوا اور خاص کل بنی
فاطمہ کا الی یوم القیامہ اہلبیت ہونا خلاف مجمع علیہ امت ہی آپ نے شاید بنظر اسکے
کہ خود مدعی سیادت ہین اس تعمیم کو اسلیے رکھا ہی کہ اپنے نفس نفیس کو بھی داخل اہلبیت
کرین ہیہات ہیہات سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کجا گو اور پیشاب اور کجا
آب کوثر و تسنیم وکجا فضلہ خنازیر وکلاب وکجا فواکہ لطیفہ جنات النعیم سومنین ہاتھ پانون
مارنا اہلسنت کا مثل ناقہ عشوا کے تشخیص معنی اہلبیت مین قابل تماشا ہی یہ لوگ اسقدر
اہلبیت علیہم السلام سے بیگانہ ہین کہ ابھی تک ٹٹولتے پھرتے ہین کہ اہلبیت کن لوگون کو
کہتے ہین اور آپس مین خرخشار عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ اہلبیت
فقط ازواج ہین جیساکہ حضرت مخاطب کی بھی یہی راے معلوم ہوتی ہی کہ بعد چند سطر
کے فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی انتہی تو جب
ٹھیک یہ ٹھہرا تو اُسکے سوا کوئی معنی ٹھیک نہ ٹھہرے دوسرے صاحب فرماتے ہین
کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین بلکہ جب زوجہ طلاق دیگی تو اپنے گھر پہونچی بلکہ مراد
اہلبیت سے وہ لوگ ہین جو قرابت مندان رسول خدا ہین جن پر صدقہ حرام ہو یعنی عباس و
حمزہ و ابی طالب اور اُنکی اولاد الی یوم القیامہ اہلبیت ہین تیسرے صاحب فرماتے ہین

کہ اہلبیت ازواج اور بنی فاطمہ ہین چوتہی صاحب فرماتے ہین کہ یہ کچھ نہین بلکہ مراد اصحاب کساء یعنی پنجتن پاک علیہم السلام ہین اور بس اور پانچوین صاحب غضب ڈھاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہلبیت سے مراد کلام خدا مین حضرت عائشہ صدیقہ ہین اور مراد لیذہب عنکم الرجس مین رجس سے فحشا یعنی زنا ہے اور یہ آیہ قصۂ افک عائشہ مین نازل ہوا شیعہ کہتے ہین کہ ہم مصداق اہلبیت انہین کوجانتے ہین جنکو ہمارے خدا نے مورد طہارت من کل رجس ازل سے ابد تک ہمیشہ کیا ہے مختصر بیان اسکا یہ ہے کہ باتفاق اکابر مفسرین مراد رجس معصیت و ذنب ہے اور فعل قبیح ہے چنانچہ فخر رازی اور بیضاوی اور نیشاپوری اور علامہ ابو السعود اور زمخشری نے بذنوب اور معصیت تفسیر کی ہے اعم من کونہ صغیرا او کبیرا اور سیوطی علامہ نووی اور صاحب مجمل اللغۃ اور ابن حجر صاحب صواعق اور راغب اصفہانی نے باثم و قبیح اخلاق و افعال تعبیر کیا ہے اب یہ امر قابل ملاحظہ ہے کہ الف لام الرجس یا جنس کا ہے کما ہو الاصل یا استغراق کا ہے یا عہد خارجی یا عہد ذہنی کا پس ظاہر ہے کہ نفی جنس سے نفی کل افراد ہوتے ہی اور استغراق مین کل افراد مراد ہوتے ہین اور نفی کل بطور سلب کلی و سلب جزئی دونو ہو سکتی ہے لیکن سلب جزئی موجب کسی فضیلت کا نہین حالانکہ مقام بیان فضیلت اہلبیت کا ہے بلکہ بقول ابن حجر منبع فضائل ہے اور اسی طرح سے عہد ذہنی و خارجی مین بعض معین یا بعض غیر معین مراد ہوتے ہین اور نفی بعض الرجس کل مومنین مین پائے جاتی ہے اس لیے کہ کوئی مومن دنیا مین ایسا نہین کہ کل الذنوب کا فاعل ہو پس ذہاب بعض ذنوب مین کوئی فضیلت اہلبیت کی نہ نکلیگی پس ثابت ہوا کہ مراد سلب کلی ارجاس ہے اور اسپر احادیث بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ فردوس الاخبار دیلمی مین کہ معتبر کتاب اہلسنت کی ہے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے قال قال النبی انا اہلبیت قد اذھب اللہ عنا الفواحش ما ظہر منھا و ما بطن یعنی ہم اہلبیت سے حق سبحانہ تعالی نے کل گناہان ظاہری و باطنی کو دور کیا ہے اور در منثور سیوطی مین ہے کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ انا و اہلبیتی مطہرون من الذنوب یعنی مین اور اہلبیت میرے گناہون سے پاک و پاکیزہ

ہین اور نفائس العرائس مین ثعلبی سے منقول ہو قال قال رسول اللہ سباق ہذہ الامۃ
یوم القیمۃ اربعۃ لا یعصوا اللہ طرفۃ عین علی بن ابیطالب وفاطمۃ والحسن والحسین
یعنی حضرت نے فرمایا کہ پیشرو اس امت کے جمیع مدارج مین بروز قیامت چار شخص ہونگے
کہ اُنہون نے گاہے طرفۃ العین بھی معصیت خدا نہین کی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
پس بدلالت عقل ونقل معلوم ہوا کہ مراد سلب کلی جمیع ذنوب واثام وکل القبائح فی الاخلاق
والافعال ہو وعلے ہذا القیاس ارادہ تشریعی ہر مومن وکافر سے متعلق ہوتا ہو اسمین
بھی کوئی فضیلت بخصوصیت اہلبیت نہین ہو علاوہ اسکے متعلق ارادہ تشریعی فعال عباد ہوتے
ہین اور یہ فعل خود جناب باری ہو اور ظاہر ہو کہ جو نفی لیذہب مضارع سے سمجھی جاتی ہو وہ
استمراری تجددی ہو کما ثبت فی علم البلاغۃ پس جن لوگون سے خدا نے بارادہ تکوینی ازلی
جمیع اقسام رجس کو ہمیشہ سے دُور رکھا اور رکھیگا وہی اہلبیت عصمت وطہارت ونبوت ہین
پس مراد اہلبیت سے سوائے چاردہ معصوم کے کوئی نہین ہو سکتا لاتفاق الامۃ علی عدم
عصمۃ غیرہم اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ مراد بیت سے نہ بیت السکنی ہو کہ بنی اللو اور بنی کلو
اور جو ہیے بلیان اسمین داخل ہوسکین نہ بیت القرابۃ ہو کہ کل من یحرم علیہم الصدقۃ الی یوم
القیامہ اُس مین داخل ہوسکین لعدم العصمۃ فیہم باتفاق الامۃ بلکہ مراد بیت سے بیت الشرف
والعزۃ والفضل ہو اعنی العصمۃ والطہارۃ والنبوۃ اور مراد اہل سے آل ہو لاتحادہما لفظا و
معنی فی الاصل باتفاق اللغویین والنحویین وسیاتی زیادۃ توضیح بادلہ اُخر عنقریب
ان شاء اللہ تعالی فکن من المنتظرین حتی یاتیک الیقین قولہ کہ دونون لفظونکی مصداق دو ہین
علاوہ علی محمد وہین اقول اہلبیت کے مصداق تو بنا بر آپ کے زعم باطل کے ازواج ہین سالے
سُسرے بھی ہوسکتے ہین اسلیے کہ ٹھیک محاورہ ہو کہ گھر والیون کے عزیزا ور اقربا بھی
گھر والے کہلاتے ہین محض بگانے اور بیرونی نہین ہین پس مصداق اہلبیت جسطرح صحابیات
کو آپ نے ٹھہرایا ہو اُسی طرح اصحاب کو بھی ٹھہرا سکتے ہین پس مصداق جداگانہ کہان سے

نکالیے گا لیکن بنا بر رائے امامیہ پس اہلبیت سے جز اصحاب عصمت و طہارت کوئی مراد نہین
ہو سکتا ہی یہ ہر حال لفظ اہلبیت کا جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا لیکن لفظ اصحاب پس بنا بر ہر معنی
لغوی و عرفی و شرعی کی اعم ہی اہلبیت سے جیسا کہ ہمنے پیشتر تحقیق اسکی کی پس غرض علحدہ ہونے
مصداق سے اگر کلیۃً ہو تو لانسلم یہ دعواے بلا دلیل ہی ایک دو جگہ کے مصداق علحدہ
ہونیسے کلیۃً علحدگی کا ثبوت نہین ہوتا اور اگر غرض علحدہ ہونے مصداق سے جزئیۃً ہو
تو یہ بات مُسلّم ہی کہ کہین مصداق علحدہ بھی ہوتے ہین مگر بشرط قرائن جیسے حدیث اصحابی
اصحابی مین کہ اصحاب عصمت کا داخل ہونا محال ہی اور از جملہ قرائن تقابل بین اللفظین ہی
مثلاً یوم کہ ہر ادن جگہ استعمال اُسکا روز مع شب پر آیا ہی جیسا کہ کہتے ہین الشہر ثلثون
یوماً والسنۃ ثلثمائۃ وستون یوماً پس بدیہی ہی کہ مراد یوم سے نہار مع اللیل ہی بخلاف قول خدا
سیروا فیہا لیالی وایاماً امنین کہ یہان یوم سے بقرینہ تقابل لیالی فقط نہار مراد ہی
اِسیطرح جب اہلبیت اور اصحاب کا ذکر متقابل ہوگا تو مصداق جدا جدا ہونگے مثلاً
صلوات اللہ علی الحسین وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین
پس اِس مقام پر البتہ بقرینہ تقابل مصداق اولاد و اصحاب دو ہین برخلاف دوسری
دعا کے جس مین صلوات اللہ علی الحسین واصحابہ ولعنۃ اللہ علی قتلۃ
الحسین و اصحابہ ہی پس کوئی بیدین ہی مثل حضرت مخاطب کے کہیگا کہ اولاد اصحاب
سے خارج ہین اور اہلبیت حسین کو ہمنے صلوات سے خارج کیا اور فقط بیگانون پر ہمنے
صلوات بھیجی ہی اور قاتلان اصحاب حسینؑ پر تو لعنت ہی اور قاتلان اولاد حسین علیہ السلام پر
لعنت نہین ہی اِسیطرح اطلاق لفظ یار و دوست مین بیگانگی شرط نہین ہی مگر وقت تقابل
جیسے کہین کہ فلان عزیز قریب ہی اور فلان دوست و یار ہی پس اِس جگہ البتہ یار و
دوست سے بیگانہ مراد ہوگا بقرینہ تقابل و اگر یہ نہوگا تو بیگانہ سے بڑھکر بیگانہ کب
دوست و یار ہو سکتا ہی اور کاشف اِسکا ہی یہ قول کہ کہہ سکتے ہین کہ جناب رسولخدا کے

دو عزیز قرابت مند تھے ایک حمزہ ایک ابولہب لیکن پہلا دوست و یار تھا اور دوسرا دشمن شقاوت شعار تھا اِس جگہ پر دوست و یار کا اطلاق یگانہ پر ہوا بالجملہ بعضے مقامات کے تفارق سے تفارق کلی نہین لازم آتا ہی بلکہ جہان کہین کسی فضیلت کا بہ نسبت اصحاب کے مذکور ہوگا اور کوئی امر خلاف عصمت نہوگا تو اس ذیل مین صحابہ اہلبیت علیہم السلام ہونگے دلیل اسپر وہی ہی کہ ہر معنی صحابت مین اہلبیت داخل ہین لیکن بقرینہ مقام جدا ہو جائینگے اور بنظر اسی عموم کے ہمنے کہا ہی کہ اگر لفظ اصحاب کا ذکر با مقتضیات و لوازمات عصمت ہو تو وہان ضرور ہوگا کہ اصحاب خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام ہم مراد لین لعدم العصمۃ فی غیرھم باتفاق الامۃ کما عرفت مراراً اور ایسے مقام پر سنیونکا نرق برق و بق بق قابل اصغا نہوگا قولہ جہان یاران پیغمبر کے شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اقول اگر وہ حدیث یا قول مثل فاقول صحابی اصحابی کے ہی تو وہان لفظ اصحاب یاران مکاران دغاشعاران کو مبارک ہم بھی کہتی ہین کہ اصحاب عصمت و طہارت کو اُس سے کچھ واسطہ نہین اور اگر وہ حدیث یا قول مقترن بمقتضیات عصمت و طہارت ہی تو فرق ہی کہ اصحاب عصمت ہی مراد ہون اور اگر محض مدح و ثنا اور دعا ہی جیسے اللھم صل علی اصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ پس مراد اُس سے مومنین مومنین ہین کہ جنکی راس و رئیس اہلبیت طاہرین ہین نہ منافقین و مرتدین اسلیے کہ اس کلام بلاغت نظام مین پہلے ہی قید یعنی احسنوا الصحابۃ کے جسکے معنی یہ ہین کہ حقوق صحبت کو بحسن و خوبی ادا کیا ان دغابازون نمکحرامون کو خارج کرتی ہی جو رسولخدا کو نرغہ کفار مین چھوڑ کر ہمیشہ روبفرار لاتے تھے اور مثل مادہ بز کوہی پہاڑون پر اُچھلتے تھے اور کامی جو پر نوالے حاضر تھے وہ اشقیا مصداق احسنوا الصحابۃ نہین ہو سکتے اور پر آپکے حضرات ثلثہ اطلاق اولین مین ہمارے نزدیک داخل ہین اور ثانی اور ثالث سے اُنکو کچھ علاقہ نہین ہے قولہ وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا اقول لفظ اہلبیت اور عترت کا یکجا کرنا للعطف

تفسیری منادی ہو باعلای ندا کہ مصداق دونو کا ایک ہی یعنی اصحاب عصمت اور بدیہی ہو
کہ عترت مین ازواج کسیطرح سے خواہ بقول آپ کے سب طیبات ہون یا بقول ہمارے
بعضے خبیثات داخل نہین ہو سکتے پس اہلبیت مین بھی داخل نہین ہو سکتے ورنہ مصداق
واحد ہونا باطل ہو جائیگا پھر کس منہ سے فرمائیگا کہ اہلبیت مین ازواج داخل ہونا ٹھیک
محاورہ ہی **قولہ** اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص ہوتا **اقول** کلام بلاغت نظام
بلغا کا مطابق مقتضاے حال و مقتضاے مقام ہوتا ہی جسوقت اور جس مقام پر عترتی
واہلبیتی فرمایا وہان ضرورت ابہام و ابہام نہ تھی اور جہان اصحابی مفسر باہلبیتی فرمایا
وہان کا حال و مقام مقتضی تفسیر بعد الابہام کا تھا اور جو فوائد تفسیر بعد الابہام مین
بلغا کو مدنظر ہوتی ہین یہ ضرور نہین کہ ہر جگہہ یہ ضرورت اسکی ہو پس بلا ضرورت ان
فوائد کو ملحوظ رکھنا خلاف بلاغت ہو گا مثلا تاکید مخصوص بمقام شک و انکار ہی بغیر اسکی
تاکید لغو اور بیکار اور خلاف بلاغت ہو گی وسیجئی زیادۃ توضیحہ ان شاء اللہ تعالی
قولہ تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی **اقول** یہ تخصیص
واسطے تنصیص کے ہو اس بات پر کہ قابل اقتدا وہی لوگ ہین جنکی عصمت بآیہ تطہیر
ثابت ہوئی ہو اور ایسے ہی نصوص باعث اسکے ہین کہ اگر کہین اقتدا باصحاب کا
ذکر ہو تو اصحاب عصمت ہی مراد لیے جائین پس اگر یہان بھی لفظ اصحاب بجاے
اہلبیت و عترت فرماتے تو یہ تخصیص نہوتی اور رہوا خواہان ثلثہ اسکو بھی طرف ثلثہ ہی کے
کھینچتے اور ہرچند تفسیر باہلبیت کرتے مگر اہل سنت اسکو بڑھائی ہوئی بات کہتے پس
ان احادیث تخصیص اہلبیت کو بجاے آیات محکمات سمجھنا چاہیے اور جہان ذکر اصحاب
ہو اسکو مثل آیات متشابہات کے سمجھنا چاہیے فاما الذین فی قلوبہم زیغ
فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ یہ تقریر واسطے ان لوگون کے
ہی جو تفسیر باہلبیت مسلم نہین کرتے جیسا کہ آپ نے کیا ہی لیکن مسلمین تفسیر باہلبیت پس انکے

نزدیک لطف اسکا موقوف ہو اور یہ علم بلاغت سے کہ آپکو اس سے بہرہ نہیں ہو بالجملہ جو فوائد
کہ تخصیص بعد التعمیم اور تفصیل بعد الاجمال و تفسیر بعد الابہام مین علماے بلاغت نے ذکر کیے
ہین وہی فوائد بیان بھی مترتب ہین کلام خدا مین ہی ونادیناہ ان یا ابراھیم وما
ادریک ما القارعۃ یوم یکون الناس الآیۃ فامہ ھاویۃ وما ادریک
ماھیۃ نار حامیہ اور حدیث مین ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار
جو وجہیں ایسے مقامات مین تعمیم و تخصیص کی ہین وہی وجہ تعمیم بصحابہ اور بعد اسکے تفسیر
باہلبیت کی ہی بلکہ جو تخصیص بعد التعمیم کہ فوری ہو الشغف ہی اوس تخصیص سی کہ بعد ایک دن کے
ہو جیسا کہ لاعطین الرایۃ مین ہی کما لایخفی **قولہ** اور جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتی الی قولہ فرماتی
اقول اگر اس مقام پر یا اصحابی فرماتے تو اصحاب کسا کی تخصیص و تنصیص باہلبیت ثبوت ہونگی
نہوتے اور اہلسنت کہتے کہ اہلبیت ازواج ہین کیون حضرت ٹھیک محاورہ تو اہلبیت کا
بقول آپکے ازواج کے لیے ہو تو پھر بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے گھر جاکر ایک دن بھی
سلام علیک اہل البیت نفرمایا اور اصحاب کساء کے لیے یہ مضمون فرمایا اسکی کوئی وجہ ارشاد
فرمائیے **قولہ** اور دونو کے مصداق دو فریق ہو گئے **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب
الجواب **قولہ** ابتک خواص و عوام دونو فریق کے **اقول** کذب محض ہو اسلیے کہ شیعہ لفظ
اصحاب سے کبھی بمقتضاے قرائن و دلائل کے اصحاب عصمت و طہارت بھی مراد لیتے ہین اور
کبھی اصحاب الشمال اور کبھی اعم اصحاب عصمت اور غیر اصحاب عصمت سے اور اہلبیت سے فقط
اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد لیتے ہین اور اہلسنت جہان کہین لفظ اصحاب جب بالخصوص ساتھ
کسی مدح کے سنتے ہین تو اصحاب ثلثہ ہی مراد لیتے ہین اور لفظ اہلبیت مین جو لوگ تفسیر اسکی
بمن یحرم علیہ الصدقہ کرتے ہین بعض اصحاب کو بھی داخل کرتے ہین اور امثال مخاطب صحابیات
ازواج کو مراد لینا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین پس اتفاق خواص و عوام فریقین کا ایک بات پر
ہوا اور نہ تمہاری بات پر ہوا جھوٹھ جھوٹھ باتین فریب عوام کے لیے بنانے سے کیا فائدہ

قولہ اور کسی حدیث کسی قول مین اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے اقول الحمد للہ
کہ ہمنے آپ کے مزعوم کا بطلان باحادیث کثیرہ ثابت کردیا اور بہت مثالین ایسی دین کہ شیعون نے
وہان لفظ اصحاب سے اہلبیت ہی سمجھا ہو آپ جا ئیے کوئی دوسرا راگ گائیے قولہ صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین اقول ابتو صرف ایک حدیث نفرمائیگا بلکہ غیرت ہوگی تو کچھ شرمائیگا
کہ ہمنے بہت سے احادیث کا پتا آپ کو دیدیا لیکن غیرت کہان وہ تو ہمارے حضرت مین خصوصًا
اور سنیون مین عمومًا چھو نہین گئی ہو قولہ خلاف تبادر اذہان اقول سچ ہو کہ تبادر اذہان
سنیہ تو ابوبکر و عمر ہی ہو اکرتے ہین اسکا کیا علاج ہو لان حب الشئ یعمی ویصم
اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے تو راہ راستی پر چلتے اور ذہن طرف کجی کے نہ جاتا قولہ اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اقول ابھی تک حضور والا بحث مصداق مین کرتے تھے جیساکہ
آپ نے چار سطر پیشتر فرمایا کہ دونو کے مصداق دو فریق ہو گئے انتہی اب بحث معنی و مفہوم
مین کرنے لگے یہ کسنے کہا کہ معنے اصحاب و اہلبیت کے ایک ہین اور یہ دو نو لفظین مترادف
ہین ارے حضرت کچھ تو خدا سے ڈرو اور فریب دہی اور اضلال عوام کے لیے اسقدر
بہتان تو شیعون پر نہ کرو کہ شیعہ دونو لفظون کے معنی ایک کہتے ہین شیعہ ان دونو لفظون
کے دو معنی کہتے ہین مگر مصداق انکا کبھی ایک ہوتا ہو کبھی دو ہوتے ہین حسب قرائن مقام
جیسے حیوان و ابیض کبھی متحد المصداق ہو کبھی مختلف المصداق ہو بہر کیف یا تو آپ ایسے جاہل
ہین کہ مصداق و مفہوم مین کچھ فرق نہین جانتے یا جان بوجھ کر فقط شیعون کے ہرا دینگی
ایسی تقریرین مختل النظام کرتے ہین الغرض ہر ہر سطر مین ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلتا
ہو قولہ مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اقول ذرا انصاف فرمائیے کہ
محرفین کلم عن مواضعہا وہ لوگ ہین جو ہر جگہ لفظ اصحاب سے اصحاب ثلثہ کو سمجھتے ہین یا وہ لوگ
کہ حسب مقتضائے مقام بعض مواضع مین اصحاب الجنۃ اور بعض مواضع مین اصحاب النار
اور بعض مواضع مین حسب قرائن و دلائل عقلیہ و نقلیہ اہلبیت علیہم السلام کو سمجھتے ہین سہ

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد۔ **قولہ** اور مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین **اقول** آجتک تیرہ سو برس کا زمانہ ہوا کسی سنی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ حدیث سفینہ مین ازواج داخل ہین تعجب ہے کہ کیونکر آپ کے منھ سے ایسی بات نکلتی ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اور کیونکر آپ فرمائین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا بقول آپکے ٹھیک محاورہ ہے پس حدیث سفینہ مین بھی ازواج ہی مراد ہونگے کیون حضرت مثل آپکے ہم پوچھتے ہین کہ بجائے مثل اہلبیتی کے حضرت نے صاف صاف کیون نہ فرمایا کہ مثل ازواجی کسفینۃ من رکبہا کہ پھر شیعون کو کچھ مقام کلام نہ رہتا **قولہ** آیہ تطہیر مین لفظ اہلبیت مذکور ہے **اقول** البتہ اس آیہ مین خلاف عقل و نقل بعضون نے ازواج منفرداً اور شاملاً للغیر بقرینہ ترتیب عثمانی کہ خلاف تنزیل یزدانی ہے اور سابق و لاحق مین ترتیب عثمانی مین ذکر ازواج ہی ازواج کو مراد لیا ہے حالانکہ یہ مراد لینا بدلائل عقلیہ و نصوص نقلیہ باطل ہے کما ستسمع عنقریب انشاءاللہ لکن حدیث مثل اہلبیتی مین بجز آپ کے کسی نے احتمالاً بھی ذکر ازواج نہین کیا اور اسیطرح حدیث ثقلین مین کہ بعض طرق مین عترتی اہلبیتی کا لفظ ہے اور عنقریب معلوم ہوگا کہ بدلائل قطعیہ ثابت ہے کہ ہرگز ازواج کو ایسی احادیث مین مداخلت نہین ہوسکتی **قولہ** اور نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین **اقول** نسبت نوحہ و فریاد کے شیعون کی طرف دینا بہت بجا و درست ہے کہ ابتدای ظہور ارتداد سے کہ روز مند ماقتم تھا تا ظہور موفور السرور قائم آل محمد ہمیشہ مظلوم ہین لکن کچھ پروا نہین بقول جناب امیر علیہ السلام لاغضاضۃ للمرأ المسلم ان یکون مظلوما مالم یکن شاکا فی دینہ اور ہرچند مظلومیت و مغلوبیت انکی ہر امر مین ہے مگر معرکہ بحث وکلام و افحام خصام لئام و اقامت حجج قاہرہ اور براہین باہرہ مین ہمیشہ ہی غالب ہین ولن یجعل اللہ للکافرین علے المؤمنین سبیلا۔ فسرہ المفسرون بالغلبۃ بالحجۃ پس ایسے مقام مین تو شیعہ ایسے جوابات دندان شکن دیتے ہین کہ اہل سنت دیوانہ

اور مبہوت ہو جاتے ہین اور مصداق فبھت الذی کفر کانہ التقم الحجر بن جاتی ہین اور ایسی
بھگو بھگو کر جوتیان مخالفین کے سر پر مارتے ہین کہ کچھ دنون حاجت حلاق باذن ایزد خلاق
ساقط ہو جاتی ہی اور حضرات اہل سنت فریاد کرتے ہوے اور واغوثاہ واغوثاہ پکارتی
ہوے عدالتون مین دوڑتے ہین اور حکام وقت کو اپنا غوث الاعظم قرار دیتے ہین کبھو
کبھی کوئی شیعہ بھی نالش کریگا ہی حضرات کو کیا غیرت اور حیا ہو جائیگا خدا نے انہین قدرن پر
راست کیا ہی **قولہ** کہنے والیکو خارجی و ناصبی و دشمن اہلبیت کا بتلاتے ہین **اقول** اس مین
کیا شک ہی وجہ موجہ اسکی یہ ہی کہ ہوا خواہی ثلثہ مین اپنی احادیث پر بھی کچھ نظر نہین کرتے
اور جسکو محققین علما کاذب اور موضوع کہتے ہین اُسکی تصدیق پر کمر باندھتے ہین کما فی
حدیث النجوم اور بمفاد احادیث صحیحہ جو لوگ اہلبیت نہین ہین اُنکو زبردستی اہلبیت بناتے ہین کما
ستسمع عنقریب پھر ہم ان امور کو بجز عداوت اہلبیت کے کس چیز پر محمول کرین **قولہ** اور یا انکہ
اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہی **اقول** بخدا اے لایزال کہ ہرگز
جی نہین چاہتا ہی کہ ایسے سفہاسے گفتگو کیجیے کہ جنکے منھ مین لگام نہین ہی جو جی چاہتا ہی کہتے ہین
دعوہاے بے سرو پا پر اٹکتے ہین اس مرد عزیز نے معنی اصحاب بیان کیے کوئی دلیل سبب
قائم نہ کی معنی اہلبیت بیان کیے اُسپر بھی سند ندارد اب فرماتے ہین کہ ٹھیک محاورہ ازواج
مراد لینا ہی سوا اونکی اور کسی کو مراد لینا ٹھیک نہین ہی کوئی دلیل کوئی برہان کوئی حجت آپکا کہنا
کوئی کیونکر مانے ہم ہرچند غور کرتے ہین ہمارے خیال مین کوئی وجہ اسکی نہین آتی بجز اسکے
کہ محاورات اردو مین اہلخانہ اور گھر کے لوگ جورو کو کہتے ہین اُسکو آپ ترجمہ لفظ اہلبیت کا
قرار دیکر سمجھے کہ زبان عرب مین بھی اہلبیت جوروہی کو کہتے ہین حضرت سلامت لاقیاس
فی اللغۃ محاورہ ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے کیون حضرت زید ابن ارقم فصیح عرب
اور محاورہ دان عرب سے کہ نہین جو تقسیم کہتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
جیساکہ صحیح مسلم مین ہی فقلنا من اھل بیتہ نساءہ قال لا ایم اللہ ان المرأۃ یکون

مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع الى ابيها وقومها
یعنے پوچھا ہمنے کہ ازواج داخل اہلبیت ہیں کہا نہیں قسم خدا کی بدرستیکہ عورت ساتھ مرد کے
ایک زمانہ تک رہتی ہے پھر مرد اسکو طلاق دیتا ہے پس وہ رجوع کرتی ہے طرف اپنے باپ اور قوم
کے پس جس بات کو آپ کے بزرگوار الخلف بیان کریں انکو کیونکر آپ صادق نہ سمجھینگے اور سنیے
کہ آپ کے بڑے خالو صاحب ابن خالویہ لغوی علی ما نقل من کتابہ المسمی بکتاب الآل فرماتے ہیں کہ ہرگز
ازواج داخل اہلبیت نہیں ہیں اور آپکے چھوٹے خالو صاحب کمال الدین بن طلحہ شافعی فرماتے ہیں
کہ معنی آل و اہلبیت کے ایک ہیں اور استدلال کرتے ہیں ساتھ حدیث لغوی کے جسکے آخر میں
ہے نقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیکم اهل البیت فقال قولوا اللهم صل
علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وال ابراهیم الخ
اور یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے بعد اُسکے فرماتے ہیں کہ جب پیغمبرؐ نے تفسیر احدہما بالاخر
فرمایا والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون بہ آلہ اهلبیتہ واهلبیتہ آلہ
فیتحدان فی المعنی اور مؤید اسکا ہے اتحاد لفظ آل اور اہل کا جیسا کہ کتاب الآل میں منقول
ہے فان قلت ما الفرق بین الال والاهل قلت هما سواء لان الهمزة فی آل
مبدلة من الهاء فی الاهل ثم لینت کما قیل هیاك وایاك وهیهات
وایهات والدلیل ذلك اجماع النحویین علی ان تصغیر آل اهیل برده الی اصله
لاخلاف فیه الی آخر ما قال محصل اسکا یہ ہے کہ آل اور اہل متحد المعنی ہیں اور بھی مؤید
اسکی وہ حدیث ہے جو ابن صباغ مالکی نے کتاب الفصول میں بجائے اہلبیت کے آل بیت روایت
کی ہے اور اسیطرح سے بعض طرق حدیث ثقلین میں عترتی اهلبیتی وارد ہے اور بھی مؤید اسکی وہ حدیث
ہے جو مسند احمد بن حنبل میں ام سلمہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کو ردا
فدکی اوڑھایا اور ان حضرت پر ہاتھ رکھکر فرمایا اللهم ان هولاء آل محمد فاجعل
صلواتك وبركاتك علی محمد وآل محمد انك حمید مجید اور اسی مسند حنبل میں

چند روایتین ایسی بھی ہین کہ جس مین جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ و آلہ کا ان حضرات کو چادر اڑھا کر اہلبیتی فرمانا مذکور ہی تو جمع سے روایات مسند حنبلی کے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اہلبیت اور آل ایک ہی ہین پس جب آل محمدؐ اور عترت محمدؐ اور اہلبیت محمدؐ کا مصداق ایک ہوا تو اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا آل و عترت مین داخل کرنا ہی اور منکوحات کو آل و عترت مین داخل کرنا عین مجوسیت ہی پس اگر مجوس ہذہ الامتہ بھی اس کی قائل ہون تو ہو سکتا ہی فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر حضرت مخاطب کو اپنی محاورہ دانی پر اصرار ہی اور اپنی بزرگون کی تحقیق اور استدلال اونکی نزدیک غلط اور قابل اعتبار نہین تو یہ ارشاد فرمائین کہ اون احادیث صحاح کا جس مین ازواج کا اہلبیت سی خارج ہونا اور انحصار لفظ اہلبیت کا موجودین مین سی فقط اصحاب کسا پر منصوص ہی اوسکا کیا جواب ہی اور وہ احادیث اتنی ہین کہ فقط اونکی نقل مین ایک کتاب ضخیم ہو جائی چنانچہ برخی زنہ از خرداری واندکے از بسیارے ویکے از ہزاری ان احادیث سے بیان مذکور ہوتے ہین روی الترمذی لما نزلت ہذہ الآیۃ علی النبی انما یرید اللہ الخ فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللہم بکساء وعلی خلف ظہرہ فجللہ بکساء ثم قال اللّٰہم ہولاء اہلبیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا قالت ام سلمۃ وانا معہم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر محصل ترجمہ یہ ہی کہ صحیح ترمذی مین ہی کہ جب آیہ تطہیر بشیر و نذیر پر خانہ ام سلمہ مین نازل ہوا تو جناب رسالتمآب نے فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علیؑ پر ایک چادر اڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہ اہلبیت میرے ہین پس دور رکھ انسے ہر رجس کو اور طاہر کر انکو طاہر کردنی ام سلمہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ آیا مین بھی ان سب کے ساتھ ہون حضرت نے فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھی ہو تم خیر پر ہو مقام غور ہی کہ حضرت نے ام سلمہ سی بجائے انک علی خیر انک من اہل البیت نفرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ ازواج داخل اہلبیت نہین ہین اور ترمذی نے اس حدیث کو بکرات و مرات مقامات متعددہ مین بیان کیا ہی اولاً سورہ احزاب مین اور ثانیاً مناقب اہل بیت مین اور ثالثاً فضائل فاطمہ مین اور اسی طرح سے

صحیح مسلم مین عائشہ سے اور مسند ابن حنبل مین اُم سلمہ سے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور مولوی ولی اللہ
نے کتاب مرأۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین اور شاہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین مسند حنبلی
سے اور ابن حجر نے مسلم سے صواعق مین بتفاوت بعض الفاظ نقل کیا ہو اور اس سی بھی اصرح
وہ روایت ہی جو جامع الاصول مین ابن اثیر نے اور سنن ابی داؤد مین اُم سلمہ سے روایت کی
ہو قالت ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتھا انما یرید اللہ الخ قالت
وانا جالسۃ عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من
اھل البیت فقال انک علی خیر انک من ازواج رسول اللہ
اور سنن ابی داؤد مین اتنی عبارت اور بھی ہو وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمۃ
وحسن وحسین فجللھم بکساء و قال اللھم ھولاء اھلبیتی محصل یہ ہو کہ اُم سلمہ درخانہ پیغمبر تھین
اور گھر مین بجز خمسۃ النجباء اور کوئی نہ تھا پس حضرت نے اُنکو ایک چادر مین لیا اور فرمایا کہ ہولاء
اہلبیتی اُم سلمہ نے حضرت سے عرض کی کہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے
اور تو ازواج رسولؐ سے ہو پس اگر ازواج اہل بیت مین ہوتے تو حضرت جواب اُم سلمہ
بہ بلی ونعم فرماتے لکن جب یہ نفرمایا اور فرمایا کہ تم ازواج رسول سے ہو تو معلوم ہوا کہ ازواج
غیر اہل بیت ہین اور مسند امام احمد بن حنبل مین بھی روایت اُم سلمہ بانحاء شتی مسطور ہی چنانچہ بعض
طرق کا حاصل یہ ہو کہ جب جناب رسول خداؐ نے خبر تشریف لانے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کی سُنی
تو اُم سلمہ سے فرمایا قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت
قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صغیران قالت واخذ
الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ فاطمۃ بالید
الاخری وقبل فاطمۃ واغدف علیھم خمیصۃ سوداء وقال اللھم الیک
لا الی النار انا واھلبیتی قالت قلت وانا یا رسول اللہ فقال وانت علی خیر
یعنے تم اُٹھ جاؤ اور علحدہ ہو جاؤ میرے اہل بیت سے اُم سلمہ کہتی ہین کہ مین اُٹھکر ایک گوشہ

خانہ مین علحدہ گئی پس جب علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ داخل خانہ ہوئی پس حضرت نے حسنینؑ کو اپنی
گود مین لیکر دونو کو بوسہ دیا اور ایک ہاتھ سے علیؑ اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہؑ کو گلے لگایا
اور ایک سیاہ گلیم کو سب پر اُڑھایا اور فرمایا خدایا مین اور اہل بیت میرے تیری طرف آئے
ہین نہ طرف آتش کے کہا اُم سلمہ نے اور مین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو خیر پر ہی
اور بعض روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا انک علی خیر واما اھلبیتی ھولاء
یعنی تو خیر پر ہی لیکن اہل بیت میرے یہی ہین اور اسیطرح ثعلبی نے مجمع سے یہ روایت کی ہی
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب مین نے خدمت رسول مین عرض کیا وانا من اھلک
حضرت نے فرمایا تنحی اور اسی طرح ثعلبی نے روایت دیگر زینب سے
کی ہی کہ بعد اسکے کہ جناب رسولؐ خدا نے کسا خیبری کو اُن بزرگوارون پر اُڑھایا اور فرمایا
ان لکل نبی اھلا وھولاء اھلبیتی فانزل اللہ عزوجل انما یرید اللہ الخ
فقالت زینب یا رسول اللہ ادخل معکم فقال رسول اللہ مکانک
انک علی خیر کیون حضرت ذرا انصاف فرمائیے اور اعتساف کو چھوڑیے اور غور
کیجیے کہ جناب رسالتماب کا اپنی زوجہ کو اُٹھا دینا اور اُنسے ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت
سے علحدہ ہو اور بعض کا پوچھنا کہ یا حضرت میرا کیا حال ہی اور حضرت کا فرمانا کہ مآل تیرا بخیر ہی
مگر میرے اہلبیت یہی لوگ ہین اور نیز جناب رسول خدا کا بعد نزول آیۂ تطہیر چھ مہینہ تک وقت صبح
خانہ جناب فاطمہ پر تشریف لاکر الصلوٰۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ الخ فرمانا کما فی صحیح
الترمذی وسنن ابی داؤد وموطای بن مالک اور ازواج کو ایک دن بھی اس خطاب سے
مخاطب نفرمانا ہر ایک انمین سے کیا نص قاطع اور برہان ساطع اس بات پر ہی کہ ازواج
اہل بیت نہین ہین و بالعکس اب تو فرمائیگا کہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی
کیا آپ نے اپنے بڑے پیر میان شاہ عبدالحق دہلوی کی تقریر شرح فارسی مشکوۃ مین نہین
دیکھی ہی انہون نے اقرار کیا ہی کہ اطلاق لفظ اہلبیت انہین چار بزرگوارون پر بالخصوص وارد

ہوا ہی اور سند مین روایت مسند حنبلی کو ذکر کیا ہی کہ جسکے ترجمہ مین کہا ہی کہ پیچید بر آنہا گلیم سیاہ کہ
پوشیدہ بود و گفت خداوندا اینہا اہلبیت من اند آمد ام اند بسوئی تو نہ بسوئے آتش من و اہلبیت
من انتہی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی نے کتاب مرأة القلوب فی ذکر المحبوب مین کہا ہی کہ چون
آیہ تطہیر نازل شد آن حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را جمع فرمود و نص فرمود کہ ایشان
اہلبیت من اند و در آخر کلام این معنی را از متواترات دانستہ اور ابن حجر سنگدل نے صواعق
مین لکھا ہی کہ اخرج احمد انہا نزلت فی خمسۃ النبیؐ و علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین و اخرجہ
ابن جریر مرفوعا بلفظ انزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ فیّ و فی علی و حسن و حسین و
اخرجہ الطبرانی ایضاً محصل ان سب کا یہ ہی کہ آیۂ تطہیر خمسۂ نجباء اصحاب کسا کے حق مین
نازل ہوی اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابو الحسن واحدی نے کہ اکابر علماے
اہلسنت سے ہی تفسیر وسیط مین روایت کی ہی دیکھیے اقوال اپنے علما کے کہ وہ کس صراحت
سے ازواج کو مصداق آیۂ تطہیر ہونے سے نکالتے ہین اور انحصار آیۂ خمسۂ نجبا پر کرتے
ہین اور حقیقت یہ ہی کہ جملہ احادیث مذکورہ ہذا المقام سی چند طرح کا حصر مستفاد ہوتا ہی ایک حصر
بحسب العدد اور دوسری لفظ ہٰؤلاء سی جو فقرۂ ہٰؤلاء اہلبیتی مین ہی اس لیئی کہ اسم اشارہ موضوع
ہی واسطے مشار الیہ محسوس معیّن کے تیسرا حصر تقدیم مسند سے جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم
بلاغت مین مذکور ہی چوتھی حصر بخطاب تنحّی و اِنّکِ علیٰ خیر کی وقت ارادۂ دخول تحت الکسا پانچوین حصر
تعبیر ازواج بزوجیت سوال الست من اھل البیت مین اور تخصیص اہل بیت ہونے کی
مشار الیہم مین بقولہ و اما اھلبیتی فھؤلاء بعد ان حصرون کے آیا ممکن ہی کہ کوئی کہے
کہ ازواج اہلبیت ہین اور جسطرح سے ان احادیث کو دلالت حصر پر ہی اُسی طرح سے کل ان
احادیث کو دلالت ہی اوپر اس امر کے کہ آیہ تطہیر شان اہلبیت مین منفرداً نازل ہوا اسلیے
کہ سب مین نزلت ہذہ الآیۃ ہی نہ نزلت الآیات پس جو آیت کہ تنزیلاً منفرد ہی اُس مین سیاق و
سباق ترتیب عثمانی کا کہ بالاتفاق خلاف ترتیب تنزیلی ہی لحاظ کرنا محض امر لغو ہی اسلیے کہ

ترتیب عثمانی بادنی مناسبت کردگئی ہو پس ذکر متعلقات مین ذکر متعلقین مناسب تھا
کہ معلوم ہو کہ متعلقین مثل متعلقات کے نہین ہین پس مورد اُن عتاب و خطاب کے کہ
ازواج ہین یہ لوگ نہین ہین پس اگر آپ بتکذیب اِن احادیث صحاح اور اقوال اپنے
بزرگوارون کے پھر بھی فرمائے جائین کہ ٹھیک محاورہ ازواج کے لیے ہے تو ہم
بجز اسکے کہ آپ کے خدمت بابرکت مین عرض کرین کہ ع درکفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن
اور کیا عرض کرین واضح ہو کہ حصر اہل بیت کا موجودین مین آل عبا پر دلالت نہین کرتا
ہو کہ معدومین بھی کوئی مصداق لفظ اہلبیت نہو اسلیے کہ ظاہر ہو کہ یہ حصر اضافی ہے
بنسبت موجودین کے اور بدلالت آیۂ تطہیر ثابت ہو کہ کل معصومین آل رسول اہلبیت
ہین نہ کل اقربا اور نہ ازواج لعدم العصمة باتفاق الامة فیہم کما مر پس قطع نظر ان سب نقلیات کے
پیشتر اس سے بدلیل عقل معاضد بنقل ہم ثابت کر چکے ہین کہ آیۂ تطہیر کو دلالت قطعیہ
اوپر عصمت کے ہو پس سوائے معصومین کے کوئی کیونکر داخل اہلبیت ہو سکتا ہو اور
اسی طرح جن جن احادیث مین کہ امر باقتدا ہو جیسے حدیث تمسک بالثقلین اور حدیث سفینہ
کہ مراد رکوب سفینہ سی اقتدا اہلبیت ہی پس چونکہ بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ اقتدائے غیر معصومین جائز
نہین ہی پس کوئی اصحاب غیر معصوم مین سے داخل نہین ہوسکتے چہ جائے صحابیات طیبات ہون کہ خبیثات
اگرچہ اس مقام مین تطویل ہوئی لیکن خالی از تحصیل نہین **قولہ** اور یار اور رفیق کی لفظ کو
اقول یار اور رفیق کی لفظ سے کسین بحث نہین اگرچہ اُسکا حال بھی ہم بیان کر چکے آپکی
لفظ اصحاب سے بحث ہو اور ہمنے ثابت کیا کہ ہر معنی اصحاب مین اہلبیت داخل ہین
پس لفظ عام سے معنی خاص مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہی شرمانا تمکو چاہیے کہ
اہلبیت مین اصحاب و صحابیات کو داخل کرتے ہو **قولہ** ایسے جواب کا کیا جواب **اقول**
اور اسکا کیا جواب کہ جب اصحاب ہے جو تمہارے نزدیک کثرت مین مثل نجوم کے ہین سب
اصحاب مراد ہو اور اُن سب کی اقتدا کرو تو باقتدائے بعض صحابہ شراب بھی پیو کہ انکو خوف

نقش رسول اللہ بھی نہین ہی اور اگر کہو گے کہ ہان ہم تو بالخصوص ایسا کرتے ہین تو ہم کہینگے کہ بہت اچھا
پھر باقتدای بعض صحابہ کہ بسبب انہین کے حضرت صدیق مصداق آیہ اولو الفضل ہوے معاذ اللہ
حضرت صدیقہ کو متہم بزنا بھی کرو اور حضرت عثمان کو باقتداے بعض صحابہ وصحابیات قابل
قتل بھی سمجھو اور معاذ اللہ جناب امیر کو باقتداے بعض صحابہ قابل سب ورقابل حرب بھی
سمجھو اور بمقتضاے یا علی حربک حربی محارب من اللہ ہوکر کافر بھی ہو جاؤ الغرض قباحتین اس
قول مانند بول کی کہانتک تحریر ہون **بیت** این سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل آن شرح ندارد
کہ بگفت در آید۔ **قولہ** اور بجاے اصحابی کالنجوم الخ **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب الجواب **قولہ**
معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا **اقول** البتہ سواد اعظم سے جنکے قلوب کسواد اللیل المظلم ہین تقیہ ضرور ہی
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب المغازی ہی لولا قومک حدیث العہد بالجاہلیۃ لہدمت البیت ذرا
یہ تو ارشاد ہو کہ وہ قوم سراپا لوم حضرت عائشہ کے کون تھے جس سے جناب رسولخدا ڈرتے
تھے اور بنابر قول اہل سنت جو تفسیر لم یخش الا اللہ واللہ احق ان تخشوہ
مین کہتے ہین عمل نہ کرتے تھے اور حضرت عمر و ابوبکر کو قوم عائشہ مین نہ کہنا بڑی قباحت عظیم تاہی
کہ نسب شریف بی بی عائشہ مین بٹا لگانا ہی مقام معاذ اللہ یہ ہی نہ وہ جو آپ نے تقیہ کے بارہ مین کہا
قولہ اور جب گھر مین آئے **اقول** گھر مین آنیکا مضمون تو حدیث شیعہ مین نہین ہی اسلیے کہ
مفاد حدیث بھی ہی کہ جس مجمع عام مین سرور انام نے اصحابی کالنجوم فرمایا اسی مجمع مین حضرت
نے تفسیر اسکی باہلبیت کی بس گھر مین آئے یہ آپکی حدیث مین ہوگا یا آپ کا مسخراپن ہے

وانا نسخر منکم کما تسخرون

قال المخاطب المقمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل اگر ہم لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی مراد لینے پر کچھ دار وگیر امامیہ کی
نہ کرین اور انکی اس تحریف معنوی کو تسلیم بھی کرلین تب بھی موافق انکے عقیدہ کے

یہ حدیث شان مین اہل بیت کے صادق نہین آتی اسلیے کہ اہل بیت کا اطلاق دوازدہ امام پر ہوتا ہی اور اصحاب کا اطلاق صرف انہین لوگون پر جو حضرت کی صحبت مین ہی اور سوائے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام کے اور نوامام پیغمبر صاحب کے پیچھے پیدا ہوے پس یہ ظاہر ہی کہ نوامامون پر لفظ اصحاب کا صادق نہوگا تو حدیث اصحابی کالنجوم مین سے سوائے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام اور سب ائمہ کرام خارج ہوجائینگے اور وہ نجوم کی تشبیہ سی مستثنے کردیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی نعوذ باللہ من ذالک کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لاویگا اور ائمہ کرام کی نسبت ایسا خیال کریگا پس ثابت ہوا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین ورنہ پیغمبر صاحب ضرور لفظ اہلبیت کا فرماتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تاکہ کوئی امام اسکے مصداق سے خارج نہوتا ہان ممکن ہی کہ حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ نو امام جو پیغمبر صاحب کے روبرو پیدا نہین ہوے اگرچہ باعتبار عالم اجسام کے اصحاب کی مصداق سے خارج ہین مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین

یقول المتمسک بولایۃ علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام

عجب غلط سی عجب خبط ہی مقدمتین کا قرار نتیجہ سے انکار اسکو کس قسم کا جنون کہیے اور اگر حضرت مخاطب کو مجنون نہ کہین تو پھر کیا کہین مقدمہ اولی کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین شیعون کیجانب سے مسلم کرتے ہین مقدمہ ثانی کہ اہلبیت سے مراد دوازدہ امام ہین خود بدولت فرماتے ہین ترتیب بشکل اول یہ ہی کہ اصحاب اہلبیت ہین اور اہلبیت دوازدہ امام ہین پس اصحاب دوازدہ امام ہین اب یہ کیا لغویات ہی کہ جواب فرماتے ہین کہ دوازدہ امام مین سی نو امام نکلگئے اگر یہ اعتراض جواب کرتے ہین کرنا منظور تھا تو مقدمہ اولی کو کیون تسلیم کیا اور اگر کہیے کہ بسبب عدم سلیقہ بیان کے عبارت مودی

نہین ہی مگر مقصود مستدل کی تنقیح بیان یہ ہی کہ لفظ اصحاب بمعنی من ادرک الصحبۃ فقط بعض اہلبیت پر صادق
آتا ہی نہ کل پر پس کل اہلبیت کو شیعہ کیونکر مصداق نجوم اور مقتدا جانین گے تو جواب اسکا یہ ہی کہ بنا بر تمہاری
تسلیم کے اصحاب سے مراد اہلبیت ہین جیسا کہ بنا اس تقریر کی فرض تسلیم پر رکھی ہی اور کہا ہی
کہ اسپر ہم دارو گیر نہین کرتے اور مسلم فرض کرتے ہین کہ تفسیر اصحاب باہلبیت صحیح ہی پس
مسلم کرنا اسکا مستلزم اس بات کا ہی کہ اصحاب سے معنی اصطلاحی مراد نہین ہی پس اگر بعض
ائمہ پر صدق معنی اصطلاحی کا ہو یا نہو تو کیا قباحت ہے اس لیے کہ اصحاب اصطلاحی مخاطب
تو نجوم ٹھہرے ہی نہین بلکہ نجوم اہلبیت ٹھہرے خواہ وہ اصحاب اصطلاحی بھی ہون یا نہون بنا بر
اسکے اعتراض سراسر لغو ہوگیا اب کچھ اور راگ گائیے گر اپنے تئین الزام جنون و دیوانگی
سے بچایئے **قولہ** جو حضرت کی صحبت مین رہے **اقول** نہین معلوم کہ صحبت مین رہنے کا
مضمون کہان سے نکالا ہی جہان معنی شرعی و عرفی بیان کیے ہین وہان کہین صحبت مین
رہنے کا ذکر نہین ہی اگر نظر اسکے ہی کہ تمہارے علمانے رویت یا ملاقات کو شرط صحابیت
کیا ہی جیسا کہ حاشیہ پر قول علامہ شوستری کو بخیانت نقل کیا ہی حالانکہ علامہ مذکور بھی قول
اہل سنت ہی کے ناقل ہین کما یدل علیہ قولہ اظہر الاقوال بہرکیف انہون نے معنی اصطلاحی اہلسنت
بیان کیے ہین نہ معنی لغوی و عرفی اور حقیقی اور مجازی اور ہمنے سابق مین بیان کیا کہ معنی
اصطلاحی اہلسنت کیا ضرور ہی کہ کلام خدا و رسول مین ہر جگہ مراد لیے جائین کیون نہین
معنی لغوی اور عرفی مراد ہون اور لغت و عرف مین حقیقت اور مجاز اور عموم المجاز سب
جاری ہو سکتے ہین اور بھی ہمنے بیان کیا ہی کہ صحابت کے معنون مین مطیع اور تابع اور
متوجہ اور معتنی سب ہی حالانکہ ان معنون مین صحبت مین رہنے کو دخل نہین ہی اور بہت
شائع و ذائع ہی کہ تابعین اور مطیعین پر لفظ اصحاب کا اطلاق کیا جاتا ہی جیسے مبحث
جزء لا یتجزی مین جو لوگ تابع قول نظام ہین وہ اصحاب النظام کہلاتے ہین اور حکمت اشراق مین
جو لوگ تابع افلاطون ہین وہ اصحاب افلاطون کہلاتے ہین اور ہر مذہب والے اپنے ہم مذہبون

کو تعبیر باصحابنا کرتے ہین خواہ اُنکی صحبت مین رہے ہون یا نہ رہے ہون پس اگر کل ائمہ علیہم السلام کو باعتبار کمال اطاعت و انقیاد و تبعیت کے اصحاب رسول اللہ کہین تو اس مین کیا قباحت لازم آتی ہی بنا بر اسکے نواصبون کو صدق لفظ اصحاب سے نکالنا کمال حماقت و جہالت ہی قولہ اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی اقول بنا بر قول آپ کے مصداق اصحاب کلیۃً مصداق اہلبیت سے جدا گانہ ہین ہم بعینہ مثل آپ کی تقریر کے گزارش خدمت شریف کرتے ہین کہ ہر گاہ نجوم ہدایت اور قابل اقتدا بنا بر حدیث نجوم کے آپ کے زعم باطل مین صحابہ بلکہ ثلثہ ہی ٹھہرے تو کیا اہلبیت رسولخدا قابل اقتدا ہونگے اور نجوم کی تشبیہ سے خارج کر دیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ضلالت ہو جائیگی کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اور اہلبیت خصوصًا جناب امیر و حسنین کی نسبت ایسا خیال کریگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمایئے کہ ہان اس حدیث سے تو مقتدا ہونا اہلبیت کا نہین ثابت ہوتا مگر بدلائل آخر ثابت ہوتا ہی تو شیعہ کہینگے کہ ہم بھی تو مقتدا ہونا اہلبیت کا کلًّا بتفسیر لفظ اصحاب باہلبیت اسی حدیث سے اور حدیث تمسک اور حدیث سفینہ اور امثال اُسکے سے و بآیات قرآنی جیسے فاسئلوا اھل الذکر وکونوا مع الصادقین واطیعوا اللہ و امثالہا سے بلکہ بنص رسول اللہ باسمائہم و باشخاصہم و بنص السابق علے اللاحق ثابت کرتے ہین پس نواصبون کا بھی مقتدا ہونا ثابت ہو جائیگا اور یہ کیا ضرور ہی کہ کل مقتداؤن کا مقتدا ہونا ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جائے پس بحسب تسلیم تمہارے کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین تین کا اہلبیت سے مقتدا ہونا ثابت ہو گیا اب یہ فرمایئے کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے ان تین کو اہلبیت سے مقتدا کیا ہم بحدیث تمسک و ہم بحدیث سفینہ و ہم بحدیث نجوم باقرار تمہارے تو آپ کے ثلثہ کا مقتدا ہونا تو خاک مین ملگیا بلکہ بکذب و دروغ مقتدا بن جانے سے وہ فاجر و کافر ہو گئے آپ اپنے ثلثہ کی خبر لیجیے کہ وہ جہنم

ہین گئے ہمارے تو اماموں کی آپ فکر نہ کیجیے کہ ہم اُنکو اپنے ان تینون مقتداؤن کے
حکم سے مقتدا بنا لینگے قولہ کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اقول جو مسلمان
بے ایمان ایسا ہی کہ اصحاب ثلثہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا ہی اور اہلبیت کو اُسکے مصداق
سے خارج جانتا ہی وہی نالائق قائل اس کفر و زندقہ کا ہی علاوہ اسکی گستاخی معاف حضرات
اہلسنت تو کل ائمہ کرام کو قابل اقتدا نہین سمجھتے ہین آپ کے علما نی تصریح کی ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ حلال اب آپ خرگوش
نوش فرماتے ہین اور قول امام جعفر صادق علیہ السلام فراموش نوکیے کسکو مقتدا ٹھہراتے
ہین صاحب منہاج نے تصریح کی ہی امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام قیاسکو مسائل
دینیہ مین حرام جانتے تھے اور ابو حنیفہ کی فقہ مبتنی اوپر اسی قیاسات خرصیہ کے ہی
آپ تو انہی اماموں کی بہ نسبت اتنا تعجب ظاہر کرتی تھی اور نعوذ باللہ کہتے تھے حالانکہ کل حضرات
اہلسنت اقتدا سے کل ائمہ کے منکر ہین گو فریب دہی عوام کے واسطے زبانی دعوی اطاعت
اہلبیت ہین و لکن یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم و قد مر بحثہ مستوفا فی الجلد الاول
قولہ لفظ اہلبیت کا الی قولہ ارشاد کرتے اقول چونکہ اس بات کو جناب والا مکرر و سہ کرر
ارشاد فرماتے ہین گویا کہ علق نفیس اور ثمرۃ الغراب تصور کرتے ہین پس ہر چند ہم جواب
اسکا دیچکے ہین مگر پھر بھی بزاخفش کے سامنے مکرر کہتے ہین کہ کبھی تو سر ہلائیے اور
کان نہ بہت پھٹپھٹائیے اور کچھ بھی سمجھائیے یہ جواب فرماتے ہین کہ ضرور
لفظ اہلبیت کا فرماتے اور اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تو حب اصحاب کی تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیتی کالنجوم فرما دیا پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ لفظ اہلبیت کا نہین فرمایا غایۃ الامر
یہ ہی کہ لفظ اہلبیت کا بعد لفظ اصحاب فرمایا پس اگر آپ فرمائیے کہ بعد اصحاب کیون
کہا پہلے ہی کیون نہ کہدیا تو اس اعتراض کا جواب شیعون سے نہین ہو سکتا اس لیے
کہ آپ فن بلاغت سے بہرہ نہین رکھتے کاش دس پانچ سبق مختصر معانی کے آپ نے

پڑھ لیے ہوتے تو ایسے خدشات بیہودہ دلمین نہ آتے آپ کے نزدیک باب تفسیر و
مفسر جن وجوہ بلاغت کے لیے مقرر کیا گیا ہی وہ محض لغو اور بیکار ہی اور تفصیل بعد الاجمال
اور تخصیص بعد تعمیم یہ سب لغو ہی حالانکہ اسکے لیے بڑے بڑے فوائد ہین جسکے ذکر سے
کتب علم بلاغت مشحون ہین بالاجمال اس مقام خاص کے ہم بعض فوائد کو ذکر کرتے ہین پس
جاننے کہ علماے معانی نے بیان کیا ہی کہ ذکر شئی کا باجمال و ابہام کبھی غرض اس سے توجیہ
کرنا مخاطب کا ہوتا ہی طرف اپنے کلام کے تاکہ وہ لفظ مبہم کو سنکر متوجہ ہو کہ غرض متکلم
کیا ہی پس جب بعد توجہ القاے غرض اپنے متکلم کرے تو اسکا ذہن غافل نہ رہے اگر
آپنے نحو میر پڑھی ہوگی تو اوستاد نے بحث بدل الکل من الکل مین بتلایا ہوگا کہ مبدل منہ
مقصود اصلی نہین ہوتا بلکہ فقط توطیۃً و تمہیدًا ہوتا ہے لئلا یفوت المخاطب
غرض المتکلم بسبب غفلتہ وعدم التفات ذھنہ اور کبھی غرض ذکر مبہم و
مجمل سے وقعت اسکی بیچ قلوب کے ہوتی ہی جیسے القارعۃ ما القارعۃ
وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش الخ پس ولاقیامت
کا ذکر بلفظ مبہم کیا بعد اسکے اوسکی تفصیل مین یوم یکون الناس فرمایا اس طرح پر ذکر
کرنا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ روز قیامت کوئی بڑا امر بزرگ ہی الغرض
ان فوائد کے سمجھانے مین تقریر کو طول ہوتا ہے اور مقصود اصلی رہا جاتا ہے پس
اسجگہ بوجہ بلاغت افصح العرب نے پہلے لفظ اصحاب کا ذکر کیا اور یہ لفظ نہایت مجمل
تھا اسلیے اطلاق اسکا کبھی اوپر معانی لغویہ آور کبھی اوپر معانی عرفیہ اور کبھی اوپر معانی اصطلاحیہ
کے آتا ہی آور کبھی اصحاب سے مثل الذین امنوا کے وہ لوگ مراد ہوتے ہین جو
ظاہری ایمان رکھتے تھے پس منافقین اور فساق و فجار صحابہ کہ جنکو بوجہ
شراب خواری حضرت جوتیون سے مارتے تھے اور حدود شرعیہ انپر جاری کرتے
تھے یہ سب بھی اصحاب رسول کہلاتے تھے اور کبھی اصحاب سے خلص مومنین اور اصحاب

حقیقی مراد ہوتے تھے اُس مین بھی علی مراتبہم کاملین اور اکملین اور ناقصین اور انقصین ہوتے
تھے پس جو لوگ حاضرین خدمت مین سہی فہمیدہ لوگ تھی اونکو ایسے لفظ کی استعمال
سے تحیر ہوا یہانتک کہ متوجہ ہوکر پوچھا کہ آپ کی کیا غرض ہی اسلیے کہ منافقین اور
فساق و فجار صحابہ اسکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ انکی اقتدا کیجاوے پس اُنکے متوجہ ہونیکی
وجہ جناب رسولخدا نے اپنی القاے غرض اصلی فرمائی کہ مراد میرے اصحاب سے وہ
اصحاب خاص ہین جو اکملین ہین سب ہین اور بحد عصمت پہونچے ہوے ہین اور وہ سواے
اہلبیت کے اور کوئی نہین ہی اہلبیت فائدہ دوسرا فائدہ اسی کے ضمن مین بدلالت صریحی
عدم لیاقت دیگر اصحاب کے واسطے مقتدا ہونے کے ثابت ہوئی اس لیے کہ جب
تفسیر صحابہ با اہلبیت کی تو اس سے بدلالت صریحی ظاہر ہوا کہ سواے اہلبیت کے صحابہ کو
اسکی لیاقت نہین ہی کہ مقتدی بناے جاوین ورنہ یہ تفسیر جائز نہوتی تو درحقیقت مرجع
اس عبارت کا طرف اسکے ہوا کہ اہلبیت کو اہلبیت مقتدا ہونیکی ہی اور دیگر صحابہ کو خصوصًا
آپکے ثلاثہ کو جنکے ایمان ہی مین کلام ہی اسکی اہلیت نہین ہی پس اگر پہلے ہی سے فرما دیتے
کہ اہلبیت قابل اقتدا ہین تو یہ فائدہ نہ حاصل ہوتا کہ غیر انکا قابل اقتدا نہین ہی تو جو اشال آپکے
بیعقل ہین وہ بھی سمجھتے کہ اہلبیت اور اصحاب دونو قابل اقتدا ہین وھو خلاف مقصود اللہ
ورسولہ الغرض آپ کو لیاقت اسکی نہین ہی کہ فصاحت و بلاغت کلام خدا و رسول کے
لطائف کو سمجھے آپ ابو ہریرہ کی حدیث من اکل بصل العکۃ فقد حج المکۃ
کو جانیے گا **قولہ** مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین **اقول** صحابت عالم اجسام
گو بحسب بشریت کے نہوگی لیکن بحسب تبعیت و اطاعت کاملہ کے قابل انکار نہین ہوسکتی اور
بجز نواصب و خوارج کے کوئی مسلمان اُسکا منکر نہین ہوسکتا اور عالم ارواح کا ذکر جو
آپ نے بہ تمسخر کیا ہی مگر صحابت عالم انوار اہلبیت اطہار کے لیے مخصوص ہی کہ کسی کو اخیار
و ابرار سے میسر نہوے چہ جائے بُت پرستان شراب خوار اگر اس مین کسیکو شک ہو تو

عبقات الانوار کی مجلد حدیث نور کو ملاحظہ کرے تا ظلمات سیاہ قلبی سے نجات پاوے

قال المخاطب القمقام اھداہ اللہ سبل السلام

تیسری دلیل جو عبارت من لم یغیر بعدہ کے اس حدیث کے آگے زیادہ لکھی ہو اُسنے اس تاویل کا دروازہ بند کردیا اور لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی لینے کو منع کردیا اسلیے کہ حضرات نے تو یہ خیال کیا کہ اگر اور کچھ الفاظ اس حدیث کے آگے نہ بڑھاے جاوینگے اور فقط ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کردیجاویگی تو سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی اور حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سنکر وہ جان آفت مین ڈال دینگے اسلیے یہ لفاظ امام صاحب کی طرف سے بڑھا دیے کہ مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین جنہون نے کچھ تغیر و تبدیل دین مین نہین کی اور جو مرتد نہین ہوے اور جو دوزخ کیطرف نہ کھنچے جائینگے اور جن سے پیغمبر خدا بیزاری اپنی ظاہر نہ کرینگے پس ان الفاظ سے ہمارا نقصان تو کچھ نہوا اسلیے کہ ہم بھی ایسے تغیر و تبدیل کرنیوالون کو اور مرتد ہوجانیوالون کو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اور خلفاء راشدین اور انصار و مہاجرین کو گو ہزار طرح امامیہ مرتدین مین شامل کرناچاہین وہ شامل نہین ہوسکتے کہ اسکا بیان تفصیلی بحث ارتداد صحابہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی لیکن ان الفاظ سے ہمکو بہت ہی فائدہ ہوا اور حضرات امامیہ کی تاویل و تحریف کا حال اس سے کھلگیا اس لیے کہ اگر یہ الفاظ نہوتے تو خیر کسی نہ کسی طرح پر وہ اپنا دل خوش کرسکتے تھے اور اصحاب سے مراد اہلبیت لے سکتے تھے لیکن ان لفظون نے مجبور کردیا کہ وہ کسی طور سے اصحاب سے اہلبیت مراد نہین لے سکتے اس لیے کہ اگر حدیث اصحابی کالنجوم مین مراد اصحاب سے اہلبیت ہون تو جو الفاظ من لم یغیر بعدہ کے آگے بیان کیے گئے ہین وہ بھی اُنکی شان مین وارد ہونگے تو معاذ اللہ معنی اُسکے مطابق قول شیعون کے یہ ہونگے کہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین جنہون نے دین مین تغیر و تبدیل نہین کی و نقل کفر کفر نباشد جو مرتد نہین ہوے پس کس منھ سے

اس حدیث کو شان میں اہلبیت کی کہیں گے اور کس طرح اہلبیت نبوی پر تہمت تغیر و ارتداد کی لگاوینگے
غرض کہ ان الفاظ نے امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا اور انکی تاویل کا دروازہ بند کر دیا
سبحان اللہ کیا قدرت خدا کی ہے کہ جن الفاظ سے ہمپر الزام دینا چاہتے تھے اُنسے خود ہی
ملزم ہوگئے اور جو عبارت ہمارے قائل کرنیکی لیے بڑھاتے تھے اُس سے خود قائل ہوگئے

بیت ؏ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؎ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ کلام مختل النظام متبنی اوپر چند خطاؤن بلکہ کیا دیون کی ہی ایک یہ کہ منقول عیون الاخبار کو حدیث قرار دیا ہی
حالانکہ وہ کلام سائل ہی قول معصوم نہ قول راوی آری ہذا صحیح حدیث منقول بخبر احاد ہی کما اشرنا الیہ
دوسری یہ کہ ہذا صحیح متعلق بسوال اوّل سائل ہی وقد قلنا ہذا غیر صحیح عندنا کیون نہین جائز ہی کہ متعلق
بسوال ثانی ہو بلکہ ضرور ہی کہ ایسا ہو کما ستیضح چنانچہ بعد ہسکی انشاء اللہ کچھ بحث لغو ولا طایل کرینگی اور وہین جواب
بھی سُنین گی تیسری لم یغیر ولم یبدل متعلق بقول اوّل ہی ہی کیون نہین جائز ہی کہ جیسی ہذا صحیح متعلق بسوال
ثانی ہے لم یغیر ولم یبدل ہی متعلق اوسی سوال کے ہو بس یہ کہنا کہ بعد اسکے کہ قید
لم یغیر حدیث نجوم مین لگائی گئی اب تفسیر اوسکے باہلبیت نہین ہوسکتی ہے محض لغو
ہوا اس لیی کہ حدیث نجوم مین یہ قید لگائی ہی نہین گئی بلکہ ہذا صحیح مین لگائی گئی ہے
ہو بلکہ وہ متعلق بسوال ثانی ہی پھر حدیث نجوم کی تفسیر باہلبیت مین کیا نقص واقع ہوا اور جو تھی
بفرض تنزل ملکہ تنزلات ہم کہتے ہین کہ بعد قید لم یغیر ولم یبدل کی اگر تفسیر باہلبیت کی تو اس مین
کیا قباحت ہی اسلیے کہ اصحاب غیر مبدلین لا بالفعل ولا بالقوہ بجز اہلبیت کے کوئی دنیا مین
نہین ہوسکتا آرے اگر قبل ان قیود کے تفسیر باہلبیت کرتے تو بظاہر آپکا اعتراض ہوسکتا
اگرچہ ممکن تھا کہ ہم کہین کہ مراد حضرت کی یہ ہوسکتی ہی کہ نجوم اہلبیت ہین کہ وہ مصداق لم یغیر ولم
یبدل ہین نہ غیر اُنکے کہ مصداق مغیرین ومبدلین ولو بالقوۃ ہین بس مآل اسکا طرف صفت کاشفہ
کے ہوگا نہ طرف احترازیہ کے جیسے آپ ازواج مطہرات وطیبات کہتے ہین نہ باین معنی کہ

کیا ازواج رسولؐ سے بعض کو منحسات و خبیثات بھی کہتے ہین پر کیف تقدم تفسیر علی التقیید کس دلیل سے آپ نے ثابت کیا کہ جسپر سگان معاویہ سقد رعو عو کرین اور کہین کہ بعض اہلبیت معاذ اللہ متغیرین و مبدلین سے ہوگئے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اصحاب بخوم مین چونکہ یہ قیدین ملحوظ نظر جناب رسولخدا تھین اسی سبب سے تفسیر باہلبیت کی اور اگر تم اپنی بمغزی سے کہو کہ جس حدیث مین تفسیر اہلبیت ہو اُس مین ان قیود کا ذکر نہین ہی تو ہم کہینگے کہ جس مین ان قیود کا ذکر ہو اُس مین تفسیر باہلبیت بھی نہین ہے علاوہ اسکے گو ذکر قیود کا نہو مگر ملحوظ نظر جناب رسولؐ خدا تھین جیسے حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة جس پر بیچارے ابو ہریرہ کو خلیفہ ثانی نے وہ گھونسا مارا کہ چوتڑ کے بل گرے کما ھو فی صحاح کم پس جس طرح سے قول امام رضا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث بشروطہا ہی یہانتک کہ فرمایا وانا من شروطہا یعنی ہماری امامت کا اقرار بھی اسکے شروط سے ہی اسیطرح جیسے ہم کہتے ہین کہ جناب رسولخدا کو مرکوز خاطر تفسیر باہلبیت بعد ان قیود کے تھی در کاشف اُسکا فرمانا امام رضا علیہ السلام کا ہی اسلیے کہ ہمارے عقیدہ مین ائمہ علیہم السلام بجز قول جناب رسول خدا کے کچھ فرماتے ہی نہین تھے اور جب انحضرت سے کسی نے پوچھا کہ آپکی راے اس مسئلہ مین کیا ہی جواب مین فرمایا کہ ہمارے نزدیک راے کسی مسئلہ مین نہین ہی بلکہ جو کچھہ ہم کہتے ہین قول رسولؐ خدا سے کہتے ہین الحاصل نہین معلوم کہ آپکے موجی صاحب نے یہ تفسیر قبل التقیید کہان سے نکالی حمق من الہبنقہ اتنا بھی نہ سمجھا کہ اگر کبھی سنی ہی ہمسے پوچھے گا کہ شیعہ تفسیر بعد التقیید کہتے ہین تو تم کیا جواب دینگے آپ کا کوئی قصور بجز حماقت اور غباوت کے نہین ہی یہ سب کیا دیا اُسی اپٹارے کے کاریگر کی ہین جو ادھوڑی اَستر کو نری اَستر بناتے ہین اور نری اَستر مین ترپ جھڑپ ٹاٹ بافی کی لاتے ہین اور بعد اس سب کے صفت کاشفہ کا کون مانع ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے معصومین کو غیر معصومین سے جدا کرنیکے لیے اصحابی اصحابی پڑھا ہی یہ کہ معصومین مین مبدلین و غیر مبدلین فرمایا ہی اور چونکہ سائل سنی المذہب کل صحابہ کو عدول سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے قول کو بدلیل اصحابی باطل کر دیا قولہ زیادہ لکھی ہی

اِسنے اِس تاویل کے دروازہ کو بند کردیا **اقول** دعوائے زیادتی بیدلیل و تفسیر کو تاویل کہنا حماقت کی دلیل ہی اور بظاہر بند ہونا دروازہ کا جب ہوتا کہ جب اِس حدیث مین قبل تقیید کے تفسیر باہلبیت ہوتی واذلیس فلیس **قولہ** ہذا صحیح لہذا یہ حدیث ختم کردیجائے **اقول** یہ حدیث ہرگز ختم سنین کی گئی بلکہ حدیث دعوائی اصحابی ختم کی گئی آپکے موجی صاحب نے محض بکذب و دروغ ہذا صحیح کے ترجمہ مین دونو حدیث کے صحیح ہونیکو ذکر کیا ہی **قولہ** سنیون کی دارو گیر سے نجات نہ ملیگی **اقول** سُنیون کی جان خود دارو گیر حدیث نجوم مین پڑی ہی اگر صحیح کہتے ہین تو حدیث اقتدوا بالذین باطل ہوتی ہی اور باقتدائے امثال علی و عباس کہ شیخین کو کاذب غادر خائن آثم جانتے تھے کما فی صحیح المسلم اور باقتدائے سعد عبادہ اسامہ خلافت شیخین باطل ہوئی جاتی ہی اور جتنے علمائے محققین نے اس حدیث کو مکذوب و موضوع اور باطل و واہی کہا ہی وہ خود واہی ہوئے جاتے ہین اور اگر جھوٹی کہتے ہین یا کوئی قید لگاتے ہین تو عدالت کل صحابہ ہاتھ سے جاتی ہی اسیکو دارو گیر کہتے ہین **قولہ** صحت مسئلہ الخ **اقول** تمہاری کتابون سے تو صحت ہوئی اور ہماری کتابون کی صحت تمہارے کسی کام نہ آویگی اسلیے کہ الزام فرع تحقیق ہی علاوہ اِسکے تقیید و تفسیر سے اُس مین ایک ایسی ہی میخ لگی ہوئی ہی کہ تمہارے اسفل سے اعلی تک فگار کردیتی ہی **قولہ** مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین **اقول** مکرر بیان ہوا کہ یہ مراد حدیث دعوائی اصحابی سے ہی نہ حدیث نجوم سے مگر بے حجت و دلیل زق زق بق بق کرنا کام تمہارا ہی اور اگر ہم فرض بھی کرلین کہ ہان حدیث نجوم ہی سے متعلق ہی تو ہم کہہ سکتے ہین کہ غرض امام کی الزام خصم ہی کہ وہ کل صحابہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے مزعوم باطل کو بحدیث اصحابی باطل کردیا کہ پھر وہ سائل سنی کچھ نہ کہہ سکا دلیل اسکی سنیت پر قول اُن حضرت کا اِس حدیث مین ہی لما یرووند یعنی اہلسنت روایت کرتے ہین پس چونکہ سائل سنی تھا لیاقت اِسکی نہ رکھتا تھا کہ اُسکے سامنے تفسیر باہلبیت کیجاوے **قولہ** کچھ نقصان نہوا **اقول** بہت بڑا نقصان ہوا اسلیے

ثلاثہ آپ کے جبکا ارتداد ہمارے نزدیک اجلاے بدیہیات سے ہے وہ اس قید کی وجہ سے مصداق حدیث سے خارج ہوگئے **قولہ** خارج سمجھتے ہین **اقول** کہان خارج سمجھتی ہین اگر خارج ہی سمجھتی تو شیعون سے کیون مستدعی ہوتے کہ وہ دخول ثلثہ کرین اور کیون اس قید کو بار بار زائد و تحریف شیعہ کہتے ہان تم تو المکلین غیر مبدلین یعنی اہل بیت طاہرین کو البتہ خارج سمجھتے ہوا ور مصداق یقولون بافواھم ما لیس فی قلوبھم مین داخل ہوتے ہو **قولہ** ہزار طرح پر شامل کرنا چاہین شامل نہین ہوسکتے **اقول** ہزار ہی طرح پر نہین بلکہ ہزارون طرح سے ارتداد ثلثہ ہم ثابت کرتے ہین چنانچہ ایک کتاب الفین ہی کہ اوس مین دو ہزار دلیلین اثبات خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام کے مذکور ہین اور ہر ایک دلیل سے بمفاد الاشیاء تعرف باضدادہا ارتداد ثلاثہ ثابت ہوتا ہے اور آپ ایک طرح سے بھی نہین خارج کر سکتے اور اگر مثل جہالت ابوجہل کہ باوجود دیکھنی ہزارہا معجزات نبوی کے اپنی جہالت پر مصر رہا آپ کے امثال بھی نہ مانین تو اس مین ہمارا کیا ضرر ہے **بیت**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** ارتداد صحابہ مین ہوگا **اقول** ابھی تو آپ کے شکم مبارک مین ہی ہم کہان سے ابولولو کو بلوائین کہ ما فی البطون عمریون کے باہر ہو جناب والا یہ جو ہر جگہ پر آپ فرماتے ہین کہ عدم ارتداد صحابہ و ثلثہ ہم بعد اسکے ثابت کرینگے حالانکہ نجوم مین داخل ہونا انکا موقوف اوپر عدم ارتداد کے ہی اور موقوف علیہ مقدم ہوتا ہی موقوف پر پس یہ کیا جہالت ہی کہ مقدم ندارد موخر پر اسقدر زور چلتی ہین اور بے سروپا بکتے ہین اور مٹکتے ہین اگر آپ عدم ارتداد صحابہ بلکہ ثلثہ ثابت کر دیتے تو شاید نجوم مین کوئی پھر آپ سے اسقدر بحث بھی نکرتا بہرکیف اگر آگے کچھ لکھیگا تو جواب بھی سن لیجیگا بالفعل تو آپ کی دلیل اقطع اور ابتر اور مثل بیجہ سے دم بریدہ تر رہی عقلا ایسے حوالات کو حیلہ و حوالہ سمجھتے ہین اور **بیت**

آدمی را بچشم حال نگر ؛ از خیال پری ودی بگزر۔ کہتے ہین **قولہ** بہت ہی فائدہ ہوا **اقول** کچھ بھی فائدہ نہین ہوا بلکہ بہت نقصان ہوا اسلیے کہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ ہم تغیر و تبدل کرنیوالونکو اور مرتد ہوجانیوالونکو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اس تسلیم سے آپکی

ایک نقصان یہ ہوا کہ جسکو آپ تحریف شیعہ کہتے تھے وہ تحریف نہ ٹھہری دوسرے آپ کے ثلاثہ مغیرین و مبدلین سے نہ نکلے اسلیئے کہ آپ نے بیان دعوی فرمایا کہ خلفاے راشدین اور انصار و مہاجرین اس مین شامل نہین ہو سکتے اور اسپر کوئی دلیل ارشاد نفرمائی اور دعواے بلا دلیل پیش عقلا مقبول نہین ہان جان بچانیکے واسطے ایک وعدہ آپ نے کیا ہی کہ ہم اسکو بحث ارتداد صحابہ مین لکھینگے ولعل ھذا وعد مکذوب اور بالفرض اگر ملک الموت نے مہلت دی اور شیطان نے اعانت بھی کی تو جو کچھ جھک مارئیے گا آگے چلکر دیکھا جائیگا اور آگے چلکر فائدہ ہو یا نہو بالفعل تو آپ کی جان نہین بچی پس نہین معلوم کہ کونسا فائدہ ہوا اسلیئے کہ جسکو آپ تحریف کہتے تھے وہ تحریف نہین ٹھہری بلکہ وہ معنی مقبولہ آپ کے ٹھہر گئے اور جنکو آپ مغیرین و مبدلین سے نکالنا چاہتے تھے وہ ابھی تک داخل ہی ہین آئندہ کا خدا مالک تیسرے دعواے عدالت کل صحابہ خاک مین ملگیا یہ نقصان ہوا یا فائدہ ہوا **قولہ** مجبور کردیا **اقول** ہرگز نہین مجبور کیا بلکہ آپکے موچی صاحب کو اور آپکو عقل و شعور سے دور کیا ہی کہ ملاء یہ مدعی قبلیت تفسیر از تقئید ہوئی اور ہم تفسیر بعد التقئید کرکے آیا اور موچی صاحب کا منہ چھپا سا چلے اور لحیہ نعشلی کو جلا چلے اور آلیۂ عمری کو پارہ پارہ کر چلے **قولہ** وہ بھی انکی شان مین ہوگی **اقول** ہرگز انکی شان مین نہین ہی بلکہ مخالف کی شان مین ہی لتقدم التقئید علے التفسیر و علی التنزل صفت کاشفہ ہی نہ احترازیہ کما مر **قولہ** وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین **اقول** یہ سب بناے فاسد علے الفاسد ہی جیسا کہ سابق مین تمنے کہا کہ یہ متعلق بدعوای اصحابی ہی نہ بحدیث نجوم و علی التنزل مطلب امام کا یہ ہی کہ جو اصحاب نجوم ہدایت ہین وہ وہی لوگ ہین جو مغیرین اور مبدلین سی نہین ہین لا بالقوۃ ولا بالفعل اور وہ اہلبیت ہین یہ معنی تمنے کس لفظ سے نکالے کہ اہلبیت مین مغیرین اور مبدلین ہین یہ تمنے نقل کفر نہین کیا ہی بلکہ عین کفر کیا ہی جو ایسے معنی ٹھہرائے ہین اور بکذب و افترا شیعون کی طرف نسبت کی ہی شیعون نے کہان تعبیر با اہلبیت کرکے یہ قیدین لگائی ہین بلکہ یہ قیود انکو موجب تقیید با اہلبیت ہوی ہین اور یہ تفسیر اپنے

دل سے نہین گڑھی ہو بلکہ اُنکے ثقات رواۃ نے اسی حدیث مین جناب رسولخدا سے نقل کی ہو پس اگر اس حدیث مین نہوتے تب بھی موداے احادیث دیگر مثل حدیث سفینہ و حدیث تمسک وغیرہا بھی تفسیر کرتے چہ جاے اینکہ خود اسی حدیث نجوم مین مذکور ہو کما سیجی عن قریب انشاء اللہ
قولہ امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا **اقول** امامیہ کی تحریف تو ثابت نہوئی اسلیے کہ تم خود اسکے مقر ہوگئے مگر تمہاری تحریف معنی حدیث مین اور ریکبادی و مکاری الزام دینا شیعون کو بخوبی ثابت ہوگیا اور علاوہ اسکے یہ بھی تمہاری اقرار سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت مورد حدیث نہین ہین اور وہ نہ نجوم اہتدا ہین اور نہ قابل اقتدا بلکہ جو کچھ ہین صحابہ ہین بلکہ ثلثہ ہین پس تم حدیث سفینہ اور حدیث تمسک کے منکر ہوے اور کیونکر نہ منکر ہو کہ تمہارے خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ کہکر تمسک باہلبیت کے منکر ہو گئے تھے لیکن حضرت عمر کے بیان سے تو تمسک باصحاب بھی باطل ہوا جاتا ہو آپ کے قیل و قال نے ہماری ذہن پر اسوقت یہ بات حالی کی کہ حضرت عمر بھی منکر حدیث نجوم کے ہونگے ورنہ حسبنا کتاب اللہ کیون فرماتے اہلبیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

جب علمائی امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا اور اس حدیث مین اصحاب کی لفظ سے اہلبیت کے معنی نہین بنتے تب مجبور ہوکر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کرکے اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا مگر ہزار شکر اسپر ہو کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا اور اس عبارت کو جو اوپر ہمنے نقل کی ہو نہین جھٹلایا بلکہ صرف تاویل اور تحریف معنوی کو کام فرمایا ہو اور فقط شبہات اور احتمالات سے اسکی صحت سے انکار کیا ہی چنانچہ صاحب استقصاء الافحام نے جواب مین منتہی الکلام کے لکھا ہو کہ اس روایت سی ثابت ہوتا ہو کہ دو حدیثون کی نسبت سائل نے سوال کیا ایک حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت دوسری

حدیث دعوالی کی نسبت اور امام موسی رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح اسکی جواب مین فرمایا پس یہ جواب صرف حدیث اخیر کی نسبت ہی نہ حدیث اول کی نسبت کما قال از ملاحظہ این حدیث شریف ظاہر است کہ آنچہ مخاطب در ترجمہ آن گفتہ کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت این ہر دو حدیث نمود غیر صحیح است زیرا کہ ہرگز تصریح بہ صحت ہر دو حدیث درین روایت صراحۃً کہ مدلول کلام او ست مذکور نیست بلکہ لفظ ہذا صحیح مذکور ست وجائز ست کہ آن متعلق بہ ہر دو حدیث نباشد بلکہ محتمل است کہ گو سائل در سوال از دو حدیث استفسار کردہ بود مگر آن جناب در جواب یکے ازان کہ حدیث اخیر است بیان فرمودہ ہس جواب باصواب مین تین خطائین ہین اول خود مجیب اس جواب کو یقیناً بیان نہین فرمایا اور جائز است اور محتمل است بجاے واجب است ویقینی است کے استعمال کرتا ہی اور احتمال و رشک سے اس حدیث کے جسکی صحت مین بقول امام کچھ شک نہین تکذیب فرماتا ہی دوسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہے اسلیے کہ جب سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے ہذا صحیح کہکر جواب دیا تو یقیناً یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام نے سائل کے قول کی تصدیق کی اور اسکا قول دو حدیثون کی نسبت تھا اس سے دونون حدیثو نکی صحت ثابت ہوی رہا یہ احتمال کہ اگر امام دونو حدیثون کی صحت تسلیم کرتے تو ہذا ان صحیحان فرماتے یہ قابل لحاظ کے نہین ہی اس لیے کہ مقصود سائل کا واحد تھا یعنی قول بہ نسبت مجموعہ کے تو صرف اشارہ واحد کا مقصود واحد کے نسبت استعمال کرنا خلاف محاورہ نہین ہی تیسرے سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے فقط ہذا صحیح فرمایا پس اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ یہ جواب دوسری ہی حدیث کی نسبت ہی تو پہلی حدیث کا جواب کیا ہی کیا یہ کسی کے خیال مین آتا ہی کہ سائل دو حدیثون کی نسبت سوال کرے اور امام ایک حدیث کے نسبت جواب دین اور دوسری کی نسبت لا و نعم کچھہ نہ فرماوین اور اسکی صحت اور عدم صحت کی نسبت کچھہ بھی زبان مبارک سے ارشاد نہ کرین اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین ڈالین شاید حضرت امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان ہی ہی کہ کسیکو کبھی جواب صاف نہ دین اور تقیہ کو

کسی حالت مین نہ چھوڑین اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرماوین خدا کے واسطے
ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ جس سائل نے امام سے سوال نسبت دو حدیثون کے کیا تھا جب
اُسکے جواب مین امام نے ہذا صحیح فرمایا تو وہ کیا سمجھا ہوگا دونو حدیثون کی نسبت یا ایک ہی کی
نسبت اگر وہ ایک ہی حدیث کی نسبت سمجھا تو ضرور دوسری حدیث کی نسبت مکرر استفسار کرتا اور اگر وہ دونو حدیثونکی
نسبت سمجھا تو یا امام کے ان لفظون کا بھی مطلب ہوگا یا معاذ اللہ امام نے اُسکو جان بُوجھ کر
مجمل لفظ لیکر دھوکھے مین ڈالا ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

لڑکپن مین بعض کتب حکمیہ مین ہمنے پڑھا تھا کہ عدالت وسط ہی بین الافراط والتفریط جیسے درمیان
فجور اور جمود کے عفت ہی اور درمیان جُبن اور تہوّر کے شجاعت ہی اور درمیان بلاہت
و جُربزہ کے حکمت ہی تو مضمون جُربزہ خیال مین نہ آتا تھا لیکن جب امثال حضرت مخاطب
کے کلام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دنیا مین ایسی حدت ذہن والے لوگ بھی ہین کہ جنکا ذہن
کسی بات پر قرار نہین لیتا اور ہر دم مثل بوزینہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اُچکتے کودتے
ہین ابتداءً یہ فرمایا کہ کل امامیہ کو صحت حدیث نجوم کا زبان امام رضا علیہ السلام سے اقرار ہی
اب یہ کس مُنھ سے نکلتا ہی کہ صاحب استقصا نے انکار کیا ہی پھر فرمایا تھا کہ جب تلک سنّیون نے
کتب شیعہ سے یہ حدیث نہ دکھلائی تب تلک امثال علّامہ شوستری نے کیا شور و غُل
اسکی تکذیب کا مچایا اِس سے ثابت ہوا کہ بعد اِسکے علماء امامیہ نے اقرار کرلیا کاش ایک
عالم کا بھی نام تبلایا ہوتا کہ جسنے اقرار اسکی صحت کا کیا ہوتا اب پھر فرماتے ہین کہ جب علماء
امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا تب اسکی صحت کا انکار کیا حضرت سلامت شیعہ
جسکا ہمیشہ سے آجتک انکار کرتے ہین وہ وہی تمہاری حدیث نجوم ہی کہ جسکا تمہارے کُل
علماء محققین و ناقدین نے انکار کیا ہی اور موضوع اور باطل و مکذوب و مردود کہا ہی اور اُنمین

کیون مقتدی اور مقتدا انکا بنایا نہین لگتا ہو غرض ایسی حدیث کا جو مشعر بر اہلبیت ہو اسکا شیعہ کیون انکار کرینگے اور اگر انکار کرے تو اپنی کتابون مین کیون مندرج کرتے اور انکے مذہب کے لیے تو نہایت مفید ہو کہ اہلبیت کو قابل اقتدا بتاتے ہے اور امثال ثلثہ کو کناری جہنم کی لیجاتی ہی شیعہ اسکا انکار کیون کرین اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ شکر ہو کہ اللہ انہو حدیث سے انکار نہین کیا بلکہ تحریف معنوی کی سبحان اللہ کیا عقل ہو ہم نہین سمجھتے ہین کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم تو اسکو نہ لفظا نہ معنی کبھی حدیث کہتے ہی نہین بلکہ قول سائل کہتے ہین ہان صحیح کو البتہ حدیث کہتے ہین اور اسکو متعلق بقول ثانی کرتے ہین پس قول اول کو حدیث لفظا کہتے ہین اور نہ معنی کہتے ہین مختصر بیان اسکا یہی ہی کہ امام جعفر علیہ السلام سی ایک شخص نی پوچھا کہ آپ کیا فرماتی ہین اس قول کی بارہ مین اور اس قول کی بارہ مین حضرت نی ارشاد فرمایا کہ صحیح ہی بدین قیود و شروط حضرت مخاطب کے موچی صاحب نے بکذب و دروغ ہذا صحیح کا ترجمہ کیا کہ حضرت نی فرمایا کہ دونو حدیثین صحیح ہین جناب صاحب تحفہ اسپر مواخذہ کرتی ہین کہ کسی لفظ کا ترجمہ نہین ہی کہ دونو حدیثین صحیح ہین بلکہ ترجمہ ہذا صحیح کا یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس یہ ہو سکتا ہی کہ مراد امام کی تصحیح قول ثانی ہو بان قیود و شروط پس صحت قول اول تمہی کہان سی ثابت کی اور بعد اسکی فرمایا ہی کہ بلکہ ہم کہتی ہین کہ ضرور ہی کہ اسکو ہم متعلق بقول ثانی کرین اور اسپر دلیل قائم کی ہی ہماری حضرت مخاطب یہ بات تو سمجھتی نہین اور کہتی ہین کہ اسکی صحت تو یقینی ہی نہین معلوم کیونکر یقینی ہو گئی کوئی ٹوٹی پھوٹی بھی دلیل اسکی صحت پر قائم نہین کی زبردستی کل مچاتی ہین کہ صحیح ہی صحیح ہی ہم کہتی ہین غلط ہے غلط ہی مناسب مقام یہ معلوم ہوتا ہی کہ دینداروں کی توضیح کی لیے ہم یہان ایک مثال بیان کرین اور اگر جہالت شعار لوگ مثل ابوجہل اور ابولہب کے نہ سمجھین تو سمجھنیوالے سمجھ جائینگے مثال اسکی یہ ہی کہ ایک شخص ایک طبیب حاذق کے پاس جاوے اور کہے کہ کیا فرماتے ہین آپ اس بارہ مین کہ زید مدقوق و مسلول ہی اور عمر بکبود و مطحول ہی طبیب جواب مین کہے کہ یہ اچھا ہو جائیگا بشرطیکہ دوا اور پرہیز کرے عقلا تو یہی سمجھینگے کہ طبیب نے بہ نسبت عمر کے بیان کیا ہو مگر امثال مخاطب اور حد فاسد انکے اس مقام پر کہینگے کہ نہین طبیب نے دونو کا

حال بیان کیا ہی یا مطلق مریض کا حال بیان کیا ہی پس اگر ایسے لوگون کے جواب مین کوئی شخص کہے کہ یہ تم کیونکر کہتے ہو سلیے کہ جائز ہی کہ طبیب نے آخر والی کا حال بیان کیا ہو پھر دونو کا حال کہانسے نکلا تو اُسکے جواب مین امثال مخاطب فرمائین کہ تمہارے احتمالی سخن سے یقینی بات کہ اچھا ہوجانا زید کا ہی رفع نہین ہوسکتا اور اگر پوچھنے والا قول طبیب کو عمر ہی کے بارہ مین سمجھتا تو پھر طبیب سے کیون نہ پوچھتا کہ آپ نے تو عمر کا حال بیان کیا پھر زید کا کیا حال ہی اور اگر وہ دونو کا حال سمجھا تو طبیب نے اُسکو گمراہی مین ڈالا اور حقیقت یہ ہی کہ طبیب نے کسیکو گمراہی مین نہین ڈالا مگر امثال مخاطب کی بدعقلی نے اُنکو گمراہی مین ڈالا ہے وتلك الامثال نضربها لقوم یعقلون وان لم یعقلها السفهاء الحمقاء الجاهلون و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اس جواب باصواب مین مین خطائین ہین **اقول** جواب حقیقت مین بہت باصواب ہی اور آپکی خطائین محض ناصواب اگر آپکو ہم عاقل ور دانا جانتے تو اس مقام پر ہمکو بہت غصہ آتا لیکن چونکہ آپ کو جاہل ور دیوانہ سمجھتے ہین اس لیے ہمکو بہت ہنسی آتی ہی صاحب استقصاء تو یقین صحت حدیث کو بابداع احتمال غیر صحت باطل کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین کہ امر محتمل سی امر یقینی نہین باطل ہوتا آخر یہ نہین سمجھتی کہ احتمال عدم صحت متیقن صحت کو باطل کرتا ہی یہ صحت یقینی کہانسی ٹھہرا جو آپ فرماتی ہین کہ امر یقینی احتمال سی نہین باطل ہوتا آجتک کسی صاحب عقل نی خواہ مسلم ہو خواہ کافر خواہ ملحد ہو خواہ دہری قضیہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کو باطل نہین سمجھا مگر ہمارے حضرت مخاطب ایسے جاہل ہین کہ ایسی بدیہیات کا انکار کرتے ہین اور جو کچھ منھ مین آتا ہی مثل دیوانون کے بکتے ہین ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کیونکر کچھ سفہا ان حضرت کو عقلا مین سے گنتے ہین لیکن اگر ایسا ہو تو خدا اپنے گدھون کو موہن بھوگ کیونکر کھلاے **قولہ** اس جواب کو یقیناً بیان نہین فرمایا **اقول** مجیب اپنے جواب کو یقیناً بیان فرماتے ہین چنانچہ متصل اسی قول کی جسکو آپ نے نقل کیا ہی فرماتے ہین حدیث بلاشبہ احتمال ہذا رد کہ جواب آنحضرت متعلق

بمحض حدیث ثانی باشد نهی آپ نے اس عبارت کو جو یقینیت جواب پر دلالت رکھتی ہی مفر اپنے
مطلوب کا سمجھکر بخیانت نقل نہ کیا اس لیے کہ ظاہر ہی کہ احتمال یقینی ہونے سے جواب یقینی ہو جائیگا پھر
آپ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جواب یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی اور یہ احتمال یقینی بشبہہ صحت حدیث کو
باطل کرتا ہی پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ صحت حدیث یقینی ہی خلاصہ کلام اس مقام پر یہ ہی کہ موجی
صاحب مدعی دعوی صحت حدیث نجوم کا کرتے ہین دلیل اُس پر یہ لاتے ہین کہ حدیث نجوم کو امام
رضا علیہ السلام نے صحیح کہا ہی اور جسکو امام رضا علیہ السلام صحیح کہین وہ صحیح ہی نتیجہ حدیث نجوم صحیح ہے
صاحب استقصا مانع ہین اور منع کرتے ہین صغرای دلیل کو اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہی
سند منع کی ضرورت نہین ہی مدعی کو چاہیے کہ اپنی صغری کو ثابت کرے لیکن صاحب استقصا نے
منع صغری پر تبرعاً و احساناً ایک سند بھی بیان کی کہ قول امام رضا علیہ السلام مین لفظ صحیح متعلق
بقول ثانی ہی نہ بقول اوّل اور جب اسکا احتمال ہوا تو تمہارا صغری باطل ہوا پھر فرمایا کہ
ہر چند ابطال استدلال کے لیے بھی احتمال کافی ہی لانہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
لیکن ہم اسپر ترقی کرکے اس احتمال کو حتماً و جزماً ثابت کرتے ہین اور بعد اقامت برہان
کے فرماتے ہین کہ بالبداہتہ قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام بہر دو حدیث متعلق
نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی لہ بیان فرمودہ الی اخر ماقال پس تعجب ہے کہ
ہمارے مخاطب خوش فہم کیونکر فرماتے ہین کہ واجب است و یقین است نہین بیان کیا جسکو
انسان کہے کہ قطعاً ثابت شد اُسکو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ یقیناً نہین بیان کیا **قولہ** تیسرے
یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہی **اقول** اس فقرۂ مہملہ کے معنی نہین سمجھ مین آتے کہ مراد
اس سے آپ کی کیا ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ احتمال ضعیف ہی تو یہ اوّل بحث ہی ضعف و قوت کا کیا ذکر
ہی صاحب استقصا نے دلیل اوپر قطعیت اس احتمال کے قائم کی ہی ہر چند احتمال ضعیف بھی
واسطے بطلان قطعیت دلیل کے کافی ہی کما مر چہ جائے اسکے کہ احتمال قطعی ہو **قولہ** سائل
کے قول کی تصدیق کی **اقول** قول سائل تو فقط سوال تھا دو قولون سے پیغمبر کے پس اگر حضرت

نے تصدیق قول سائل کی تو تصدیق سوال کی اور تصدیق سوال کے معنی یہ ہین کہ سوال بیجا
نہین ہو گو جس چیز سے سوال کیا ہو وہ بیجا ہو یہ کیا آپ لغو کہتے ہین یہ کیون نہین کہتے ہین کہ سائل
نے دو قولون سے سوال کیا ہم دونو قولونکو ایک قول کیے دیتے ہین تو ہم کہینگے کہ نہایت
دانشمندی آپ کی ہو کو جو عبارت حدیث آپ نے نقل کی ہو اس مین صاف ہو کہ
عن قول النبی دعن قوله فلان تثنیت کی صاف صراحت ہو اور یہ تثنیت فقط لفظا نہین ہو
بلکہ معنی بھی ہو پس دو قول کو کہ نہ متحد اللفظ ہون نہ متحد المعنی ایک کہنا یہ آپ ہی کا کام ہو اور جب
دو قول ٹھہرے تو پھر ہذا کہ بو واحد کے لیے ہو دو مشار الیہ سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہو اگر
حضرت کو دونو کی تصدیق منظور ہوتی تو ہذان صحیحان فرماتے قولہ یہ نسبت مدح صحابہ کے
اقول ہرگز سوال سائل مدح وذم صحابہ سے نہ تھا بلکہ دو حدیثون کی صحت کو پوچھتا تھا حضرت
نے ایک کو فرمایا کہ صحیح ہو اور اگر دونو کی صحت بیان کرنی منظور ہوتی تو ضرور ہذان صحیحان فرماتے
اور جب یہ فرمایا تو کس دلیل سے ثابت ہوا کہ مراد حضرت کی تصحیح قول مادح ہو نہ تصحیح احد الحدیثین
حالانکہ قول مدح کا بیان کہین ذکر نہین اور اگر ہم اسکو مسلم بھی کرلین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہو
بلکہ آپ کا ضرر دوچند ہوا جاتا ہو اسلیے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول مدح کی
تصحیح کی نہ دونو حدیثون کی پس آپ کی عنایت سے ایک نہ شد تو تھا ہی اب ہر دو نشد
ہوجائیگا علاوہ اسکے قول بمدح بھی ایک قول نہین ہو بلکہ باعتبار دو مدحون کے دو قول ہین
پس تاویل بقول مدح سے کچھ فائدہ نہوا اور اگر فرمائیے کہ مطلق مدح مراد ہو تو علاوہ اس کے
کہ صحت دونو حدیثون کی ہاتھ سے جاتی ہو وجود مطلق نہین ہو مگر امر ذہنی اور امور ذہنیہ محسوسات
مین نہین ہین پھر مشار الیہ ہذا کیونکر ہو سکتے ہین یون باتین جو چاہے بنائیے مگر ہین خود وخدا
انصاف کیجیے کہ ہذا موضوع ہو واسطے مشار الیہ واحد محسوس معین کے اور اس مین کچھ
شک نہین کہ جب لفظ اپنے معنی موضوع لہ مین مستعمل نہوگی تو مجاز ہوگی اور قول بمدح
صحابہ اس مقام پر صراحۃً مذکور نہین ہو گو اسکے معنون سے ذہن مین لازم اجاتا ہو پس موجود

مصرح کو چھوڑ کر غیر موجود کو مرجع ہذا ٹھہرانا گو بضرورت ممکن ہو لیکن یہ معنی مجازی اور تاویلی کہی جائینگے
پس کون ضرورت داعی ہو کہ معنی حقیقی کو چھوڑ کر آپ یہ معنی مجازی تاویلی بیان مراد لیتے ہین اور
ہذان صحیحان کی جگہ پر مار پیٹ کر ہذا صحیح کو بمعنی مجازی قایم کرتے ہین حالانکہ کوئی قرینہ صارفہ
عن الظاہر موجود نہین ہو پس قطع نظر اسکے کہ شیعہ ایسی تاویلون کو مسلم نہ کرینگے یہ تو فرمائیے کہ
ہذان صحیحان مین کیا نقص تھا جو اسکی جگہ پر ہذا صحیح کہا گیا اور اس تاویل کی کونسی ضرورت
داعی ہو اور اگر فرمائیے کہ ہمکو ضرورت اسکی داعی ہو کہ شیعون کو ہرا دینا اور ثلثہ کو مقتدا بنا دینا
اس پر موقوف ہو تو دنیا مین ایسی باتین بنانا کچھ دشوار نہین ہو مشکل یہی ہو کہ جب مالک روز
جزا پوچھیگا کہ ایہا الشقی ما حملک علی ہذا التاویل تو کیا جواب دیجیگا بجز اسکے کہ ملائکہ سے پوچھیے
کہ ہل الی مرد من سبیل **قولہ** تو پہلی حدیث کا کیا جواب ہو **اقول** سائل نے حضرت کا مطلب سمجھا
اور اپنے سوال کا جواب پایا آپ کی سمجھ مین آوے یا نہ آوے آپ جب ہذا و ہذان مین
فرق نہین سمجھتے اور دو قول کو ایک قول کہتے ہین تو آپ کیا سمجھینگا لیکن ہم اپنی بزاخفش
کو سمجھائے دیتے ہین پس جانیے کہ سوال سایل متضمن تھا اور پر دو قول کی ایک قول بطور
اُسکے بیان کے صحیح نہ تھا اور ایک قول صحیح تھا حضرت نے جب قول آخر کو فرما دیا کہ یہ صحیح ہو تو
اسی سے نکلا کہ وہ صحیح نہین ہو اور جواب اُسکا ہو گیا تو پھر ضرورت سوال و جواب کی باقی نہ رہی
ہم آپ کو ایسی مثال دین کہ آپ خوب سمجھ لیجیے اور پھر کلام نہ کیجیے مثلاً بازار مین آپ جائیے
اور جوتے والے سے کہیے کہ ہمکو جوتے دکھلائیے اور وہ دو جوڑے جوتے آپ کے
قابل پیش کرے آپ ایک کو اُس مین سے کہیے کہ یہ اچھا ہے تو وہ بمجرد آپ کے اس
کہنے کے دوسرا جوتہ اُٹھا لیگا اور پھر آپ سے نہ پوچھیگا کہ دوسرے جوتے کی نسبت
آپ نے کچھ نہ فرمایا جناب من ایسی باتین تو دن رات کے معاملات مین جاری اور ساری
ہین لیکن تعصب اور کج فہمی مرض لاعلاج ہو **قولہ** لا و نعم کچھ نہ فرمائین **اقول** اگر کسیو جہ
سے مقام مقتضی عدم جواب ہو تو جواب نہ دینے مین کیا قباحت ہو دیکھیے حدیث صحیح مسلم

قال سئل سلمة بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا نبی اللہ
ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقهم ویمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض
عنه ثم سئله فاعرض عنه یعنی جناب رسول خدا سے ایک بات مکرر پوچھی اور حضرت
نے ہر دفعہ جواب سے اعراض کیا پس جب نبی مصلحۃً جواب نہ دین فالوصی اولی قوله
اور ایک مجمل لفظ لکھکر سائل کو حیرت مین ڈالین اقول نہ تو آنحضرت نے مجمل لفظ کہا اور نہ سائل
حیرت مین پڑا اسلیئے کہ حضرت نے صاف صاف فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہی اور سائل سمجھگیا کہ وہ غلط
ہی اسی باعث سے پھر سوال بھی نہین کیا اگر مثل آپ کے نافہم ہوتا تو ضرور پوچھتا لیکن اگر آپ کی
تسکین اس پر نہین ہوئی اور خواہی نخواہی آپ کو اس پر اصرار ہی کہ ایک حدیث کا جواب نہین ہوتو
ہم اگر آپ کی خاطر سے اسکو مان بھی لین تو کوئی قباحت اس مین لازم نہین آتی اسلیئے کہ ممکن ہی کہ
کسی وقت مین کسی مصلحت سے جواب مطابق سوال نہ دیا جاے بلکہ جواب سوال سے اعراض کیا
جائے اور جب جناب رسول خدا نے مصلحۃً ایسا کیا ہو تو اگر امام نے بھی ایسا کیا ہو تو کیا قباحت
ہی اگر آپ کو باور نہو تو سنیئے ابن ملقن نے توضیح شرح بخاری مین ایک حدیث کی شرح مین
لکھا ہی کہ جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک مرد نے جناب ختمی مآب سے پوچھا کہ متی الساعۃ یعنی کب ہے
روز قیامت حضرت نے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا ما اعددت لها یعنی تم نے اسکا ساز
وسامان نہین کیا ہی وفیه دلیل علی جواز تنکب العالم بالفتیا عن نفس
ما سئل عنه اذا کانت المسألة لا تعرف او کانت مما لا حاجة لها بالناس
الی معرفتها او کانت مما تخشی منها الفتنة وسوء التاویل انتهی
یعنی اس سوال و جواب مین دلیل ہی اوپر اس بات کے کہ جائز ہے واسطے عالم کے کہ اعراض
کرے فتوی سے نفس مسئلہ کے جسوقت کہ مسئلہ قابل جواب نہو یا ایسی بات ہو کہ آدمیون کو
اُسکے جاننے کی حاجت نہو یا اُسکے جواب سے خوف فتنہ وفساد وسوء تاویل ہو اور اسی
قبیل سے ہی اعراض کرنا حضرت موسیٰ کا جواب فرعون سے جب اُسنے سوال کیا ما ماہیت

خداوند عز وجل سے اور کہا کہ وما رب العالمین یہانتک کہ جب اوسنے جواب مطابق
سوال نہ پایا تو کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون اور اسی قبیل سے
ہے یسئلونک عن الاھلہ قل ھی مواقیت للناس اور اسی قبیل سے ہے
یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اور امثال اسکی کلام خدا و
رسول مین بہت ہین پس اگر امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث کا جواب دیا اور ایک کا
لمصلحۃ نہ دیا تو کیا قباحت ہے آپ کے مفتیون نے تو ہر مفتی کیواسطے یہ امر جائز رکھا ہے **قولہ**
شاید حضرات امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان ہی ہے **اقول** امامیہ نے نہ کبھی یہ جواب دیا ہے
نہ دینگے یہ سوء ظن نسبت ائمہ علیہم السلام کی رکھنے والے وہی لوگ ہین جو ایسے احتمالات بے
سروپا اپنے دل سے گڑھتے ہین ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار امامیہ تو ائمہ کو حجت خدا سمجھتے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کہین کہ ائمہ علیہم السلام کبھی کسی کو
جواب صاف نہین دیتے بلکہ شیعون کا یہ عقیدہ ہے کہ جو جواب ائمہ دیتے ہین وہ ایسا دیتے
ہین کہ سائل کو پھر حاجت سوال نہین ہوتی گو ایسے کودن جو کالالہ اور اباً کو نہ سمجھین نہ سمجھین **قولہ**
اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرما دین **اقول** علم فصاحت وبلاغت
مین ثابت ہوا ہے کہ کلام مطابق مقتضاے مقام ہونا عین بلاغت ہے پس جس مقام پر کہ
مقام مقتضی ہوگا گول بات کہنے کا واجب ہے بلغا کے لیے کہ گول بات کہین اور جو مقام مقتضی
صاف بات کہنے کا ہوگا وہان ضرور ہے کہ صاف بات کہین پس آپکا یہ کہنا کہ ہمیشہ گول بات کے
سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرما دین یہ محض جھوٹھ ودعوای بلادلیل ہے اور ظن غالب ہے کہ اہلسنت
آپکو ایسی دعاوی کاذبہ مین بسبب تومذہبی کے معذور فرما دین اور اگر اس لحاظ کو پیش نظر رکھینگے
تو اپنی احادیث صحیحہ کا کہ جس مین صاف صاف مبہم اور مجمل اور گول بات کہنا جناب رسولخدا
کا بروقت اسکے مصرح ہے کیا جواب دینگے چنانچہ اکابر و اعاظم اہلسنت نے لکھا ہے کہ جب کوئی
اعرابی جناب رسولخدا سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت جواب صاف دینمین توقع فتنہ و

فسادا اور سائل کے مضطرب الایمان ہوجانے سے ڈرتے تھے تو جواب بطور توریہ وایہام کے
دیتے تھے چنانچہ حدیث ابن ملقن اسی قبیل سے گزر چکی ہو اور جلال الدین سیوطی نے رسالہ فوائد
کامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ مین لکھا ہو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سألہ اعرابی
وخاف من افصاح الجواب الفتنۃ واضطراب قلبہ اجابہ بجواب فیہ
توریۃ وایھام کالحدیث الذی اخرجہ البخاری انہ سئلہ رجل
عن الساعۃ فنظر الی احدث القوم سنا فقال ان یستنفذ ھذا عمرہ لم
یمت حتی تقوم الساعۃ قال العلماء کان الاعراب یسئلونہ کثیرا
عن الساعۃ فخشی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ لھم لا اعلمھا فتنتھم
وشکھم فی نبوتہ فاجابہ بجواب فیہ توریۃ وایھام ومرادہ ان بلغ الغلام
اقصی العمر لم یمت حتی یقوم علی الحاضرین ساعتھم بان یموتوا
کلھم وقیام ساعۃ کل احد موتہ محصل اسکا یہ ہو کہ جسوقت کوئی اعرابی حضرت
سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت بخوف فتنہ واضطراب قلب اُسکی جواب صاف نہ دے سکتے
تھے تو جواب بتوریہ وایہام دیتے تھے چنانچہ بخاری نے یہ حدیث لکھی ہو کہ ایک شخص نے
سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی پس حضرت نے نظر کی طرف ایک نوجوان کے کہ سب سے سن مین
کم تھا اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر تمام پاوے تو نہین مریگا تا اینکہ ساعت قائم ہو پس علمانے توجیہ
مین اس حدیث کی کہا ہو کہ اعراب اکثر حضرت سے روز قیامت کو پوچھتے تھے اور حضرت
ڈرتے تھے اُنکے فتنہ مین پڑنے سے اور شک کرنے سے نبوت مین اگر صاف فرماتے کہ
مین نہین جانتا پس جوابدیا ساتھ توریہ اور ایہام کے اور مراد حضرت کی یہ ہو کہ اگر یہ نوجوان اپنی
عمر پاوے تو نہ مریگا یہانتک کہ قائم ہو اوپر حاضرین کے ساعت اُنکے ساتھ اسطرح کہ مرین
سب اُنکے اور قیام ساعت ہر شخص کا موت اُسکی ہو انتہی اور پھر اُسی کتاب مین مسند بزار اور معجم کبیر
طبرانی سے ساتھ اُس سند کے کہ رجال اُسکے رجال صحیح کے ہین سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہو

ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال فاین ابوک قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار ھذا حدیث صحیح وفیہ فوائد منھا بیان ان السائل کان اعرابیا وھو فی مظنۃ خشیۃ الفتنۃ والردۃ ومنھا بیان ان الجواب فیھا ایھام وتوریۃ اذ لم یصرح فیہ بان الاب الشریف فی النار انما قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل علی ذلک انما قد یفھم منھا بحسب السیاق والقرائن وھذا شان التوریۃ والایھام فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ الحال ومخالفۃ ابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ ارتدادہ لما جبلت علیہ الانفس من کراھۃ الاستیثار علیھا ولما کانت عادۃ الاعراب من غلظ لکذ بسوا الجفافا وردلہ جوابا موھما مطیبا لقلبہ الی اٰخر ما قال

محصل اسکا یہ ہی کہ ایک اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کہان ہی باپ میرا فرمایا کہ جہنم مین اُسنے پوچھا کہ کہان ہین باپ آپ کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت دے جہنم کی اور یہ حدیث صحیح ہی اور اس مین چند فائدے ہین از انجملہ یہ ہی کہ سائل اعرابی تھا اور اُس سے مظنہ فتنہ وارتداد تھا اور از انجملہ یہ ہی کہ جواب اس حدیث مین بطور توریہ وایہام کے ہے اسلیے کہ حضرت نے تصریح نفرمائی کہ آپکے والد ماجد کہان ہین بلکہ فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت آتش کی دے اور یہ ایسا جملہ ہی کہ دلالت نہین کرتا مطابقت اِس معنی پر کہ حضرت کے باپ بھی آتش مین ہین ہان بحسب سیاق وقرائن یہی ظاہر ہوتا ہی اور یہی ہی شان توریہ ایہام کی کہ ظاہر اوسکا اور اور باطن اُسکا اور ہوتا ہی پس مکروہ جانا آنحضرت نے اظہار حقیقت حال کو بخوف اُسکے ارتداد کے اور ایک جواب موہم خوش کرنیوالا اُسکے دل کا دیا پس اگرچہ علماء اہلسنت کا

تو ریہ نام رکھیں مگر اخفائی حق بعبارت تحتمل الباطل محل نہ آیا اور شیعہ اسکو قسم من التقیہ کہتے ہیں
پس مآل واحد ہوا اگرچہ نام جو چاہے رکھ لیجیے اور گول بات بھی ترجمہ لفظ ایہام اور موہم کا ہی
پس اگر ائمہ علیہم السلام نے بھی نظر بمقتضائی مقام کسی جگہ پر گول بات کہی تو کیا قباحت لازم آئی
اور باقی یہ جواب آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ گول بات کہیں یہ محض کذب و دروغ بے فروغ ہے
ولعنة اللہ علی الکاذبین کتب اربعہ وغیرہ میں ہزار در ہزار احادیث ائمہ علیہم السلام
سے اصول و فروع میں کھلی ہوئی صاف صاف تکذیب مذہب سنیہ اور تصدیق مذہب
شیعہ منصوص ہو موجود ہیں پھر کل گول بات کہاں سے ہو سکتی ہے **قولہ** مکرر استغفار کرنا
اقول مگر جب استغفار کرنا کہ حدیث اول کو غلط نہ سمجھا استغفار مکرر کرنا بھی ایک دلیل ہے
کافی اور وافی کذب حدیث نجوم پر لیطور اہلسنت **قولہ** دھوکہ میں ڈالا ہوگا **اقول** نہ سائل
دھوکے میں پڑا نہ شیعہ بحمد اللہ دھوکے میں پڑے مگر امثال آپ کے اور آپ کے
مولوی صاحب البتہ دھوکے میں پڑے لیکن کیا قباحت ہے جب قرآن کی شان میں ہے
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین
پس اگر کلام ائمہ کو بھی کہ ثانی قرآن ہیں فساق و فجار گمراہ ہوں تو ہو سکتا ہے فذرھم فی سکرتھم یعمھون

قال المخاطب المقام ھذا باللہ حسبنا السلام

لیکن اگر ہم اس روایت میں امام کی تصدیق کو بھی تسلیم کریں کہ صرف اس حدیث کے بیچ میں ہے تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہیں بچتی اس لیے کہ قطع نظر اس روایت اور اس کتاب کے اور
روایتوں سے بھی صحت مضمون حدیث اصحابی کالنجوم کی ہوتی ہے پس اگر علماء امامیہ اس
روایت میں اس حدیث کی تکذیب کریں تو اور احادیث کو کیا کرینگے اور کہاں تک ائمہ
کرام کے قولوں کو جھٹلا دینگے چنانچہ اب ہم اس حدیث کی صحت دوسرے طریق سے
ثابت کرتے ہیں ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاستفسار میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا

نے فرمایا کہ انا کالشمس و علی کالقمر و اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم
مین مثل سورج کے ہون اور علی مثل چاند کے اور میرے اصحاب مثل ستارون کے
جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے معلوم نہین کہ اس حدیث کو دیکھکر کیسا شعلہ جانسوز
علمار امامیہ کے سینہ مین نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکے خرمن عقل و خرد کو کیسا جلاویگا
ہان اسکی بھی تاویل کرینگے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے
اور اب بھی بیان کرتے ہین لیکن قبل جواب دینیکے ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب اس حدیث
کی صحت ثابت ہوگئی تو عیون اخبار مین جو امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ہوتی
ہی اوسکا کسی منھہ سے انکار کرینگے اور جو عبارت زائد من لم یغیر یعنی اُس روایت
مین ہی اوسکو شان مین اہلبیت کے کیونکر صادق سمجھینگے اب اِس تاویل کو جو اس کی نسبت
ہی غور سے سینئے کہ جو تقریر اِس علامہ اثنا عشری نے کی ہی وہ اس امر پر دال ہی کہ مراد
اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اسلیے کہ اوپر اِس حدیث کے یہ بیان ہی کہ نبوت مثال
نور آفتاب کے ہے اور امامت مانند چاند کے روشنی کے اور علم علما کا مانند
چمک ستارون کے وہذہ عبارتہ بلفظہ ورد فی اصطلاح القوم تسمیۃ الولایۃ
بالشمسیۃ والقمریۃ والمراد بہما ولایۃ النبی وولایۃ الولی ونسبۃ العلماء
الیہما کنسبۃ النجوم الی القمر والشمس الی قولہ فکذلک لا یکون العلماء الیہما
قدرۃ ولا ظہور مع وجوہ الاوصیاء وانوارہم من حیث الولایۃ ویرید
ذلک کلہ ما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ انا کالشمس
وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم پس ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا
مین داخل ہین نہ علمار مین اور تمثیل نجوم کی علمار پر صادق ہی نہ اوصیا پر تو اس علامہ کی تقریر
سے ظاہر ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب سے مراد اہلبیت نہین ہین بلکہ علما ہین اور
اس سے ہمارے دو مطلب ثابت ہوگئے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین

یقول المتمسّک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

مکرر گزارش خدمت شریف ہوا کہ علماء امامیہ تمہارے علماء محققین کیطرح اُس حدیث نجوم کے منکر ہین جو تمہاری کتابون مین بلا تقیید و بلا تفسیر منقول ہی لیکن جو اُنکی کتابون مین بہ تفسیر موجود ہی اُسکا انکار نہین کرتے ایسی احادیث مفسر و مقید کا ذکر کرنا محض لغو ہی اور یہ حدیث بھی مفسر بعلما ہی اور مراد علما سے علماء آل محمدؐ ہین کہ وہی اہلبیت علیہم السلام ہین اور عنقریب ثابت ہوگا کہ غیر آل محمدؐ مراد لینا آپ کا محض لغو اور باطل ہی بہرکیف آپ کو لازم تھا کہ توثیق اس حدیث کی پہلے سنداً و متناً و دلالۃً ثابت کرتے تب اس سے استدلال کرتے خود ملا حید آملی کہ متصوفین سے ہی اور تابعین ابن اعرابی ممیت الدین سے اُسکو شیعہ کب معتبر کہتے ہین اور اُسکی کوئی کتاب جامع الاستفسار بھی نہین ہی مگر آپ کے طغیان قلم نے اسرار کو استفسار کیا ہی بہرکیف مصنِف اور مصنَف سب غیر معتمد حدیث بھی مرسل کسی راوی کا نام و ذکر تک نہین پھر شیعون پر استدلال ایسی حدیث سے کرنا کیونکر ہو سکتا ہی پس ضرور تھا کہ توثیق مُصنِف اور مُصنَّف اور حدیث کی ہمارے علماء مقبولین سے ثابت کر لیتے تب کچھ گفتگو کرتے یہ کلام بحسب سند تھا لکن بحسب متن پس ان الفاظ سے کہین ہماری کتب معتبرہ مین موجود نہین ہی لکن بحسب دلالت پس اگر آپ کی نافہمی سی مطابق مقصود ہمارے نہین ہی تو مطابق آپ کے مقصود کے بھی نہین ہی اسلئے کہ مقصود آپ کا تو صحابہ بلکہ ثلثہ کو مقتدا بنانا ہی حالانکہ اسمین تفسیر بعلما ہی عام اس سے کہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ اور بہت ظاہر ہی کہ جہال معنی ابّاً و کلالۃ اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال علما کے شمار مین کب آسکتے ہین پس یہ حدیث تو آپ کے لیئے سَمّ قاتل اور زہر ہلاہل ہی اور مستدل جاہل اور غافل و لا یعقل ہی علاوہ اس سے عبارت مین حذف و اسقاط کر کے خلط و خبط کیا کہ کسی طرح اپنا مطلب ثابت کرے غافل اس سی کہ

فقرہ لایکون للعلماء قدرۃ و لاظہور مع وجود الاوصیاء نی حق ثلثہ کار کارد ابو لولو کیا اسلیئے کہ باوجود
وصی برحق اور ولی مطلق جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے اوصیاء کے ثلثہ کے لیے کوی قدرت اور
ظہور نرہا پس اگر بفرض محال وہ علما ہی ہون تو باوجود آفتاب اور ماہتاب کے مثل ستارے
بیکار ہوئے پس قابل اقتدا نہونگے اور اہتدا فرع اقتدا ہے پس بایہم اقتدیتم اہتدیتم بنظر اونکی باطل
ہوگیا حفظت شیئاً وغابت نک اشیاء برخلاف اسکے کہ جب علماء سے علماء آل محمد مراد ہون
کہ بعد وصی ہونے کے مصداق بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے ہونگے کما سیجیئ عنقریب فانتظرہ **قولہ**
بہ نسبت دوسری حدیث کے سمجھین **اقول** آخر جھک مار کر جھوٹے منھ سے یہ تو نکلا کہ تصدیق
دو حدیثون کی امام کے قول سے نہین ہوتی اب کوئی حدیث بلا تقلید و تفسیر دکھلا و تو ہم جانین کہ
تم سچے ہو تمہارے خر کابلی سے تو ہو ہی نہین سکا خر کوہاے کابلی سے کیا ہوگا **قولہ** تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی **اقول** حضرات اہلسنت اپنی جان بچانیکی فکر کرین کہ اس حدیث
سے حدیث اقتدوا بالذین من بعدی باطل ہوئی جاتی ہے اور شیعونکو با قتدا ای علی و عباس و
سعد عبادہ شیوخ ثلثہ کو غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن کہنیکی جگہہ ملتی ہی و باقتدای
حضرت عثمان بلکہ حضرات ثلثہ توہین و تذلیل صحابہ کبار کی گنجائش ہوتی ہے ہان اتنا فرق ہوتا ہے
کہ حضرت عثمان اور اُنکے اخوان نے کرام کی تذلیل و توہین کی اور شیعہ لئام کی کرتے ہین
کما مر **قولہ** صحت دوسری طریق سے ثابت کرتے ہین **اقول** جس حدیث سے آپ صحت ثابت
کرتے ہین اُسکی صحت خود غیر مسلم ہے اور قطع نظر اسکے اسکا فقرہ اول تو آپ کا جگر سوز اور
سینہ دوز ہے اس لیے کہ اُس مین مذکور ہے کہ انا کالشمس وعلی کالقمر اور ظاہر ہے کہ ؎
خور چو نماید غروب ماہ نماید طلوع ۔ پس آپ کے ثلثہ کس ظلمات ضلالات مین گئے کہ فاصل خلافت
بلا فصل ہوے جب یہ فقرہ آپ کو وادی ہلاکت ابدی مین پہنچ چکا تو فقـــرہ اصحابی
کالنجوم کس کام آویگا **قولہ** اُسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے **اقول** ہم آپ کے اوپر کے نیچے
کو مدخول کر چکے **قولہ** امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ثابت ہوئی **اقول** ابھی تمنے

چار سطر پیشتر اقرار کیا ہو کہ ہمنے فرض کر لیا کہ امام رضا کے قول سے صحت نہین ثابت ہوئی پھر کس منھ سے نکلتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کے جواب سے صحت ثابت ہوئی فانت کالتی نقضت غزلها انکاثا یہ بار بار بازگرانا اور پلٹ پلٹ جانا آپ کی تیزی کے سبب سے ہے قولہ اُسکو شان مین اہلبیت کی کیونکر صادق سمجھینگے اقول سابق مین گزر چکا کہ اوسکو متعلق دعوٰی صحابی کا کرکے شان اصحاب ثلثہ مین سمجھتے ہین نہ شان اہلبیت مین دعلی التنزل تقیید مقام تفہیم ہو کمام قولہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول فہم تمہارا محض غلط ہو مراد اہلبیت ہی ہین جیساکہ بعد اسکے بشہادت ملک العلما بھی ثابت کیا جائیگا کہ تقریر راس علامہ اور راُس علامہ کی ایک ہی قبیل سے ہو قولہ اور ظاہر ہو کہ ائمہ کرام اوصیا مین داخل ہین نہ علما مین اقول یہ سارا گرجنا اور تڑپنا فقط اس بات پر تھا کہ اوصیا علما نہین ہین سبحان اللہ کیا جہالت ہو اتنا نہین سمجھتے کہ اوصیا کیا جہلا ہوتے ہین بلکہ بالضرورۃ اوصیا وہی لوگ کیے جاتے ہین جو علما ہوتے ہین بلکہ اعلم العلما ہوتے ہین تاکہ ترجیح بلا مرجح اور ترجیح مرجوح اور تفضیل مفضول کہ عقلاً و نقلاً باطل ہو نہ لازم آوے لایستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون حضرت مخاطب عجب کون ہو کہ عبارت علما کو نہین سمجھتا پھر کلام خدا و رسول کو کیا سمجھیگا مطلب عبارت ملاحیدر آملی ظاہر ہو مگر ہمارے حضرت کو لیاقت فہم کہان ہو وہ نبوت کو تعبیر بنبیت اور ولایت کو تعبیر بتمربت کرتے ہین اور مراد اُنکی ولایت سے نیابت حقیقی رسول ہو کہ اُسی کو تعبیر بوصایت بھی کیا ہو پس غرض اُنکی یہ ہو کہ اوصیا جبتلک درجہ وصایت و نیابت کو نہین پہونچے ہین علما ہوتے ہین اور بعد اُس درجہ پر فائز ہونے کے وہی علما اوصیا ہوتے ہین پس جس زمانہ تک کہ جناب امیر علیہ السلام موجود تھے حسنین علیہما السلام کیلئے عہدۂ ولایت و وصایت نہ تھا پس یہ دونو بزرگوار اُسوقت تک امام ناطق نہ تھے بلکہ امام صامت تھے اور بعد جناب امیر علیہ السلام تعلق ولایت و وصایت با امام حسن علیہ السلام تھا امام حسین علیہ السلام اسوقت امام صامت تھے اور اسی طرح ہر ائب اپنے سوٗب عنہ کے سامنے امام صامت تھا پس

امام صامت کو تعبیر بعلما کرتے ہین اور امام ناطق کو تعبیر باوصیا در کہتے ہین کہ جسطرح پیغمبر کے سامنے قدرت اجراے احکام اور ظہور آثار نیابت علی وجہ الاستقلال والاتمام جناب میر علیہ السلام کو بھی اُسی طرح سے ہر نائب کو تا زمانہ منوب عنہ کوئی قدرت اور ظہور نہ تھا بالجملہ ہر وصی بعد وصی ہونیکی وصیا مین ہوگا اور قبل وصی ہونے کے ضرور ہے کہ اعلم العلما مین سے ہو ورنہ کیا وجہ کہ اوسکو وصایت پہونچی اور غیرون کو نہ پہونچی اگر ایسا نہو تو وہی ترجیح مرجوح لازم آوے پس اب آپ فرمائیے کہ علما اہلبیت ہوے یا اصحاب ثلثہ کہ جو جہل الجہلا شیعون کے نزدیک تھے اور جبکہ آپ نے علماء اثنا عشری کہا تھا اُسنے ثلثہ کو نجوم بنایا یا علماے آل محمد کو **قولہ** ہمارے دونو مطلب ثابت ہوگئے **اقول** ایک بھی ثابت نہوا اسلیے کہ صحت حدیث مفسر بعلما رآل محمد ثابت ہوے نہ صحت حدیث مطلق جسکے راوی اہلسنت ہین اور محققین اُنکے مثل ہمارے اسکو کاذب اور موضوع اور باطل سے کہتے ہین اور نجوم علماے آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت ہین اور آپکا تیسرا مطلب جو اصلی تھا یعنی ثلثہ نجوم ہین وہ بھی نہ ثابت ہوا پس مناسب یہ کہ کہا جائے کہ تینون غا ہوگئے تعجب ہے کہ دو کا ذکر کیا اور تیسرے کو جو سب سے بڑا تھا ہپ وغپ کر گئے **قولہ** اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین **اقول** بنا بر تحقیق علامہ اثنا عشری جسکو تمنے اپنا ظہیر سمجھا تھا اصحاب سے مراد علما ہین پس ہم آپ کے علماء سے ایک بڑے عالم کا نشان دیتے ہین جو ملقب بملک العلما ہے اور وہ علامہ شہاب الدین دولت آبادی ہین کہ فاضل رشید نے اونکو عظمائے اہلسنت سے شمار کیا ہے اور صاحب منتہی الکلام بھی اُنکو اپنا مقتدای کامل جانتے ہین اور اُنکے افادات سے متمسک ہوتے ہین وہ تفسیر اصحاب باہلبیت کرتے ہین آپ کو ضرور ہے کہ اپنے ایسے مقتدا کی اقتدا کیجیے اور پھر منہہ سے نہ نکالیے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اس لیے کہ علامہ مذکور اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین فرماتی ہین وچون زمانہ آخر آید و مانند شب تار شود ظہر الفساد فی البر والبحر فساد القلوب علی قدر فساد الزمان ثم یفشوا الکذب و در آن وقت کہ ماہتاب ولایت علی ولی غروب کند ستارگان ولایت کہ خلفای علی ولی اند

اذن واجازت باقی وپائندہ باشد و بالنجم ہم یہتدون باہم اقتدیتم اہتدیتم چون مصطفے مانند آفتاب و
علی مانند ماہتاب وخلیفہ گان علی ولی مانند ستارگان اند با وجود آفتاب ہمہ ننگرند و با وجود ماہ
ستارگان ننگرند انتہی اس روایت کو کہ جس مین تفسیر بالہبیت بڑے علامہ اہلسنت نے بتفصیل بیان
کردی ہی دیکھکر نہین معلوم کہ کیسا شعلہ جانسوز علمای اہلسنت کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ
شرارہ اونکی خرمن عقل وخرد کو کیسا جلائیگا اور جیتے جی کنار جہنم پہونچائیگا اب دیکھا چاہیے کہ
اپنے ایسے بڑے پیر اور عالم کو محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہراتے ہین یا نہین اور پھر بھی
صدوق علیہ الرحمہ پر تہمت زیادہ کرنیکی لگائے جاتے ہین یا نہین اور چونکہ قول اس علامہ اشعری
اور اُس علامہ اثنا عشری کا در باب تسمیہ نبوت و امامت شمس و قمر ایک ہی تو ضرور ہی کہ تفسیر نجوم
بااہلبیت مین بھی ایک ہی ہوا اور مراد اونکی علما سے علماے آل محمد ہون کہ کسی زمانہ مین وہی
اوصیا بھی ہوتے ہین اور علاوہ برین آپ کے علما سی اور بھی قائل ہین کہ نجوم اہتدا عترت
طاہرہ یعنی اہلبیت علیہم السلام ہین جیسے شیخ احمد بن الفضل وسیلۃ المآل فی مناقب الآل مین فرماتے
ہین اخرجہ الدار قطنی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال سمعت ابا بکر
رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ ای الذین حث النبی
علی التمسک والاخذ بہدیہم فانہم نجوم الہدی من اقتدا بہم اہتدا
یعنی فرمایا حضرت ابو بکر نے کہ علی عترۃ رسول ہین یعنی اُن لوگون سے ہین کہ رسولخدا نے جنسے
متمسک ہونیکا حکم کیا اور اُنکی ہدی پر چلنے کو کہا اسلیے کہ وہی لوگ نجوم ہدایت ہین جو شخص کہ
اُنکی اقتدا کرے ہدایت پاوے انتہی پس جب اہلبیت ہی نجوم اہتدا ہوے تو آپکے ثلثہ کہان گئے
اتنو یقین ہی کہ اہلسنت اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور تخصیص اہلبیت
بتقدیم مسند الیہ ہی کما ثبت فی بحث ما انا قلت فی علم البیان وبتقدیم ذکر التمسک المختص بہم فی حدیث
الثقلین معلوم نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی تفسیر بااہلبیت صدوق کے تصدیق کرکے سنیون کو کیسا
جلاویگی اور جیتے جی جہنم مین پہونچا دیگی

قال المخاطب لقمقام هداه الله سبل السلام

اگراس روایت پر سیری نہوئی اور حضرات امامیہ کو اپنے بزرگون کی تصدیق سننے کی خواہش ہو
تو اور بھی سنین اور تیسیری طریق سے اس کے مضمون کی صحت پر سند لیں شیخ صدوق نے
معانی الاخبار مین لکھا ہو کہ حدثنا محمد بن الحسن احمد الولید رحمہ اللہ قال
حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث
ابن کلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر بن محمد عن ابائہ علیہم السلام
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما وجدتم فی کتاب اللہ عز وجل فالعمل
لکم بہ لاعذر لکم فی ترکہ وما لم یکن فی کتاب اللہ عز وجل وکانت فیہ السنۃ منی
فلا عذر لکم فی ترک سنتی وما لم یکن فیہ سنۃ منی فما قال اصحابی فقولوا انما
مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایہا اخذ اہتدی بای اقاویل اصحابی اخذتم
اہتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ جو پاؤ تم خدا کی کتاب مین اُس پر عمل کرو کوئی عذر تمکو اسکے ترک پر نہین ہو سکتا اور جو کچھ کتاب خدا
مین نپاؤ اُس مین میری سنت پر عمل کرو کوئی عذر تمکو میری سُنت کے ترک پر نہین ہو سکتا اور
جس مین میری سنت نہ ملے اُس مین عمل کرو اُس پر کہ جو کچھ میرے اصحاب نے کہا ہو کیونکہ
میرے اصحاب تمہارے بیچ مین ایسے ہین جیسے کہ ستارے جسطرح پر جس کسی ستارہ
کو کوئی لے لے راہ پر پہونچ جائیگا اوسی طرح پر میرے اصحاب ہین کہ جس کسی قول کو میرے
اصحاب کے تم لے لوگے ہدایت پاوگے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہاری واسطے
رحمت ہو اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اسلیے کہ علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور
ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اسکی تصدیق کی ہو پس یہ حدیث معناً مطابق حدیث سابق
کے ہے بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کا فقرہ اور زیادہ ہو پس انکار حدیث سابق سے جو عیون

اخبار مین مذکور رہی کان لم یکن سمجھین پر اسی حدیث کو جو معانی الاخبار سے ہمنے نقل کی صحیح جانین تب بھی مطلب ہمارا فوت نہین ہوتا اسلیے کہ جو الفاظ اس حدیث کے ہین وہ بھی موید ہماری قول کے ہین باقی رہی تاویل و تحریف علماء امامیہ کی اوسکی نسبت بھی ہم بحث کرتے ہین اور جو کچھ تاویلات انھون نے کیے ہین اوسکو ظاہر کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ حدیث جو ہماری کتاب کی ہر گو اخبار احاد سے ہر مگر شیعون کو اسکا انکار نہین ہر اسلیے کہ زبان جناب رسول خدا سے مفسر بااہلبیت ہر اور اہلبیت کا مقتدا ہونا اور ثلثہ کا تکذب و دروغ مقتدا ہونا اس سے ثابت ہوتا ہر پس شیعہ اسکا انکار کیون کرینگے چنانچہ خود مخاطب فرماتے ہین کہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اور پیشتر اسکے فرما چکے ہین کہ علمای امامیہ نے حدیث نجوم کے انکار مین کسقدر شور و غل مچایا ہر اب تو یہ فرمایئے کہ ابتدا مین آپنے خبر انکار علمای شیعہ سے دی اب خبر اقرار علمای شیعہ سے دیتے ہین ان دونو خبرون مین کس خبر مین آپ صادق ہین اور کس خبر مین آپ کاذب ہین اور اگر یہی کہیے کہ دونو خبرین متناقضین مین صادق ہین اور علمائی امامیہ مقر اور منکر دونو ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ مابہ الاقرار عین مابہ الانکار ہر یا کچھ فرق ہر درمیان اسکے کہ جسکا اقرار ہر اور درمیان اسکے کہ جسکا انکار ہے درصورت اول عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ علمائی امامیہ کہ مثل مخاطب کے جاہل نہین ہین ایک ہی امر کا اقرار و انکار معاً کرین بلکہ اگر کسی ہندو اور یہودی اور نصرانی کے سامنے بھی آپ اسکا ذکر کرینگے تو ہرگز ہرگز آپ کے اس قول کو باور نہ کریگا اور آپ ہی کو دیوانہ و مجنون و کاذب و مفتری کہیگا اور درصورت ثانی مابہ الفرق کو اس حدیث سے آپ نے علحدہ کیون کر دیا اور فقرہ فارحہ قلوب سنیہ فقیل یا رسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کیون جدا کر دیا کہ شیعہ بغیر اس فقرہ کے اس حدیث کا اقرار ہی نہین کرتے اور اسکا جدا کرنا

بعینہ مثل اسکے سمجھتے ہین کہ کوئی ملحد و دہری کہا کرتے تھے کہ قرآن مین حکم نماز نہ پڑھنے کا ہے
لا تقربوا الصلوٰة موجود ہے اور انما الخمر والمیسر کا فقرہ چھپایا ہوا مسلمانونکا ہے اسکو ہم نہین
مانتے اور شراب پینے اور جوا کھیلنے کو حضرت بھی کا مجموعہ جانتے ہین کہ خدا نے اسکی تعریف مین
فیہما منافع للناس کہا ہے اور واثمہما اکبر من نفعہما مسلمانونکا چھپایا ہوا فقرہ
ہے تو جو جواب اس کافر اور ملحد کو آپ دینگے وہی جواب ہم شیعون کی طرف سے اپنے واسطے
تصور کر لیجیے قولہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اقول اس حدیث کی صحت مین من حیث
الکل کچھ کلام نہین مگر آپ کے کلام مین البتہ کلام ہے اسلیئے کہ اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ یہ ایک
جزو خبر تام ہی اور اس کلام تام کا کہ جسکا تمام تفسیر اہلبیت ہوا ہے تو اس بات کی ہم تصدیق کرتے ہین
اور اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ فقط اسی قدر جسکو ہمنے نقل کیا ہے یہی کلام تام ہے اور پوری حدیث
اسی قدر ہے تو آپ محض کاذب و مفتری اور دروغگو ہین اس لیے کہ جن جن کتابون کا آپ
پتا دیتے ہین ان سب مین تفسیر اہلبیت ہے پس بدون اس تفسیر کے ہم ہرگز اسکو قبول نہین
کرتے اور ہمارے محققین علما بھی نہین قبول کرتے اور مکذوب اور موضوع اور باطل کہتے
ہین اور بعینہ مثال اسکی یہی ہے کہ اگر آپ فقط لا تقربوا الصلوٰة کو آیت تام کہتے ہین تو آپ
کافر ہوتے ہین اور ہم تو اس مین کچھ شک نہین ہے بوجوہ کثیرہ منجملہ اسکے یہ ہے کہ آپ تارک الصلوٰة
ہین اور نماز خدا کو تعبیر ساتھ بدن توڑنے کے کرتے ہین جیسا کہ بعض پرچہای تہذیب الاخلاق
مین موجود ہے بہرکیف اگر آپ لا تقربوا الصلوٰة کو جزو ناقص آیت کا سمجھتے ہین اور تمام اسکا
انکار کرتے ہین تو اسی پہ ہماری حدیث نجوم کو بھی قیاس کر لیجیے کہ ہم بھی مصدق اسکے
کل کے ہین نہ جزو کے من حیث انہ ہو الکل قولہ پس یہ حدیث معنیً مطابق حدیث سابق
کے ہے اقول کذب و دروغ کا آپ پر خاتمہ ہے یہ حدیث اور وہ حدیث ہرگز ہرگز نہ لفظاً
ایک ہے جیسا کہ ظاہر ہے نہ معنیً ایک ہے اسلیے کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ مقتدا اہلبیت اطہار
اور انکے سوا کل مقتدایان باطل ائمہ یدعون الی النار ہین اور اسکے معنی یہ ہین

کہ ثلثہ اور انکے اخراب اور اذناب تا معاویہ و دیگر کلاب سب مقتدا ہین خدا کیواسطے ذرا
تو انصاف فرمایئے کہ دونو کلام متحد المعنی کیونکر ہوئے قولہ بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ اقول یہ
فقرہ بھی دلالت کرتا ہی اسی پر کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین اسلیے کہ کلام اہلبیت مین تقیہ
اختلاف ممکن ہی نہ کلام دیگر صحابہ مین کہ اہلسنت تو تقیہ کو بقیاس ابی حنیفہ نفاق جانتی ہین پس یا اپنی
صحابہ کے نفاق کے قائل ہوجائین توچشم ما روشن دل ما شاد لیکن اختلاف نفاقی کو رحمت سمجھنا کیونکر
ہوگا یا کوئی وجہ دیگر واسطے اختلاف کے معرض بیان مین لائین کتاب ایک پیغمبر ایک خدا ایک تابعین
ایک متبوعین ایک پھر اختلاف کیون ہوگا یہ بات ہم اپنے جی سے نہین کہتے ہین بلکہ تمہارے
بیان بھی بعض طرق حدیث نجوم مین یہ فقرہ موجود ہی اور اس فقرہ کو بھی تمہارے علمانے دلیل
کذب حدیث نجوم علاوہ اور دلیلون کے ٹھہرایا ہی چنانچہ نقل اسکی مطابق اصل کے کتاب مستطاب
استقصا مین موجود ہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ قولہ تکذیب امام موسیٰ رضا کی اقول فض
اللہ فاک وجعل الجنۃ مثواک تکذیب امام تم ایسے نابکار مکابر کر سکتے ہین ہم تو تکذیب حدیث
نجوم بروایت اہلسنت کرتے ہین اور امام علیہ السلام نے بھی اسکی تکذیب ہی کی ہی کوئی وجہ موجب
ترک ہذان صحیحان کی اور اختیار ہذا صحیح کے بجاے اسکے تمہارے کسی جدامجد سے بھی نہین نکلسکتی
وقد مر مستوفا قولہ کان لم یکن سمجھین اقول الحمد للہ کہ ہمنے اسکو ہباءً منثورا
اور کان لم یکن شیئا مذکورا کردیا تم سمجھو یا نہ سمجھو تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہین تم خاک سمجھوگے
قولہ مؤید ہمارے قول کے ہین اقول تائید بخبر ناقص ناقص ہی جیسے تارک الصلوۃ کے لیے تائید
بلا تقربوا الصلوۃ اور تائید بحدیث کامل کہ جسکا اختتام براہلبیت ہی عین دعوای شیعہ ہی پس اسکو مؤید لینا
کنا محض جہالت ہی قولہ باقی رہی تاویل وتحریف اقول خود تحریف کرتے ہین کہ خبر حدیث کو
ساقط کرتے ہین اور دوسرون پر الزام تحریف لگاتے ہین اور تاویل تو اسکو کہتے ہین کہ لفظین
وہی ہون اور معنی خلاف ظاہر لیے جائین یہان تو حدیث مین تنصیص بلفظ اہلبیت مروی ہوئی
ہی اسکو تاویل کہنا سراسر تعصب ہی حدیث مین لفظ اہلبیت نبوی اور معنی اصحاب مین اہلبیت کوئی کہتا

تو البتہ تاویل کر سکتے تھے کو دلائل عقلی نقلی بعض مقامات مین تاویل واجب ہوتی ہے جیسے آیات
اور روایات تشبیہ وتجسیم مین پس اگر تفسیر اہلبیت مفسر نہوتی تو بوجہ عدم جواز اقتدای غیر معصوم بدلائل
عقلیہ ونقلیہ خواہی نخواہی ضرور ہم بھی تاویل کرتے لیکن جب ہماری حدیث مین منصوص ہے تو ہمکو تاویل
کی کیا حاجت ہے اور تحریف اسکو کہتے ہین کہ صورت کلام بگاڑ دیجاوے جیسے حضرت عثمان نے
کنتم خیر ائمۃ کو حذف کرکے خیر امۃ رکھ لیا یہ تحریف ہے لعن اللہ محرفین الکلم عن مواضعھا
کیون حضرت ہمارے علما نے اس حدیث مین کس لفظ کی صورت بگاڑی ہے بیان تو جو صاف
ہمارے راوی نے روایت الحق کی ہے وہی علمای امامیہ کہتے ہین اور شیعہ اُسی کو تسلیم کرتے ہین
اگر کوئی دوسرا مذہب والا نہ تسلیم کرے تجہنم ہم کب کہتے ہین کہ خواہی نخواہی اوسکو اہلسنت بھی
تسلیم کرلین قل یا ایھا الکافرون لکم دینکم ولی دین

قال المخاطب القمقام هداہ اللہ سُبل السلام

واضح ہو کہ شیخ صدوق نے اس حدیث کو جسطرح اوپر ہم نے نقل کیا لکھکر یہ الفاظ اور بڑھا
دئیے ہین فقل یا رسول اللہ من اصحابک قال اھلبیتی کہ جب حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
کہ اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین اور اُنکا اختلاف رحمت ہے تب پوچھنے والے نے
پوچھا کہ یا حضرت آپ کے اصحاب کون ہین حضرت نے جواب دیا میرے اہلبیت ہین انہین الفاظ پر
صاحب مستقصا نے اپنے جواب کو جو حدیث سابق کی نسبت ہے استدلال کیا ہے اور حدیث سابق کا
اِن لفظون سے جواب دیا ہے پس اگر در حدیث عیون جواب آنحضرت متعلق بہر دو حدیث باشد
ومعنایش آن باشد کہ ازین حدیث بخوم ہم مراد اصحاب اند مخالفت ومناقضت با حدیث معانی
الاخبار وامثال آن لازم می آید لہذا بالبداہت قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام
متعلق بہر دو حدیث نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوالی اصحابی بیان فرمودہ وتفسیر آن
باصحابیکہ مغیر ومبدل نہ شدند نمودہ زنگ شبہہ از خواطر اہل ایمان زدودہ لیکن اس جواب مین بھی چند

نقص ہین اول ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین کہ حضرت
نے اپنے مذہب کے موافق یہ الفاظ بڑھا دیئے ہین اور یہ صرف ہم اپنی بدظنی سے نہین کہتے اور
شیخ صدوق پر تہمت نہین لگاتے بلکہ خود انہین کے علما انکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اور انکو
تحریف کے فن مین استاد جانتے ہین اگر کسی کو شک ہو تو وہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھے کہ
ملائی موصوف نے شیخ صدوق کی نسبت کیا فرمایا ہی ایک حدیث مین جو ابی بصیر سے الفاظ ثمار ماشار کے
معنے مین منقول ہی صدوق صاحب نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم زیادہ کر دیا اور جن لفظون
سی کافی مین منقول تھی نقل نہ کیا اوسپر ملا باقر مجلسی نے یہ الفاظ شان مین حضرت کے لکھے ہین
هذا الخبر ماخوذ من الكافي وفيه تغييرات عجيبة تورث سوء الظن بالصدوق
وانه انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل وفي الكافي هكذا الخ
کہ یہ خبر کافی سے لیگئی ہی اور اس مین عجیب تغیر و تبدیل کیا گیا ہی کہ جس سے صدوق کی نسبت بدظنی
ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ انہون نے اس حدیث مین تغیر و تبدیل اسلیے کی ہی کہ اہل عدل کے مذہب
کے موافق ہو جائی اور الفاظ حدیث کافی کے اس طرح پر ہین فقط کہ اسکو لکھکر ملا مجلسی نے الفاظ حدیث
کافی کے نقل کیے ہین پس پیارا قرار ملا باقر مجلسی ثابت ہوا کہ حضرت شیخ صدوق ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث
کے بدل دیتے تھے اور واسطے موافق کرنے ساتھ اپنے مذہب کے اماموں کی احادیث مین تغیر و
تبدیل کر دیا کرتے تھے پس اگر اس حدیث مین جس سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہی اور جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہی کچھ الفاظ زائد کر دیئے ہون تو کیا عجب ہے بلکہ یقین کرنا
چاہیے کہ ضرور انہون نے اخیر فقرہ بڑھا دیا ہی اور کیون نہ بڑھاتے اسلیے کہ اگر حدیث کو انہین
لفظون پر ختم کر دیتے اور اصحاب کا پیغمبر صاحب کی زبان سے مثل ستارون کے ہونا اور انکی
اقتدا کرنا تسلیم کر لیتے تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے اسلیے ہم بھی ملا باقر مجلسی صاحب کے ساتھ
اتفاق کرتے ہین اور حضرت شیخ صدوق کے حق مین اس حدیث مین الفاظ زائد کرنیکی نسبت وہی
الفاظ کہتے ہین انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل لیکن اگر کسیکو اسپر اطمینان نہو

اور باوجود اقرار ملاباقر مجلسی کے صدوق کے تحریف و تغیر پر یقین نہ آوے تو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین کہ الفاظ فقیل یا رسول اللہ من اصحابک فقال اھلبیتی بڑھائے ہوے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب خلط اور عجب خبط ہی کہ کبھی حضرت مخاطب مدعی بنتے ہین اور مستدل ہوتے ہین اور کبھی مانع بنجاتے ہین اور لانسلم کہنے لگتے ہین اور بھول جاتے ہین کہ ہم مدعی تھے کہ مانع تھے حضرت سلامت جسوقت کوئی گلاس زیادہ ہوجاے یا کوئی بوتل کڑی چل جاے تو اسوقت قلم خرافت رقم کو روک لیا کیجیے شیعون نے اسمقام پر کوئی دعوی نہین کیا آپ نے خود دعوی کیا کہ ہم حدیث شیعہ سے نجوم ہونا صحابہ کا یعنی ثلاثہ کا ثابت کرتے ہین اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جس مین ساتھ لفظ اصحاب کے لفظ اہلبیت مفسر اُسکا موجود ہی شیعہ منع کرتے ہین اس استدلال کو اور کہتے ہین کہ لانسلم کہ بغیر لفظ اہلبیت ہماری حدیث ہو آپ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مع لفظ اہلبیت ہو کوئی دنیا مین جاہل سے جاہل بھی ہوگا تب بھی لانسلم پر لانسلم وارد نہ کریگا مگر آپ ایسے اجہل الجہلا ہین کہ لانسلم پر لانسلم وارد کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ اگر آپ لانسلم کہتے ہین اپنے گھر خوش رہیے آپ کا دعوی بھی نہ ثابت ہوا سلیئے کہ دعوی دلیل سے ثابت ہوتا ہی نہ لانسلم سے لانسلم واسطے منع دعوی کے ہی نہ واسطے اثبات دعوی کے پھر معلوم نہین کہ کس مُنھ سے نکلا تھا کہ ہم شیعون کی کتاب سے ثابت کرتے ہین ہان اگر کسی کتاب شیعہ سے حدیث نجوم بغیر تفسیر اہلبیت نکالتے تو بظاہر دعوی آپ کا کسیقدر ثابت ہوتا ہر چند شیعہ کہتے کہ چون بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی کہ اقتدا سے غیر معصوم جائز نہین ہی پس ضرور ہی کہ مراد اہلبیت ہون آرے اگر کسی کتاب سے یہ ثابت کرتے کہ اہلبیت مراد لینا باطل ہی اور صحابہ بلکہ ثلثہ مراد لینا صحیح ہی تو بیشک آپکا دعوی ثابت ہوتا اذلیس فلیس **قولہ** یہ الفاظ اور بڑھا دئیے ہین **اقول** ہان بڑھا دیے ہین اپنی کتاب مین اپنی حدیث مین اپنے راوی کی زبان سے بڑھا دیے پھر تمہارے باپ کا کیا اجارہ تمہاری کتاب مین تمہارے راویان کذاب کی زبان

سی تونہین بڑھایا شیعون کا اعتقاد اونکے راویان صادقین کی زبان سے انہین ٹرھے ہوے
الفاظ پر ہو اور بغیر ان الفاظ کے تمہارے راویان کذاب کی بنائی ہوئی بات ہو کہ واسطی خوش آمد
ثلثہ اور کلب الکلب معاویہ کے نقل کیا ہو اور ظاہر ہو کہ اہلبیت علیہم السلام کے لیے کون ثروت
دنیا مین تھی اور کہان خزائن کسری وقیصری پر اُنکو دسترس تھا کہ اُنکی خوش آمد مین لوگ اہلبیت کا
لفظ بڑھا دیتے ہان خوش آمد خلفای جور مین البتہ اس لفظ اہلبیت کو لوگون نے نکالڈالا ہے
عقل عقلا تو یہی حکم کرتی ہو تم ایسے جاہل جو چاہین کہین قولہ صاحب استقصا نے اپنے جواب کو
جو حدیث سابق کی نسبت ہو استدلال کیا ہو اقول یہ عبارت مختل ومخبط قابل تماشائی اہل علم
ہو مخاطب فرماتے ہین کہ انہین الفاظ پر جواب کو استدلال کیا ہو نہین معلوم کہ یہ محاورہ کسی اردو
کا ہو یا کسی دیہاتی زبان کا ہو یا ختاتی زبان کا ہرکیف لفظ استدلال کا اس مقام پر استعمال کرنا
دلالت اور پر کمال جہالت کے کرتا ہو اسلیے کہ استدلال کا مدعی ہو اور مانع جو سند منع لاوے
اُسکو موجہ کہتے ہین نہ مستدل و راس مقام پر مدعی صحت حدیث نجوم موجی صاحب ہین اور
استدلال کیا ہو اپنے دعوی پر بقول امام رضا علیہ السلام کہ حضرت نے حدیث نجوم کو ہذا صحیح
فرمایا ہو صاحب استقصا اس پر منع کرتے ہین کہ لانسلم کہ امام علیہ السلام نے ہذا صحیح حدیث نجوم کو
فرمایا ہو بلکہ کیون نہین جائز ہو کہ دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
پھر اس سے ترقی کرکے فرماتے ہین کہ ضرور ہو کہ ہم ہذا صحیح کو اسی پر محمول کرین کہ نسبت دعوالی
اصحابی کی ہو اسواسطے کہ اگر اسکو ہم متعلق بحدیث نجوم سمجھین تو ہماری دوسری حدیث سے
یہ متناقض ہو جاتی ہو پھر ہمکو کیا غرض ہو کہ ہم اسکو متعلق بحدیث نجوم کرکے اپنی دوسری حدیث
سے متناقض بنائین لہذا ضرور ہو کہ متعلق بدعوالی اصحابی کہین اور اس صورت مین موجی
صاحب کا استدلال باطل ہو گیا جبتلک کسی دلیل سے نہ ثابت کرین کہ خواہی نخواہی ہذا صحیح
متعلق حدیث نجوم سے ہے اسکے جواب مین مخاطب اجہل کوئی ذکر دلیل وبر ثبوت تعلق ہذا صحیح
بحدیث نجوم تو نہین کرتے مگر جواب مین یہ فرماتے ہین کہ جس حدیث کی نسبت تم متناقض ہونا اس حدیث

کا بیان کرتے ہو وہ حدیث ہم مسلم نہین کرتے تمہارے اُس حدیث کے مسلم نہ کرنے سے دعوای
صحت حدیث نجوم نہین ثابت ہوتا ہو غایۃ الامر یہ ہو کہ ہمنے تمہاری حدیث نجوم کو غیر مسلم کیا تمنے ہماری
حدیث کو غیر مسلم کیا اس تمہاری عدم تسلیم سے تمہارا دعوای صحت حدیث نہین ثابت ہوا **قولہ**
اس جواب مین چند نقص ہین **اقول** اس مقام مین قلم آپ کا بہت لغزش کرتا ہو کہ بے ٹھکانے
باتین اُس سے نکلتی ہین شاید دوران حال کچھ خلل دماغ مین آگیا ہو یا کوئی گلاس کسی کے اصرار سے
بڑھگیا ہو آپ فرماتے ہین چند نقص ہین اور تفصیل مین جز ایک اول کے جسکا ثانی ندارد ہو اور کچھ
نہین بیان فرماتے اولاً اول کا اطلاق بغیر ثانی کے نہین ہوتا ثانیاً چند کا لفظ ایک پر نہین بولا جاتا
ہو کچھ اسکی توجیہ بھی اشارۃً فرمائیے کیسے کہ نا مسلم کو مجمل ہو مثل اُس شارک کے جو ہر بات کے جواب مین
درین چہ شک سکھایا گیا تھا **قولہ** اول ہم اُس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے **اقول** آپ کا صحیح
نہ سمجھنا کسی بات کو نقص اوس بات کا نہین ہو اگر کسی کے نہ صحیح سمجھنے سے کوئی بات ناقص ہو جاے
تو آپ کے صحاح ستہ ناقص ہو جائین اسلیے کہ ہزارون آدمی اوسکو صحیح نہین سمجھتے ہان کوئی
دلیل نقص پر قائم کرتے تو دعوای نقص کا بجا تھا اور فقط اسوجہ سے کہ ہم اوسکو نہین مانتے کوئی شی
ناقص نہین ہوتی یہ سب نقص آپ کے فہم کا ہو کہ عدم تسلیم کو دلیل نقص ٹھرایا ہی بنا بر آپ کی تقریر کے
لازم آتا ہو کہ ابوجہل اور ابولہب کا تسلیم نہ کرنا دین رسول خدا کو موجب نقص دین نبوی ہو وھذا
ما تضحک علیہ الثکلی علاوہ اسکے یہ کلام آپ کا لانسلم والے کی سند منع پر ہو اور بطلان
سند منع سے مطلقاً اثبات دعوی نہین ہوتا چہ جاے اسکے کہ کوئی شخص اسکا بطلان بھی نہ کرے
بلکہ اوسپر لانسلم کہے تو یہ وہی وارد کرنا لانسلم کا لانسلم پر ہو کہ دلالت کمال جہالت پر کرتا ہے
وقد مر مثلہ مراراً **قولہ** اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین **اقول** اسی طرح ہم
ہم بھی حذف لفظ اہلبیتی تحریف راویان کذاب اہلسنت سے جانتے ہین جیسا کہ کذابیت پر اُن راویوں
تمہارے علمای محققین مقر ہین **قولہ** انہین کے علما اونکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین **اقول** اتمام حجت
ہو عموماً علما پر حالانکہ کسی نے علماسے شیعہ تمہارے خیال باطل کے خیال نہین کیا ہو کاش دو ہی چار

عالم کی عبارت سے یہ مضمون ثابت کیا ہوتا تو لفظ علما کا مصداق پیدا ہوتا جھوٹے کو کہانتک جھٹلائیے

قولہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھیے **اقول** یہ اتہام ہے بالخصوص مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے بسبب اپنی سوء فہم کے مطلب اونکی عبارت کا نہین سمجھے اور رجوع چاہا ہے کہا سچی **قولہ** صدوق نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم و زیادہ کر دیا **اقول** نہ مجلسی نے تحریف کی نسبت طرف صدوق کے دی اور نہ الفاظ کے زیادہ و کم کرنیکو اونکی طرف منسوب کیا یہ محض کذب و دروغ آپ کا ہے اور باعث اسکا یہ ہے کہ جس طرح آپ سوء ظن صدوق علیہ الرحمہ سے رکھتے ہین اوسی طرح خیال مبارک مین یہ آتا ہے کہ سبھی لوگ اُنسے سوء ظن رکھتے ہین ع کافر ہمہ را بکیش خود می داند۔ حاشا ثم حاشا کہ جناب مجلسی صدوق علیہ الرحمہ سے سوء ظن رکھتے ہون بلکہ کمال حسن اعتقاد اونکے ثقہ اور امین ہونیکا رکھتے ہین اسی وجہ کر اونکے حق مین جلد رابع بحار الانوار مین فرماتے ہین من عظماء القدماء التابعین لآثار الائمة النجباء الذین لا یتبعون الآراء ولا الاهواء ولذا ینزل اصحابنا کلامہ وکلام ابیہ رضی اللہ عنہما منزلة النص المنقول والخبر المأثور انتہی یعنے صدوق علیہ الرحمہ عظما قدماسے ہین جو تابعین آثار ائمہ معصومین سے تھے اور کبھی مثل مخالفین رای وقیاس پر عمل نہ کرتے تھے اور اسی سبب سے کل امامیہ اونکے قول کو اور اونکے پدر بزرگوار کے قول کو بجائے نص منقول اور خبر ماثور جانتے ہین انتہی پس جو شخص کہ ایسا حسن اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ سے رکھے بلکہ کہے کہ کل امامیہ اونکے قول کو بمنزلہ حدیث منقول جانتے ہین اور فی الواقع کوئی کتاب مجلسی علیہ الرحمہ کی ذکر احادیث صدوق علیہ الرحمہ سے خالی نہین ہے پس عقل محال جانتی ہے کہ باوجود سوء ظن رکھنے کے پھر اپنی کتب دین و ایمان مین کوئی شخص اوسکی احادیث کا اعتبار کرے ہان آپ اپنی سوء فہمی سے اونکی عبارت مین جو معنی چاہیے بنالیجیے اور اس مقام پر ایک امر عجیب قابل تماشائی احباب اولے الالباب ہے کہ صاحب منتہی الکلام کہ انتہا کے صادق ہین اپنی کتاب منتہی مین اسی عبارت کو جو ہمنے جلد رابع سے ابھی نقل کی ہے نقل کرتے ہین اور اوسکے درمیان مین یہ عبارت بڑھاتے ہین مثل المتاخرین الذین سلکوا طرایق الشیاطین اور اوسکی نسبت

طرف مجلسی کے دیتے ہین کہ اونہین نے کہا ہو حالانکہ سیکڑون نسخہ جلد رابع بحار کے مطبوع وغیر مطبوع
موجود ہین کسی مین یہ عبارت نہین ہو مگر امثال مخاطب ٹرھانکی نسبت بسوء ظن طرف صدوق کے
دینگے اور اپنے جد امجد کیطرف بحسن ظن کبھی نہ دینگے لکن اگر اونکے اس داغ کذب و دروغ کو
اونکی اولاد و احفاد مٹا نیکو چاہین تو کوئی نسخہ کہین سے بحار الانوار کا لاکر ہمکو دکھائین کہ جس مین عبارت
ہو کیون حضرت اسکو تحریف کہتے ہین یا جو آپ صدوق علیہ الرحمہ کیطرف بکذب و دروغ نسبت
دیتے ہین کتب کلامیہ مخالفین اور اُسکے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ امثال خر کابلی اور
فضلہ روزبہان اور بساطی دہلوی اور کفش دوز فیض آبادی نے کسقدر تحریف و تغیر النقل
عبارات کتب اور احادیث مین کی ہو ان حضرات کی شکایت کوئی کیا کرے کہ باعث انکی خیانتون
کا مجبوری و ناچاری ہوئی ہو کہ جب کوئی جواب نہ ملا تو تحریف عبارت جواب دیا لیکن جای تعجب ہو
کہ اس زمانے کے علمای اہل سنت بلا ضرورت بھی تغیر و تحریف اور زیادتی اونکی عبارات کتب
شیعہ مین کرتے ہین اور کچھ فضیحتی اور رسوائی دنیا سے بھی نہین ڈرتے ہین چنانچہ بالفعل چھاپہ مصر کی
کتاب مکارم الاخلاق حسن طبرسی علیہ الرحمہ کی نظر سے گذری ہو کہ جس مین نہایتی تحریف تغیر و تبدیل
ہو اور فہرست شیخ الطائفہ چھاپہ کلکتہ وہ بھی خالی از تحریف و تغیر نہین ہو پس ظاہر ہوا کہ سلف سے
عادت حضرات اہلسنت ہو کہ اپنے نفع مذہبی کے لیے تحریف و تغیر کرتے آئے اور اب بھی
کرتے ہین پس باوجود اسکے صدوق کیطرف نسبت تحریف دینا اور اونسے سوء ظن رکھنا
اپنے تئین رسوا کرنا اور اپنے ہم مذہبون کی خیانتونکو یاد دلانا ہو قولہ جن لفظون سے کافی مین
منقول ہو نقل نہ کیا اقول صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید مین کافی سے نقل نہین کیا بلکہ بواسطہ
ایک راوی کے کہ علی ابن احمد الدقاق ہین کلینی سے نقل فرمایا ہو اور ہمنے حدیث کتاب التوحید
اور حدیث کافی کو ملایا تو ان دونون مین بحسب المعنی کچھ فرق نہین ہو آپ سے بعض الفاظ مین کہ متراد ف
المعنی ہین کچھ فرق ہو پس جائز ہو کہ راوی صدوق علیہ الرحمہ نے کلینی سے نقل بالمعنی کیا ہو اور اسمین
کوئی نقص نہین ہو ہزارون راویون نے احادیث کو نقل بالمعنی کیا ہو لیکن جس نسخہ کتاب توحید صدوق

سے مجلسی علیہ الرحمہ نے وقت تصنیف بحار یہ حدیث نقل کی ہی وہ نسخہ بہت سقیم تھا کہ اُس مین ایک
سطر عبارت بالکل غائب تھی اور نظر ناسخ کی لفظ قوت علی الطاعۃ سے لفظ قوۃ علی المعصیۃ پر جا لگی
رہی اور بامین ان دونو لفظون کے ایک سطر عبارت ساقط ہو گئی کہ جس سے معنی حدیث مین
بالکلیہ تخلل آگیا اور کچھ تقدیم و تاخیر الفاظ بھی ہو گئی ان تغیرات کیطرف جو ناسخ سے ہوئی مجلسی
علیہ الرحمہ اشارہ فرماتے ہین کہ فیہ تغییرات عجیبۃ یعنی من الناسخ لا من الصدوق پس
آپ نے یہ کہان سے نکالا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے نسبت تحریف اور زیادہ اور کم کرنے کے
طرف صدوق کے دی ہی بعد اسکے فرماتے ہین کہ تورث سوء الظن بالصدوق
یعنی ناسخ نے ایسے تغیرات کیے ہین کہ جو لوگ صدوق سے سوء ظن رکھتے ہین یعنے
اشاعرہ جبریہ کہ جنکا جبریہ ہونا اقرار صاحب مسلم الثبوت سے ثابت ہے کہ فرماتے ہین کہ
الحق انہ کفو للجبر وہ فرقہ جبریہ ان تغیرات کی نسبت ناسخین کیطرف نہ دینگے بلکہ خود صدوق
کیطرف دینگے اور بسوء ظن کہینگے کہ صدوق علیہ الرحمہ نے خود یہ تغیرات اس لئے کیے کہ
حدیث کو موافق مذہب عدلیہ بنائین حالانکہ یہ ظن ونکا از قبیل سوء الظن و از قبیل بعض الظن اثم کے
ہی اور تعبیر اس ظن کی بسوء ظن اس لیے کی کہ یہ حدیث جسطرح کتاب کافی مین اور نسخہ ہائے
صحیحہ کتاب التوحید مین منقول ہی کچھ مخالف مذہب عدل نہین ہی چنانچہ شراح نے بوجہ احسن اپنی
شرح مین توجیہ اور توضیح اسکی کی ہی پس صدوق علیہ الرحمہ کو کون امر داعی تھا کہ ایسے تغیرات
عمل مین لاوین کہ جس سے حدیث مختل المعنی ہو جائے اور بالفرض اگر بظاہر جبر پر بھی دلالت
کرتے تو چونکہ موافق مذہب عامہ ہوتے مثل احادیث دیگر اسکو محمول علی التقیہ کر دیتے علاوہ
اسکے جب باب تاویلات آیات قرآنی تشبیہ و تجسیم مین کھلا ہوا ہی تو احادیث مین بدرجہ اولی
تاویل ہو سکتی ہی خصوصاً نظر باینکہ خود ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہی ان فی اخبارنا محکم
کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن پس فرمانا آپ کا کہ خود مجلسی کو اُن سے
سوء ظن ہی آپ نے کہان سے نکالا کہان مجلسی نے فرمایا ہی کہ تغیرات من الصدوق تورث سوء الظن

بلی من الصدوق کیا بیجا ہی اور بیغیرتی ہی کہ اپنی طرف سے ایک سخن پوچ و لچر ایجاد کرنا اور دوسرون
کی عبارت کا مصداق اوسکو قرار دینا بغیر اسکے کہ اوسکے الفاظ سے کوئی شہادت اوسپر قائم ہو
الحاصل ہماری بیان سے کالصبح کالمسفر ظاہر ہو گیا کہ آپ نے کل علما پر عموما اور مجلسی علیہ الرحمہ
پر خصوصا محض کذب اور افترا اور بہتان کیا تجمد اربہ عنہم وقد فعل
قولہ باقرار ملا باقر مجلسی کے ثابت ہوا اقول ہرگز اقرار مجلسی نہین ہوا کہ صدوق نے بڑھایا
ہی اور اسکا بھی اقرار نہین ہی کہ مجھکو مورث سوء ظن ہوا البتہ وہ یہ فرماتے ہین کہ ناسخین نے
تغیر کیا اور اونکا تغیر کرنا جبریہ کے لیے مورث اس گمان بد کا ہوگا کہ شاید اسلیے موافقت مذہب
عدلیہ کے صدوق نے خود ایسا کیا ہوگا قولہ ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث کے بدل دیتے
ہین اقول یہ دوسرا اتہام ہی مجلسی پر کہ اونہون نے کہا ہو کہ ذرا ذرا بات پر بدل دیتے تھے
حقیقت یہ ہی کہ صدوق علیہ الرحمہ نہ ذرا ذرا بات مین نہ بڑا بڑا بات مین بدلتے تھے
بلکہ سچی سچی بات بکمال صدق و راستی نقل کرتے تھے بلکہ کذب و دروغ گوئی و جعل تمہارے
علما از سابقین تا لاحقین اور تمہارے رواۃ کا کام ہی بیشتر کا ذکر جانے دیجیے کہ کہانتک
کوئی لکھیگا بالفعل تمہارے مولوی صاحب کے کذب و دروغ کا اور بڑھا دینا اونکا عبارت
مجلسی مین ہمنے ابھی اوسکا نشان دیا ہی اور جس شخص نے اونکے منتہی اور اوسکے جواب
استقصا کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ کتنے ہزار جھوٹ اس کذاب دوزخ جہنم سوز نے بنائی ہین
اور اسیطرح جسنے تحفہ مسروقہ عبد العزیز اور اسکے جوابات صوارم اور صمصام اور حسام
کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ اوس مرد عزیز بے تمیز نے بھی کتنے دروغ بیفروغ کو فروغ
دیا ہی اور تمہارے رواۃ بھی سب جھوٹے ہین ایک اسی حدیث نجوم کے رواۃ کو دیکھو
کہ تمہارے علمای محققین اور ناقدین نے سبکو کذاب اور وضاع اور واہی تباہی کہا ہی
اور اگر اس سے زیادہ سننے کی ہوس ہو تو دو چار آپ کے اگلون کا بھی ہم نشان دیتے ہین
منجملہ اونکے بڑے ناہنجار شترگربہ کا حضرت ابو ہریرہ ہین کہ احادیث موضوع بنانے مین

اوستاد ہین اور اونکی بدولت صحاح ستہ موضوعات سے مملو و مشحون ہین ذری ذری بات پر
حدیث تیار کر دیتے تھے فقط ایک عشر قیمت پیاز پر حدیث بصل البلکہ بنادی جیساکہ مشہور ہی ہم
فقط یہ نسبت اونکی طرف نہین دیتے ہین بلکہ صحابہ جناب رسول خدا بھی اونکو جھوٹی حدیث
بنانے مین یکتائے دھر سمجھتے تھے اگر اس مین آپکو شک ہو تو جمع بین الصحیحین کو دیکھیے حدیث ۱۶۶
قال خرج الینا ابو ھریرۃ فضرب یدہ علی جبھتہ قال الا انکم تحدثون علی
انی اکذب علی رسول اللہ یعنی نکلا ہماری طرف ابو ہریرہ پس سر پر ہاتھ مار کر کہا
کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھتا ہون ہر کیف یا ابو ہریرہ جھوٹے تھے
یا صحابہ جو اونکو جھوٹا کہتے تھے اور سنیئے اوسی کتاب مین حدیث ۴۱۲ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر تقبل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او
ماشیہ فقیل لا بن عمر ان ابا ھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
ان لابی ھریرۃ زرعا یعنی جناب رسولخدا نے حکم فرمایا کتون کے مارنیکا مگر سگ شکاری
یا سگ گلہ غنم پس لوگون نے کہا ابن عمر سے کہ ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے کلب
زرع کو بھی منع کیا ہی پس کہا ابن عمر نے کہ ابو ہریرہ زراعت رکھتا ہی یعنے یہ اپنے فائدہ کے
لیے بنایا ہی اور سنیئے اوسی کتاب مین حدیث ۱۶۰ ایروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من تبع جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر لقد اکثر علینا ابو ھریرۃ
یعنی جو کوئی مشایعت جنازہ کرے اوسکو ایک قیراط اجر ہی پس کہا ابن عمر نے کہ اکثار کر دیا ہم پر
ابو ہریرہ نے اب یا اوستادی ابو ہریرہ کی قبول کیجیے یا کذب ابن عمر پر ہمارا الو کسطرح ہاتھ سے
نہ جائیگا ہر کافر کہ کشتہ شود سود اسلام است اور سنیئے کہ طبرانی نے کتاب اوسط مین روایت
کی ہی کہ ابو ہریرہ سے کہا ان رسول اللہ قال من لم یوتر فلا صلوۃ لہ فبلغ ذلک
عائشہ فقالت ومن سمع ھذا من ابی القاسم وما بعد العھد وما نسینا
انما قال ابو القاسم الحدیث یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے پس اوسکی کوئی نماز نہین ہی پس یہ خبر عائشہ کو

پہونچی پس کہا اونے کہ کسنے سنا ہی اس حدیث کو جناب رسول خدا سے بہت زمانہ نہین گزرا اور
اونکے اقوال کو ہم بھول نہین گئے فرمایا نہین وآنحضرت نے مگر اسیطرح اور شیخ سیوطی نی رسالہ عین
الاصابہ مین روایت کیا ہی ابوہریرہ سے من غسل میتا اغتسل ومن حمله
توضأ فبلغ ذلك عائشة فقالت اونجس موتی المسلمین وما
علی الرجل لو حمل عودا یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو غسل دے میت کو غسل
کرے اور جو اوٹھاوے میت کو وضو کرے جب عائشہ نے سنا کہا کیا نجس ہین اموات مسلمانون کے
اور نہین ہی کسی پر کچھ جو اوٹھاوے ایک لکڑی کو اور بھی سنئیے کہ آپکے بڑے خلیفہ راوی
حضرت ابن عمر بھی اس داء العضال مین گرفتار اور فن احادیث تراشی مین بڑے ماہر و پرکار
ہین اور ہم اپنی بدظنی سے یہ نہین کہتے اور ابن عمر پر تہمت نہین لگاتے بلکہ حضرت ام المومنین اونکی
نسبت ایسا خیال فرماتے ہین چنانچہ دارقطنی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے
انه بلغها قول ابن عمر فی القبلة الوضوء فقالت کان رسول الله یقبل وهو
صائم ثم لا یتوضؤ یعنی حضرت عائشہ نے سنا کہ ابن عمر فرماتے ہین کہ بوسہ لینے مین وضو ضرور
ہی پس فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا بوسہ لیتے تھے حالت صوم مین اور وضو نہین
کرتے تھے اور اس سے بدیع تر سنئیے کہ محمد بن عمر واقدی علمای رواة اہلسنت مین کیسے نامی گرامی
ہین کہ محمد بن سلام اونکو عالم دہر اور ابراہیم حربی اونکو امین الناس فی الاسلام کہتے ہین اور مصعب زبیری
بقسم شرعی گواہی دیتے ہین کہ مین نے مثل اوسکے نہین دیکھا اور دراوردی نے اونکو
ملقب بامیر المومنین فی الحدیث کیا ہی ایسے جلیل المنزلت کی شان مین شیخ رحمت اللہ مختصر تنزیہ مین صاف
لکھتی ہین محمد بن عمر الواقدی قال النسائی یضع الحدیث اور یحیی بن معین تصریح کرتے ہین کہ واقدی
نے بیس ہزار حدیث مکذوبہ بنائی تھی اور شافعی نے کتب واقدی کو لاشی محض و کذب بحت
جانا ہی چنانچہ خوارزمی نے مسند ابوحنیفہ مین لکھا ہی کہ فقد ذکرنا الواقدی کذلك
فی المغازی وقد طعنوا فیه فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول الله

عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید وقال ابن المدینی لا یکتب حدیثه وقال الشافعی کتب الواقدی کذب
اور میزان ذہبی مین ابن المدینی سے منقول ہے کہ الواقدی یضع الحدیث پس جب حال واقدی کا جو اہلسنت کے نزدیک امیر المومنین فی الحدیث ہین یہ ہو کہ بیس ہزار حدیثین جھوٹی بنائین ہون تو اور محدثین کے حال کو بھی اسی پر خیال کر لینا چاہیے ۔ قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ ہرچند سخن کو طول ہوا مگر ایک دو فقرہ اور سن لیجیے چونکہ ہندوستان مین سوائی حنفی المذہب کے اور فرق اہل سنت مفقود ہین اس لیے ظن غالب ہے کہ جناب سنی ہونگے آپ حنفی المذہب بھی ہون پس کچھ حال حجستہ مآل اپنے امام ابوحنیفہ کا بھی سن لینا آپ کو بہت ضرور ہے چنانچہ فیض القدیر شرح جامع صغیر مین مذکور ہے النعمان بن ثابت الامام اورده الذهبی فی الضعفاء وقال
قال ابن عدی عامة ما یرویه غلط وتصحیف وزیادات یعنی نعمان ابن ثابت کہ امام اعظم ابوحنیفہ ہین ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے اونکا شمار ضعفا مین کیا ہے اور کہا ہے کہ کہا ابن عدی نے کہ تمام روایتین اونکی خالی غلط اور تصحیف اور زیادات سے نہین ہین اسی بنا پر حضرات امام اعظم کی عبارت مذکور مین غلط اور تصحیف وتحریف اور نقصانات اور زیادات بھی صادق عقلیہ سمجھی جاتی ہین یا دستاویزات اللکل حضرت امام اعظم کوفی ہین اور یہ سوء ظن ہمارا اونکی نسبت ہے یا آپکے علمای کرام کا اور یہ عبارت فیض القدیر کی نص ہے اوپر اوستادی امام اعظم کے بشکل عبارت بچارے کے ہے کہ جسکا مطلب تو آپ خاک نہین سمجھے اور اپنے جی سے بے سر و پا باتین بنائین اور اسپر اسقدر ناز و نخرے کیے شیعہ سنت عمری سے حضور اور نفور ہین البتہ خریدار ایسے ناز و نخرون کے افغانان رامپور ہین ۔ ناز بر آن کن کہ خریدار تست ۔ قولہ جسکی صحت سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہے اقول آپ نے آیات فضائل صحابہ لکھے اوس سے تو اونکا مذہب باطل ہی ہوا بلکہ آپ ہی نے منہ کی کھائی اور اپنے اگلے پچھلون کی رسوائی اور فضیحتی کرائی اب اس حدیث نجوم سے شیعون کا کیا نقصان ہوتا ہے بلکہ تمہارا ہی مذہب بیخ و بن سے

کندہ ہوتا ہو ہر چند سابق مین ہم مفصل تمام اسکو بیان کر چکے ہین ولکن کلما عدت عدنا و کلما کررت کررنا پس سنیے کہ اگر حدیث بحکم مفسر باہلبیت ہوتی تو چونکہ ہمارے عقائد قطعیہ کے مخالف تھے اور عامہ کے موافق ہم اسکو حملاً علی التقیہ مطروح کر دیتے مثل آیات تجسیم و تشبیہ کے تاویل تاویلات کرتے اور جملہ تاویلات سے یہ بھی ہوا کہ مراد بیان اصحاب سے اہلبیت ہین کیونکہ اقتدای غیر معصوم باطل ہو اور سوائے اہلبیت کے کوئی معصوم نہین کیون حضرت شیعونکا کیا ضرر ہوا آپ اپنی خبر لیجیے کہ اگر حدیث کو اپنی عموم پر باقی رکھے گا تو خلافت شیخین باطل ہو جائیگی اور اقتدا بالذین معاف اڑ جائیگا اور شیعہ باقتدای علی و عباس شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین کما فی الصحیح المسلم سمجھینگے اور اگر کوئی تخصیص لگائے گا تو عدالت کل صحابہ مین بٹا لگ جائیگا اب فرمائیے کہ مذہب شیعون کا اس حدیث نے باطل کیا یا سنیون کا وقل مرتفصیلا **قولہ** تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے **اقول** اوسی طرح جسطرح ابھی ہمنے بیان کیا اب تم بتلاؤ کہ تم اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے ہو اسی بات سے کہ ہمارے مذہب کو بچانیکی حاجت نہین ہو بلکہ وہ ہر طرح سے بچا ہوا ہو ثابت ہو گیا کہ ہرگز صدوق علیہ الرحمہ نے اِس لفظ کو نہین بڑھایا ہی بلکہ اونکے ثقات رواۃ نے رسول اللہ سے نقل کی ہو اگر آپ سچے ہین تو اِس حدیث کو کسی کتاب معتبر شیعہ سے بلا اس تفسیر کے دکھا دیجیے و انی لک ھذا **قولہ** اِس لیے ہم بھی ملا باقر مجلسی کے ساتھ اتفاق کرتے ہین **اقول** حضور والا بہت جھک مارتے ہین جو یہ آپ کہتے ہین وہ ہرگز مجلسی نے نہین کہا ہو کما اوضحناہ **قولہ** تو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین **اقول** کوئی دلیل آپ کے مطابق دعوی کے نہین ہے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہو ضرور تھا کہ کچھ اپنے خلل دماغ کا علاج کرتے تب کچھ دلیلین لکھتے مگر افسوس ہو کہ آپ نے نہ کیا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سُبل السلام

پہلی دلیل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر اپنی ایک رسالہ مین فرماتے ہین کہ صحابی کا لفظ معنا تھا یا

بیلی اور چیستان بھی کہ جسکے پوچھنے کی ضرورت ہوتی اور سُننے والا نہ سمجھتا اور بالفاظ من اصحابک
استفسار کرتا پس یہ سوال خود اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اپنی طرف سے بڑھایا ہی دوسری دلیل اس
حدیث سے اختلاف اصحاب کا ثابت ہوتا ہی اور موافق اصول شیعون کے اہلبیت باہم مختلف
نہین ہوتے پس کیونکر اصحاب سے اہلبیت مراد لینا جائز ہوگا اور اختلاف اصحابی لکم رحمة کی
فقرہ کے کیا معنی ہونگے چنانچہ خود اسی حدیث مین بعد اُن الفاظ کی جو ہمنے نقل کیے شیخ صدوق
فرماتے ہین کہ قال محمد بن علی مولف هذا الکتاب ان اهل البیت علیهم السلام لا
یختلفون ولکن یفتون للشیعة بمر الحق وانما افتوهم بالتقیة فما یختلف من قولهم فهو
للتقیة والتقیة رحمة للشیعة کہ مولف اس کتاب کا کہتا ہی کہ اہلبیت علیهم السلام تو کچھ اختلاف
نہین کرتے بلکہ اپنے شیعون کو صحیح فتوی دیتے ہین البتہ کبھی کبھی کوئی فتوی تقیہ سے بھی کر دیتے ہین
پس اختلاف سے مراد تقیہ ہی اور تقیہ شیعون کے حق مین رحمت ہی اگرچہ صدوق اور اُنکے
پیرو اس جواب پر ناز کرین مگر کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اس لیے کہ تقیہ کے معنی ہین
سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو ظاہر کرنا پس سوائے حضرات امامیہ کے
دوسرا کون ہوگا کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھے گا اور اختلاف اصحابی لکم رحمة کی حدیث کو
تقیہ پر محمول کریگا لیکن اگر ہم اختلاف کو تقیہ پر منحصر سمجھین تو گویا حدیث کے یہ معنی ہوے کہ میرے
اہلبیت کے جس قول پر کوئی عمل کریگا وہ ہدایت پاویگا اگرچہ وہ قول باہم مختلف ہون اور
ایک دوسرے سے مخالف ہون اسلیے کہ اختلاف میرے اہلبیت کا رحمت ہی فقط اور
یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین لیکن جب تقیہ رحمت مین شمار کیا گیا تو سُنیون کا
اون اقوال پر عمل کرنا جو اماموں سے براہ تقیہ کے فرمائے عین ہدایت ٹھہرا اور نہ اگر تقیہ کے
قولون پر عمل کرنیوالے خطا پر ہون اور گمراہ ٹھہرائے جائین تو پھر معنی اون الفاظ کے
کہ بایی اقاویل اصحابی اخذتم اهتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمة کے کیا معنی ہونگے اور کوئی یہ

نہ خیال کرے کہ ائمہ کرام نے جو اقوال اور احکام براہ تقیہ کے فرمائے ہین وہ مجمل و مشترک المعنی
نہین ہین بلکہ نہایت صاف اور صریح ہین اور یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ اونہون نے وقت کہنے
اون اقوال اور دینے اون احکام کے اسکا خیال نہین کیا کہ پوچھنے والا اور سننے والا اوسپر
یقین کرے اور کسی طرح پر اوسکو اس قول کی صداقت مین شبہ نہ رہے جیسا کہ علماء امامیہ نے
اسکو خود بیان کیا ہی چنانچہ میر باقر داماد نبراس الضیا مین فرماتے ہین کہ جو فتوی ائمہ کرام نے موافق
قاعدۂ تقیہ کے دیے ہین اون مین سے بعض ایسے ہین کہ اونسے غرض تعلیم ہی تاکہ اوسکا جواز
بیان کیا جائے کہ وقت ضرورت کے اسپر عمل کیا جائے اور بامید اسکے کہ مومنون کو حق بات
بتلاہی دیگئی ہی اور اونمین سے بعض فتوی ایسے ہین کہ جو ایسے پوچھنے والے نے پوچھے کہ اپنے
باطل مذہب پر فریفتہ تھا اور اپنے دین کج پر اعلی درجہ کا غلو رکھتا تھا تو ایسے شخص کو ائمہ کرام
نے اوسکے دین و مذہب کے موافق فتوی دے دیئے اسلیے کہ نہ اوسکے ہدایت پانے کی
امید تھی نہ راہ راست پر آنیکا یقین تھا پس جب امام معصوم نے خود دیدہ و دانستہ پوچھنے والیکو فتوے
اوسکے دین و مذہب کے موافق بتلادیا تو گو وہ فتوی مخالف اور روایتون کے ہو لیکن
بہ نسبت اختلاف اصحابی لکم رحمتہ کے پوچھنے والے کے حق مین رحمت ہو گیا اور بمقتضاے
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے اوسپر عمل کرنیوالا ہدایت پانے والون مین محسوب ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

کل قضایا آپکی دلیلون کے باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہین کاش ایک مقدمہ بھی صحیح ہوتا
تب بھی ہم آپ کے شکر گزار ہوتے ایک دعوی آپ کا کہ جس چیز سے سوال اور استفسار
متعلق ہوتا ہی وہ ضرور ہی کہ از قسم معما اور لغز او رچیستان ہو لا نسلم یہ محض غلط ہی سیکڑون
مسائل غیر معلومہ سی سوال متعلق ہوتا ہی اور اوسکو کوئی لغز او رچیستان اور معما نہین کہتا
کیون حضرت ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ حضرت عمر خانہ جناب فاطمہ کے جلانیکو آگ لیگئے تھے

یا نہین اور متخلفین جیش اسامہ سے تھے یا نہین اور احد وخیبر مین مولین الدبر سے تھے یا نہین اور سیوطی
نے اونکے بارہ مین کیا لکھا ہے اور افلح اونکا کون تھا یقین ہی کہ جواب مین آپ فرماینگے تم تو
معمّا او پہیلی اور چیستان ہم سے پوچھتے ہو نہین حضرت معما نہین پوچھتے بلکہ جو باتین ہمکو معلوم
نہین ہین وہ پوچھتے ہین دوسرا دعوی آپکا کہ ائمہ مین اختلاف ظاہر عبارت اور ظاہر احکام
مین نہین ہوتا لا نسلم بلکہ اختلاف احکام حقیقیہ واقعیہ مین نہین ہوتا دیکھیے ظاہر عبارات آیات تنزیہ
وتجسیم وتشبیہ مین کیسا اختلاف ہی پس جب خدا کے قول مین اختلاف ہی تو ایسا ہی اختلاف اقوال
ائمہ مین بھی ہو سکتا ہی اور اختلاف تقیہ کو جو آپ باطل سمجھتے ہین آپ کے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی
ہم تو بدلائل قطعیہ عقلیہ ونقلیہ اوسکو حق سمجھتے ہین پھر ہمارے دین ومذہب مین آپ کا کیا اجارہ
ہی ذرا یہ تو فرمایئے کہ اختلاف بتقیہ کو تو آپ باطل سمجھتے ہین اور آپ کے احادیث مین جو
اختلاف اصحابی ہی جیسا کہ صواعق مین جمع بین الصحیحین ودیگر کتب معتمدہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا
جناب رسولخدا نے سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد
ان اصحابک عندی کالنجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض فمن اخذ شیٔ
مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی علی ہدی پس یہ اختلاف اصحاب جو جب ہدایت ہی اور
اتفاق اونکا موجب ضلالت ہو اور جناب رسولخدا کے بعد ہوا یہ بوجہ تقیہ ہو نہین سکتا اسلیے کہ
تقیہ تو آپ کے زعم باطل مین باطل ہی پس یہ اختلاف کسطرح کا تھا اور بعد جناب رسولخدا کے
جو مہاجرین وانصار مین روز سقیفہ اختلاف ہوا کہ کوئی کہتا تھا منکم امیر ومنا امیر اور
کوئی کہتا تھا منا الامراء ومنکم الوزراء کما فی صحیح البخاری یہ اختلاف تو عین ہدایت تھا
اور بعد اسکے اتفاق منافقین صحابہ خلافت ابوبکر پر عین ضلالت تو ایسے اختلاف واتفاق
کیواسطے بجز دنیا طلبی کے کہ بمقتضائی تریدون عرض الدنیا ثابت ہو کوئی اور وجہ وجیہ
بیان فرمایئے آپ بیچارے کیا بیان کرینگے جب آپ کے بڑے بڑے علما سے توجیہ اسکی
نہو سکی تب اسکو قول منکر ٹھہرا کر آپ کے محققین نے اس حدیث کو موضوع ومکذوب وباطل

ٹھہرایا ہی بزاز فرماتے ہین کہ الکلام منکر لم یثبت والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ لم یبیح
الاختلاف بعدہٗ من صحابہ یعنی قول باختلاف صحابہ نہایت امر منکر اور قبیح ہی کہ ثابت
نہین ہوا ہی اور ہرگز جناب رسول خدا نے جائز و مباح نہین کیا ہی اپنے اصحاب کیواسطے
کہ بعد اونکے باہم اختلاف کرین انتہی تیسرا دعوی آپ کا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ کہنا ہی اور جھوٹ
رحمت نہین ہو سکتا یہ معنی تقیہ کے نہین معلوم آپ نے کہان سے نکالے ہین یہ معنی لغوی
ہین یا عرفی ہین کہ شرعی ہین کہین سے پتہ اور نشان دیجیے لغت مین تقیہ ماخوذ ہی وقی یقی
وقایۃ وتقاۃ وتقیۃ سے کہ بمعنی حذر کردن وخوف کردن و پرہیز کردن کے ہی اور عرف
مین بمقتضای حدیث مشہور استر ذھبک وذھابک ومذھبک اپنے مذہب کو چھپانا
تعجب ہی کہ چھپانا مال کا اور چھپانا سفر کا جھوٹ نہو اور چھپانا مذہب کا جھوٹ ہو جاوے
حضرت سلامت کذب و تقیہ مین نہ اتحاد مفہومی ہی نہ مصداقی پھر دونو ایک کیونکر ہو سکتے
ہین آرے کبھی ایسا ہی کہ تقیہ مین ضرورت مقتضی اظہار باطل کی ہوتی ہی لیکن ہر اظہار باطل
حقیقت مین کذب نہین ہی جسطرح ہر اظہار حق صدق نہین ہی جیسے آپکے ثلثہ اور کل
منافقین انک لرسول اللہ کہتے تھے مگر خداوند تعالی بقول خود واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون شہادت اونکے کذب کی دیتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کے
نزدیک اظہار ظاہری پر مدار صدق وکذب نہین ہی بلکہ ضرور ہی کہ بتصمیم قلب ہو اور جب تقیہ مین
اظہار باطل بتصمیم قلب نہین ہی تو ضرور ہی کہ خدا کے نزدیک کذب نہو جسطرح اظہار ظاہری انک
لرسول اللہ صدق نہوا گو آپ کے ایسے جھوٹے بکا کرین کہ اظہار ظاہری کذب و
صدق ہی ولکن اللہ احق بالتصدیق علاوہ اسکے احکام متبدل حیثیات واعتبارات
متبدل ہوتے ہین پس جسوقت کسی نے حالت تقیہ مین کوئی بات من حیث التقیہ کہے تو اس
حیثیت سے وہ واقع مین سچ ہی گو بحیثیت عدم تقیہ باطل ہو بلکہ بتبدل حیثیات تبدل
ذات بھی ہو جاتا ہی دیکھیے کہ حیوان من حیث النطق یعنی ادراک معقولات مثل شیعون کے

انسان ہی اور وہی حیوان بحیثیت عدم ادراک معقولات مثل حمار کے ہی ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ پس
اگر کسی شیعہ نے وقت تقیہ مین من حیث التقیہ کہا کہ حضرت عتیق ابوبکر الصدیق اس دار دنیا مین
خلیفۃ الرسول اور دار آخرت مین سید الکہول ہین تو وہ بیشک بحیثیت تقیہ سچا ہی جسطرح سے اونہین حضرت
کو بحیثیت عدم التقیہ غاصب کاذب غادر وخائن وآثم کما فی صحیح المسلم کہنے مین سچا ہی پس کسی
حال مین اوسپر اطلاق کاذب نہین ہو سکتا مثال اسکی یہ ہی کہ من حیث ضعف الاسلام حکم لکم دینکم
ولی دین حق ہی اور من حیث قوۃ الاسلام حکم فاقتلوا المشرکین حق ہی آرے نظر اسکے کہ صدق من
حیث التقیہ قریب ہی کہ وقت عدم تقیہ کذب ہو جاے اسکو کذب مجازی کہسکتے ہین بطور مجاز
بالاشراف جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ بالجملہ قبیح کذب حقیقی ہی نہ مجازی سلمنا کہ حقیقی ہی
سہی لیکن لا نسلم کہ ہر وجہ سے قبیح ہی قال الشیخ السعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور
ہر مومن وکافر کے نزدیک مسلم ہی کہ قتل النفس حسن ہی عقلا بلکہ حدیث ہی ابتلی ببلیتین
فلیختار اہونہما بھی ہوید اسی کے ہی نقلا پس جبکہ امر دائر ہو درمیان حرام کھانے اور جان
جانے کے تو اختیار حرام حسن ہو جائیگا کما فی اکل المیتہ عند الاضطرار اسی طرح خدا نے بقول
خود کلا تتقوا منہم تقۃ عند الاضطرار اجازت خلاف کرنیکی ہکو دی ہی پس جسطرح اکل
میتہ باجازت خدا حسن ہو گیا اوسی طرح سے یہ خلاف کرنا بھی حسن ہو جائیگا اور جسطرح
اجازت خدا اکل میتہ مین رحمت خدا ہی اوسیطرح سے اجازت تقیہ بھی رحمت خدا ہی پس آپکا
فرمانا کہ جھوٹ رحمت خدا نہین ہو سکتا ہی محض بیجا اور لغو ہی اسلیے کہ کون کہتا ہی کہ مطلقا
جھوٹ رحمت خدا ہی بلکہ اجازت تقیہ کو رحمت خدا کہتے ہین کہ جس سے جان بچ جاتی ہے
اوسوقت مین کہ جسوقت حکم جان دینے کا نہین ہی اور جسوقت حکم ہی جیسے جہاد مین پس
ایسے وقت مین جان بچا کر بھاگ جانا آپ کے ثلثہ کا کام ہی شعر ثلثہ کس لڑائی مین بھاگے
بھگوڑون کے سردار ہتے تھے آگے قولہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر اپنے ایک
رسالہ مین فرماتے ہین اقول جناب مستطاب خان والا شان علی بخش خان صاحب بہادر

بے بہادر کے نام مبارک سنے سے خیال مین گزرا تھا کہ شاید اونکی شان رفعت نشان کے کوئی
کلام بھی عظیم الشان ہوگا مگر وہی مثل ٹھیک ہے کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا پھر کیا ہوا آپ فرماتے ہین
کہ جس چیز سے سوال کیا جاتا ہے وہ ضرور ہے کہ معما و پہیلی ہو اور چونکہ لفظ اصحاب معما اور پہیلی
نہ تھی تو اوس سے سوال متعلق کرنا محض غلط ہے سبحان اللہ کیا دلیل ہے تقریر کیسی چست اور صغری
وکبری کیا درست جناب خان صاحب شرف صحبت رسول خدا کیا معما اور پہیلی تھی کہ لوگون نے ہزارون
مسئلہ آنحضرت سے پوچھے اور کسی مسئلے کو کوئی معما اور پہیلی نہین کہتا آپ جو پوچھتے ہین کہ لفظ
اصحاب معما ہے یا پہیلی تو یہ سوال آپ کا کونسا چیستان اور کونسی پہیلی ہے بہرکیف ہم آپکے چیستان
اور پہیلی کا جواب دیتے ہین کہ جو لفظ مجمل اور مبہم اور متشابہ ہو وہ بھی پوچھا جاتا ہے اور ہر بات
غیر معلوم پوچھی جاتی ہے مثل پہیلی کے پوچھی جاتی ہے لفظ اصحاب مین احتمال معنی لغوی عرفی وشرعی سب کا
ہے اور حقیقت اور مجاز بھی محتمل ہین اگر کسی شخص نے بمقتضائے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
مقصود لفظ اصحاب مین سوال کیا تو کیا قباحت لازم آئی وجہ خلش سائل بہت ظاہر ہے کہ حضرت نے
حکم باقتدای اصحاب فرمایا تو سائل نے یہ سمجھا کہ کل اصحاب قابل اقتدا نہین ہوسکتے اس لیے
کہ بعض اون مین سے شرابخوار بھی تھے کہ جنکی حضرت اپنی کفش مبارک سے تادیب کرتے تھے اور
بعض ایسے تھے کہ بی بی عائشہ کو متہم بہ زنا کرتے تھے اور جناب رسول خدا او پر حد قذف جاری
کرتے تھے اور بعض اون مین سے منافقین تھے کہ جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
ومن اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم اور بعض
اون مین سے جیفۂ دنیا کے کلاب منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرة تریدون
عرض الدنیا پس بعید از عقل ہے کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہون اس لیے سائل نے پوچھا کہ مراد آپکے
اصحاب سے کون لوگ ہین حضرت نے جواب مین فرمایا کہ اصحابی اهل بیتی یعنے اصحاب میرے
قابل اقتدی اهلبیت میرے ہین کہ وہی لوگ معصوم اور مورد آیہ تطہیر اور محکوم تمسک بحدیث ثقلین
وبحدیث سفینہ ہین اور دوسرون مین یہ لیاقت نہین ہے کہ مقتدا ہون قول اهلبیت باہم مختلف نہین ہوتے

اقول بسبب اختلاف حقیقی نہین مختلف ہوتے گو بظاہر بعض اقوال بسبب تشابہ ہونے کے یا بسبب
تقیہ کے مختلف ہوجائین یہ اختلاف اور عدم اختلاف تناقض نہین ہین لعدم شرط التناقض وہو اتحاد
الوجہ **قولہ** اور اختلاف اصحابی لکم رحمہ کے فقرہ کے کیا معنی ہونگے **اقول** وہی معنی ہون گے جو تم
خود صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہو **قولہ** کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا **اقول** عقلاء نے
پسند کیا ہے تم ایسے بیعقلون کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے جبتک کوئی وجہ وجیہ ناپسندی
کی نہ بیان کرو اور جب کوئی وجہ اوسکی آپ سے نہ نکل سکی تو آپ یہ فرمانے لگے کہ چونکہ یہ
جواب مبتنی بر تقیہ ہے اور تقیہ شئی قبیح ہی اسلیے یہ جواب بھی قبیح ہے لیکن جب قبح اوسکا ہمارے
نزدیک مسلم ہی نہین ہے تو قبح جواب کب مسلم ہوگا ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کرتے ہین حسن
تقیہ کا لیکن یہ ایک بحث جداگانہ ہے آپ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مثل بندرون
کے کیون اوچکتے ہین **قولہ** تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو
ظاہر کرنا **اقول** آپ جھوٹے ہین اور یہ معنی بھی جھوٹے ہین شیعون نے یہ معنی تقیہ کے
نہین بیان کیے ہان یہ معنی وہ لوگ بیان کرین تو بیجا نہین ہے جو حضرت ابراہیم کے تین
جھوٹ کے قائل ہوے ہین اگر اس مین کچھ تامل ہو تو جمع بین الصحیحین کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین
منقول ہے ان رسول اللہ قال فی صفۃ حال الخلق یوم القیامۃ انھم یاتون
ادم فیعتذر الیھم فیاتون نوحا فیعتذر الیھم فیاتون ابراھیم فیقولون
یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربک الا تری
ما نحن فیہ فیقول لھم ان ربی قد غضب علی غضبا ما غضب قبلہ ولن
یغضب بعدہ مثلہ وانی کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
یعنی جناب رسول خدا نے بیان حال خلق مین روز قیامت کے فرمایا کہ خلائق حضرت آدم
کی پاس آوینگی در سوال شفاعت کرینگی تو حضرت آدم اونسی عذر کرینگی کہ مجھسے نہین ہوسکتا پھر حضرت نوح کے
پاس آوینگی وہ بھی عذر کرینگی پھر حضرت ابراہیم کی پاس آوینگی اور عرض کرینگی کہ ای ابراہیم آپ نبی اللہ اور

خلیل خدا اہل زمین سے ہین شفاعت کیجیے ہماری اپنے پروردگار سے آیا نہین دیکھتے ہین
آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین پس حضرت ابراہیم انکے جواب مین فرماوینگے کہ پروردگار میرا
آج میرے اوپر ایسا غضبناک ہی کہ نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ کبھی ہوگا اور مین تین جھوٹ
بولا ہون جس آپ خود اپنے نفس کیواسطے محتاج شفاعت ہون مین دوسرون کی شفاعت
کیا کرونگا جاؤ میرے غیر کیطرف دوسری حدیث اسی کتاب سے سنیے ان رسول
اللہ صلعم قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات یعنے حضرت ابراہیم
تین ہی جھوٹھ بولے پس ان احادیث سے جو آپکے صحاح سے منقول ہوئی معاذ اللہ
حضرت ابراہیم کا جھوٹھا ہونا صاف صاف ثابت ہوا اور جو کہ شاہ صاحب نے اپنے
کیدون مین اسکا جواب دیا ہی کہ کذب سے مراد کذب حقیقی نہین ہی بلکہ وہ عبارت ہے
ایسے کلام سے کہ جو بظاہر کذب معلوم ہو اور حقیقت مین کذب نہو آپہی محتملا یہ جواب
قابل مضحکہ اطفال ہو اگر کذب سے کذب حقیقی مراد نہوتا تو حضرت ابراہیم کا جھوٹھی معذرت
کرنا لازم آتا ہی کہ ہم قابل شفاعت کرنے کے نہین ہین اور ہمارا خدا ہمپر ایسا غضبناک ہی
کہ نہوا تھا نہوگا پس اگر حضرت ابراہیم کذبات ثلاثہ مین صادق تھے تو اس اعتذار مین معاذ اللہ
کاذب اور اگر اعتذار مین صادق تھے تو کذبات ثلاثہ مین کاذب یہ جواب شاہ صاحب کا
اشکال کلامی ہذا یوم الجمعۃ کاذب سے کم نہین کہ کذب مستلزم صدق و صدق مستلزم کذب
ہی اور بعینہ یہی تقریر اوس حدیث صحیح مسلم مین جاری ہی کہ جس مین حضرت خلیفہ ثانی لاثانی
نے مخاطبا بامیر المومنین علیہ السلام زبان صدق ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ تم مجھکو اور
ابوبکر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانتے ہو الی آخر ما قال پس ہم کہہ سکتے ہین
کہ اگر خلیفتین جی صادق ہین تو کذب اونکا بموداے الحق مع علی و علی مع الحق صادق آیا اور اگر
اس نسبت دہی مین صادق نہ تھے جب بھی کذب لازم آیا الغرض کذب مستلزم صدق و برعکس
اسکے ہے اور ہمارے نزدیک بہت سہل جواب اسکا یہ ہی کہ مثل مولانا جلال الدین دوانی

کے ایسے کلام کو قسم جبر سے نکال کے انشا مین داخل کر دیجیے جسمین سے نجات پائی آئندہ
آپ کو اختیار ہے بالجملہ اہل حق کے نزدیک تقیہ عبادت ہے عدم اظہار حق سے واسطے کسی
مصلحت شرعیہ کے اور وہ منقسم ہوتا ہے طرف احکام خمسہ شرعیہ کی یعنی وجوب و حرمت و ندب و
کراہت و اباحت اور مقامات ہر ایک کے کتب فقہیہ امامیہ مین بتفصیل تمام مذکور ہین اور
یہ عدم اظہار حق جو ہمنے تعریف تقیہ مین بیان کیا اعم اس سے ہے کہ باظہار باطل ہو یا بلا
اظہار باطل ہو اور اظہار باطل اعم اس سے ہے کہ بعبارت ناصہ بر باطل ہو یا بعبارت
محتمل الباطل اور باطل اعم ہے اس سے کہ کفر ہو یا غیر کفر پس اس سے ثابت ہوا کہ تقیہ کے لیے
اقسام متعدد ہین اور بظاہر نظر اشنع و اقبح اقسام عدم اظہار حق باظہار باطل بعبارت
ناصہ بر کفر ہے پس ہم بعض دلائل ثبوت عدم اظہار حق اسی قسم کے لکھتے ہین اس لیے کہ مقام
متعلق ہے تفصیل اسکی جب مخاطب سے بحث تقیہ پردہ خفا سے منصہ ظہور مین آویگی تب انشاء اللہ
ہم بھی کر دینگے قال اللہ عز و جل قولہ الحق من کفر باللہ بعد ایمانہ الا من اکرہ
وقلبہ مطمئن بالایمان الآیہ یعنی خدا عز جل شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ جو لوگ اظہار
کفر کرینگے بعد ایمان لانیکے پس اوپر اونکے غضب ہے جانب خدا سے اور واسطے اونکے
ہے عذاب عظیم مگر وہ لوگ کہ باکراہ خاطر فقط زبان سے اظہار کفر کرین اور دل اونکے
اطمینان رکھتے ہون ساتھ ایمان کے وہ لوگ مستثنی ہین کہ اونکے واسطے نہ عذاب ہے اور
نہ غضب خدا ہے یعنی خدا اونسے ایسے اظہار کفر مین ناخوش نہین ہے پس یہ آیہ شریفہ
نص صریح جواز تقیہ مین ہے اور دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ اظہار کفر وقت خوف بجبر و
اکراہ نہ بخوشی خاطر اور اخفائی ایمان قلب مین جائز اور مباح اور موجب عذاب و
ناخوشی خدا نہین ہے اور موید اسکے آپ کے تفاسیر ہین فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین
ذیل تفسیر آیہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ مین فرماتے ہین واعلم ان نظیر ھذہ
الآیۃ قولہ تعالی الا من اکرہ الآیۃ یعنی جانو کہ مثل آیہ الا ان تتقوا کے آیہ الا

اثبات تقیہ

من اکرہ بھی ہی پھر فرماتے ہین الحکم السادس التقیۃ جائزۃ لصون النفس وہل ہی جائزۃ لصون المال یحتمل ان یحکم فیہا
بالجواز لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ مال المسلم کحرمۃ دمہ ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فہو شہید ولان الحاجۃ الی المال شدیدۃ
والماء اذا بیع بالغبن سقط فرض الوضوء وجاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک القدر من نقصان المال
یعنی تقیہ جائز ہی واسطے حفظ نفس کے اور آیا جائز ہی واسطے حفظ مال کے بھی پس احتمال
ہی کہ وہ بھی جائز ہو اسلیے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حرمت مال مسلم
کی مثل حرمت خون اوسکی ہی اور پھر فرمایا ہی کہ جو شخص مقتول ہو حفظ مال مین اپنے وہ شہید مرا اور
بھی واسطے اس بات کی کہ حاجت طرف مال کے شدید ہی یہانتک کہ اگر پانی بقیمت بکتا ہو تو
فرض وضو ساقط ہو اور تیمم جائز ہو واسطے دفع نقصان اسیقدر مال کے پھر فرماتے ہین قال
مجاہد کان ہذا الحکم ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المسلمین فاما بعد قوۃ الاسلام فلا یعنی مجاہد نے
کہا ہی کہ یہ حکم تقیہ ابتدائی اسلام مین بعلت ضعف مسلمین کے تھا لیکن بعد قوت اسلام پس حکم باقی نہین
ہی اس مقام پر بندہ کہتا ہی کہ جب مجاہد صاحب نے علت جواز تقیہ ضعف اسلام ٹھہرایا پس کون
احمق کہیگا کہ جہان قوت اسلام ہو اور مسلمانون کو کچھ خوف نہین ہی وہان بھی تقیہ جائز ہی کلام تو
مقام خوف مین ہے پس جن مقامات مین کہ ضعف اسلام کو ہی وہان علت جواز تقیہ پائی گئی ہی
پس علت سے معلول کو متخلف کرنا اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی اور جب ابتدائی اسلام مین
آپ قائل بجواز تقیہ ہوگئے تو قبح عقلی تو اوسکا جاتا رہا باقی رہا قبح شرعی پس جبتلک کوئی ناسخ
آیات تقیہ کا نہ بیان فرمائیے گا تب تلک حکم ثابت مستصحبا بلا رفع نہین ہو سکتا ہی بعد اسکے
امام رازی صاحب خود قول مجاہد پر راضی نہین ہین اور فرماتے ہین وروی عوف عن الحسن
انہ قال التقیۃ جائزۃ للمومنین الی یوم القیامۃ یعنی عوف نے حسن سے روایت کی ہی کہ فرمایا تقیہ
مومنین کے لیے جائز ہی تا روز قیامت یعنی مقام تقیہ مین اور یہ حدیث صحیح بخاری مین
بھی ہی پھر امام صاحب فرماتے ہین کہ ہذا القول اولی لان دفع الضرر واجب بقدر الامکان یعنی
یہی قول حسن بہتر ہی اسلیے کہ دفع ضرر انسان پر بقدر امکان واجب ہی اور بیضاوی صاحب

ف
شان نزول آیہ الا من اکرہ

شان نزول مین اس آیہ کے فرماتے ہین روی ان قریشاً اکرہوا عماراً و ابویہ یاسر و سمیۃ علی الارتداد فربطو سمیۃ بین بعیرین و وجی بحربۃ فی قبلہا و قالوا انک اسلمت من اجل الرجال فقتلت و قتلوا یاسراً و ہما اول قتیلین فی الاسلام و اعطاہم عمار بلسانہ ما ارادوا مکرہاً فقیل یا رسول اللہ ان عماراً کفر فقال کلا ان عماراً ملئ ایماناً من قرنہ الی قدمہ و اختلط الایمان بلحمہ و دمہ فاتی عمار رسول اللہ و ہو یبکی فجعل رسول اللہ یمسح عینیہ و قال مالک ان عادوا لک فعد لہم بما قلت انتہی الروایۃ محصل اسکا یہ ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا شان مین عمار اور ابوین اونکے یاسر و سمیہ کے کہ وہ گرفتار ہوے دست کفار قریش مین اور اونھون نے حکم کیا انکو کہ ایمان سے پھرو اور کافر ہوا اور ابن عباس کی روایت مین ہے کہ حکم کیا کفار نے کہ جناب رسالتمآب کو برا کہو اور ہمارے اصنام کی مدح و ستائش کرو ورنہ ... بہر دو نو روایتون کے سمیہ کو بایذای تمام قتل کیا اور پھر یاسر کو قتل کیا اور یہ دونوں اول قتیلین فی الاسلام ہین بعد اوسکے بجانب عمار متوجہ ہوے عمار نے بخوف جان جو کچھ انہون نے چاہا اپنی زبان سے کہا اور جناب رسولخدا کو برا کہا اور اصنام کی مدح و ثنا کی پس جب عمار مدینہ مین آئے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہو گئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز نہین بدرستیکہ عمار بھرا ہوا ہے ایمان سے از سر تا پا اور ایمان اوسکے گوشت و خون مین مخلوط ہوا ہے پس عمار حاضر خدمت سراپا برکت ہوے درحالیکہ روتے تھے پس جناب رسول خدا نے اونکے آنسو کو پوچھنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ کچھ حرج نہین ہے اے عمار واسطے تیرے اوس امر مین جو تو نے کیا بلکہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تجھکو تو جیسا کیا ہے ویسا ہی پھر کرنا اور جو کچھ کہا تھا پھر وہی کہنا بعد اسکے قاضی بیضاوی فرماتے ہین کہ فیہ دلیل علی جواز التکلم بالکفر عند الاکراہ یعنی یہ دلیل ہے اوپر جواز کفر بولنے کے وقت مجبوری کے اور پھر فرماتے ہین کہ ہر چند افضل یہ ہے کہ اس سے پرہیز کرے جیسا کہ اونکے مان باپ نے کیا اور دلیل اس افضلیت کی وہ روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب نے دو مسلمانون کو گرفتار کیا پس ایک سے کہا کہ کیا کہتا ہے تو درباب محمد اوسنے جواب دیا کہ وہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ کیا کہتا ہے

میرے بارے مین اسنے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ہین پس مسیلمہ کذاب نے اوسکو چھوڑ دیا اور متوجہ ہوا
طرف دوسرے کے اور کہا کہ کیا کہتا ہے محمد کے حق مین اوسنے کہا کہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ
میرے حق مین کیا کہتا ہے اوسنے جواب دیا کہ مین بہرا ہون تجہہ سے تین دفعہ یہی بات اوس سے پوچھی
اوسنے وہی جواب دیا مسیلمہ کذاب نے اوسکو قتل کیا پس یہ خبر جناب سرور کائنات کو پہونچی حضرت نے فرمایا
کہ پہلے شخص نے بھی اچھا کیا کہ اجازت خدا پر عمل کیا اور کتمان حق کرکے اپنی جان بچائی اور
دوسرے نے بھی اچھا کیا کہ اظہار حق کیا پس مبارک ہو اوسکے واسطے الغرض اس آیت
سے اور اون روایات تفسیری سے جو آپ کے مذہب کی ہین بالتصریح ظاہر ہوا کہ عدم
اظہار حق باظہار کفر صریح جائز ہے اور خدا اور رسول نے اجازت دی ہے اوسکو مستحسن سمجھنا
اور قبیح و مستہجن کہنا آپ ہی کے ایسے ایماندارون کا کام ہے اب ہم کہتے ہین کہ جب اس قسم
کے تقیہ کو جو بنظر ظاہر آپ کے اقبح و اشنع تھا جواز اوسکا کتاب خدا سے اور آپ کی کتابون
سے ثابت ہی کر دیا تو اقسام دیگر کا جواز بدرجہ اولی ثابت ہوگیا اور بہت سے آیات
اور احادیث ہین کہ بالخصوص ہر قسم تقیہ کے جواز پر دلالت کرتے ہین آیات مین سے
آیہ کریمہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ علی بعض القراءۃ کما قالہ البیضاوی
اور آیہ کریمہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور کریمہ یکتم ایمانہ و کریمہ لبثت
فینا من عمرک سنین تفسیر بیضاوی اور بہت سے احادیث بھی ہین جہان آپ
بحث تقیہ بیان کرینگے وہان ہم بھی بیان کرکے آپ کے ہفوات و مزخرفات کو کہ محض وساوس
شیطانی ہین انشاء اللہ باطل کرینگے الحاصل ہمنے جو اقسام تقیہ کے بیان کیے اوس سے ظاہر
ہوا کہ تقیہ مین ضرور نہین ہے کہ عدم اظہار حق باظہار باطل ہو پس آپنے کہان سے کہا کہ
جہوٹھ کو ظاہر کرنا معنی تقیہ ہے خصوصاً جس وقت کہ تقیہ متعلق بقول نہو بلکہ بفعل ہو پس فعل تو
متصف بصدق و کذب مجازی بھی نہین ہوسکتا دلیل ہمارے قول کی حدیث صحیح بخاری
ہے کہ جناب رسول خدا اسے مخاطب ہوکر فرمایا [illegible]

بالکفر وفی روایة بالجاهلیة لنقضت البیت الحدیث محصل یہ ہو کہ اگر تیری قوم قریب العہد بکفر یا بجاہلیت نہوتی تو حکم کرتا مین کہ خانہ کعبہ کو گرا دین اور اوسکو اساس ابراہیمی پر از سر نو تعمیر کرین اور دروازہ اوسکا متصل زمین کرین اور دو دروازہ کرین ایک شرقی اور ایک غربی پس جناب رسول خدا نے بخوف مرتد ہو جانے قوم عائشہ کے کعبہ کو نہ بنایا اور ترک بنا نہین کیا مگر تقیۃً جیسا کہ علما نے لکھا ہو پس اس قسم کے تقیہ پر اطلاق کذب نہین کر سکتے نہ حقیقۃً نہ مجازاً پس جو آپ نے افادہ فرمایا کہ تقیہ کے معنی کذب کے ہین یہ آپ ہی کا کذب ہو گیا آرے گاہے تقیہ مین اظہار باطل صریح یا غیر صریح کی حاجت ہوتی ہو لیکن وہ حقیقۃً کذب نہین ہو بلکہ کذب مجازی ہو اور قبیح نہین ہو کما فی الجواب الاجمالی و بفرض تنزل کذب ہی سہی مگر جب آپ کے علماء اعلام اوسکے جواز کا اقرار فرماتے ہین تو آپ کیونکر چون و چرا لب پر لاتے ہین چنانچہ آپکے خاتم المحدثین نے کتاب تحفہ مسروقہ مین اپنے اوس کید مین جسمین کذبات ثلثہ ابراہیمی کا جواب لغو دیا ہو صاف تحریر فرماتے ہین و ہذہ عبارتہ اگر دفع جباری از مال و جان و ناموس خود منجر بکذب صریح شود آن نیز در آن وقت حلال می گردد انتہی پس اگر قرآن و حدیث کو نہ مانیے گا تو اپنے جد امجد کے قول سے تو سر نیچا کیجیے گا یا اوسکو بھی تعجبانہ فرمائیے گا کہ سوائے جناب خدام شاہ صاحب کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو حلال و رحمت سمجھیگا قولہ سوائے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھیگا اقول سوائے حضرات اہلسنت کے کون ہو جو کہ فرمان خدا و رسول کو عذاب و زحمت سمجھیگا قبل اس کریمہ من کفر کے یہ آیت ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایات اللہ اولئک ھم الکاذبون یعنے افترای کذب نہین کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان نہین لائی ساتھ آیات خدا کے اور وہی لوگ ہین کاذب صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین لمن کفر بدل واقع ہوا ہو یا لا یؤمنون سے یا اولئک سے یا کاذبون سے اور ظاہر ہو کہ مراد لا یؤمنون سے مفترین کذب ہین یا اولئک سے بھی مراد

[illegible]

وہی ہین اور کاذبون سے بھی مراد وہی لوگ ہین اور جب من کفر بدل ہو الذین حینئون سے تو
مصداق کاذب ہر صورت مین من کفر ہو الاتحاد البدل والمبدل منہ لفظاً و معنا و بتقدیم
مسند الیہم الکاذبون حصر کذب کا من کفر مین ہوا اور الا من اکرہ کو جناب باری نے مستثنیٰ
فرمایا من کفر سے تو مصداق کاذبون سے اور مصداق یفتری الکذب سے اکراہ کردہ شدگان
خارج ہوگئے اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ الا من اکرہ باب اہل تقیہ مین وارد ہوا ہو پس اس تقریر
مثل صبح صادق روشن ہوا کہ اہل تقیہ مصداق کذب اور کاذب نہین ہو سکتے اور اسکی وجہ
بہت ظاہر ہو کہ نسبت فعل کی طرف فاعل مختار کے دیجاتی ہو نہ طرف مجبور کے بیت
گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد * از کماندار بیند اہل خرد پس درحقیقت مکرہین کا کذب فی الدین علت
موجبہ تقیہ ہو تو کاذب اکراہ کنندگان ہوے نہ اکراہ کردہ شدگان اسی سبب سے خدا نے حصر کذب
کاذبین فی الدین مین کیا اور اہل تقیہ کو اوس سے مستثنیٰ فرمایا مگر آپ خلاف حکم خدا کہتے ہین
کہ تقیہ جھوٹھ بولنا ہی تعجب ہے کہ جس امر کی خدا اجازت دے اور جھوٹھ کے مصداق سے اوسکو
خارج فرماوے اور رسولخدا بھی اوسکی اجازت دین اور مصدق مسیلمہ کذاب کو فرماوین
کہ اخذ برخصۃ اللہ اور جس شخص سے کہا کہ مین بہرا ہون حالانکہ بہرا نہ تھا اوسکو فرماوین ھنیئاً لہ
اور دونو سے ایک کو بھی جھوٹھا نہ فرماوین آپ اونکا نام جھوٹھا رکھین سراسر حیرانی ہو کہ کیسی
مسلمانی ہو کہ تصدیق آیات ربانی نہ احادیث حبیب یزدانی مین تامل ہو یہ ایمان ہو کہ بے ایمانی ہم
سے در کفر ہم ثابت نہ زنار ررا رسوا مکن - قولہ اور یہ ظاہر ہو کہ ہزارہا احادیث اور اقوال
اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اقول یہ قدر فریب دہی عوام سے کہا گیا ہے
ساری دنیا جانتی ہو کہ سوای ابوحنیفہ کی آپ کسی کی قول کو نہین مانتے آپ کو ہم ...
پوچھتے ہین کہ آپکی تصدیق اپنے مسائل فقہیہ کے اس راہ سے ہے کہ قول ...
کہ قول ابوحنیفہ ہو ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ جھوٹھ کہ ہم ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین کن ضرورت سے
آپ بولے ہین اور سواے دو ضرورتون کے تیسری نہین معلوم ہوتی ایک فریب عوام دوسرا

شیعون کو ہرا دنیا لیکن بحمد اللہ آپ دونو تمنا مین خسر الدنیا والاخرۃ ہین قولہ
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین اقول جس بات کو تقیہ پر محمول کرتے ہین اوسپر
غیر حالت تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت اور گمراہی بھی جانتے ہین قولہ عین ہدایت ٹھہرا
اقول ع مردم اندر حسرت فہم درست سبحان اللہ کس درجہ کی رسائی آپ کے فہم رسا کو ہے خود
اختلاف کو اختلاف من حیث التقیہ مسلم کرنا اور پھر احکام تقیہ اوسپر جاری نہ کرنا ہم نہین جانتے
کہ از راہ غباوت ہے یا از راہ مسلمات تشیع ہے تو شیعون کے مذہب مین احادیث تقیہ پر
غیر محل تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت ہے واسطے کہ خود بالتصریح و التنصیص ائمہ علیہم السلام نے اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے کہ غیر حالت تقیہ مین خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقہم فان
الرشد فی خلافہم یعنی جو حدیث کہ موافق عامہ ہے اوسکو چھوڑ دے اور جو مخالف عامہ ہے اوسکو
لے کہ رشد اونکے خلاف مین ہے پس رشد کے مقابل مین غی ہے یعنی ضلالت پس جو حدیث
کہ موافق عامہ ہے اوسپر عمل کرنا غیر مقام تقیہ مین عین ضلالت ٹھہرا اب آپ فرمائین کہ جن احادیث
کو کہ ائمہ نے از راہ تقیہ فرمایا ہے آپ بکذب و دروغ اوسپر مدعی عمل ہین حالانکہ عمل آپکا اقوال
ابو حنیفہ پر ہے پس اوسپر عمل کرنا آپ کا یا من حیث التقیہ ہے تو او لا تقیہ کی کیا وجہ ہے اور ثانیاً ضرور
ہے کہ آپ اوسکو غیر اصلی و مخالف حق بھی جانیے ورنہ تقیہ سے خارج ہو جائیگا و یا من
حیث التقیہ نہین ہے بلکہ اصلی و موافق طریقہ ابی حنیفہ جانتے ہین تو شیعون کے نزدیک یہ
عین ضلالت ہے پھر آپ نے عین ہدایت کس راہ سے ٹھہرایا تھا حال اس گفتگو کا اگر
بنا اوسکی وپر الزام کے ہے اور اگر بنائے گفتگو آپ کی الزاماً نہین ہے بلکہ تحقیقاً ہے تو آپ کی تحقیق شیعونکے
لیے بکار آمد نہین ہے آپ کی تحقیق آپ ہی کو مبارک رہے قولہ گمراہ ٹھہرائے جائین اقول
اگر مقام غیر تقیہ مین اوسپر عمل کرینگے تو بیشک و شبہہ گمراہ ٹھہرائے جائینگے قولہ تو پھر ان
الفاظ کی اقول اسکے معنی ہم آپ کو پڑھاتے ہین اور نرم نقش کو سمجھاتے ہین کہ مقصود
یہ ہے کہ جنہون نے قول تقیہ پر مقام تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اسلیے کہ تقیہ

جائز تھا؛ ور امر جائز کا کرنیوالا ہدایت پانیوالا ہوا اور جنہوں نے غیر تقیہ یعنی مقام غیر تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اس لیے کہ حکم اصلی حقیقی خدا پر عمل کیا اوس مقام مین جو مقام اوسکے عمل کا تھا یہ نہایت غلط فہمی آپ کی ہو کہ اسکے معنی یہ سمجھے کہ جس قول پر جسوقت چاہے عمل کرے اسلیے کہ قولین مختلفین مین ایک ہی مقام مین لاریب احدہما حق وثانی غیر حق ہو پس نہین ہو سکتا ہو کہ خدا او رسول ایک ہی حال مین حق وغیر حق کے عمل کرنیکا حکم فرماوین آرے یہ ہو سکتا ہو کہ وقت ضرورت بمقتضای اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہوتا ہو غیر حق کے جواز کا حکم دین ع ہر سخن جائی وہر نکتہ مقامی دارد - قولہ اور کوئی یہ خیال نہ کرے اقول یہ عبارت محض مہمل ہو اور پوچ ہو علاوہ بران متناقض ہندی مین مہمل گوئی ہو عربی فارسی کا خدا حافظ ہے تبر غا ہسم کتنے ہین کہ اگر مہلیت جانب ناسخ سے ہے اور مقصود آپ کا یہ ہو کہ احکام تقیہ بلفظ مجمل اور مشترک المعنی نہین بیان ہوے ہین اور صاف وصریح ہین تو یہ دعوی بھی آپ کا مثل اور دعوی کے کلیتہً غلط ہی بلکہ بہت سی احکام تقیہ ایسے الفاظ وعبارات واارات سے وارد ہوے ہین کہ عقلا وبلغا بحمداللہ سمجھ لیتے ہین کہ معنی ظاہری ہرگز مقصود قائل نہین ہین گو تم ایسے احمق کی سمجھ مین بہ سبب غباوت وحماقت کے نہ آوے اور یہ فضل خبابار ی ہو کہ شیعہ مقصود اصلی کو اقوال ائمہ علیہم السلام سے سمجھ لیتے ہین اور جنکے قلوب وبصائر پر خدا نے مہرین کردین ہین وہ نہین سمجھتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارھم غشاوۃ وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اور جو اقوال کہ صاف صریح ہین وہ بسبب موافقت اقوال عامہ کے سمجھلیے جاتے ہین قولہ پوچھنے والا اور سننیوالا گمراہ ہوگا اقول ہم بھی کہتے ہین کہ خوب خیال اس بات کا کیا ہو کہ گمراہ ہونیوالا گمراہ ہوگا اور ہدایت پانیوالا ہدایت پائیگا یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین پس جس طرح سی حقیقت مین سبب گمراہی قرآن نہین ہو اور نہ چاہیے تھا کہ مومنین کے لئے بھی معاذاللہ موجب گمراہی ہوتا بلکہ سبب گمراہی فسق اور کفر ونفاق ہوا اسیطرح سے حقیقت مین قول امام کہ شریک القرآن

ہوادی حدیث ثقلین ہین موجب گمراہی نہین ہو بلکہ سائل کا فسق وکفر ونفاق موجب اوسکی گمراہی
کا ہوگا اسلیے کہ اگر وہ مومن ہوتا تو مثل شیعون کے اوسکو محمول علی التقیہ کرتا اور ہدایت پاتا
لیکن اوسکی ضلالت اور گمراہی باعث اسکی ہو کہ رجوع الی الحق نہ کیا اور موافق قول عامہ کو ہر
حال مین حق سمجھا پس اسکی گمراہی سے امام کو کیا ضرر جیسے گمراہی فاسقین سے قرآن کو کیا ضرر
فذرھم فی سکرتھم یعمھون اور یہی ہو مقصود عبارت میر باقر داماد علیہ الرحمہ کا قولہ لقین کرکر
اقول ہشیبہ شیعہ یقین کرتے ہین اور صداقت مین شک نہین رکھتے اس بات پر کہ یہ قول
اپنے مقام پر قابل عمل ہو اور عمل نہ کرنیوالا اوسپر گمراہ ہو اگر وقت تقیہ ہو اور وہ قول موافق
عامہ ہو تو اوسی پر عمل کرنا متحتم و واجب ہے اور اگر مقام تقیہ نہین ہو تو قول دیگر پر عمل
کرنا ضرور ہو قولہ پس جب اامون نے خود دیدہ دانستہ اقول یہ قول اور قول
سابق ایک ہی ہو اور بجز لفظ دیدہ و دانستہ بڑھانیکے اور کوئی فرق معلوم نہین ہوتا کہ
تقریر اول مین سہو وغفلت کا احتمال ذہن رسانے کہانسے نکالا تھا جواب دیدہ و دانستہ
کا نغمہ طنبور پر بڑھایا الغرض بجز تسوید قرطاس وفریب عوام الناس کے کچھ حاصل صاحب
رسالہ کو نہین ہو اعوذ برب الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس اور جب یہ تقریر اور تقریر اول ایک ہو فالجواب الجواب قولہ
ہدایت پانیوالون مین محسوب ہوگا اقول تمہارے زعم باطل مین تو ایسا ہی ہو لیکن شیعونکے
نزدیک بالکل گمراہ ہوگا اسلیے کہ بسبب اپنی ضلالت اور گمراہی کے فرق درمیان تقیہ اور
غیر تقیہ کے نہ کیا اگر بیدین نہوتا تو مثل شیعون کے ہدایت پاتا اب ہم آپ سے پوچھتے
ہین کہ شیعون کے نزدیک تو ایک وجہ وجیہ اختلاف اپنے اصحاب کے یعنی اہلبیت کے
تقیہ ہی گو تم اپنی جہالت سے انکار کرو لیکن درصورت صحت حدیث نجوم آپکے اصحاب کی
وجہ اختلاف کیا ہو اور بایہم اقتدیتم کے کیا معنی ہین آیا حق نقیضین مختلفین مین ہوتا ہو کہ جسکی
اوتھین سے اقتدا کرین ہدایت پاوین اور اگر شیعہ باقتدائے عباس وعلی آپ کے خلیفتین کو

کاذب وغادر وخائن وآثم کمانی صحیح المسلم سمجھین آور باقتدائی سعد عبادہ اور اسامہ اور امثال اونکی خلافت ابو بکر کو باطل سمجھین توکیون ہدایت پانیوالے ہوئین

قال المناظر القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

تیسری دلیل صاحب استقصا نے حدیث عیون اخبار کی تکذیب پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اگر وہ حدیث صحیح ہوئی تو مخالفت دوسری حدیث سے جو معانی اخبار مین مسطور ہے لازم آتی ہے یہ دلیل بالکل پوچ ہے اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھا دی ہے لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون موافق ہوتا ہے نہ مخالف اسلیے کہ عیون اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور معانی اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایہا اخذ اہتدی پس ہم نہین جانتے کہ دونو حدیثین باعتبار معانی کے کیونکر مخالف ہین باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا رسول اللہ من اصحابک سے اسکو ہم تحریف شیخ صدوق کی سمجھتے ہین اور اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے ہین پس اگر ہم تسلیم کرین تو جو حدیث اصحابی کالنجوم کو امام موسی رضا علیہ السلام نے موضوع اور غیر صحیح فرمایا تو جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ہوتی ہے تو ایک امام کے قول سے دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہے ہان اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ حدیث اصحابی کالنجوم معناً موضوع اور غلط ہے تو ہم صاحب استقصا کے جواب کو اونکے اصول کے مطابق تسلیم کر لیتے لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہے تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ مولف موصوف نے حدیث معانی اخبار کے بیان کرنے مین سوا اسکے کہ حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت کو ایک دوسرے امام کے قول سے ثابت کر دیا کیا فائدہ اپنے واسطے تصور کیا تھا علاوہ برین غور کرنیکی بات ہے کہ اگر پوچھنے والا یہ سوال نکرتا کہ اصحاب سے مراد کون لوگ ہین تو کسیکو یہ معلوم

ہوتا کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین پس کیونکر قیاس مین آوے کہ اگر پیغمبر خدا یہ حدیث شان مین اہلبیت کے فرماتے تو وہ ایسا لفظ استعمال کرتے جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اور کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اور اوسنے اوس کے معنی حضرت سے پوچھے ہونگے اسلیے کہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہے اور پھر کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے مثلاً حدیث دعوالی اصحابی کو دیکھنا چاہیے کہ خود صاحب استقصاء اوسکو صحیح بتلاتے ہین اور امام موسیٰ رضا کی تصدیق کو اوسی پر ختم کرتے ہین تو اوسکے بعد یہ عبارت نہین ہے فقیل من صحابک تو کیونکر ہم جانتے کہ کبھی کسی شخص نے اصحاب کے لفظ کو پیغمبر صاحب سے سنکر اوسکے معنی نہ پوچھے اور اس حدیث مین لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہوگیا کہ بغیر پوچھے معنی کے سنیوالا اوسکے معنی نہ سمجھا اور بدون اوسکی شرح دریافت کرنیکے سامع سے نہ رہاگیا وہذہ مما یضحک علیہ الصبیان

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ عجائب اضطرابات قابل تماشائی اولی الالباب ہے معلوم نہین کہ اس اختلال حواس اور تخبط بیقیاس کا کیا باعث ہے مخاطب کیسا جلد ایک راہ چھوڑکر دوسری راہ چلتا ہے اور رہا اگرگٹ نیا رنگ بدلتا ہے پہلا دعوی یہ تھا کہ جواب استقصا مین چند نقص ہین اور اوس چند کے بیان مین بجز عدم تسلیم عبارت فقیل کچھ بیان نہ کیا حالانکہ اگر عدم تسلیم نقص ہو تو کافرون کا تسلیم نہ کرنا کلام اللہ کو نقص کلام اللہ ہو دوسرا دعوی یہ ہوا کہ ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین کہ عبارت فقیل صدوق کی بڑھائی ہوی ہے اوسکی دو دلیلین محض پوچ و لچر بے سروپا مثل گوز خر بیان کین جسکا بطلان ہم بیان کرچکے اور اب اوسکی تیسری دلیل مین پھر رجوع کیا طرف عبارت استقصا کے اور جو تقریر مختل بیان کی وہ موقوف ہے اوپر اس امر کے کہ یہ عبارت فقیل زائد ہو حالانکہ یہ اول دعوی ہے الغرض تشتت اور انتشار آپکا دربارہ کذب

قول رسول کہ اصحابی اہلبیتی ہی تماشا کردنی ہو اس سرگردانی سے آپکو بجز مصداق ہونے الحق
انھم فی کل وادیھیمون کے کچھ حاصل نہین ہو یہ تو آپ کا گایا ہوا راگ ہو کہ ہم عبارت
زائد کو تحریف صدوق سمجھتے ہین اسکو بار بار کیا گاتے ہین اب کوئی دوسرا راگ گائیے آپکی
کسی بات کو زائد سمجھنے سے کیا ہوتا ہی جن لوگون کی کتابون مین یہ حدیث موجود ہو وہ تو
ہرگز زائد نہین سمجھتے بلکہ قول رسول اللہ سمجھتے ہین اپنی اپنی سمجھ کا ہر شخص کو اختیار ہو ہر کافر
کہتا ہو کہ ہم بتونکو خدا سمجھتے ہین پھر اوسکے سمجھنے سے کیا ہوتا ہو اسیطرح اگر آپ نے بھی اس
عبارت کو زائد سمجھا تو کیا نقصان ہوا تعجب ہو کہ حدیث معانی الاخبار کو مصدق حدیث اصحابی
کالنجوم ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اُس سے معنی موضوع اور غلط ہونا اس حدیث کا نہین
ثابت ہوتا ہو ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ لفظًا اوسکے مطابق ہو نہ معنًا عدم مطابقت لفظی
تو ظاہر ہو لیکن معنوی پس حدیث معانی الاخبار مین بالتصریح موجود ہو کہ اصحابی اہلبیتی اور اصحابی
کالنجوم مین آپ کے نزدیک مصداق اصحاب خلفاء ثلثہ ہین پس باین عدم مطابقت لفظی
اور معنوی کیونکر مصدق اوسکے ہوے لیکن آپکی عادت ہو کہ ہر مکذب کو مصدق بناتے
ہین چنانچہ لقب صدیق حضرت عتیق اسی پر مبنی ہو اور جو آپ فرماتے ہین کہ اگر عبارت زائد
پر لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون ایک ہوتا ہو یہ لحاظ نہ کرنا بنظر اسکے آپ
فرماتے ہین کہ ہماری حدیث نجوم کی تصحیح ہو جائے پس یہ فرمانا آپ کا بعینہ ایسا ہو کہ مثل
آپ کے کوئی ملحد بیدین کہے کہ اگر لاتقربوا الصلوٰۃ مین عبارت زائد انتم سکاریٰ کا لحاظ
نہ کیا جائے تو ہمارا قول اور مسلمانون کا قول ایک ہوتا ہو اور اگر فرمائیے کہ مسلمان اسکو
زائد نہین سمجھتے ہین تو شیعہ بھی جس عبارت کو آپ زائد کہتے ہین زائد نہین سمجھتے اور
باوجود اس عبارت کے یہ حدیث اوسکی مکذب ہو نہ مصدق باین معنی کہ جب جناب
رسولخدا نے اصحاب نجوم اہتدا اہلبیت کو فرمایا تو جو عبارت کہ دلالت کرے اوپر
اسکے کہ ثلثہ نجوم اہتدا ہین وہ محض غلط اور کاذب ہو گئے اور جب منجملہ حدیث معانی

الاخبار سے کذب حدیث نجوم ثابت کردیا تو آپ اگر اپنے وعدہ مین سچے ہین تو قول صاحب استقصا کو تسلیم کریجیے لیکن صدق و راستی تو آپ سے کوسون دور ہی قولہ یہ دلیل بالکل پوچ ہی اقول آپ خود پوچ ہین اور باتین آپ کی بالکل پوچ ہین اور تفریعات آپکے پوچ در پوچ قولہ اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھادی ہی لحاظ نہ کیا جاوے اقول اگر شیعون کو مثل آپ کی دین و دیانت سے بہرہ ہوتا تو ہرگز لحاظ اس عبارت کا نہ کرتے لیکن انکو بنا بر اپنے مذہب کے تکذیب قول رسول خدا کی کہ صدوق جسکے ناقل ہین جائز نہ تھی اسلیے انہون نے لحاظ کیا اگر تقریر آپکی مبتنی ہی اوپر مسلم رکھنے قول امامیہ کے پس قول امامیہ سے قطع نظر کرنا کیا معنی کیونکہ یہ بات موجب الزام امامیہ نہین ہوسکتی اور اگر یہ کہیے کہ ہماری غرض تحقیق ہی نہ الزام تو ہم کہ چکے ہین کہ آپ کی تحقیق آپ کو مبارک رہے ہم ایسے پوچ ولچر تحقیق کو کب مانتے ہین اور اس تحقیق کو بھی جب آپ کے محققین نے انکار حدیث نجوم کرکے مثل گوزشتر پادر ہوا کردیا تو یہ تحقیق عین ناتحقیق ٹھہر گئی الحاصل غرض صاحب استقصا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے موثقین رواۃ سے تفسیر اصحاب باہل بیت مروی ہوئی ہی اسلیے ہمکو ضرور ہی کہ اگر اس حدیث نجوم کو کہ جس مین بحث ہی ہم مسلم کرین تو ضرور ہی کہ ماول باہلبیت کرین تاکہ تضاد بین الحدیثین لازم نہ آوے اور جب ہم اپنے احادیث کو بطور اپنے مذہب کے تاویل کرکے مطابق یکدیگر کرتے ہین تو آپ کے مسلم کرنے اور نہ مسلم کرنے کو اس مین کیا دخل ہی یہ نہایت زبردستی ہی کہ خواہ نخواہ دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اگر بعض حدیث کو مقتضا ے یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض انکار کرکے اپنی ایک صورت جمع بین الحدیثین نکالی تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ اس فعل ناشائستہ کو آپکے ہم بھی پسند کرلین اور قصہ مسلمہ معمول بہا بین الفریقین پر کہ الاحادیث تفسر بعضہا بعضا ہی عمل نہ کرین ہان آپ تو بغرض دخل کرنے اصحاب ثلثہ کے حدیث نجوم مین ایسی واہی رہین چلینگے کہ احادیث کی تکذیب کہین کلا اور

کہین بعضا کرینگے لیکن شیعون کو آپکے ثلثہ سے کیا مطلب سلیکی کہ اونکے مدارج عالیہ شیعونکے
نزدیک حدیث فدک وقرطاس وغیرہ سے کہ لاتعد ولاتحصی ہین خوب ثابت ہوچکی ہین
قولہ باقی رہی بحث عبارت زائدہ فقیل یا الخ کے اقول یہ بحث آپکی عبارت زائدہ مین محض بیہودہ و
بیمحل ہی کون کہتا ہی کہ اس عبارت کو آپ مسلم کیجیے آپ اپنی دعوی اولی کو کہ فضیلت ثلثہ کی
ثابت کرنا منظور ہی بھول گئے آپ اس دعوی پر مستدل ہین بحدیث نجوم ہم جواب مین کہتے
ہین کہ ہمارے نزدیک اصحاب سے اہلبیت مراد ہین بدلائل عقلی ونقلی کہ سابق مین گذری
پس فضیلت ثلثہ نہ ثابت ہوئی پس اگر تفسیر اصحاب باہلبیت آپ مسلم کرین یا نہ کرین توہمکو کیا
ہم مستدل نہین کہ ہمارے ذمہ اثبات کسی امر کا لازم ہو بلکہ مانع ہین ومانع کے لیے احتمال
کافی ہی چہ جائی اینکہ ہم بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت بھی کرین کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین
قولہ اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کرچکے اقول اون دلایل کی لغویت ہم ابھی بیان کرچکے
قولہ جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ثابت ہوتی ہی اقول جھوٹھے
کا منھ کالا آپ نے خود ہی قبل اسکی ترجمہ حدیث معانی الاخبار مین حدیث مذکور کو امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کیا ٹھیک مثل صادق آتی ہی دروغ گورا حافظہ نباشد
اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول سے صحت اوس حدیث نجوم کی ثابت ہوئی
کہ جس مین اصحاب مفسر باہلبیت علیہم السلام ہین نہ وہ حدیث موضوع ومکذوب تمہارے
علما کی کہ جسکے معنون مین تم اصحاب ثلثہ کو مثل جملہ فساق وفجار صحابہ کے داخل سمجھتے ہو پس
جسکو امام رضا علیہ السلام نے کاذب کہا وہ حدیث دیگر بمفہوم عام وبالفاظ خاص ہی اور
جسکی امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق کی وہ حدیث دیگر بمفہوم خاص وبالفاظ
خاص دیگر ہی پس ایک قول سے دوسرے کی تکذیب نہوئی بلکہ تصدیق ہوئی ولو
بالمعنی المخالف بایںمعنی کہ جب ایک کی تصدیق کی تو ثابت ہوگیا کہ جو مضمون مخالف اسکا
ہی وہ کاذب ہی دونو امام نے ایک قول کی تصدیق کی اور دوسرے قول کی تکذیب

فعلا مخالفة مبنيا قوله دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہو اقول بصورت زائد کتنی عبارت تفضیل کی بظاہر مخالفت ہوتی اور یہ خود بناؤ فاسد علی الفاسد ہو اور بظاہر اسلیے کہا کہ بمقتضائی دلائل عقلیہ نقلیہ اس صورت مین بھی ضرور ہوتا کہ تکذیب متعلق بمفہوم عام کیجاوے اور تصدیق متعلق بمفہوم خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام قوله اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا اقول معانی الاخبار کی حدیث سے صحت اوسی حدیث اصحابی کی ثابت ہوئی جو مفسر باہلبیت ہو پس بمفہوم مخالف اوس سے ثابت ہوا کہ جو مفسر باہلبیت نہین ہو وہ حدیث اصحابی معنًا موضوع اور غلط ہو بلکہ لفظًا بھی قوله اونکے اصول کی مطابق تسلیم کر لیتے اقول اس خلل دماغ کا کیا علاج ہو اصول صاحب استقصا مقتضی بتفسیر اہلبیت ہو اس لیے کہ اونکے نزدیک معصومیت شرط اقتدائی مطلق ہو افمن یهدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یهدی الا ان یهدی پس ان اصول کے مطابق کہان تسلیم کیا کہ آپ کی دلیل الزامی مسلم ہوسکے وہ ونہ خرط القتاد قوله لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہو اقول مطابق اصول صاحب استقصا کے ہرگز ثابت نہوے اسلیے کہ بنا بر اونکے اصول کے مقتدا وہ اصحاب ہین کہ جو مصداق اہلبیت ہین نہ وہ اصحاب جو مصداق ثلاثہ ہین پس ثبوت صحت حدیث نجوم موقوف ہوا اوپر زائد ہونے عبارت تفضیل کے اور زیادتی عبارت کے بنا بر اصول شیعہ کے غیر مسلم ہو پس صحت حدیث نجوم غیر مسلم ہو قوله تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین اقول ہم بھی نہایت تعجب کرتے ہین حضور والا کی نافہمی سے کہ اس فائدہ کو آپ نہین سمجھتے کہ آپ جواب مین ایسے مبہوت ہوے کہ جب کچھ بن نہ پڑی تو باقتدائی غاصبین اولین غصب کیا کہ معنی کو مستدل بنایا اور لانسلم پر لانسلم جمایا مگر گزارش ہوا کہ اہلبیت مدعی ہوی فضیلت ثلاثہ کی بحدیث نجوم صاحب استقصا نے فرمایا کہ لانسلم کہ مصداق اوسکے ثلاثہ ہین بلکہ ہمارے نزدیک مصداق اوسکے اہلبیت ہین جیسا کہ معانی الاخبار مین ہو آپ جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مصداق اہلبیت ہین اسلیے کہ تفسیر اہلبیت بر معانی صدوق کی ہو پس جواب لانسلم بلانسلم دنیا بجز جہلا کی کار ... ہین ہو مگر آپ اپنی نالیاقتی سے مجبور ہین مقدمات مرجوعہ کار سرکار کو بھی یقین ہو

کہ اسیطرح آپ غارت غول کرتے ہونگے ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ اس لیاقت پر کن لیاقت والون
نے آپ کے لیے یہ عہدے تجویز فرمائے ہین ویلکن الدنیا بالاتفاق والاخرۃ بالاستحقاق خدا اپنے
گدھون کو موہن بھوگ کھلاتا ہے قولہ غور کرنیکی بات ہے اقول اللہ اللہ کیا جمود خمود فطنت
ہے کہ سنجھا ہی نہیں با افادہ مثل عثناۃ بالتکریر علماء صدرائے قابل غور و فکر ٹھہرائے جاتے ہین
فوائد لفظ مبہم ومجمل بولنے کے اور بعد اوسکے تفسیر کرنے کے سابق مین بتفصیل بیان ہو چکے
بنابر اوسکی جب قائل کلام تمہیدی سے فارغ ہوگا تو پوچھنے والا پوچھے یا نہ پوچھے ضرور
اپنے مقصود اصلی کو بیان کریگا پس اگر پوچھنو الا عجلت نکرتا تو جناب سول خدا خود بالضرور
تفسیر باہلبیت بیان فرماتے اور سابق مین بیان ہوا کہ فائدہ اس طرز کلام بلاغت نظام سے
یہ حاصل ہوا کہ نالیاقتی اصحاب متبادر واسطے اقتدا کے اور تعین اہل بیت واسطے اس
امر جلیل القدر کے ثابت ہوگئی اور اگر بجاے اسکے اہلبیتی کالنجوم فرماتے تو یہ مقصود نہ
حاصل ہوتا اسلیئے کہ احتمال تھا کہ اہلبیت بھی کالنجوم ہون اور اصحاب بھی کالنجوم ہون لیکن
جب بیان فرمایا کہ اصحاب سے مراد یہ اصحاب نہین ہین کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فساق
اور فجار بھی شامل ہین بلکہ غرض میری اہلبیت معصومین ہین تو اس طرز بیان سے مخصوص ہونا
اہل بیت ؑ کا واسطے نجوم اقتدا ہونیکے ثابت ہوگیا والحمد للہ علی ذلک قولہ تو یہ
کسیکو معلوم ہوتا اقول جو لوگ مثل آپ کے عقل رکھتے ہین اونکو کہیے کہ نہ معلوم ہوتا تو
بجا ہے لیکن شیعیان اہلبیت کو تو بیشک بعقل سلیم معلوم ہوجاتا کہ منافقین و مرتدین مثل حضرت
ثلثہ کے اور وہ لوگ جو مصداق اصحابی اصحابی ہین ہرگز بالاتفاق مراد نہین ہین اسلیئے
کہ وہ خود قابل اسکے ہین کہ دوسرونکی اقتدا کرین پس بنابر اسکے منحصر ہوجاتا نجوم اقتدا
ہونا واسطے معصومین کے اور چونکہ غیر اہلبیت کوئی معصوم بالاتفاق نہین ہے پس متعین ہوجاتے
اہل بیت واسطے نجوم اقتدا ہونے کے اور ہم بخوبی سمجھ لیتے کہ مراد اصحاب سے اس
مقام مین اہل بیت ہین قولہ جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اقول سابق مین بیان ہوچکا

کہ عرفاً بھی اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر ہی بلکہ کل تمہارے علماے کتب رجال نے اہلبیت کو عمدہ اصحاب اخیار مین لکھا ہو اور بعض اہلبیت کا تمہارے اصحاب عرفی مین ہونا کچھ ضرر نہین کرتا اسلیئے کہ جناب رسولخدا کو تبعیت عرف اہلسنت کی نُہ تھی واجب کی بلکہ ہر لفظ اپنے اپنے موقع پر کبھی معنی لغوی کبھی عرف عام کبھی عرف خاص کبھی حقیقی کبھی مجازی معنوں پر مستعمل ہوتا ہی ؎ ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامے دارد **قولہ** کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا **اقول** بیعقلونکی عقل قبول نہ کرے تو نہ کرے عقلاکی عقل نے قبول کیا کہ سائل نے سوال کیا اور جناب رسول خدا نے جواب دیا اوس سوال وجواب مین کون سا اجتماع النقیضین اور شریک الباری لازم آگیا کہ جسکو عقل قبول نہ کرتی ہو ایسے لغویات اور استبعادات دور از کار کو مقام برہانیات مین ذکر کرنا بجز کمال عقل ودانشمندی کے کس چیز پر محمول کیجئے **قولہ** ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی **اقول** ہم اکثر آیات اور احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب آیا ہی مثل اصحاب النار واصحاب الشمال واصحابی اصحابی ومن الاصحاب من لایرانی در کہین حضرات اہلسنت حضرات ثلثہ مراد نہین لیتے پھر حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب ثلثہ کیون مراد لیتے ہین اور اگر آپ کہیے کہ نہین ہر جگہ وہی لوگ مراد ہین تو ہم بھی آپکی خاطر سے تسلیم کر لینگے اور اگر کہیئے کہ نہین ثلثہ اون اصحاب ہونیکی لیاقت نہین رکھتے ہین تو ہم کہینگے کہ یہ اول بحث ہی ہماری اور آپ کے درمیان مین پس ضرور تھا کہ آپ پہلے لیاقت ثلثہ ثابت کرتے اور بدون اثبات لیاقت اونکو نجوم کہنا نہایت نالیاقتی آپکی ہی **قولہ** اور پھر کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے **اقول** بہت سے احادیث مین ذکر اصحاب بمدح وذم دیکھا ہی مطابق آیہ وافی ہدایہ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرہ لیکن کسی حدیث مین حکم اقتدا باصحاب کا ذکر نپایا بلکہ جہان حکم اقتدا پایا متعلق باہلبیت پایا جیسے حدیث ثقلین وحدیث سفینہ وامثالہما اسی سے ثابت ہوا کہ وہ حدیث نجوم کہ جسمین حکم اقتدا مطلق اصحاب سے محض جھوٹھی ہی اور بقول آپ کے علمائے محققین کے بھی جھوٹھی ہی اور اگر آپ فرمادین کہ نہین اور بھی کوئی

حدیث اِس مضمون کی ہو تو ہم کہینگے کہ ہمارے سامنے لائیے تو کو آپکو نہ سوجھیگا کہ ہم اپنے اندھیکو
مع السوال یا بدون السوال تفسیر اہلبیت ٹٹولوا ئینگے الحاصل منشائی سوال سائل بھی تھا کہ ہر جگہ حکم
باقتدائی اہلبیت ہو پھر بیان حکم باقتدای اصحاب کیون ہوا پس اگر سائل سوال نہ کرتا تب بھی ضرور
تھا کہ خود وہ حضرت بعد فراغ از کلام تمہیدی تفسیر اہلبیت فرماوین قولہ صاحب استقصا اسکو صحیح
بتلاتے ہین اقول صاحب استقصا کا اسکو صحیح فرمانا مبتنی بر تنزل ہو یعنی اگر ہم ہذا صحیح کو محمول
بر تقیہ نہ کرین تو یہ حدیث صحیح ہوسکتی ہو اور بفرض صحت اوسکے معنی وہی ہین جو سابق بین ہم
بیان کر چکے قولہ امام موسیٰ رضا کی تصدیق اقول مقصود امام رضا علیہ السلام بھی یہی ہو کہ بفرض
صحت حدیث و بفرض ثبات کے کہ معنی بھی یہی ہین جو مخالفین سمجھے ہین یعنی حضرت نے اصحاب
سے تبرے کو منع کیا ہو تو بھی ضرور ہو کہ کہا جاوے کہ مراد غیر مغیرین و غیر مبدلین ہین لیکن مغیرین
و مبدلین جب خود حضرت اونکو سحقًا سحقًا فرماتے ہین کہ مودی اسکا اور لعن کا ایک ہی ہو
پس دوسرونکو کیونکر منع فرماوینگے الغرض بارہ سو برس کا زمانہ گزرا کہ جہان کے سنیون نے
کس کس جنگل اور بیابان کی خاک اپنے سر پر نہ ڈالی ہوگی کہ کسی طرح حضرات ثلاثہ کو سہام ملام
سے بچالین مگر وہ نہ بچ سکے اور انشاء اللہ تاقیامت یہ طوق زرین اونکے زیب گردن رہیگا
اور آپ کے اوتارنے سے نہ اوتریگا قولہ اسکے بعد یہ عبارت نہین ہو اقول اسمقام پر ہرگز
احتیاج اس عبارت کی نہ تھی ورنہ کوئی پوچھنے والا ضرور پوچھتا اور وجہ اسکی بہت ظاہر ہو
اسلیے کہ اس حدیث مین کوئی مضمون بلکہ کوئی لفظ ایسا مذکور نہین ہو کہ جس سے ایسی کوئی مدح صحابہ
کی نکلے کہ صحابہ پر منطبق ہوسکے بلکہ غایۃ ما فی الباب سفارش صحابہ مثل حدیث اصحابی اصحابی کی ہو
بخلاف نجوم اقتدا ہونیکے کہ بجز معصومین کے کسی پر منطبق ہونا جائز نہین پس تحیر سائل بجا تھا
اسلیے کہ اصحاب ظاہری تو آپکی مراد نہین ہوسکتی پھر کون اصحاب مراد ہین حضرت نے فرمایا
کہ اصحاب حقیقی یعنی اہلبیت میرے مراد ہین قولہ لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہوگیا اقول
واقع مین اس مقام پر نہایت مغلق اور معما ہو بسبب نالیاقتی اصحاب ظاہری کے نجوم اقتدا ہونے سے

اور عقل بہت انکار کرتی ہے اس امر سے کہ جو لوگ چالیس چالیس برس بت پرستیان کرین شراب پئین اور سور کھائین وہ دفعتہ فقط باقرار زبانی شہادتین نجوم سما ہدی بنجائین اور جو لوگ کہ مصداق لم یسجد الصنم قط و لم یعصوا اللہ طرفۃ عین ہون وہ نجوم ہدایت نہون یہی امر باعث اغلاق ہے کیون حضرت اگر مغلق اور معمانہ تھا تو آپ نے اپنے نامۂ اعمال کیطرح ایک جزو سہین کیون سیاہ کیا اور جو کچھ آپ نے سیاہ کیا ہمنے بحمد اللہ اوسکو دھو کر صاف کر دیا یہی آپ کی سیاہ کاری اور ہماری سفید کاری اول دلیل ہے اسپر کہ یہ لفظ ایسا مغلق اور معما ہے کہ شیعون ہی کے حل کرنے سے حل ہوتا ہے آپ کے ایسے جہلا کیا حل کرینگے **قولہ** سامع سے نرہا گیا **اقول** سامع سے کیونکر رہا جاتا حالانکہ مہاجرین مین تسرون الیہم بالمودۃ اور تریدون عرض الدنیا اور مدح انصار مین مردوا علی النفاق اور مدح الذین امنوا مین ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا اور مذبذبین بین ذلک لا الی ہولاء ولا الی ہولاء اور اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انما نحن مستہزؤن سن چکا تھا اور علاوہ اسکے حدیث اصحابی بھی جان چکا تھا پس اگر مثل آپ کے کل کو مصداق نجوم ہدایت جانتا فہذا مما تضحک علیہ الثکلی اور اگر بعض کو خارج کرتا تو شیعہ بسبب داخل کر دینے حضرات ثلثہ کے انہین خارجیون مین اہلسنت کے گھر مین صف ماتم بچھواتے چنانچہ آخرکار ایسا ہی واقع بھی ہوا اب آپ کو تقدیرات الٰہی پر بجز صبر کے کیا چارہ ہے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی دلیل اگر ہم اس عبارت زائد کو جو معانی اخبار کی حدیث مین ہے موافق قول صدوق کے تسلیم بھی کرین اور عیون اخبار کے حدیث کو معانی اخبار کی حدیث سے مخالف ہونا بھی قبول کرین تب بھی صرف اسوجہ سے کہ دونو مین مخالفت ہے یہ کیا ضرور ہے کہ عیون اخبار کے حدیث کو غلط ٹھہرائین اور کیون اوس حدیث کو صحیح لکھکر معانی اخبار کی حدیث کو

غلط نہ ٹھہراوین بلکہ غلط ٹھہرانیکی ضرورت ہی نہین ہی فقط اخیر کا جملہ یا ہوا فقرہ دور کرکے دونو حدیثون کا اختلاف دور کردین علاوہ برین ہمکو صاحب استقصا کے اس امر پر نہایت تعجب آتا ہی کہ وہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اسلیے کہ حضرت کے محدثین اور علمانے ایسے احادیث اور اقوال نہین بیان کیے کہ جنکے اختلاف پر تعجب ہووے ائمہ کرام اسی کا افسوس کرتے رہے مجتہدین متاخرین اسی غم مین مرگئے اور احادیث کا اختلاف دور نہ کرسکے پس جب اختلاف درجہ غایت پر پہونچ گیا ہو اور باوجود مساعی جمیلہ متقدمین کے اسکا رفع ہونا محالات مین سے ٹھہر گیا ہو تو ایک دو حدیث کے اختلاف پر کیون اسقدر افسوس ہی تعجب ہے صاحب استقصا کی ذات سے کہ حضرت نے اپنے امام اعظم طوسی کا قول ملاحظہ نہین فرمایا کہ جسمین اقرار ہی کہ فقط کتاب تہذیب مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیثین ہین جو باہم متعارض اور متناقض ہین اور جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا چنانچہ انکے امام اعظم کی تقریر جو صاحب فوائد مدنیہ نے نقل کی ہی یہ ہی وقد ذکرت ما ورد عنہم من الاحادیث المختلفۃ التی تختص الفقہ فی کتاب المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ آلاف حدیث وقد ذکرت فی اکثرہا اختلاف الطائفۃ فی العمل بہا وذلک اشہر من ان تخفی اور یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اختلاف صرف راویون کے سبب سے ہے بلکہ حضرات امامیہ اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ اختلاف خود ائمہ کی طرفسے ہی چنانچہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شی سخت زیادہ ہم پر اس سی نہین ہی کہ ہماری آپس مین بڑا اختلاف ہے تب امام نے جواب دیا کہ یہ اختلاف میری طرفسے ہی اور اوسی مین بروایت زرارہ کے لکھا ہی کہ اونسے امام باقر علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور اوسنے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو بخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا

دونو جوابون کے برخلاف جواب دیا جب وہ دونو آدمی چلے گئے تب مین نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب ہے کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وے دونو آپ کے شیعون مین سے تھے اور آپ نے دونو کو جواب ایک دوسرے سے خلاف دیا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہے اور اسی مین ہماری اور تمہاری خیریت ہے اگر اوس مین تم سب مختلف نہو اور ایک بات متفق ہو جاؤ تو لوگ تمکو پچھوڑین اور ہم تم زندہ نہ رہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جواب دیا اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ فقط ایک مسئلہ مین دو ہی مین مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی جیسا کہ بحار الانوار مین امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ امام موصوف فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سے چاہون نکلجاؤن غرض کہ ان اختلافات کو کوئی کہانتک بیان کرے جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو وہ باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو بحار الانوار مین نکالکر ذرا سیر کرے پس جبکہ اختلاف احادیث کا یہ حال ہے اور خود حضرات ائمہ ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اور ایک وقت مین ایک سوال کے جواب مین اپنے مخلصین شیعون کو ایسے مختلف جواب دیتے ہون جن مین سے ایک کو دوسرے سے نسبت نہو اور اسی مین اپنی اور اپنی شیعونکی خیریت سمجھے ہون تو پھر صاحب استبصار دو حدیثون کے اختلاف پر کیون تعجب کرتے ہین اور کسلئے اونکی تطبیق کی فکر فرماتے ہین درحقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اون منافقون اور جھوٹھون نے کیا ہے جنکو ائمہ اپنے پاس آنے نہ دیتے تھے اور وہ اونکو بدنام کرتے تھے اور اپنی طرف سے حدیثین اور باتین بناکر اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور ائمہ کرام اونسے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور انپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب و ملعون کہتے تھے اور وہ اپنی جھوٹھی بنائی ہوی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے تھے اور اس

امر کو ہم آئندہ شیعون کی کتابون سے ثابت کرینگے انشاء اللہ تعا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ تحریر بےنظیر اور تقریر دلپذیر مخاطب تحریر طعنہ زن صد زعفران زار کشمیر ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر دل کلفت زدہ شگفتہ اور گرد کلال و ملال سے شستہ و رفتہ ہوتا ہی تحیر ہی کہ جب مخاطب کے ایسے بالیاقت کا یہ حال ہی تو وائے بر حال جہال دعوی تو یہ تھا کہ ہم چند دلیلون سے زائد ہونا عبارت صدوق کا ثابت کرتے ہین اور دلیل کو دعوی سے کچھ ربط نہین عجب خلط و خبط ہی محصل اس تقریر کا یہی ہی کہ جب حدیث عیون اور حدیث معانی اخبار باہم مختلف ہین تو کیا ضرورت اسکی ہی کہ اول کو غیر صحیح اور ثانی کو صحیح ٹھہراوین ہر چند آپ پر اسکی وجہ مخفی ہی مگر ہم بہت ظاہر ہی اول تو یہ کہ اس حدیث کا نام آپ ہی نے حدیث رکھا ہی اور ہم تو اوسکو سوال سائل سمجھتے ہین دوم سلمنا کہ حدیث ہی مگر جھوٹی حدیث ہی نہ فقط ہماری زبان سے بلکہ آپ کے علمائے محققین کی زبان سے بھی کما مر سوم یہ کہ امام رضا علیہ السلام کی تصدیق اوس سے متعلق نہین ہوئی ورنہ ہذان صحیحان ہوتا چہارم یہ کہ مطابق عامہ ہی پس واجب الطرح ہی اور حدیث معانی الاخبار مطابق اصول شیعہ ہی پس واجب العمل ہی پنجم یہ کہ یہ مجمل ہی اور وہ مفصل ہی اور ظاہر ہی کہ مفصل مجمل پر راجح ہی الحاصل مخاطب کو اپنے اغیار کے مسلمات مین کیا دخل ہی آپکو اگر الزام خصم دینا ہی تو اوسکے مسلمات پر دیجئے آپ کو عہدہ اصلاح مسلمات خصم کسی سرکار سے مفوض نہین ہوا کہ آپ فرماوین کہ تم فلان حدیث کی تصدیق کرو اور فلان کی تکذیب اور یہ فقرہ اس حدیث سے نکالڈالو اور فلان فقرہ بڑھادو توجہ وعند یہ تو جہ تم کس کھیت کی مولی ہو اور کس گنتی و شمار مین اور کس قطار مین چرانے کو پانچون سوارون مین ملاتے ہو حضور اپنی عقل کا گدہا الگ ہی دوڑائین فرسان میادین معارک مرد آزما سے علحدہ جائین ورنہ آپکا گدہا ٹھوکر کھائیگا اور آپکو خندق فضیحتی و رسوائی مین گرائیگا اور اختلاف ظاہری احادیث

شیعہ پر جو آپ طاعن ہین تو اوسکا علاج اپنی صحاح سقام کی احادیث سے کیجیے اگر اس سے شفا نہو
تو اختلاف آیات تشبیہ و تنزیہ سے علاج کیجیے اور اگر قرآن و حدیث دونو سے شفا نہو تو اپنی
مرض کو لاعلاج سمجھکر صبر کیجیے اور تقدیر خدا پر راضی رہیئے فانہ یضل من یشاء و یھدی
من یشاء الی صراط مستقیم قولہ کیا ضرور ہو کہ عیون اخبار کی حدیث کو غلط ٹھہراوین
اقول ضرورت اسکی یہ ہو کہ امام نے اوس سوال سائل مین تصریح بصحت نہین فرمائے پھر اوسکی
حدیث ہونیمین تامل ہی چہ جائیکہ ہم تصحیح بھی کرین بلکہ سکوت امام سے اوسکی عدم تصحیح ثابت ہے
فان السکوت فی معرض البیان بیان للعدم اور ہمکو کیا غرض اوسکی تصحیح کی ہی جب معانی الاخبار کی
حدیث مین تصریح بہ تصحیح قول امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہی قولہ بلکہ غلط ٹھہرانیکی
ضرورت ہی نہین ہو اقول یہ وہی تقریر پوچ و لچر ہی جو دلیل ثالث مین بیان کرچکے
اور ہم اوسکا جواب دندان شکن دیچکے کہ یہ بعینہ مثل نکالدینے انتم سکاری کے ہو
لاتقربوا الصلوۃ سے فقط فریب عوام کیواسطے تکثر دلائل کرنے سے اور کہی ہوی باتونکو
مکرر کہنے سے کیا حاصل ہی جو بات فی نفسہ باطل ہو وہ ہزار مرتبہ کی تبدیل عبارات سے حق
نہوگی نجس العین بار بار دھونے سے پاک نہین ہوتا بیت سگ بدریائی ہفتگانہ بشوئی
چونکہ تر شد پلید تر باشد قولہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اقول
اختلاف سبب غلط ٹھہرانیکا نہین ہو بلکہ عدم تصدیق امام اور مخالف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ مونیا
سبب غلط ٹھہرانیکا ہو اور فقط اختلاف تو موجب جمع بین الحدیثین ہوتا ہی اور اس مقام پر جب
ہمنے ہذا صحیح متعلق بدعوالی اصحابی کیا تو حدیث معانی الاخبار مین اور حدیث ہذا صحیح مین کچھ
اختلاف نرہا باقی رہا سوال اول سائل پس جب امام نے اوسکی تصحیح نہ کی تو وہ حدیث
ہونے سے خارج ہو گیا پس درمیان اوسکے اور حدیث معانی الاخبار کے اختلاف بین الحدیثین
کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ اختلاف بین الحدیث و قول سائل ہوا اور حدیث اولے بالتصحیح
ہو قول سائل سے یہ بھی ایک وجہ تصحیح حدیث معانی الاخبار اور تکذیب قول سائل کی ہو

اور اگر آپ کے ذہن مبارک مین بسبب کمال دقت نظری کے یہ پیچیدہ ہو کہ جہان دو قول
بظاہر مختلف ہون تو ضرور ہو کہ ایک غلط ٹھہرایا جاوی پس وہ آیات قرآنی کہ جو بظاہر
تجسیم و تشبیہ پر دلالت کرتے ہین آپ کے نزدیک غلط محض ہونگے پھر مناسب ہو کہ
بعد ترتیب عثمانی کچھ آپ بھی اصلاح آیات قرآنی کیجئے خصوصاً جو آیات کہ شان
منافقین مین ہین اونکو تو کسیکا فقرہ جمایا ہوا سمجھکر ضرور نکالکر سنت عثمانی جلادیجئے کہ
مبادا حضرات شیعہ ثلثہ کو اوسکا مصداق کر دین قولہ جنکے اختلاف پر تعجب ہوی
اقول صاحب منتقصا کو کوئی تعجب اختلاف احادیث پر نہین ہو ورنہ جمع بین الحدیثین
کیون کرتے ہان آپکو البتہ تعجب ہی اور اس تعجب کا ہمکو کچھ تعجب نہین ہو اسلیے کہ
جہلا اور سفہا کو اکثر تعجبات بیجا ہوا کرتے ہین اور کیون نہین تعجب کرتے اختلاف آیات
قرآنی سے اور کیون نہین بعض کو غلط ٹھہراتے کہ مصداق یومنون ببعض الکتاب و یکفرون
ببعض ہو جائے قولہ ائمہ کرام اسیکا افسوس کرتے رہے اقول جواب ہی خرافات ہو کہان ائمہ نے
افسوس اختلاف احادیث کا کیا بلکہ خود فرمایا کہ ہم بوجہ تقیہ اختلاف کرا دیتے ہین جیسا کہ آپ
خود ہی بعد چار سطر کے ناقل ہین اب ہم جھوٹھے کے منھ مین کیا کہین قولہ مجتہدین متاخرین
غم مین مر گئے اقول محض کذب و دروغ ہو ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے جمع بین الاحادیث
کرکے اختلاف مٹا دیا ہان سنیان ہفت اقلیم از متقدمین تا متاخرین اسی غم جگرسوز مین مر گئے
اور گڑ گئے اور سڑ گئے کہ کسی طرح احادیث صحاح ستہ کو جو کفر و الحاد ثلثہ پر دلالت کرتی ہین
مثل حدیث قرطاس و فدک و کاذب و غادر و خائن کے اور امثال اسکے کہ بہت ہین جمع
کیجیے اور اختلاف دور کیجیے مگر آجتک نہ کر سکے اور باوجود مساعی نامشکور متقدمین اور
متاخرین رفع اختلاف محالات مین ٹھہر گیا یہ بحث ایک مبحث کی ہو اور ایسی ہزارون ہین
ایک ادنی امر اختلاف ائمہ اربعہ ہو لاکھون مسائل ہین کہ تاقیامت اوسکا رفع ہونا محالات
سے ہے قولہ تعجب ہو صاحب منتقصا کی ذات سے اقول تعجب ہو آپ کی ذات شریف

ہے کہ آیات منزلات یزدانی اور محکمات اور متشابہات قرآنی کے اختلاف پر نظر نہین کرتے
اور اختلاف احادیث پر طعن کرتے ہین حالانکہ خود ائمہ نے فرمایا ان فی اخبارنا محکم کمحکم
القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن آپ اس سے نہین ڈرتے کہ اگر قبیح اختلاف کو
نظر عوام مین جلوہ گر فرمائیےگا تو وہ اختلاف آیات دیکھکر کلام اللہ سے ہاتھ اوٹھا ئینگے
یہ امر تو کچھ دشوار نہین مگر مصیبت عظمی یہ ہوگی کہ حسبنا کتاب اللہ لغو ہو جائیگا اور حضرت
عمر کا فرمودہ کہ کتاب اللہ جنکی تابع رائی زرین تھے غلط ٹھہر جائیگا اور اعظم ترین مصائب حضرات
اہل سنت کے لیے کہ مقام رونے اور سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہوگا یہ امر ہوگا کہ جب صحاح سقیم
کے اختلاف پر نظر کرینگے تو وہ بھی مثل قرآن دست حق پرست عثمان سے قابل سوختن ٹھہرینگے
اور اگر کوئی شخص نادانی سے تعجب کرے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا تو اہل سنت شیعون کی کتابون پر
بوجہ اختلاف کیونکر طعن کرسکتی تو ہم کہینگے کہ قدیم الایام سے اہلسنت کا یہی دستور رہی کہ اپنا ٹینٹ نہین
دیکھتے دوسرون کی پھلی نہارتے ہین الغرض احصائی اختلافات صحاح تو ممکن نہین مگر بطور مشتی
نمونہ از خرواری ہمکو بیان کرنا ضرور پڑا اما اجمالا پس ایک عائشہ صدیقہ ہماری تصدیق کے
لیے کافی ہین کہ اونھون نے کتنی ردائین جو آپ کے صحابہ کرام نے رسولخدا سے کی ہین اوسکے
خلاف روایت کی ہو اور آپ کے صحابہ کی تکذیب مین ہمیشہ سرگرم رہین یہانتک کہ آپ کی
علمائے کتابین اس باب مین تصنیف کر ڈالین چنانچہ کتاب الاصابہ لایراد ما استدرکتہ عائشہ علی الصحابہ
فاضل زرکشی نے لکھی اور جلال الدین سیوطی نے عین الاصابہ فی استدراک عائشہ علی الصحابہ لکھی
پس خیال کرنا چاہیے کہ جب زن پردہ نشین زاویہ گزین کے اختلافات اسقدر ہون
کہ جس مین کتابین تصنیف ہوئین تو مردان معرکہ آرا اور منبر جان جلوت سرا کے اختلاف کا تو
خدا ہی حافظ ہی اگر سیر اس باغ وبہار اور نزہت اس گلزار کی ہوس ہو تو کتاب تبیین الاختلاف فی
روایات اہل الخلاف کو ملاحظہ فرمائیے اور رنجہائی عثمانی سرنیچے جھکائیے اما تفصیلا پس مشکوۃ شریف
مین ابوایوب اور جابر اور انس سی روایت کی ہو کہ حضرت رسالتماب نے حکم استنجا بالماء کا فرمایا

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح مین انس بن مالک سے اور بچند طریق دیگر روایت کی ہو کہ خود حضرت استنجا بالماء
فرماتے تھے اب سنیئے کہ فیض القدیر نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہو کہ احمد بن حنبل فرماتے ہین
کوئی حدیث صحیح استنجا بالماء مین نہین وارد ہوئی اور مالک نے انکار اسکا کیا ہی کہ جناب رسولخدا
نے کبھی استنجا بالماء کیا ہو اور ابن الحبیب نے استنجا بالماء سے منع کیا ہو اسوجہ سے کہ وہ مطعومات
سے ہو اور بخاری اور مسلم نے اپنے صحیحون مین روایت کی ہو کہ جناب رسولخدا نے وضو مین
ہاتھ تا مرفقین دھوئے اور پھر صحیح مسلم مین ابی حازم سے راوایت کرتا ہو کہ حضرت ابو ہریرہ
ہاتھ کو تا ہر دو بغل دھوتے تھے اور فرماتے تھے سمعت خلیلی علیہ السلام یقول تبلغ الحلیۃ
من المومن حیث تبلغ الوضوء اور اسی طرح پیرون کے دھونے مین اختلاف ہو کہ تا کعبین ہی چاہیئے
تا رکبتین مستحب ہو چنانچہ نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین جواب مین قول ان لوگون کے جو مدعی
اتفاق ہین اوپر عدم استحباب زیادت فوق مرفقین اور کعبین کے کیف یصح دعواہما وقد
ثبت فعل ذلک عن رسول اللہ وابی ھریرۃ وھو مذھب لا خلاف فیہ عندنا
ولو خالف فیہ من خالف کان محجوجا بھذہ السنن الصحیحۃ الصریحۃ
اور اسی طرح روایات مسحات راس بھی مختلف ہین اکثر احادیث صحیحہ اوپر وحدت مسح کے
دلالت کرتی ہین اور ابو داؤد نے اپنے سنن مین روایت کی ہو انہ علیہ السلام مسح راسہ ثلثۃ
اور اسیطرح عدد غسلات وضو مین احادیث مختلف ہین بعضون مین ایک ایک بار بعضون مین
دو دو بار اور بعضون مین تین تین بار وارد ہوا ہی مشکوۃ مین عبد اللہ بن عباس سے روایت
کی ہو قال توضا رسول اللہ مرۃ مرۃ لم یزد علی ذلک رواہ البخاری اور عبد اللہ بن یزید سے یون
روایت ہو ان النبی توضا مرتین مرتین اور عثمان نے حکایت کی وضو جناب رسولخدا کی
فتوضأ ثلثا اور مشکوۃ مین طلق بن علی سے روایت کی ہو قال سئل رسول اللہ عن
مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ قال ان ھو الا بضعۃ منہ
اور پھر بسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قضی احدکم حاجته الی ذکرہ فلیتوضأ اور مشکوٰۃ مین اور مسند ابو حنیفہ مین روایت
کی ہو عن عائشۃ قالت کان النبی تقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ وعن
ابن عباس لیس فی القبلۃ وضوءٌ اور پھر مشکوٰۃ مین عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے
من قبل امراتہ اوجبینھا بیدہ فعلیہ الوضوءُ اور مشکوٰۃ مین عائشہ سے روایت
کی ہو من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا
اور مشکوٰۃ مین صحیح مسلم اور صحیح بخاری سی روایت کی ہو عن حذیفۃ قال اتی النبی سباطۃ قوم
فبال قائماً اور حضرت عمر سے حفظ اللہ بر تو مشہور اور معروف ہی معلوم نہین کہ حضرت اہلسنت
کہ تبر از افلح غلامان حضرت عمر ہین اس سنّت پر کیون نہین قائم ہوتے الحاصل یہ چند حدیثین ہمنے
بسم اللہ باب الطہارہ کے مختلف لکھین اب صاحبان دانش کل ابواب فقہ کو اس پر قیاس کرلین
ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا ۔ اور اگر کوئی قصد احصاء کرے تو مجلدات ضخیمہ از تہذیب و
استبصار بھی وفا نہ کرینگے ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اپنی اوقات عزیز کو جمع کرنیمین ان مزخرفات کے ضائع
کرین قولہ رفع ہونا محالات مین ٹھہر گیا اقول مدعی محض کاذب بلکہ اکذب البریہ ہی ہماری مذہب مین
ایک حدیث بھی مختلف حقیقت مین نہین ہی اور جو ظاہری اختلاف مثل آیات قرآنی کے تھا اوسکو
ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے بمساعی جمیلہ رفع کردیا چنانچہ کتاب تہذیب و استبصار اسی بارہ مین
تصنیف ہوی ہی قولہ جو باہم متعارض و متناقض ہین اقول بیشبہہ تعارض ظاہری تھا جیسا کہ آیات
قرآنی مین ہی اوسکو علمانے رفع کردیا قولہ جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سی چھپانا
چاہا اور نہ چھپ سکا اقول نہتی کی خباثت اور خیانت اور مکر و فریب ہو کہ کوئی اپنے کلام زور
اور تحریفات سراپا قصور کو بیغیرتی سے جسور اور حیاسے دور ہو کر تحت اقوال دیگران نقل
کرے تا کہ جہلا جانین کہ یہ بھی کلام اوسی غیر کا ہو کلام شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مین کہ جسکو
خود مخاطب والاشان نقل فرماتے ہین ہرگز ان مضامین کا وجود نہین نہ اونہون نے
اون احادیث کو متعارض اور متناقض فرمایا ہو اور نہ ہزار تاویل اور تحریف معنوی کو ذکر کیا ہو

بلکہ فقط اسیقدر فرمایا ہی کہ دونون کتاب استبصار و تہذیب مین قریب پانچہزار احادیث مختلفہ کے مین نے
ذکر کیا یعنے واسطے جمع کرنے اور رفع اختلاف کرنے کے اور وجود اختلاف احادیث منجملہ
تعارض اور تناقض مین نہین ہی بلکہ بوجہ عموم و خصوص و اطلاق و تقیید اور ظاہر اور غیر ظاہر کی وغیر ذلک
من الامور الکثیرۃ اختلاف ہوتا ہی اور علما نے ہر اختلاف کو طرق جمع و توفیق سی بقواعد اصولیہ
اسطرحپر زائل فرمایا ہی کہ اوسکا کچھ عین و اثر بھی باقی نہین ہی جیسا کہ ناظرین تہذیب و استبصار و متتبعین
اسفار علماء کبار پر یہ امر کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی آپ نے یہ بھی تو خیال کیا ہوتا
کہ عبارت شیخ کا مین خود ہی ناقل ہون جو ان ایزادات اور تحریفات زائدہ کو میری دیکھیگا
بجز دروغ گویم بر روی تو کے اور کیا کہیگا ولنعم ما قیل ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد
یہ ایک بات ہی جس سے آپکی خیانت و بددیانتی ظاہر ہوئی دوسری بات یہ ہی کہ مراعات
طرق جمع جیسے مطلق کو مقید اور عام کو خاص اور مجمل کو مفصل اور متشابہ کو مأول کرنا اگر اسی کا
نام تحریف معنوی ہی تو کل مفسرین آپ کے جو آیات قرانی مین ایسا ہی کرتے ہین سب تحریف
معنوی کرنے والے ہین پس اگر شیعون نے بھی بعض احادیث مین اسی قسم کی تحریف معنوی کی
تو کونسی قباحت لازم آئی تیسری بات یہ ہی کہ جو آپ نے فرمایا کہ تعارض کو ہزار تاویل سے
چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا یہ قول آپ ہی کا ہی اگرچہ بخدع و فریب آپ نے تحت کلام
شیخ الطائفہ مندرج کیا ہی اور جب عبارت اونکی زبانی صاحب فوائد آپکے خود نقل کی
تو آپ کے خدع و فریب کی حاجت اثبات نرہی لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ اس دعوی
پر کوئی برہان بھی ہی یا بلا سلطان مثل دعوت شیطان کے مصداق ماکان لی علیکم
من سلطان ہے رفع تعارض کو جیسا آیات محکمات اور متشابہات مین کیا جاتا ہی آپنے تعارض
کا چھپانا نام رکھا ہی جس امر کو خود آدمی پکار پکار کے کہتا ہی کہ دیکھو آمین تعارض تھا اور ہمنے
رفع کر دیا پھر تعارض کو چھپانا کیونکر صادق آیا اور اگر رفع پر چھپانا صادق آتا ہی تو تاویل
کل متشابہات پر بھی چھپانا صادق آویگا حالانکہ آجتک کسی شیعہ و سنی نے تاویل پر اطلاق

چھپانیکا نہین کیا اور چوتھی بات یہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ہزار تاویل سے نہ چھپ سکا یہ بھی ہی
دعوای شیطانی بلاسلطان و لابرہان ہی کس عالم نے ہماری کس متشابہ حدیث مین کہا کہ
تاویل نہین ممکن ہی جو آپ یہ دعوی کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار تاویل سے
رفع اختلاف نہوا ہم ایک ہی تاویل کو واسطے رفع اختلاف کے کافی اور وافی سمجھتے ہین
ہان یہ آپ اپنے عقیدہ کے مطابق فرما سکتے ہین کہ تمہارے نزدیک یہ تاویلین ہین مگر ہمارے
نزدیک چونکہ مقبول نہین ہین اسلیے ہم کہتے ہین کہ یہ تاویلین کالعدم ہین تو مثل آپ کے ہر کافر
و ملحد کہہ سکتا ہی کہ کلام اللہ کے آیات ستعارۂ تشبیہ و تنزیہ وغیرہ کا اختلاف ہر چند مفسرین
اہل اسلام نے ہزار تاویلون سے چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا فما ھو جوابکم فھو جوابنا
پانچوین بات یہ کہ آپنے تو فقط دعوی ہی دعوا کیا کہ چھپانے سے نہین چھپ سکا اور آپ کے
علما نے تو اکثر جگہون پر اقرار سہو اور اختلاف کیا ہی دیکھیے ترجمہ فارسی مشکوۃ مین بڑے مولانا
اور مقتدانا آپ کے شیخ عبدالحق دہلوی قصہ غصب فدک مین کیا دست و پا چہین اور فرماتے
ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ اشکال عظیم یہ ہی کہ اگر حدیث لا نورث ولا نورث کو جناب
سیدہ علیہا نے نہین سنا تھا تو بعد اسکے کہ حضرت صدیق نے انکو سنایا پھر کیون نہ تصدیق صدیق
کی یعنی نوبت فہجرتہ فلم تکلمہ حتی ماتت کی آئی کیون حضرت اسکو چھپانے سے
نہ چھپا کتنا مناسب ہے یا جو آپ نے شیعونکی طرف نسبت تکذیب وہذر وغ دی ہے
فجزاک اللہ عنا شر الجزاء **قولہ** اور یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون
کیطرف سے ہے **اقول** ہرگز یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اختلاف احادیث و صحاح سنیہ جو ابھی تمنے
اجمالاً و تفصیلاً بیان کیا از راہ تقیہ ہوگا اسلیے کہ تقیہ کو تو یہ حضرات کفر و نفاق سمجھتے ہین
خلافاً للہ تعالی و رسولہ حیث قال الا ان تتقوا منھم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی
و روی البخاری فی صحیحہ عن الحسن التقیۃ باقیۃ الی یوم القیامۃ بلکہ یہ اختلاف نہین ہی مگر کذب و
افترای رواۃ سے رسول اللہ پر بلکہ کل احادیث صحاح سقیم اختلاق ہی طرفہ یہ ہی کہ بمقتضای

دروغ حسبتن ۱۲

اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد خود ایک ہی راوی اپنی نفس سی منافضت کرتا ہی بڑی محدثہ مجتہدہ مجاہدہ عائشہ طائشہ روایت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا منی کو دھوتے تھے چنانچہ مسلم اپنی صحیح مین روایت کرتا ہی اور پھر اوسی مین روایت کرتا ہی کہ خود صدیقہ فرماتی ہین کہ مین جناب رسولخدا کے کپڑے سے منی خشک کو اپنے ناخونون سے رگڑ ڈالا کرتی تھی تعجب ہی کہ صدیقہ صاحبہ صحابہ کی تصدیق تو کرتی ہی نہ تھین گر اپنی تصدیق کیواسطے کیا بلا نازل ہوتی تھی کیا نہین سمجھتی تھین کہ نام صدیقہ مثل نام صدیق کی حدیث لانورث مین ع برعکس نہند نام زنگی کافور ہوگا **قولہ** یہ اختلاف صرف راویون کی سبب سے ہی الی قولہ یہ اختلاف خود ائمہ کیطرف سے ہے **اقول** جب حدیث اختلاف اصحابی اور اختلاف امتی رحمۃ کے آپ خود تصدیق کرتے ہین اور بنابر اسی کے اپنے چارون اماموںکو خبطکے تناقض اور تخالف کا آوازہ چارون مصلون مصلین سی از مشرق تا مغرب زمین ہوپنچا ہی جہنم سے بچاتی ہین اور چارونکو ناجی ٹھیرائی ہین پس اگر ائمہ کرام نے بحکم خدا و رسول تقیۃً اختلاف کیا تو کیا قباحت اسمین لازم آئی بڑا تعجب ہے حضرات اہلسنت سے کہ احادیث ائمہ علیہم السلام پر بوجہ تعارض حکم تساقط جاری کرتے ہین حالانکہ تعارض فقط ظاہری ہی نہ حقیقی کہ بعد جمع و توفیق مرتفع ہوجاتا ہی اور اپنے چارون مذہبون کی تعارض حقیقی پر کہ جنکی جمع و توفیق تا قیام قیامت ممکن نہین ہی حکم تساقط نہین جاری کرتے خدا نے بڑی خیر کی کہ بے کسی دلیل و برہان کے باب اجتہاد جاری ہی پر مسدود ہو گیا ورنہ ایسے اختلاف پیدا ہوتے کہ ابھی تو مشرق و مغرب ہی بھرا ہوا ہی پھر تو روئی زمین سے تا عرش برین بھر جاتا اور چار مصلون کی جگہ شاید چار مہا سنکھ ایک کونے مین سما جاتے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین لکھا ہی **اقول** مسلیقگی آپکی ترجمہ احادیث مین جو اسمقام مین کی ہی ماہرین پر ظاہر و باہر ہے **قولہ** ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے **اقول** مومنین پر واضح رہی کہ وجہ اختلاف فتاوی تقیہ کا اختلاف انواع اور اقسام تقارنا دبکار کا ہم سلیئے کہ تقیہ واسطے

حفظ جان و مال و آبرو کے ہے اپنے مخالف سے پس مخالف جس فرقہ کا ہوگا اوسی فرقہ کے موافق
حکم تقیہ ہوگا پس کہین تقیہ خوارج سے ہے کہین نواصب سے ہے کہین اشاعرہ کہین معتزلہ
کہین حنفیہ کہین مالکیہ الی غیر ذلک من الفرقۃ المختلفۃ الضالۃ پس ایمہ علیہم السلام نے جس شخص کو جس
فرقہ مین گرفتار پایا حکم تقیہ واسطے اوسکے مطابق اوسی فرقہ کے فرمایا تاکہ مومنین شر مخالفین
سی محفوظ رہین جبتلک کہ خدا تسلط مخالفین رفع دفع کرے اور متغلبین کو واصل جہنم کرے پھر
وہی حکم اصلی کہ ایک ہی واسطے عمل مومنین کے متعین ہوجاییگا اور جن جن مقامات مین تسلط
ایسے ظلمہ کا نہین ہے جس سے ضرر پہونچے وہان وہی حکم اصلی جاری ہونا ضرور ہے یہ وجہ ہے
اختلاف احکام تقیہ کی پس بعد اثبات جواز تقیہ بلکہ وجوب تقیہ بعض مواقع مین بمفاد آیہ کریمہ
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یہ اختلاف عین رحمت خدا واسطے حفظ جان و مال
و آبرو شیعون کے ہوا اور چونکہ حسن و قبح اشیا بنا بر اشاعرہ کے تابع امر خدا ہے اور تقیہ کے
بارہ مین امر خدا ہوا تو اسمین کسی طرح کا قبح نہ نکلا پس طاعن مستہزی اس پر طاعن و مستہزی خدا و رسول
پر ٹھہرا واللہ یستہزء بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون اہلسنت اپنے مقامات
پر تقیہ کو ثابت کرتے ہین جیسا کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی سے ابھی ہمنے لکھا لیکن عوام
کے سامنے اوسکا قبیح ہونا بلکہ کفر و نفاق ہونا بصد آب و تاب اسلیے بیان کرتے ہین
کہ عوام شیعہ قبح تقیہ سنکر تقیہ سے دست بردار ہون اور بلا ہای آفت جان مین گرفتار
ہون تو سنیون کے لیے موجب خنکی چشم ہو انکو بدل و جان یہی منظور ہے کہ شیعہ تقیہ نہ کرین یہی
سب مار ڈالے جاتے تو خوب ہوتا کہ پھر کوئی اصحاب ثلثہ کی خدمت گزاری کرنیوالا نہ رہتا
بڑے تعجب کی بات ہے کہ شیعہ جرم ادنی مخالفت مین لایق گردن زدنی ہوجاتے ہین اگر مجامع
حضرات سنیہ مین کبھی کوئی بیچارہ غریب پھنس جاتا ہے اور غفلت سے ہاتھ کھول کے نماز پڑھ
لیتا ہے حالانکہ بیچارے نے ابھی وظیفہ معمولی اللہم العن بھی نہین پڑھا مگر اتنے ہی جرم ہاتھ کھولنے پر
اوسکی جان و مال و آبرو سب حلال ہوجاتی ہے اور اگر کوئی سنی ہاتھ کھولکر نماز پڑھے تو کہتے ہین کہ

حضرت امام مالک قدس سرہ کے فتوے پر عمل کرتا ہو نہ اوسکو کوئی کافر کہتا ہو نہ اوسکے
امام صاحب کو کوئی کافر کہتا ہو اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ الکفر ملۃ واحدۃ کا قول نہایت درست
ہو ان بے انصافیون کا خدا انصاف کرے قولہ بلکہ ستر تک نوبت پہونچی تھی اقول یہ دعوی
محض غلط ہو کہ جسکو دلیل سے کچھ ربط نہین ہر دلیل آپ نے حدیث بحار کو ٹھہرایا ہی جسکے ترجمہ
مین فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون پس کہان ستر حکام مختلف ایک مسئلہ کے
اور کہان ایک بات ایسی کہ جس مین ستر پہلو ہین یعنی ستر مسئلہ اوس ایک بات سے نکلتی ہین
اصل ترجمہ حدیث یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایسا کلام کرتا ہون جو مشتمل ہوتا ہو اوپر ستر
وجہون کے کہ میرے لیے ہو سکتا ہو کہ ہر وجہ کو مخرج ایک مسئلہ دینیہ کا کرون ستر کا عدد
واسطے کثرت کے ہے جیسا کہ اہل لغت نے تصریح اسکی کی ہو پس غرض حضرت کی یہ ہو کہ
مین ایک مسئلہ اس حسن تقریر سے بیان کرتا ہون کہ عقلائی دقیق الفہم ایک مسئلہ سے مسائل
کثیرہ استخراج کر سکتے ہین اور انتہی کی خوبی اور حسن کلام کا یہ ہو کہ ایسا درجہ فصاحت و
بلاغت مین قلّ ودلّ ہو کہ ایک بات سے بہت سی باتین نکلین جیسے خداوند علام کے کلام
مین ہو ان لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب مفسرین نے لکھا ہو کہ اس
قول مختصر سے کتنے اعتراضات ملاحدہ حکما دفع ہوتے ہین اسیطرح سے ایک کلام امام
علیہ السلام سے بہت سے مسئلہ بدلالات مطابقیہ وتضمنیہ والتزامیہ اور ایک قاعدہ
کلیہ سے سیکڑون مسائل جزئیہ نکلتے ہین اور یہی معنی ہین علینا القاء الاصول وعلیکم
بالتفریع کے چنانچہ بالفعل ہماری بعض علما نے ایک حدیث و ملح سے دو سو مسئلہ
استخراج کیے ہین اس کلام بلاغت نظام کو محمول اوپر اختلاف فتاوی کے کرنا اور اسکے
معنی یہ کہنا کہ ایک مسئلہ کے ستر جواب مختلف دیئے شیعونکو یاد دلوانا جہالات اور تلونات
نقیہ لاثانی حضرت خلیفہ ثانی کا ہو کہ خود اونکے اقرار سے مخدرات فی الحجال اونسے
افقہ تہین اونحضرت نے تو اپنی نادانی سے باتباع ہوائی نفسانی وباغوای شیطانی

فقط ایک مسئلہ میراث جد مین ستر بلکہ سو فتوی مختلف دیے چنانچہ ستر کی روایت شرح فرائض سراجیہ تصنیف علامہ سید شریف جرجانی مین مذکور ہی وہذہ عبارتہ ثم ان اباحنیفۃ رح اختار قول ابی بکر لانہ ثبت علی قولہ ولم یختلف عنہ الروایۃ وقد روی عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضها بعضاً یعنی ابوحنیفہ نے مسئلہ میراث جد مین قول ابوبکر کو پسند کیا کہ وہ اپنے قول پر مرتے دم تک ثابت قدم رہے اور اونسے کوئی روایت مختلف نہین ہوئی اور روایت کیگئی عبیدہ سلمانی سے کہ اوسنے کہا کہ مین یاد رکھتا ہون عمر سے مسئلہ میراث جد مین ستر قضیہ کہ بعض اوسکے بعض سے مخالف تھے اور ملا علی قاری نے شرح موطائے امام مالک مین فرمایا ہو عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضها بعضاً اور بعینہ یہی عبارت ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہو اور ابوالحسن آمدی نی درر افکار مین ان موتیون کو اپنی سلک عبارت مین یون پرویا ہو قولهم انہ قضی فی الجد سبعین قضیۃ قلنا لانہ کان مجتہدا وکان یجب علیہ اتباع ظنہ فی کل وقت وان اتحدت الواقعۃ کما هو داب سائر المجتہدین یعنی اگر ستر فتوی مختلف دیئے تو کیا قباحت ہو اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد کو ضرور ہو کہ ہر وقت کے ظن پر عمل کرے اگرچہ ایک ہی واقعہ ہو جیساکہ یہی طریقہ کل مجتہدین کا ہو لیکن سو حکم مختلف دینے کی روایت کو پس ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ذکر کیا ہو حیث قال اخرج یزید بن هارون فی کتاب الفرائض عن هشام عن محمد بن سیرین عن عبیدۃ قال انی حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ کلها ینقض بعضها بعضا ثم قال ورویناہ بسند صحیح الی ابن عون عن محمد بن سیرین سالت عنہ فی الجد فقال قد

حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ

محصل وہ نور داتیوں کا یہ ہے کہ خلیفہ دوم جاہل معنی کلالۃ الاب والام نے میراث جد میں سو حکم متناقض ومختلف دیئے اور اسی طرح جیسے ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری میں اور قسطلانی نے بھی شرح صحیح بخاری میں اور صاحب کنز العمال نے اور محمد بن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے اور ابن حزم کی روایت محلی میں یوں ہے روینا من طریق عبد الرزاق عن سفیان الثوری ومعمر الی ان قال حفظت عن عمر بن الخطاب فیھا ای فی فریضۃ الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ قال ابن سیرین فقلت عن عمر قال عن عمر قال ابن حزم قال ابو محمد لا سبیل الی وجود اسناد اصح من ھذا یعنی عمر بن خطاب نے فریضہ جد میں سو حکم مختلف دیئے کہا ابن سیرین نے میں نے کہا عمر نے سو حکم دیئے کہا ہاں عمر نے دیئے اور کہا ابو محمد نے کہ اس سے بڑھکر کوئی حدیث از راہ اسناد صحیح نہوگی الحاصل ایسا اجہل جو ایک مسئلہ میں ستر ستر اور سو سو حکم مختلف اور متناقض دیے اور احکام دین خداوندی اور انتظام شریعت مصطفوی کو لڑکون کے کھیل کا مشغلہ اور بے حمیرا کی لڑکیونکا ملعبہ کرے اور اپنی جہالت سے کبھی داہنا ہاتھ کبھی بایان ہاتھ کبھی زند سے کبھی مرفق سے چور کا کٹوا ے اور مجنونہ کو دیوانہ حکم رجم دے اور مسئلہ جد اور کلالہ کو مرتے دم تک بقول رسول اللہ نہ سمجھے کمافی کنز العمال کہ رسول خدا نے فرمایا یا عمر اظنک ان تموت قبل ان تعلم ذلک ایسا لیاقتمند لیاقت اجتہاد کی کب رکھیگا چہ جائی انکہ خلیفہ جی ہے لیکن حضرات اہلسنت حسب مصداق ختم اللہ علی قلوبھم ہین تو انسے کسی امر کا تعجب نہین ہے اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا قولہ جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو اقول اس باغ ہمیشہ بہار مین ساتھ کھلائی تولا کے کچھ خار ہائے تبرا بھی ہین مومنین بابصیرت کو بھو ئوں کی بہار آنکھونکو تازگی دیتی ہے اور اندھوں بے بصیرتوں کو

پھول تو نظر نہین آتے مگر خار ہائی تبرا دلون مین چبھتے ہین اور شجرہ زقومی کے مزے چکھتے ہین
ذق انک انت العزیز الکریم **قولہ** اختلافات احادیث کا یہ حال ہو **اقول** اختلاف
احادیث صادقین کا عشر عشیر بھی اختلاف احادیث کاذبین صحاح ستہ کا نہین ہو کما بینا انفا **قولہ**
ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون **اقول** نہایت حسن ہو اور کمال خوبی ہی بات کی کہ
ایک بات ایسی قل و دل ہو کہ جس سے اخراج ستر باتونکا ہو سکے جیسا کہ جناب رسولخدا نے
جناب امیر علیہ السلام کو وقت وفات ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ جسکے ہر باب سے ہزار
باب کھلے ولیکن **بیت** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر معلوم نہین
کہ حضرت مخاطب غوی کیا سمجھے ہین اور کیا بکتے ہین **قولہ** مختلف جواب دیتے ہون **اقول**
مختلف جواب کی وجہ اختلاف اصناف کفار ہو جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی اشاعرہ معتزلہ کہ ایک
سے تقیہ جدا گانہ ہو کما مر **قولہ** کیون تعجب کرتے ہین **اقول** وہ تو اسپر ہرگز تعجب نہین کرتے
لیکن ہم تعجب کرتے ہین کہ آپ لوگ کیسی جھوٹی جھوٹی باتین بناتے ہین اور جھوٹی باتون سے
اپنا جہل بتاتے ہین عجب لغو گوئی ہو کسنے تعجب کیا اور کہان تعجب کیا کب تعجب کیا وہ تو یہ
فرماتے ہین کہ بظاہر دو حدیثین متخالف تھین تو ہمنے اسکو اسطور پر جمع کیا جیسے علمائے
اہل سنت نے سیکڑون احادیث متناقضہ مین جمع کیا ہو مخاطب اس جمع کرنیکو تعبیر تعجب کرتا ہو
اسکا بڑا تعجب ہو **قولہ** اور حقیقت ہو کہ یہ اختلاف **اقول** جب ہمنے اختلاف اپنے احادیث
کا تقیہ مین منحصر کر دیا اور تقیہ کا اثبات سنیون کی کتابون سے کر دیا تو کل حقیقت تمہاری
بحقیقت ہو گئی اب حقیقت اختلاف احادیث سنیہ کے ہمسے سنیئے کہ انکا اختلاف
بوجہ تقیہ تو خود نہین ہو جیسا کہ خود اسکے معترف ہین پس یہ اختلاف نہین واقع ہوا مگر بوجہ
کذب و افترا کے جناب رسولخدا پر بلکہ حقیقت یہ ہو کہ انکا اتفاق باطل نہین ہو مگر بکذب
و افترا ہی ان منافقون ملعونون کذابون کے جنکو جناب رسولخدا بلفظ قوموا عنی مثل
کتون کے اپنے پاس سے دتکارتے تھے اور وہ اپنی بدذاتی سے کبھی باز نہ آتی تھی

اور جناب رسولخدا کی کوئی تدبیر تکمیل دین مبین مین اونکی کیادی سی بمقتضائی قد قلبوا لك الامور من قبل چلنے نہ پاتی تھی اور حضرت کو بلفظ اذن تعبیر کرتے تھے کبھی بلفظ ان الرجل لیہجر جگر خراشی کرتے تھے اور وہ بیدین جناب رسولخدا کو بدنام کرتے تھے اور اون حضرت پر تہمتین جیسے جورو کو کندھے پر چڑھا کر ناچ دکھلانیکی کرتے تھے اور ہمیشہ براہ مال مردم خوری اپنی طرفسے حدیثین بنا کے مثل نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور جناب رسولخدا ہمیشہ اونسے بیزاری اور تبرا مومنین کے سامنے ظاہر کرتے تھے اور کبھی علانیہ بقول خود لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اونپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب اور ملعون کہتے تھے اور اون لعینون نے اسقدر جھوٹھی حدیثین اونکے سامنے بنائین کہ وہ حضرت باوجود خلق عظیم کے تنگ ہوکر بر سر منبر فرماتے تھے ایھا الناس قد کثرت علی الکذابۃ الا فمن کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار مگر یہ اشقیا ایمان بآخرت ہی نہ رکھتے تھے جو نار سے ڈرتے اور بعد وفات آنحضرت کے اون ملاعین نے بخوشامد خلفاء جور اتنی جھوٹھی حدیثین بنائین کہ جس سے صحاح ستہ سنیہ مملو ہین اور اس امر کو ہم آئندہ ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالی کیون حضرت خفا تو نہین ہوے جیسا آپ کی خواہش نہانی نے طغیانی کی ویسا ہی ہمارے بے قلم سرکش نے تندی اور جولانی کی بقول بعض ظرفا ٹٹوانی بھڑکی اپنا بھی گھوڑا کھڑا ہوا جیسی تقریر آپ کرینگے ویسا ہی جواب ترکی بترکی سنینگے ہم کب آپکی خدمتگذاری سی قاصر ہین کفش برداری کو ہر گھڑی بسر کسابر حاضر ہین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری شہادت صحیفہ کاملہ کی جسکا ایک ایک لفظ حضرات امامیہ کے نزدیک صحت اور اعتبار مین کم از الفاظ قرآنی نہین ہی لکھا ہو کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اصحاب اور اون کے تابعین کی نسبت ان لفظوں سے دعا کیا کرتے تھے

اللهم واصحاب محمد صلعم خاصة الذين احسنوا الصحابة والذين ابلوا البلاء الحسن في نصره الخ کہ خداوندا رحمت نازل کر اوپر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاصکر اوپر اون اصحاب کے جنہون نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کے اجابت مین سبقت کی جب انکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین انہون نے بلا توقف قبول کیا اور اون کے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنی لڑکے بالون جورو بچونکو چھوڑا اور اوسکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور بیٹونکو قتل کیا جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے قبیلے کے لوگون نے انکو چھوڑ دیا اور جب پیغمبر کے قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اونسے رشتہ توڑ دیا پس خدایا مت بھولنا تو اون باتونکو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے چھوڑا اور رضی کردینا انکو تو اپنی رضامندی سے اس لیے کہ اونہون نے خلق کو تیری طرف جمع کردیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا آلہی وہی شکر کرنیکے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش آرام کو ترک کرکے ضیق معاش کو تیرے لیے اختیار کیا اور خداوندا اونکے تابعین کو جزاء خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کے جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین کیسے تابعین جو اون اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکی آثار کی پیروی کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک انکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دلمین کوئی شبہہ ان کے آثار کی پیروی مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحاب کے ہین اور جو اپنا دین انکو دیکھے موافق رکھتے ہین اور جو انکی ہدایت کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحاب سے

اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحاب نے انکو سونچایا اوس مین ان پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور
خدایا رحمت نازل کر ان اصحاب کی نسبت کرنیوالون پر آج کے دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک
اور انکے ازواج اور ذریات پر فقط ای مسلمانو اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اسکے
معنی غور سے سوچو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعا مین کن لفظون سے پیغمبر صاحب
کے اصحاب کو یاد فرمایا ہی اور ان کے محامد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہی اور
انکی کوششون اور مصیبتون کو جو راہ خدا مین اوٹھائین کس طرح پر ظاہر کیا ہی اور انکے حق مین
کس سوز دل سے دعا فرمائی ہی کون شخص ہی کہ جو دعوی ایمان اور اسلام کا رکھتا ہو وہ بعد سننے
اس دعا کے پھر صحابہ کی فضیلت مین شک کریگا اور کون آدمی ہی کہ جو ائمہ کرام کی امامت کو
اصول سے سمجھتا ہوگا اور ان کے قول اور فعل پر عمل کرنیکا دعوی رکھتا ہوگا وہ امام کی زبان
سے ایسی تعریفین صحابہ کی سنکر انکا معتقد نہوگا پوشیدہ نرہے کہ جب ہم صحابہ کے فضائل
مین احادیث اور اقوال کو اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین تو حضرات انکو موضوع اور غلط
کہدیتے ہین اور جب انکی کتابون سے ائمہ کرام کے اقوال کو سند لاتے ہین تو اسکو تقیہ پر
محمول فرما دیتے ہین لیکن یہ دعا صحیفہ کاملہ کی ایسی ہی کہ جسپر احتمال تقیہ کا بھی نہین ہوسکتا اسلیے
کہ یہ وہ دعا ہی جو امام زین العابدین مناجات مین بوقت خلوت حالت خاص مین خدا سے
کیا کرتے تھے اور راز و نیاز کیوقت اصحاب رسول کی تعریفین خدا کے روبرو کرکے
انپر درود بھیجا کرتے تھے اور انکی کوششون اور مصیبتونکو جو راہ خدا مین اوٹھائین بیان کرکے
خدا سے انکے لیے طلب رحمت کیا کرتے تھے پس اسوقت نہ کسیکا خوف تھا نہ کسی کا اندیشہ
کہ جس سے ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی پس اس دعا مین احتمال تقیہ کی بھی گنجائش باقی نہین رہی اور
امام کی زبان سے اعلی درجہ کی تعریف اصحاب رسول کی ثابت ہوگئی پس حضرات امامیہ
کو چاہیے کہ اول سے آخر تک اس دعا کو دیکھین اور لفظ لفظ پر غور فرماوین اور انصاف
کرین کہ جب امام علیہ السلام مناجات مین ایسی ستایش اصحاب کی کرین اور ان کے تابعین

کے حق مین دعائی خیر فرماوین اور بالفاظ وارضهم من رضوانك واشکرهم علی هجرهم فیك انکے لیے رضائی ایزدی کے طالب ہون اور انکے مصائب اور تکالیف کو ذریعہ رضوان الٰہی کا جانین اور انکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اور پھر بھی ائمہ کرام کی اطاعت کے دعوی کرنیوالے اور اپنے آپکو قدم بہ قدم ائمہ کے طریقون پر چلنے والے اپنے آپکو امامیہ کہنے والے برخلاف اسکے اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اور انکی ہجو و مذمت کو شعائر دین ٹھراوین اور انکی عیب جوئی مین شب و روز صرف اوقات کرین اور انکی محامد و اوصاف سے اغماض کرکے مطاعن کے اظہار مین مصروف رہین اور بجائی دعائی خیر اور طلب رحمت کے انکے حق مین بددعا کرنیکو عبادت جانین اور انکی پیروی کو ذریعہ ضلالت و گمراہی کا سمجھین اور جو کوئی انکی چال پر چلنا چاہے اوسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اور جو کوئی انپر تہمت کرے اور انسے دشمنی رکھے اُسکو بڑا مومن پاک تصور کرین معلوم نہین کہ ان حضرات کی اصطلاح مین محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اور عداوت اور کفر کا کیا مطلب ہے اہلسنت جو ائمہ کرام کے اقوال و افعال پر عمل کرین وہ خارجی اور ناصبی کہلاوین اور حضرات شیعہ جو انکے اقوال و افعال سے مخالفت رکھین وہ امامیہ اور دوست اہل بیت کے ٹھہرین

فاعتبروا یا اولی الالباب ان هذا الشئ عجاب

یقول المتمسك بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ کلام سراپا ملام مخاطب عالیمقام مطرود ہی بوجوہ عدیدہ اور مردود ہی بنقوض سدیدہ لیکن اولا یس صحابہ منافقین کہ جنکی شان مین خدا وند قہار فی الدرك الاسفل من النار فرماتا ہی اور کل کفار دنیا سے اونکا مرتبہ بڑھاتا ہی اور وہ اصحاب جنکی شان مین خدا یؤذون اللہ ورسولہ ولعنهم اللہ فی الدنیا والاخرۃ نازل کرتا ہی ہرگز ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نکریگی کہ جنکو خداوند جبار فی الدرك الاسفل من النار کہے اور

جن پر لعنت کرے امام زین العابدینؑ اون پر صلوات بھیجین پس صلوات نہین ہو مگر اصحاب اخیار پر نہ اشرار پر اور جب شیعہ آپ کے ثلثہ سے ہر ایک کو ابو الشرور کہتے ہین اور حقیقت دنیا مین شرور ہوے اور تا قیامت ہونگے سبب اوسکا انہین کی ذات بابرکات کو سمجھتے ہین تو پھر کیونکر آپ بغیر اثبات اونکے اخیار ہونیکے مصداق حضرات صلوات کر سکتے ہین اور ثانیاً جسطرح امام رضا علیہ السلام نے اپنے جدّ اعلی کے قول مین یعنی دعوالی اصحابی مین بدلیل حدیث اصحابی قید لم یغیر ولم یبدل کے لگائی اوسی طرح سے قول اپنے جد امجد امام زین العابدینؑ مین بھی قید لم یغیر ولم یبدل اوسی دلیل سی لگاوینگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آوگی اور بعد اس قید کے اول خارجین مین سے آپ کے ثلثہ ٹھہر جاوینگے اس لئے کہ اوّل مغیرین و مبدلین او مرتدین منذ بما فاتہم سے ہمارے نزدیک وہی حضرات ہین پس یہ شہادت آپکے حق مین کیا فائدہ کریگی اور ثالثاً مامن عام الا وقد خص کما فی الاصول والا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کما فی علم المیزان پس عمومات اقوال سے بالخصوص حسن و خوبی ثلثہ کہ مابہ النزاع یہی ہی کما سیعرف المخاطب بعد ورقین ثابت کرنا کمال جہالت و حماقت و ضلالت ہی اور یہ سب بنا بر فرض اس بات کے ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا صلوات بھیجنا اصحاب مطلق پر ہوتا لیکن اونحضرت نے جن پر صلوات بھیجی ہی اون اصحاب کو مقید کیا ہی بصفات چند بلفظ الذین احسنوا الصحابۃ والذین فعلوا کذا وکذا پس جو لوگ کہ مصداق ان صفات کے نہین ہین وہ البتہ اس صلوات سے خارج ہو جائین گے اور بعد اسکے بیان معنی ہر فقرہ سے عنقریب معلوم ہوتا ہی کہ کل منافقین و مرتدین خصوصاً آپکے ثلاثہ مصداق کسی ایک صفت کے بھی صفات مذکورہ سے نہین ہین علاوہ برین امام علیہ السلام نے اس مقام پر یہ بھی تو نہین فرمایا کہ واصحاب محمد عامۃ کہ جس سے صحابہ مطلق نکلتا اور آپ کل صحابہ کہسکتے اور جب کوئی قید نہوئی تو مطلق الصحابہ نکلیگا اور مطلق الشی موضوع مہملہ ہی اور وہ ملازم جزئیہ ہی پس صلوات اوپر بعض الصحابہ کے ثابت ہوگی نہ اوپر کل الصحابہ کے

اب ان بعض مین بی کسی دلیل کی مطابق خواہش درونی آپ کے ہم ثلثہ کو داخل نہ کرینگے پھر آپکو کیا نفع ملا
بلکہ اس مقام پر و اصحاب محمد خاصۃً واقع ہو اور یہ خاصۃً یا بہ نسبت اتباع الرسل کے ہے جنکا ذکر
سابق مین ہو پس ضرور ہو کہ پہلے اپنے ثلثہ کو اتباع الرسل عامۃً مین داخل کر لیجیے پھر انکے خاصۃً
مین دخول کی تمنا کیجیے اور اتباع عامۃً کی صفات مین امام علیہ السلام نے ایک تصدیق جنانی
بحقائق ایمانی کو بھی بیان فرمایا ہو اور بجز اقرار لسانی کے تصدیق جنانی آپ کی ثلثہ سی بمراحل دور
ہی اور افعال نفاقی اونکے جو ہم آپ ہی کی کتابون سے ثابت کرتے ہین وہ سب دلیلین
اونکی عدم تصدیق جنانکی ہین اور جب ایمان ہی نہوا تو حقائق ایمانی کہان سے آوینگے
اور حقیقۃ الایمان خلوص الایمان اور محوضتہ الایمان ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین کہا ہے
پس پہلے آپ اونکا ایمان ہی ثابت کر لیجیے پھر خلوص و محوضت مین گفتگو ہو گی اور یا لفظ
خاصۃً بہ نسبت صلوات کے ہی پس ضرور ہو گا کہ جن پر صلوات خاص ہو پہلے وہ لوگ مصداق
صلوات عام بھی ہون اسلیے کہ وجود خاص کا بدون عام کے محال ہے اور صلوات عام
کا پایا جانا موقوف ہو اتباع الرسل ہونے پر اسلیے کہ اونہین پر صلوات عام بھیجی گئی ہی اور ابھی
ابھی بیان کیا کہ آپ کے ثلثہ اتباع الرسل سی خارج ہین بسبب عدم تصدیق جنانی بحقائق ایمانی
کے یا لفظ خاصۃً بہ نسبت صحاب کی ہی پس جب امام علیہ السلام نے صلوات مخصوصین صحابہ پر بھیجی
تو آپکے ثلاثہ کو اوس سے کیا نفع ہوا اس لئے کہ شیعہ کے نزدیک اونکا مقام مخصوص دوسری ہی
باتون کے لیے ہی نہ صلوات کے لیے بالجملہ آپ کی تحریک الصلوٰتین در باب صلوات محض لغو
و بیکار ہی کبھی کوئی شیعہ پاک ایسی گندی ناپاک باتو نپر التفات نہ کریگا ربعاً امام علیہ السلام نے
جسطرح سے اصحاب پر صلوات بھیجی ہی اوسیطرح سے تابعین پر بھی صلوات بھیجی ہی اور اسمین شک
نہین ہی کہ کتنے تابعین سے قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھے اور خود اشعث بن قیس
کہ کتب رجال مین طبقہ صحابہ مین مذکور ہی شرکاء قتل جناب امیر علیہ السلام سے تھا اور اوس کا
بیٹا محمد بن اشعث قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھا پس ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی

کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باپ دادا کے قاتلین پر صلوات بھیجیں اور جب کل صحابہ اور تابعین مورد صلوات نہوئے تو اگر ثلثہ اور تابعین اونکے بھی مقصود بصلوات نہون تو یہ امر قرین قیاس ہی کہ وہی مؤسسین اساس ظلم و قتل ذریت آل رسولؐ تھے و لنعم ما قیل ؎ بد کردن شمر ہم زبد کردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست اللّٰھم لعن اول ظالم ظلم حق محمدؐ و آل محمد و آخر تابع لہٗ علی ذلک اللّٰھم العنہم جمیعاً طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ جو صحابہ شرکا رقتل حضرت عثمان تھی جیسی عبدالرحمن بن عدیس المصری جسکو استیعاب مین ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ اہل بیت رضوان سے تھا اور امیر حبش قتلہ عثمان تھا اور روضتہ الاحباب مین ہی کہ طلحہ نے کہ عشرہ مبشرہ سے تھا اسی ابن عدیس کو قتل عثمان پر آمادہ کیا اور حضرت عثمان نے طلحہ کے حق مین بد دعا کی کہ خداوندا اسنے اس گروہ کو میری قتل پر دلیر کیا ہی تو اسکو بذلت و خواری قتل کر پس قاتلین اور مقتولین سب اہلبیت رضوان سی تھی جنکی حق مین خدا نے اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم فرمایا ہی جیسا کہ مخاطب نے قبل اسکے بصد افتخار کہا ہی اور سب جنتی مثل قاتلین و مقتولین اصحاب جمل اور اصحاب صفین کی ہین غایۃ الامر کہ یہ ایک مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو ایک درجہ کا ثواب ہی اور دوسرے مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو دو درجہ کا ثواب ہی پس بنا بر اصول مقررۂ اہلسنت ضرور ہی کہ قاتلین اور مقتولین دونو فریق پر صلوات امام زین العابدین علیہ السلام ٹھرائی جاوے لیکن کمال حیرت اور نہایت تعجب اس بات کا ہی کہ اگر کسی بیچارے شیعہ کی زبان سے کبھی نکلجائی کہ صلوات بر قاتلین عثمان ابن عفان تو وہی صلوات حسن بزبان شیعہ سے اسقدر قبیح اور مستہجن ہو جاتا ہی کہ جسکے سننے سے حضرات اہلسنت کے سینو نسے ایسا نائرہ جگر سوز اور شعلہ جہنم افروز نکلتا ہی کہ جس سے اونکا خرمن ہستی از سرتا پا جلتا ہی اور اگر قابو چلتا ہی تو اوس بیچارے شیعہ کا خون پی لیتی ہین اور اگر کچھ زور نہ چلا تو اپنی آگ مین خود جل بھن کر خاکستر ہو جاتے ہین اہی مسلمانو تمکو اپنی دین اور ایمان کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ سچ بتلاؤ کہ کوئی صاحب عقل ایسی لغویات کا اعتقاد رکھہ سکتا ہی کہ ایسی دو فرقہ کے بارہ مین کہ ہر ایک

دوسرے کے خون کا پیاسا ہو فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر کا انکار ہو اور کلہم فی الجنۃ کا اقرار
ہی پھر شیعون کے بارہ مین کلہم فی الجنۃ کا اقرار کیون نہین ہوتا ہو کہ اونکے اجتہاد مین مطابق
اجتہاد بڑی مجتہدہ صاحبہ کے یہی آتا ہو کہ قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ نعثلاً کما فی النہایہ وروضۃ الصفا
وروضۃ الاحباب وغیرہ فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون قولاً وان ھم الا
کالانعام بل ھم اضل سبیلا خامساً اگر امام زین العابدین علیہ السلام کی صلوات مین
کل اصحاب مراد ہین تو یہ قول معارض ہوا جاتا ہو اونہین حضرت کے قول سی جسمین غاصبین
خلافت پر وہ لعنت کرتے ہین جیسا کہ اسی صحیفہ کاملہ مین دعائی یوم الجمعہ مین فرماتے ہین
اللھم ان ھذا المقام لخلفائک واصفیائک ومواضع امنائک فی الدرجۃ
الرفیعۃ التی اختصصتھم بھا قد ابتزوھا الی ان قال حتی صار صفوتک وخلفائک
مغلوبین مقھورین مبتزین یرون حکمک مبدلا وکتابک
منبوذا وفرائضک محرفۃ عن جھات اشراعک وسنن نبیک متروکۃ
اللھم العن اعداءھم من الاولین والاخرین ومن رضی بفعالھم
واشیاعھم واتباعھم محصل معنی یہ ہین کہ خداوندا خلافت تامہ وریاست عامہ
جگہہ تیرے خلفا اور اصفیا کی ہو اور مقام تیرے امنا کا ہی کہ تو نے مخصوص کیا تھا اونکو
ساتھہ اس درجہ رفیعہ کے پس چھین لیگئی یہ جگہ اونسے یہانتک کہ ہو گئی برگزیدہ تیری اور
خلفا تیری مغلوب ومقہور چھینی گئی حق اونکی دیکھتی ہین کہ غاصبین نی تیری حکم کو متبدل کردیا
اور تیری کتاب کو پس پشت ڈالا اور تیری فرائض کو راہ شریعت سے منحرف کردیا اور
طریقہ تیری نبی کا چھوڑ دیا خداوندا اپنے خلفا اور اصفیا کے اعدا پر لعنت کر از اولین
تا آخرین اور لعنت کر اونپر جو اونکے کامون پر راضی رہے اور لعنت کر اون کے
ہمراہیان اور اونکے تابعین پر انتہی پس ضرور ہو کہ ملعونین غیر مرحومین ہون اور جب
ملعونین غاصبین ہین تو آپ کے ثلثہ کا مصداق صلوات ہونا ممکن نہین ورنہ اجتماع متضادین

وقناقیین لازم آویگا یہ تھا جواب اجمالی آپکا اب ہم آپ کی فقرات شکنی کرتے ہین قولہ جسکا ایک
ایک لفظ الی قولہ کم از الفاظ قرآنی نہین ہو اقول شیعہ در باب صحیفہ کاملہ جو اعتقاد
رکھتی ہین آپ کو اونکے اعتقاد دلی کی کیا خبر اگر آپ سچے تھے تو اپنے اس دعوی پر کوئی
دلیل عقلی یا نقلی قائم کی ہوتی یا کسی عالم کا قول نقل کیا ہوتا تو آپکو کوئی جھوٹھا نہ کہہ سکتا بالجملہ
کسی نے الفاظ صحیفہ پر مثل الفاظ قرآنی دعوئی تواتر نہین کیا ہو مگر آپ کی عادت ہو کہ
وکلائی عدالت کیطرح نرق ترق بق بق کرتے ہین اور سبیر و پا بکتے ہین کہ جس مین لوگ جانین
کہ بڑا طلق و ذلق ہو لیکن ہم آپ کو مکثار اور متشدق ثرثار کہتے ہین یعنی زیادہ گو اور فضول گو
اور لغو گو دیکھیے ہم دلیل لکھتے ہین کہ حضرات اہلسنت گو زبان سے صحیح البخاری بعد کتاب
باری کہتے ہین مگر اونکا اعتقاد یہ ہو کہ قبل کتاب الباری ہی دلیل اسکی یہ ہو کہ ہم دیکھتے ہین کہ
آیات صریحہ پر احادیث مکذوبہ و موضوعہ صحیح بخاری کو مقدم کرتے ہین مثلاً جتنے آیات تنزیہ
ہین سب دلالت اوپر عدم رویت جناب باری کے کرتے ہین اور آیہ لاتدرکہ
الابصار نص صریح اسپر ہو مگر اہلسنت کا مدار اس مسئلہ مین اوپر چند احادیث واہیہ
صحیح بخاری کے ہے کہ ہم جناب باری کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکھینگے حالانکہ یہ عین تشبیہ ہی
حضرت بیضاوی فرماتے ہین کہ گو آیہ لاتدرکہ الابصار سی نفی رویت نکلتی ہی مگر نفی رویت
عام ہو اس سی کہ فی الدنیا ہو یا فی الآخرۃ پس کیونکر نہین جائز ہی کہ دنیا مین رویت جائز نہو اور آخرت مین جائز ہو بندہ کہتا ہو کہ
بیضاوی صاحب نے یا دھوکا کھایا یا دھوکا دیا اسلیے کہ لاتدرکہ عام نہین ہو بلکہ
تدرکہ عام ہو دنیا و آخرت سے اور جب جناب باری نے اس عام کی نفی کی تو ظاہر ہو کہ
نفی عام بہ نفی جمیع افراد ہوتی ہی پس رویت دنیا و آخرت دونو باطل ہو گئی اور خود امام
رازی صاحب اقرار کرتے ہین کہ دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے بہت ضعیف ہین لیکن اعتماد نقل
پہ ہی اور مراد نقل سی وہی احادیث صحاح سقیمہ ہین اور واسطے دفع قباحات دلائل
عقلیہ کے جو معاضد با آیات صریحہ و احادیث صحیحہ ہین ایک قول مہمل اس امام الفلسفہ نے

بلکہ کا نکلا ہی یعنی ہم خدا کو بلا کیفیات مریات دیکھینگے پس اگر بلکفہ مجوز رویت محال ہی تو تخصیص رویت
کیا ہی ہر محال کا مجوز ہو جائیگا مثلاً کہین کہ معاذ اللہ خدا ایک پتھر ہی بلا کیفیات حجریت اور خدا
ایک درخت ہی بلا کیفیات شجریت لیکن بنائی مذہب اشاعرہ ایسی ہی مہملات پر ہی جیسا
کہ اس طائفہ کسبیہ نی قول بکسب اور کلام نفسی لسیی ہی مہمل ایجاد کیا ہی قولہ فی ترجمۃ الدعا رخاص
اوپر اون اصحاب کے جنھون نی حق صحبت نہایت خوبی سی ادا کیا **قول** یہ ترجمہ ہے
الذین احسنوا الصحابۃ کا اور اول اون قیود کا ہی کہ جس سی آپکی ثلثہ خارج ہوتی ہین
اس لئی کہ اگر صحابت سے صحابت اصطلاحی مراد ہی تو اوس مین آمنوا وماتوا علی
الایمان شرط ہی اور ایمان مین تصدیق جنانی شرط ہی اور آپ کے ثلثہ کی تصدیق جنانی
کب مسلم ہی کہ افعال نفاقی اونکی شاہد عدل اوپر عدم تصدیق جنانی کے ہین اور جب ایمان
ہی نہین ہی تو ماتوا علی الایمان کہان سی ہوگا اور ظہور ارتداد منذ ما فارقتہم بعد اسکی ہے
اور جب صحابت ہی مفقود ہی تو حسن صحابت کہان سی ہو سکتا ہی اور اگر صحابت سی
صحابت عرفی مراد ہی یعنی رفاقت اور ہمراہی کرنیوالے جیساکہ قول خدا مین ہے
وصاحبھما فی الدنیا معروفا وقال لصاحبہ لاتحزن پس حسن صحابت اور حق رفاقت بخوبی
ادا کرینکی یہی معنی ہین کہ غار مین یار غار خانہ خراب نی قلق و اضطراب سی رونا پیٹنا شروع
کرکے اونحضرت کو ایذا پہونچائی یہانتک کہ اونحضرت کو اولٹی سمجھانیکی نوبت آئی جیساکہ
بیان آیۂ غار مین ہمنی سنیونکی کتابون سی بخوبی ثابت کیا اور حسن صحابت کے یہی معنی
ہین کہ صلح حدیبیہ مین حکم خدا اور رسول سی ایسا استنکاف ہوا کہ رسالت جناب سالتمآب مین
شک پڑا اور وہ شک بہی ایسا شک جو مثل ہمیشہ کی شکون کی نہ تھا بلکہ سب دنون سی
انتہائی درجہ کو بڑھا ہوا تھا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ کامی چور نوالے حاضر
جب جناب رسولخدا کو کوئی وقت دشوار پیش آیا تو بمقتضائی تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اپنی جان بچاکر مصداق فولیتم مدبرین کے ہوگئے اور حضرت عثمان کی حق مین بیعت

عریضًا ارشاد ہوا اور جب ذو الفقار حیدر کرار سی نوبت فتح آئی بہ کمال بیحیائی و بیغیرتی مال غنیمت
لینی کو پہونچگئی اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ اون حضرت کو وقت وفات تحریر وصیت نامہ
سی مانع ہوی اور ان الرجل لیہجر کہا یعنی معاذ اللہ وہ حضرت ہذیان بکتے ہین حالانکہ ابوبکر
نی وقت مرنے کے عمر کی خلافت سراپا جلالت کی وصیت کی اور کسیکی پھوٹی منھ سے یہ
نہ نکلا کہ ان الرجل لیہجر ان سب افعال نفاقی سی قطع نظر کرکے ہم اہل انصاف سی طالب
انصاف ہین کہ ادائی حق صحبت کی یہی معنی تھی کہ فوراً البعد اونکی وفات کے طلب جیفہ دنیائے
دنی مین دوڑی اور شریک تجہیز و تکفین نہوئے کما فی الملل والنحل اور اونکی وصایا کو جو
درباب اپنی اولاد کے تھے اور مکرر سہ کرر اذکرکم اللہ فی اہلبیتی کما فی صحیح المسلم فرمایا تھا
دفعتہ سب بھلادیا اور اونکے گھر جلانے پر مستعد ہوگئے اور واللہ لاحرقن علیکم البیت کہا
کما اشتباہ اور اونکی کل حقوق کو غصب کیا یہانتک کہ باغ فدک کو بھی چھین لیا اور نان شبینہ کا
محتاج کردیا خود سلطنت کے مزے اوڑائے اور جناب رسولخدا کی اولاد کو جناب امیرؑ نے
باغون مین پانی دیدیکر پرورش کی کیون یار و حسن رئیس کی رفقا اوسکی اولاد کے ساتھ یہ ین
سلوک پیش آئین اونکو بجز تحرام تم کیا خطاب دوگے ہرگز کسی عاقل کی عقل قبول نہ کریگی کہ اون
پیغمبر باوجود اوس تکلیف اور ایذا دُن کے پھر اون موذیون پر صلوات بھیجین اور اون کی
حق مین بجز دعائی اللہم املاء جوفہم نارا کے کچھہ دعا کرین قولہ اور جنہون نی سب طرحکی مصیبت
اور ایذاؤن کو اقول یہ حاصل ترجمہ والذین ابلوا البلاء الحسنۃ فی نصرہ
کا ہی اور مراد اوس سی بنا بر تحقیق علما کے حسن جہاد اور ثبات قدم مقابلۂ اہل لداد
وعناد مین ہی جیسا کہ بیچ اساس اللغۃ کی ہی بلاء فی الحرب بلاءً حسنًا اذا اظہر بأسہ حتی بلاہ الناس
ای خبروہ وفی المجمع الباس الشدۃ فی الحرب وفی منتہی الارب باس سختی وقوت در حرب دلیری
بلاہ الناس یعنی دریافتند و آزمودند وفی منتہے الارب بلوۃ دریافت چیزی وکشف آن
وفی الصراح خبر بالضم دانستن یقال من این خبرت ہذا الامر ای علمت وفی نہایۃ اللغۃ فی حدیث

سعد یوم بدر من لا یبلا بلائی ای لا یعمل مثل عملی فی الحرب نہتی اور حسن جہاد و شدت حرب و ضرب و جرأت
وقوت و دلیری وجوانمردی حضرات ثلثہ طشت از بام افتادہ ہی کہ جسکی احتیاج اثبات مثل شجاعت
حیدر کرار غیر فرار کی نہین ہی ونعم ماقیل سہ ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے بھگوڑون کے سدا ہتی
تھے آگے حضرت عمر اپنی شجاعت کی تعریف فرماتے ہین کہ مین اس طرحسے پہاڑون پر اوچکتا ہوا
بھاگا کہ کانی اروتیہ یعنی مین اوچکنی مین مثل مادہ بزکوہی کی تہا حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھی کہ تین تین
روز تک غائب رہتی تھی یہانتک کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ لقد ذہبت عریضا یا عثمانا
کما اثبتنا کل ذلک فی المجلد الاول الغرض صاحبان عقل انصاف کرین کہ
ایسی ہی مجاہدین فی سبیل اللہ جو جناب رسولخدا کو نرغہ کفار نابکار مین چھوڑ کرکے جان اپنی بسلامت
لیجاتے تھے قابل صلوات بھیجنیکے ہین کیون یارو اگر کسی رئیس کے رفقا آج ایسا کرین تو تم اونکو
مودی حق رفاقت کہوگے یا نمکحرام کہوگے یہ معنی اس فقرہ کی وہ ہین جو ہماری علمانی بسند کتب لغت
بیان فرمایا ہی اور لفظ فی نصرہ نہین معنو نپر چسپان ہی لیکن مخاطب نی جو معنی ایذا او رمصیبت اوٹھانیکی
بیان کئی ہین ہرچند بے ربط ہین مگر حقیقت مین جو ایذا او رمصیبت تھی وہنین کو تھی جو مرد میدان تھی
او راپنی تئین سیوف مسلول و رماح مصقول مین ڈالتی تھی اور منھہ او رسینہ پر زخمہای شمشیر و نیزہ
کھاتے تھے اور کفار کو بضرب شمشیر آبدار پیچھے ہٹاتے تھے نہ وہ لوگ جو پچھلے قدم نوک دم بھاگ
جاتے ہان بھاگنے کی البتہ ایذا او رمصیبت اوٹھاتے تھے لیکن اس تکلیف کو ہمتو فی نصرہ نہ کہینگے
بلکہ فی خذلانہ کہینگے آپ جو چاہین فرمائین بعد اسکے اصل کلام اسمین ہی کہ جو کچھہ مصیبتین آپکے ثلثہ
اور اونکے امثال نے بالفرض اوٹھائین تو للہ فی اللہ تہین یا مال غنیمت پر ہاتھہ مارنیکے لیئے
اور لقمہ ہای تر زہر مار کرنے کے لیے تھین امام علیہ السلام اونہین پر صلوات بھیجتے ہین جنکی کام
باخلاص للہ فی اللہ تھے آپ اپنے ثلثہ کو ناحق سمجھتے ہین پہلے اونکا خلوص نیت ثابت کیجیے
توکچہہ او رگفتگو کیجیے اور اس گفتگو کو ہم یا آپ منقلب نہین کرسکتے اسلیے کہ ہم جنکو اچھا کہتے ہین
اور جن پر صلوات بہیجتے ہین اونکا اچھا ہونا متفق علیہ مین الامت ہی پس اگر اونکو کوئی کچھہ کہے

اونکو سوا الا بیشک ملحد بیدین اور اشقی الاوّلین و الاخرین ہو جاینگا قولہ اور جنہوں نے ملکر اونکی مدد
مین کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اقول ظاہرا یہ فقرہ حاصل ترجمہ ہی لفظ کانفوہ کا معنی کانفوہ کی لغت مین
حفظ و حراست و جانب داری کی ہین قال الجوہری فی کنف اللہ ای فی حرزہ و سترہ و ہو الجانب
و الناحیۃ انتہی کیون یار و تمکو کیا نہین معلوم کہ جناب رسول خدا کو جناب باری کن لوگونکے
کنف حمایت مین رکھا اول اور اقدم اونکی حضرت ابی طالب بن عبد المطلب تھی علیہ من اللہ الصلوٰۃ
والسلام رغما لانف الکفرۃ الفجرۃ اللیام کہ باجماع اہلبیت علیہم السلام مومن کامل الایمان تھی مثل مومن
آل فرعون کی جسکی تعریفین خداوند تعالی یکتم ایمانہ فرماتا ہی ایسی ایسی مشقتین اور تکلیفین جناب
رسول خدا کی حفظ و حراست مین دست کفار نابکار سے اوٹھائین اور تین برس شعب ابی طالب
مین کس تنگی معاش سے اپنی اوقات گزاری کی اور ایسی ایسی قصائد مدح جناب رسول خدا مین
اونسے آجتک مندرج کتب سیر مین کہ جسکی ہر ہر لفظ سے ایمان ٹپکتا ہی رضی اللہ عنہ حبیبہ وعن و لیہ
حیدر الکرار اور بعد اونکے علی ابن ابی طالب اور جعفر ابن ابی طالب اور بنی عبد المطلب مثل حضرت
حمزہ بن عبد المطلب و عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور بعد اونکے اور اصحاب
سعادت انتساب آنحضرت کے عنقریب ہم اونکے نشان دیتے ہین جو سچے دل سے ایمان لائے جنکے حق
مین حق تعالی نے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم
الجنۃ کیون حضرت جن لوگون نے خدا کے ساتھ سودا جان و مال کیا تھا آیا وہ لوگ کبھی جان
چرانے مثل ثلثہ کے جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے تھے یا وہ لوگ طلب جیفہ دنیا کے
لئے سقیفہ بندی کرنیوالے تھے آپکے زعم باطل مین یہ ہی کہ جناب رسول خدا آپکی ثلثہ کی کنف
حمایت مین تھے استغفر اللہ جناب رسول خدا کے سبب سے خود اونکی جان بچتی تھی وہ کسی کو کیا بچاتے
تواریخ و سیر کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ حضرت عمر اور ابوبکر اور اونکے والد ماجد کہ
اول قبائل تیم و عدی سے تھے کفار کے نزدیک اونکے لیے کچھ عزت و وقار اور کچھ عزت
اور اعتبار نہ تھا اور کسی گنتی و شمار مین بھی نہ تھی ہان جناب رسول خدا کی جوتیون کے تصدق سے

انکے لئے البتہ ایک عزت و اعتبار حاصل ہوا ورنہ حضرت ابوبکر آپکے ہمیشہ جوتی خور قریش تھے
ابن ربیعہ کی جوتیون کا مزا وہین کو خوب معلوم ہوگا کیون حضرت انکے سوا اور بھی کسی شریف یا
عزت نے جوتیان کھائین ہین اگر کچھ بھی غیرت ہوتی تو مرجاتے کیون صاحب اشرافون کا کام تلوارین
کھانا ہے کہ جوتیان کھانا ہے الغرض کسی صاحب عقل و خرد کے ذہن مین یہ بات نہین سما سکتی کہ جو شخص کہ
خود ایسا جوتی خور ہو خدا اپنے پیغمبر کو اُسکے کنف حمایت مین دے اور اُس جہ جفتہ وجہ بیدار کی
حمایت کچھ کام بھی کرے تقریر مین طول ہوتا ہے اور ہمکو آپکے ساتھ ابھی بہت اوقات ضایع کرنی
ہے جو باتین باقی رہگئین وہ آگے آگے چلکے سن لیجئے گا یار باقی صحبت باقی انشاء اللہ تعالی قولہ فیہا
اور جنہون نے اُسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اقول یہ ترجمہ ہے اسرعوا الی وفادتہ
کا قال فی المجمع یقال قد فلان علی الامیرای ورد رسولاً فہو وافد بنا براسکے معنی وفادت کے
رسول ہوکر وارد ہونیکی ہوئی پس ضرور ہے کہ مضاف یہان سے محذوف ہو اعنی اسرعوا الی
تصدیق وفادتہ یعنی سرعت کی طرف تصدیق اس بات کی کہ وہ حضرت برسالت من جانب اللہ
وارد ہین اور ہمنے جلد اول مین بشہادت مخالف و موالف ثابت کیا کہ اول مصدقین جناب
علی بن ابی طالب و جعفر بن ابیطالب و حمزہ اور عبیدہ اور کثیر من المومنین تھے اور بعد سبکے آپکی ثلثہ اور
بہی اول بحث ہے ہماری آپکے کہ آپ مدعی ہین ایمان لانے ثلثہ کی بتصدیق قلبی اور ہم اُوسکے
منکر ہین اب آپ پر لازم ہے کہ کوئی دلیل قطعی تصدیق قلبی ثلثہ پر پہلے قائم کیجئے تب اور کچھ
گفتگو کیجئے اور فکر اثبات بقاء ایمان مین پڑیئے اور ثابت کیجئے کہ یہ آمنوا ثم کفروا کی ساتھ بادام الحیاۃ
مقارن نہین ہوا اور ہمارے لیے سند واسطے تقویت منع کے اسیقدر کافی ہے کہ شنایع اعمال
بالخصوص جو بدسلوکیان اہلبیت رسول رب متعال کے ساتھ آپکے ثلثہ سے واقع ہوئین
ہرگز عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ مصدقین قلبی سے ایسے اعمال قبیحہ سرزد ہون اور بعد
اسکے آفت ظہور ارتداد منہ مافارقتہم ہے علاوہ اسکے ثانی ثلثہ کی حقیقت مین اول مین اور مصداق سواء
باد صبا اینہمہ آوردہ نسبت ہین خود معترف ہین اپنی عدم تصدیق رسالت کی مقامات عدیدہ مین اول

صلح حدیبیہ مین کہ فرمایا جتنا بڑا شک مجھکو آج نبوت مین ہوا اوتنا بڑا شک اور کبھی نہین ہوا بالجملہ
شک ہمیشہ تھا غایۃ الامر اُس روز بڑھگیا تھا پس کون عاقل اسکو تجویز کرسکتا ہی کہ تصدیق
ساتھ شک کے جمع ہوسکتی ہے مگر یہ کہ آپ قائل ہون کہ ہرچند کل علما نی شک کو تصور مین داخل
کیا ہی مگر ہم اُسکو قسمی از تصدیق سمجھتے ہین تب بیشک ہم قائل ہوجاوینگے دوم پوچھنا حضرت عمر کا
حذیفہ سے کہ آیا جناب رسولخدا نے میرا نام تو منافقین مین نہین لیا تھا دلیل ہی اوپر عدم تصدیق
قلبی کے کہ مثل مشہور ہی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا سوم استفسار حضرت عمر کا ام سلمہ سے اپنے حال
فرخندہ مآل کا چنانچہ نہایہ ابن اسیر مین منقول ہی کہ کہا ام سلمہ نے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
من اصحابی من لا یرانی بعد ان یفارقنی حضرت عمر نے کمال اضطراب سے فرمایا
باللہ امنہم انا فقالت لا ہرچند فقرہ فقالت لا اسنیونکا جمایا ہوا ہی اسکو تو ہم مانتے ہی نہین مگر
غرض استفہام مین یہ ہی کہ خود حضرت خلیفہ کو اپنے ایمان و نجات مین شک ہی اور آپ یہ دلایل قاطعہ
بہ آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ اونکا ایمان ثابت کرتے ہین پس اس جگہ وہی مثل ٹھیک
اوترتی کہ مدعی سست و گواہ چست علاوہ اس سب کے ایک بات ہم آپ سے پوچھتے ہین جسکا جواب للہ
فی اللہ دیجیے کہ جتنے دلایل اس کتاب مین آپنے ایمان خلیفہ ثانی پر قائم کئے ہین کیا حضرت عمر کو اپنے
برابر بھی علم نہ تھا کہ ان دلایل کو وہ جانتے کیا آپ سے وہ نہایت جاہل تھے کہ ان دلایل کثیرہ
مین سے دو ایک کو بھی نہ جانتے تھے کہ اونکو شک اپنے ایمان و نجات مین نہ رہتا اور اپنا حال
غیرون سے نہ پوچھتے پھرتے لیکن عقل سے بعید ہے کہ آپ اونکو ایسا جاہل سمجھین پس لاریب کہ یہ دلایل
آپکے ایسے سخیف ہین کہ خود حضرت عمر کو بھی مثل شیعون کے اسکی تصدیق نہ تھی پس یا اپنی
سخافت دلائل کی قائل ہوجیے یا حضرت عمر کو مثل شیعون کی قابل مذمت سمجھیے کہ وہ حضرت بھی ان دلایل
کو لغو اور پوچ سمجھے تھی اس صورت مین اگر شیعہ کہین بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی بہ گو مشت خاکما ہم بر باد رفتہ باشد یہ تو کچھ بعید نہین قولہ فیہا اور اُسکی دعوت کی
اجابت مین سبقت کی اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے وسابقوا الی دعوتہ کا واضح ہو مسابقت بدعوت

وہی معتبر ہی جو واسطے طلب آخرت کے ہو نہ واسطے طلب متاع دنیائے فانی کی پس اول ثابت کرنا چاہیے کہ آپکے ثلثہ سابقین ہین یعنی بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ سبقت اُنکی اللہ فی اللہ تھی نہ بطمع حصول مدارج دنیا کہ اُوسکو کاہنون سے اور منجمین سے سُنا تھا اور بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اس امنوا کا مطاوع ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا نہ تھا سابق الایمانی خلیفہ اول پر بڑا آپکو ناز ہی لیکن جائے ناز بن اگر بجاے خود ہی تو ہوا کرے اور اگر شیعون کے سامنے ہی تو اُنکے کتب اور احادیث معتبرہ سے ثابت کرنا چاہیے نہ ایسے لوگونکے قول سے کہ شیعون کے نزدیک جنکا قول وبول ہر دو مساوی ہے ابوجعفر اسکافی کہ دستداران حضرت ابی بکر سے ہین فرماتے ہین وجمہور المحدثین لم یذکروا ان ابابکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی ابن ابیطالب وجعفر اخوہ وزید بن حارثہ وابوذر الغفاری وعمر بن عتبہ السلمی وخالد بن سعید بن العاص وخباب بن الارت پس بنا بر اسکے مسابقت حقیقی واسطے اُنکے تو ہرگز نہ تھی باقی رہی اضافی پس ہر متقدم بہ نسبت اپنی متاخر کے مصداق اُسکا ہو سکتا ہی فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ فیہا جب اُونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کیا اقول یہ ترجمہ ہی واستجابوا لہ حیث ۳ سمعہم حجۃ مرسالاتہ مراد حجۃ رسالت سے کلام اللہ ہی بدلیل اسمعہم جیسا کہ علمائے بیان فرمایا ہی کہ وجوہ اعجاز اُسکی اول دلیل نبوت ہین لیکن جیسا جناب رسولخدا نے قران و عترت کو لازم و ملزوم یکدیگر فرمایا ولن یفترقا حتے یردا علے الحوض ارشاد کیا پس مصداق اُسکی جلانیوالی بیت اہلبیت کی نہین ہو سکتی جسطرح سے کہ جلانیوالی خود کلام اللہ کی مصداق اُسکی نہین ہو سکتی خود بڑی اور چھوٹی محدث آپکی ازالۃ الخفا اور تحفہ مین اقرار کرتی ہین کہ حضرت عمر بفرمودہ حضرت ابوبکر خانہ جناب فاطمہ زہرا پر گئی اور قسم کھائی کہ واللہ اس گھر کو مع من فیہا مین جلا دونگا اور حضرت عثمان کا جلانا کلام اللہ کو خود کالنار علی المنار بل علی الاعلام کذوات الاعلام ظاہر و باہر ہی پس قبول رسالت موقوف تھا اوپر تصدیق حجت کے اور جب تصدیق حجت آپکی ثلثہ کی ثابت نہوئی تو مصداق اس فقرہ کے یہ لوگ ہرگز نہ ٹھہری آری حضرت عمر کو توریت البتہ بہت پسند آئی تھی

کہ جس سے میلان الی الیہودیت ثابت ہوتا ہے چنانچہ جلد اول مین صحاح اہل سنت سے ہمنے ثابت کیا قولہ
فیہما اور اونہنے کلمہ کو ظاہر کرنے مین اپنے لڑکون بالون جورو بچون کو چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فارقوا الازواج
والاولاد فی اظہار کلمتہ کا اور ظاہر ہو کہ مراد مفارقت کلی ہے کہ جسکا ترجمہ مطابق محاورہ ہندی کے
چھوڑ دینا ہے اور وہ بھی مشروط بضرورت خاص ہے ورنہ مطلق مفارقت جورو لڑکون کی بالخصوص
نظر بامور دنیا کوئی امر قابل مدح نہین چنانچہ ظن غالب ہے کہ حضور والا بھی جورو کو چھوڑ ہی کے
کچہری تشریف لیجاتے ہونگے الغرض بعض صحابہ رحمہم اللہ کو یہ نوبت آئی کہ جب ازواج و اولاد نے
اونکی موافقت قبول دین حق مین نہ کی تو اونہون نے للہ فی اللہ اون ازواج اور اولاد سے دست
برداری کی اور قابل مدح ہوئی اور کسی شخص نے اصحاب سیر اور تواریخ مین سے نقل نہین
کیا کہ آپکے ثلثہ نے بھی جورو جانتا چھوڑ دیا اور لڑکون سے دست بردار ہوے پس اگر آپکو منظور
ہے کہ مصداق اس فقرہ کا اصحاب ثلثہ کو خواہی نخواہی بنائیے تو پہلے اثبات مفارقت کیجیے
اور بعد اسکے ثابت کیجیے کہ یہ مفارقت للہ فی اللہ واسطے اعلاے کلمہ دین کے تھی اور کوئی غرض
دنیاوی مثل حصول سلطنت موسومہ بخلافت وغیرہ کے بتصدیق اقوال کاہنین و منجمین منظور
نظر حق مین آپ کے ثلثہ کی نہ تھی تب بعد اسکے من ثبت علی دینہ و من انقلب علی عقبیہ مین ہم
گفتگو کرینگے بالجملہ طے کرنا ایک مرحلہ کا بھی ان مراحل دشوار گذار سے ہمکو اپکی خیر قدرت و قوت
سے خارج نظر آتا ہے سبحان اللہ کیا مدارج عالیہ آپکے ثلثہ کے ہین سے منقار باز کردہ ہے سیتی
ہزار جاپتا اولین درجہ اور طائر قیاس قولہ فیہما اور انکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور
بیٹون کو قتل کیا اقول یہ ترجمہ ہے قاتلوا الآباء والابناء فی تثبیت نبوتہ کا حال اس فقرہ کا بھی اپنے سابق
پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعض مومنین کے لیئے ایسا بھی اتفاق ہوا ہے لیکن کسی مورخ نے نہین لکھا
کہ آپکے ثلثہ کو بھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اپنے باپون اور بیٹون کو جہاد مین مارا ہو بلکہ کسی کو مارا
ہو جن سے ایک مکھی بھی نہ مری وہ کیا قاتلوا مین داخل ہونگے فثبت العرش ثم انقش قولہ فیہما جب
اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکی کبنی قبیلے والے بعضکے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے

والذین هو تهم العشائر اذ تعلقوا بعروقہ کا اور اس مقام مین تین فقرونکا ترجمہ جو کہ
آپنے ثلثہ کو مطابق اُنکے مضمون کے نہ پایا چھوڑ دیا اور چونکہ ہمارے نزدیک یہ کل فقرات دعا ساتب ایک
ہی ڈھنگ کے ہین کہ مصداق اُسکے ثلثہ نہین ہین جیسا کہ ہمنے ثابت کیا پس اس جوڑ سے کچھ حاصل نہین
اس فقرہ مین بھی آپکے ثلثہ کا داخل ہونا کہ وہ با عتقاد شیعہ سرگروہ منافقین تھی کمال دشوار نظر آتا ہی اسلیے
کہ جناب باری شان منافقین مین فرماتا ہی واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انما نحن مستھزؤن
پس ترک عشایر و قبائل الیسون کو منظور نیہ ہی اور عشایر و قبائل عمر و ابوبکر یعنی تیم و عدی کہ اول
قبایل تھی کس گنتی و شمار مین تھی آری عشیرہ عثمان کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین یعنی بنی امیہ پس وہ ہرگز تارک
عثمان نہ تھے چنانچہ تصفیہ روز حدیبیہ اور مدارات پیش آنا قوم ابوسفیان کا حضرت عثمان سے اول دلیل اسکی ہے
الغرض قبایل کو ثلثہ کا دل سے چھوڑ دینا محتاج باثبات ہی یان ثلثہ کا بطمع حصول دنیا قبایل کو چھوڑ
کے بظاہر جناب رسول خدا سے ملنا ہم مسلم کر سکتے ہین مگر آپکو سوائے ثمرہ نفاق حضرات کی کیا ہاتھ لگیگا
بالجملہ دامن پکڑنا جناب رسولخدا کا اور مہاجرت کرنا وہ قابل مدح ہو سکتا ہی جو للہ ہو نہ وہ
جو بطمع دنیا ہو چنانچہ خود حضرت عمر نے بعدل و انصاف دلو تقدیراً ارشاد فرمایا ہی جیسا کہ صفحہ
اول صحیح بخاری مین منقول ہی من کان مہاجرتہ للدنیا الخ کما مر نقلہ فی الجلد الاول قولہ فیھا اذ
وہ پیغمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اُنکے رشتہ دارونے اُنسے رشتہ توڑ دیا اقول یہ فقرہ
ترجمہ ہے وانتفت منھم القرابات اذ اسکنوا فی ظل قرابتہ کا مخفی نہ رہے کہ مراد قرابت
سے اسمقام مین قرب ہے قال فی المصباح قرب الشئی منا قرما و قربۃ و قربی پس یہ کل مصادر قرب الشئی
کی ہین اور ظاہر ہی کہ مراد اس مقام مین قرب سے قرب مکانی نہین ہے اسلیے کہ قرب مکانی مومن و کافر کچھ
کافر کے لیے موجب مدح نہین ہے پس لابد کہ مراد از قرب قرب منزلت اور قرب رضامندی
مثل قربۃ الی اللہ کے ہو اور یہ قرب حضرات ثلثہ کے لیے بنسبت جناب رسولخدا کی اول
بحث ہی اور کیونکر عقل اسکو مسلم کرے کہ اصحاب قرب کذائی کو جناب رسول خدا بلفظ عینی تو موا
مثل کتون کے اپنے پاس سے دنکاریں اور اگر ہم فرض بھی کرین کہ قرابت سے مراد رشتہ داری ہی

جیسا کہ ترجمہ صاحب رسالہ کا رشتہ کو توڑ دیا طرف اسکے تلمیح کرتا ہے تب بھی آپکے ثلثہ اس قرابت
سے محروم ہیں کیونکہ قرابت اُس رشتہ داری کو کہتے ہیں جو من حیث النسب ہو ففی المصباح القربی
والقرابۃ بالنسب وفی القاموس اقربا ک واقاربک عشیرتک الادنون قال وعشیرۃ الرجل بنو ابیہ
الادنون اور ثلثا آپکی من حیث النسب جناب رسول خدا سے کوئی قرابت نہ رکھتے تھے آری ایک رشتہ
ازار بندی رکھتے تھے لیکن اسکو محاورۂ عرب میں قرابت نہیں کہتے اور اگر آپکی خاطر سے باعتبار
محاورۂ ہندی کی ہم مسلم بھی کریں کہ رشتہ ازاربندی بھی قرابت میں داخل ہی مگر چونکہ محاورۂ ہندیہ
مین بھی نکاح و شرط ہی ورنہ اگر کوئی شریف چمارن کو گھر میں ڈال لے تو اُس شریف کو اُس چمار کا قرابتی
نہ کہینگے اور اثبات نکاح و درمیان بنی ہاشم کے کہ اشراف قبائل سے تھے اور درمیان تیم و عدی کے
کہ ارذل قبائل مین سے تھے قابل نظر ہے لیکن ہم قطع نظر اس سے کر کے کہتے ہین کہ اسطور کی
قرابت تو درمیان مومنین و کافرین کے قطعاً مقطوع نہ تھی جناب رسول خدا نے ابوسفیان کی بھی بیٹی
سے مثل عائشہ و حفصہ کی باعتبار مصالح وقت کی نکاح کیا تھا اور جناب رسولخدا کی بھی بیٹیاں بنا برزعم
اہلسنت کے نکاح کفار مین ہین جیسا کہ آگے چلکر اسکا ذکر آویگا الغرض یہ قرابتیں موجب
فخر و افتخار نہیں اور سرمایہ مدح نہیں ہو سکتیں موجب مدح وہی قرب و منزلت حقیقی ہی جو للہ و فی
اللہ ہو اور بحمد للہ آپکے ثلثہ کی لیئے یہ ثابت نہین پس مصداق اس فقرہ سے بھی حضرات خارج ہوئے
قولہ فہیا پس خدایا مت بھولنا تو اُن باتوں کو جو پیغمبر خدا کے اصحاب نے تیرے واسطے اور سر
پیچھے چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فلا تنس لہم اللہم ما ترکوا لک وفیک کا پس لک و فیک جو امام
علیہ السلام نے فرمایا روحی لہ الفدا عجیب فیدہ حاضر و ضابط لگائی کہ جس سے کل وہ اصحاب کہ جنکی
اعمال بمحض غرض دنیا بلکہ بشائبہ غرض دنیا تھی وہ سب خارج ہو گئی اسلیئے کہ لک و فیک
سے سوائے اسکے کوئی امر مقصود نہین ہے کہ اعمال اُنکے فقط للہ و فی اللہ تھی پس وہی اصحاب کہ جنکی
اعمال للہ و فی اللہ تھے قابل مدح اور مقصود اس دعا سے ہیں اور اگر حضرت مخاطب فرما وین کہ
ہمارے ثلثہ بھی انھیں لوگوں سے تھی تو ہم کہینگے یہی اول بحث ہماری آپکی ہے نہا تو ا برہانکم

ان کنتم صدقین بھلا جنکو ہم سرگروہ منافقین سمجھتے ہین ہم کیونکر مانینگے کہ اُنکے اعمال للہ و
فی اللہ تھے پس اس دعا سے خوبی ثلثہ پر استدلال کرنا بجز اظہار جہالت و نادانی کے کس چیز پر
محمول ہوسکتا ہے یہ قید قول امام علیہ السلام مین ایسی ملی کہ آپ ہمکو بحث و تفحص کرنیکی فقرات
ماقبل و مابعد مین احتیاج ہی نہین رہی اسلیئے اب ہم تعرض ترجمہ سقیمہ سے کہ سقم جسکا جابجا
حل لغات کرنے سے ہماری نظر لبیب پر ظاہر ہوجائیگا اعراض کرتے ہین فائدہ جلیلہ
مومنین موقنین واقف رہین کہ شیعہ مورد طعن و لعن و تبرا اونہین اصحاب کو جانتے ہین کہ جنسے
افعال کفر و نفاق حیات جناب رسول خدا مین اور بعد وفات اون حضرت کے صادر ہوئی
کہ جس سے خدا اور رسولؐ اور ذریت رسولؐ کو ایذا پہونچی اور یہ امر بدیہی ہے کہ ایذاء ذریت رسول
عین ایذاء رسول ہے اور ایذائے رسول عین ایذائے خدا ہے قال اللہ تعالی ان الذین
یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ اور مورد رحمت و درود و صلوات
اونہین اصحاب کو جانتے ہین جو مصداق اوفوا بما عاہدوا علیہ اللہ ہین اور انہین کے
حق مین خداوند تعالی فرماتا ہے منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا"
اور قول امام رضا علیہ السلام مین لم یغیر ولم یبدل گویا اشارہ ہے طرف وما بدلوا تبدیلا کی
الحاصل ایسی ہی بزرگوار ونکی تعریفین خدا نے بھی کین اور رسول نے بھی اور اہلبیت طاہرین نے بھی صاحب
تیسیر الاصول فی فصل ثانی کتاب الجہاد مین اور صاحب جامع الاصول نے موطا سے روایت کی ہے قال مر النبیؐ
بشہداء احد فقال ہولاء اشہد علیہم فقال ابوبکر السنا باخوانہم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا
کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی اور شاہ عبدالحق دہلوی کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین ترجمہ بعض روایات احد مین فرماتے ہین و بعد آن جائے دیگر
بر سر شہداء احد بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت برایشان گواہی دہم
ابوبکر صدیق گفت کہ یا رسول اللہ ما نہ اصحاب توایم فرمود بلے ولکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید
ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند انتہی جناب امیر علیہ السلام سے نہج البلاغہ مین منقول ہے

آنحضرت نے فرمایا کہان ہین وہ قوم کہ جو دعوت کی گئی طرف اسلام کو پس قبول کیا اسکو اور پڑھا
قرآن کو پس محکم پکڑا اسکو اور برانگیختہ کیے گئے طرف جہاد کے پس والہ و شیدا ہو سکے ہوے مثل شیفتہ ہونیکے
طرف اولاد کے اور تلوار انکو نیاموں سے کھینچا اور صف جنگ مین صفین باندھین بعضے اونمین سے
راہ خدا مین شہید ہوے اور بعضے بچے جو بچے وہ کچھ بچنے سے خوش ہین اور موت سے بھاگتے نہین انکھین
انکی ضعیف ہین رونے سے خوف خدا مین پیٹ انکے پیٹھون سے لگے ہین روزہ رکھنے سے ہونٹھ اونکے
خشک ہین دعا کرنے سے رنگتین انکی زرد ہین بیداری سے منھ انکے غبار آلودہ ہین خشوع اور خضوع سے
وہی لوگ ہین بھائی میرے کہ زاہد ہین اور بے رغبت لذات دنیا سے ہین پس سزاوار ہے واسطے
ہمارے کہ ہم انکا غم جگرسوز کھائین اور انکے فراق مین کف افسوس کو بدندان حسرت کاٹین الخ
ابن ابی حدید کہ دشمنی شیعہ مین سخت تر از حدید اور دوستی سنیہ مین نرم تر از موم ہے بعد نقل اس
عبارت کے کہتا ہے پس اگر کوئی کہے کہ یہ حضرت کسکی طرف اشارہ کرتے ہین اور کن لوگون کو مراد
لیتے ہین تو ہم کہینگے کہ مراد اُن حضرت کی ایک قوم ہین جو ابتداے اسلام اور زمانہ ضعف
و خمول مین صاحبان زہد و عبادت تھے اور صاحبان جہاد شدید فی سبیل اللہ تھے مانند مصعب
بن عمیر بنی عبد الدار سے اور سعد بن معاذ اوس سے اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور غیر
انکے شہدا اور صالحین مین سے مثل معوذ و معاذ و عثمان بن مظعون الغرض وہ ارباب دین کہ جنھون نے
عبادت کو جمع کیا تھا ساتھ زہد و شجاعت کے کہ اکثر اونمین سے ایام حیات رسولخدا مین بدر و
احد مین شہید ہوے اور بعض انکے باقی رہے مثل عمار یاسر و ابی ذر اور مقداد اور سلمان اور حباب
بن الارث اور ایک جماعت دیگر اصحاب صفہ اور عباد اور زہاد و فقراے مسلمین سے کہ زہد اور
عبادت اور شجاعت کی جامع تھے اور بدرستیکہ اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ ہر آئینہ بہشت مشتاق ہے طرف علی اور عمار اور ابوذر اور مقداد کی کما فی الصحیح الترمذی
اور بھی اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ گزرا ابو سفیان بن حرب بعد مسلمان ہونیکے طرف ایک جماعت
کے اصحاب صفہ سے پس اونہون نے اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹا اور کہا کہ افسوس ہے کیونکر نہ چلے تلوار مردان

خدا کے اوپر گردن عدوئے خدا کی ورا ُس وقت ابو بکر ابوسفیان کے ساتھ تھا مخاطب ہو کر طرف اہل صفہ
کے کہنے لگا کہ تم لوگ سردار بطحی دیار کے حق مین ایسا کہتے ہو پس یہ خبر جناب رسولخدا ؐ تک پہونچے پس
حضرت نے افعال ابو بکر کو قبیح و منکر جانا اور کہا ابی بکر سے کہ دیکھ ایسا نہو کہ تو نے غضبناک کیا ہو خدا وند تعالی
کو بسبب غضبناک کرنے ان مردان خدا کے پس ابو بکر آیا طرف اہل صفہ کی اور معذرت کی اور کہا تم
استغفار کرو میرے واسطے پس کہا اُن لوگون نے غفر اللہ لک ہر چند فقرہ اخیر سنیون کا جمایا
ہوا ہی شیعہ اوسے کب مانتے ہین مگر اس حدیث سے طرفداری ابو بکر کیواسطے منافقین کے
اور غیظ و غضب مین آنا مومنین کا ثابت ہوا اور اسی طرحسے خارج ہونا ابو بکر کا اس روایت سی
عمدو حین جناب امیر علیہ السلام سے ثابت ہوا پس جن لوگون کی شہادت حدا علی امام زین العابدین
علیہ السلام دیتے تھے اور جد امجد اونکے جناب امیر علیہ السلام جنکے واسطے کف افسوس ملتے
تھی اونہین پر جناب امام زین العابدین علیہ السلام صلوات بھیجتے تھے نہ منافقین اور متغیرین اور مبدلین
پر فلیکن منک ما ذکرنا علی ذکر فانہ ینفعک کثیرا و کنت بصیرا لعدا سکے کہ بحمد اللہ ہم فارغ ہوے
بیان اصل مطلب سے اب رجوع کرتے ہین طرف نقض فقرات مہملہ صاحب سالہ کی قولہ ای مسلمانو
اس دعا کی اقول ای مسلمانو ای سواد اعظم کسواد اللیل المظلم ای جلا ہوای و ہمینو سنو کہ مولوی
مہدیعلی صاحب تمھارے ہم مذہب و نصاری کے ہم مشرب کیا فرماتے ہین پہلی تو علمای شیعہ پر
کذب و افترا باندھا جب اس سی پیٹ نہ بھرا تو اب شیعون کے امامون پر مہربان ہوے ہین اب بعد
اسکے خدا و رسول پر کذب و افترا کرینگے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا امام علیہ السلام
تو فرماتے ہین کہ وہ اصحاب کہ جن مین یہ صفت پائی گئی ہی اونپر مین صلوات بھیجتا ہون پس صحابہ
مقبول کی تعریفین ہین اور نسبت نامقبولون کے یہ تعریفین ہین کہ وہ صاحب اس صفات کی نہین تھے تو قابل
صلوات بھی نہین ہین اور ہمارے مخاطب مکذب مدعی اسکی ہین کہ امام علیہ السلام نے کل صحابہ پر خواہ منافقین
دنیا طلب ہون خواہ متغیرین و مبدلین بیدین و لا مذہب ہون گو خدا انکے حق مین لعنہم اللہ فی الدنیا و
الآخرہ فرماسے اور رسول مقبول انکو سحقا سحقا کہین مگر امام زین العابدین ؑ اونپر صلوات بھیجتے ہین۔

اے یارو حضرت مخاطب بہت جلیل القدر ہین اُونکی شان مین اسمقام پر رحمۃ اللہ علی الکاذبین مناسب ہے
اور اگر کلام اللہ کو اسکے خلاف پاؤ تو اُسکے بارہ مین تقلید عثمان کرو یا مثل ان ھذان لساحران
غلط ہی رہنے دو بہرکیف از روے انصاف اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اُنکے معنی کو جو ہمنے
بیان کئے غور سے دیکھو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اس دعا مین ان لفظون سے کن اصحاب پیغمبر کو یاد فرمایا ہے
اور کن لوگون کے بھادر اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو
محض راہ خدا مین اللہ فی اللہ اور ظالمین واسطے دنیا طلبی کی کسطرح پر ظاہر کیا ہے اور جنکے حق مین صمیم
دل سے دعا کی ہے وہ کون لوگ ہین آیا وہی لوگ ہین جو مورد لعنت خدا فی الدنیا والاخرہ ہین
اور رسول خدا بھی اونکو سحقاً سحقاً کہ معنی لعنت ہے فرماتے ہین اور جد امجد جناب زین العابدین علیہ السلام
قنوت مین اُنکو جبت وطاغوت یاد کرتے تھے اور اللھم العن صنمی قریش مین اُنکی بڑے بڑے مراتب کا
ذکر کرتے تھے وہ کون آدمی ہے کہ جو آیمہ کرام کی امامت کو اصول دین مین سے سمجھتا ہو اور اُنکو قولاً
وعملاً وفعلاً وتقریراً مقتدائے کل کائنات اور حجت خدا علی کل البریات جانتا ہو پھر اپنے امام کی قول کو ایسی
محمل سخت پر محمول کرے کہ وہ ملعونان خدا اور رسول پر صلوات بھیجتے تھے معاذ اللہ یہہ کام کسی مسلمان
کا نہین ہے کہ ایسے مزخرفات کا معتقد ہو قولہ پوشیدہ نہ رہے اقول پوشیدہ نہ رہے کہ جب ہم صحابہ کے
فضائل اور فضایح کتب سیر وتواریخ سے ثابت کرتے ہین تو یہہ حضرات فرماتے ہین کہ صحاح مین
نہین ہے اور اگر ہم صحاح سے بھی ثابت کرتے ہین تو کہتے ہین کہ صحیحین مین نہین ہے اور اگر صحیحین مین
سے بھی ہم ثابت کرتے ہین جیسے مثل ناقہ عشواکے اول دست وپا اُسکے تاویلات مین مارتے ہین اور جب ہم
ثابت کرتے ہین کہ یہ تاویلین غلط ہین تب کہتے ہین کہ یہ الحاق روافض ہین سے ہی جیسا کہ مولوی صاحب
فیض آبادی نے بنسبت احادیث فدک وغیرہ کے لکھا ہے قولہ احتمال تقیہ کا اقول جب کسی شخص نے
امامیہ سے اس مقام مین ذکر تقیہ نہین کیا ہے پھر حضور والا کیا جھک مارتے ہین جو اسکا ذکر کرتے
ہین قولہ لفظ لفظ پر غور فرماوین اقول امامیہ رات دن ان دعاؤن کو پڑھتے ہین اور ہر ہر لفظ
سے اسکے اصحاب رحمت پر رحمت اور اصحاب لعنت پر لعنت کی بوچھار کرتی ہین آپنے قدرت خدا

دیکھی کہ ہمنے ہر فقرہ کی ایک ایک لفظ سے اپکی ثلثہ کو دودھ کی مکھی سا نکالکر دو پھینکا حقیقت یہ
ہے کہ کلمات طیبات اس دعا کو خبیثین سے کیا واسطہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین قولہ اور انکو
باعث ترقی دین اسلام کا فرمادین اقول یہ کیا اعتقاد فاسد ہی استغفر اللہ اصحاب کی ترقی دینے سے
دین خدانے ترقی پائی لاحول ولاقوۃ الا باللہ بجز ان جہال کے جو محبت ثلثہ مین انہو خود رفتہ ہین مجھے
گمان نہین کہ اہل علم اہلسنت کی بھی اسکے قائل ہون آیہ وافی ہدایہ قل لا تمنوا علی اسلامکم
بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان کو بھول گئے امام علیہ السلام نی آپکے ایسے لوگونکے
گمان فاسد کے دفع کرنے کے لیے لفظ وانتصروا بہ فرمایا ہی لیکن چونکہ آپکے عقیدہ فاسد کے خلاف
تھا آپ اس لفظ کا مع چند لفظ دیگر ترجمہ اوڑا گئے اور حقیقت یہ ہی کہ آپ مین لیاقت ان لطائف
کے سمجھنے کی کہان ہے آپ نے کو دون دیکر پڑھا ہو تو تعجب نہین ورنہ اس نافہمی کی نوبت
نہ پہونچتی کہ راہ راست چھوڑکر راہ کج چلتے اور ہر جگہ ناخن لیتے اور ٹھوکرین کھاتے اب ہم اپنے
پر انحش کو سمجھاتے ہین ذرا کان کھولکر سنیے کہ علم معانی بیان مین بیان ہوا ہی کہ اگر کلام سابق
سے کوئی توہم خلاف مقصود ناشی ہو اور اُسکو متکلم کسی لفظ کے لانے سی دفع کرے تو اُسکو اصطلاح
علمائی فصاحت وبلاغت مین احتراس کہتے ہین وھوان یوتی فی کلام یوہم خلاف المقصود بما یدفع
ذلک الوہم بالجملہ لفظ وانتصروا بہ اس مقام مین واسطے دفع توہم فاسد آپکے ہی کہ منتصر ہونا صحابہ
کا کچھ اُنکے جد وجہد سے نہ تھا بلکہ خدانے برکت اپنے رسول مقبول کے اُنکو نصرت دی اگرچہ
اقل قلیل تھے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ان ھذا الامر لم یکن نصرۃ ولا
خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ الحدیث یعنی اسلام کی
منصوری ومخذولی قلت وکثرت پر نہ تھی بلکہ دین خدا تھا کہ اُسنے خود اُسکو ظاہر وغالب کیا اسلیے
کہ اگر قلت موجب ہزیمت ہوتی تو بدر مین نصرت اسلام نہوتی اور اگر کثرت موجب نصرت
ہوتی تو حنین مین اذ اعجبتکم کثرتکم موجب ہزیمت نہوتی لیکن وہ بھگوڑے جو مثل آپکے اصحاب ثلثہ
کے ہر مقام مین مولفین دیر سے ہوتی تھی وہ تو کسی گنتی اور شمار ہی مین نہین ہین اونکا کیا ذکر ہے قولہ

اپنے آپکو امامیہ کہنے والے اقول سچ جان لیتی ہین تمھاری یہ گوانری باتین ۔ ہمکو تو تمھارے سلف و خلف سب امامیہ کہتے ہین فقط ہمین نہین کہتے کما اثبتنا فی المجلد الاول اگر کچھ تمکو بھی اماموسے علاقہ ہوتا تو ضرور تمکو بھی لوگ امامیہ کہتے اور اہلسنت معاویہ نہ کہتے ہمارا گمان یہ ہے کہ کسی سنی کو اماموںکے نام بھی اطرح صحیح معلوم نہونگے **قولہ** اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین **اقول** جن اصحاب کی خود خدا اور رسول برائیان بیان کرکے انکو سبر ذات الشمال کرین کہ اسفل السافلین مین اونکو منھ کے بھل اوندھا گرادین تو جو لوگ کہ ایمان بخدا اور رسول لائے ہین پھر کیون نہ انکی برائیان بیان کرین **قولہ** جو کوئی انکی حال پر چلتا ہے اُسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین **اقول** جب ہم خود منافقین صحابہ کو دائرہ اسلام حقیقی سے خارج سمجھتے ہین تو انکے اذناب اولی الاذناب کو کیونکر مسلمان سمجھین ما رضینا بالشیاطین نکیف بذراریہم **قولہ** محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین **اقول** محبت کی معنی یہ ہین کہ دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے دشمنی اور ایمان کی بھی دو جزو تحلیلی ہین ایک تولا اور ایک تبرا جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسپر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہ جزو اول تبرا ہے معبودان باطل سے اور جز ثانی تولا ہے معبود برحق سے اسی سے کہا گیا ہے کہ تبرا مقدم ہے تولا ہے **قولہ** اہل سنت جو ائمہ کرام کے اقوام اور افعال پر **اقول** لعنت اللہ علی الکاذبین دروغ گویم بر روے تو بھلا اہل سنت ائمہ کرام کی اقوال اور افعال سے کیا علاقہ اصول اونکے ابو الحسن اشعری کی اور فروع اونکے ابو حنیفہ کے تعجب ہے کہ ایسے جھوٹھون پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہے اگر مدعی طریقہ ائمہ ہو تو غاصبین خلافت سے بیزاری کرو کہ امام زین العابدین علیہ السلام دعاے روز جمعہ مین انسے بیزاری کرتے ہین دقدم عنقریب **قولہ** وہ امامیہ اور دوست اہلبیت ٹھہری **اقول** جب بقول ابن اثیر کے رائس مائہ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ کے امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہون پس اگر شیعہ نہ امامیہ ہون تو کیا ابو حنیفہ والے یا مالک والے یا شافعی والے امامیہ ہونگے فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا لشئی عجاب

وکل ما قال النحوی المرتاب فانہ فریۃ بلا ارتیاب فجزاہ رب الارباب عنا جزاء العادیات الکلاب

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

جاننا چاہیے کہ اس دعا سے چند فائدے حاصل ہوئے اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرنا اور ان پر درود بھیجنا اور انکے حق مین گمان نیک رکھنا دوسرے ان اصحاب کا سب سے افضل ہونا جو سب سے اول ایمان لائے اور اصحاب رسول کا خدا کی راہ مین ایذائین اور مصیبتین اٹھانا اور خدا کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا اور پیغمبر کے پیچھے انکی قریب رشتہ داروں کا انسے قرابت اور رشتہ چھوڑ دینا اور خدا کے دین مین داخل ہو کے لوگون کو دعوت اسلام کی کرنا تیسرے اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور انکی نشانیان اب ہر ایک امر کے نسبت ہم علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین (امر اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا) اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور انکو نیکی سے یاد کرنا در حقیقت پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا کے حکم کی اطاعت کرنا ہو اسلیے کہ خود حضرت نے انکے حق مین ایسا فرمایا ہے چنانچہ اوپر ہم عیون اخبار سے اس حدیث کو بیان کر چکے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحابون کو میرے لیے چھوڑ دو اور میری صحبت کی حق انکی حق مین رعایت کرو اور اسکی تائید مین اور احادیث اور اقوال نقل کرتے ہین اول حدیقہ سلطانیہ کی جلد سوم بحث نبوت مین جناب میرن صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ جب پیغمبر خدا صلعم کا وقت وفات قریب آیا تو حضرت نے منبر پر جا کر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سبھون نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ مین آپنے گوارا کیا اسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شما را نیز جزا خیر دہد کہ یہ روایت صفحہ ۲۲۸ حدیقہ سلطانیہ مین موجود ہے پس معلوم نہین کہ اسوقت جبکہ ہزارون اصحاب موجود تھے اور واسطے وداع پیغمبر خدا کے مسجد مین جمع ہوئے تھے حضرت کا انسے مخاطب ہو کر یہ فرمانا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے کس امر پر محمول کیا جاے اور کیونکر ایسے اصحاب کے حق مین گمان نیک نہ کیا جاے دوسری تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہے

ان رجلاً ممن یبغض آل محمد و اصحابہ او واحدا منهم یعذبہ الله عذاباً
لو قسم علی مثل ما خلق الله لاهلکهم اجمعین کہ اگر کوئی شخص دشمنی رکھے آل محمد سے اور اصحاب
محمد سے یا ایک سے بھی منجملہ انکے اسپر خدا ایسا عذاب کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر تو وہ سب کی ہلاک ہو جاوین
پس جسطرح پر آل محمد صلعم کی دشمنی حرام ہے اسی طرح پر اصحاب محمد کی عداوت حرام ہے تیسرے پیغمبر خدا
نے اپنے اصحاب کی سب و دشنام سے منع کیا ہے چنانچہ جامع اخبار مین کہ معتمد کتب شیعہ سے
ہے منقول ہے قال النبی من سبنی فاقتلوہ و من سب اصحابی فاجلدوہ کہ جو کوئی
مجھے برا کہے اسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحاب کو برا کہے اسکو دری لگاؤ چوتھے کتاب مفتاح الشریعت
اور مفتاح الحقیقت مین جسکو ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور قاضی نور اللہ شوستری وغیرہ
نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے منسوب کیا ہے لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے
اور بہتان اور افترا اس سے بھی بڑھکر ہے اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ
کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس انکے
حق مین اعتقاد نیک رکھنا ضروریات سے ہے انکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان
رہنا چاہیے اور انکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیئے کہ اس سے نفاق خفی دلمین پیدا ہوتا
ہے الحاصل باوجود اسکے کہ یہ روایتین خود شیعون کی کتابون مین موجود ہون اور پیغمبر خدا کا اور
آئمہ کرام کا دعاء خیر کرنا اصحاب کے حق مین ثابت ہوا اور پھر وہ اصحاب کے کفتے کو افضل
عبادت جانین اور لعنت کرینکو جو کہ خود انہین پر لوٹتی ہے عمدہ ترین طاعت جانین
اور جن پر امام زین العابدین علیہ السلام اور دیگر ائمہ کرام درود بھیجین انپر تبرا کرین اور
اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سوائے لعنت کے اپنی زبان پر دوسرا لفظ نہ لاوین اور بجائے لعنتہ کے اپنے فرقہ کا نام
امامیہ رکھین یقول المتمسک بولایة علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کوئی شخص اہل اسلام مین منکر اسکا نہین ہو سکتا کہ اصحاب سے لحاظ اسی کچھ لوگ منافق بھی تھے کہ اسلئے
آیتین قرآن مجید کی انہین کی شان مین ہین اور منکم من یرید الدنیا و تریدون

عرض الدنیا و تؤثرون الحیوۃ الدنیا و تسرون الیھم بالمودۃ و یؤذون
اللہ و رسولہ و مردوا علی النفاق و یخادعون اللہ و مثل ذلک سب و ہین کے
لیے ہیں اور شان نزول آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجرین و انصار ہی کے بارے میں آیات
نازل ہوئی اور یہ لوگ ظاہر ہیں مقربین اصحاب رسولؐ سے تھے کہ جنکی شان میں خدا لا تعلمھم
نحن نعلمھم و اذا رایتھم تعجبک اجسامھم و ان یقولوا تسمع لقولھم
فرماتا ہے اور امام نووی شرح صحیح مسلم میں انہیں کی شان میں کہتے ہیں انھم کانوا معدودین
فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیتہ او لطلب الدنیا یعنی یہ لوگ اصحاب رسول خداؐ میں شمار کیے جاتے تھے
اور آنحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بغرض حصول مال دنیا اور یہ اصحاب
اشرار ساتھ اصحاب اخیار کے ملے ہوئے تھے پس امام اور پیغمبر کا صلوات بھیجنا اور دعائے خیر کرنا
یا ان دونوں فریق کے لیے تھا تو عقل اسکو باور نہیں کرتی کہ پیغمبر اور امام کے نزدیک اصحاب النار
اور اصحاب الجنہ دونوں مساوی تھے اور مثل مشہور سب صاف بائیس پنسیری یہاں صادق تھی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون و لا یستوی اصحاب النار
و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون یا یہ صلوات اور دعائے خیر فقط اصحاب اشرار ہی کے لیے
مخصوص تھی اور یہ تبرا شق اول ہی اگر یہی تھا تو پھر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اور لعنھم اللہ
فی الدنیا و الاخرہ کی مصداق کون لوگ تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام غاصبین خلافت پر کیوں
لعنت کرتے تھے یا یہ کہ مصداق صلوات اور دعائے خیر اصحاب اخیار تھے اور مصداق لعن و
تبرا اشرار تھے تو یہی مذہب شیعوں کا ہے نہ یہ کہ کل صحابہ عدول تھے جیسا کہ مذہب اہل سنت ہے اور
کسی نے اہل تواریخ و سیر سے بھی نہیں لکھا کہ مدینہ میں کسی وقت کوئی ہیضہ یا وبا یا طاعون ایسا ہوا
تھا کہ منافقین دفعۃً فی النار ہو گئے تھے اور فقط عدول صحابہ رہ گئے تھے اور فساق و فجار صحابہ
سب مر گئے تھے اور کیونکر کوئی اسکا مدعی ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی یوم الخلاص جو مدینہ کو اہل نفاق
سے پاک کریگا وہ آیا نہیں و قدم حدیثہ الصحیح فی المجلد الاول اور اگر کہو کہ منافقین اور فساق و فجار سے

نہ تھا تو جناب رسول خدا نے تجہیز و تکفین جیش اسامہ پر بیعت کی تو نہیں عدول بیعت کی اور حدیث قرطاس میں نہیں عدول فی ان الرجل لیہجر کہا تھا اور دو حضرت کی نہیں عدول کو مثل لتوکیۓ بلفظ قوموا عنی دیتا را تھا الغرض عدول اور اخیار کہنا کل صحابہ کا محض لغویات اہل سنت سے ہی حضور والا کو چاہئی کہ پہلی اپنی ثلثہ کا اخیار میں ہونا ثابت کرتے پھر کچھ گفتگو کرتے تب ہم خود ہی اونکا عدم دعائی خیر ہونا مسلم کر لیتی اور اس ترنق اور بق بق سے جز تضیع اوقات کیا حاصل ہی اور آپ جہالت اور حماقت میں اگر آپ ہی گرفتار ہوتے تو ہم کہتے کہ نیچیریت اسکا باعث ہی مگر افسوس ہی کہ آپ کے موچی صاحب اور بساطی صاحب بھی یہی راہ چلتی ہین پھر اب ہم اپکی شکایت کیا کرین **قولہ** اس دعا مین چند فائدہ حاصل ہوی **اقول** مگر آپ کے ثلثہ کے لئی کوئی فائدہ نہین ہے **قولہ** اصحاب کے حق مین دعائی خیر کرنا **اقول** اخیار کے حق مین نہ اشرار کے حق مین **قولہ** جو سب سے پہلی ایمان لائی **اقول** پھر آپ کے ثلثہ کو کیا نہ وہ پہلی ایمان لائی نہ پیچھی ایمان لائی اس لئے کہ تصدیق جنانی جو شرط اعظم ایمان ہی ساتھہ افعال نفاقی کی جمع نہین ہوتی ہے **قولہ** خدا کی راہ مین **اقول** آپ کے ثلثہ نی نہ خدا کی راہ مین ایذائین اوٹھائین اور نہ گھر بار چھوڑا بلکہ جو کچھہ کیا طالب دنیا کے راہ مین کیا **قولہ** تابعین کی فضیلتین **اقول** ما رضینا بالشیاطین فکیف بذراریھم واتباعھم الضالین **قولہ** علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین **اقول** چاہئی علیحدہ علیحدہ بحث کیجی چاہئی ایک جگہہ بحث کیجے اگر مراد آپ کی کل صحابہ ہین تو بدلیل وحجت ادعائی محض بکار آمد نہین سکتا ہے اور آپکی تو کیا حقیقت ہی اپکی بڑی بڑی بگادریون سے بھی اقامت برہان اس کلیہ پر نہین ہو سکتی اور اگر مراد اپکی بعض صحابہ ہین فلا ینفعکم و لا یضرنا **قولہ** دعوالی اصحابی **اقول** سابق مین بالہ وما علیہ اس حدیث کا گزر چکا اور امام رضا علیہ السلام کی قول سی بدلیل حدیث اصحابی اصحابی قید ما بدلوا تبدیلا ہم اس مین لگا چکی دعوای دعای خیر کرنے پر دعوالی اصحابی سے دلیل لانا بجز بیمغزی کی کس امر پر محمول ہو اس لئی کہ دونوں مین کچھہ مناسبت نہین ہی بجز اسکی کہ دعا اور دعوا کا مادہ ایک ہی لیکن بن المعنی دو ہین کیونکہ دعوا کا ترجمہ تو دی چھوڑ دو فرماتی ہین چھوڑ دینے اور

دعائی خیر کرنے سے کیا واسطہ ہی کیا کور مغزی ہی کہ دعوای دیگر اور دلیل دیگر دعوی اور
دلیل مین کچہہ مناسبت ہی نہین ہی قولہ تائید مین اقول اصل ہی کیا لاجواب تائید سی ملیگا بجز تضییع
اوقات کے بیچ لغویات کے قولہ کس امر پہ محمول کیا جاوی اقول اسپر محمول کیا جاوی کہ جناب خیر کی
قابلیت نہین رکھتی مگر اصحاب خیر پس مورد دعای پیغمبر اس مجمع مین سی نہین ہین مگر وہی لوگ جو اصحاب خیر ہین
لیکن ابناء الشر یعنی منافقین اور مرتدین کو ہرگز کوئی صاحب عقل نہ کہیگا کہ مورد دعای پیغمبر ہین علاوہ
اسکے سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم و ان تستغفر لہم سبعین مرۃ الآیہ
کو کیون آپ بہولگئی الحاصل اول اثبات کیجیے کہ آپ کے ثلثہ مورد اسکے تھی اور ثانیاً یہ ثابت کیجیے کہ
یہ دعا بھی مقبول بارگاہ خدا ہوئی کیون نہین جائز ہی کہ یہ مرہ اولای ستین ہو قولہ اصحاب محمد سی یا
ایک بھی منجملہ اونکی اقول ہذا صحیح یرید من لم یغیر ولم یبدل کما افاد سیدنا و امامنا الرضا علیہ الاف التحیۃ
والثنا فی حدیث دعوالی اصحابی علاوہ اسکی کل اصحاب مین جناب امیر علیہ السلام بھی داخل ہین اور وے
حضرت ایک بھی ہین منجملہ اونکی اور عداوت اونکی باتفاق فریقین موجب نار ہی پس یہ خوشخبری
خدام حضرت نواب خورد محل صاحبہ بہادر جمیل جنگ کو اور چھوٹی جرنیل صاحب بہادر شفیق جنگ کو
دینا چاہیے قولہ سب و دشنام سی منع کیا ہی اقول اہتمام مین من سب اصحابی فقد کفر کو اس لیے
چھوڑ دیا ہی کہ عباس عم رسول اللہ نی جو حضرت عمر کو غش بنظر آلک فرمایا اور فحش گالی مان کی دی اور
حضرت عائشہ نی اقتلوا نعثلا لعن اللہ نعثلا سی حضرت عثمان کو یہودی ریش دراز بنایکے لعنت
اور اہل سنت معاویہ سی تا عہد عمر بن عبد العزیز منابر پر لعنت جناب امیر کی ان سبکا کفر بسبب سب کے
لازم آویگا اور حضرت عثمان بسبب سب و ضرب ابوذر و عمار اور ابن مسعود کی اکفر الکفرہ ہو جاوینگے
وقد مر اور ہمارا جواب عبارت متروکہ و موجودہ سی اسی قدر کافی ہی کہ سب و دشنام شیعون کی نزدیک
حرام ہی اور تقلیداً خدا و رسول منافقین کی حق مین دعا کرنا کہ خدا اونکو اپنی رحمت سی دور رکھے
جائز ہی اور جواب عموم شمل جواب حدیث سابق ہی قولہ معتمدین کتب شیعہ اقول کتاب جامع
الاخبار کو معتمدین سی کسی شخص نی ذوی العقول سی نہین کہا بجز اونکی معقول کی جمیع ذوی العقول غیر

ذوی العقول مین فرق نہین ہوتا قولہ بیری اصحاب کو برا کہی اوسکو دری لگاؤ اقول اور جو صحابہ
کو دری لگائی ... الائمہ سی اور جو لوگون سی مارے اوسکو کیا کرو یقین ہی کہ اوسکے حق مین بہی حکم قتل
کا ہوگا اور چونکہ سب عثمان نے کیا اسی سبب سی حضرت عائشہ حکم دیتی تہین کہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
قولہ کتاب مفتاح الشریعت اقول محض غلط ہی مصباح الشریعت کو مولانا مجلسی نے بحار الانوار
مین ہرگز ماخذ نہین بنایا ہی اور خود فرمایا ہی کہ ماہرین اسلوب کلام ائمہ کرام علیہ السلام
جانتی ہین کہ اس مین وہ چیزین ہین جو طرز کلام ائمہ کرام سی خارج ہین علاوہ برین ان کا ذب و غادر و
خائن کو کیا ہی صحیح المسلم جو جہوٹہ بولنی مین مشہور ہی کاش اس جہوٹہ پر بہی کچہ کام نکلتا کہ بالخصوص ثلثہ
کے لئے کوئی متمسک ملتا لیکن بجز عموم کے کچہ ہاتہ نہ لگا وما من عام الا وقد خص نے
بنا گہر بگاڑا اور یہ بہی کہنا ہمارا بر سبیل تنزل ہی ورنہ بعد اسکے معلوم ہوتا ہی کہ یہان الفاظ عموم ہرگز
نہین بلکہ بالخصوص ایسی صفات مذکور ہین کہ جس سی ثلثہ کو کچہ واسطہ نہین ہی قولہ اور بہتان
اور افترا اوس سی بہی بڑہکر ہی اقول اصل عبارت کتاب سی ان الفاظ کو جو آپ لکہتی ہین کچہ مناسبت
ہے نہین اور اس مقام مین ذکر اصحاب خیر کا ہے نہ اصحاب شر کا چنانچہ فرماتے ہین ؛

اعلموا ان اللہ تعالی اختار لنبیہ من اصحابہ طائفۃ اکرمہم باجل الکرامۃ

الخ یعنی جان تو کہ جناب باری نے منجملہ اصحاب سے ایک گروہ کو برگزیدہ کیا ہے بجلیہ تائید و نصرت
کہ وہ لوگ حق صحبت جناب رسولخدا پر مستقیم اور ثابت قدم رہی اور کسی حال بکروہ و مرغوب
مین اونکا ساتہہ نہین چہوڑا ایسے ایسونکی معتقد محبت رہنا چاہئے اور جو لوگ ایسی بزرگون پر تہمت
و افترا کرتے ہین اونکی صحبت سی حذر کرنا چاہئے الی آخر ما قال واضح ہو کہ عبارت اختار لنبیہ من
اصحابہ طائفۃ نص صریح ہی اس بات پر کہ توصیف کل صحابہ عموما نہین ہے بلکہ بدلالت من
تبعیضیہ مراد بالخصوص بعض صحابہ ہین کہ جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہی اور برگزیدہ ہونا ثلثہ کا جملہ
صحابہ سی اول بحث ہی اور استقامت اور ثبات قدم حضرات ثلثہ کا لڑائیون مین بہاگنے
سے واضح ہے اور امر مرغوب مین ساتہہ رہنا واسطے دست برد مال غنیمت کی اور نہ چلیا

چاہئے تھے ہوتا تھا الیکن امر مکروہ دین تو تو کٹ مر جاتے تھے او نسل بنو کو ہی پہاڑون پر ادب جلتی تھی
اور حبت ابل آل البیت جاتی رہی او تہمت واثر اکر نیوا سے مقبولین صحابہ پر خوارج و نواصب ہین کہ واسطے
چھپانی فضائل و اعمال ثلاثہ کے مقبولین کی برائیان ثابت کرتے ہین یہانتک کہ خلیفہ ثالث کی ظلم و
ستم کے چھپانے کے لیئے تمہارے حجی صاحب اور لبابالحی صاحب امثال ابی ذر و عمار و ابن مسعود
جنکی شان مین بالخصوص حدیثین نقل کرتے ہین اونکو شوریشت اور حرمت اور کج خلق اور بی ادب
کہتی ہین اور ایسی ناقابل جو کام قابل جوتیان کہانے کی کرتی تھی ٹھہراتی ہین بلکہ ائمہ کرام علیہ السلام پر بھی
تہمتین باندھتے ہین بلکہ انبیا تک کسی کو نہین چھوڑتے او تخطیۃ الانبیا لکھتے ہین کہ شیعون کو حاجت
تبترہ الانبیا پڑتی ہی اور لعیہ نہین کہ اب تخطیۃ الاعداء اللہ لکھین اور شیعون کو اونکے مقابلہ مین تنزیہ
الالہ لکھنا پڑیگا قولہ جو کہ خود اونہین پر لوٹتی ہی اقول جناب والا شیعون پر کس لیئے اسقدر
جھنجھلاتی ہین یہ بیچارے فقط ناقل قول تعمیل کنندہ حکم خدا و رسول ہین کہ جنکی حق مین ارشاد ہوا ہے
یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون ولعنهم الله فی الدنیا والاخرة وعلیهم لعنة
الله والملائکة والناس اجمعین اوسی کے حاکی اور عمل ہین شیعون کو فقط
تصدیق یلعنهم اللاعنون منظور نظر ہی اگر شیعہ بھی مثل اہل سنت کی لاعنون سی نہون تو قول خدا
یلعنهم اللاعنون غلط ہو جائی اور جو لعنت شیعہ کرتے ہین اوس پر احتمال لوٹنی کا کسی طرح نہین
ہو سکتا اس لیئے کہ یہ لعنت وہی لعنت ہی جو لعن الله من تخلف عن جیش اسامہ مین ہی کیون صاحب
لوٹنی والون جیش اسامہ سی جو لعنت لوٹی گی وہ کسپر جائیگی شیعہ بیچارے فقط حاکی ہین اصل اس لعنت
کا کہنیوالا کون ہی ذرا بات کو سمجھو جبکہ کیمئی ظاہر اسلام ظاہری سی بھی ہاتھ اوٹھا سکے بالکل یہود
اور نصاری کی شراکت آپکو منظور نظر ٹھری ہی کیونکہ نہو فان الکفر ملة واحدة اور اگر یہ لعنت لوٹتے
ہی تو آپ کی لعنت بھی آپ ہی پر لوٹیگی اور حضرت عائشہ کی لعنت نیج اقتلوا نعثلا قتل الله نعثلا
ولعن الله نعثلا اور حضرت عمر کی لعنت نیج اقتلو سعدا قتل الله سعدا کی کہیان قتل بمعنی لعن ہے
کما فی القاموس والنہایہ یہہ بھی لعنتین اونہین کی قائلین پر لوٹین گی اور بعد اونکی اونکی تابعین تک

بغض محبت ونکی یہونچ جائیگی اورحقیقت یہی کہ کل دنیا کی لعنتین حضرات ثلثہ پر لوٹتی ہین کہ بانی مبانی کل
الملاعن ہین المسلمین جو ہی تہی اور جتنی ظلم وستم موجب لعنت ہن سبکی بنا انہین کی ڈالی ہوئی ہی ولله در القائل ع
چہ کردی شمر ہم زید کردن ادست ـ طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ شیعہ بارہ سو برس سی ایسی مشتاق لعنت کر رہی ہین
کہ انکی تیر لعنت کی نشانہ مین ہرگز خطا نہین ہوئی بلکہ یہ تیر سہ پہلو ساتہ ثلثہ کے خارجیون اور نا
صبیون کے جگر مین ہی تا پر پیوست ہوتا ہی یک گز د و فاختہ تو مشہور ہی لیکن یہان یہ ایک گز سہ
فاختہ بلکہ ہزار فاختہ صادق آتا ہی چنانچہ جب سی آپ سنی ہوئی اسکا مزا آپ ہی چکہتی ہین آسے وہ لعنت
جو لوٹتی ہی وہ آپ الیسون کی لعنت ہی کیونکہ آپ نو آموز ہین بسبب اسکے کہ آپ کے گرو گھنٹالون
نے تو شیطان پر بہی لعنت مستحسن نہین جانی ہے آپ نی یہ نئی چال اور نئی خیال کہان سے
سیکہے شعر چہ ایمن طرز نو انداختہ یعنی چہ نو مست از پردہ برون تاختہ یعنی چہ ـ قولہ اور
جن پر امام زین العابدین علیہ السلام درود بہیجین اقول مثل مشہور ہی کا الکذب قد یصدق کبہی
کوئی ہانک ہی تو سچی او شاتی کذب وافترا آپکی رگ وپی ہین مثل اشربوا فی قلوبہم العجل کے ساری بہر گئے
دنیا مین کسی جاہل سی جاہل کے سامنے بہی کہئے کہ امام جن پر درود بہیجتے ہین اونکی پیروان اونپر لعنت
کرتے ہین تو کوئی باور نہ کریگا مگر جو آپ ہی کا الیسا سوفسطائی ہوگا الحاصل جن پر امام ایک درود بہیجتے
شیعہ اونپر تا قیامت لاکھون دفعہ درود بہیجتے ہین اور جن پر اونہون نے لاکہون مرتبہ عمداً
قنوت مین اللہم العن الجبت والطاغوت کہکر لعنت بہیجی تہی اونپر کبہی شیعہ بہی بیت الخلا مین لعنت
کرتے ہین اور اونکو بنام ونسب شریف اونکے خوب پہچانتے ہین مثل آپکی تو کہتی نہین پہرتی کہ وہ کون
ہین کہان سی آئی ہین قولہ اور بجائی لعنتہ کے اقول ہمنے آجتک یہی سنا تہا کہ لعنتی ملعونونکو کہتے
ہین نہ لاعنین کو اور ہمنی قول سابق مین بیان کیا کہ لعنت کرنیوالے خدا اور رسول ہین اور شیعہ فقط
ناقل اور حاکی اوسی لعنت کے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ چاہیے لاعنین کو لعنتی کہئے چاہئے
ملعونین کو لعنتی کہئے کوئی کسی کے منہہ مین لگام نہین دیتا اور اپنی دل سی نام رکہ لینے کا ہر
شخص کو اختیار ہی جیسی شیعون کا نام آپ نی لعنتہ رکہا اسلئی کہ لعنت کو جائز رکہتے ہین اور سطح

ممکن ہے کہ شیعہ اہلسنت کا نام حرامیہ رکھین کہ لعنت کو حرام جانتی ہین ولنعم ما قیل سے
بغض الولی علامۃ معروفۃ * کتبت علی جبہات اولاد الزنا
من لم یوال ولیہ بین الوریٰ * سیان عند اللہ صلے ام زنا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

امر دوم پیغمبر خدا کی یارون کا ایمان کی سبب سی مصیبت اور ایذا پانا اور جو سب سے اول ایمان
لائی اونکا اورون سے فضل اور بہتر ہونا اس دعا سی امام علیہ السلام کی پیغمبر خدا علیہ التحیہ
والثنا کی اصحاب کرام کی جو فضائل ثابت ہوتے ہین وہ یہ ہین انکا پیغمبر صاحب کی مددگاری مین
مصائب اور تکالیف کا پانا حضرت کی محبت مین اپنی بال بچون اور گھربار کو چھوڑنا اور اپنی وطن
سی ہجرت کرجانا اثبات نبوت مین اپنی باپ بیٹون عزیزون کو قتل کرنا پیغمبر خدا کی دعوت کو قبول
کرنا اور خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا ان فضائل کو امام نی اس تفصیل کی ساتھ بیان فرمایا ہی کہ کسی
شیعہ کو کیسا ہی متعصب کیون نہو اسکی تکذیب اور تاویل کی جرات باقی نہین رہی اس لئی کہ کتاب
صحیفہ کاملہ ایسی معتبر کتاب ہی کہ حضرات شیعہ اوسکو زبور آل محمد کہتی ہین اور اسکی لفظ لفظ اور حرف حرف کو
صحیح جانتی ہین اور جو کچھہ اسمین لکھا ہی اوسکی تصدیق کرتی ہین پس ان فضائل کو جو امام نی بیان کئی
دیکھہ دیکھہ کر گو دل مین جلتی ہون اور اپنی محدثین اور علما کو اسکی تصدیق و تصحیح پر برا بھلا کہتی ہون
لیکن کسیطرح پر اسکی تکذیب نہین کرسکتی باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا کہ ان فضائل کا
مصداق سوای صحابہ کی اور کسی کو گردانین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین گردانا (۲) یا کہ اسکو
تقیہ پر محمول فرماوین جیسا کہ اور احادیث ائمہ مین کیا ہی (۳) یا کہ ان فضائل کو اپنی مقبولین صحابہ
حق مین قبول کرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کو اس سی خارج سمجھین لیکن تینون طرحسی تاویل کا دروازہ بند ہی اور سوائے اسکی کہ موافق
ہماری مذہب کی ان فضائل کو تمام مہاجرین وانصار کی نسبت خصوصاً خلفائی ثلثہ کے حق مین تسلیم
کرین اور دوسرا چارہ نہین ہی چنانچہ ہم تینون تاویلون کا بطلان ثابت کرتے ہین امر اول +

صحیفہ میں ان فضائل کی اصحاب رسول نہیں جن سے کسی شیعہ نے دعوای نہیں کیا بلکہ ان فضائل کا
صحابہ کی شان میں وارد ہونیکو انکی علمانے قبول فرمایا ہے چنانچہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے بجواب جلد
چہارم تحفہ کے اسکو تسلیم فرمایا ہی وہ عبارت یہ ہے [illegible] اصحاب را مقدوح و مجروح می دانند
بسیار [illegible] عظام را بالجمیل بالقدر و ممدوح گفته اند و لائق اکرام میدانند و مستحق رحمت و رضوان
[illegible] صحیفہ کاملہ که قرۃ حدقہ اثنا عشریہ است و آل محمد گویند دعائیکہ حضرت سید الساجدین
علیہ السلام ماثور است شاہد عدل این دعوی است [illegible] امر دوم کہ امام نے یہ فضائل بوجہ تقیہ بیان
کئے ہیں اسکو بھی کسی عالم نے علمای شیعہ سے بیان نہیں کیا اور نہ یہہ کہ لفظ تقیہ کا اس موقع پر زبان پر
لائے اس لئے کہ یہ فضائل جو امام نے بیان کئے ہیں وہ کسی ناصبی اور خارجی اور دشمن اہلبیت اور دوست
صحابہ کے سوال کے جواب میں بیان نہیں فرمائے کہ احتمال تقیہ کا ہوتا اور حضرات شیعہ کہتے کہ امام
بخوف جان و آبرو سائل ناصبی کی ظلم سے بچنے کے لئے جھوٹی تعریف اصحاب کی کردی ہو اپنی جان بچالیتے بلکہ
یہ تعریف امام نے خدائے جلشانہ سے بوقت دعا کی ہے جس وقت سوای اونکی اور خدا کے دوسرا نہ ہوتا
تھا اور خلوت میں راز و نیاز کا دفتر پروردگار کے حضور میں کھولا جاتا تھا امام داعی ہوتی تھی اور خدا
مجیب ہوتا تھا ایسی حالت میں خیال کرنا چاہئے کہ اصحاب رسول کی عزت اور بزرگی امام کی دل میں کس قدر جمی
تھی کہ ایسی راز و نیاز کیوقت میں بھی اونکو نہ بھولے تھے اور جس طرح اپنی اور اپنی اہلبیت کے لیے
دعا کرتے تھے اور انبیا و رسل کی حق میں درخواست کرتے تھے اوسی طرح پر اصحاب رسول کی لئے دعا
فرمائی اور انپر صلوات اور رحمت کی استدعا کرتے تھے اگر کاش حضرت امام اللھم صل علی محمد و آل
محمد و اصحاب محمد لکھکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا اور دعا کیوقت اونکی محامد اور اوصاف کے
دفتر کھولنے کی ضرورت نہ تھی مگر قربان امام سجاد علیہ السلام کی محبت اور انصاف کی کہ اونہون
نے اتنی پر قناعت نہ کی اور اپنے خدا کے سامنے اپنے دادا کے یارونکے ایمان اور مصایب
اور تکالیف کی تفصیل بیان کرکے اونپر رحمت نازل کرنیکی لئے دعا کی اور نہ صرف دعا کی بلکہ مہاجرین
کی محنتون اور کوششون اور مصیبتون کا ذکر کرکے انکی شکر گذاری خدا سے چاہی اسواسطے حضرت نے

اس دعا میں فرمایا و اشکرھم علی ہجرھم کہ خداوندا مہاجرین کی جو ہجرت تیری واسطے کی اور اپنی گھربار کو تیری ہی چھوڑا اسکی شکرگذاری کریں کون شخص ہی کہ ان الفاظ اور فقرات کو دیکھکر امام کی محبت کا ساتھ صحابہ کی معتقد ہوگا اور کسکی زبان سے حرف عداوت کا باہم صحابہ اور اہلبیت کی نکلیگا لیکن آفرین ہی حضرات شیعہ کی ایمان اور محبت پر کہ اپنی آپکو ائمہ کہیں اور ائمہ کرام کے خلوص محبت کا دعوی کریں اور اپنی آپکو پیروا ماموں کا جانیں اور باین ہمہ صحابہ سے عداوت رکھیں اور جسقدر امام اونکی تعریف کریں اوس سی ہزار حصہ بڑھکر وی اونکی برائیاں بیان کریں اور اگر کسی سنی بیچاری کی زبان سی بہ تبعیت ائمہ کرام اللھم صل علی محمد و آل محمد کے بعد اصحاب محمد نکلجاوی تو غیظ میں آکر اسکو غصہ سی دیکھنی لگیں اور اتنی ہی بات پر اوسکو خارجی اور ناصبی کہنے لگیں سچ تو یہ ہی کہ جو اسور ابطال اسلام و ایمان کی پردہ میں محبت اہلبیت کی حضرات شیعہ نے کیے ہیں وہ دشمنوں سی بھی نہیں ہوی و لنعم ما قیل شعر الحمد لفضلہ نظر دوست کرد مشکل اگر دشمن بجائی کند ۔ باقی رہا امر سوم کہ ان فضایل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہیں جنکو علمای شیعہ اچھا جانتی ہیں اور اکثر مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ اس سی خارج ہیں سو اس کا دعوی سب علمائی شیعہ نے کیا ہی اور تاویل کو جواب ان فضائل کا تصور فرمایا ہی لیکن جب اس امر کو حضرات شیعہ نے تسلیم کر لیا کہ وہ فضیلتیں جو امام اس دعا میں بیان کی ہیں وہ اصحاب کرام کے شان میں ہیں تو مابہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اوس سے تمام مہاجرین و انصار ہیں یا نہیں بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائی ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم بھی اوسمیں داخل ہیں یا نہیں چنانچہ ہم دعوی کرتی ہیں کہ جو فضائل امام نی بیان کئی ہیں وہ تمام مہاجرین و انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر صادق ہیں اسلیئی کہ وہی لوگ وہ ہیں جنکی افعال اور اعمال اور سیرت اور چال وچلن سی ثابت ہوتا ہی کہ ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ و کانفوہ واسرعوا الی وفادتہ و فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ یعنی اونہوں نے سب طرح کی بلاؤں اور مصیبتوں کو پیغمبر صاحب کی اعانت میں گوارا کیا اور حضرت کی دعوت کو سب سے اول سنا

اور بال بچون آل اولاد گھر بار کو اسکے کلمہ کے ظاہر کرتے ہیں چھوڑا اور اس دعویکو بھی ہم ثابت کرتے ہین

یقول الممسك بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اس دعا کے فقرات جو مشتمل اوپر صفات حمیدہ اصحاب انبیا کے ہین بمفہوم مخالف یاد دہ ان اصحاب اشرار کے ہین کہ جو صاحب ان صفات کے نہ تھے بلکہ متصف اصفات ذمیمہ قبیحہ مثلاً جب البلاء الحسن فی نصرہ پڑھتے ہین تو مصداق اسکا جان نثاران جناب رسولخدا کو جنھون نے لڑائیون مین اپنی جان لڑا دی سمجھکر انپر صلوات بھیجتے ہین اور فوراً مفہوم مخالف ذہن مین تصور ان لوگون کا بھی آجاتا ہی جنھون نے جان لڑانیکی جگہ جان بچا کر آنحضرت کو تنہا چھوڑکر بھاگ کھڑے ہوے پس انکو مصداق فقد باء بغضب من اللہ سمجھکر انپر اور ہی قسم کی صلوات بھیجتے ہین پس ایسی دعا کو دیکھ دیکھکر شیعہ بہت خوش ہوتے ہین جلنے کے کیا معنی اور ایسی دعاؤن کی تصدیق و تصحیح کرنیوالون کو نہایت خیر و خوبی سے یاد کرتے ہین برا بھلا کہنے کے کیا معنی البتہ اہلسنت جب غاصبین خلافت پر دعاے لعنت دیکھتے ہونگے تو دلون مین تکذیب کرتے ہونگے لیکن بظاہر جز تصدیق کے کیا چارہ ہی کہ قول امام زین العابدین علیہ السلام کا ہی اب ہم آپ کو عمر ہی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ جب اہلسنت حدیث فدک اور حدیث قرطاس اور حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال اسکے کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر صحاح مین دیکھتے ہونگے اور بالخصوص حدحوض مین خوض کرتے ہونگے اور حدیث من صحابی من لا یرانی کو ساتھ سوال حضرت کے حضرت ام سلمہ سے کہ آیا مین بھی انھین سے ہون کما فی النھایۃ متصل کرتے ہونگے اور حدیث لا ادری ما تحدثون بعدی کہ جسکے مخاطب حضرت ابوبکر ہین ساتھ حدیث لا تدری ما احدثوا بعدك وانھم مازالوا مرتدین منذ فارقتھم کے ملاتے ہونگے اور حدیث لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ ساتھ تخلف ثلثہ کے پڑھتے ہونگے تو کیسا جلتے ہونگے اور جل بھنکر کباب ہوتے ہونگے اور انکے مصدقین اور مصححین کو کیا برا بھلا کہتے ہونگے مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم جسکا ایک ایک فقرہ قرآن سے بڑھکر ہی اسکی تکذیب نہین کرسکتے باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا یہ کہ ان فضائل بلکہ جلائل رذائل کا مصداق

سوا ہے اسکے کسی کو نہین (۳۲) آیا کہ اسکو اوپر محمول فرماوین (۳۳) پایا کہ ان فضائل
رذائل کو اپنے قبول ان صحابہ کے حق مین قبول نکرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء
ثلثہ کو اس سے خارج سمجھین نہ کرنا ان طرح کی تاویلونکا دروازہ بند ہوا اور سواے اسکے کہ موافق مذہب شیعہ کے
ان رذائل کو تمام منافقین مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفاے ثلثہ کے حق مین تسلیم کرین کہ اس ورت
منافقین مین اندر و مصر ہونا مین ہی بیچھے ہم جنسون تاویلونکا بطلان ثابت کرتے ہین آمر اول کہ مصداق ان رذائل کے
اصحاب رسول نہین مین اسکا تو کسی سنی نے دعوی کیا بلکہ ان احادیث کا صحابہ کی شان مین وارد ہونیکو انکی
علماے قبول کیا ہی چنانچہ ثناء اللہ کے بتصریح یغمرک ہونیکا علماء نے اقرار کیا ہی آور جناب معصوم کے دعویٰ کی تصدیق
نکرنا اور انکے دعویٰ کو رد کرنا و شہادت علی اور ام ایمن اور حسنین کو رد کرنا کل کتب کلامیہ اور اصولیہ
سنیہ مین موجود ہی جیسی شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور شرح مسلم الثبوت بہاری وغیرہ مین اور
عمر کا الیہجر کہنا شفاے قاضی عیاض مین اور اکثر منافقین مہاجرین و انصار کا کہنا القول ما قال عمر اور
بعض مومنین کا کہنا القول ما قال رسول اللہ لیکن یہ مومنین اتنے قلیل تھے کہ انکی کچھ نچل سکی بلکہ منافقین
مہاجرین و انصار بسبب کثرت کے غالب آئے اور قلم و دوات نلانے دیا اور خود باقرار مسلم و بخاری
ثابت ہی کہ جناب امیر و عباس شیخین ہی کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور خود حدیث من
اصحابی من لا یرانی اور حدیث اصحابی اصحابی بنص صریح دلالت کرتی ہی کہ وہ غیر اصحاب
نہ تھے اور ارتدادو منہ ما فارقتہم بدلالت منہ و قرینہ حدیث کا اور سے ما احدثوا بعدی
کہ من حیث اللفظ و المعنی مطابق انک لا تدری ما احدثوا بعدک کے ہو دلیل ہی اس پر
کہ حضرت ابوبکر و عمر اور امثال انکی مراد ہین آور صاحب ملل و نحل نے تصریح کی ہی کہ متخلف از جیش
اسامہ اصحاب کبار اہلسنت تھے جنکو یہ لوگ پہلے درجہ کا مجتہد جانتے ہین اور اقرار کرنا کل علمائے اہلسنت
کا کہ مصداق ان احادیث کے صحابہ ہین ہمارے دعوی پر شاہد عادل ہی اور مثل اسکے بہت احادیث
ہین جیسی - اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس اور حدیث لتتبعن سنن
من قبلکم شبرا بشبر و حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة اور حدیث انی لست

اخشی علیکم ان تشرکوا ولاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا اور حدیث انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ۔ کما فی البخاری وحدیث تکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی کما فی صحیح مسلم او رمخاطب او ر مصداق کل ان احادیث کی اکثر مہاجرین والانصار ہین اور اسیطرح کل آیات جو شان منافقین مین ہین باتفاق مفسرین انکی اکثر کل مہاجرین والانصار کو عموماً اور ثلثہ کو خصوصاً بچا سکتا ہو باقی رہا امر دوم کہ پیغمبر نے اور اونکے اصحاب نے شیعون سے ڈر کر یہ رذائل صحابہ از راہ توریہ بیان کیے ہون اسکو بھی کسی عالم نے علمائے اہلسنت سے بیان نہین کیا اور توریہ بھی قسمی از تقیہ ہے اور جو قباحت تقیہ مین بقیاس نفاقی ہوتی ہے وہی توریہ مین بھی ہے پس اگر خود پیغمبر اور اونکے اصحاب مین بقیاس البعض نفاق پایا جاتا تو وہی مثل صادق آئے کہ معاذ اللہ چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی اباقی رہا امر سیوم یعنی ان رذائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علمائے اہلسنت برا جانتے ہین اور انکا اہل ردہ نام رکھتے ہین یعنی امثال قوم مالک نویرہ اور اکثر مہاجرین والانصار خصوصاً خلفائے ثلثہ اس سے خارج ہین تو اسکا دعوی کل علمائے اہلسنت نے کیا ہی لیکن جب اس امر کو علمائے اہلسنت نے تسلیم کر لیا کہ وہی رذائل جو رسول خدا نے اور انکے صحابہ نے ان احادیث مین بیان کیے ہین اصحاب کرام کی شان مین ہین تو عدالت کل صحابہ باطل ہو گئے اب مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرت کے اسی قدر رہگیا ہی کہ مراد اس سے اکثر مہاجرین والانصار ہین یا نہین بلکہ محض تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم بھی اسمین داخل ہین یا نہین چنانچہ ہم دعوے کرتے ہین کہ جو رذائل ان احادیث مین مذکور ہین وہ اکثر مہاجرین والانصار پر خصوصاً خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر صادق ہین اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہین کہ جنکے افعال اور اعمال شقاقی و نفاقی اور سیرت خبث سریرت اور چال وچلن سے ساتھ رسول زمن کے ثابت ہوتا ہی کہ انھون نے کسی طرح کی ایذاؤن اور مصیبتون کو اپنے اور پیغمبر صاحب کی اعانت مین گورا نہ کیا اور وقت مصیبت کے اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور اس دعوے کو ہم بار ہا ثابت کر چکے اور پھر بھی ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے قولہ اصحاب کرام کے جو فضائل ثابت ہوتے ہین اقول

نہ اصحاب ائمہ کے فضائل قولہ پیغمبر صاحب کی مددگاری ہیں اقول اگر مراد مددگار ہیسے شریک
جہاد ہونا ہے تو آپکے ثلثہ کو بھاگنے میں تو تکلیف بیشک ہوتی تھی لیکن بھاگنے والے جانبازی اور
جان نثاری تکلیفیں نہیں اٹھاتے اور قابل مدح اصحابی ہیں نہ اقول علاوہ اسکے جہاد مقبول وہ ہے
جو للہ فی اللہ ہو نہ وہ جہاد کہ جسکی شان میں امام نووی فرماتے ہیں کہ مجاہدون اما حمیۃ او لطلب
الدنیا اور آپکے ثلثہ نے تو بجز بھاگنے کے کبھی جہاد ہی نہیں کیا اور اگر کہیں لڑے ہوں کسی جھوٹی سی
تاریخ سے بھی نشان دیجئے اور بفرض غیر واقع اگر جہاد کرتے بھی تو چونکہ منافق تھے پس جہاد انکی اما حمیۃ
او لطلب الدنیا ہوتی لیکن حمیت اور غیرت تو انمیں چھو نہیں گئی تھی ورنہ موٹی ڈبر کیوں ہوتے
ہاں لطلب الدنیا مسلم ہو سکتا ہے قولہ اپنے بال بچوں اور گھر بار کو چھوڑا اقول کسی مورخ نے نہیں
لکھا کہ آپکے ثلثہ نے جورو لڑکے چھوڑ دیئے تھے باقی گھر بار چھوڑنا تو بخوف کہنہ لغال ابن ربیعہ
تھا اور واسطے طلب جیفہ دنیا کے تھا فمن کان ہجرتہ للدنیا یصیبھا الخ کما مر من صحیح البخاری قولہ باپ
بیٹوں عزیزوں کو قتل کرنا اقول آپکے ثلثہ نے نہ اپنے باپوں کو نہ بیٹوں کو نہ عزیزوں کو بلکہ ایک
مکھی کو بھی نہ مارا قولہ دعوت کو قبول کرنا اقول آپکے ثلثہ نے کبھی دعوت حقیقی قبول نہ کی اور دعوت
ظاہری بطمع دنیا مثل دیگر منافقین قبول کی قولہ خلق کو خدا کیطرف جمع کر دینا اقول ثلاثہ نے خدا کیطرف
جمع نہیں کر دیا بلکہ بھاگ بھاگ کے رسول خدا پر کفار کو البتہ جمع کر دیا قولہ ان فضائل کو امام نے بتفصیل کے
ساتھ میں بیان کیا ہے اقول ترجمہ دعا میں ہم ثابت کر چکے کہ مصداق ان فضائل کے آپکے ثلثہ نہیں ہیں پا
ان فضائل کو سنکے آپکے منھ میں کیوں پانی بھر آتا ہے آپکے ثلاثہ تو مصداق اُن فضائل کے ہیں
جو دعائے روز جمعہ اور دعائے صنمی قریش میں مذکور ہیں قولہ حرف حرف صحیح جانتے ہیں اقول اسلیے
کہ حرف حرف اور نقطہ لفظ اسکا ثلثہ کو خارج اور زمرۂ غاصبین خلافت میں داخل کرتا ہے کہ
جن پر تبرا بالتصریح مذکور ہے قولہ دلمیں جلتے ہوں اقول محض غلط ہے اس دعا کو پڑھنے میں
ہاں سنیوں کے دلو میں شعلہ نار جہنم کے بھڑکتے ہیں کہ ہائے کیونکر ثلثہ کو مصداق اسکا ٹھہرا دین کیا
کیا ہاتھ پاؤں پٹکتے ہیں مگر کچھ نہیں بن پڑتی شیعہ ایک ایک لفظ دعا سے ثلثہ کو دودھ کی سی مکھی

ثقلین کیطرف پھیرنا ہین جیسا کہ ترجمہ بھی دعا مین آپنے نے قدرت خدا کو ملاحظہ فرمایا قولہ تصحیح پر برا بھلا
کہتے ہوا قول ثلثہ کو کہ اصحاب آل صفات مذکورہ فی الدعا کے نہین ہین اور بھلا تصدیق و
تصحیح کرنیوالے کیا کہتے ہین شواہد اسکی تکذیب نہین کر سکتے اقول تکذیب کی کیا حاجت ہی کہ صفات
مذکورہ قیود و شروط ہین کہ ثلثہ کو ایک قسم کی صلواۃ سے خارج کرکے دوسری قسم کی صلواتون کا
مستحق کرتے ہین قولہ تاویل اسکی تین صورتین ہین اقول تاویل اسکو کہتے ہین کہ معنی خلاف ظاہر
مراد لیے جائین ہم حیران ہین کہ یہان تو صاف صاف موجود ہی کہ صلوات اوپر آن اصحاب کے جو صاحب
ایسے ایسے صفات کے ہین اور جو لوگ کہ متصف بضد ان صفات کے ہین آن پر ضد
صلوات ہو ان معنون کو جو کہ نہایت ظہور ہین کالنور علی شاہق الطور ہین حضرت مخاطب لاشعور
تاویل کیونکر ارشاد فرماتے ہین اور اسکو تاویل نہین کہتے ہین کہ جو لوگ صاحب ان صفات کے
نہین ہین آپ زبردستی صلوات ٹھہراتے ہین اور یہ حصر جو تین مین کیا ہی اسپر کیا دلیل ہی مگر اصحاب
ثلثہ والے جب ٹٹولتے ہین تو انکو تین ہی ہاتھ لگتے ہین احتمال لغو لگانا اور پھر اسکا بھی اقرار کرنا
نتیجہ نکلے قائل نہین آپ ہی کی ایسی جہالت شعارون کا کام ہی قولہ یا کہ ان فضائل کا مصداق
سوا اصحابہ کے اقول کسقدر یہ شخص لغوگو اور جاہل ہی کہ احتمال کے بھی معنی نہین سمجھتا سلب الشئی
عن نفسہ کا نام احتمال رکھتا ہی اس لیے کہ مبحوث عنہ فضائل صحابہ ہین پس فضائل صحابہ سے فضائل
صحابہ کی نفی کرنا عین سلب الشئی عن نفسہ ہی اصل کلام اسمین ہی کہ آیا یہ فضائل کل صحابہ کے ہین یا بعض
صحابہ کے آپ مدعی اسکے ہین کہ یہ فضائل کل صحابہ کے ہین بدین طمع کہ کل مین ثلثہ بھی آپکے آجاوینگے ہم کہتے
ہین کہ لانسلم کہ کل صحابہ متصف باین صفات ہین بلکہ بعض ہی ایسے ہین پس وہی بعض مورد صلوات
ہین حضرت مخاطب پر لازم ہی کہ اقامت برہان کرین اسپر کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ اسی کو ثابت
کرین کہ ثلثہ بھی مراد ہین وانی لہ ذلک قولہ جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین اقول سابق
مین بکمال توضیح بیان ہوا کہ نجوم ہدایت نہ غیر صحابہ نہ کل صحابہ ہین بلکہ اکملین صحابہ ہین کہ وہی
صحابہ حقیقی ہین یعنی اصحاب العصمۃ علیہم السلام نہ اصحاب جائز الخطا اور نہ اصحاب ظاہری

کہ جن میں منافقین اور مرتدین اور فاسقین و فاجرین سب داخل ہیں اور صحابہ حقیقی کو زمرۂ
اصحاب شرعی و عرفی سے خارج کرنا حماقت حمقاء ہی اور حدیث نجوم کو صحابہ حقیقی پر محمول کرنیمیں فقط
شیعہ تصور وار نہیں ہیں بلکہ آپکے بڑے بڑے گرگ شغال بھی اسمیں شریک ہیں مثل شیخ احمد بن الفضل
اور ملک العلماء دولت آبادی کے جیسا کہ گذر چکا قولہ تقیہ پر محمول فرماوین اقول جبکہ آپ خود مقر
ہیں کہ کسی شیعہ نے تقیہ پر اسمقام میں نہیں محمول کیا ہی تو حضور والا پھر کیون یہ جھک مارتے ہیں
قولہ یا کہ ان نصائح کو اپنے تبوبن پر قول تنی ٹھوکرین کھا کر آخراب سیدھی بات دہن شریف
سے نکلی ہی اسی کو پہلے کہا ہوتا جب ہر ہر مزبلہ پر پھرنے سے پیٹ بھر لیا تب ٹھکانے پر آئی
اب کیا تمھارے منھ میں سمائیگا اور کیا نکلیگا اس جھک مارنے اور گوہ کھانے سے کیا ملا ہم بیشک
ان فقرات کو مقبولین صحابہ کے حق میں سمجھتے ہیں مردودین صحابہ کسی طرح اس میں داخل نہیں
ہوسکتی قولہ دوسرا چارہ نہیں ہی اقول استغفر اللہ دروازے آپکے منھ پر بند ہیں باعتبار
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ کی یہ تو دنیا میں ہی اور آخرت میں بھی
انشاء اللہ فی عمد ممددۃ ہو جیے گا تب ان دعاوی باطلہ کا حال جو بلا حجت وہان واسطے
تضلیل عوام کی کرتے ہیں کھل جائیگا قولہ تمام مہاجرین و انصار اقول ابھی تو کل صحاب کا
دعوے تھا اب کل مہاجرین و انصار کا دعوے ہوا اور بعد اسکے اکثر مہاجرین و انصار کہیے گا
اور بعد اسکے قید سابقین اولین لگائی جائیگی کیا آپ گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہیں حضور والا
تمام مہاجرین و انصار میں سے تو وہ لوگ بھی تھے جنکے خدا اور رسولؐ نہایت درجہ عالی لی اللہ جی
فرماتے ہیں چنانچہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی۔ تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ
الایہ اور بھی فرمایا۔ اذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما
اور فرمایا۔ ومنھم من یلمزک فی الصدقات اور بھی فرمایا یا ایھا الذین امنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
اور بھی فرمایا ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی اور بھی فرمایا ولیتم مدبرین

اور بھی فرمایا تسرون الیھم بالمودۃ اور افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اور بھی فرمایا واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون ومن اھل المدینۃ مردوا علی
النفاق ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام اور بھی فرمایا ہے
یحلفون لکم لترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین اور پھر فرماتا ہے
ویحلفون باللہ انہ لمنکم وما ھم منکم ولکنھم قوم یفرقون اور بھی فرماتا ہے اذا رایتھم
تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم کانھم خشب مسندۃ کہانتک آیتین
لکھی جاوین آپ تو مدعی اسکے ہین کہ لفظ لفظ کلام اللہ کا ہماری زبان پر ہے مگر شاید یہ الفاظ کلام اللہ
کے نہین بلکہ شیعون کی جمائے ہوئے فقرہ ہین کہ حضرت عثمان کے جلانے سے بھی نہ جلے اور بچ گئے
یا یہ الفاظ غیر صحابہ اور غیر مہاجرین و انصار کی شان مین ہین تو وہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے
تھے کوئی حضرات اہلسنت سے انکے نام اور نشان اور حالات پوچھے شاید یہ لوگ ہند و سندھ و
روم و فارس کی ہون کہ اپنے گھرون سے بیٹھے ہوئے خدا و رسول کو ایذا دیتے ہونگے اور خدا بھی
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرہ سے انھین کے گھر وا.. بتحفہ لعنت بھیجتا ہوگا خدا کی تعریفون کا نمونہ
تو آپ نے سنا اب کچھ رسول کی بھی تعریفون کا نمونہ سن لیجیے جمع بین الصحیحین مین ہے قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا
جحر ضب لاتبعتموھم قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن
یعنی فرمایا جناب رسولخدا نے مخاطب باصحاب ہوکر کہ ہر آئینہ چلوگے تم انھین راہون پر کہ جن پر
اگلے لوگ چلے ہین شبر بشبر و ذراع بذراع - تا اینکہ اگر وہ داخل ہوئے ہونگے سوراخ
سوسمار مین تو تم بھی متابعت انکی کروگے راوی کہتا ہے کہ ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مراد
اگلون سے یہود و نصاری ہین فرمایا پھر اور کون ہین اور مثل اسکے کشاف وغیرہ مین بھی ہے کہ
فرمایا آنحضرت نے انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقتھم حذو النعل
بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا یعنی تم شبیہ امم ہو

بہ بنی اسرائیل بعینہٖ کی چال چلوگے قدم بقدم سوائے اسکے کہ مین نہین جانتا کہ گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہین مین کہتا ہون کہ جسطرح سے حضرت ہارون سے منحرف ہوکر لوگون نے گوسالہ پرستی اختیار کی تھی اُسی طرح سے یہان بھی لوگون نے صاحب منزلت ہارونی سے منحرف ہوکر گاو کہن سالہ پرستی باغوائے سامری اس امت کے کی اور پھر جمع بین الصحیحین مین ہی قال النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف تکون کما امرنا رسول اللہ فقال صلے اللہ علیہ و سلم کلا بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثمّ تتباغضون وفی روایۃ ثم تنطلقون الی مساکین المهاجرین فتحملون بعضھم علی رقاب بعض وفی روایۃ ابن المغازلی ترجعون بعدی کفارا یضرب رقاب بعضکم بعض۔ یعنی فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جسوقت مفتوح ہونگے تمپر خزائن فارس و روم تم کیسے ہوگے پس عبد الرحمن بن عوف نے کہ از جملہ عشرہ مبشرہ ہی عرض کی کہ ہونگے ہم اُسی طرح پر کہ جسطرح پر رسولؐ خدا نے حکم کیا ہی پس فرمایا حضرت نے بلکہ تم رغبت دنیا کروگے اور آپس مین حسد کروگے اور آپس مین ایک دوسرے سے پیٹھ پھیروگے اور آپس مین بغض کروگے اور جاؤگے طرف مسکینان مہاجرین کے پس بعض کو بعض کے گردنونپر سوار کروگے اور روایت ابن مغازلی مین ہی کہ پھر جاؤگے بعد میرے اور ہوجاوگے کفار سے اور بعض بعض کی گردن ماریگا کیونکہ حضرت یہ لوگ اصحاب رسولؐ خدا مین سے ہین یا نہین مخاطب اس حدیث مین تو وہ بزرگ ہین کہ جنکو آپ عشرہ مبشرہ مین سے سمجھتے ہین اور ہم تو جانتے ہین کہ یہ سب اوصاف بلا اشتباہ حضرات خلافت پناہ ثانی و ثالث مین تھے اسواسطے کہ بقول اہلسنت یہ سب فتوح فارس و روم انھین حضرات کیوقت مین واقع ہوئی تھی اور مشکوٰۃ مین حذیفہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے یکون بعدی امۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فے جسمان انس قال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ

کیف اذا ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع

یعنی ہونگی بعد میرے ایک گروہ کہ نہین مقتدی ہونگے ساتھ ہدایت میری کے اور نہ چلینگے اوپر طریقے میرے

اور اُن مین کچھ لوگ ہونگے کہ دل اُنکے دل شیاطین کے ہونگے صورت انسان میں پس عرض کی حذیفہ

نے کہ یا رسول اللہ مین اُنکے زمانہ کو پہونچون تو کیا کرون حضرت نے فرمایا سُن اور اطاعت امیر کر اگرچہ تجھے مارین

اور تیرا مال چھین لین اور مثل اسکے صحیح مسلم مین بھی ہی لیکن بجاے ائمۃ ائمۃ ہی اب فرمائیے کہ مخاطب اس حدیث

اصحاب ہین یا غیر اصحاب مہاجر و انصار ہین یا غیر انکی کن لوگون سے حضرت نے فرمایا کہ تم طریقہ بنی اسرائیل پر

چلوگے اور معلوم نہین کہ گوسالہ پرستی کروگے یا اگلا وُکھن سالہ پرستی کروگے اور کن لوگون کو فرمایا کہ

تمھارے واسطے خزائن فارس و روم مفتوح ہونگے یہ خزانے سواے مہاجر و انصار کے کسنے پائے

اور حذیفہ کو کسکی اطاعت کا حکم حضرت نے دیا آیا بعد ثلثہ کے بھی حذیفہ زندہ رہے تواریخ کو دیکھیے تو

معلوم ہو کہ حذیفہ کسکے کسکے زمانہ کے ائمۃ النار سے مدرک ہوے اگر ان احادیث کو خلفاے بنی امیہ پر

محمول کیجیے گا تو حذیفہ اُنکی زمانہ مین کب باقی رہے اور آنحضرت نے تحاسدون وتباغضون

کسکی طرف خطاب کیا غائبین کیطرف یا حاضرین کیطرف بلکہ این معاز لی نے بعض اصحاب رسولخدا

کا تو کفر ہی ثابت کر دیا ہم نہین سمجھتے کہ آپ نے کیا مذہب اختیار کیا کہ نہ آیات قرآن کی تصدیق کرتے

ہین نہ اپنے صحاح ستہ کو مانتے ہین یا تو بہ تبعیت محرق القرآن اُن آیات کو مٹا دیجیے یا صحاح ستہ کو

ردی بنا کر صحافون کے ہاتھ بیچ ڈالیے اور اگر ان دونون کی تصدیق کیجیے تو اپنے عتیق اور اُنکے

شفیق اور شعیق اور طلیق کی شان مین وہی کہیے جو شیعہ کہتے ہین **قولہ** اُنکے علمانے قبول فرمایا ہی

اقول کوئی بات آپکی تلبیس ابلیسی سے خالی نہین ہوتی ہرگز علماے شیعہ نے کل اصحاب کے فضائل

کو قبول نہین فرمایا بلکہ بعض اصحاب کے جوہر ہین وگوہر شناس ہین سچے موتیون کو چن لیتے ہین

اور جھوٹے موتیون کو مزبلہ پر پھینک دیتے ہین **قولہ** صاحب تزہ اثنا عشریہ نے **اقول** صاحب تزہ

اعلی اللہ مقامہ نے اُنھین اصحاب کے فضائل کو تسلیم کیا ہی جو قابل تحسین آفرین ہین نہ وہ صحاب

کہ جو لائق تہجین و نفرین ہین تعجب ہی آپ سے کہ عبارت کو بھی اُنکی نقل کرتے ہین اور الفاظ کو نہین

دیکھتے وہ خود فرماتے ہین جمیع اصحاب مقدوح و مجروح نہین ہین یہ فقرہ باعتبار اسکے کہ کل لیس بکل
سو رسالبہ جزئیہ ہے صاف دال ہے اسپر کہ بعض صحابہ مقدوح و مجروح ہین معلوم نہین کہ کیا سمجھکر اسکو آپنے
اپنے دعوے پر دلیل گردانا ہے کچھ بھی سمجھکر بات کیا کیجیے مجنونون کیطرح بیہودہ گوئی کیون اختیار کی ہے
قولہ براہ تقیہ بیان کیے ہین اسکو بھی عالم نے علماے شیعہ سے بیان نہین کیا **اقول** پھر آپ بہت
جھک مارتے ہین جو اُسکی نفی مین زق زق و بق بق کرتے ہین **قولہ** پس خیال کرنا چاہیے کہ اصحاب رسول کی عزت
اقول عزت اور بزرگی اُنھین اصحاب کے لیے ہے جو مقبولین ہین اور حضرت نے اُنھین کے اوصاف اس دعا
مین بیان فرمائے ہین اور مردودین اصحاب وہ ہین جن پر خدا اور رسول خدا اور ائمہ ہدا لعنت کرتے رہے چنانچہ
انھین امام نے غاصبین خلافت پر دعاے روز جمعہ مین کیسی لعنت کی پس ممکن نہین ہے کہ ممدوحین
و مرحومین عین مذمومین و ملعونین ہون **قولہ** کہکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا **اقول** ہان بظاہر آپکو
گنجائش کلام ہوتی ہر چند حقیقت مین وہی اصحاب مراد ہوتے جو صاحبان صفات کے تھے مگر
قربان امام علیہ السلام کے حزم و احتیاط کی اُنھون نے حمقا کے منھ توڑنے کے لیے اتنے پر قناعت نکی بلکہ اپنے
خدا اور خلائق کے سامنے اپنے دادا کے یارون کے ایمان اور بے ایمانی کی تفصیل بیان کردی اور
فرمایا کہ جو اصحاب با ایمان صاحبان صفات کے تھے اُن پر صلوات اور اس سے بمفہوم مخالف
ظاہر اور عیان ہوگیا کہ جو بے ایمان ان صفات سے معّریٰ تھے وہ قابل اُنھین صلواتونکے تھے جو دعاے
روز جمعہ مین ذکر فرمایا **قولہ** اور اپنے گھربار کو تیرے پیچھے چھوڑا **اقول** اگر دیدۂ بصیرت ہوتو اسی
فقرے سے صاف آشکارا کالشمس فی رابعة النہار ہے کہ مطلق ہجرت کا ذکر نہین فرمایا بلکہ ہجرت مقید بہ لفظ
لک و فیک ہے پس جو اصحاب کہ ہجرت اُنکی للہ فی اللہ نہین ہے وہ صاحب اس دعا سے خارج ہین پھر
مطلق اصحاب کے لیے جو آپ شور و غل مچاتے ہین اور رقص جملی دکھاتے ہین یہ کسلیے اس فقرہ سے
ظاہر ہے کہ کچھ اصحاب ایسے بھی ہین کہ جنکی ہجرت للہ و فی اللہ نہین ہوئی ورنہ کلام معصوم کہ ملوک
الکلام ہے لغو ہو جائے اور قید لک و فیک کا کچھ مفاد نہ ہوئے **قولہ** اور جسقدر امام اُنکی تعریف کرتے ہین
اقول جن صحابہ کے امام نے تعریف کی ہے اُنکی شیعہ بھی تعریف کرتے ہین اور اسی دعا کو جس مین

آپ نے بحث بیہودہ میں کی جو اپنا دور کر دائے ہین اور جو اصحاب کو بُرے ہین اُنسے ہر حصہ بلکہ اُنکے
حصہ بڑھکر تبرے کرتے ہین اور اُنکی دشمنی کو عین محبت ائمہ ہدی کی جانتے ہین اور جانا کرینگے **قولہ** اگر کسی
سنی بیچارے کی زبان سے یہ تعبیت ائمہ کرام **اقول** جب سنیون کے پیران اولی الاذناب تبعیت ائمہ کرام
نہ کی تو اُنکے اذناب ذوی الالباب کب تعجب کرینگے باوجود رونق افروزی جناب جعفر بن محمد صلوات اللہ
علیہ وعلی آبائہ الطاہرین حضرات اہل سنت پیچھے پیچھے ابو حنیفہ کوفی کے پھر لیے اور امام کی تبعیت نہ کی
قولہ خارجی اور ناصبی کہتے ہین **اقول** چونکہ مخالفین ناہنجار بجز منافقین نابکار بدکردار کے لفظ اصحاب سے
کسی کو مراد نہین لیتے اسلیے شیعہ اُنکو ناصبی وخارجی کہتے ہین اور اگر امثال سلمان وابوذر کو مراد لیتے تو
اُنکو دوستان عترت اطہار سے سمجھکر ہرگز غصے مین نہ آتے **قولہ** سچ تو یہ ہے **اقول** سچ تو یہ ہی کہ جو اسور
ہتک اسلام وابطال طریقہ دین وایمان کی خلافت کے پردے مین یار غار غدار اور اسکے صاحبین مکار
بدکردار نے کیے ہین وہ دشمنون سے بھی نہین ہوے چنانچہ حدیث صحیح مسلم یکون بعدی الائمۃ لایہتدون
بہدای ولا یستنون بسنتی اُسپر گواہ ہی وقدر منافقین ظاہر مین مہتدین متسنین باطن مین مخرب دین وقد
قلبوا لک الامور وجاؤا بالزور ولنعم ماقیل **بیت** انچہ بفیضی نظر دوست کرد بمشکل اگر دشمن جانی
کند **قولہ** بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا **اقول** مثل مشہور ہی کہ شیطان جان نہین مارتا بلکہ حیران
کرتا ہی کیسے کیسے کس کس بیابان مین حیران پھرے اور کہان کہان کی خاک اپنے سر پر ڈالی اب اصل مطلب پر
آئے **قولہ** ہم دعوی کرتے ہین **اقول** بارہ سو برس سے آجتک بڑے بڑے خارجی وناصبی گذرے کہ اُن
دعوی کا اثبات اُنسے نہو سکا آپکی کیا حقیقت ہی کہ ثابت کیجیے دعوی تو بڑے زور وشور سے کرتے ہین
مگر آخر کو دم لگاتے ہین اور دم چراتے ہین **قولہ** اسی لیے **اقول** یہ دلیل عین دعوی ہی ہرچند ہم
غور کرتے ہین مگر سوائے مصادرہ علی المطلوب کے کوئی اسلوب نظر نہین آتا دعوی تو یہ ہی کہ تمام
مہاجرین وانصار عموماً وخلفائے ثلثہ خصوصاً مصداق اس دعا کے ہین اور دلیل یہ ہی کہ فقرات اس دعا کے
تمام مہاجرین وانصار پر عموماً وخلفائے ثلثہ پر خصوصاً صادق ہین ہان یاد واس تخبط کو ذرا نظر
انصاف دیکھو کہ جو شخص قائل نہین ہی کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ اس دعا کا ثلاثہ پر صادق آتا ہی

کیونکہ قایل ہوگا کہ تمام مہاجرین انصار پر کل فقرات اسکے صادق آتے ہین ہر بات لغو اور بیجا ہی
نہ صغری ہی نہ کبری ہی نہ نتیجہ ہی ہان سراپا شکل بیجا ہی مگر نہ دل ہی نہ کلیجہ ہی نہ دماغ ہی نہ بیجا ہی سن شریف
چھٹی کو نقش نازم باین ریش فش قولہ اور چال وچلن سے ثابت ہوتا ہی اقول ہم ترجمہ دعا مین
مستند بہ لغات کر کے بخوبی ثابت کر چکے کہ چال وچلن ثلثہ کا ہرگز مطابق ان فقرات کے نہین ہی
اور وہ ایسے بدچلن ہین کہ مستحق اس صلوات کے تو نہین ہین لیکن مستحق اور طرح کی صلواتو نکے ہین
جسکو امام علیہ السلام نے دعاے روز جمعہ مین غاصبین خلافت پر بھیجا ہی قولہ اس دعوی کو بھی ہم ثابت
کرتے ہین اقول جو دلیل تھی وہ پھر دعوی ٹھہرا بارے پہلا دعوی کیا خاک ثابت کیا جو دوسرے کو پکڑا
اب اسکو بھی چھوڑ کر عنقریب تیسرے کو پکڑیے گا اور جب اس سے بھی پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا تو کہیے گا کہ ہم آگے چلکر
ثابت کر دینگے بھاگیے کہانتک بھاگیے گا اور مثل مادہ افلح کے مادہ بز کو بھی کیطرح اڑ چکیے گا ہم تمھارا
پیچھا نہ چھوڑینگے راہ آمد وشد نفس تمھاری بند کرنے کی ہر منفذ پر میخ آہنی دھر دینگے

قال المخاطب المقام ھذا الا اللہ سبل السلام

جب پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا نے مکہ معظمہ مین دعوی نبوت کا کیا اور لوگون کو بحکم پروردگار اسلام
کی خوبیون سے آگاہ کیا تو آہستہ آہستہ لوگون نے اسلام قبول کیا اور کفار قریش نے ان لوگون کو
جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا یہانتک کہ برادری اور قرابت ان سے
چھوڑ دی اور اپنے گروہ سے انکو خارج کر دیا اور خرید فروخت ان سے بند کر دی مگر ان مومنین
نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑ کر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا اور یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین
اسی گروہ مین داخل ہین خصوصا خلفاے راشدین ان سب کے پیشوا ہین تو سواے انکے یہ فضائل
اور کس پر صادق ہونگے اور اگر وہی خارج کر دیے جاوین تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا
اور جنکو کفار نے ستایا کون سے تھے اور کس ملک سے آئے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات
شیعہ سے انکے نام اور حالات کو پوچھے اور دیکھے کہ وہ سواے انھین مہاجرین اور خلفاے راشدین کے
کسی دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین ہمنے جہانتک شیعون کی کتابونکو دیکھا اور جو کچھ انکے عالمون سے سنا تو یہی

اور تسا کہ انھین مہاجرین اور خلفائے راشدین کا وہ بھی نام لیتے ہین اور انھین کو ایمان یا نفاق والون
مین شمار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم انکے ایمان کو صدق دل سے تصور کرتے ہین اور وہ اسکو
نفاق پر یا طمع دنیا پر یا کاہنون اور نجومیون کی سعی پر محمول کرتے ہین لیکن اسکا اقرار کرتے ہین کہ
یہ لوگ ظاہر مین ایمان لائے اور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کی معتقد ہوئے جیسا کہ حملہ حیدری
کا مولف لکھتا ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی
آپر ایمان لایا کرتے کما قیل

دگر وعظ و ارشاد بر این نسق | در ابطال اصنام و اثبات حق
نمودی حبیب خدائے جہان | نکردی ولی کار در مشرکان | بخواندی مدام از کلام مجید
بر آن قوم آیات وعد و وعید | نمودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ | کہ بگذاشتی یکدو کس پا براہ
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین | یکے بہر دنیا یکے بہرہ دین | بنادان رسد گر بگیرد خطا
کہ دنیا کجا بود با مصطفا | چنین است دنیا نبود آن زمان | ولے بود آیندہ منظور شان
خبر دادہ بودند چون کاہنان | کہ دین محمد بگیرد جہان | ہمہ پیروانش بعزت رسند
تمام اہل آن کار ذلت کشند | یکے کرد ازین راہ ایمان قبول | یکے شخص بہر خدا و رسول

اور اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق یا بطمع دنیا یا بہ استماع اخبار کاہنان ایمان نہین لایا
بلکہ صدق دل سے ہر ایک نے اسلام قبول کیا ہم آگے ثابت کرینگے لیکن ہم اس مقام پر اتنا ہی ثابت
کرنا چاہتے ہین کہ حضرات شیعہ ان لوگون کا اسلام لانا قبول کرتے ہین اور انکو منکرین نبوت سے
نہین جانتے چنانچہ یہ بات انھین چند اشعار سے ثابت ہوگئی اور چونکہ اور علما کا بھی یہی قول
ہی اس لیے اور کتابونکی سند لانا تحصیل حاصل ہی باقی رہا ان مسلمانون کا ایذا اور مصیبت اٹھانا
اور کفار قریش کے ہاتھ سے تنگ ہونا اسکو بھی علماء شیعہ تسلیم کرتے ہین اور انھین مہاجرین کا
جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین و نعوذ باللہ من ذلک کفار قریش کے ہاتھ سے مصیبت
پانے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی کہ جب پیغمبر خدا بسبب محافظت
ابوطالب کے کفار کو قدرت نہوتی تو انکے اصحاب کو ستاتے اور ایذا دیتے کما قیل **نظم**

ولے چون ابوطالب نامور	نگهبان او بود ازین پیشتر	بادیدے اوکس نمی یافت دست
رسانیدی اصحاب او را شکست	بهر کوی و هر برزن و هر قمر	که کردی ز اصحاب او کس گذر
نمودندی اعدای او از غلو	بهر گونه آزار و ایذاے او	به ضرب و لشتم و به بهشت و لگد
بدیگر ستمهائے بیرون زحد	فگندی ز هر سو لبسر خاک شان	نمودی برهنه تن پاک شان
پس آنگه نشاندی چنان بی ثبات	دران ریگ تفسیده از آفتاب	بریدی ازان قوم آب و طعام
زدی تازیانه ز خلف و امام	دگر ظلمهائے هلاکت مآل	که آرد بیانش بد لها ملال

نمودندی آن ناکسان شقی ٭ بران زمرۂ مومن متقی ٭ اب کوئی حضرات شیعہ سے پوچھے کہ باوجود تصدیق اس امر کے کہ اصحاب نبی پر کفار کے ہاتھ سے اس قسم کی مصیبتین اور تکلیفین پہونچتی تھین اور وہ اُسپر صبر کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے جدا نہوتے تھے اور اعلاء کلمۃ اللّٰہ مین دن رات سعی بلیغ کرتے رہتے تھے تو اگران لوگون کے حق مین وہ صفات جو امام نے بیان کیے صادق نہین ہین تو پھر دوسرے لوگ کون ہین جو مصداق ان صفات کے ہین اگر حضرات شیعہ انصاف کو داخل دین او تعصب و عناد کو چھوڑ دین اور امام کے اس کلام پر غور کرین الّذین ھجرتھم العشائر اذ تعلقوا بعروتہ وانتفت منھم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابتہ اور پھر صحابہ کرام کی حالات کو خود اپنی ہی کتابون سے نکالکر دیکھین تو تمام مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا پاوین اور کسی ایک کو اُس فضیلت سے مستثنیٰ نہ کرین لیکن اگر اس پر بھی حضرات شیعہ کے خاطر جمع نہو اور خلفاے راشدین کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اُنکے نام کے چاہین تو اُسکو بھی غور سے سنین اور اپنی ہی کتابون کی سند لین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اب حضرت مخاطب لاثانی نے بتقریر نیچری و کرسٹانی قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی شروع کی اب داستان گوئی پر مدار ہے اور قرآن و حدیث بیکار اور خارج از اعتبار ہے جو ابتدائے کتاب مین راگ گایا تھا وہی پھاگ پھرگاتے ہین اور پیغمبر پر کل ایمان لانیوالون کو

کامل الایمان ٹھہراتے ہین اور مصداق کل صفات کا انھین کو فرماتے ہین اس جھوٹے کہانیکو چھوڑیے
اور قرآن مجید کے صفحہ اوّل کو دیکھیے کہ جناب باری فرماتا ہی ومن الناس من یقول
امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون اللہ
الذین آمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون
یہ آیہ وافی ہدایہ اور امثال اسکے کہ سیکڑون ہین بنص صریح اس پر دلالت کرتے ہین کہ ایمان لانیوالے
دو قسم کے تھے ایک وہ لوگ جو ایمان للہ فی اللہ لائے تھے دوسرے وہ لوگ جو فقط ظاہری ایمان
بطمع دنیا لائے تھے اور مصداق لم تومن قلوبھم کے تھے جیسا کہ جن اشعار سے آپ سند لاتے
ہین اُسمین موجود ہی بیت ولیکن نہ جملہ زراہ یقین ؎ بلکی بہر دنیا یکے بہر دین ؎ اور آیہ ائمۃ
یھدون الی النار اور آیہ تریدون عرض الدنیا اور آیہ تؤثرون الحیوۃ الدنیا
اور آیہ تسرون الیھم بالمودۃ وامثال ذلک مما لایحصی کثرۃ اور حدیث قرطاس اور
حدیث فدک اور حدیث جیش اسامہ اور حدیث ائمہ لایھتدون بھدای ولایستنون
بسنتی اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم وامثال ذلک مما لایحصی سب کے
اسی پر دلالت ہی کہ یہ منافقین مہاجرین وانصار سے تھے پس اب ہم مثل آپ کے پوچھتے ہین
کہ اگر یہ لوگ مہاجرین وانصار سے نہ تھے تو کون سے تھے اور کس ملک سے آئی تھے اور کہان رہتے
تھے ذرا کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور حالات پوچھے اور اُنکی کتابون مین دیکھے تو
سوائے انھین منافقین مہاجرین اور انصار کے جنکے پیشوا خلفا غیر راشدین تھے اور کسی کو
نہ پاویگا ہمنے جہانتک سنیونکی کتابون مین دیکھا اور جو کچھ اُنکے علما سے سنا تو یہی دیکھا اور
یہی سنا کہ انھین مہاجرین اور انصار اور خلفا نا راشدین کا نام لیتے ہین اور انھین سے
کل افعال نفاقی کے سرزد ہونے کا اقرار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اُنکے افعال کو اُنکی نفاق پر
محمول کرتے ہین اور وہ لوگ اُن افعال نفاقی کی تاویلین کرتے ہین فدک مین کہتے ہین کہ
اہل بیت معصومین خطا پر تھے مستحق قرحا... ستا ہین کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کی راحت وہی منظور تھی کو

امت گمراہ ہو تو ہو پیغمبر کو تو کمال محبت دو چار سطر لکھنے کی یا مشقت سے بچا لیا تخلف جیش اسامہ میں لکھتے ہیں کہ وہ مجتہد تھے انکے اجتہاد میں یہی آیا کہ پیغمبر کو مرتے وقت چھوڑنا چاہیے گو خلاف نص ہو اور بعد انکے مرنے کے انکو بےغسل و کفن چھوڑ دینا چاہیے اور انتظام خلافت کو سب سے مقدم کرنا چاہیے کہیں ایسا نہو کہ دوسرے لوگ خلیفہ بنجائیں اور یہ منھ دیکھا کریجائیں یا کہیں ایسا نہو کہ یہود و نصاری منزلہاے دور دراز سے بسواری ریل پہونچکر مدینہ کو غارت کریجائیں بہرکیف اسکا تو اقرار کرتے ہیں کہ یہ افعال اہل روم و شام و فارس کے نہیں تھے بلکہ انھیں صحابہ مہاجرین و انصار کے تھے باقی رہا یہ امر کہ کل مہاجرین منافقین خصوصاً ثلثہ یا بطمع دنیا یا باستماع اخبار کاہنان ایمان لائے تھے اسکو ہم ہر جگہ ثابت کر چکے ہیں اور آگے چلکر بھی ثابت کرینگے **قولہ** جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا **اقول** ہاں جیسا کفار نے ستانا شروع کیا تھا ویسا ہی آپنے شروع تقریر سے خدع و فریب و کید و شدید شروع کیا اور خیول خوشخصال کو اور حمیر و بغال کو ایک ہی لکڑی سے ہنکانا شروع کیا اور سب ایمان لانیوالوں کو برابر کر دیا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اور حقیقۃ الامر یہ ہی کہ کفار کا ستانا اور ایذا دینا سب کو برابر نہ تھا بلکہ جو لوگ للہ فی اللہ ایمان لائے تھے اور مومنین مخلصین تھے انکو بہت ایذا پہونچتی تھی اور جو لوگ بطمع دنیا ایمان لائے تھے اور منافقین سے تھے اور وہ کفار سے بھی کسیقدر لگی لپٹی رکھتے تھے و اذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن انکو ایذا بہت کم پہونچتی تھی بلکہ اگر نہیں بھی پہونچتے تھے ہاں یہ ہو سکتا ہی کہ بعض کفار جو ناواقف از حال تھے اور ظاہر انکو کلمہ گو پاتے تھے دس بیس جوتیاں انکو بھی لگا دیتے ہونگے تو یہ بات قرین قیاس ہو سکتی ہی لیکن آپنے بمکر و خدع سبکو برابر کر دیا **قولہ** اپنے گروہ سے انکو خارج کر دیا **اقول** یہ بات ٹھیک ہی اسلیے کہ انکا گروہ کفر تھا اور انکا گروہ ایمان حقیقی اور ایمان نفاقی کا تھا اور یہ دونوں ایمان کفر محض سے علحدہ تھے **قولہ** مگر ان مومنین نے اسلام نہ چھوڑا **اقول** کیونکر چھوڑتے کہ اسلام کا قبول کرنا یا بغرض دین تھا یا بغرض دنیا تھا اور نقض غرض خود کوئی نہیں کرتا پھر وہ لوگ کیونکر کرتے **قولہ** یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین اسی گروہ میں داخل ہیں **اقول** اسی گروہ سے کیا مطلب ہی اگر مراد اعم از مومنین و منافقین ہی وہ منافقین کہ خلفاے

غیر راشدین اُن سب کے پیشوا ہین تو یہ بات مسلم ہی مگر آپ کو اس سے کچھ حاصل نہوگا اور اگر مراد یہ ہی کہ تمام مہاجرین مومنین و موقنین ہین داخل ہین تو لا نسلم اسی مین ہماری آپکی بحث ہی کہ آپ کل مہاجرین بلکہ کل انصار کو بلکہ کل صحابہ کو عدول کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ شیعون کو اسی سے عدول ہی وہ بعض کو مومن اور بعض کو منافق کہتے ہین اور آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ سب اپنے پر شہود عدول ہین و قد مر کثیر منہا و یاتی پس مناسب بلکہ ضرور ہی کہ بجاے قول آپکے کہ یہ ظاہر ہی یون کہا جاے کہ حقیقة الامر یہ ہی کہ بظاہر ایمان لانیوالے تو کل مہاجرین تھے گو بعضون کے باطن مین کفر و نفاق بھرا ہوا اور مصداق یخادعون اللہ تھی اور یہ مخادعین چاہتے تھے کہ اسی حیلہ سے دنیا حاصل ہو پس جو تکلیفین اُنھون نے طلب دنیا مین اُٹھائین اہل دنیا کہین طلب دنیا مین اُس سے زیادہ اُٹھاتے ہین مگر چونکہ دنیا بالاتفاق ہی بعض اُنمین سے مثل حضرات ثلثہ کے اپنے مقاصد دلی پر فائز بھی ہو جاتے ہین اور بعض خسر الدنیا والآخرة کے مصداق ہو جاتے ہین اس زمانہ کے لوگون مین ہم دیکھتے ہین کہ طلب دنیا کیلیے بامید موہوم لندن تک جاتے ہین اور پھر بھی کوئی خلافت بجز جلافت کے ہاتھ نہین آتی مکہ سے مدینہ تک تو بارہ ہی منزل تھا بامید حصول دنیا وہان جانا تو کچھ مشکل ہی نہین تھا **قولہ** خصوصًا خلفاء راشدین ان سب کے **اقول** شیعون کے نزدیک پیشوائی ثلثہ واسطے منافقین اور مرتدین اور مغیرین اور مبدلین کے ثابت ہی جنھون نے اُنکو خلیفہ بنایا تھا نہ واسطے مومنین مخلصین کے جو منکر رہے اُنکی خلافت بلکہ سراپا جلافت کے تھے اگر آپ بھی تباہی منافقین اُنکو اپنے آگے کر لیجیے گا تو کیا مضائقہ ہی مگر شیعونکے نزدیک اُنکی پیشوائی باعتبار ائمہ یدعون الی النار کے مسلم ہو سکتی ہی **قولہ** تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا **اقول** وہ لوگ جنھون نے ایمان نفاقی قبول کیا وہ تمہارے ثلثہ اور اتباع اُنکے تھے اور وہ لوگ جنھون نے للہ وللرسول لا للدنیا ایمان قبول کیا کچھ اُن لوگونکی شان ابھی مائدہ جلیلہ مین ہم دیکھتے اور تمام و کمال بیان کر چکے بزبان دوستان ثلثہ بالجملہ وہ وہی لوگ تھے کہ جناب رسولخدا نے روز احد شہادت اُنکے ایمان پر دی تھی اور وہ وہی لوگ تھے کہ جناب امیر اُنکو اخوانی الزاہدین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو لوگ اس مین بچگئے ہین وہ اپنے جینے سے خوش نہین ہین اور آپکے ثلثہ اگر جینے سے خوش نہوتے تو

لڑائیون سے کیون بھاگ آتے اور وہ لوگ بقول ابن ابی الحدید جامع بین الشجاعۃ والزہد والعبادۃ تھے مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار کے اور پیغمبر خدا نے آپکی صدیق اکبر سے فرمایا تھا کہ تو نے انکے ناخوش کرنے سے خدا کو ناخوش کیا قولہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے اقول ملک حجاز مین رہتے تھے اور کچھ انمین سے اصلاب طاہرین اور ارحام طیبین سے آئے تھے اور کچھ انمین بمصداق یخرج الحی من المیت خاندان کفر سے آئے تھے اور جناب رسولخدا کے ساتھ رہتے تھے ہر شدت و رخا مین اور ہر مصیبت و عنا مین نہ یہ کہ وقت شدت و عنا فرار اور وقت تقسیم غنایم کمربستہ تیار حاضر سرکار قولہ دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین اقول منافقومین تو آپکے ثلثہ اور انکے اتباع کا نام بتلاتے ہین مگر مومنین موقنین مین دوسرون ہی کا نام زبان پر لاتے ہین جیسا کہ فائدہ جلیلہ مین اپنے سنا قولہ جہانتک شیعونکی کتابونمین دیکھا اقول قاتلہ اللہ من قباع ما اکذبہ کسی ایک کتاب کا بھی پتا اور نشان دیا ہوتا کہ جسمین انحصار ایمان لانیوالون کا ثلثہ اور انکے اتباع مین ہوتا کس شیعہ نے کس کتاب مین منحصر کیا ہی ایمان لانیوالون کو یا مہاجرین و انصار کو ثلاثہ اور انکے اتباع مین کہ کلہم زمرہ منافقین سے تھے اور کوئی انمین حقیقی ایمان لانیوالا نہ تھا ایمان حقیقی لانیوالے وہی لوگ تھے جنکے نام ہمنے تحت کا لنفوا مین اور تحت احسنوا الصحابہ مین اور تحت حسن جہاد مین بیان کیے دنیا بھر کے شیعہ یہی بیان کرتے ہین اور سب کتابون مین بھی یہی لکھا ہی آپکا منحصر کرنا ثلثہ اور انکے اتباع مین محض کذب و دروغ بیفروغ ہی معاذ اللہ سے جھوٹھ کا بھی ٹھکانا ہی کہ جنسے ہم صراحۃً رات دن بیزاری کرتے ہین آپ کہتے ہین کہ شیعہ فقط انھین اشقیا کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین قولہ مگر فرق اتنا ہی اقول یہ فرق کیا آپ نے کم سمجھا ہی یہ فرق آپکے خلفاء کو درکات اسفل السافلین کو پہونچا دیتا ہی قولہ لیکن اسکا اقرار کرتے ہین اقول کون دنیا مین ایسا ہی کہ منافقین سے ایمان ظاہری کا انکار کرے انکا لفظ منافق نص صریح ہی اوپر ایمان ظاہری کے پس یہ ایمان ظاہری کہ جو ضمن نفاق مین پایا گیا ہی اگر آپ شیعون سے اقرار کروا کے بہت غنیمت سمجھتے ہین تو ہمکو کسیطرح اس سے انکار نہین ہی قولہ ظاہر مین ایمان لائے الی قوت نبوت کے اقول جب شیعہ یہ کہتے ہین کہ ظاہر مین ایمان لائے پھر انکی نبوت کے معتقد ہونیکے کیونکر قائل ہو سکتے ہین معتقدین نبوت تو

اصحاب ایمان حقیقی ہین نہ ظاہری اور اعتقاد امر قلبی ہی کہ ظہور اسکا افعال ظاہری سے ہوتا ہی جیسا کہ [illegible]
محدثین نے روایت کی ہی کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب رضی کان [illegible]
اسکی وہ حدیث ہی جو صحیح ترمذی مین ہی لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق [illegible]
قبیحہ ثلاثہ کے جو بعد جناب رسالتمآب وہ جو بعد وفات ہم ثابت کر چکے [illegible] معتقد نبوت [illegible]
سے کیونکر ہو سکتا ہی اظہار اعتقاد لسانی جو از اول وجہ از ثانی مثل انک لرسول اللہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون ٹھیک و درست ہو سکتا ہی پس اگر معتقد نبوت ہونے سے [illegible]
فہو لا یضرنا بل ینفعنا قولہ جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف اقول عبارت [illegible]
خصوصاً قول انکا بیت ولیکن نہ جملہ زیادہ یقین ہوئے بہر دنیا کے بہر دین [illegible]
اس امر کے جو ہمنے بیان کیا معلوم نہین کہ ان اشعار کے ذکر سے بجز شہادت نفاق بعض صحابہ
کیا ملا قولہ اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق ایمان نہین لایا ہم آگے [illegible] کرینگے اقول اولاً
آپ نے دعوی یہ کیا کہ ہم خلفاء ثلثہ کو مصداق اس دعا کا ہونا ثابت کرینگے ہین اسکے اثبات مین انکی
نفاق کو باشعار حملہ حیدری ثابت کیا اب کہتے ہین کہ انکے ایمان بصدق دل لانے کو آگے چلکے ثابت
کرینگے کیون حضرت آپ مصداق دعا ہونا ثلاثہ کا ثابت ہو چکا فقط [illegible] صحابہ
بعض منافق بھی تھے آپ ہی منافق مصداق دعا کے ہین یہ کمبخت [illegible] خصال
کیا کیا ہاتھ پانون پٹکتا ہی اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچکتا ہی [illegible] قبول
کرتے ہین اقول اسلام لانا یعنے ظاہر مین زبان سے شہادتین کہنا قبول کرتے ہین اور ثلثہ اور
انکے اتباع کو لما یدخل الایمان فی قلوبہم کا مصداق ہونا بھی قبول کرتے ہین قولہ اور
انکو منکرین نبوت سے نہین جانتے اقول نہین نہین الیہ نہین بلکہ منکرین نبوت [illegible] تھے
ہین قلباً گو لساناً انک لرسول اللہ کہتے تھے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ
انھین چند اشعار سے ثابت ہو گئے اقول انھین چند اشعار سے بعضون کا ایمان اور بعضون کا
نفاق بھی ثابت ہو گیا قولہ تحصیل حاصل ہی اقول بلکہ تحصیل لا حاصل و تطویل لا طائل ہی

اس لیے کل کتابون سے ثلثہ کا ایمان نفاقی ہی ثابت ہوتا ہی چھوڑ کر نا اُسکا لا حاصل اور لاطائل
ہی قولہ باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اقول ایذا اُٹھانا مسلم ہی مگر کسکیلیے بہر دنیا کے بہر دین۔
جن لوگون نے دنیا کے لیے مصیبتین اُٹھائین وہ کس گنتی وشمار مین آسکتے ہین لاکھون کرورون آدمی
تحصیل دنیا کے واسطے مصیبت اُٹھاتے ہین سہ ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا
وسکب عینای الدموع لتجمدا قولہ اُنھین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے
ہین الی قولہ مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین اقول اس تخصیص مین آپ کا دب ہین کہ شیعہ اُنھین منافقین
ہی کی تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین بلکہ شیعہ تو مومنین کے زیادہ منافقین سے تکلیف پانے کا اقرار کرتے
ہین منافقین تو فقط سو پچاس جوتیان ابن ربیعہ کی کھالیتے تھے اور سر جھاڑ ڈالتے تھے لیکن مومنین
کی تو جانون پر بنتی تھی اور وہ لوگ مثل ثلثہ کے جان دینے سے ڈرتے نہ تھے ورنہ صف جنگ مین
فرار کو قرار پر وہ بھی اختیار کرتے قولہ چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی اقول مولف نے سابق
مین بیان کیا کہ کچھ لوگ بطمع دنیا ایمان لائے اور کچھ لوگ بطمع دین لیکن صاحبان دنیا کا برائے
طلب دنیا تکلیف اُٹھانا چونکہ کسی گنتی شمار مین نہ تھا اور اُنکی تکلیفین بھی بسبب اسکے کہ کسیقدر کفار
سے ملی رہتی تھین کم نہین اس لیے مؤلف نے ذکر اُنکی تکلیفات کا نہین کیا بلکہ ذکر کیا مومنین متقین
کے تکلیف پانے کا جنھون نے للہ فی اللہ تکلیفین اُٹھائین اور زیادہ تکلیفین اُٹھائین نہ مثل
منافقین کے کم چنانچہ فرمایا بیت نمودندے آن ناکسان شقی + بران زمرۂ مومن متقی + اب سمجھے کہ ثلثہ
کو مومن ومتقی کہا استغفر اللہ اگر ثلثہ ہی مومن ومتقی ہون تو پھر دنیا کے لیے کون لوگ ایمان لانیوالے
تھے اور دنیا کسکو حاصل ہوئی اور کون لوگ مہاجر وانصار سے مثل ثلثہ کے دنیا سے متمتع ہوے قولہ
اور پیغمبر صاحب سے جدا نہ ہوتے تھے اقول اہل دین للہ وللرسول پیغمبر سے جدا نہوتے تھے اور
اہل دنیا بطمع دنیا وبطمع حصول مکنت وجاہ جدا نہوتے تھے جیسا کہ قریب وفات آنحضرت مین
تخلف از جیش اسامہ مورد لعنت ہونا اپنا قبول کیا مگر آنحضرت کو بطمع حصول خلافت سراپا
جلافت نہ چھوڑا لیکن جب کبھی جان پر آپڑتی تھی تو دنیا واسے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اسلیے کہ اگر

عیان ہی نہین تو دنیا کمان سے ملیگی آرے ابن ربیعہ کی جو تیان کھاتے تک تو مضائقہ نہ تھا اس سے
کہ اُسکی تو عادت ہوگئی تھی ہان جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے وہ کسی وقت شدت و رخا مین ساتھ
نچھوڑتے تھے جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا قولہ پھر دوسرے کون لوگ ہین اقول دوسرے لوگ
سوائے الثلثہ اور اور انکے اتباع کے ہین کہ وہ مومنین خاص تھے جنکے نشان اور ... جبلہ مین ہم دیکھے ہین قولہ
انصاف کو دخل دین اور تعصب و عناد اقول الحمد للہ کہ شیعہ کلا و طرا بحلیہ انصاف متصف ہین کبھی
تعصب و عناد نہین کرتے بے انصافی سنیون کے حصہ مین پڑی ہے کہ ہر ایک و بد کو برابر سمجھتے ہین
اور کھوٹے اور کھرے مین کچھ فرق نہین کرتے لا تستوی الظلمات والنور
ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ
هم الفائزون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اعادی اہلبیت سے اہلسنت معاویہ متوارث تعصب و عناد ہین شیعہ بیچارے ہمیشہ مثل اہلبیت اطہار
کے مظلوم ہین انکو تعصب و عناد سے کیا علاقہ اللهم عجل فرج آل محمد واجعل ثارنا بثارهم
قولہ اس کلام پر غور کرین اقول شیعون کے نزدیک یہ کوئی امر نظری نہین ہے کہ محتاج غور و فکر
ہو آپ کے ثلثہ کا مصداق نہونا اس صفات کا جو دعا مین مذکور ہین شیعون کے نزدیک
بدیہیات اولیات سے ہے چنانچہ ترجمہ دعا مین ہم اسپر تنبیہات ... کر چکے قولہ ...
کرام اقول کرام و لئام کی حالات اپنی کتابون اور تمھاری کتابون کو ... ملاحظہ کیجئے
کہین مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا نہین پاتے اپنی کتابون سے قطع نظر کرکے تمھاری کتابون
سے بعض مہاجرین کا منافق ہونا ثابت ہوتا ہے خصوصاً آپ کے ثلثہ کا کہ روساے منافقین
ہونا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مثل احادیث فدک و قرطاس و تخلف از جیش اسامہ وغیرہ کے
کہ جسکے اثبات سے کتابین بھری ہوئی ہین ثابت ہے قولہ اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع اقول
کوئی آپ ہی کا ایسا نافہم ہوگا جسکی خاطر جمع باوجود دیکھنے دلائل نفاق ثلثہ کی تمام مہاجرین
کی خوبی پر ... قولہ خلفاے راشدین کے ایمان اقول آپ نے شروع صفحہ مین ... کیا تھا کہ

کل مہاجرین بصدق دل ایمان لائے اور کوئی بنفاق یا بطمع دنیا ایمان لایا اسکو ہم آگے چلکر ثابت
کرینگے اُسکو آپ ثابت کرچکے جواب ایمان ثلثہ ثابت کرنے چلے ہین دعوی تو بڑے زور و شور سے
کیا تھا پھر کیون مثل ضرطہ لعبیر بادہوا ہوا مثل مشہور ہی کہ بھاگو بھاگو ہاتھی پاد دیگا ہاتھی نے
پاد اتین رنگہائے بوقلمونی آپ کی اسمقام مین تماشا کرتی ہین پہلے دعوی کیا کہ کل صحابہ اچھے ہین
جب اُسکو ثابت نہ کرسکے تو کہا کل مہاجرین اور انصار اچھے ہین جب یہ بھی ثابت نہو سکا تو اپنے
ثلثہ کی خوبی کی فکر اثبات مین پڑے اور انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ جز رجع بخفی حنین کچھ ہاتھ نہ لگیگا

قال المخاطب لقمقام ھدا الا اللہ سبل السلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر
صدیق انھین چند لوگون مین ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور جنھون نے اورون سے پہلے پیغمبر
کی نبوت کو تصدیق کیا چنانچہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال آئینہ
کے بیان مین لکھ چکے ہین اس مقام پر صرف ان اعتراضات کو بتفصیل رد کرتے ہین جو کہ حضرت
صدیق اکبر کے ایمان پر علماء شیعہ نے کیے ہین منجملہ ان اعتراضات کے جو ابوبکر صدیق کے ایمان پر
حضرات شیعہ کرتے ہین ایک یہ ہی کہ اُنھون نے کاہن سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اُسپر
ایمان لانے والے اور اُسکی اتباع کرنیوالے بڑے مرتبہ پر پہونچینگے اسلیے وہ ایمان لائے چنانچہ
موٴلف حملہ حیدری بھی مثل اپنے اور علماء کے لکھتا ہی **اشعار** ابابکر زان پس برہ پاگذاشت

کہ گفتار کاہن بدل یاد داشت	باو کاہنے دادہ بود این خبر
کہ مبعوث گردد یکے نامور	ز بطحی زمین در ہمین چندگاہ
بود خاتم انبیائے الٰہ	تو با خاتم انبیا بگروی
چو او بگذرد جانشینش شوی	زکاہن چو بودش یاد این نوید
بیاورد ایمان نشان چون ندید	

لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلون سے پہلے دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ابوبکر صدیق رضی تعالی عنہ
کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو ضرور اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا تو جسطرح پر اُسکے اس کہنے کو
تصدیق کیا ہوگا کہ خلافت بعد رسول صلعم کے اُنکو ہوگی اسی طرح پر اس کہنے کو بھی تصدیق

کیا ہوگا کہ وہ نبی برحق ہونگے اور اُنکا دین سچا ہوگا تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر سمجھکر ایمان لائے ہونگے
پس اس سے بھی تصدیق رسالت ثابت ہوتی ہی اور یہی کا نام ایمان ہی اور اسی سے حضرات شیعہ انکار
کرتے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اول سے ایمان لانیوالا نہین کہتے چنانچہ مجتہد صاحب
ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ خلیفہ اوّل از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق من علماء الامامیہ
لیکن اگرچہ جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ نے یہ دعوی کیا کہ تمام علماء کا اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق
اول سے ایمان نہ لائے تھے مگر حضرت سے غلطی ہوئی اسلیے کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہی کہ خود حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی امنت قبل ان امن ابو بکر کہ مین ایمان لایا قبل اسکے کہ ابوبکر ایمان
لائی ہون تو جب حضرت علی کے قول سے ایمان اُنکا ایمان لانا ثابت ہوا تو پھر مجتہد صاحب کا کہنا کون سنتا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

جب مخاطب کل و عادی ملکہ وبہ کا اثبات چھوڑکر اب بالخصوص ابوبکر کے ایمان کو بیان فرماتے
ہین اور بکذب و دروغ کہتے ہین کہ حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر انھین چند
لوگون سے ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق کی حضور والا
بالکل جھوٹے ہین شیعہ نہ اُنکے ایمان ہی کے قایل ہین نہ اُنکی تصدیق نبوت کے قایل ہین نہ
اول مین نہ آخر مین ہان باقرار مخالف و موالف ہم پیشتر ثابت کرچکے ہین کہ بعد بہت سے
لوگون کے ایمان لانے کے اقرار لسانی لبشہادتین اوّل و دویم و سیوم نے بھی کیا اور اس
اقرار لسانی سے نہ ایمان ہی اُنکا ثابت ہوا نہ تصدیق بہ نبوت ثابت ہوئی جبتک تصدیق
بنانے کا ثبوت نہو کہ ایمان حقیقی وہی ہی اور اُسکا ثبوت آپ سے کیا ہوگا جب آج تک
بڑے بڑے خارجیون اور ناصبیون سے نہو سکا آپ تصدیق جاننے مین فرماتے ہین
کہ اگر ہم اسکو تسلیم کرین کہ ابوبکر کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تھے تو ضرور
اُسکے کہنے کو سچ جاننا ہوگا اور اس قضیہ تو اصل ٹھہرا کے اسپر تفریع کرتے ہین کہ جسطرح اُسکے
کہنے کو دربارہ خلافت سچ جاننا ہوگا اُسیطرح پیغمبر کی نبوت کو بھی سچ جاننا ہوگا اور اسیکا نام ایمان ہی وا؟

واہ سبحان اللہ کیسا استدلال ہی اگر فخر رازی زندہ ہوتا تو سو بار آپ کے گرد گھومتا اور ہو جاتا سے بندہ ہوتا اور آپکا منہ چومتا مگر حضرات شیعہ تو بڑے بد مذہب ہین وہ آپکو فخر رازی کا خر بنائینگے اور آخر مین اور ہی کچھ جا بنینگے بالجملہ آپکی اصل بے اصل ہی اور فرع بھی سراپا نزل ہی بچند وجہ اولًا یہ کہ آپ جو فرماتے ہین کہ ضرور کاہن کے کہنے کو دربارۂ خلافت سچ جانا ہوگا ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ ضرور سچ جاننا ضرور ہوا بلکہ احتمال سچے ہونیکا تعمیل عمل بمقتضاے رجا و امل مین کافی ہی یہ کیا ضرور ہی کہ جس امر کی امید مین انسان کد و کاوش اور دوادوش کرے وہ خواہی نخواہی یقینی ہو ہم ہزارون اہل دنیا کو دیکھتے ہین کہ باحتمال حصول دنیا طلب دنیا مین مشغول ہوتے ہین اور اکثر ہی کہ فائز بھی ہو جاتے ہین اور فقط احتمال پر کیا کیا محنتین اور مشقتین اٹھاتے ہین آپ خود ہی اپنے دین و ایمان سے ارشاد فرمائیے کہ جس عہدہ پر آپ فائز ہوے ہین آیا آپکو ابتدا سے یقین تھا کہ ہم ضرور فائز ہونگے بلکہ ظاہر ہی کہ مثل کل طالبین دنیا کے فقط باحتمال متمتع ہونے کے دنیا سے آپنے انگریزی پڑھنے مین کسقدر دماغ سوزی کی ہوگی پھر یاد کرنے مین قانون انگریزی کے کتنی محنت اور مشقت اٹھائی ہوگی پھر باحتمال درست آنے امتحان کے کسقدر سعی اور کوشش کی ہوگی بعد اسکے باحتمال ملجانے نوکری کے کس کس دروازے کی خاک چھانی ہوگی اور کسقدر سعی و سفارش بہم پہونچائی ہوگی بعد اسکے باحتمال حصول نیکنامی کہ جس مین ترقی مشاہرہ ہو کیسی دنزات محنت اور مشقت اور آسیاسائی اور چکی کی اپسائی کی ہوگی تب اس مرتبہ کو پہونچے ہونگے اور احتمال بقاے ادوات تمتع از دنیا اور احتمال بقاے حیات مستعار تا حصول مدارج تمتع علاوہ ان سبکے ہوگا پس اتنے احتمالون پر آپنے عمل کیا کہ انمین سے کسیکا یقین نہ تھا تب بمقصود دلی فائز ہوے اسیطرح سے حضرت ابوبکر نے باحتمال حصول خلافت بہت سی مشقتین اٹھائین اور دوست جو کفار تھے خصوصًا امثال ابن ربیعہ سے بڑی ذلتین پائین تب اپنے مطلب پر مثل جناب والا فائز ہوے ثانیًا تصدیق بہ نبوت بنا ء فاسد علی الفاسد ہی اسلیے کہ متفرع ہی او پر ضروری ہونے تصدیق کاہن کے سچ حصول دنیا اور ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ خود کچھ ضروری نہین بلکہ فقط احتمال حصول دنیا طلب دنیا مین کافی ہی پس غایۃ ما فی الباب متفرع اس احتمال پر ہوگا مگر احتمال نبوت نہ تصدیق نبوت اور یہ ظاہر ہی کہ مدار ایمان کا اوپر ایقان کے ہی نہ اوپر احتمال کے ثالثًا کاہنونکے قول کی وقعت

جناب رسول خدا کے معجزات سے کبھی بڑھکر نہ تھے پس جب معجزات جناب رسولخدا جو باتفاق
کفار و منافقین دیکھتی تھی موجب اون کی تصدیق نبوت کے نہوتے تھے بلکہ جو وہ آنحضرت کو
ساحر و کاہن کہتی تھی تو قول کاہن کیونکر موجب تصدیق نبوت ہوجائیگا رابعاً اکثر اہل دنیا کو ہم
دیکھتی ہین کہ تصدیق کہنہ و منجمین و اہل جفر و رمل کی در بارہ حصول مطالب دنیوی کرتے ہین
اور اعتقادات دینیہ مین اونکی تصدیق نہین کرتے خامساً ہم اکثر سفہا کو دیکھتے ہین کہ بشوق حصول کسی
غرض دنیوی کے کہنے سے منجم و کاہن کے اون افعال کو عمل مین لاتے ہین جو ونکے خلاف
اعتقاد ہوتے ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ مثلاً ایک ہندو سے کہ جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو کوئی شخص
کہی کہ تو تعزیہ رکھ تیری اولاد زندہ رہیگی تو وہ تعزیہ رکہتا ہی چنانچہ از مشرق تا مغرب ہند لاکھون
ہندو ایسے موجود ہین کہ تعزیہ رکھتی ہین پس ظاہر ہی کہ وہ ہندو نہ امام کی امامت جانتا ہے
نہ نبی کی نبوت نہ خدا کی الوہیت مگر بنظر حصول مطلب دنیا اس فعل کو جو معتقدات اسکے دین
کا نہین ہی باجود وجہ بسیار و مصارف بیشمار عمل مین لاتا ہی پس کیون نہین جائز ہے کہ اسیطرح سے
حضرت ابی بکر بغیر تصدیق نبوت یا بند ایمان لسانی بغرض حصول عرض الدنیا لا الآخرۃ ہوئی ہون
جیساکہ جناب باری مخاطب بمہاجرین ہوکر فرماتا ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الآخرۃ سادساً فرعون نے ہزارون زنان بنی اسرائیل کے پیٹ چاک کروا ڈالی
اس لیئے کہ کاہنین اور منجمین نے حضرت موسی کی پیدائش کی خبر دی تھی جیساکہ تفاسیر و سیر مین مذکور ہی
پس بنابر تفریح عجیب و غریب آپ کے فرعون نے تصدیق نبوت حضرت موسی کی ہوگی
ہان فرق اسقدر ہی کہ اوس فرعون نے ظاہر بظاہر انکار نبوت کیا اور فرعون آل محمد نے باطن مین
انکار نبوت کیا اور ظاہر مین تصدیق کی سابعاً اس بات مین غور و فکر کرنا چاہیے کہ خدا نے
اپنی پیغمبر کو ایسے معجزات باہرات اور دلائل نبوت مین عنایت فرمائے تھے کہ بعد اوسکے
دیکھنے کے کسی کافر یا منافق کو یقین حضرت کے نبوت کا ہوا اور حجت خدا تمام ہو چنانچہ خود
جناب باری کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم

پس تصدیق ہیں آیہ شریفہ کے کون شخص اسکا قایل ہو سکتا ہی کہ ابو بکر اور اونکے اخوان الشیاطین
کو یقین بہ نبوت جناب رسولخدا نہین ہوا تھا بلکہ یقیناً ہوا تھا مگر جان بوجھکر جحد و انکار کیا اور مقتضائی
حکم عقل کو چھوڑا اور نفس امارہ اور شیطان کی متابعت کی اور جملہ کفار و منافقین آنحضرت
کو کاہن و ساحر و مجنون و شاعر کہتی رہی فرق درمیان کفار و منافقین کے اسیقدر رہے کہ کفار
بظاہر انکار کرتے تھے اور منافقین اذا خلوا الی شیاطینہم انکار کرتے تھے
پس بنا براسکی ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ہر ایقان نبوت موجب تصدیق نبوت ہو ایک
مثال بہت ظاہر ہم آپ کو دیتے ہین مثلاً کوئی موثق اور معتمد آپ کا آپ سے کہے کہ فلان مقدمہ
مین حق مدعی کیجانب سے ہے مگر آپ اگر گواہون کو جھڑک کر مختلف کرا دیجیے اور ڈگری مدعا علیہ کو
دیدیجیے تو ہم پانچہزار روپیہ آپ کو دلا دینگے تو از روے ایمان کے فرمایئے کہ مطمح نظر آپ
حقیت مدعی ہوگی یا پانچہزار روپیہ اسیطرح مطمح نظر حضرت ابی بکر خلافت سراپا جلافت تھی
نہ عمل بمقتضاے ایقان و تصدیق قلبی نبوت سید الانس والجان تا منا بعد التیا و التی ہم کہتی ہین
کہ اصل قول کاہن مین نظر کرنا چاہیے کہ تصدیق نبوت تہا یا نہین اور خود کاہن مصدق تہا
یا نہین ظاہر یہ ہے کہ حضرات صحابہ سے کوئی کاہن نہ تھا پس جب خود کہنہ جو مرشد کامل
حضرت ابوبکر تھے ایمان نہ لائے ہون تو حضرت ابوبکر کا ایمان لانا کہان سے ثابت ہوگا
اور ظاہر یہ ہے کہ جسطرح زبان محدثین اہل سنت پر مثالب ثلاثہ بلا اعتقاد دل بلا قصد و
شعور قدرت خدا سے جاری ہوی کہ شیعون کے لیے حجج مفحمہ ملجمہ مخالفین ہاتھ آئے
اوسیطرح کیون نہین جائز ہے کہ زبان کہنہ پر بعض سوانحات وقوعی بلاقصد و شعور
جاری ہوئی ہون کہ ابوبکر بہ تبعیت مدعی ختم نبوت ایک درجہ سلطنت مسمی بہ خلافت پر
پہونچیگا اعم اس سی کہ تبعیت فقط باقرار لسانی ہو یا بہ تصدیق جنانی اور اعم اس سے کہ یہ
خلافت نے نفسہا باطل ہو یا حق پس یہی قول کاہن کا جو اعم تھا حق و باطل سی داعی اس امر کا ہوا
کہ ابوبکر نے بطمع حصول مدارج دنیوی ایمان ظاہری کو قبول کیا کہ حصول دنیا کے لیے

وہی کافی ہوا اور اعتقاد قلبی کاہن و منجم اور اعتقاد قلبی ابوبکر سے یہان کوئی بحث نہین ہی تاسعد
عبارت کاہن پر نظر کرنا چاہیے جائز ہے کہ اوسنے بعلم کہانت اسی قدر کہا ہو کہ عنقریب ایک
شخص مدعی خاتم النبیین ہونیکا ہوگا اور ابوبکر اظہار اوسکی متابعت کا کریگا اور اس ذریعہ سی
اوسکی جانشینی کریگا بنا براسکے نہ تصدیق کاہن ثابت ہوئی نہ تصدیق ابوبکر آرسے جو کچہہ
حاصل ہوا وہ تصدیق بطمع دنیا ہوئی اور جو جملہ مین موجود ہے وہ نقل روایت بالمعنی ہی
اور مقصود اوس سے یہی ہے کہ وہ شخص مدعی خاتم النبوۃ ہونیکا ہوگا اور قرینہ اسپر یہ ہے
کہ فرماتے ہین سہ بیاور د ایمان نشان چون بدید * اور ظاہر ہے کہ کاہن نے کچہہ نشانہائی
نبوت نبی نہین بیان کیے تھے بلکہ فقط یہی کہا تھا کہ خاتم الانبیا ہوگا اور خاتم الانبیا ہونے پر کوئی
نشان بجز بیان حق ترجمان اونحضرت کے نہ تھا پس جب ابوبکر نے دیکھا کہ وہ حضرت مدعی
خاتم النبوۃ ہونیکے ہین جانا کہ کاہن نے انہین کی جانشینی کا مژدہ مجھکو سنایا ہی پس بامید
حصول اس مرتبہ کے اظہار لسانی ایمان و انقیاد کیا نہ یہ کہ قلباً تصدیق نبوت بہی کی عاشراہم
بخاطر عاطر دریا مقاطر حضور والا کی کل کلام آپ کا تسلیم کرتے ہین کہ کاہن صاحب بہی مصدق نبوت
اور اوسکے مصدق صاحب بہی مصدق نبوت تھے مگر لا نسلم کہ ہر تصدیق کفر سے نجات دینے والی
ہی بلکہ وہ تصدیق بکار آمد ہی کہ جس مین عمل بمقتضائی تصدیق کرے پس اگر تصدیق مقارن بمنافیات
تصدیق ہی وہ تصدیق لغو اور بیکار ہے مثلاً ساتہہ تصدیق کی کسی ضروری کا ضروریات دینیہ
سی انکار کرے یا پیغمبر کو یا اُسکے افلاذ اکباد کو بطمع دنیا قتل کری اور متواترات سے ہے کہ
قاتلین جناب سید الشہدا اقرار کرتے تہے کہ ہمنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا کہ نقد را بہ نسیہ
گذاشتن کار عاقل نیست چنانچہ کتب سیر مین موجود ہے کہ ابن سعد ملعون کہتا تھا اشعار
فواللہ ما ادری وانی لصادق * افکر فی امری علی خطرین
اا ترک ملک الری والری منیتی * ام ارجع ماثوما بقتل حسین * الی ان قال
سہ الا انما الدنیا کفی معجل * وما عاقل باع النقود بدین

یعنی قسم ہی خدا کی کہ مین سچ کہتا ہون کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیا کرون فکر کرتا ہون اپنی امر مین کہ در پیش
ہوئے ہین مجھکو دو امر عظیم خطرناک ایک یہ کہ سلطنت ملک ری سے در گزر کرون حالانکہ
ملک ری کل تمنا اور آرزوی دلی میری ہے کہ جس سی در گزر کرنا مجھسے نہین ہو سکتا ہی دوسرے
یہ کہ گناہ قتل حسین اپنی سر پر لے لون اور ملک ری حاصل کرون یہانتک کہ آخر مین کہتا ہے
کہ آگاہ ہو کہ دنیا نہین ہی مگر مثل دس سال کی جو نقد ہو اور فوراً ملے اور آخرت مثل دین کے
ہے اور کوئی عاقل نقد کو بدین نہین فروخت کرتا اور جو شمر لعین نے یزید لعین سی
کہا تھا وہ بھی مشہور اور کتب مین مذکور ہی سے

املاء رکابی فضۃ وذھبا قتلت خیر الناس اما وابا

یعنی ای یزید بھر دے میرے اونٹ کو سونے اور چاندی سے کہ مین نے قتل کیا ہی تیری
خاطر سے اوس شخص کو جو بہترین اہل دنیا سے ہے از روے پدر و مادر پس اہل سنت کو یسی
اشقیا کو مومنین اور مصدقین سمجھین بلکہ اپنا پیشوا اور مجتہد بنا وین جیسا کہ عبقات الانوار مین کتب
اہل سنت سے اسکا اثبات ہوا ہے کہ عمر سعد اور مثل اوسکے دیگر اشقیا مجتہدین اہلسنت سی
ہین اور کیونکر نہو حالانکہ مقولہ بعض اساطین اہلسنت ہے کہ الحسین انما قتل بسیف جدہ مگر شیعہ تو انکو
اکفر الکفرہ و افجر الفجرہ سمجھتے ہین اور ایسون کی تصدیق نبوت اور دعوائی اسلام
بکار آمد نہین جانتے پس اسی طرح پر جو مصدقین نبوت مصداق یوذون اللہ و رسولہ و تسروں
الیھم بالمودۃ اور یرادون من حاد اللہ اور من یشاقق اللہ و رسولہ
کے تھے کیونکر ہم اونکو مومن اور مصدق کہینگے اور اس مین شک نہین ہی کہ حضرت ابوبکر
اور اونکے اخوین افسر اور سرگروہ ان لوگون کے باتفاق شما و منکم تھے لاکن ہمارا کہنا تو ظاہر ہے
کہ ہم حضرات ثلثہ کو افسر منافقین سمجھتے ہین لیکن کہنا اہل سنت کا پس اس لئی کہ ثلثہ کو افسر کل صحابہ
سمجھتے ہین اور کل صحابہ مین یہ منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ قول امام نووی انہم کانوا معدودین فی الصحابہ
سی ہم ثابت کر چکے ہیں کیف اگر تصدیق ابوبکر کی مثل تصدیق یزیدی و شمری کی ہی تو شیعہ اسکو تصدیق ان

قبول کرتی ہین اور اگر مراد تصدیق سے وہ تصدیق ہے جو موجب ایمان حقیقی ہے تو آپ کی یہ تقریر بوجہ
ولیجہ مثبت اوسکی نہین اور علاوہ اسکے معارض ہی ساتھ اون دلائل قطعیہ کے جو ہم آپ ہی کی
کتابون سے کفر و نفاق ثلثہ پر قائم کرتے ہین مثل حدیث فدک و قرطاس و تجہیز جیش اسامہ و امثال
ذلک پس جبتلک ان براہین قاطعہ کو آپ نہ اوٹھا دینگے تو فقط ایک تقریر بوجہ و مہمل سے ثبوت
ایمان ابی بکر نہین ہوسکتا ہے اور اوٹھا دینا ان براہین قاطعہ کا آپ کے بڑون بڑون کی کلہ سے باہر ہے
آپ بیچارے کہان اوٹھا سکتے ہین اور اگر کوئی بنظر غور و تامل دیکھے تو وجہ عاشر مشتمل اوپر
چند وجہون کے ہوسکتی ہی ایک یہ کہ مودت اہل قربی آیہ وافی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی ضروری دین تہی اوس سے انکار کیا اور خانہ نبوت کے جلانے پر
مستعد ہوگئے دوسرے یہ کہ لیلۃ العقبہ خود پیغمبر کے قتل پر کمر باندہی اور کپی لڑہکائی تیسرے یہ کہ
بنائی قتل اولاد رسول ڈالی کہ جس سے جناب سید الشہداء روحی لہ الفدا قتیل یوم السقیفہ کہلائی بالجملہ
کل افعال نفاقی و شقاقی حضرات ثلثہ کے دلیل ہین اوپر عدم تصدیق ایمانی کے اور عدم تصدیق
جنانی کے پس تصدیق لسانی حضرات کی کس کام آویگی اور ثبوت ان سبکا اپنی مقامون پر بدلائل
قطعیہ ہوا ہے فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین **اقول** غلط بحت و کذب محض ہے اگر سچی تھی تو اس دعوی کو
کسی کتاب معتبر سے شیعون کی ثابت کرتے طرفہ یہ ہے کہ یہ امر اجماعی ہوا خواہان ابوبکر بھی نہین ہے چنانچہ
قول ابو جعفر اسکافی کا ترجمہ دعائی سجادیہ مین ہم نقل کر چکے **قولہ** اونہین چند لوگون مین سے **اقول**
کیا غباوت ہے متعدد لوگون کو ساتہ اول کی جمع کرنا اول ایک ہوگا یا متعدد ہونگے اکثر سنیان مشتبین تو
مدعی اولیت فقط ابوبکر کے تھے جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ سابق الاسلام ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا باحادیث متفق علیہا ثابت ہے تو یہ بات بنائی کہ چند لوگ اول تھی اور یہ نہ سمجھی کہ اول حقیقی ایک ہی
ہوسکتا ہی اور اول اضافی ہر مقدم اپنی متاخر سے ہوسکتا ہی پس ابوبکر کے لیے بالخصوص کوئی
شرف اوسمین نہوگا **قولہ** اور جنہون نے اوردن سے پہلے **اقول** اگر مطلوب تصدیق سے
مطلق تصدیق ہے اعم اس سے کہ لسانی ہو یا جنانی تو مسلم ہی منافقین نے بہی تصدیق لسانی کی تہی اور اگر

مراد بالخصوص تصدیق لسانی وجنانی دونو ہی ہیں در بارہ ثلثہ کے ہمارے آپکے درمیان
مین اول بحث ہے چنانچہ ابھی چند سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اونکے ایمان کو
صدق دل سی تصور کرتے ہین اور وہ اوسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر الخ اقلت قولہ ایہ غار کے
بیان مین اقول وہین ہم اونکا کفر ونفاق بہی ثابت کر چکے ہین فارجع البصر هل ترى
من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وهو حسیر
قولہ اس مقام پر صرف اعتراضات کو اقول شروع بحث مین وعدہ کیا کہ خلفاء راشدین
کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اونکے نام کے شیعون کی کتابون سی بیان کرتی ہین پھر کہا
حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانیکا حال اب جب مقام اثبات آیا تو حیلہ حوالہ کرنیلگے
کہ ہم آیہ غار مین ثابت کر چکے ہین یہان فقط اعتراضات دفع کرتے ہین ہر ہر بات مین حیلہ سازی
اور روباہ بازی کرنے سے کچھہ نہ ملیگا قولہ ایک یہ ہے اقول ہرگز کسی شیعہ نی اعتراضات
اور مطاعن مین اسکا ذکر نہین کیا ہی بلکہ جب اہلسنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوتے ہین اور استدلال
کرتے ہین بعدم وجود دنیا اوسوقت مین بمثل رسول خدا کہ جس سی ایمان بطمع دنیا کا احتمال نکلی تب
شیعہ کہتی ہین کہ یہ احتمال موجود ہونے دنیا پر موقوف نہین ہی بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ طمع
حصول دنیا آئندہ مین سبب ظاہر کرنی ایمان کا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر نے کاہنون اور منجمون
سی سنا تہا کہ جب ایمان وانقیاد ظاہر کروگے تو تمکو خلافت پہونچیگی پس یہی طمع حصول
خلافت باعث ایمان ظاہری ہوی قولہ بڑے مرتبہ کو پہونچینگی اقول کاہن نی ابوبکر کو
جانشینی کی خوشخبری دی تہی کہ جس طمع سی اونہون نی اظہار ایمان لسانی کیا چنانچہ صاحب حملہ نی
بالخصوص ابوبکر کے اظہار ایمان کی وجہ یہی بیان کی ہی نہ حصول مطلق مراتب قولہ پہلی دلیل اگر
یہ امر تسلیم کیا جائی اقول یہ اگر مگر آپ کا نہایت تجاہل ہی آپکے تسلیم کرنے اور نہ کرنے سے
ہمکو کیا مطلب ہی آپ جہال کے دہوکہا دینیکے واسطے ہر جگہ تہاسی ناصبین غصب منصب کی
منکر مدعی بناتی ہین آپ مدعی اثبات ایمان حقیقی ابوبکر ہین اور ہم منکر سند ہماری انکار کی وہ افعال

منافقانہ ہین جو حیات مین اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے اونسے سرزد ہوئے اور
جو کچھہ ہم تقویت منع مین بطور سند بیان کرتے ہین اوس مین آپ کو گفتگو کرنا لغو ہی ورنہ وقوع لاتسلم
اوپر لاتسلم کے لازم آویگا اور یہ خلاف داب مناظرہ ہی اگر آپ ہماری سند کو تسلیم نہ کرینگے تو ہم
کہینگے کہ لا اقل یہ احتمال تو ہوسکتا ہی کیونکہ اس فرض مین کوئی محال مثل اجتماع النقیضین اور شریک الباری
لازم نہین آتا ہی اور مقررات فن مناظرہ سے ہی کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو اب آپ کوئی
دلیل کی فکر اپنی اثبات دعوی کی واسطے کیجئے ورنہ دعوی آپکا بلا دلیل رہجائیگا اور قابل تسلیم عقلا نہوگا **قولہ**
اوسیطرح پر اس کاہنکو بہی تصدیق کیا ہوگا **اقول** ہم بیان کرچکے کہ نہ کاہن کو ضرور سچا جاننا ضرور ہے
نہ تصدیق خود کاہن ضروری ہی نہ تصدیق معتقد کاہن یعنی حضرت ابوبکر کی ضروری ہی بلکہ بطمع
دنیا باحتمال صدق کاہن کار بند طلب دنیا ہوئی اور اتفاق وقت سے فائز ہی ہوئی جیسی
اہل دنیا باحتمال حصول دنیا محنتین کرتی ہین اور کبہی فائز ہی ہوتی ہین منجملہ اونکی ایک ذات شریف
مخاطب بہی ہی وقدم تفصیلا **قولہ** وہ نبی برحق ہونگے اور اونکا دین سچا ہوگا **اقول** نبی کا برحق
ہونا اور دین کا سچا ہونا زبان کاہن سی جب ہو سکتاہی کہ خود کاہن مصدقین نبوت سے ہو اور
کہانت ساتھہ تصدیق نبوت کی جمع ہونا محال ہی اس لئے کہ مدار کہانت کا اوپر کفر اور شیطان
پرستی کی ہی اور مدار تصدیق نبوت اوپر ایمان اور خدا پرستی کی ہی **واین ہذا من
ذلک** وعلے التنزل اگر کاہن مومن بہی ہو تو ابوبکر کو اوسکی تصدیق کی کیا ضرورت ہی ہمنے
سابقا بیان کیا کہ طلب دنیا مین احتمال سچی ہونی منجم و کاہن کا کافی ہی فتذکر **قولہ** تو ضرور وہ پیغمبر ہیں جنکو سچا
پیغمبر **اقول** یہ بنائی فاسد علی الفاسد ہی نہ کاہن کو تصدیق پیغمبر ضرور ہی نہ ابوبکر کو تصدیق کاہن
پس ابوبکر کو سچا پیغمبر جاننا کب ضرور ہوگا **قولہ** ایمان لائی ہونگے **اقول** ایمان لانیکی لئے ہی سچی
ایمان کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ ایمان بطمع دنیا کیواسطے ایمان نفاقی کی ضرورت ہی اس لئے
کہ حصول خلافت منصوبہ کے لیے ہی ایمان کی ضرورت ہے اور کاہن نی ایمان حقیقی اور
خلافت حقہ کی خبر نہین دی تہی بلکہ ایک خبر مبہم حق و باطل ہی اور جب آپ خود اسکو یقینی نہین بیان

کرنی بلکہ احتمالاً کہتی ہین کہ سچا جانا ہوگا اور اس احتمال پر بہی کوئی دلیل نہین قایم کرتی ایسی احتمال بے سر و پا کو دلیل ٹہرانا آپ ہی کا
کام ہی **قولہ** دل سی ایمان لانیوالا **اقول** ہرگز ثبوت آپ سی اوس ایمان لانیکا نہین ہوا کہ جس مین مقتضیات ایمانی
بہی پائی گئی ہون غایۃ الامر یہ ہی کہ یقین پیغمبر ہونیکا جسطرح کل کفار و منافقین کو بسبب دیکہنی دلایل
نبوت کی ہوا تہا اوسی طرح حضرت خلیفہ کو کاہن کی کہنی سی یقین ہوا اگر مقتضائی اوس یقین پر بہی عمل کیا
اسکا ثبوت کہان سی ہوا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کو آپ کیون بہول جاتی
ہین اور اگر فرمائیے کہ یہ فقط کفار کی شان مین ہی اور منافقین کی شان مین نہین ہی تو لانسلم نہایۃ الامر
ایک کا انکار ظاہر ہی اور دوسری کا اذا خلوا الی شیاطینہم جیسا کہ ہم سابق مین
بیان کر چکی **قولہ** مجتہد صاحب **اقول** تخصیص جناب مجتہد صاحب رضوان اللہ علیہ کی اس قول مین
محض بیجا ہی کل دنیا بہر کے شیعہ اسکی قایل ہین کہ ابوبکر ایمان ندارشت لیکن جسکی نفی کرتی ہین وہ ایک ایمان خاص ہی کہ جسمین
امنوا باللہ ثم استقاموا علیہ ہی وہ امنوا کہ جسکی بعد ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہی ورنہ وہ
ایمان کہ قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انما نحن مستہزؤن **قولہ** مگر حضرت سی غلطی ہوئے
اقول اون قبلہ و کعبہ کی غلطی کے تو ہم ہرگز قائل نہین ہین ایسا ہی کہ یہی مذہب ہمارا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ
جسپر کتاب الفین مین دو ہزار دلیلین قایم کی گئی ہین مگر آپ کی قبلۂ حقیقی و کعبۂ تحقیقی کی غلطی کی ہم بیشک قایل
ہین کہ انعقاد نطفہ شریف بوقت ہوا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اوسی کا یہ اثر ہی کہ قبلہ و کعبہ کا قول غلط ٹہرایا
جاتا ہی **قولہ** امنت قبل ان امنوا **اقول** جواب اس کا ذیل آیۂ غار مین گزرا کہ غرض
اس قول سی ابطال صدیقیت بسبقت ایمانی ابوبکر ہے اور ثبوت مطلق
ایمان ابوبکر کہ جسکا کوئی منکر نہین ہے سنیون کو کوئی فایدہ نہین دیتا ہے اس لئے
کہ کلام مطلق ایمان مین نہین ہے کلام ایمان خاص مین ہے یعنی ایمان حقیقی
ابوبکر مین کہ قاطبۂ شیعہ اوسکے منکر ہین پس ایمان عام سے ایمان خاص ثابت کرنا
دلیل جہالت ہے وقد ثبت فی المیزان انہ لا دلالۃ للعام علی الخاص
باحدی الدلالات الثلث وقد مر فی آیۃ الغار اجہۃ اخری باتم تفصیل فانظر ثمہ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل معلوم نہین کہ کاہن نے صرف حضرت صدیق اکبر سی پیغمبر صاحب کے نبی ہونیکا
حال کہا تھا اور صرف وہی ایک کاہن کی تصدیق کر کے ایمان لائے تھے یا اور اصحاب
بھی ہم جہانتک شیعہ کی کتابون سے واقف ہین ان کے اقوال مختلف ہین بعض کہتے
ہین کہ اکثر اصحاب کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ حملہ حیدری کے ان اشعار
سے ظاہر ہوتا ہے جو اوپر نقل کی گئی اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف ایک دو ہی شخص کاہن
کے کہنے سے ایمان لائے جیسا کہ تحفہ اثنا عشریہ کا مولف فرماتا ہے وہم انکہ قول او اگر یہ قول کہنہ
ومنجمین الخ مدفوع است زیرا کہ امامیہ این معنی را درحق اکثر صحابہ روایت نکردہ اند بلکہ درحق
یک دو شخص پس اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ اکثر صحابہ کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو کچھ
جائے اعتراض حضرات شیخین پر نہین ہے اور اصحاب مقبولین امامیہ کے اوس گروہ مین سے
مستثنے ہونے کی وجہ نہین ہے تو جب امامیہ کی صدیق اونکے کہنے سے ایمان لائے
تو اہلسنت کی تصدیق بھی اگر اونکے کہنے سے ایمان لائے تو کیا گناہ کیا اور اگر یہ بات
مانی جاوے کہ صرف یہی دو شخص کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو معلوم نہین کہ انہون
نے کاہنون کے قول کو سچ جانا یا نہین اگر سچ جان کر ایمان لائے تو کچھ خلل اونکے ایمان مین
نہین ہوا اسلئے کہ اور لوگ بھی منجملہ اصحاب مقبولین شیعہ کے ایسے ہین کہ جو پچھلی کتابون کی
پیشنگوئیون کو دیکھکر ایمان لائے یا خواب مین پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کر کے
مسلمان ہوئے تو اگر حضرات شیخین بھی کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو کیا حرج ہے
تیسری دلیل یہ قول شیعون کا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے
انہین کے علما کے اقوال سے غلط ہوتا ہے اسلئے کہ انکے علمانے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا
تھا اور اوس کے سبب سے ایمان لائے تھے جیسا کہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین
مین لکھا ہے کہ ابوبکر ببرکت خوابیکہ دیدہ بود مسلمان شدہ بود چوتھی دلیل اگر حضرات شیعہ کی اس کہنے سے

کہ وہ تصدیق کرتے ہیں کہ کہنے سے ایمان لائے یہ غرض ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے
تو اوسکی تصریح اونکے افعال سے ہوتی ہے اسلئے کہ وہ ہمیشہ دعوت اسلام میں سعی و تبلیغ
کرتے اور لوگونکو اسلام کیطرف ترغیب کرتے اور اپنے دوستون اور آشناؤنکو سمجھا سمجھا کر حضرت کا مطیع بناتے
اور پیغمبر صاحب سے علانیہ دعوت اسلام کرنیکے واسطے درخواست کیا کرتے اور غلامون کو
خرید کر کے خدا کی راہ میں آزاد کرتے اور اپنے مال اور جان کا نقصان گوارا کرتے کہ ان سب باتونکا
ثبوت امامیہ کی کتابون سے ہوتا ہے تو کیا کوئی عاقل اسکو قبول کریگا کہ جسکی کوششین اور محنتین
اجرای دین میں غایت درجے پہونچی ہون اور جسکو اعلای کلمۃ اللہ میں اپنی جان و مال کا خیال نہو
وہ خود دل سے پیغمبر صاحب کو سچا نبی اور اسلام کو سچا دین نہ سمجھا ہو ایسی بات حضرات امامیہ
کی زبان سے نکل سکتی ہے مگر کوئی نادان بھی اسکو نہ مانیگا اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ حضرات
شیخین نے پیغمبر صاحب کو اظہار دعوت اسلام پر برانگیختہ کیا اور انہین کے اصرار سے حضرت
نے اظہار دعوت فرمایا اور اسی وجہ سے شیخین نے صدمہ اوٹھایا ہم قول صاحب استقصار الافحام
کا نقل کرتے ہین مولف موصوف تحریر فرماتے ہین کہ مگر با جیب پیغمبر خدا اگر از خوف کفار در حصن غار
اختفا فرمودہ و در بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ تا آنکہ شیخین دل تنگ شدہ آنحضرت را
بحث و ترغیب با ظہار دعوت کردند و آن حضرت بنا بر اظہار عدم مصلحت از جہت اصرار ایشان از
اعلان مانع شیا برہ حتی اضاب اولہما اصاب وقال ثانیہما ایعبد العزی واللات
علانیۃ ولعبد اللہ سرًا از خوف خدا باکل و بخوف غیر مائل می داند یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابق میں ہمنے بیان کیا کہ شیعون نے مطاعن
ابوبکر میں ایمان لانا بقول کاہن نہین بیان کیا بلکہ جبکہ اہل سنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوئے تب شیعون کی
تشنیع ایمان حقیقی مین کہا کہ اونکا ایمان بطمع دنیا سے مرجا الحصول تھا اور وجہ رجا قول کاہن و منجم تھا
پس قول کاہن و منجم علت رجا تھا اور رجاء دنیا علت طمع دنیا اور طمع دنیا علت ایمان اور جب
علت ایمان طمع دنیا ہوئی تو ایمان للہ نہوا اور جو ایمان للہ نہو وہ ایمان حقیقی نہین ہے اس تقریر کو

کلّی یعنے کل مقبولین اہلسنت مقبولین شیعہ نہین ہین لان الموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ فلا تغفل

قولہ جیساکہ حملہ کی **اقول** جب فہم ہی درست نہین ہی تو دعویٰ واقفیت کتب شیعہ محض کذب و دروغ ہی حملہ حیدری کہ جسپر مدار قول اکثر اصحاب ٹھہرایا ہی اوسمین کوئی لفظ اوپر اکثریت کی دلالت نہین کرتا ہی بلکہ نفس کثرت ہی پر نہین دلالت کرتا ہی اکثریت کو کون پوچھے وہ قول کہ جسکو حضور والا نے نقل کیا ہی اسمین بجز لفظ یکے کو کہ مکرر واقع ہوا ہی ۞ یکے بہر دنیا یکے بہر دین ۞ یکے کرد زین راہ ایمان قبول ۞ یکے محض بہر خدا و رسول ۞ اور کوئی لفظ نہین آتا معلوم نہین کہ کس احمق نے آپکو تعلیم کیا ہی کہ لفظ یکے اوپر اکثریت کے دلالت کرتا ہی اتنا نہین سمجھے کہ اگر یکے سے اکثریت سمجھی جاویگی تو جبکہ لفظ یکے مکرر ہی تو دونون جگہ ضرور ہے کہ اکثریت مراد ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور جب دونون متضادین ہین تو محل اقلیت کونسا ہوگا کیا حضور والا کبھی بھولکر بھی کسی کے پاس یان دیکے بادشاہ ۞ یکی دادخواہ ویکی تاج خواہ ۞ یکی سرفراز ویکی خاکسار ۞ یکی تاجدار ویکی باج دار ۞ تو کیا یہی معنی ہین کہ بادشاہ بھی اکثر تھے اور رعایا بھی اکثر تھے یکی یہان بمعنی بعض کے ہی اور بعض اعم ہی ایک دو سے اور ہزار سے پھر اکثریت کہان سے نکلی **قولہ** جیساکہ ترجمۂ اثنا عشریہ **اقول** مراد صاحب حملہ اور مراد صاحب ترجمہ ایک ہی قصور آپکی فہم کا ہی جو دو قول ٹھہراتے ہین **قولہ** اکثر صحابہ کا ہنون کے **اقول** ہرچند شیعون نے اکثر نہین کہا ہی اگر آپ ہی اپنے دل سے گڑہتے ہین مگر اگر آپکی خاطر سے شیعہ اکثر کو مان بھی لین تو آپ یہ سمجھئے کہ کون اکثر کو مانینگے شیعہ نہ کہینگے مگر انہین اکثر کو جو منافقین ہین ہونگے پس اعتراض شیخین ہی ساقط ہوتا بسبب کرنے اوس فعل کے جو منافقین نے کیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی ہان اس راہ سے البتہ کہ الکفر ملۃ واحدۃ ہی **قولہ** مستثنے ہونیکی وجہ نہین ہی **اقول** وجہ بدیہی ہی کہ شیعہ طاعن ہین اونپر جو کاہن کے کہنے سے بطمع دنیا ایمان لائے جیساکہ صاحب حملہ کے قول سے ظاہر ہی ۞ یکی بہر دنیا یکی بہر دین ۞ پس جو لوگ کہ بہر دین ایمان لانیوالی تھے اونکا اعتبار کرنا قول کاہن پر نہ آپ اسکے قائل ہین نہ شیعہ پس یہ قول باجماع فریقین باطل ہوگیا پس یہی وجہ مقبولین کی اوس گروہ سے نکلنے کے لئے کافی اور وافی ہے **قولہ** امامیہ کے **اقول**

مہمل اور بے دلیل ہی پہلے انہین سے ثابت کیجئے کہ شیعہ اپنے صدیقون کے حق مین قائل ہین کہ بقول
کاہن بطمع دنیا ایمان لائے بعد اوسکے اس کلام پوچ سے متفوہ ہجیے گا کاش کوئی جھوٹی ہی
کتاب مثل مجاج السالکین کی بناکر شاہجی کیطرح اونکی طرف منسوب کردیا ہوتا تا دعوی بے دلیل
نرہتا قولہ اگر یہ بات مانی جاوے اقول جو بات منہ سے نکلتی ہے بے سر و پا ہی نکلتی ہے قول
کاہن و ساحر و منجم کا ماننا اور اوسکو سچ جاننا اولاً خود خلاف عقل و نقل ہے کہ ساتھ دینداری کے
جمع ہو ثانیاً مبناء اعتراض تو طمع خلافت سراپا جلافت ہے اوسکو کیون بھولے جاتے ہین
حالانکہ خود ہی عبارت حملہ نقل کر چکے ہین قولہ تو کچھ خلل اقول خلل آپکے دماغ مین ہے اور اونکے
ایمان مین جو بقول کاہن بطمع دنیا تھا قولہ اسلئے کہ اور لوگ بھی اقول پچھلی کتابین جو منزل
من اللہ تھین اور حجت خدا خلق پر وہ کتابین اور قول کاہن و منجم و ساحر آپ کے نزدیک
مساوی ہے پس آپکا ایمان ہمنے دیکھ لیا ہم سنیون کو معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا نہین جانتے تھے
کہ وہ کتب سماوی کو ساتھ علوم شیاطینی کے مساوی جانین مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا
نہین معلوم کہ اور اہلسنت بھی اسپر راضی ہین یا نہین بہرکیف مبناء اعتراض قبول قول کاہن
بطمع دنیا ہے نہ قبول حکم خدا و رسولان ماسلف اسلئے کہ پیشینگوئی پہلی اور غیب دانی تنجی ہمارے
نزدیک اونہین مین منحصر ہے قولہ اگر خواب مین اقول اگر خواب مین بھی جانشینی کا خیال باعث
تصدیق ہوا تو وہ پایۂ اعتبار سے مثل قول کاہن ساقط ہوگا اس لئے کہ مدار اس خواب کا
مثل قول کاہن اوپر شیطان کے ہوگا قولہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اس دروغ بیانی سے نہین معلوم کہ آپ کو کیا ملتا ہے اگر خدا و رسول سے شرم
نہین ہے تو بارے کچھ خلق ہی سے شرم کرتے کسنے علماء شیعہ سے لکھا ہے کہ ابوبکر نے خواب دیکھا
تھا آپ بڑے کاذب اور مفتری ہین مولانائے شوستری نے جو مجالس مین لکھا ہے اوسکو
خود آپ ہی نے صفحہ ۲۰۳ اسی کتاب مین نقل کیا ہے اوس سے صاف صاف ظاہر ہے
کہ خواب دیکھنیوالا خالد بن سعید ہے نہ کوئی بلید و پلید باقی رہی یہ بات کہ سبب ایمان

ابو بکر خواب خالد ہوا نہ قول کاہن پس جواب اسکا یہ ہے کہ کون سا تضاد حقیقی درمیان
خواب خالد و قول کاہن کے پایا گیا ہے کہ جسکا جمع و رفع ممکن نہین ہے جس امر کو کاہن نے
زمان سابق مین کہا تھا اگر خواب کسی غیر کا بھی زمان لاحق مین اوسکا مؤید ہوا
تو اسمین کون سی قباحت لازم آئی قولہ تو اوسکے تکذیب اونکی حالات سے ہوتی ہے اقول کونسے
حالات چھپ جانا سورہ برائت کا یا مصداق تریدون عرض الدنیا ہونا یا فرار کرنا زحف سے
یا شرکاء قائلین ان الرجل لیہجر سے ہونا یا تخلف از جیش اسامہ یا تجہیز و تکفین سید المرسلین
خاتم النبیین مین شریک نہ ہونا یا سقیفہ بندی واسطے غصب خلافت کی کرنا یا چھین لینا
فدک کا بضعۃ الرسول سے اور اونکے گھر کا جلانا اور ایسی اذیتین دینا کہ مرتے دم تک
مہاجرت کرین اور ترک تکلم کرین اور اجازت حضور بھی جنازہ میں بعد مرگ نہ دین ان سب باتونکا
اثبات سے کتب شیعہ مملو ہین اور اثبات انکا سنیون ہی کی کتابون سے کیا گیا ہے مگر بمقتضائے
حب الشئ یعمی و یصم سنیون کو کچھ نہین دکھائی دیتا تو شیعہ کیا کرین سعدی گر نہ بیند
بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ قولہ دو بہشتہ و غیرت اسلام مین سعی بلیغ کرتے
تھے الی قولہ بدرستی کیا کرتے تھے اقول یہ سب ریاکاری تھا جیسا کہ کل افعال منافقین
مصداق یراؤن الناس تھی یا غرض اس سے یہ تھی کہ جلد امر اسلام شائع ہو تو مال غنیمت
ہاتھ آوے اور جس خلافت کی کاہن نے خبر دی تھی اسکے تشیید بنیان جلد ہو جاوے اور یہ تقویت
علانیہ کی درخواست جسوقت تھی کہ مصلحت علانیہ و غیرت نہ تھی محض بیجا اور مبنی
بر حماقت تھی یا بر خبث سریرت قولہ غلامون کو خرید کے اقول یہ ریاکاری تھا تاکہ تم ایسی
بھی بکا مسلمان کہین قولہ اپنے مال اور جان کا نقصان اقول مفلس قلاش ابا عن جد تھے
مال کہان پایا باپ چڑی ماری کرتا تھا خود (گاڑھے وغیرہ پکارتا پھرتا تھا) کماچیچی اور جانکا
نقصان فرار عن الجہاد سے ظاہر ہے قولہ ان سب باتونکا ثبوت اقول محض کذب و غلط
ہے و نیز ایسے امور باب محبت و دلیل کمال ایمان نہین ہو سکتی اور اگر بفرض محال کوئی امر

کسیقدر کہین سے ثبوت ضعیف ثابت بھی ہو تو چونکہ ہمنے کرر خدمت شریف مین گذارش
کی ہی کہ ثلثہ شیعون کے نزدیک منافق تھے پس اعمال اہل نفاق اگرچہ ظاہر مین بہت اچھے
ہون لیکن کبھی عند اللہ نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین اعمال ریائی اونکے چونکہ بریا و سمعہ ہین مومنین
موقنین کے اعمال سے بڑہ جاتی ہین مثل مشہور ہی کہ جھوٹے موتیون مین بڑی چمک ہوتی ہی
لیکن بقول خدا کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف اوکسراب
بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء ہوتی ہین نافہم قولہ قول صاحب استقصا کا نقل کرتے
ہین اقول ہم کچھ نہ کہینگے مگر حضرت مخاطب خود ہی فرمائین کہ دروغگو پر خدا کی لعنت جسمین اونکی
اونہین پر بیٹھے اور میان کی جوتی میان ہی کی سر پر ٹوٹی ہرگز یہ قول صاحب استقصا نہین ہی بلکہ یہ عبارت
حدیقہ سلطانیہ کی ہی اور صاحب استقصا فقط ناقل ہین اور حضرت کما افیداشارہ بہ نقل فرماتے ہین لیکن حضرت
مخاطب بسبب نافہمی کے ناقل ٹھہراتے ہین پس نقل بالاشارہ کو کب تحقیق سمجھتے ہین ہرگز نہین لاکن مخاطب
یہ عبارت حدیقہ کی ہی اولاً قول صاحب حدیقہ کا نقل ہی اور یہ الزام سکے ... اور ... اسکی
آنکی کتابون سے ہی چنانچہ اصرار کرنا اعلان دعوت مین اور صدمہ اوٹھانا خلیفہ اول کا کتابون
سے تھے اور سیرتا معین مین موجود ہی مضمون دونون کا یہ ہے کہ جب بنا بر الحاح و اصرار ابی بکر جناب
رسالتماب نواحی مسجد مین ظاہر ہوئے ابوبکر نے خود بنفس نفیس کھڑے ہوکے خطبہ پڑھنا شروع
کیا اور رسولخدا ایک گوشہ مسجد مین ساکت تھے جب مشرکین نے یہ حال دیکھا جناب خلافتمآب پر
حملہ آور ہوئے اور پیرون سے اور لاتون سے پامال کیا اور عتبہ بن ربیعہ فاسق نے پاپوش پہلے
کہنہ کو کہ جا بجا پیوند اوسمین تھے چہرہ مبارک حضرت ابی بکر پر اتنا مارا کہ بینی مبارک برابر رخسارہ
ہوگئی اور بینی در رخسار مین بلندی اور پستی معلوم نہوتی تھی انتہی محصلا اور جو کچھ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے
بخطاب سراپا عتاب جناب رسولخدا سے مخاطب ہوکر دربارہ اعلان دعوت اسلام مین
فرمایا ہے اوسکو بھی فضل ابن روزبہان نے اپنی کتاب باطل مین لکھا ہی وہذہ عبارتہ قال لہ
عمر ابن الخطاب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ اللات والعزی یعبد ان

علانیۃ ویعبد اللہ سرا پس ہرگاہ کہ مضامین حث وترغیب شیخین کی آپکی
کتابون سے ہمارے علمانے نقل کیئے تو یہ نقل کرنا الزاما ہی نہ تحقیقا تو ہمارے اوپر ان مضامین
الزامی سے دلیل لانا اور الزام دینا جز خوش فہمی کے کس امر پر محمول ہوسکتا ہی ثانیا سلمنا
کہ ہمارے علمانے بطور تسلیم لکھا لیکن اس امر کو مدح شیخین نہین سمجھتے بلکہ اونکی معائب
مین سے جانتے ہین چنانچہ خود آپنے صفحہ ۲۶ مین حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی کہ سیرت
شیخین دلالت بر خبث سیریت انہا دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبی درخواست
دعوت نمودہ در فکر اضرار آنحضرت بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند
فاعتبروا یا اولی الابصار انتہی بلفظہ پس شیعون کے نزدیک اصرار والحاح کرنا در بارہ اعلان دین
اوسوقت مین کہ خدا ورسول کے نزدیک مصلحت نہ تھی نہایت امر بیجا ہی کیا جناب رسولخدا
جس کام کے لیئے بھیجے گئے تھے اوسمین معاذ اللہ غفلت اور تہاون فرماتے تھے کہ محتاج
بہ حث وترغیب شیخین ہون کیا شیخین حمایت دین مین معاذ اللہ جناب رسولخدا
سے بھی زیادہ تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ نافہم تھے اور یہ لوگ مصالح وقت کو اونسے زیادہ
سمجھتے تھے یا جناب رسولخدا معاذ اللہ بزدلی کرتے تھے وشجاعت بکری وعمری اونسے سوا تھی
ہرچند حضرت خلیفہ ثانی کو ایسا گمان ہوا سکے کہ روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے کہ اگر مین چالیس
آدمی بھی معین اپنے پاتا تو کفار پر حملہ آور ہوتا اور مناسک حج برغم انانف قریش بجالاتا
اور جناب رسولخدا کا بھی بے آدائے مناسک باوجود کثرت اعوان وانصار کی پھر جانا
اور صلح دب کر کرنا حضرت خلیفہ جی کے نزدیک سراسر بزدلی پر محمول تھا اسی سبب سے
بہت بڑا شک نبوت مین پڑا جیسا کہ کتب قوم مین مذکور ہی اور کسی محل مناسب مین
عبارات بھی مذکور ہونگی لیکن ایسا گمان فاسد بہ نسبت جناب رسولخدا کی کرنا کسی
مسلمان کا کام نہین ہے الحاصل جب شیخین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور اس کلام شنیع سے
اللات والعزی یعبدان علانیۃ الخ اونحضرت کے دل کو دکھایا تو اونحضرت نے بلحاظ اسکے

کہ فائدہ مصلحت وقت ان لوگوں پر ظاہر ہو جاوے سکوت فرمایا اور انکو مانع نہ ہوئے
یہانتک کہ خلیفہ صاحب باوجود موجود ہونے جناب رسولخدا کی بپیشدستی کر کے خطیب بنے
اور اوسکا ثمرہ پایا اور مخالفت حکم رسول کا لطف اوٹھایا ثالثاً سلمنا کہ یہ امور یعنے دعوت
اسلام علانیہ اور صدمہ اوٹھانا فی نفسہ فعل حسن تھے لیکن لانسلم کہ شیخین سے بہ نیت حسن
صادر ہوئے بلکہ منظور نظر انحضرت کا ریا و سمعہ و اظہار دینداری و دین پروری تھا کہ لوگ
سمجھیں کہ پکی مسلمان ہیں بلکہ جناب رسولخدا کو بھی قریب دین واذا رایتھم تعجبک
اجسامھم یا منظور نظر انحضرت کا تعجیل حصول عرض الحیوۃ الدنیا تھی پس بمقتضائے
خلق الانسان من عجل پابند مصالح وقت نہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد امر
دعوت تمام ہو اور خزائن قیصر و کسرا پر متصرف ہو جائیں اور خلیفہ بن بیٹھیں پس جبتک
افعال منافقین کا للہ و فی اللہ ہونا ثابت نکیجیکا ایمان اونکا ثابت نہوگا ہمنے مکرر عرض کیا
کہ افعال حسنہ منافقین جو بہ نیت یراؤن الناس ہوتی ہیں افعال مومنین قوتین سی بڑہ جاتی ہین ہم

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام

پانچوین دلیل اگر فرض کیا جائے کہ ابوبکر صدیق سچے دل سی ایمان نہین لائے اور عیاذاً باللہ کافر تھے جیساکہ
جابجا مجتہد صاحب نے اس عقیدہ کو ظاہر کیا ہے چنانچہ ذوالفقار مین فرماتے ہین اول ایمان
اصحاب ثلثہ باثبات باید رسانید بعد ازین باین افسانہ بیہودہ ترنم باید نمود زیراکہ والتی کہ
مسلک امامیہ درین باب این است کہ اصحاب ثلثہ از اول عمر از ایمان بہرہ نداشتند
اور مجتہد صاحب کے مقلد صاحب استقصا الافہام اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ فان کفرہم
وارتدادہم واضح لا سترۃ فیہ کہ کفر اور ارتداد خلفاء ثلثہ کا ایسا واضح ہے
کہ وہ کچھ چھپا ہوا نہین ہے پس اگر مطابق اصول شیعہ کے کفر اور عدم ایمان
حضرت ابوبکر صدیق کا تسلیم کیا جاوے تو تمام مہاجرین اور انصار بلکہ تمام اصحاب کا کافر ہونا
لازم آتا ہے اسلئے کہ سبھون نی انکو اپنا سردار بنایا اور بعد پیغمبر خدا کے اونکو خلیفہ کیا اور اونکی بیعت کی

بیعت کی اور یہ بیعت کرنیوالے اور اونکو خلیفہ بنانے والے دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار آدمی نہ تھے بلکہ لاکھون تھے اس لیئے کہ اصحاب نبوی بعد پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بروایتی ایک لاکھ سے زیادہ اور بروایت ملا باقر مجلسی جو اونہون نے تذکرۃ الائمہ مین لکھی ہے چار لاکھ تھے تو جب چار لاکھ آدمی عیاذاً باللہ ایک کافر کو اپنا سردار بنا دین تو پھر اونکے کفر مین کیا شک رہا یہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اوسوقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی باقرار علماء شیعہ ثابت ہی جیسا کہ شریف مرتضی کے قول سے ظاہر ہی جو بحار الانوار کی مجلد تین مین منقول اور جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ کیا ہی جمیع مسلمان با ابوبکر بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی باو و سکون و اطمینان بسوئے او نمودند و گفتند کہ مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی حضرات شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانونکو جو مہاجرین اور انصار و مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہلبیت نبوی بھی داخل تھے اون سکو صراحۃً اور کنایۃً کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جناب والا آپ امر واقعی بیان نہین فرماتی بلکہ خدع و فریب کرتی ہین کل کا بیعت نکرنا آپکی صحاح سی ثابت ہی عبارتین صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کی گزر چکی ہین کہ جس سی کتنے متخلفین بیعت کا ثبوت ہی اور چار لاکھ کا ہجوم ابوبکر پر وقت بیعت نہ کسی عاقل کی عقل باور کرتی ہی نہ اہل تواریخ و سیر نے لکھا ہی یہ دھوکی اونکو دیجئے جو ماجراے روز سقیفہ سے واقف نہین ہین حقیقت واقعی یہ ہی کہ بعد خرخشار عظیم کے کہ جسمین منکم امیر و منا امیر تھا چند منافقین نے جن سے عمر اور ابو عبیدہ نے سازو باز کر رکھا تھا ابوبکر سے بیعت کی اور منازعت باہمی اوس و خزرج مقتضی اسکی ہوئی کہ خزرج بھی سعد عبادہ کی عداوت سے شریک بیعت بکری ہوئے بعد اوسکے بخدع و فریب عوام الناس سے جو تھی صدیقین بنا کر یہ شہادت منافقین بیعت لی پھر بعضون سے عمر نے تلوار دکھا کر

اور گھر مین اگ لگا کر اونسے بجبر بیعت لی اور جبنسے دیکھا کہ زور نہین چلتا ہی اونکو بوعدہ حکومت شام و مصر مین باہم کیا الغرض بصد تدبیر اہل مدینہ سے جب اطمینان ہوا اور دیکھا کہ اب بجز چند لوگون کے کہ مستضعفین سے ہو گئے کوئے سر اوٹھانیوالا نہین ہی تب متوجہ اطراف و جوانب مدینہ ہوئے پس جس قوم نے حکومت کی قبول کرنے مین تامل کیا اونپر بسرداری خالد بن ولید لشکر بھیجا اوس شقی نے خدا اور رسول کو درمیان دیکر لوگون کو بفریب قابو مین لا کر قتل کیا پس بخوف قتل و غارت طوعًا و کرہًا سبھے نے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھا۔

۵ ناسزا ے راچو بینی بختیار ٭ عاقلان تسلیم کردند اختیار ٭ بیشتر سلطان امویہ و عباسیہ مین یونہین گذرا بعد اسکے سلاطین گبریہ و تیموریہ مین اور اج تک سلاطین عثمانیہ و روسیہ و انگلیشیہ مین بھی جاری ہے اور سب رعایا حکومت سلاطین پر راضی ہین پس اگر ایسی ہی رضامندی کا نام بیعت کرنا اور خلیفۃ اللہ بنانا ہی تو آپ کو بھی بیعت ملکہ معظمہ وکٹوریہ حاصل ہے اور آپ کے لئے وہ خلیفۃ اللہ ہین پھر جو حکم آپ نے کل مسلمانون پر بیعت باطلہ کر کے جاری کیا ہے اپنے اوپر بھی جاری کیجئے اور بعد فرض و تسلیم آپکے قول کے ہم کہتے ہین کہ اگر کل صحابہ اور کل مہاجرین و انصار الا من عصمہ اللہ ابوبکر کی بیعت نکرتے تو قول جناب رسولخدا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا اور قول انحضرت کا لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبرٍ اور قول انحضرت کا تحرصون علی الامارۃ اور قول انحضرت کا تبا غضون و تتحاسدون و ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعضٍ الی غیر ذالک من الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ کیونکر صادق آتا آپکو قوم موسی کے گوسالہ پرستی پر نہین تعجب ہوتا ہی اور اس امت کے گاؤ کہن سالہ پرستی پر بڑا تعجب ہی اور حقیت دین موسی نہ باطل ہوئی اور حقیت دین اسلام باطل ہوئی جاتی ہے علاوہ برین رضامندی کل صحابہ و مہاجرین و انصار اوپر عدم نصرت عثمان کے موجب بطلان خلافت عثمان نہوئی اور رضامندی اونکی

اوپر بیعت یاطلہ بکری کے موجب بطلان اسلام ہوجاے آن ہذا لشئ عجاب **قولہ**
سبھون نے اونکو اپنا سردار بنایا **اقول** یہ بھون آپکا لفظ سبھون مین کہ مذکر ضرطہ معاویہ
اور فسوہ عمری منبری ہے یادر ہوا ہی اسی دعوی بے دلیل کا نام کہ سب امت نے بیعت
بکری برضا و رغبت کی آپکے علمانے اجماع رکھا ہی اور کسطرح سے ثبوت حجیت اور اثبات
واقعیت مین اوسکے خاک اوڑائی ہے مگر بارہ سو برس سے آجتک بحمد اللہ بقدر پرپشہ بھی
نہ ثابت ہوسکا یہانتک کہ بیچارے تفتازانی نے شرح مقاصد مین جب دیکھا کہ ان پوچ
ولچر تقریرون سے بجز بیغیرتی کے کچھ حاصل نہین ہے تو اس اجماع کی ماہیت ہی کو تبدیل
کردیا اور کہا کہ اجماع عبارت ہی فقط اس سے کہ دو ایک اہل حل وعقد مین سے اوپر ایک
امر کے مجتمع ہون جیسا کہ عمر و ابو عبیدہ بن جراح کی بیعت کرنے سے خلیفہ اول واجب الاتباع
ہوگئے انتہی محصل مفہومہ سبحان اللہ کجا دعوی اتفاق کل اور دلیل لانا اوسپر بخبر واحد لا
یجتمع امتی علی الخطاء اور کجا اتفاق دو اہل نفاق کا الحاصل یہ تبدیل معنی اجماع الفرار
من المطر والوقوف تحت المیزاب کا مصداق ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ماہیت کلیہ مستحیل بماہیت
خنزیریہ ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ یا تو خلافت بکریہ کا اثبات باجماع کرتے تھے یا اجماع کا اثبات
بخلافت بکریہ کرنے لگے اور یہ نہ سمجھے کہ دور مصرح لازم آویگا اور آپکے امام صاحب فخر رازی
نے نہایۃ العقول مین ایک دوسرا نغمہ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس وننگ بمفاد زاد علی الطنبور
نغمۃ اوٹھایا ہی وہ یہ کہ جب دیکھا کہ اس اجماع عجیب وغریب مین صحابی جلیل الشان سعد عبادہ
کبھی شریک نہ ہی تو فرمایا کہ اجماع خلافت بکری پر بعد موت سعد عبادہ متحقق ہوا اور سعد عبادہ
زمان خلافت ثانی مین مرے ہین اس سے ظاہر ہے کہ تمامی مدت خلافت سراپا جلافت
جناب خلیفہ اول مین اجماع منعقد نہین ہوا تھا پھر خلافت کہ جتنے اسپر ہی کیونکر درست ہوئی
اور آپکا دعوی بھی کہ سبھون نے سردار بنایا باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ٹھہرا حضرت غور فرمائی
کہ یزید پلید کو کتنون نے سردار اپنا بنایا تھا سردار بنانیوالے اوسکو عدد آگھین زیادہ آپ کے

خلیفہ اول سے تھی لیس چاہئے کہ وہ شقی بھی مثل آپ کے عتیق کی ہو اگرچہ موصوف واقع مین اوس سے بدتر تھے کہ ایسی بنا تحقق خلافت کی ڈالی کہ جو یزید پلید مین اونسے بھی بدرجہا کامل ہوکر پائیگئے اور اوس سے جو کچھ مفاسد ہوئے ہر کس و ناکس جانتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

قولہ اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی اقول سبکا بیعت کرنا ابوبکر سے آپکی کتابون سے تو ثابت نہین ہوتا چہ جائے آنکہ کتب شیعہ سے ثابت ہو آپکی صحیحین مین موجود ہے کہ جناب امیر نے چھ مہینے تک بیعت نہ کی اور جامع الاصول مین کہ جامع احادیث صحاح ہی موجود ہی کہ راوی نے بقسم کہا کہ لا و اللہ و الا احد من بنی ہاشم یعنے کسی نے بنی ہاشم مین سے بھی بیعت نہ کی چھ مہینوں تک اور تواریخ سے ثابت ہی کہ شرفاء قبیلہ اوس و خزرج مثل قیس ابن سعد و سعد بن عبادہ کہ جسکے حق مین حضرت عمر نے بہ سبب اباؤ انکار کے بیعت بکر ہی سے اقتلوا سعداً قتل اللہ سعداً کما فی صحیح البخاری فرمایا تھا اور اسیطرح قوم مالک بن نویرہ اور امثال اونکے نے بیعت بکر یہ نہ کی لیس اجماع کل امت کہان ہوا اور یہ جو آپ نے صحیحین مین لکھا ہی کہ بعد چھ مہینے کے جناب امیرؑ اور بنی ہاشم نے بیعت کی لیس اولاً تو یہ مسلم و بخاری کا جہایا ہوا فقرہ ہے شیعہ تو اسکو مانتے ہی نہین اور اتباع کاذبین غادرین خائنین کو صادق جانتے ہی نہین اور ثانیاً اوسمین نص صریح موجود ہی کہ بعد وفات جناب سیدہ بسبب پھر جانے لوگون کے اور وجاہت نرہنے سے آپنے مصالحت کی چنانچہ صحیحین مین موجود ہے وکان لعلی وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت فاطمۃ استنکر علی وجوہ الناس فالتمس الی مصالحۃ ابی بکر و فی جامع الاصول سے صرح الی مصالحۃ ابی بکر کہ ان سب سے اضطرار و مجبوری اور عدم رضا و رغبت ہویدا ہی اور ظاہر ہے کہ جو مصالحہ بمصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اضطراری ہو مثبت حقیت نہین ہی جناب رسالتماب نے بھی بہت ذکر کفار سے صلح حدیبیہ کی تھی کہ جسمین حضرت لاثانی جناب خلیفہ ثانی نے ایک کلام طویل کہ جس سے حقیقت ایمان ممدوح ظاہر ہے جناب رسالتمآب کے ساتھ فرمایا ہی وہ مذکور فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب اہل السنۃ اور اسیطرح سے مصالحہ جناب امام حسنؑ ساتھ معاویہ کے کہ تا این مصالحہ شاہ عبدالعزیز دہلوی

خال المومنین کو زمرۂ خلفاء حقہ سے نکالتے ہین اور فرماتے ہین کہ قبل از مصالحہ با امام حسن
باغیون مین سے تھا اور بعد از مصالحہ ملوک اسلام سے ہوا خلفا سے نہ تھے انتہی ما افاد فی تحفۃ المسرقۃ
بالجملہ مصالحہ اضطراری مثبت حقیت نہین اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر برضا و رغبت
بیعت کرتے اس لئے کہ خود صحیح مسلم مین موجود ہے کہ جناب امیر اور عباس عم رسول آپ کے
شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم اعتقاد کرتے تھے پس با اعتقاد این اوصاف برضا و رغبت
بیعت خصوصًا امثال ان حضرات سے ممکن نہین علی الخصوص بنظر اسکے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کے کتاب الایمان باب علامات المنافق مین چند احادیث نبوی اس مضمون کی موجود ہین کہ یہ
اوصاف اربعہ علامات نفاق سے ہین پس ان دونون حدیثون کو ملانے سے بایں نہج کہ ایک کو
صغری اور دوسرے کو کبری قرار دین یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ حضرت شیخین باعتقاد جناب امیر و حضرت
عباس مین منافق تھے پس باوجود اعتقاد منافقیت کیونکر برضا و رغبت ان سے محبت و بیعت
آنحضرت سے واقع ہوگی فاعتبروا یا اولی الابصار اور خود نفس جناب امیر کی کتابون مین
موجود ہی کہ بعد واقعہ سقیفہ و بیعت چند منافقین بر دست خلیفہ [illegible] و سرکم
کمافی شرح المقاصد وغیرہ اور صاحب [illegible] اعلی المقاصد نے ایک جماعت کثیر کو مہاجرین
و انصار سے منکرین و کارہین خلافت ابوبکر سے کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا ہے من شاء
تفصیل المقام فلیرجع الیہ انتہی ما افادہ بالجملہ یہ بیعت ایک امر ہے جو آپ ہی کی کتابون سے باطل ٹھہرتا ہے
اور بفرض محال اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس سے باایمان ہونا نہین ثابت ہوتا اس لئے
کہ عدد متابعین یزید پلید کو ملاحظہ فرمائیے کہ کتنے تھے کہین خلیفہ کے متابعین سے زیادہ تھے بلکہ
ایک خلیفہ زادہ عبداللہ ابن عمر جو ولی عہد تھے اوسکی بیعت پر ثابت قدم اور راسخ دم تھے چنانچہ جب اہل مدینہ
نے خلع اوس پلید کا بسبب قبائح افعال اور شنائع اعمال کے چاہا تھا تو خلیفہ زادہ نے
حدیث ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ پڑھکر خلع سے منع فرمایا کما فی صحیح البخاری
حالانکہ ایک جماعت کثیر اہلسنت کی مثل علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی اور امام احمد بن حنبل

وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کفر وارتداد یزید کو بنص صریح لکھتے ہین پس جو شناعت کہ آپ نے
شیعون پر لازم کی ہے لازم آتا ہے کہ یہ علما بھی آپ کے بسبب تکفیر یزید شریک اوس شناعت
مین ہون **قولہ** خلیفہ بنانیوالے دس بیس **اقول** بقول تفتازانی شرح مقاصد مین اصل بنانیوالی
دو شخص تھے جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور اونکے دس بیس منافق اور بھی شریک تھی کہ کلاب جیفہ
دنیا تھی اور اون شیطانون نے پہلی سو دو سو کی راہ ماری اور اون سو دو سو نے پھر ہزارونکی
راہ ماری اور اخوان ابلیس نے طرح طرح کے تلبیس سے لوگونکو راہ راست سے پھیر اکسیکو طمع بنیا
دکھائی شام و یمن کی حکومتونکا وعدہ کیا کچھ لوگونکو بوضع احادیث مکذوبہ فریب مین لائے کہین
کہا کہ جناب رسولخدا نے حکم غدیر خم منسوخ فرمایا کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا النبوۃ والخلافۃ
لا تجتمعان فی بیت کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا ہے اللّٰہم لا تجعل الخلافۃ فی
ولد علیؑ کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوالی باولیاء کما اقر بہ ابن
ابی الحدید بکونہ فی صحیح البخاری وان لم یکن الآن موجوداً بل اخرجہ ابناء
الخوارج کما اخرجوا حدیث الغدیر اور کبھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کو اس امر کے متحمل
ہونے سے انکار ہے اور اسی لئے شریک سقیفہ نہوئے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز و تکفین جناب
خاتم النبیین تھے کبھی کہا کہ جناب امیر بسبب صغر سن کے لائق اس عہدہ کے نہین ہین الغرض
سو سو طرح کے مکر و فریب سے سامریان امت نے بہکایا اور دنیا طلبونکو اپنے دام فریب مین لائے
یہانتک کہ اجلاف غالب اور اشراف مغلوب ہو گئے **قولہ** بلکہ لاکھون تھے **اقول** لاکھونکا
مجتمع ہونا سقیفہ مین بلکہ مدینہ مین بیعت ابوبکر کے لئے خلاف عقل و نقل ہے کاش اس دعوی پر
کوئی جھوٹھی دلیل بھی بیان کی ہوتی **قولہ** بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ **اقول** اس روایت
کاذبہ موضوعہ کا کچھ نشان بھی دیا ہوتا اور بعد اسکے یہ بھی ثابت کیا ہوتا کہ یہ لاکھ سے زیادہ
اپنے شہرون اور قریات کو چھوڑ کر ابوبکر کی بیعت کیواسطے مجتمع ہوئے تھے پھر یہ بھی ثابت کیا ہوتا
کہ سب مصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نہ تھے بلکہ سب نے برضا و رغبت

بیعت کی اور حضرت عمر دروازہ جناب سیدہ پر آگ اور لکڑیان لیکر ناحق وبیکار بیکسونکو ستانی اور مینا اپنا
شعلہای جہنم سے جھلسانے کو گئے تھے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے **اقول** کیون اسقدر
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے کتاب تذکرۃ الائمہ ہرگز مولانا سے مجلسی کی نہین ہی پہلے
اعتبار اوسکا قول سے کسی شخص معتبر کے ثابت کرلیا ہوتا تب اوسکی نسبت کا قصد کیا ہوتا
قولہ ایک کافر کو اپنا سردار **اقول** یہ دعوی بھی بلادلیل ہے کہ کافر کو مطلقًا سردار بنانا کفر ہی
اولا بدلیل آیت وحدیث بیان کرنا چاہیے بعد اوسکے حکم کافر ومنافق کا من جمیع الوجوہ ایک ہی
اسکو بدلیل ثابت کرنا چاہیے بعد اسکے امور دینیہ کا سردار بنانا اسکو ثابت کرنا چاہیے بعد اسکے
کل نے برضا ورغبت بنایا یہ بھی ثابت کرنا چاہیے ان سبکے بعد جو کچھ گفتگو کیجیے تو ہم سنین کہ آپ کیا
بکتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ایک منافق نے ایک منافق کو باعانت چند منافقین مومنون پر
بجبر وقہر حکمران بنایا جیسا سلاطین جہان حکمران ہوتے ہین نہ یہ کہ مومنین نے بنایا **قولہ** جو بحار الانوار
کے **اقول** یہ کلام مدخول ہے بچند وجہ اولًا ایک کتاب معتبر کا نام لینا اور نقل کرنا عبارت کا
کتاب مجہول مشہور غیر معتبر سے بھی ایک خدع ہی ثانیًا مجتہد صاحب نے کسی جلد کا مجلدات بحار سے
ترجمہ نہین کیا ہے یہ جعلسازی اور افترا پردازی کفش دوز کی ہی آپکا قصور نہین ہی چنانچہ کتاب
مستطاب استقصا مین اس بارہ مین کفش کاری کفش دوز عمل مین آئی ہی ثالثًا لفظ جمیع
بیچ عبارت جمیع مسلمانان کے مستزادات پیر خائن وغادر سے ہی اور ظاہر ہی کہ بعد کی عبارت اس
خیانت پر دلیل ہے کہ اوسمین موجود ہی کہ مخالف اور بدعت کنندہ آہ پس اگر جمیع مسلمانون نے
بیعت کی تو مخالفت اور بدعت کنندہ کون لوگ تھے کیا مشرکین یا یہود ونصارے کو جمیع مسلمین نے
بیعت ابوبکر کی مخالف وبدعت کنندہ سمجھا تھا وعلی التنزل جمیع مسلمانان سے مراد وہی اجلاف
دنیا طلب ہین کہ فریب مین چند منافقین کے اکراہ گمراہی اختیار کی اور اسمین کچھ شک نہین
کہ ہر زمانہ مین دیندار کم اور سگان دنیا طلب بہت ہین اور مجازًا اکثر پر اطلاق جمیع شائع وذائع
ہے **قولہ** سبحان اللہ کیا دین وایمان ہی **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دین وایمان ہے

اہلسنت معاویہ کا کر کثرت سگان دنیا پر بھولے ہین صدیقون کو چھوڑ کر کذیبون کی محبت پر
پھولے ہین دین محمدی کو ذلیل وخوار کیا کہ شماتت گاہ یہود ونصارے ہوا چھہ لاکھ یزیدیونکو
مقابل مین بہتر حسینون کے مسلمان اور مہاجر و انصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کہتے ہین
اور پیر و مرشد اکی لعنت یزید سے منع کرتے ہین وانما قتل الحسین بسیف جدہ کہتے ہین
تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ولا تجد
الکذبہم الا قوما لدا **قولہ** اور جنین بنی ہاشم **اقول** ہمنے آپ ہی کی کتاب سے ابھی ثابت
کیا ہی کہ بنی ہاشم نے تخلف بیعت بکر سے کیا اور یہ مضمون صحیح مسلم مین بھی ہی ونقل مین
جامع الاصول الذی ہو جامع صحاح کم اور صحیح بخاری مین زبان عمر سے وما خالفنا الا علی والزبیر
ومن معہما موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی ہے کہ سادات اہلبیت از بیعت تخلف نمودند **قولہ**
صراحۃً وکنایۃً کافر بناتے ہین **اقول** فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا شیعونکی محبت ساتھ اہلبیت کی ایسی دنیا مین شایع وذائع ہی کہ کفار تک بھی
جانتے ہین البتہ ابوبکر کو بسبب تخلف کرنے اہلبیت کی اوسکی بیعت سے صراحۃً وکنایۃً ہر طرح سے
کافر بناتے ہین والحمد للہ علی ذلک اور بعینہ اسی تقریر سے لازم آتا ہی کہ امام آپ کے احمد بن حنبل
اور علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی وغیرہم من اعیان السنۃ کہ قائل بہ نفاق وعدم ایمان یزید پلید
ہین اور مع ذلک عبد اللہ ابن عمر اور جماعت کثیر نے صحابہ وتابعین سے بیعت کے تھے بلکہ بعض
اینمین سے بہ نہایت رایخ اوسپر تھے تو بسبب تعین ما قررتم ان سبکو کافر صراحۃً وکنایۃً بناتے ہین اور بنائے الصحابۃ کلہم عدول کو ڈہاتے ہین

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چھٹوین دلیل ہمکو ابوبکر صدیق رض کے ایمان کے اثبات مین زیادہ دلائل بیان کرنے
کی ضرورت نہین ہی اسلئے کہ خود علماء شیعہ نے یہ سمجھکر کہ اونکے کفر کا دعوی ایسا بیہودہ ہی کہ اوس سے
سننے والے کو تعجب ہوتا ہی اُس سے انکار کیا اور اپنے اون علما کو جنہون نے ایسا دعوی کیا ہے
خود جھٹلایا اسلئے ہم اونکے اون اقوال کو نقل کرتے ہین قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین

ہین فرماتے ہین کہ نسبت تکفیر بجناب شیخین کہ اہل سنت والجماعت بہ شیعہ نمودہ
اند سخنے است بی اصل کہ در کتب اصول ایشان ازایشان اثرے نیست ومذہب
ایشان ہمین ہست کہ مخالفان علی فاسق اند ومحاربان او کافر جناب مجتہد صاحب
قبلہ وکعبہ اس قول کے جواب مین ذوالفقار مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نماند کہ این
کلام بر تقدیر صحت وصدور آن از فاضل قادح مقصود ما ومفید مطلب او نمیشود
زیراکہ سابق گذشتہ کہ فاسق در مقابلہ مومن اطلاق شدہ پس فرق میان کفر و
فسق ہمین است کہ کافر نجس است در دنیا ومخلد است فی النار در عقبی و فاسق
بسبب انکار یکی از ضروریات مذہب باشد مخلد در نار خواہد بود گو در دار دنیا
احکام مسلمین بسبب اقرار شہادتین براو جاری شود لیکن اس عبارت مین حضرت
قبلہ وکعبہ نے یا تو غلطی فرمائی یا دیدہ دانستہ اغماض کیا اسلئے کہ یہ فرمانا کہ بر تقدیر صحت
وصدور آن از فاضل کا مطلب سمجھ مین نہین آیا کہ اس قول کو قاضی نوراللہ شوستری
کے حضرت نے تسلیم کیا ہے یا اوس سے انکار فرمایا ہے ایسے گول گول عبارت
لکھنے سے سوائے اسکے کم فہم جاہلون کو مغالطہ مین ڈالنے سے دوسرا فائدہ
نہین تھا اگر یہ عبارت مجالس المومنین مین موجود ہے تو بر تقدیر کہنا کیا معنے اور اگر یہ
عبارت اوسمین نہین ہے تو صاف اوس سے انکار فرمایا ہوتا اور صاحب
تحفہ اثنا عشریہ کی طعن وتشنیع مین موافق اپنی عادت کے دوچار ورق سیاہ
کئے ہوتے شاید حضرت نے مجالس المومنین نہین دیکھی ہوگی اسلئے نہ انکار کیا
نہ اقرار بہرحال ان الفاظ سے قبلہ وکعبہ کی اوس عبارت کا موجود ہونا پایا جاتا ہی
اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو وہ مجالس المومنین مین دیکھ لے رہا جواب جو مجتہد
صاحب نے دیا ہی وہ بھی ایسا ہی کہ اوس کے معنی سمجھ مین نہین آتے اسلئے کہ
قاضی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ تکفیر شیخین ہمارے اصول کے مخالف ہی

اور حضرت مجتہد صاحب اوسی کو ثابت کرنے مین پس یا خطاء اجتہادی قاضی صاحب
سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین یا مجتہد صاحب سے کہ وہ اوسکو ثابت
کرتے ہین یا شاید درمیان کفر اور ایمان کی ایک تیسرا مرتبہ اثبات فرمایا چاہتے ہین
جسکا نام اون کی اصطلاح مین اسلام ہے جسکے معنے نفاق کے ہین یعنی ظاہر مین
کلمہ پڑھنا اور باطن مین کافر ہونا اسلیئے ہمکو لازم ہوا کہ اس تیسرے مرتبے پر بھی نظر
کرین اور اوسکی ابطال کے دلائل پر غور کرین اسلیئے ہم مجتہد صاحب کی روح سے
اور اونکے مقلدین سے استفسار کرتے ہین کہ اس تیسرے مرتبہ کو قائم کرنے سے کیا غرض
ہے آیا یہ کہ خلفاء ثلثہ کی ایمان سے انکار کیا جائے اور اونکے اسلام کو تسلیم
کیا جائے اور اسلام کے یہ معنے مراد لیئے جاوین کہ وہ ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن
مین منافق یا کہ وہ دل سے بھی مثل زبان کے پیغمبر صاحب کے نبوت کو تصدیق
کرتے تھے مگر امام برحق کے امامت کے منکر تھے اور اونکے حقوق کے غاصب
اور اونپر جائر تھے اور چونکہ امامت اصول دین سے ہے اسلیئے بسبب انکار ایک اصل
کے اصول دین سے وہ ایمان کے دائرہ سے خارج تھے یا سوا اسکے اس
تیسری مرتبہ کے قائم کرنے سے اور کچھ مقصد ہے بہر حال اور کوئی دوسرا فائدہ تو سمجھ مین
نہین آتا اسلیئے امر اول کو تسلیم کر کے اوس سے بحث کیجاتی ہے پس اگر خلفاء ثلثہ کے
ایمان سے اسوجہ سے انکار ہی کہ وہ صرف ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین توحید
اور نبوت سے بھی منکر تھے جیسا کہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ حضرات شیعہ
کس حساب مین ہین اونکا امام مہدی فرماتے ہین کہ ظاہر مین وہ کلمہ گو تھے اور باطن
مین کافر جیسا کہ ملا باقر مجلسی نے رسالہ رجعیتہ مین حضرت امام کیطرف منسوب کر کے
یہ قول لکھا ہے کہ آنحضرت ازروئے گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند از برائے طمع اینکہ
شاید ولایتی وحکومتی حضرت بایشان بدہد ودر باطن کافر بودند پس اسکا جواب اور یہم

دے چکے اوسکا اعادہ ضرور نہین اسی واسطے اس قول سے اکثر علمائے شیعہ نے انکار کیا اور جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکو خود اونھون نے نامنصف فرمایا جیسا کہ ملا عبد اللہ جو علمائے شیعہ سے ہین اظہار حق مین فرماتے ہین کہ انکار کرنا ابو بکر صدیق کے ایمان سے انصاف سے بعید ہے وہذہ عبارتہ جواب گفتن این سخن بار تکاب آنکہ در سبق ہجرت ایمان شرط است وآن شخص یعنے ابو بکر معاذ اللہ ہیچ وقت ایمان نداشتہ حتی قبل از سنوح ناخوشی یا امیر المومنین از انصاف دور است اور ملا عبد الجلیل قزوینی کتاب نقص الفضائح مین لکھتے ہین کہ اما ثنائے خلفا پس بران انکارے نیست بزرگانند از مہاجرین والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان اور پھر دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ اما آنچہ سیرت ابو بکر وعمر ودیگر صحابہ بیان کردہ مجملے است مفصل آن را خلاف نکردہ اند شیعہ الا درجہ خلافت وامامت را کہ شیعہ انکار کنند در ایشان کہ درجہ امامت نداشتند وان فقدان عصمت ونصوصیت وکثرۃ علمی است اما صحابہ رسول ایشان را دانند واز درجہ شان نگذرانند

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عبارت مجالس المومنین سے استدلال کرنا مخاطب خوش فہم کا اوپر عدم کفر حقیقی شیخین کے عجیب وغریب ہے کفر ظاہری شیخین کا کہ عبارت ہوا انکار ظاہری شہادتین سے کوئی شخص ہمارے علما سے قائل نہین ہوا ہے اور کسی نے نہین کہا کہ ثلثہ مشرکین سے تھے اور جناب رسولخدا خود فرما گئے ہے کہ لست اخشٰی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشٰی علیکم الدنیا کما فی صحیح المسلم یعنے تمہارے لئے مین اس بات سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے لیکن دنیا تمکو گمراہ کریگی پس مبحوث عنہ درمیان شیعہ وسنی ایمان حقیقی ثلثہ ہی کہ اہل سنت اوسکے مدعی ہین اور شیعہ اوسکے منکر ہین اور ایمان ظاہری کے قائل اور عبارت مجالس نہین دلالت کرتی ہے مگر اوپر نفی کفر ظاہری کے نہ اوپر نفی کفر حقیقی

اور بعد مراجعت طرف کتاب مجالس کے معلوم ہوا کہ کلام مخاطب بتنی ہے اور چند
خدع وخیانت کے کما سمجھی قولہ زیادہ دلائل اقول ہم بھی کہتے ہین کہ زیادہ کی ضرورت
نہین ہے مگر چونکہ دعویٰ بے دلیل قابل سماعت نہین ہے اسلئے ایک دلیل تو بیان کرنا
ضرور ہے اور ابتک تو حضور نے سوائے ہفوات کے کوئی دلیل ایمان ابوبکر پر نہین
بیان کی اور اپنی ہفوات کا جواب دندان شکن آپ نے پایا کہ جہان آپ نے نام
ایمان کا لیا وہین سے ہمنے اونکا کفر ثابت کر دیا کاش ایک دلیل ٹوٹی پھوٹی سی بھی ثلثہ
کے ایمان پر کہ جس سے کفر نہ نکلتا ہو بیان کر دیتے وانی لک ہذا قولہ علمائ شیعہ نے
اقول علمائ شیعہ جو سمجھے ہین وہ قیامت تک وہی سمجھتے چلے جائینگے اور ثلثہ کی جان
اور سنیونکا جلانا ہرگز ہرگز نہ چھوڑینگے آپ ہزار راہ زنی اور خدع اور فریب کیجیے مگر
شیعہ راہ راست کو نچھوڑینگے ایمان ثلثہ کی کبھی قائل نہونگے ہر چند مکر و فریب آپ
جاہلون سے کہیے کہ فلان عالم اور فلان مجتہد ثلثہ کو مومن کہتے ہین مگر اونکو باور
نہوگا اور وہ سمجھ جائینگے کہ آپ فریب کرتے ہین محال ہے کہ کوئی شیعہ اونکو مومن کہے
اگر جہلائے شیعہ اور کچھ نہ سمجھینگے تو اتنا سمجھ لینگے کہ اگر کسی عالم نے کہا بھی ہوگا تو مومن اوس
قسم کا کہا ہوگا جسمین آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہوا کرتا ہے یا مومن بمعنی جولاہہ کہا ہوگا
اگرچہ اسمین کسیقدر غلطی ہوگی کہ بزاز کو یا چڑی مار کو جولاہہ سمجھنا ہوگا قولہ انکار کیا ہے
اقول کسی شیعہ نے انکے کفر حقیقی سے انکار نہین کیا ہے آری کفر ظاہری سے
بسبب اقرار ظاہری لبشہادتین انکار کیا ہے پس کفر حقیقی متفق علیہ ہے اور ایمان
ظاہری بھی متفق علیہ اور کفر نجاستی فی بعض الاحیان مسائل نظریہ فقہیہ سے ہے کہ اہل نحلہ
صاحب رسالہ کو اوس سے نفیا و اثباتا کچھ فائدہ نہین ہے اسلئے کہ مورد ملائم ہونا کفر
حقیقی پر مبتنے ہے نہ نجاست و طہارت ظاہری پر اسی سبب سے منافقین مورد
لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ تھے اور لبسبب ایمان ظاہری کے ظاہر مین محکوم نجاست

نہ تھی۔ قولہ یا غلطی فرمائی یا دیدہ اقول نہ غلطی فرمائی نہ اغماض کیا غلطی آپ کے فہم کی
ہے کہ صاف صاف بات بھی سمجھ مین نہین آتی بالتصریح بیان کردیا کہ مقصود مولانائے
شوستری نفی کفر سے نفی کفر حقیقی نہین ہے بلکہ نفی کفر ظاہری اسلامی ہے کہ ظاہر مین
اقرار لشہادتین کرنے سے احکام مسلمین ثلثہ پر جاری تھے گو حقیقت مین لبسبب نہونے
ایمان حقیقی کے کفر حقیقی مین گرفتار تھے قولہ سوائے ہم کم فہم جاہلون اقول بجائے
کم فہم اگر نافہم فرماتے تو اقرب بصواب تھا آپ کے ہوا خواہ یہ سمجھین گے کہ آپ ہضم لنفس
کرکے یہ کلمہ فرماتے ہین مگر شیعون کو تو آپکی نافہمی اور جہالت مین کچھ شک ہی نہین ہی
اور وہ حق پر زبان جاری کہینگے ہان آپکی جہالت مین اور بازاریون کی جہالت مین
اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ پیادہ رو وادی جہل بسیط ہین اور آپ مرکب جہل مرکب پر
سوار ہین قولہ دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے اقول سیکڑون مقامون مین سیاہی
اوراق سے منہ صاحب تحفہ مسروقہ کا اور اوسکے سلف و خلف کا سیاہ کرچکے اور اونکو
کذب و افترا کو ثابت کرچکے مگر اونکے اتباع ایسے بیغیرت ہین کہ اپنے منہ کی سیاہی نہین
چھوڑاتے اور ہرگز نہین شرماتے اور وہی گایا ہوا راگ مثل گدھی کے بھاگ کے گاتے
ہین اور چونکہ نقل مرید کاذب و غادر و خائن محل اعتماد نہ تھے اس لئے یقین اس عبارت
کے اوسیطرح پر ہونیکا نہ تھا اور چونکہ جواب اوس عبارت موجودہ کا بدون مراجعت
الی الکتاب ظاہر تھا اسلئے رجوع کرنا طرف کتاب کے تضیع اوقات غریز سمجھے قولہ موجود
ہونا پایا جاتا ہے اقول ابھی خود کہتے ہین کہ نہ انکار کیا نہ اقرار پھر خود ہی کہتے ہین کہ موجود ہونا
پایا جاتا ہے اگر موجود ہونا پایا جاتا ہے تو یہی فرمائے کہ اقرار کیا ۹ این تناقض در تکلم
کے رواست قولہ وہ مجالس المومنین دیکھے اقول حسب ارشاد سراپا ارشاد کہنے
کتاب مجالس ہین دیکھا تو وہ نیا نہین کہ جسکا ذکر ہے ابھی کیا معلوم ہوئین اگر کچھ بھی غیرت ہو تو
چلّو بھر پانی مین ڈوب مرو اور پھر سارق دہلوی کی راہ پر نہ چلو کہ وہ گیا و ہر دم بکبر و فریب مسا

اور بڑا جھوٹھا دغاباز ہے وہ کید آپکے کہ مصداق اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظیم ہین اور کید
شیطان بمقابل اوسکے ضعیف ہے یہ ہین ایک یہ کہ مخاطب ذی توحتماً اور شاہد اونکی بساطی صاحب نے
بھی کہ اکثر مایہ لبساط اونکا انہین کی بساط کا ہے فرمایا کہ قاضی نوراللہ مجالس مین فرماتے ہین حالانکہ بعد
مراجعت معلوم ہوا کہ قاضی علیہ الرحمۃ خود نہین فرماتے بلکہ ایک شخص کی عبارت کو ناقل ہین پس نسبت
فرمانیکے طرف قاضی علیہ الرحمہ کی دینا کذب وافترا ہے مگر یہ کہ فرمائیگے لفظ نقل کا لمعنی فی بطن الشاعر
آپکے پیٹ مین ہے اور معنے فرمانیکے یہ ہین کہ نقل فرماتے ہین لیکن یہ تاویل علیل ہے مخالف
اوس تصریح کی ہے کہ بعد اسکے آپ فرماتے ہین کہ یا افتار اجتہادی قاضی صاحب سے
ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین انتہی وستسمع جوابہ عنقریب دوسرے یہ عبارت
واقع ہے جواب مین ایک خارجی کے کہ اوسنے کہا ہے کہ رافضی ابوطالب را باظہور کفرش
مومن گویند وابوبکر وعمر را باہمہ قدمہای صدق ایشان ورنج ایشان در دین خدا کافر دانند حقیر کہتا ہے
کہ خدع وفریب مین یہ خارجی بھی آپکا اُستاد ہے کہ شیعون کی طرف نسبت تکفیر شیخین
ایسے گول عبارت سے کہ باہمہ صدق ایشان ورنج ایشان در دین خدا کرتا ہے تا لوگ
سمجھین کہ شیعہ باوجود اعتقاد تصدق کاذبین غادرین اور رنج فرارین من الغزوات
کالاحد والخیبر وحنین شیخین کو کافر جانتے ہین حالانکہ شیعہ ان دونون مین سے ایک کو بھی
نہین مانتے علی الخصوص بلحاظ لفظ ہمہ بالجملہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ اوسکے جواب
مین بعد اثبات ایمان ابوطالب علیہ السلام کہ مثل مومن آل فرعون مصداق یکتم ایمانہ
تھے فرماتے ہین واما انکہ نسبت تکفیر ابوبکر وعمر بشیعہ نمودہ سخنی است بے اصل کہ در
کتب اصول ایشان ازان اثرے نیست الی آخر ما قال پس سیاق عبارت کو
جو قرینہ اوپر فہم مراد کے ہے چھوڑ دینا اور کلام کو ابتدائی ٹھہرانا خدع وفریب اعظم اشقیا کا
ہے اور محصّل مضمون عبارت فریقین کا یہ ہے کہ معترض خارجی ناصبی کہتا ہے کہ شیعہ
ابوطالب کو باوجود کفر ظاہری کے مومن کہتے ہین اور شیخین کو باوجود ایمان ظاہری کے

کافر کہتے ہین عجیب فرماتے ہین کہ ایمان ظاہری کے راہ سی شیخین کو ہم ہرگز کافر نہین
کہتے اور ابوطالب کو کفر ظاہری کی راہ سی مومن نہین کہتی بلکہ ایمان حقیقی اور کفر حقیقی کی راہ سے
مومن کو مومن اور کافر کو کافر کہتے ہین گو ظاہر بینون کی نظر مین خلاف اسکی نظر مین آوے
اور دلیل اسپر یہ ہی کہ چونکہ متبادر لفظ کفر سی انکار شہادتین ہی کہ معبر بکفر اسلامی ہی اسلئے
ہم مخالفین جناب امیر کو معبر بفاسقین کیا کرتے ہین کہ اطلاق اوسکا مقابل مین مومن
کے آیا ہی لقوله تعالی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون پس مراد
فسق سی نہین ہی مگر کفر ایمانی کہ اعم ہی کفر اسلامی سی لأن بین الاسلام والایمان عموما
وخصوصا مطلقا فیکون نقیضاهما بالعکس کما تقرر فی المیزان الحاصل ثلثہ کے کفر اسلامی کے
کہ عبارت انکار شہادتین سی علانیۃ ہی ہم قائل نہین ہین آری محاربین جناب امیر المومنین
کہ مثل اصحاب جمل وصفین بمودائے یا علی حربک حربی کی کافر اسلامی کہسکتے ہین تیسری
تبدیل لفظ ابوبکر و عمر بلفظ جناب شیخین فقط فریب عوام کے لئی ہے تاکہ عوام گمان کرین کہ
مولانا شوستری جو شیعونکی بڑے عالم ہین کفر ثلثہ کا انکار کرتے ہین اور اونکو بتعظیم
وتکریم یاد کرتے ہین حالانکہ کل کتب جناب مولانا شوستری از بائے بسم اللہ تا تائے
تمت اثبات کفر و نفاق سی ثلثہ کی بھرے ہوئی ہین مفتح کتاب مجالس المومنین مین
بعد ذکر حدیث قرطاس کے جو اول دلیل اوپر نفاق کے ہی فرماتے ہین والآ بر ہر عاقل
متامل مشتبہ نیست کہ آن حریفان دغا و روباہان معرکہ دغا در ایام حضرت رسالت
ہموارہ انتظار این فرصت داشتند تا آنکہ بعد آنحضرت علم مخالفت اہلبیت برافراشتند
وبنا بر طمع جاہ و غلبہ ہوا آنچہ از دیدہ و شنیدہ بودند نادیدہ و ناشنیدہ انگاشتند الی آخر
ما افاد ولقد اجاد فیما افاد **قوله** رہا جواب جو مجتہد صاحب **اقول** جو جواب جناب غفرانمآب
علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا ہی وہ بہت معقول جواب اور قاطع شبہات ذوی ناب اولی
الاذناب ہی اور جو آپ کی سمجھ مین نہین آتا ہی وہ قصور فہم آپکا ہی جیساکہ مسئلہ کلالہ

باوجود سمجھانے جناب رسولخدا کے حضرت عمر کے فہم مین نہ آیا قولہ اسلئے کہ قاضی صاحب

اقول قاضی صاحب نے نہین کہا بلکہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ نے کہا ہو کہ شیخین کی

تکفیر بکفر اسلامی ہمارے اصول کے خلاف اور مجتہد صاحب اوسکو نہین ثابت کرتی

ہین بلکہ کفر ایمانی کو ثابت کرتے ہین پس دونون قولون مین آپسمین تناقض نہین ہے

کہ ایک خطا ٹھہرایا جاوے تناقض کے وحدات ثمانیہ مین سے وحدت اضافت بھی ہی

پس خطا آپکی ہی کہ قولین متحدین فی المآل کو تناقض سمجھتے ہین اور تعریض بلفظ اجتہادی

جو کی ہی پس مسئلہ فرعیہ مختلفہ نہین ہی بلکہ اصولیہ متفقہ ہی پس ایسے مقام مین ذکر اجتہاد کرنا

یادوہ اجتہاد ابوبکر وعمر وعثمان خلاف نصوص صریحہ قرآن وفرمودہ سید الانس والجان

رسول ملک منان ہی کہ جس سے منع قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ ہوا اور گھر اہلبیت کا

جلایا گیا اور خیار صحابہ مثل ابوذر وعمار پر جوتی اور لاتین اور کوڑے پڑے اور جلاوطن

کیے گئے اور یادوہ اجتہاد مجتہدہ جملیہ اور مجتہدہ صفینیہ کا ہی جس اجتہاد نے لاکھون کی جان لی سبحان اللہ

کیا کیا اجتہاد تھے کہ نص صریح بلکہ اصرح کی ہوتی ہوئی اوس اجتہاد نے بنیاد بے عرب کی بیخ دین

کھود کے پھینک دی اور الحرب اکل العرب والعرب من الحرب ضرب مثل مشہور ہوئی

پس جب کل عرب کا یہ حال ہوا تو خاندان رسالت کو کون پوچھتا ہی قولہ یا شاید

درمیان کفر وایمان کے اقول آپ ایسے ننھے نادان یہان نکلے کہ کچھ نہین جانتے

داہنا بایان کون ہی اسکو بھی نہین پہچانتے تمکو بسنت کی کیا خبر اسکی خبر نہین کہ ایکمرتبہ

درمیان کفر ظاہری اور ایمان حقیقی کے ہی بلکہ ایک نہین جمعًا ورفعًا دو کہنا چاہیے شاید

وکاش کو اس مقام مین کچھ دخل نہین ہی بلکہ یقینًا وحتمًا خود جناب باری نے درمیان کفر اور

ایمان کے ایکمرتبہ نفاق کا ٹھہرایا ہی اور مذبذبین بین ذالک لاالی ہولاء ولاالی ہولاء فرمایا

ہے اور منافقین کو اخوان کافرین بنایا ہی الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم

الذین کفروا قولہ اسلام ہی جسکے معنی نفاق کی ہین اقول کیا سمجھ سے کہانتک سمجھائے

اری حضرت اسلام کے معنے نفاق کے نہین ہین یہ کس کودن نے آپکو پڑہایا ہی یہ کس
گدھے نے آپکو سمجھایا ہی بلکہ اسلام اعم ہی نفاق سے اور ایمان سے قولہ استفسار کرتے ہین
اقول آپ ناحق استفسار کرتے ہین ہملوگ ہزار کہین اور آپکی تسکین کے لئے ہر بن مو سے
عرق ریزیان کرین مگر حضور والا کی سیری ہمسے نہو گی آپ جناب کبریا سے بصد تضرع و التجا
دعا کیجئے کہ روح پر فتوح ثلثہ کو دست زبانیہ سی اسقدر مہلت دی کہ آپ اونہین سے
جاکر پوچھ لیجئے کہ تم کس قسم کے منافق تھے اور کیسے مرتد تھے قولہ کیا غرض ہی اقول غرض نفاق و ارتداد ثلثہ ہی
آپ لومڑی کی چال کیون چلتے ہین سیدھی راہ کیون نہین چلتے غرض شیعونکی بہت ظاہر
ہے کہ ثلثہ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان تھے حقیقت مین بے ایمان تھے پر وہ ایمان ظاہری
مین نزدو غا کھیلے ہین جناب نبوی کو تا دم وفات ایذائین پہونچائین یہ باہر ایذا پہونچاتی
تھے بیٹیان انکے گھر مین ایذائین دیتی تھین چنانچہ کلام اللہ مین سورہ تحریم اسپر ناطق ہی
اور بعد وفات آنحضرت کے اونکے اہلبیت کے ایذا دینے سی بھی اونکو ایذا پہونچائی اور
مورد انّ الذین یؤذون اللّٰہ و رسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا و الاخرہ ہوئی مصدق
اسکا یہ ہی کہ قیامت تک خدا نے اونکو مورد ملامت یک خلق کثیر کا کہ گنتی اونکی کرورونکی
بھی شمار مین نہین آسکتی بنایا ہی قولہ یا کہ وہ دل سے اقول یہ تردید فاسد ہے
کیا ضرورت اسکی ہی کہ اگر امامت کی منکر ہون تو مصدق نبوّت دل سی ہون کیون نہین
جائز ہی کہ زبان سی آدائے شہادتین کرتے ہون اور دل سے نہ مصدق نبوت ہون
اور نہ مصدق امامت قضیتین مانعۃ الجمع نہین ہین کہ تردید کچھ مصرف رکھتی ہو اور در واقع
امر ایسا ہی ہے کہ حضرات ثلثہ آپکے ایسے جامہ زیب اور نیک تن ہین کہ جملہ اقسام اضداد
ایمانی کے معدن اور جملہ نقائص حسن و خوبی کے مخزن ہین یہان ہیچ عیب شرعی کی
جگہہ بیچارہ عیب شرعی بھی بہت کم ہین قولہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین اقول اکثر
کیون فرماتے ہین کل کہئے اور اکثر کے مقابل مین جن بعض کو آپ مخالف اکثر قرار دینگے

وہ اپکی فہم کی غلطی ہوگی جیسا کہ آپ زجانا ہی اور پھر جانے کا **قولہ** امام مہدی فرماتے ہین
اقول فقط صاحب الزمان علیہ السلام نہین فرماتے بلکہ ہمارے نزدیک اجماع کل
اہلبیت طاہرین علیہم السلام اسی پر ہی اور یہی ایک دلیل اجمالی شیعون کے لئے واسطے
ابطال آپکے قول کے کہ بعض علما پر آپ تہمت اقرار ایمان ثلثہ کرتے ہین کافی ہی **قولہ** پس
اسکا جواب ہم اوپر دیچکے **اقول** پس اوسکے جواب الجواب کے منیخ ہم بھی اوس اوپر کے نیچے
ٹھونک چکے اوسکا اعادہ ہمکو بھی ضرور نہین ہے **قولہ** اسی واسطے اس قول سے اکثر علماء
شیعہ **اقول** چار سطر پہلے آپ فرما چکے ہین کہ انکار ایمان ثلثہ اکثر حضرات شیعہ فرماتی ہین بلکہ شیعہ
کس حساب مین خود اونکے امام مہدی فرماتے ہین اب فرماتے ہین کہ اکثر علما نے
انکار ایمان ثلثہ سے انکار کیا پس اگر منکرین اور منکرین منکرین دونون اکثر ہین تو اقل
کہان ہین سچ ہی کہ دروغگورا حافظہ نباشد اور اگر کہئے کہ اکثر شیعہ سی ہمنے عوام شیعہ مرادلی
ہین تو آپ کی خوش لیاقتی ہی کہ خواص کا دامن چھوڑ کے عوام کا پکڑتے ہین اگر ایسی
پکڑ کیجیگا تو میان مشیر کے شاگردون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا **قولہ** جیسا کہ ملا عبداللہ
اقول نہ کوئی ملا عبداللہ کو علماء شیعہ سے جانتا ہی نہ کتاب اظہار حق کتب علماء شیعہ
مین مذکور ہی یہ مصنف اور مصنف سوائے بساط لبساطی صاحب کے اور کہین نہین
پایا جاتا ہی کسقدر بیغیرتی اور بےحمیتی بغرض ابلہ فریبی حضرات اہلسنت کی حصے مین پڑی
ہے کہ کتاب مستطاب ذوالفقار پر ناظر بلکہ بسفاہت مناظر بلکہ مجادل ومکابر ہین
اور اسمین صاف صاف ملا عبداللہ سے انکار ہی کہ ہم اونکو نہین جانتے وہ کوئی
ہمارے علمائے معتبرین اور مشہورین سے نہین ہین پس بغیر اثبات اعتبار اونکے
قول سی استشہاد کرتے ہین اور سخنان جواب دادہ کو بلا اشارت طرف رد جواب
کے بفخر ومباہات لکھتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ سُنی جہال دیکھکر تو واہ واہ خوش آمدی
کرینگے کہ جس سی حضرت مخاطب پھولے نہ سمائینگے مگر جب شیعہ دیکھین گے تو ان خیالی

اور پیغمبر ہتون پر سوا ے صد رحمت کی او کیا کہینگے **قولہ** وہذہ عبارتہ الی اخر العبارۃ

اقول معاذ اللہ کہ کوئی شیعہ بے ایمانی ابو بکر پر معاذ اللہ کہی جسکو خدا نی ایک تھوڑی سی بھی عقل دی ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ جو لوگ برا کہنے سے تحاشی نہین کرتی وہ اثبات بلا ایمانی سے کب تحاشی کرینگے بلکہ تحاشی کرنیوالون سے البتہ تحاشی کرینگے پس ایسی لوگون کے قول سے الزام شیعہ دنیا بجز بوالہوسی کہ کیا کہا جائے لیکن ہم جانتے ہین کہ ایسی بات کے جواب سی حضرات اہلسنت جان چراتے ہین اور کلام تنزلی پر جان لڑا تے ہین بہت خوب ہم اب علی التنزل کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ ایمان سے ایمان ظاہری مراد ہو اور ہماری علما ایمان ظاہری ثلثہ سے انکار نہین کرتے اور لکھتے ہین کہ ثلثہ مثل اخوان منافقین اپنے کے اذا لقوا الذین آمنوا قالوا اٰمنّا کا ایمان رکھتے تھے ظاہر کلام ملّا عبد اللہ مجہول بلکہ مفروض ناظر ہے طرف اسکے کہ بعد سنوح ناخوشی با امیر المومنین کر بیتی اور انکار نص جلے روز غدیر تھا وہ ایمان ظاہری بھی ثلثہ کے ہاتھ سی جاتا رہا اور داخل کفر بخاستی ہوگئے ہر چند یہ مسئلہ یعنی نجاست وطہارت کا مسائل نظریہ فرعیہ سے ہے کہ کس قسم کا کفر موجب نجاست ہوتا ہی مگر اس مقام پر ملائی مفروض کا قول آپ کو ضرر پہونچائیگا آپ بطمع نفع اوسکو ناحق بیان فرماتے ہین **قولہ** ملّا عبد الجلیل قزوینی **اقول** ان ملّا کا بھی قول مثل ملائے سابق کے درجۂ قبول سے معزول ہے پہلے اسنکے اور انکے اقوال کی مقبولیت اقوال معتبرین اور موثقین سی ثابت کرتے تب کچھ گفتگو کرتے اور کون شخص دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنی ملعونین کی ثنا گستری کریگا اگر اونکو شیعہ قابل ثنا سمجھتے تو کیون کچھ کہتے اور غایۃ ما فی الباب اونکا قول منقول غیر مقبول فی الجملہ خلفا کی بزرگی پر دلالت کرتا ہے اور ایمان سے اس مقام پر کچھ بحث نہین ہی اور بزرگی من حیث الدنیا بعد غصب خلافت وحصول سلطنت کے بنظر ظاہر اونمین پائیگئے تھی مثل بزرگی فرعون کے اور بزرگی بادشاہ کافر عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ توجیہ لفظ آل فرعون مین

مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ لفظ آل مقتضی عزت ومنزلت ہی اور من حیث الدنیا فرعون کیلئی
تھی پس فراعنہ آل محمد کو اگر اوس فرعون پر قیاس کرین تو کچھ بیجا نہین ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ از
درجہ صحابت نگذرانند یہ بھی بہت ٹھیک ہی یعنے مثل کل منافقین کے اونکو بھی داخل اصحاب
سمجھین پس اگر شیعہ درجہ صحابت سی ثلثہ کو نکالین تو مصداق حدیث صحابی صحابی کیونکر بناوین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

اور احتجاج طبرسی مین لکھا ہی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر ولست بمنکر
فضل عمر ولکن ابابکر افضل من عمر کہ مین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سی
انکار نہین کرتا لیکن ابو بکر عمر فاروق سی افضل ہین پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے
اور روایتون سے جن کو ہم نقل کرینگے حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان اور فضیلت
مین کون شک کر سکتا ہی پس یہ دعوی کہ ابو بکر صدیق باطن مین معاذ اللہ کافر تھے
خود علماء شیعہ اور ائمہ کبار کی احادیث سی باطل ہوا اور اگر اب بھی کسی کو شک ہووے
تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے کہ باوجود اس عناد اور تعصب کے جو اونکو خلفاء
ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح وثنا
مین خلفا کی موجود ہی چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق غلامونکو
مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے اونکو ازاد کر دیتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان
مین لکھا ہی کہ عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین
اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرہ وغیرہما واعتقہم کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی
شان مین ابو بکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر
خدا کی راہ مین ازاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابو بکر صدیق اپنے
مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے وہی
بڑا پرہیزگار بچیگا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا ہی پس تعجب ہے

کہ جو شخص اپنے مال سے مسلمان غلامون کو خریدی اور اونکو ازاد کرے اور اوسکی
شان مین خدا آیتین نازل کرے اور اوسکو اتقی الناس فرماوے اوسکی فضیلت اور
بزرگی بیکطرف اسکے ایمان سے بھی انکار کیا جاے اور ایسا شخص منافق اور کافر
سمجھا جاے غرض کہ ایمان اور اسلام مین ابوبکر صدیق کے کچھ شبہہ نہین رہا اور باقرار
علماء شیعہ اوسکا ثبوت ظاہر ہوگیا اب باقی رہا تیسرا امر کہ مراد ایمان سی اصول دین کو تصدیق
کرنا ہی اور چونکہ آمامت بھی ایک اصل اصول دین سے ہی اور اس سے ابوبکر صدیق منکر تھے
اس سے اونپر اطلاق ایمان کا نہین ہوتا اسکی تردید ہم بخوبی بحث آمامت مین کرینگے
انشاء اللہ تعالی لیکن ہمارے نزدیک ابتدائے زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین
مین داخل کرنا اور جو اوسوقت آمامت پر آئمہ اثنا عشر کے ایمان نہین لایا اوسکو مومن
نہ جاننا نادانی ہے اسلئے کہ جب پیغمبر صاحب نی نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کی دعوت
فرمائی تو اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی آئمہ کی
امامت کی تصدیق کی تکلیف کسی کو نہین دی بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی
اسلام کی دعوت صرف توحید اور نبوت کی تصدیق پر کی پس اوسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی
نہ تھا کہ کوئی اوسکو قبول کرتا یا اوس سے انکار کرتا اگر ہم غلط کہتے ہون تو حضرات شیعہ اپنی ہی
کتابون سے یہ بات ثابت کردین کہ جب اول اول پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثناء نے لوگون کو
اسلام کیطرف بلایا تو اونسے توحید اور نبوت کے سوا حضرت علی کی امامت کی تصدیق کو بھی
فرمایا حضرت علی خود اوسوقت لڑکے تھے کسی شخص سے اوسوقت پیغمبر صاحب نی نہین فرمایا
کہ جسطرح پر خدا کی توحید اور میری نبوت کی تصدیق تمہارے ایمان کے لئے ضرور ہی اسیطرح میری
چھوٹے بھائی علی کی امامت کی تصدیق بھی ضرور ہی اور جبکہ ایسا کسی سے اوسوقت نہین کہا
اور امامت کو اصول ایمان سے قرار نہین دیا تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار کرنا بھی اوس سے ثابت
نہین ہوتا اور جب یہ ثابت نہوا تو اونکے ایمان مین بھی کچھ خلل نہ آیا ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین

کہ آخر زمانہ نبوت مین خم غدیر پر جب خطبہ امامت علیؑ مرتضی کا پڑہا اور لوگون کو توحید اور رسالت
کے علاوہ امامت کا اقرار پر بھی دعوت کی اوسوقت امامت کا انکار گویا ایمان کے خلل کا سبب
ٹھہرا لیکن جبکہ اوسکا نام ونشان بھی نہ تھا اور کوئی لفظ امامت سے واقف تک نہ تھا اوسکو اوسوقت
اصول دین مین ٹھہرانا اور اوس سے ناواقف آدمی کو منکر قرار دینا اور اوسکے انکار کو اوسکے عدم
ایمان کا سبب کہنا بڑی نادانی ہے ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خم غدیر کی وقت حضرت علیؑ کی امامت سے دل مین انکار کیا اور بعد وفات پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا کے اوسکو ظاہر کیا یعنی خود امام بن بیٹھے تو ہم اسبات کو سن سکتے ہین لیکن اس سے
صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذالک اونپر ہوسکتا ہے اس سے اونکی اصل ایمان
مین جو اول اول لائے کچھ خلل نہین آسکتا اور ابتدائے زمانہ نبوت مین اونکا نہایت سچے دل سے
ایمان لانا اپنی حال پر قایم رہتا ہے رہا ارتداد اونکا یہ سبب غصب خلافت کا اسکو ہم بحث امامت مین بیان کرینگے ان شاء اللہ

یقول المتمسک بولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام
نے فرمایا حضرت سلامت یہ مقول مبول نامعقول آپکا مدخول ہے
بلکہ دخول متصل الوصول وستحق الحصول انظار ثواقب فحول سے آتا اولاً احتجاج طبرسی مین تو
فرمانا امام باقر علیہ السلام کا کہین نہین لکھا ہے مگر آپکے جناب ۔ جی صاحب نے کہین لکھا ہوگا
آپ اونہین سے نقل فرماتے اور کہتے کہ موجی صاحب نے لکھا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے
تا بمقتضائے العہدۃ علی الراوی پردہ رہ جاتا اور آپکا دامن عصمت اور عفت لوث تہمت سے
بچ جاتا اور قصور نافہمی وبے دانشی فقط طرف موجی صاحب کے عاید ہوتا کہ علماء حضرات اہلسنت
فقط عوام فریبی کے لئے مدعی اتباع اہلبیت علیہم السلام ہوتی ہین حالانکہ اکثر علما انکے نام
اہلبیت سے بھی واقف نہین ہیں اور القاب کو کون پوچھتا ہے اور جب حال علما یہ ہے تو جہلا کا کیا ذکر
ہے کتاب احتجاج مین ایک حدیث ابطال فضل ابوبکر و عمر مین احتجاجات ابو جعفر ثانی یعنے

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مین منقول ہی اوسکو ہمارے حضرت سمجھتے ہین کہ امام محمد باقر
علیہ السّلام سے منقول ہی اگر مبدر بحث مین لفظ ثانی پر نہین لحاظ فرمایا تھا تو خیر کرو ر تھا
لیکن طرفہ یہ ہے کہ خود بعد حدیث مین موجود ہی روی ان المامون بعد ما زوج ابنتہ
ام الفضل ابا جعفر علیہ السّلام کان فی مجلس وعندہ ابو جعفر علیہ السّلام
ویحیی ابن اکثم وجماعۃ کثیرۃ فقال لہ یحیی ابن اکثم ما تقول یابن رسول اللہ
الحدیث اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ کجا زمانہ مامون جسنے اپنی بیٹی سے عقد حضرت امام محمد تقی
کیا تھا اور کجا زمانہ امام محمد باقر علیہ السلام کہ اواخر سلطنت بنی امیہ مین تھی کہ اسوقت
مامون عباسی کے دادا کا بھی شاید وجود نہو گا پس ابو جعفر سے امام محمد باقر علیہ السلام کو
مراد لینا سوائے مضحکہ کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی ثانیاً یحیے بن اکثم کہ علمار متعصبین اہلسنت
مین سے تھا اور ذہبی اوسکی شان مین ان الاعتدال مین لکھتے ہین وحدث عنہ الترمذی
وکان من کبار الفقہار اور مثل اسکے ایک گروہ علمار اہلسنت اسکے حق مین لکھتے ہین اور
قاضی القضات تھا با اینہمہ گروہ عظیم اکابر علمار اہلسنت شہادت انکے لواطت اور حسن پرست
ہونیکی بھی دیتے ہین وکل ذلک مذکور ومثبت فی الاستقصار اور ایسا یہ مرد بلکہ نام ناصبی تھا کہ
حسب فرمائش سلاطین عباسیہ اور خوش آمدین اون شیاطین کی مقابلہ جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام سے کرنے کو امادہ اور اوس جناب کو الزام دینا چاہا مگر اوس حجت خدا نے خوب ہی
اس ناصبی کو عاجز و رسوا کیا بالجملہ بسبب ایسی ہی عادات خبیثہ کی امام محمد تقی علیہ السلام سے
مستعد مقابلہ و اضرار امام ابرار ہوا اور مجمع عام مین اون گروہ نواصب کے احادیث فضائل
ابو بکر و عمر کو پوچھنا شروع کیا بالغرض فاسد اسکے کہ وہ حضرت انکار کرین تو ارکین دولت عباسیہ
جو سب سنّی تھے وہ سنین تو ایک صورت فساد پیدا ہو اوس حضرت نے غرض فاسد پر
اوسکے متفطن ہوکر ابتدائے ذکر فضایل ابو بکر مین فرمایا کہ مین منکر فضل ابو بکر نہین ہون لیکن
یہ حدیثین جو تو فضائل ابو بکر مین بیان کرتا ہے غلط ہین اور اسیطرح ابتدائے ذکر فضائل عمر مین

بیان فرمایا کہ مین منکر فضل عمر نہین ہون لیکن یہ حدیثین جو فضائل عمر مین تو بیان کرتا ہی
وہ غلط ہین اور ظاہر ہی کہ مدار فضائل ثلثہ امثال انہین احادیث موضوعہ پر ہی پس جبکہ
ان احادیث کو حضرت نے غلط اور موضوع ٹھہرایا وما ثبت بہ الفضل کو باطل کر دیا تو پھر فرمانا کہ
مین اونکے فضل کا منکر نہین ہون بجز استہزا کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی جس طرح
جناب باری بعد ذکر طعام و شراب اہل جہنم کے فرماتا ہی کہ ذق انک انت العزیز الکریم
اکثر مفسرین نے فرمایا ہی کہ ذکر عزیز و کریم نہین ہی مگر بطور استہزا اور قرینہ اوسپر ذکر طعام
و شراب ذلت و خواری ہی ثالثا ہو سکتا ہی کہ مراد عدم انکار فضل سے فضل دنیاوی ہو
یعنے مین منکر اونکے اوس فضل کا نہین ہون جو دنیا مین اونہون نے ایک قلیل عزت
بسبب اکتساب سلطنت مسمی بخلافت کی حاصل کی جسطرح سے عزیز و کریم ہونا اہل جہنم کا
باعتبار اعزاز و اکرام دنیا کے ہو سکتا ہی رابعا کلام امام علیہ السلام نص اوپر اقرار فضل ابوبکر کے
نہین ہی بلکہ فرمایا کہ مین منکر نہین ہون اور عدم انکار شئے مستلزم اقرار شئے نہین ہوتا اسلئے
کہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک بات کا نہ انکار کرے نہ اقرار جیسا کہ ابھی آپ نے صفحہ ۸۰ کی نوین
سطر مین فرمایا کہ نہ انکار کیا نہ اقرار انتہی پس جب انکار و اقرار کچھ نہوا تو فضل ابوبکر مسکوت عنہ رہا و ربما
یکون السکوت فی معرض البیان بیانا للعدم اور قرینہ عدم کا یہان انکار احادیث فضیلت
ابوبکر و عمر ہے پس محصل کلام بلاغت نظام عدم اقرار فضیلت ابوبکر ٹھہرا اور اگر اس
مضمون کو بطرز معقول لکھا ہو اداب المعقولیین ہم بیان کرین تو یون کہین کہ لا نسلم کہ بین
الاقرار والانکار تقابل ایجاب و سلب ہی لرفعہما معا با قرار کم پس ضرور ہی کہ یا تقابل عدم
و ملکہ ہو انکان احدہما وجودیا و الاخر عدمیا و العدمی قابل للوجودی لیس لا نسلم کہ عدم شان نہ
الاقرار بہ نسبت اوس جناب کی صادق آتا ہی علی الخصوص بنظر اسکے کہ اونکو جد امجد جناب
امیر المومنین معتقد کذب و غدر و خیانت و اثم حق شیخین مین تھے کما فی صحیح المسلم اور
علی ہذا القیاس خطبہ شقشقیہ کہ بعض اکابر علماء اہلسنت مثل فیروز آبادی و محمد طاہر گجراتی

وسبط ابن جوزی وغیرہم کلام جناب امیر بلا ریب ونکیر ہی اوسمین بہت سی رذائل مدل فضائل کی اوس
جناب نے فرمائے ہین پس باینہمہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُس جناب کی طرف سے اقرار فضیلت بوجب نہو سکا
توجسطرح بہ نسبت مجردات کی حرکت وسکون کہ باہم متقابلین بتقابل عدم وملکہ ہین منتفی ہی اسیطرح ہر دو
بہ نسبت اوس جناب کے یہ دو نو منتفی ہون اور یا تقابل تضاد ہو انکا ن کلا ہما موجودین جب بھی ثبوت
اقرار نہین ہوتا بجواز ارتفاعہما الثبوت الواسطۃ بینہما حینئذ اور یا تقابل تضائف کیجیے پس
اولاً انکا متضائفین کہنا خالی از اشکال نہین اور ثانیاً بالفرض اگر ایسا ہی تقابل ہو تو بحیثیت
مختلفین اور باعتبار زمانین متضائفین کا اجتماع ممکن ہی پس ہوسکتا ہی کہ اکثر وجوہ سے
انکار اور بعض دیگر سے کہ مطاوی کلام خاکسار مین اشعار طرف اونکے موجود ہی اقرار ہو
لیکن ایسا اقرار مفید مطلب انکے نہین ہی کما بیّنا بالجملہ ایاما کان ثبوت اقرار فضیلت
ابوبکر مفید انکو نہوا اور ممکن ہوا ثبوت اقرار ذلیت اور اگر ہم جانتے کہ آپ مین کچھ لیاقت فہم ہی
تو اس تقریر معقول کو بتوجیہ تام بیان کرتے لیکن کیا فائدہ بھینس کے آگے بین بجا دین بھینس
کھڑی پگورائے کیا ٹھیک گنواری مثل ہی اور خامساً جائز ہی کہ مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ
مین قول فضل ابوبکر کا منکر نہین ہون یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ ابوبکر وعمر کے یہ فضائل بزبان
اہلسنت ہین لیکن یہ حدیثین فضائل کی سب جھوٹی ہین اور فضائل واقعی نہین ہین بلکہ
فقط بزبان اہلسنت ہین پس بجائے رذائل واقعی کے اطلاق کرنا فضائل کا بہ نسبت
ابوبکر وعمر کے بلسان قوم ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے توجیہ ہذا ربی مین بہ نسبت نجم وقمر
وشمس کے قول ابراہیمی مین بیان کیا ہی یعنے حضرت ابراہیم کا ستارون کو رب کہنا
بلسان قوم تھا اور غرض حضرت کی یہ نتھی کہ معاذ اللہ واقعی یہ رب میرے ہین بلکہ غرض یہ تھی
کہ قوم کے عقیدہ فاسدہ کی راہ سے یہ رب میرے ہین اور اسیطرح سے ہی فرمانا جناب باریکا
آلہتکم خیر پس بتون کا آلہ ہونا از راہ واقع کے ہی بلکہ باعتبار عقیدہ قوم کے ہی سادساً
ہوسکتا ہی کہ مراد امام علیہ السلام یہ ہو کہ ہر چند واقع مین مین منکر فضائل ابوبکر وعمر ہون لیکن

علت انکار احادیث فضائل ابوبکر و عمر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے
تکذیب احادیث فضائل کرتا ہون بلکہ علت انکار احادیث وقع مین کاذب ہونا ان
احادیث کا ہی لیس کوئی یہ نہ سمجھے کہ چونکہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے انکار کرتا ہون بلکہ
از راہ کذب واقعی احادیث فضائل ابوبکر و عمر کا انکار و ابطال کرتا ہون پس مقصود نفی انکار
سے نفی تثبت کذب ہی انکار ہو نہ اقرار فضائل شیخین سابقًا مقصود امام علیہ السلام عدم انکار فضل
بکری سے فضل ابوبکر اوپر عمر کے اور فضل عمر اوپر عثمان کے ہی بنا بر عقیدہ اہلسنت کہ انہون
نے اوّل و ثانی بنایا ہی اور ثانی کو اول نہین ٹھہرایا ہی پس اس فضل ابوبکر و عمر کی کہ بنا بر عقیدہ
اہلسنت کی ہے حضرت منکر نہین ہین یا وہ فضل ابوبکر عمر پر اور فضل عمر عثمان پر جو بنا بر واقع کی
ہی کہ اول ابو الشر اور ثانی ابن الشر اور ثالث ابن ابن الشر ہے اسکے وہ حضرت منکر نہین
ہین یا اوّل ظالم اور ثانی اظلم اور ثالث اظلم من الاظلم تھا اس فضل کا انکار نہین ہی یا جیسا ثانی
کی طیب ولادت محل نظر ہی ویسا اول نہ تھا اس فضل کا انکار نہین ہی اور یہ ایک جواب در حقیقت چند
جواب ہین ثامنًا دلالت حدیث اوپر اقرار فضل ابوبکر و عمر کی قطعی نہین ہی لعدم استلزام عدم الانکار للاقرار
کما بینا پس معارض نہین ہو سکتی یہ حدیث ساتھ اون احادیث کی جو قطعی الدلالۃ ہین اوپر رذائل ثلثہ
کے تاسعًا یہ حدیث اخبار احادی ہی اور مخالف ہی احادیث متواترہ قطعیۃ الصدور کی پس یا مطروح ہے
یا ماوّل ہوئی ساتھ تاویلات سدیدہ کا شمر یہ سب جوابات کلہ شکنی کیواسطے ہین اور جواب حقیقی اور امر واقعی جو
ہے ہم بلحاظ و پاس خاطر مبارک آپکی اوسکے اظہار مین بہت تامل کرتے ہین مگر بے کئی چارہ بھی نہین
ہے اسلئے بعد بہت معذرت کے کہتے ہین کہ شیعہ اس فقرہ کو بقرینہ سوال مخالف خداع
مجمع عام مین محمول بر تقیہ کرینگے لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ لفظ تقیہ آپکے خاطر اقدس پر کوہ
ابوقبیس سے بھی گران تر گذریگا اور آپ سنتے ہی چراغ پا ہونگے اور ہمکو ڈر اسبات کا ہی
کہ جب آپکی خاطر غم و غصہ سے دو نیم اور قلب سلیم سوختہ نائرہ آتش جحیم ہو تو کہین ایسا نہو کہ دماغ
سقیم مین یہ خیال مقیم ہو کہ یہ چند آیتین قرآنی جو شیعون کے لئے دلیل تقیہ بنص یزدانی ہین

اور دست برد عثمانی سے بچ رہی ہین اب سنیون کو لازم ہی کہ قران سے نکال کر جلا دین کہ پھر شیعون کو مجال استدلال نہ ہے اور جواب دہی سے فارغ البال ہو جائین اب ہم محصل حدیث کو واسطے نزہت خاطر مومنین کے نقل کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہی کہ یحیے بن اکثم نے روبرو ایک جماعت کثیر کے ارا کین دولت عباسیہ سے کہ سب خوارج سی تھے حضرت ابی جعفر ثانی یعنے امام محمد تقی علیہ السّلام سی پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین دربارۂ اوس حدیث کے جو فضیلت ابوبکر مین منقول ہی کہ حضرت جبرئیل جانب خداوند جلیل سے جناب رسولخدا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ خدا ے عزوجل بعد تحفہ سلام کے آپ سی فرماتا ہی کہ آپ ابوبکر سے پوچھئے کہ مین تو اوس سے راضی ہون آیا وہ بھی مجھ سے راضی ہین کہ نہین حضرت امام علیہ السّلام نے جواب مین اوس خارجی کے فرمایا کہ مین انکار فضل ابوبکر نہین کرتا لیکن ضرور ہے اوسکو جو ایسی حدیث بیان کرے وہ لحاظ کرے قول رسولخدا پر کہ جو اونحضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا تھا کہ بدرستیکہ بہت ہو گئے ہین میرے اوپر جھوٹھ باندھنے والے اور قریب ہی کہ بعد میرے اور زیادہ ہونگے پس جو شخص کہ عمداً مجھ پر جھوٹھ باندھے اوسکو چاہیے کہ جگہ اپنی آتش جہنم قرار دے پس جسوقت پہونچے تمکو کوئی حدیث پس عرض کرو اوسکو کتاب خدا اور میری سنّت معلومہ پر پس اگر موافق کتاب اور سنت ہو تو اوسکو قبول کرو اور اگر مخالف ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر کی ہرگز مطابق کتاب خدا نہین ہی اسلئے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے پیدا کیا ہمنے انسان کو اور جانتے ہین ہم اوسکے وساوس نفسانی کو اور قریب تر ہین اوسکی رگ جان سی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ خداوند تعالے پر رضامندی اور نارضامندی ابوبکر کی مخفی رہی کہ نوبت باستفسار از ابوبکر پہونچے اسبات کو عقول محال جانتے ہین پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جس سے معاذ اللہ جہل خدا لازم آتا ہے پھر یحیے نے کہا کہ یا حضرت ایک

دوسری حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر زمین پر ایسے ہین کہ جیسے جبرئیل اور میکائیل
آسمان پر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حدیث مین بھی نظر کرنا چاہیے کہ مثل حدیث سابق
ہی اسلئے کہ جبرئیل و میکائیل دو ملک مقرب خدا ہین اور جناب باری نے کلام اللہ مین
اونکو معصوم فرمایا ہی اور لا یعصون اللہ او ریفعلون ما یومرون اونکے حق مین ہی
پس جن لوگون نے کبھی عصیان خدا نہین کیا اور طرفۃ العین بھی اوسکی اطاعت سے باہر
نہین ہوئے کیونکر اونکے برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو مشرک تھے اور اکثر ایام عمر اونکے شرک
اور بت پرستی مین گذرے اور چند روز بظاہر قبول اسلام کیا عقل محال جانتی ہے
کہ ایسے لوگ مشابہ بجبرئیل و میکائیل ہو جائین پھر یحیےٰ نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کھول اہل الجنۃ ہین پس اس حدیث کے
بارے مین آپ کو کیا کلام ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی مثل حدیث سابق جھوٹی
ہے اور محال ہی کہ اہل جنت نظر بحدیث اہل الجنۃ جرد و مرد سب کے سب جوان ہین بڈھون کا
وہان کیا دخل ہی اور جب کھول جنت مین نہین ہین تو شیخین سیدا کھول کیونکر ہو سکتے ہین پھر فرمایا
امام نے کہ اس حدیث کو بنی امیہ نے بمقابلہ اوس حدیث کے بنایا ہے کہ جناب
رسولخدا نے باب حسنین مین فرمایا انھما سیدا شباب اہل الجنۃ پھر یحیےٰ نے کہا
کہ فضیلت عمر مین جو حدیث ہی کہ السکینۃ ینطق علی لسان عمر اسمین آپ کیا فرماتی
ہین امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مین انکار فضل عمر نہین کرتا لیکن ابوبکر افضل ہی عمر سے
یعنے تمہارے عندیہ مین حالانکہ ابوبکر سر منبر کہتا تھا کہ ان لی شیطان یعتر ینی یعنے ایک
شیطان ہی کہ اکثر اوسکے سر پر سوار رہتا ہی پس جب مین ٹیڑہا ہون تو مجکو سیدھا کرو یعنے
افضلیت ابوبکر کی عمر سے اجماعی اہلسنت ہی اور دلالت کرتے ہین اسپر احادیث موضوعہ
اونکی مثل اسکے کہ حضرت عمر تمنا کرتے تھے کہ کاش مین ایکبال ابوبکر کا ہوتا حضرات اہلسنت
کو معلوم ہوگا کہ کہان کے بال ہونیکی تمنا تھی بہرکیف جب ابوبکر کا یہ درجہ ہی تو فضیلت

عمر ابوبکر سے بڑھ جانا محال ہے پس نطق شیطانی لسان بکری سے نطق سکینہ لسان عمری
سے کیونکر ہوسکتا ہی اور اسیطرح کے تفریح بعض ظرفاے شیعہ نے بھی بہ نسبت ایک
حدیث دیگر فضیلت عمری کے کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ روز حشر خداوند تعالے اول
مصافحہ عمر ہی سے کریگا پس بنا بر اسکے کہ ابوبکر افضل عمر سے ہین لازم آتا ہی کہ جب حضرت
ابوبکر قدم بہ محشر مین فرماوین تو ضرور ہوگا کہ خدا اونکی بیرون پر گرے اور اپنی تئین اونکی قدمبوسی
سے مشرف کرے اسلئے کہ اگر مصافحہ کرے تو برابری عمر کی ساتھ ابوبکر کے ہوگی بلکہ باعتبار
اول مصافحہ کرنیکے ساتھ عمر کے تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح لازم آویگی اور یہ امر عقلا اور
شرعاً قبیح ہے بالجملہ یہ قباحے نہین ہوتی مگر صحت حدیث فضیلت عمری سے پس وہ حدیث
باطل ہے اب حقیر خدمت مومنین مین عرض کرتا ہے کہ مینے واسطے حل کرنے حدیث
السکینة تنطق علی لسان عمر کے رجوع کیا طرف نہایہ ابن اثیر کے کہ کتب معتبرہ
اہلسنت سے ہی اونہون نے تفسیر سکینہ مین جو اس حدیث مین ہی چند احتمال بیان فرمائی
ایک یہ کہ سکینہ سے مراد بیان وہی سکینہ ہے جسکا ذکر خدانے کلام اللہ مین کیا ہی جہان کہ فرمایا
ہے قال لهم نبيهم إن آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم
و بقية مما ترك ال موسى وال هارون اور اوسکے تفسیر مین پھر تین قول ذکر کیے
ایک یہ کہ سکینہ ایک حیوان تھا کہ اوسکا منہ مثل منہ آدمی کے تھا اور سب بدن اوسکا ایک
جسم لطیف سی مثل ریح اور ہوا کے پیدا ہوا تھا دوسرے یہ کہ سکینہ ایک صورت تھی مثل بلّی
کے کہ بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ رہتی تھی پس جہان وہ شکل متبرک بلّی کی دکھائی دیتی
تھی لشکر کفار خود بخود بھاگ کھڑا ہوتا تھا تیسرے یہ کہ مراد سکینہ سے وہ نشانیان ہین جو موسیٰ ع
چھوڑ گئے تھے بعد اسکے ابن اثیر اپنی تحقیق ارشاد فرماتے ہین کہ حدیث حضرت عمر مین اشبہ بحق یعنی
اصح یہ ہے کہ وہ صورت مذکورہ مراد ہو یعنی بلّی والی صورت انتہی کلامہ پس بنا بر اس تحقیق کے
جو اہلسنت کے لیے تحقیق بالتصدیق ہے معنے حدیث یہ ہوئے کہ وہ صورت متبرک بلّی کی گویا

ہوتی تھی اوپر زبان حضرت عمر کے اور غرض امام علیہ السلام کے رد حدیث مذکور سے یہ ٹھہری
کہ حضرت ابو بکر جو بقول تمہارے افضل عمر سے تھے اونکی زبان مبارک پر تو بجز شیطان خبیث
کے نہ کوئی صورت چوہے کی چون چون بولی نہ کوئی صورت بلی کی میون میون بولی تو
پھر حضرت عمر کی زبان پر صورت متحرک بلی کی کیونکر ہووے گی بالجملہ نہایت مستبعد ہے کہ افلح
کی بلی تو میون میون کرے اور وہ بڑا تابع خدا کچھ نہ ہووے پھر مین رجوع کرتا ہون طرف
ذکر حدیث احتجاج کے پھر یحییے نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین جو روایت
کی گئی ہے کہ عمر بن خطاب سراج اہل الجنۃ یعنے حضرت عمر چراغ اہل جنت ہین امام نے جواب مین فرمایا کہ
یہ بھی محال ہے اسلئے کہ بہشت مین ملائکہ مقربین ہین اور از آدم تا خاتم الانبیا مرسلین ہین کیونکر
ہوسکتا ہے کہ بہشت انکے نور سے نہ روشن ہو اور تیرہ و تار رہے یہانتک کہ احتیاج نور
نور حضرت عمر کی کہ وہ چراغ ہی تب روشنی اہل بہشت کو میسر آوے پھر کہا یحییے نے کہ اوس
حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر خدا نہ مجھکو پیغمبر کرتا تو ضرور عمر کو
پیغمبر کرتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کلام خدا صادق تر اس حدیث سے ہے اوسکے سامنے ایسی
حدیث سچی نہین ہوسکتی خداوند تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے واذ اخذنا
من النبین میثاقهم ومنك ومن نوح جس وقت لیا ہمنے روز الست عہد و پیمان
پیغمبرون سے اور تجھسے اور نوح سے پس جبکہ حق تعالے روز اول عہد و پیمان اوسے رسالت
انبیا سے لیچکا ہو تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوس میثاق کو متبدل کرتا اور بجائے رسولخدا عمر نبی ہوسکتے
پس احتمال نبوت عمر محال ہوا تو یہ حدیث جھوٹی ہوگئی پھر امام نے فرمایا کہ انبیا علیہ السلام ز
طرفۃ العین شرک بخدا اختیار نہین کیا پس کیونکر ممکن تھا کہ خدا ایسے شخص کو پیغمبر کرتا کہ جسکی اکثر عمر
شرک اور بت پرستی مین گذری ہو اور بظاہر چند روز مسلمان ہوا ہو اور پھر جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنی جب نبوت جناب رسولخدا قبل از خمیر
آدم ہو تو عمر کے لئے امکان اس نبوت کا کہان سے ہوسکتا ہے مگر یہ کہ اہل سنت انکے لیے بھی

وجود عالم انوار کے قائل ہون اور یہ امر بہت سہل ہے مگر مشکل یہ ہو کہ عالم انوار مین ظلمت
وکفر وشرک کو کہان سے مداخلت ہوسکتی ہی پھر یحیٰے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہو کہ جناب
رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما احتبس الوحی عنی قط الا ظننتہ قد نزل علی آل
خطاب یعنے جب کبھی وحی آنےمین دیر ہوئی تو مجھے گمان غالب اسی امر کا ہوا کہ آل خطاب
پر وحی نازل ہوئی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال ہی اسلئے کہ یہ کب جائز ہو کہ پیغمبر اپنی
پیغمبری مین شک کرے یعنے یہ گمان کرے کہ مین پیغمبری سے معزول کیا گیا اور میرے بدلے
آل طیب الولادت وطاہر النسب خطاب کو پیغمبری ہوگئی حالانکہ خدائے عزوجل فرماتا ہے
اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنے خدا برگزیدہ کرتا ہو ملائکہ مین سے
پیغام برون کو اور آدمیون مین سے پس کیونکر ہوسکتا ہو کہ منتقل ہوجائے نبوت برگزیدگان
ومنتجبان خدا سے طرف اوس شخص کے جو مشرک باللہ ہوا اقول اس فقرہ سے صاف
ثابت ہوا کہ امام علیہ السلام پور خطاب کو مشرک باللہ جلت تھے گو وہ مومنین کے سامنے
امتناً کھتے تھے مگر دل مین مثل عبد العزیٰ کے اپنی تئین عبد اللات والعزیٰ جانتے تھے پس
ذکر فضیلت ایسی شخص کا کرنا نہین ہی مگر استہزاءً یا تقیۃ پھر یحیٰے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لو نزل العذاب لما نجی منہ
الا عمر بن الخطاب یعنے اگر نازل ہوتا عذاب تو نہ بچتا اوس سے مگر عمر ابن خطاب
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اسلئے کہ جناب باری فرماتا ہے ما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون پس خبر دی
حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ کسی کو عذاب نکریگا جبتک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور
جب تک وہ لوگ استغفار کرتے ہین پس خبر دی حق سبحانہ وتعالیٰ نے کسی کو
عذاب نکریگا جب تک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار
کرنیوالے ہین یعنے حسب صدق وعدہ خدا نزول عذاب

محال تھا پس نجات عمر معلق ایک امر محال پر کرنا مثل اسکے ہی کہ کوئی کہے کہ شریک الباری موجود ہوتا تو حضرت عمر ہی ایمان لانے والے ہوتے پس ایسا کلام لغو اور عبث جناب رسولخدا سے صادر ہونا محال ہوا اور حصر نجات عمر مین دلالت کرتا ہی اوپر عدم نجات ابوبکر کے پس فضیلت عمر ابوبکر پر لازم آتی ہے بلکہ جناب رسولخدا پر لازم آتی ہی انتہے محصل الحدیث مع قلیل من توضیحہ **قولہ** پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے **اقول** جب حضور والا کی خوش فہمی اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ معائب ومثالب آپکی نظرون مین فضائل ومناقب معلوم ہوتے ہین جیسا کہ ہمنے انہین احادیث مین بیان کیا تو یہ مشتے نمونہ از خروارے کافی اور واقی ہین -

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا **قولہ** کون شک کرسکتا ہی **اقول** شک کرنیوالی کو بھی ہمراہ ثلاثہ اونہین کے مقربہ بھیجتے ہین شیعون کو اونکی بیدینی اور بے ایمانی مین یقین اور حق الیقین اور عین الیقین ہی شک کا یہان کیا ذکر ہی **قولہ** پس یہ دعوی **اقول** جب شیعہ فضائح ومثالب ثلاثہ کو کتب اہلسنت سی ثابت کرتے ہین تو یہ دعوی کہ ابوبکر استغفر اللہ کافر نہ تھے خود علمائے سنت معاویہ اور اونہین کے محدثین کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کوئی شک کرے تو وہ تفاسیر اور اصحاح احادیث سنیہ کو دیکھے کہ باوجود اس مبہوت ہونیکے فضائل ثلاثہ مین اور رکمال اوس محبت کی جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ ہی اب بھی صدہا بلکہ ہزارہا روایات مذمت اور کفر ونفاق خلفا کے موجود ہین چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ تریدون عرض الدنیا کی راس الرئیس ابوبکر تھے کہ اونہین نے فدیا لینا اختیار کیا تھا اور اذا عجبتکم کثرتکم کی مصداق حضرت ابوبکر ہی تھے اور ثم ولیتم مدبرین مین بھی پیش رو پشت دینیوالون کے حضرت ابوبکر ہی تھی ومثلہ کثیر ولا ینبئک مثل خبیر **قولہ** قبول کرتے ہین **اقول** ہرگز ہرگز قبول نہین کرتے روایت مخالف کو بیان کرنا اور امر ہی اور قبول کرنا اور امر ہی کاش کوئی جھوٹی دلیل بھی قبولیت کی بیان کردی ہوتی تا دعوی بے دلیل نرہتا **قولہ** علامہ طبرسی نے **اقول** جس شخص نے تفسیر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ دیکھی ہی

اوسکو معلوم ہے کہ اونکا معمول ہی کہ تفسیر ہر آیت مین پہلے اقوال مخالفین مثل ضحاک
ومقاتل ومجاہد وسدی وحسن وابن عباس وقتادہ وابن زبیر وغیرہم کی لکھتے ہین اور کسی
کے قول پر رد وقدح نہین کرتے بعد اوسکے اوس آیت کی تفسیر مین جو اہلبیت نبوت سے
منقول ہوتا ہے وہ احادیث لکھتے ہین کہ یہی معتقد اونکا ہوتا ہی پس کون صاحب عقل ایسا ہی
کہ ان اقوال مختلفہ کو جو مخالفین سے منقول ہوتی ہین کہیگا کہ یہ سب مقبول اور معتقد علامہ
طبرسی ہین آپ جو چاہین فرمائین اور جولاہون اور دھنیونکو جو مذہب اپکی ہین خوش کیا کرین
قولہ کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی **اقول** ہرگز علامہ طبرسی نے اس آیت کو نہین
لکھا ہی کہ شان ابوبکر مین نازل ہوئی ہے کسقدر آپنے کذب وخدع اختیار کیا ہے بجز
خسر الدنیا والاخرہ کے اس عوام فریبیون سے کچھ فائدہ نہین ہی علامہ طبرسی نے
تفسیر آیہ فاما من اعطی واتقی مین مطابق اپنے معمول کے کہ پہلے اقوال عامہ لکھتے ہین
دو روایتین اہل خلاف کی بیان کی ہین اور بعد اوسکے مطابق اپنے مذہب حقہ کے تفسیر آیہ
مین حدیث حضرت ابی جعفر علیہ السلام بیان کی ہے لیکن پہلے دونون روایتین عامیہ
پس ایک عن عکرمہ عن ابن عباس ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان ابو وحداح مین اور محصل
اوسکے قصہ کا یہ ہی کہ ایک شخص کے گھر مین ایک درخت خرما پڑھا تھا کہ شاخین اوسکی ایک
دوسرے شخص محتاج کے گھر مین تھین پس صاحب خرما جب خرمون کے توڑنیکے لئے اپنے
درخت پر چڑہتا تھا تو کبھی کچھ خرمے اوس شخص محتاج کے گھر مین گر پڑتے تھے اور لڑکے اوس
فقیر کی اوٹھا لیتی تھی تو صاحب خرما اوترکے اون لڑکون سے اپنی خرمے چھین لیتا تھا
یہانتک کہ اگر لڑکون کے منہ مین کوئی خرما ہوتا تھا تو اونگلی ڈال کر منہ سے نکال لیتا تھا اوس
شخص محتاج نے شکایت بے مروتی صاحب نخل خدمت جناب رسولخدا مین کی اونحضرت
نے اوس محتاج سے فرمایا کہ اچھا اسوقت تو جا بعد اسکے صاحب خرما سے حضرت نی ملاقات
کی اور فرمایا کہ اگر یہ پڑھا درخت خرمے کا تو مجھے دے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اسکے عوض مین

بہشت عنبرسرشت کا خرما تجھ کو ملیگا اوس شقی نے جواب مین کہا کہ یا حضرت میرے ملک
مین بہت سے درخت خرمے کے ہین لیکن اس مزیکا کوئی خرما نہین ہے آپ جس درخت خرما
کو چاہین لے لین مگر اس درخت کو مین نہ دونگا وہ حضرت یہ کلام وقاحت انجام اوسکا
سنکے خاموش پھرے اور ایک شخص ابو دحداح نامی کہ وہ بھی حضرت کے صحابہ مین سے تھا
اور گفتگوے جناب رسولخدا اور جواب ناصواب صاحب نخل سنتا تھا خدمت جناب
رسولخدا مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا حضرت جو آپ نے وعدہ صاحب خرما سے بہشت کے
خرمے کا فرمایا اگر مین وہ درخت خدمت بابرکت مین دون تو مجھے بھی وہی خرماے بہشت ملیگا حضرت
نے فرمایا ہان تب ابو دحداح پاس صاحب نخل کے گیا اور اوس سے بہت گفتگو کی یہانتک
کہ وہ عوض مین ایک درخت کے چالیس درخت لیکر راضی ہوا بعد اوسکے کہ معاملۂ معاوضہ
روبروے شہود واقع ہوچکا ابو دحداح خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین حاضر
ہوا اور درخت کو پیش کش کیا اور آنحضرت نے اوس شخص محتاج کو وہ درخت عنایت فرمایا
پس یہ آیہ فَاَمَّا مَن اَعطیٰ وَاتَّقیٰ وَصَدَّقَ بِالحُسنیٰ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلیُسریٰ فَاَمَّا مَن
بَخِلَ وَاستَغنیٰ وَکَذَّبَ بِالحُسنیٰ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلعُسریٰ نازل ہوا پس مراد
اعطیٰ واتقیٰ سے ابو دحداح ہے اور مراد بخل واستغنیٰ سے صاحب نخل ہے یہ پہلی روایت
ہے سنیونکی جسکی نقل علامہ طبرسی نے کی ہے اور یہی روایت واحدی نے تفسیر اسباب النزول
مین لکھی ہے اور تفسیر سدی مین بھی ہے اور شارح طوالع نے واقدی سے بھی نقل کیا ہے کہ
انہا نزلت فی حق ابی دردا او ابی دحداح اور عطا مفسر نے بھی نام اوسکا ابو دحداح
کہا ہے اب سنئے دوسری روایت سنیونکی جو علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے نقل کی ہے وہ روایت
منقول ہے ابن زبیر خارجی سے کہ وہ نواسا ابوبکر کا ہے اور اپنے جد فاسد کو سراہتا ہے اور کہتا ہے
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان ابوبکر مین کہ اوسنے مسلمان غلامون کو مثل بلال اور عامر
کے خرید کرکے ازاد کیا انتہی یہ سمعہ زادہ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ عدو محمد

فرماتے تھے اور حرام زادہ بقول اہلسنت جو متعہ کو حرام جانتے ہین اگر من اعطی کا مصداق
انکے جد فاسد ابوبکر کو کہتا ہو تو اما من بخل کا مصداق کسکو کہتا ہو آیا خود ہی یا چچا اوسکا عمر ہے
الغرض ایسی بے سر و پا روایت جو کسی امام و پیغمبر تک نہین پہونچتی ہو بلکہ ایک خارجی اپنے
دل سے بکتا ہو اوسکو بجز سنیون کے کون عاقل قبول کریگا حضرت مخاطب بکذب بحت
و دروغ محض فرماتے ہین کہ علامہ طبرسی نے قبول کیا اسکو کہ آیت سیجنبہا الاتقی ابوبکر کی
شان مین ہو کجا نقل کرنا ایک روایت سنیہ کی کہ راوی اوسکا ایک خارجی ہو اور کجا قبول کرنا
آیہ سیجنبہا الاتقی کا کہ شان مین مصداق الاشقی الذی یصلی النار الکبری کے ہے
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اور اندھاپن بلکہ خدع و فریب مخاطب قابل
ملاحظہ ہو کہ بخدع و فریب نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرتا ہو حالانکہ
خود علامہ مزبور بعد نقل روایت خارجی کہ نقل کفر کفر نباشد کا مصداق ہو فرماتے ہین والاولی ان
تکون الایات محمولۃ علی عمومہا فی کل من یعطی حق اللہ من مالہ و کل من یمنع حقہ سبحانہ
اور تقویت اس اولویت کی تفسیر صحیح آیہ فاما من اعطی سے جو مروی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے
فرماتے ہین باینہمہ نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کے کرنا بعید بلکہ ابعد ہو اور وہ تفسیر صحیح جو
امام علیہ السلام سے مروی ہو یہ ہے قال علیہ السلام فاما من اعطی مما اتاہ اللہ واتقی
وصدق بالحسنی ای بان اللہ یعطی بالواحد عشرا الی اکثر من ذلک و فی
روایۃ اخری الی مائۃ الف فما زاد فسنیسرہ للیسری قال لا یرید شیئا من الخیر
الا یسرہ اللہ لہ و اما من بخل بما اتاہ اللہ و استغنی و کذب بالحسنی بان اللہ یعطی
بالواحد عشرا الی اکثر من ذلک و فی روایۃ اخری الی مائۃ الف فما زاد فسنیسرہ
للعسری قال لا یرید شیئا من الشر الا یسرہ اللہ لہ الحدیث پس یہ ہے وہ
بات جسکو علامہ طبرسی بلکہ کل امامیہ قبول کرتے ہین اور علامہ مزبور بنص اولویت پر اسکے
کرتے ہین پس محصل نص علامہ طبرسی اور روایت یہ ہوا کہ مراد فمن اعطی سے کوئی شخص

خاص نہین ہی بلکہ جو شخص حق خدا اپنے مال سے عطا کرے اور اسیطرح مراد من بخل سی کل
مانعین حقوق خدا ہین یہ البتہ مقبول ہم سب کا ہی نہ وہ قول خارجی کہ جسکو اہلسنت روایت
کرتے ہین بالجملہ نسبت قبولیت روایت ابن زبیر خارجی ابن خارجی طرف علامہ طبرسی کے
دنیا و اقعیت سی کسقدر بعید ہی فذلک قرینۃ بلا مریۃ ہر چند غور و فکر کرتے ہین کہ کون سلام مخاطب کیلئے
منشاء اشتباہ ہوا مگر ہرگز خیال مین نہین آتا بجز اسکے کہ عمداً دیدہ و دانستہ حق پوشی پر کمر باندھی ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال باقی رہا ذکر آیہ سیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی
کا پس قول شیعونکا تو آپ کے پسند ہی نہوگا اسلئے ذکر آپ کے سامنے بیکار ہی مگر بالاجمال
اسکی جا گزین کاخ صماخ رہی کہ شیعون کے نزدیک مراد اس سی جناب امیر المومنین امام المتقین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ جنکی شان مین ینفقون اموالہم باللیل والنہار
سراً و علانیۃ اور یوتون الزکوٰۃ وہم راکعون آیا ہی جیساکہ امام رازی نے اپنی تفسیر
کبیر مین شیعون سے نقل کیا ہی اور بعد اوسکے جو اعتراض اس قول پر اپنے تعصب ولدادسی
کیا ہی اوسکے ہر ہر لفظ کا جواب کتاب برق خاطف مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اب
رجوع کیجیے طرف قول اہلسنت کے تفسیر اس آیہ مین پس تفسیر مدارک مین جو تفاسیر معتبرہ
اہلسنت سی ہے لکھا ہی قال ابو عبیدۃ الاشقی بمعنی الشقی وہو الکافر والاتقی بمعنی التقی وہو المومن
لانہ لا یختص بالصلے اشقی الاشقیاء ولا بالنجاۃ اتقی الاتقیاء وان زعمت انہ نکر النار فاراد
ناراً مخصوصۃ بالاشقی فما تصنع بقولہ وسیجنبہا الاتقی لان التقی یتجنب تلک النار المخصوصۃ
لا التقی منہم خاصۃ وقیل الآیۃ واردۃ فی الموازنۃ بین حالتی عظیم من المشرکین
وعظیم من المومنین فارید ان یبالغ فی صنفیہا فقیل الاشقی وجعل مختصاً
بالصلے کان النار لم تخلق الا لہ وقیل الاتقی وجعل مختصاً بالنجاۃ کان الجنۃ
لم تخلق الا لہ وقیل ہما ابو جہل و ابو بکر انتہی مختصر یہ ہی کہ اتقی و اشقی مین تین احتمال
اس عبارت مین ذکر کیے ایک تو یہ کہ مراد اتقی و اشقی سے مطلق مومن و کافر ہین دوسرے

یہ کہ مراد اتقی سے اکمل فی التقی ہو کائنا من کان اور مراد اشقی سے اکمل فی الشقاوت ہو مطلقا تیسرے یہ کہ اتقی ابوبکر ہو اور اشقی ابوجہل ہو اور اس احتمال کو سب سے آخر بلفظ قیل ذکر کرنے سے صاف سمجھا جاتا ہو کہ اضعف اقوال ہو پس قابل قبول فرقہ سنیہ بھی نہوگا فما ظنک بالشیعۃ ولا اقل اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور جبکہ علامہ طبرسی بلکہ کل شیعہ ایمان ہی کو ابوبکر کی نہین قبول کرتے تو اتقی مین بالمعنی کان داخل ہونا اونکا کب قبول کرینگے قولہ خدا کی راہ مین اقول اس قول مین نہ ذکر خدا کی راہ کا ہو نہ شیطان کی راہ کا یہ آپنے خدا کی راہ کہان سے ایجاد کی اور افعال منافقین کو خدا کی راہ مین ہونا شیعہ تو نہ قبول کرینگے بلکہ بمواد ای قولہ تعالیٰ یراؤن الناس یقینا ریا و سمعہ پر محمول کرینگے آپکو اپنی سمجھ کا اختیار ہو قولہ پاک مال کو اقول مالہ یتزکے کا ترجمہ پاک مال کرنا صبیان مکتب کو خندہ سرشار مین لاتا ہو محبت ثلثہ مین نحو و صرف بھی بھولی نعم حب الشیٔ یعمی ویصم بہرکیف اوس نامال کی مالداری تو پہلے ثابت کر لی ہوتی تب اوسپر صرف کرنا متفرع کیا ہوتا کاش حضرت ابوبکر کی پدر عالیمقدار ہی کچھ مالدار ہوتے تب بھی اونکی مالزادگی کا دعویٰ آپ کر سکتے لیکن کتب تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ پدر عالیمقدار خلیفہ جی کے چڑی ماری سے اوقات بسر کرتے تھے وکان کسبہ من صید القماری والدباسی لایقدر علی غیرہ فلما عمی وعجز ابنہ عن القیام بہ التجا الی عبد اللہ بن جدعان من رؤساء مکۃ فنصبہ ینادی علی مائدتہ کل یوم لاحضار الاضیاف وجعل لہ علی ذلک مایقوتہ من بقیۃ الطعام یعنے کسب جلیل اونکا شکار چڑیونکا تھا اور قمری اور فاختہ پکڑ کر بیچتے تھے اور جبتک آنکھون مین روشنی رہی تب تک اوسی سے اوقات گذاری کرتے تھے اور جب آنکھون سے معذور ہوگئے اور خلف الصدق اونکے حضرت صدیق بسبب مفلسی اور قلاشی کے اونکی خدمت گذاری سے عاجز ہوئے تو بناچاری ملتجی ہوئے طرف عبد اللہ ابن جدعان کے کہ وہ ایک مرد متنعم روساے مکہ سے تھا پس اوسنے یہ خدمت اونکے واسطے مقرر کی کہ ہر روز جب وقت کھانیکا ہوتا تھا تو اوسکی کوٹھی پر چڑھکے مہمانون کو پکارتے تھے اور اجرت اوسکی یہ تھی کہ جو کھانا پس خوردہ دسترخوان پر سے

بیچ جاتا تھا اوسیکی کاسہ لیسی کرتے تھے یہ تھا حال ابوقحافہ کا اور خود حضرت صدیق عتیق
پس چندے طباخی ابن جزعان کرتے تھے اور چندے اوقات گزاری بخیاطی فرماتے تھے اور جب اس
مشقت سے بھی اوقات بسری نہوئی تو بزازی اختیار کی چنانچہ کتاب حیوۃ الحیوان مین لغۃ
جزذ مین بھی لکھا ہی کہ کان ابوبکر الصدیق بزازا وکذلک عثمان وطلحہ وعبدالرحمان بن عوف
وکان عمر دلالا یسعی بین البایع والمشتری انتہی اور روضۃ الاحباب سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ پیشہ بزازی
تا روز خلافت خلیفہ اول کا مایہ کسب معاش تھا بصباح روز خلافت حسب عادت معہودہ متوجہ بازار
ہوئے تو عمر اور ابوعبیدہ مانع ہوئے کہ یہ شان خلافت کے خلاف ہی تب خلافت پناہی نی
فرمایا کہ پھر مین لڑکے بالون کو کہان سے کھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ بیت المال سے الی اخر ما
قال اور بظاہر یہی زمانہ حضرت عمر کی دلالی کا ہوگا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین لغۃ برطش مین ہے
کان عمر فی الجاہلیۃ مبرطشا ہو الساعی بین البایع والمشتری مشبہ الدلال ویروی
بالسین المہملۃ بمعناہ انتہی اور حاشیہ مشکوۃ شریف مین ہے ان ابابکر لما بویع رای علی منکبہ
اثواب یعرضہا للبیع فاستعظم المسلمون ذلک وقالو خذ من مال اللہ او من مالنا اکثر ما تنال بالکسب
فقال اعہد الیکم رسول اللہ قالوا لا قال افتامرونی ان احدث بدعۃ فلما الحوا قبل انتہی محصل یہ ہی
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو لوگون نے دیکھا کہ کاندھے پر شیارہ کپڑے نکلے ہوئے کوچہ وبازار
مین گاڑنا دھو تر پکارتے پھرتے ہین تب یہ بات مسلمانون کو بری معلوم ہوئی اور اونہون نی
کہا کہ مال خدا سے یا ہمارے مال سے زیادہ اوس سے جو کرباس فروشی سے حاصل کرتا ہی پس
ابوبکر نے کہا کہ آیا رسولخدا نے اس بارہ مین تمسے کوئی امر معہود فرمایا ہی اونہون کہا کہ نہین پس کہا
ابوبکر نے کہ آیا مجھکو حکم کرتے ہو کہ دین خدا مین بدعت احداث کردن پس ہرگاہ اون لوگون نی
بہت اصرار کیا تو حضرت خلیفہ نے قبول کیا انتہی اور واضح ہو کہ غرض ہماری اس مقام پر تعرض
بہ پیشہ وحرفہ وکسب نہین ہی بلکہ مقصود ہمارا اثبات مفلسی ابوبکر ہے کہ اہلسنت مدعی اونکی مالداری
اور انفاق کی ہین پس عقل سے بعید ہے کہ کوئی مالدار شریف ایسے رذیل پیشون سے

کسب معاش کرے طرفہ یہ ہی کہ بنا براس روایت کی خلیفہ صاحب نے خود اعتراف کیا
کہ تصرف مال خدا مین احداث بدعت ہی اور پھر بہ اصرار لوگون کے کہنے پر راضی احداث بدعت پر
ہوگئے پس جب خود خلیفہ صاحب کا حال یہ تھا فماظنک باتباعہ بہرکیف سہ بہ نیم بیضہ کہ
سلطان ستم روا دارد ﴿ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ﴿ اور مفلسی حضرت خلیفہ اول کی
حال سے اونکی دختران بلند اختر کی ظاہر ہی چنانچہ بڑی صاحبزادی اونکی اسما خود فرماتی ہین
کہ مین دو ثلث فرسخ سے بوجہ خرمے کی گٹھونکا اپنے سر پر اوٹھا کی لاتی تھی اور اپنے شوہر کے گھوڑے
کی سائیسی کرتی تھی اور گھوڑے کیلئے گھاس چھیلتی تھی اور گھوڑے کو پانی پلاتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی
اور بسبب اپنی بے سلیقگی کے روٹی تنور مین نہ لگا سکتی تھی تو ہمسایون سی لگواتی تھی چنانچہ تفصیل
اسکی صحیح بخاری مین باب الغیرت اور باب ماکان النبی یعطی للمولفۃ قلوبہم مین مکرر موجود ہی
فی صحیح البخاری فی باب الغیرہ عن اسما بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر وما لہ فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شئے غیر ناضح وغیر فرسہ وکنت اعلف فرسہ واستقی الماء واخرز غربہ
واعجن ولم اکن احسن الخبز وکان تخبز جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق وکنت
انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہا رسول اللہ علی راسی وہو منی علی ثلثی فرسخ فجئت
یوما والنوی علی راسی ولقیت رسول اللہ ومعہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ فاستحیت ان اسیر مع الرجال وذکرت الزبیر وغیرتہ وکان اغیر الناس
فعرف رسول اللہ انی قد استحیت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ وعلی
راسی النوی ومعہ نفر من الصحابۃ فاناخ لارکب فاستحییت منہ وعرفت غیرتک فقال
واللہ لحملک النوی کان اشد علی من رکوبک معہ الحدیث اور چھوٹی صاحبزادی اونکی
عائشہ صدیقہ لباس عروسی انکا کتب معتبرہ اہلسنت مین مذکور ہی کہ ان ابا بکر لما زوج
ابنتہ عائشہ لم یکن علیہا الا الخوف چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین خود حضرت عائشہ ہی سی
منقول ہی اور صراح مین لغت خوف مین لکھا ہی کہ بجائے مہملہ ازار چرمی ہی کہ زنان حائض

اور لڑکیان پہنتی ہین یعنے بطور جانگھیا کے اور ابن اثیر نے کہا ہو کہ حوف لباس بے آستین ہی وقیل ہی سیور تشد ہا الصبیان یعنے بعضون نے کہا ہو کہ حوف دوال اور تسمہ ہے کہ لڑکی باندھتی ہین بطور لنگوٹی کے پس جس باپ کے بیٹیون کی یہ سازو جہاز عروسی ہون کیونکر وہ مالدار ہون گے مقام حیرت ہی کہ ایسی رکھیلیان بیاہتا بی بی خدیجہ الکبرے سے بڑھ جائین اور جو کہ بموداے عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا الآیہ اوصاف مذکورہ کالمومنیۃ و القانتیۃ والتائبۃ وغیر ذلک سے عاری ہون ایسی ازواج ناپاک ازواج طیبات اور طاہرات کہلائین شتان مابین السموات والارضین اب ہم ان سب قطع نظر کرکے مالداری ابوبکر کو اگر مسلم بھی کرین تو انفاق اونکا کیونکر مسلم ہوسکتا ہی حالانکہ بخل و ظلمت اونکا روز ورود آیہ نجوی مسلم الثبوت ہی کیونکر عقل باور کرے کہ جو شخص انفاق ایک درہم سی باوجود مالداری بخل کرے وہ غلامون کو خریدے اور آزاد کرے قال فی تفسیر المدارک فی ذیل تفسیر قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقہ ذلک خیر لکم و اطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم قال علی رضی اللہ عنہ ہذہ آیۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احد قبلی و لا یعمل بہا احد بعدی کان لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرہم وسالت رسول اللہ عشر مسائل فاجابنی عنہا قلت یارسول اللہ ما الوفاء قال التوحید و شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت و ما الفساد قال الکفر والشرک باللہ قلت و ما الحق قال الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہت الیک الحدیث اور اسی مضمون کی روایت تفسیر کبیر امام رازی صفحہ ۲۷۰ چھاپہ مصر مجلد ثامن مین موجود ہی اور تفسیر علامہ ابو مسعود جو تفسیر کبیر کے حاشیہ پر چھپی ہے اوسمین بھی روایت تفرد جناب امیر علیہ السلام موجود ہی آگے امام حضرت رازی بعد نقل روایت از خود جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین وروی ان ابن جریج والکلبی

وعطاء عن ابن عباس انهم نہوا عن المناجات حتی یتصدقوا فلم یناجہ احد الا علی
علیہ السلام تصدق بدینار الخ محصل روایت اولی یہ ہی کہ تحت آیہ نجوی صاحب مدارک
کہ معتبرین علمائے اہلسنت سی ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیہ
شریفہ پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا نہ بعد میرے کریگا میرے پاس ایک دینار تھا کہ مینے
خوردہ کیا پس جب خدمت رسولخدا مین حاضر ہوتا تو ایک درہم اوسمین سے راہ خدا مین
تصدق کرتا تھا اور جناب رسولخدا سے دس مسئلہ مینے پوچھے اونحضرت نی دسونکا جواب
شافی ارشاد فرمایا جملہ سوالات سے یہ تھا کہ عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ وفا کیا ہے فرمایا کہ
توحید ہی اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر عرض کی مینے کہ فساد کیا ہی فرمایا کہ کفر اور شرک باللہ
پھر عرض کی مینے کہ حق کیا ہی اونحضرت نی فرمایا کہ حق اسلام ہے اور قران ہی اور ولایت ہی
جبکہ منتہی ہو طرف تیرے انتہی امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال القاضی والاکثر فی
الروایات انہ علیہ السلام تفرد بالتصدق قبل المناجات ثم ورد النسخ وانکان قد روی
ایضا ان افاضل الصحابۃ وجدوا الوقت وما فعلوا ذلک انتہی بقدر الحاجۃ یعنے قاضی نے
کہا ہی کہ اکثر روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین متفرد تھے اس تصدق مین بعد
اسکے یہ آیت منسوخ ہوئی اگرچہ یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ افاضل صحابہ نے وقت
تصدق کا پایا یعنی ایسا نہ تھا کہ درمیان حکم اور نسخ حکم کے ایسا زمانہ قلیل ہو کہ جسمین تصدق
کرنا افاضل صحابہ اہلسنت سی ناممکن ہو بلکہ وقت اسقدر تھا با اینہمہ ندیا انتہی اور مخفی
نرہے کہ امام رازی تفسیر مذکور مین بتفسیر آیہ مذکورہ مسئلہ خامسہ مین یہ بھی فرماتے ہین کہ بعض
اکابر علمائے اہلسنت ذ انکار وقوع نسخ آیہ مذکورہ کیا ہی کہ یہ آیت کبھی منسوخ نہین
ہوئی اور خود بھی مائل اسیطرف تحسین کلام اون اعلام کے ہوئے ہین بالجملہ با این
امور نہین معلوم کہ اوس روز پاک مال حضرت ابوبکر کا کیون انفاق مین نہ آیا اور کون
اوسکو لوٹ لیگیا تھا کہ کوئی مالہ تیرے کے عمل مین نہ آیا اور داخل اما من بخل واستغنی ہوکر

مستحق نار اللظی لا یصلٰہا الا الاشقی ہوئے مخفی نرہے کہ اس حدیث شریف مین جو کتاب
معتبر یعنی تفسیر مدارک اہلسنت سے منقول ہوئی فقرۂ الولایۃ اذا انتہت الیک نص
صریح ہے بطلان خلافت سراپا جلافت ثلثہ پر اسلئے کہ اوتحضرت نے فرمایا کہ تولیت امور مسلمین
کہ خلافت عبارت اوسی سے ہے جب جناب امیر علیہ السلام تک پہونچیگی تب حق ہوگی
پس البتہ جو خلافتین کہ پیشتر اس سے تھین وہ باطل ہوگئین وہٰذا ہو المطلوب والحمد للہ
علی ذلک وعلی التنزل اگر ما المدار سے اور انفاق کو بھی ہم مسلم کرین تو انفاق اہل نفاق کو
بہ نیت خالص للہ فی اللہ کون مسلم کر سکتا ہے پس پہلے آپ خلوص نیت ثلثہ ثابت
کرلیتے تب کچھ گفتگو کرتے تو وہ گفتگو قابل نظر و فکر ہوتی ورنہ ثبوت ایمان موقوف اوپر خلوص
نیت کے اور خلوص نیت موقوف اوپر ثبوت ایمان کے یہ دور و تسلسل وفیہما نظر
بدون تصفیہ اتنے جھگڑون کے کہ بالاجمال اشارہ اکثر کیطرف ہوا بمقابلہ خصم مدعی ایسے امر کا
ہونا آپ ہی سے شخص کا ہے جو عوائے مناظرہ علمائے اعلام سے اور دواب مناظرہ سے
بالکل جاہل فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** شبہ نہین رہا **اقول** شک وشبہ شیعونکو ہرگز بیدینی
اور کفر و نفاق ثلثہ مین نہین ہے بلکہ یقین کامل رکھتے ہین آپ بار بار شک وشبہ ناحق فرماتے
ہین **قولہ** باقرار علمائے شیعہ **اقول** باقرار علماء اہلسنت کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہے کہ جسکے جواب
مین سنی بیچارہ مبہوت ہے شیعون پر ہزار ہزار طرح کے کذب وافترے کرتا ہے مگر خر باد بمشت پیمون
کے کچھ ہاتھ نہین لگتا ہے دیکھو تو تمہارے علما درکنار امام تمہارے وہ بھی کون امام اعظم فرماتے ہین
ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد کما فی مختصر تاریخ خطیب ناقلا
عن خطیبکم والصافی کتاب المنتظم لابن الجوزی پس جب خود تمہارا امام اعظم ایمان ابوبکر وایمان
شیطان یکسان کہے تو پھر شیعون سے امید کرنا اور اونکو کہنا کہ باقرار علمائے شیعہ ایمان من ایمانہ
کایمان الشیطان ثابت ہے کمال عباوت وغوایت مخاطب ہے اور کیا عجب ہے کہ انہین وجوہ سے
آپکے خلیفہ اول تسلط شیطان اپنے اوپر برسر منبر فرمایا کئے کہ ان لی شیطانا یعترینی الخ صحبت

شیطان کا آخر اثر ہوا کہ اوسنے مثل اپنے انکو ہمیشہ رکھا قولہ باقی رہا تیسرا امر اقول تخبط اور
تشبثت تقریر کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر یہ کہ شیعون کے مقابلہ نے ایسے حواس آپکی
باختہ کردے کہ سلسلہ کلام اوکھڑا نظر آتا ہے ہمکو ڈر ہے کہ اگر کسی شیعہ سے زبانی گفتگو ہوگی تو آپکا
دم ہی اوکھڑ جائیگا ذرا ہوش درست کرکے فرمائیے کہ اس تیسرے کا دوسرا کہان ہے
ابتدا مین آپنے فرمایا کہ امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہے الخ بعد بحث آپ فرماتے
ہین کہ تیسرا امر دوسرا کہان بھوے آرے آرے دروغ گو را حافظہ نباشد قولہ مراد ایمان سے
اصول دین کو تصدیق کرنا ہے اقول جب ہم ایمان عامی کی بہ نسبت نفاق ثلثہ ثابت کر چکے
اور تلبیسات ابلیسی کا جواب دیچکے اور بیان کیا ہے کہ ثلثہ ہرگز قلباً مصدق بنبوت نہ تھے تو اب
ایمان خاص مین گفتگو لا حاصل ہے اس لیئے کہ بدیہیات سے ہے کہ رفع عام سے
رفع خاص ہو جاتا ہے قولہ اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے اقول ع آدمی را
بچشم حال نگر + از خیال پری ندہی بگذر + جو کچھ مزخرفات حضور والا نے یہان ارشاد
فرمائی اوسکی تردید بعون اللہ بخوبی آپ نے سنی اور اب جو خیالات شیخ چلّے آگے فرمائیگا
اوسکی بھی خدمت گذاری کے لئے ہمکو حاضر ہی جانئے گا انشاء اللہ تعالیٰ قولہ لیکن ہمارے نزدیک
اقول آپ کس کھیت کی مولی ہین جو آپکے عندیہ پر کوئی شخص اعتنا کرے آپکے عندیات
گلا و طرآبتنی جہالات مرکبہ پر مبنی انتہائے جہالت ہے کہ ابتک معنی اصول دین نہین جانتے
بحث کرتے ہین اس مقام مین ایمان خاص سے پس اصول دین سے اس مقام پر مراد
نہین ہو سکتی مگر ارکان ایمان خاص اور ارکان ایمان خاص کو ایمان عام مین جو معبّر
باسلام ہے معتبر کرنا کمال جہالت ہے آج تک کسی سُنّی نے بھی اصول ایمان ظاہری کہ
جسکو ہم معبر باسلام کرتے ہین اور اصول ایمان حقیقی کو ایک نہین کہا ہے بلکہ ہر شخص نے ایمان
ظاہری مین فقط اقرار بشہادتین اور عدم انکار ضروریات اسلام کافی جانا ہے اور ایمان حقیقی
مین تصدیق جنان بلکہ بعضون نے عمل بارکان بھی ضرور جانا ہے الحاصل جب ارکان اسلام

وایمان متفاوت ہوئی پس اگر مراد دین سے اسلام ہی تو یہ فرمانا آپ کا کہ ابتدائی
زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا نادانی ہی سراسر آپکی نادانی
ہے امامت کو اسلام سے ازابتدائے نبوت تا انتہائے نبوت کچھ واسطہ نہین
ہی اور کسی شیعہ اور سُنی نے امامت کو مثل تصدیق جنانی کے ارکان اسلام سے
نہین کہا اور اگر مراد آپکی دین سے ایمان حقیقی ہے جسکو ہم معتبر بایمان خاص
کرتی ہین تو ابتدائے نبوت کی کیا معنی شیعون کے نزدیک ازل سے ابد تک
جسطرح تصدیق نبوت جمیع انبیا اللہ وکتبہ ورسلہ وملائکتہ ایک رکن ہی ایمان حقیقی کا
اوسیطرح تصدیق امامت جمیع ائمہ بھی ایک رکن ہی ارکان حقیقی سے آپ
امنت باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرتے ہین شیعون کے نزدیک چونکہ امامت کا بھی
منصوص من اللہ والرسول ہونا ضروری ہی اور دنیئے جلاہونکے بنانے سے کوئی
چڑی مار اور خیاط و بزاز اور دلال امام نہین ہوسکتا ہی اسلئے شیعہ بعد رسلہ
کے وائمتہ کے بھی معتقد ہین بلکہ آپ جو لفظ خیرہ وشرہ کو بڑہاتے ہین شیعہ اس آپکی
ایمان کو عین کفر سمجھتے ہین معاذ اللہ کہ جس شر کی نسبت ہم شیطان کیطرف دیتے
ہین وہ اپنے خدا کی طرف دین اسی جگہ سے صاف صاف یہ بات سمجھ لیجاتی ہے
کہ سنیون نے شیطان کو اپنا خدا بنایا ہے اور شیعہ اونکے مقابل مین قل یا
ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون پڑھتے ہین جسکو ایک ذرہ بھی عقل
ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ شرور وقبائح کو خدا کیون کرنیگا اگر ازراہ جہل کرتا ہے تو خدا
جاہل نہین اور اگر ازراہ احتیاج کرتا ہی تو خدا محتاج نہین پھر کیا باعث ہوگا کہ خیر کو
چھوڑ کے حرکت شیطانی یعنی شر کرینگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار اور اصل امر یہ ہے کہ حضرات اہلسنت چونکہ بنائے امامت رائے وکمیٹی پر جسکو
کسی ناکس سے کہتے ہین شارع کی دخل ونص سے انکار کرتے ہین اسلئے امامت کو

مسائل فروعیہ سی کہتے ہین حالانکہ حدیث متفق علیہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ دال ہے اس پر کہ امامت اصول دین سے ہے اس لئے کہ ظاہر ہی کہ مسائل فروعیہ کے نجاننے سی کوئی کافر نہین ہوتا ہان کوئی رکن دین اگر نجانے تو البتہ کافر بکفر ایمانی ہوگا پس ہرگاہ رسالت پناہ نے جاہل ومنکر امام کو کافر فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ رکن ہی ارکان دین سے اور قاضی بیضاوی کہ اکابر علمائے اہلسنت سی ہین کتاب منہاج مین فرماتے ہین کہ مسئلہ امامت اعظم مسائل اصول دین سے ہی کہ مخالفت اوسکے موجب کفر وبدعت ہی انتہی پس باینہمہ امامت کا اصول دین سی منکر ہونا اور شور وغل اوس پر مچانا یہ خود کفر وبدعت سے کیا خوب یک لخت دو لخت فکر تو اسکی تھی کہ ایمان ابوبکر ثابت ہوئی اور کفر سے اونکی برات کیجاوے اسی درمیان مین یہ دوسری مصیبت طاری ہوئی کہ خود ہی کافر ہوئی آپ اپنی ایمان کی پہلی خبر لیجے تب میان ابوبکر کے پیچھے پڑیگا اور عظمت امر امامت اسسے بھی آپ پر واضح ہو کہ آپکے صحابہ نے اسکو دفن جناب رسالتماب پر مقدم کیا تھا چنانچہ شرح عقائد نسفی مین کہ معتبر کتاب اپکے یہان کی ہی موجود ہی ولان الامۃ قد جعلوا اہم المہمات بعد وفات النبی نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن انتہی پس باینہمہ رکن دین وایمان ہونیمین اسکے کیا شبہہ ہی قولہ اس لئے کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوی کیا **اقول** جناب مخاطب کی غباوت اور غوایت اس مرتبہ کو پہونچی ہی کہ قابل خطاب اہل علم نہین ہی اسلئے تفصیل مقام سے طبیعت نار ہی مگر بالاجمال واسطے منہ توڑنے اونکے معتقدین ولاکین وحلاقین وحائکین کے ایک معارضہ پر اکتفا کرتے ہین کہ ایمان بیوم آخرت وحشر ونشر روز قیامت باتفاق ہمارے اور آپکے اصول دین مین سی ہے حالانکہ بقول آپکے جناب رسولخدا نے فقط اقرار بشہادتین ہی کا نام ایمان رکھا پس اقرار بقیامت کو اصول دین سے خارج کیجئے اور بیخوف وخطر از روز محشر

جو جائے عمل مین لائے اور اسیطرح سے بہت سے ارکان ایمان ہین کہ از کتاب التوحید تا آخر مباحث کلامیہ کتب کلامیہ آپ ہی کی مملو ہین کسی کا اقرار حضرت نے نلیا فاہو جوابکم عن امثال القیامۃ فہو جوابنا عن الامامۃ **قولہ** اگر ہم غلط کہتے ہون **اقول** آپ بیشک و شبہہ غلط کہتے ہین اور اپنے معتقد جلاہون کو فریب دیتے ہین اظہار حقیقت واقعی سے دم چراتے ہین یہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صرف توحید اور نبوت ہی بتاتی تھے اگر غرض یہ ہی کہ ابتداے وقت دخول فی الاسلام مین اسیقدر پر اکتفا فرماتے تھی تو مسلّم ہے ہم بھی کہتے ہین کہ اسلام کیواسطے اسیقدر کافی ہے لیکن ایمان حقیقی اسیقدر سے حاصل نہین ہوتا اور آیۂ وافی ہدایہ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا اس پر شاہد عادل ہی اور اگر غرض اپکی یہ ہی کہ بعد دخول فی الاسلام کے فقط اسیقدر پر اکتفا کرتے تھی اور پھر عمر بھر القاے مسائل اصولیہ اور فروعیہ واسطے حصول ایمان خاص کی اور واسطے تکمیل ایمان خاص کے نہین فرماتے تھے تو یہ ایسا بدیہی البطلان ہو کہ اس سے بڑھکر کوئی بدیہی نہو گا کفار تک بھی جانتے ہین کہ انحضرت نے عمر شریف اپنی ارشاد وہدایت وتعلیم مین اپنی امت کے گذرانی یہانتک کہ احادیث اصولیہ وفروعیہ نے اون حضرت کی عالم کو بھر دیا کہ گنتی اوسکی لاکھون سے متجاوز ہوگئی اور یہ جو آپ فرماتی ہین کہ اسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا اگر غرض یہ ہے کہ وقت دخول فی الاسلام ذکر نہ تھا تو مسلّم ہی کہ اسوقت بجز شہادتین کے نہ ذکر قیامت تھا نہ ذکر بعث ونشور تھا نہ ذکر حساب تھا نہ ذکر کتاب تھا نہ ذکر جنت تھا نہ ذکر نار تھا اوسیطرحپر اگر ذکر امامت بھی نہو تو کیا قباحت ہی اور اگر غرض یہ ہی کہ بعد دخول فی الاسلام بھی جناب رسولخدا نے ذکر امامت کا اپنی امت سے مثل دیگر معارف حقیقیہ کے نہین فرمایا تو یہ غلط محض ہی از ابتداے بعثت آپ ذکر امامت علی الخصوص امامت جناب علی بن ابیطالب فرماتے رہے کتب فریقین ذکر سے اون احادیث کی مملو ہین ایک مختصر سے کتاب امالی ہی کہ جسمین

بالسنو حدیث سی زیادہ ذکر امامت مین موجود ہی اور حیار صحابہ سی مثل سلمان و بوذر و مقداد وغیرہم کے احادیث متواترہ امامت کی بلکہ دوازدہ امام ہونے کی بلکہ نام بنام اسامی متبرکہ ائمہ اطہار جناب رسولخدا سی منقول ہین اور شیعون کی کتابین اوس سے مملو ہین اور اکثر کتب علمائے اہلسنت مثل حموینی کی کہ محدث اور فقیہ شافعی اور آئمہ حدیث اہلسنت سی ہین فرائد السمطین مین اور ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کی ہدایۃ السعداء مین اور موفق بن احمد خوارزمی وغیرہم من اعیان اہل السنہ کی اپنی مصنفات مین اون احادیث کثیرہ متواترہ کو لکھا ہی چنانچہ بعض کیطرف عنقریب اشارہ ہوگا اور بتفصیل وہ احادیث کتاب ینابیع المودۃ مین کہ مولفات بعض معاصرین علمائے اہلسنت سی ہے اور قسطنطنیہ مین وہ کتاب چھپ گئی ہی موجود ہین من شاء فلیرجع ہناک اور اگر بعض دشمنان اہل بیت نے اون روایات متواترہ کو اپنی کتابون مین نہ لکھا تو وہ دنیا سے مفقود نہین ہوئین بلکہ بحمد اللہ شواہد صدق اوسکے صحاح اہلسنت مین بھی موجود ہین مثل مافی الصحیحین لایزال ہذا الامر صالحا اولایزال ہذا الامر عزیزا حتی یمضی فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش انتہی نقلا عن تاریخ الخلفاء للعلامۃ السیوطی وایضا فی تاریخ الخلفاء وعند احمد والبزار بسند حسن عن ابن عباس انہ سئل کم یملک ہذہ الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ فقال اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل الے ان قال اخرج مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد انہ قال لاتہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی ودین الحق الے آخرما قال مخفی نرہی کہ مضمون ان احادیث مرویہ کا بطرق اہل سنت سوائے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کسی پر درست نہین ہوتا بوجوہ چند لیکن اولا پس اسلیئے کہ علماء اہلسنت بیان معنی حدیث اور مصادیق مین اوسکے گم کردہ ہوش اور سراپا مدہوش ہین مثل ابن جوزی وغیرہ من اعیان اہل السنۃ لکھتے ہین لم اعلم للحدیث معنی وتفصیل ذلک مذکور فی العبقات فانظر ثمہ اور ثانیا فقرات

حدیث دلالت اوربقائے خلافت خلفائے اثنا عشر الی یوم المحشر وبقائے امت خیر البشر کے کرتے ہین کما فی صحیح المسلم ان ہذا الامر لاینقضی حتی یمضے لہ فیہم اثنا عشر خلیفۃ وکما رواہ احمد بن حنبل وغیرہ کہ یملک ہذہ الامۃ خلیفۃ کما مرو کما فی مسند مسدد لا تہلک ہذہ الامۃ الخ اور خلفائے اثنا عشر اہلسنت کا پتہ ونشان بھی نہین وہ کب کے مرگر گئے گل گئے سڑ گئے سلسلہ کب کا منقطع ہوگیا اور ثالثاً مقام غور وانصاف ہے کہ تخصیص در آزدہ کے بنا بر اصول ثلثہ اہل سنت کہ بیعت اہل حل وعقد واستخلاف اور قہر وغلبہ ہی درست نہین لان الزیادۃ ممکن بلکہ یہ امکان فعلیت کیطرف بھی منتقل ہوا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین علامہ سیوطی اپنے عہد تک خلفا کو کہ اول ابوبکر ہین اور اخر مین مستمسک باللہ یعقوب ہین تعداد مین ستر سے زیادہ لکھتے ہین اور ر ابعًا بنظر انصاف و وراز اعتساف ملاحظہ ہو کہ مقصود خلفائے اثنا عشر سے کہ امت مین جناب رسالتماب کی ہون گے خبر مخبر صادق مین کیا ہے یا کل کی خلافت حق یا کل کی باطل یا بعض کی حق اور بعض کی باطل پس شق اول بنا بر مذہب اہل سنت باطل ہے اسلئے کہ خلافت حقہ منحصر پانچ شخص مین فرماتے ہین خلفائے ثلثہ اور جناب امیر اور امام حسن علیہم السلام کما فی تحفۃ العزیز الدہلوی وغیرہ اور حدیث موضوع انکی الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا عضوضًا الحدیث سے بھی ایسا ہی لازم آتا ہے پس خلفائے اثنا عشر کہ کل برحق ہون اہل سنت کے یہان پتہ ونشان اونکا نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور شق ثانی بھی باطل ہے اس لئے کہ کوئی قائل اسکا نہین اور نیز انحصار خلفائے باطلین کا اس عدد مین ممنوع ہے کما لایخفی اور لیکن شق ثالث پس وہ بھی بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ یہ مجموع بھی محصور اس عدد مین نہین ستر سے زیادہ اپنے عہد تک علامہ سیوطی لکھتے ہین وہلم جرًا الی یوم القیامہ پس کسطرح یہ حدیث کہ فریقین مین حد تواتر کو پہونچی ہے اصول مذہب اہل سنت کے مطابق نہین ہوتی

اور خامسًا قاضی عیاض و ابن حجر و غیرہما تاویل حدیث اسطرح پر کرتے ہین انہم یکونون
فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ والاجتماع علے
من یقوم بالخلافۃ انتہی نقلا عن تاریخ الخلفاء للسیوطی اور شمار بارہ کا اسیطرح پر کیا ہے
کہ اول ابو بکر دوم عمر سوم عثمان چہارم علی بن ابیطالب مگر کسوقت تک جبتک کہ ثالثی
صفین مین قرار پائی بعد ثالثی کے معاذ اللہ وہ جناب چوتھی مرتبہ کی خلافت سے بھی
معزول ہوئے حیث قال ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معویۃ یومئذ بالخلافۃ
ثم اجتمع الناس علی معویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی یزید ولم ینتظم للحسین امر بل قتل قبل ذلک
انتہی موضع الحاجۃ نقلا عن تاریخ الخلفاء یعنی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب اوسی زمانہ
تک اس خلافت کی خلیفہ رہے کہ ثالثی صفین مین ہوئی بعد فیصلہ معاویہ خلیفہ ہوئے اور پھر
اجماع خلافت معاویہ پر بعد صلح امام حسن علیہ السلام ہوا بعد اسکے اجماع یزید کی خلافت پر ہوا
اور حسین فرزند دلبند رسول الثقلین کے لئے امر خلافت منتظم نہ ہوا کہ قبل انعقاد بیعت اور قبل اجماع
علی الخلافت قتل ہو گئے انتہی بالجملہ خلیفہ پنجم معاویہ اور ششم یزید بن معاویہ اور ہفتم
عبد الملک ابن مروان اور ہشتم ولید بن عبد الملک اور نہم سلیمان بن عبد الملک اور دہم
یزید بن عبد الملک اور یازدہم ہشام بن عبد الملک اور دوازدہم ولید بن یزید بن عبد الملک
انتہی ملخصًا عن تاریخ الخلفاء اب ارباب انصاف غور کرین اور بنظر انصاف دیکھین
کہ بعد تسلیم اس تاویل کے جو نزدیک علمائے اہل سنت کے عمدہ تاویلات سے ہے کما افادہ
ابن حجر فی شرح صحیح البخاری خلفائے مذکورین پر پھر بھی درست نہین آتی اسلئے کہ اگر مراد
عزت خلافت سے فقط قوت اوسکی ہے تو حضرت عثمان اور جناب امیر کے عہد خلافت مین قوت
کہان تھی کہ حضرت ثالث بالخیر آخر کار کس شدت کے ساتھ قتیل دار ہوئے اور جناب امیر
علیہ السلام کی جو حالت رہی اور جو جو واقعات پیش آئے مخفی نہین ہین اور اسیطرح اور خلفاء
بنی امیہ کے حالات دیکھنے سے تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ مین بطلان اسکا بہت ظاہر ہے

اور اجماع بھی ان سب کیواسطے ظاہر البطلان ہے اس لئے کہ حال اجتماع و اجماع خلافت بکری پر سابقًا گزرا کہ اسامہ بن زید و سعد عبادہ و زبیر و جناب امیر بلکہ کل بنی ہاشم منکر ہی رہے کما اثبتناہ من الصحاح وغیرہا اور جناب امیر بنا بر قید اجماع قبل وقوع ثالثی بھی اس زمرہ سے نکلے جاتے ہیں اس لئے کہ بہت بڑا ملک شام انکے تحت حکومت ہونے پایا ان سب نے کبھی بیعت نہ کی بلکہ معاویہ عاویہ الذی اعدی امیہ باغیہ و اخری ہاویہ کے یہ سب شریک رہے اور اسیطرح عبداللہ بن عمر نے بھی بیعت نکی با انکہ یزید پلید سے شخص کی بیعت کی تھی بلکہ اونکا اوس بیعت پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنا صحیح بخاری مین موجود ہی بالجملہ امام وخلیفہ زادہ سنیہ نے بمفاد الولد سر لابیہ بمقتضائے ضغائن دیرینہ سنیہ پر کینہ اپنے اور اپنے بڑے گھڈا اور مڈھ کی کبھی بیعت یداللہ نہ کی چنانچہ استیعاب ابن عبدالبر مین مذکور ہی پس چاہیئے کہ جناب امیر اس زمرہ سی خارج ہوجائین اسیطرح سے یزید پلید مین بھی کلام ہے اس لئے کہ قبل واقعہ ہائلہ کربلا جناب امام حسین اور اونکے اصحاب کرام نے کبھی بیعت نکی وللہ در القائل ؎ سر داد و نداد دست بر دست یزید ✤ باللہ کہ بنائے لاالہ است حسین ✤ اور بعد اس واقعہ کے خلع کرنا اہل مدینہ کا صحاح سے ثابت ہے اور تاریخ خلفائے علامہ سیوطی مین ابن عساکر سے اور اونہون نے بسند خود زہری سے اور زہری نے سعید بن المسیب سے روایت کی قال عثمان لما ولی کرہ ولایتہ نفر من صحابۃ انتہی پس بیعت باکراہ بمودائے الامن اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کب معتبر ہوگی اور اسی جگہ سے ہے کہ انکی بنا ایسی نامستحکم ہوئی کہ اخر کار قتیل دار ہوئی اور اصحاب اخیار رسول مختار بھی شریک کار تھے علی ہذا القیاس بلکہ اس سے بھی صریحتر دیگر خلفائے مذکورین کے خلافت کے اجماع مین کلام ہی چنانچہ ناظرین کتب احادیث و سیر معتبرہ فریقین پر مثل تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی وغیرہ کی مخفی نہین ہے اور اگر اس جماعت کثیر اور جم غفیر کے مخالف سی بھی خلفائے مذکورین نہ نکالے جائینگے تو خلفائے عباسیہ کہ جنکی خلافت کی بشارت حسب مزعوم

اہل السنۃ خود جناب رسالتماب ذی رسی تھی کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی یہ کیون نہ داخل ہونگے
پس یا عدد کم ہوجائینگے یا بارہ کے دہ گونہ بل اتنے غیر النہایۃ ہوجائینگے فیعود المحذور اور عزت
اور قوت اور استقامت امور اسلام بھی کل مذکورین کے عہد مین ثابت نہین مگر یہ کہ حضرت
اہل سنت عزت وقوت واستقامت امور خلافت ودین اسلام اسکو کہین جو اونکے قتیل دارفرؔ
اپنے عہد مین کیا کہ اصحاب خاص جناب رسالتماب کے ساتھ بضرب شدید واہانت پیش آئے
اور جو لوگون نے اونکے ساتھ کیا اور محاصرہ مین جو شدائد رہے یہان تک کہ قتیل دار ہوئے
قابل رقت وماتمداری اہل سنت ہر اور یا عزت وقوت واستقامت اسکو کہین کہ محاربہ
کرنا نفس رسول سے باوجود فرمان رسول ملک منان علیؑ منی وانا منہ ویا علے
حربک حربی وایاک ان تکونی یا حمیراء وغیر ذلک من الاحادیث التی لا
تحصی کثرۃ اور یا عزت وقوت واستقامت اسلام اسکو کہین کہ قتل ہونا جگر گوشہ رسول کا
بالب تشنہ وشکم گرسنہ اور اسیر کرنا اونکے آل اطہار کا مثل بندیان کفار ترک ودیلم کے
ولنعم ما افاد شارح العقائد النسفی الذی ہو من اعیان اہل السنۃ حیث قال والحق ان رضا
یزید بقتل الحسین رض واستبشارہ بذلک واہانتہ اہل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ
وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ
واعوانہ انتہی بالفاظہ یا جو واقعہ حرہ مین ہوا اوسکو عزت وقوت واستقامت امور اسلام
کہین تاریخ خلفاء سیوطی مین وقائع ۶۳ سنہ ہجری مین ہے وکانت وقعۃ الحرۃ علی باب
طیبۃ وما ادراک ما وقعۃ الحرۃ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ
ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من
اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ مسلم انتہی اور یا عزت
وقوت واستقامت اسلام اسکا نام رکھین جو بعد اس واقعہ کے بیت محترم ومعظم ومکرم بیت اللہ
کے ساتھ ہوا کہ سقف جلادی گئی اور پردہ اوس بیت مکرم کا جلادیا یہانتک کہ دو سینگھ اوس

کو سفند کے جو بدل ذبح حضرت اسماعیل مین آیا تھا وہ بھی جل گئے ففی تاریخ الخلفاء ایضاً عن
عبد اللہ بن حنظلۃ بن الغسیل قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان
رجلا ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ قال الذہبی ولما
فعل یزید باہل المدینۃ بافعل مع شربہ الخمر واتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس وخرج علیہ غیر واحد
ولم یبارک اللہ فی عمرہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش بالطریق فاستخلف
علیہم امیرا واتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق وذلک فی صفر سنہ ۶۴ اربع وستین
واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی فدی بہ اسماعیل وکانا فی
السقف واہلک اللہ یزید فی نصف شہر ربیع الاول من ہذا العام انتہی انہین امور سے اگر عزت و
قوت واستقامت امور اسلام ہے تو حضرات اہل سنت ہی کو مبارک حقیقت مین بیحیائی انہین
حضرات پر ختم ہے کجا خانہ خدا اور کجا یہ امور اسلام ہی نرا عزت وقوت و استقامت امور اسلام
درکنار ہے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ اور اسیطرح سے بعد یزید جن خلفا کو خلفائے
اثنا عشر مین گنا ہے ان سب کے حالات بھی اسی قبیل سے ہین مثل عبد الملک بن مروان کے
کہ اسکے عہد مین تاریخ الخلفاء مین ہے وفی سنہ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینۃ واخذ
یتعنت اہلہا ویستخف ببقایا من فیہا من صحابۃ رسول اللہ صلعم وختم فی اعناقہم وایدیہم یذلہم
بذلک کانس وجابر بن عبد اللہ وسہل بن سعد الساعدی فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین ہے قالت لو لم یکن من مساوی عبد الملک الا الحجاج وتولیتہ ایاہ علی المسلمین
وعلی الصحابۃ رضہ یہینہم ویذلہم قتلا وضربا وشتما وقد قتل من الصحابۃ واکابر التابعین ما لا یحصی فضلا عن
غیرہم وختم فی عنق انس وغیرہ من الصحابۃ ختما یرید بذلک ذلہم فلا رحمہ اللہ ولا عفا عنہ انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین عبد الملک کو لکھا ہے واول من غدر فی الاسلام واول من نہی عن الامر بالمعروف
انتہی پس ایسے عہد مین اسلام کی قوت اور اوسکے امور کی استقامت کہنا حضرات اہل سنت ہی کی
جرأت اور جسارت ہے کجا غدر فی الاسلام اور قتل وضرب وشتم اور تذلیل اصحاب کرام خیر الانام اور
برعکس امر بالمعروف نہی عنہ اور کجا لعب بکتاب خدا کہ اصل ایمان اور

اسلام ہی حیث قال الشاعر فی شان ہذا الشقی وذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ؎ تلاعبوا بکتاب اللہ فاتخذوہ ❊ ہواہم فی معاصی اللہ قربانا ❊ بالجملہ کجا یہ امور اور کجا قوت واستقامت امور اسلام سب کے عہد کا حال بہت طویل ہی خلیفہ دوازدہم حضرات سنیہ کا حال برسبیل اجمال یہ ہی علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء مین خلیفہ دوازدہم کو الخلیفۃ الفاسق لکھتے ہین ثم قال وکان فاسقا شریبا للخمر منتہکا حرمات اللہ اراد الحج لیشرب فوق ظہر الکعبۃ انتہی کجا حج بیت اللہ اور کجا خانہ کعبہ پر شراب پینا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ❊ ثم قال السیوطی فی تاریخ الخلفاء قال المعافی الجریری جمعت شیئا من اخبار الولید ومن شعرہ الذی ضمنہ ما فجر بہ من خرقہ وسخافتہ وما صرح من الالحاد فی القران والکفر باللہ ثم قال شق المصحف بالسہام وفسق ولم یخف الآثام انتہی بقدر الحاجۃ اور اسی تاریخ الخلفاء مین ہی کہ ذہبی فرماتے ہین کہ یہ خلیفہ سنیہ شراب خوار ہی تھے اور بتقلید بعض اسلاف اپنی کے لواطہ سے بھی شوق تھا پس جس عہد وعصر مین ایسی افعال قبیحہ ہون کہ قران مجید وفرقان حمید کے ساتھ الحاد اور اوسکا استخفاف اور اوسمین تیرونکا چبھانا اور کفر خدا کے ساتھ ہو یہ عہد عزت اسلام واستقامت امور اسلام ٹھہرایا جاے سواے اہل سنت کے اور کونسا مسلمان کہیگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا جس عہد مین کہ ایسے افعال کہ بمفاد ؎ ہیچ کافر نکند انچہ مسلمان کردند بدتر از کفر ہین اور خود جناب رسالتماب بہی اسکی حد کفر تک ہونیکی خبر دیگئے ہین چنانچہ احادیث صحاح ستہ شاہد صدق ہین مثل حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ مسلم فی صحیحہ وغیر ذلک من الاحادیث اگر باوجود ایسے افعال کے پہر بہی وہ عہد عزت واستقامت امور اسلام ہو تو عہد خلافت عباسیہ نے کیا قصور کیا ہو اگر انکو بہی شامل کیجیگا تو پہر عدد دہ چند ہوجائینگے اور اگر انکو نکالئے گا جنکے عہد دولت مہد مین یہ سب کچھ ہوا تو عدد کم ہوجائینگے یہ تھی تقریر ہماری متعلق بہ لا یزال الاسلام عزیزا منیعا بر تقدیر عزت بمعنی فخامت

مرتبہ و منزلت جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور اگر عزت و مناعت دین خیر الانام یعنی اسلام سے فقط استقامت امور سلطنت اور اجماع امت مراد کیا جاوے جیسا کہ رشید الدین خان نے بعد وقوف ان قباحتون کے یہی لغمہ بے سروپا اوٹھایا ہی اور یہی گیت گایا ہی کما فی ایضاح لطافۃ المقال پس یہ قول کا تبول تاویل اول سے بھی زیادہ ترفیح ہی اس لیئے کہ قیام ومضی امر اسلام کو کہ دین خیر الانام رسول ملک علام ہی شوکت سلطنت سی کیا علاقہ این الدین من السلطنۃ الفانیۃ الظاہرۃ نہین معلوم کہ اسکو منقول شرعی ٹھہرایا ہی یا عرفی وکلاہما صریحا البطلان لیکن اول پس ظاہر ہی کہ کہین نہ پاؤگے کہ اسلام سے عیاذ باللہ سلطنت مراد ہو سلطان کل شاہ رسل باآن قوت وطاقت ورعب وہیبت بمود ای نصرت بالرعب ہمیشہ حالت فقر مین رہے اور سلطنت کو ہیچ ولاشی سمجھتے رہی اور الفقر فخری فرمایا گیا اور لیکن ثانی پس اگر مراد عرف سی عرف کفار ہے کہ ابتک یہود و نصاری سمجھتے ہین کہ دین اسلام معاذ اللہ رسول اللہ نے محض واسطے حصول حکومت سلطنت و شوکت و بنظر نفع دنیا جاری کیا اور حقیقت اس دین مبین کے ایسا ہی کچھ سمجھتے ہین بلکہ کفار و منافقین اشرار جو عہد آنحضرت مین تھے وہ بھی ایسا ہی بکتے تھی پس یہ مسلم ہے کہ کفار کا مزعوم باطل یون ہی ہے لیکن مدعی اسلام کو کب جائز ہی کہ پیروی کفار کرے اور ہمداستان اونکا ہو مگر حضرات اہل سنت کو پیروی اپنے اسلاف یعنی ثلثہ کی چونکہ ضروری ہی تو اونکو ایسا ہی مناسب ہے کیونکہ حضرات ثلثہ بھی ایسا ہی سمجھتے تھی چنانچہ اونکی حالات اور مقالات جو عہد سرور کائنات مین تھی اور بعد آنحضرت کی کمیٹی اور کوسلے پر جو اصول سلطنت بعض سلاطین سے ہے بنائے خلافت ڈالنا اور او آنحضرت کی طور وقوانین مین تغیر دیکر موافق قواعد سلطنت کردینا شاہد صدق اس دعوی کا ہی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اس تعداد او راس زمرہ مین خلفاء راشدین بھی تو مین اور جناب رسالتماب نے ایک ہی لفظ سے کل خلفائے اثنا عشر کو فرمایا ہی پس یہ کب جائز ہی کہ عزت و مناعت دین اسلام عہد خلافت خلفائے راشدین

سے نہین حقیقۃً ہوا اور شان مین دیگر باقین کے فقط شوکت سلطنت مراد ہوا اس لئے
کہ اطلاق واحد مین ایک لفظ سے دو معنون مختلف کا ارادہ خلاف اصول اور فضول
اور نامقبول عند الفحول ہی یہ بر تقدیر اسکے ہی کہ جب اسکو مان لین کہ کل خلفاء راشدین
کے عہد مین سلطنتی شوکت حاصل تھی ورنہ در حقیقت یہ خود غیر ثابت ہی کما لا یخفٰی اور اگر
اسکا کوئی مدعی ہو کہ نہین صرف شوکت سلطنت بہ نسبت کل مقصود ہی اور اجماع ایک
شخص پر پس یہ بھی مردود ہی اس لئے کہ کلام اجماع مین گزر افتذکر اور اجماع بعض یا
اکثر عباسین کے لئے بھی ہوا فالمحذور باق علی حالہ اور لیکن شوکت سلطنت پس
عدم اوسکا عہد مین کل عباسین کی مسلم نہین اسی تاریخ الخلفاء مین تاویل حدیث
یلی ولد العباس من کل یوم تلیہ بنو امیۃ یومین ومن کل شہر شہرین یعنی عہد دولت
عباسین دونا بنی امیۃ کی سلطنت کا ہی علامہ سیوطی یون لکھتے ہین ولعمری فلیس
معنی الحدیث ببعید فان دولۃ العباسیین فی حال علوھا ونفوذ کلمتھا فی اقطار الارض
شرقا وغربا ماعدی اقصی المغرب من سنۃ بضع وثلثین وماتہ الی سنۃ بضع وتسعین ومائتین حتی
توفی المقتدر وفی ایامہ انخرم النظام وخرجت المغرب باسرھا عن امرہ ثم تتابع الفساد والاختلال
فی دولتہ وبعدہ کما سیاتی فکانت ایام شموخ دولتہم وملکتہم ماتہ وبضعا وستین سنۃ وھی ضعف
ایام بنی امیۃ الشامخۃ الی آخر ما قال پھر ذکر خلافت مقتدر باللہ مین بعد ذکر خروج مہدی سے
لکھتے ہین وخرجت المغرب عن امر بنی العباس من ہذا التاریخ فکانت جمیع مدۃ مملکتہم الاسلامیۃ
ماتہ وبضعا وستین سنۃ ومن ہذا التاریخ دخل النقص علیہم انتہی کہ ان تحریرون سے ثابت ہی
کہ تا زمان مقتدر باللہ کہ ۲۹۲ھ ہی شموخ وبزرگی دولت ومملکت وسلطنت کہ عبارت
عزت ومناعت سے حسب مزعوم رشید الدین خان وغیرہ ہی دولت عباسیہ مین مثل سلاطین
وخلفائے بنی امیہ رہا اور الفاظ حدیث بھی مماثلت خلافتین پر دال ہین ہان بعد مقتدر
یا زمان مقتدر مین نقص آیا اور قبل مقتدر باللہ بجملہ اور خلفائے عباسیہ کے معتضد باللہ احمد تو ہین

کہ جنکی مدائح عظیمہ لکھکر علامہ سیوطی لکھتے ہین قد لقی الحروب وعرف فضلہ فقام بالامر احسن قیام
وہابہ الناس ورہبوا اعظم رہبۃ وسکنت الفتن فی ایامہ لفرط ہیبۃ وکانت ایامہ طیبۃ کثیرۃ الامن
والرخاء وکان قد اسقط المکوس ونشر العدل ورفع الظلم عن الرعیۃ وکان یسمی السفاح
الثانی لانہ جدد ملک بنی العباس الی آخرہا فی تاریخ الخلفاء پس ظاہر ہی کہ امثال ان خلفا
کے لئے شوکت سلطنت تمام تر حاصل تھی اور نہایت قوت تھی پس لازم آتا ہے کہ یہ بھی
داخل اوس زمرہ مین ہون پھر کسقدر بارہ سے زیادہ ہو جاینگے علاوہ اسکے اگر کوی گرون
مکابرہ ومجادلہ دراز کرے او خلفائے عباسیہ مین کلاً وطراً عدم قوت وشوکت سلطنت کہی
پس ہم کہتے ہین کہ جن خلفا کو تمنے لکھا ہے اونکے حق مین بھی کلاً وطراً قوت وشوکت بدرجہ اتم
کہان ثابت ہی اور عدم ظہور فتن بالخصوص عہد خلفائے مذکورین مین اور ظہور اوسکا عہد
عباسیہ مین جسکی وجہ سے نقص شوکت سلطنت مین اونکی بعض حضرات اہل سنت نے وارد
کیا ہی یہ بھی غیر ثابت ہی تاریخ مظفری مین وقائع ۳۵ ہجری مین لکھا ہی فیہا اضطربت الامصار
علی عثمان وکاتبوہ من الافاق لعزلہ وتملہ وجرت امور نقموہا علیہ الخ یہ کونسی قوت وشوکت
سلطنت تھی وفی تاریخ الخلفاء واخرج عن حذیفہ قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال انتہی پس جو فتنہ کہ مماثل فتنہ دجال ہو اوس سے قطع نظر کرکے عوام کو فریب دینا کار
شیطانی ہی بالجملہ اگر قوت وشوکت رہتی تو اس بیکسی سے کیون قتیل دار ہوتی اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے عہد مین جو فتنہ ہوے مثل واقعہ جمل وصفین سب پر عیان ہین اور قوت وشوکت
سلطنت کی بھی ظاہر ہی کہ شام سا ملک کبھی مطیع نہوا معاویہ اور اوسکے احزاب کلاب ذوی الاذناب
والاذناب ہمیشہ باغی وطاغی ویاغی رہے ازالۃ الخلفاء مین شاہ صاحب کے والد ماجد لکھتے
ہین حضرت مرتضی باوجود اجتماع اوصاف خلافت در وے ورسوخ قدم ایشان در سوابق
اسلام متمکن نشد بہ خلافت ودر اقطار ارض حکم او نافذ نگشت وہر روز دائرہ سلطنت تنگی میشد
تا انکہ آخر ایام بزرگوفہ وما حول ان محل حکومت ماند انتہی ظاہر ہی کہ اس سے زیادہ تو قوت وشوکت

سلطنت بعض عباسیین مین تھی پس لازم آتا ہو کہ جناب امیر بھی بلاتشبیہ مثل عباسیین خارج ہو جائین فیقل العدد اور علی القیاس بعض دیگر خلفائے مذکورین مین کلام ہو مثل خلیفہ دوازدہم سنینکے کہ اونکی کوئی فتح معلوم نہوئی اور نہ شوکت معتد بہا جو مبحوث عنہ ہی ظاہر ہوئی بلکہ برعکس اسکے ظاہر ہوا ففی تاریخ الخلفاء وعنہ انہ لما حوصر قال الم ازد فی عطیاتکم الم ارفع عنکم المؤن الم اعط فقرائکم فقالوا انا ننقم عنک انفسنا لکن ننقم علیک انتہاک ما حرم اللہ وشرب الخمر ونکاح امہات اولاد ابیک واستخفافک بامر اللہ ولما قتل وقطع راسہ وجئ بہ یزید الناقص نصبہ علی رمح فنظر الیہ اخوہ سلیمان بن یزید فقال بعدا اشہد انہ کان شروبا للخمر ماجنا فاسقا الخ محصل یہ ہو کہ جب خلیفہ دوازدہم سنیہ کا لوگون نے محاصرہ کیا اونہون نے کہا کہ آیا ہمنے تمہارے ساتھ داد و دہش مین زیادہ نہین کیا آیا تمسے ہمنے تکلیف و سختی دور نہین کی آیا تمہارے فقراکو ہمنے نہ یا سب نے جواب دیا کہ ہم تجپیر سختی و غصہ اپنی وجہ سے نہین کرتے بلکہ تو نے ہتک حرمت محرمات الہی کے اور شراب خواری کی اور نکاح حرمون سے اپنے باپ کی کیا اور اوامر الہی کا استخفاف کیا یہ امور تو کرتا رہا یہ وجہ ہو کہ ہمنے تیرا محاصرہ کیا ہو آخر کار جب وہ ملعون داخل دار البوار ہوا اور یزید ناقص کہ از جملہ خلفا یہ بھی ہے اوسکے پاس سر اوسکا کاٹ کر لائے تو سر کو ایک نیزہ پر بلند کیا خلیفہ دوازدہم کے بھائی سلیمان بن یزید نے دیکھکر کہا کہ دوری ہو رحمت خدا سے تجھکو مین گواہی دیتا ہون کہ یہ یعنی خلیفہ دوازدہم سینہ بڑا شراب خوار اور فاسق و فاجر تھا انتہی محصلاً پس نہین معلوم کہ عزت و مناعت دین انکے عہد مین کیونکر ہوئی خصوصًا بنظر اسکے کہ تاریخ الخلفاء مین ہے وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذہ الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ وقال ابن فضل اللہ فی المسالک الولید بن یزید الجبار العنید لقبا ما عداہ و تعا سلکہ فما بداہ فرعون ذلک العصر الذاہب والدہر الحلو بالمصائب یاتی یوم القیامۃ یقدم قومہ فیوردہم النار ویدیہم العار وبئس الورد المورود والمرد المردی

فی ذلک الموقف المشہود انتہی پس جو عصر لبسب مملو از معائب ہو اور خلیفہ اس عصر کا فرعون امت ہو کر روز قیامت مع اپنی قوم سراپا لوم اور لواحقین کی داخل اسفل السافلین ہو یہ عہد عزت و مناعت دین اسلام کیونکر ہوگا اور اگر قوت خلافت اور شوکت سلطنت ہوتی تو یہ نوبت پہنچتی اور یہ گت کیون بنتی اور یہ عصر مملو از معائب کیون کہا جاتا پس چاہئے کہ خاتم خلفائے اثنا عشر سینہ بھی نکالا جائے فیقل العدد اور اگر نکالا نجائے تو ایسی ملکہ اس سے زیادہ قوت و شوکت عہد عباسین مین تھے وہ کیون نکالے جائین فیکثر العدد بالجملہ بہر طور ارباب انصاف پر جو ناظر حالات خلفائے مذکورین ہین ظاہر ہی کہ پورا عدد بالتخصیص دوازدہ کا کسیطرح بنا بر مذہب اہل سنت درست نہین ہوتا اور بڑی مشکلون اور محنتون سے جو انکی علمانے تاویل کی ہی مثل قاضی عیاض و ابن حجر و غیرہما کے اوس تاویل سے بھی کام نہین نکلتا اور نہین بنتا بلکہ بگڑا ہی جاتا ہی کہ وہی قباحت لازم آتی ہی کہ یا عدد زائد یا کم ہو جاتی ہین پوری پوری بارہ نہین معلوم ہوئی کس کشمکش مین جان آئی پڑی ہی کوئی صاحب کہتی ہین لم الق احد یقطع فی ہذا الحدیث یعنی بشئے معین قائل اسکے ابن بطال عن المہلب ہین کہ وہ دونون رکن رکین مذہب سینہ سے ہین اور کوئی صاحب مثل ابن جوزی کے یہ کہکر جان چھڑایا چاہتے ہین قد اطلت البحث عن معنی ہذا الحدیث و طلبت مظانہ و سالت عنہ فلم اقع المقصود بہ الخ کیونکر جان کشمکش مین نہ پڑی ائمہ کرام آل اطہار رسول ملک سلام کو کس منہ سی اور کس دل سے مصداق اسکا کہین کہ ناصور جگر ہو جائے گا اور سنیت مین دہبا لگ جائیگا علاوہ اسکے ثلاثہ سی بھی منہ موڑنا پڑیگا حق ہاتھ سے جائے تو جائے تاویلات خلاف حق اور خلاف واقع ہو تو ہو گر ثلاثہ کو سب سے بڑے رہنگے بالجملہ یہ سب محذورات او سیوقت لازم آئینگے جب کوئی دامن آئمہ اطہار اہل بیت رسول مختار کو چھوڑکر دوسرون کو زبردستی مصداق حدیث بنانا چاہے لیکن ائمہ اطہار کہ عصمت و طہارت لدنی اونکی اور کل عیوب اور ارجاس سے پاک ہونا انکا کلام الہی سے ثابت ہی اور حدیث انی تارک فیکم

الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہا لن تضلوا بعدی اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی انکی مطاع واجب الاتباع ہونے پر شاہد عدل ہی اور جنکو شاہ صاحب بھی تحفہ مسروقہ مین ایک مقام پر امام علی الاطلاق من دون تقئید من مسائل الفروعیۃ او الاصولیۃ فرماتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ائمہ کرام استحقاق خلافت رکھتے تھے و باتفاق مقام منکم حامل شعائر اسلامیہ بہ تھے اور اسی طرف لوگونکی دعوت کرتے تھے البتہ اونسی عزت ومناعت دین اسلام تھے کہ حجج قاہرہ ومعجزات باہرہ اوسکی حقیقت ثابت کرتی رہے گو سلطنت دنیا ہو یا نہو جسطرح انبیاء سابقین مین جو صاحب سلطنت نہ تھے مگر اونکے بھی وجود فائض الجود سے اونکے دین کی عزت اور مناعت تھی اسیطرح ائمہ دین بھی موجب عزت دین تھے اور جو ائمہ دین کے پیرو اور انکے اقتدا کرنے والے تھے بمودای لن تضلوا بعدی ومن رکبہا نجی ہدایت پانیوالے اور پیش پروردگار رستگار تھے پس ایسے بزرگون سے عزت ومناعت دین اسلام تھے نہ اون منافقین اشرار کلاب دنیا جیفہ خوار اور اونکے اتباع اخوان الشیاطین سے جنکی قبائح افعال اور شنائع اعمال کا ذکر ابھی ہوا حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش کو گو بالاجمال آپکے ارباب صحاح نے لکھا ہی اور تصریح سے دم چرایا ہی اوس سے بھی امامت وخلافت ائمہ اطہار کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی ارباب انصاف پر ولا کن سے اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ۞ فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ۞ یہ تھی وجہ خامس اور لیکن سادسگا پس یہ کہ علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربی مین کہ مدائح عظیمہ اور کمال وثوق مصنف اور مصنف کا کتب معتبرہ اہل سنت سے مجلدات عبقات الانوار مین ثابت ہی لکھا ہی کہ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ اپنے باپ کے خدمت مقدس نبوی مین حاضر ہوا سنا مینے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلفا ہونگے بعد اسکے کچھ بآواز خفی فرمایا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بصوت خفی کیا فرمایا پس میرے باپ نے کہا کلہم من

بنی ہاشم یعنی یہ کل دوازدہ بنی ہاشم سے ہونگی انتہی مخفی نرہے کہ اسی راوی یعنی جابر بن سمرہ
سے صحاح مین ہمین الفاظ یہ حدیث ہے فرق اسیقدر ہے کہ صحاح سنیہ مین کلہم من قریش ہے اور ظاہر ہے
کہ کلہم من بنی ہاشم اور کلہم من قریش مین باہم منافات نہین ہے کہ جسکی وجہ سے روایت صحاح صحیح رہے
اور یہ روایت غیر مقبول ہو اس لیے کہ بنی ہاشم تو اکمل قبائل قریش سے ہین کمالایخفی بلکہ خود
جناب رسالتماب نے برگزیدگی بنی ہاشم بہ نسبت قریش بیان کی ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین بروایات
کثیرہ وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمٰعیل واصطفے من ولد
اسمٰعیل بنی کنانہ واصطفے من بنی کنانہ قریشا واصطفے من قریش بنی ہاشم واصطفانی
من بنی ہاشم ہذا حدیث صحیح انتہی اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بھی موجود ہے بالجملہ عدم منافات
ظاہر ہے پس بمفاد قضیہ مسلمہ فریقین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہے کہ کلہم من قریش کہ مجمل ہے
مفسر اسکا کلہم من بنی ہاشم کہ بہ نسبت اوسکے مفصل ہے واقع ہو اور انصافا بھی یہی چاہیے اسلیے
کہ بنظر انصاف غور کرنا چاہیے کہ قریش کو جیسی شرافت اور بزرگی اور قبائل عرب پر ہے ویسی ہی
بزرگی بنی ہاشم کو قریش پر ہے پس جس وجہ سے کہ قریش بہ نسبت دیگر قبائل عرب کے مخصوص بخلافت
ہونگی وہی وجہ خصوصیت بنی ہاشم کے لیے مرجح ساتھ خلافت کے بہ نسبت سایر قریش کے ہوگی
ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی وہو قبیح عقلا بالجملہ فقرہ کلہم من بنی ہاشم سے خلافت حقہ آئمہ اثنا عشر
علیہ السلام ظاہر ہے اور خلافت اونکی جو تیم وعدے سے تھی باطل ہے پس یہ حدیث مفید امامت
وخلافت ائمہ اثنا عشر ہے اور مفسر کلہم من قریش ہے کہ اس سے بھی ائمہ اثنا عشر ہی کی خلافت
ثابت ہوتی ہے اور بطلان خلافت غیر ہوتا ہے اور بعید نہین ہے کہ متعصبین جامعین صحاح سقام نے
واسطے تصحیح خلافت خلفاء ثلثہ کی کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بکلہم من قریش کیا ہو اور قرینہ صریحہ اسکا
یہ ہے کہ روایت کرتے ہین کہ اس فقرہ کو آنحضرت نے بقصد اخفی کہا کہ راوی نے نہ سنا اور اپنے باپ سے
پوچھا اول با آواز خفی کیون کہا شاید بمذہب شیعہ کارسند تقیہ ہوسکے تو انسب بتقیہ وہی کلہم
من بنی ہاشم ہے نہ کلہم من قریش دوم یہ فقرہ راوی کو مشکوک رہا کہ اوسکے باپ نے بجز واحد بیان کیا

کہ کلھم من قریش کہا یحتمل کہ جسطرح بیٹے کو مشکوک ہوا اوسیطرح باپ کو موہوم ہوا ہو کہ من قریش
فرمایا حالانکہ اونحضرت نے من بنی ہاشم فرمایا ہو دلیل اوسپر یہی روایت سید علی ہمدانی ہے سوم
قدر متیقن کو کہ بارہ ہونا ہے ہم مسلم کرتے ہین اور مشکوک ہین کلام ہے کہ گو کلھم من قریش ثلثہ کو
بناتا ہے مگر اثنا عشر جو متیقن تھا اسکو ایسا بگاڑتا ہے کہ کسی کے بنائے سے نہین بنتا بر خلاف
کلھم من بنی ہاشم کہ اوس سے اثنا عشر بخوبی درست ہوجاتا ہے پھر ہمکو کیا غرض ہے کہ درستی خلافت باطلۂ ثلثہ
کے لئے اوس مشکوک کی ہم تصحیح کرین بلکہ ضرور ہوگا کہ کلھم من بنی ہاشم کی تصحیح کرین کہ جس سے امر متیقن بچ جاوے
گو خلافت ثلثہ بگڑ جاوے تو ہماری بلا سے اور سابقا یہ کہ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کہ
اکابر علمائے سنیہ سے ہین جیسا کہ ناظرین سبحۃ المرجان اور اخبار الاخیار کفوی پر مخفی نہین ہے
اپنی کتاب ہدایۃ السعداء مین لکھتے ہین خلافت دوازدہ امام بحدیث ثابت است
اول امام علی کرم اللہ وجہہ در خلافت او حدیث خلافتی ثلثون سنۃ وارد است دوم امام
شاہ حسن رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید یصلح بین المسلمین سیوم امام شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید یقتلہ الفئۃ الباغیۃ نہ امام فرزندان شاہ حسین
رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام بعد حسین بن علی کانوا من ابنائہ تسعۃ ائمۃ آخرہم القائم وقال
جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا
الواح وفیہا اسماء ائمۃ من ولدہا فعددت احد عشر اسماء آخرہم القائم الی ان قال واین نہ
فرزندان امام اول زین العابدین است دوم امام محمد باقر است سوم امام جعفر صادق ابنہ
چہارم امام موسی کاظم ابنہ پنجم امام علی رضا ابنہ ششم امام محمد تقی ابنہ ہفتم امام علی نقی ابنہ ہشتم امام
حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب واو را عمر طویل است چنانچہ میان
مومنان عیسی والیاس وخضر و میان کافران دجال وسامری وشمر قاتل شاہ حسین است
انتہی بقدر الحاجۃ اور شیخ سلیمان بن خواجہ ابراہیم نے ینابیع المودۃ مین فرائد السمطین حموینی
سے کہ مصنف اوسکے اکابر سنیہ اور معتمد و موثق ہین کما ثبت فی عبقات الانوار ایک

حدیث طولانی جسمین سوالات یہودی جناب رسالتمآب سے ہین نقل کیا ہے از جملہ سوالات یہ بھی ایک سوال ہے کہ یہودی نے حضرت سے پوچھا فاخبرنی عن وصیک من ہو فما من نبی الا ولہ وصی وان نبینا موسی بن عمران اوصی یوشع بن نون فقال ان وصی علی ابن ابیطالب وبعدہ سبطای الحسن والحسین تتلوہ تسعۃ ائمۃ من صلب الحسین قال یا محمد فسمہم لی قال فاذا مضی الحسین فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ جعفر فاذا مضی جعفر فابنہ موسے فاذا مضی موسے فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ الحسن فاذا مضی الحسن فابنہ الحجۃ محمد المہدی فہولاء اثنا عشر الی ان نقل قول الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ واشہد انہم الاوصیاء بعدک ولقد وجدت فی کتب الانبیاء المتقدمۃ وفیما عہد الینا موسیٰ بن عمران علیہ السلام انہ اذا کان آخر الزمان یخرج نبی یقال لہ احمد ومحمد ہو خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ فیکون اوصیائہ بعدہ اثنا عشر اولہم ابن عمہ وختنہ والثانی والثالث کانا اخوین من ولدہ الی ان قال وتسعۃ الاوصیاء منہم من اولاد الثالث فہولاء الاثنا عشر عدد الاسباط قال صلی اللہ علیہ وسلم اتعرف الاسباط قال نعم انہم کانوا اثنا عشر اولہم لاوی بن برخیا وہو الذی غاب عن بنی اسرائیل غیبۃ ثم عاد فاظہر اللہ بہ شریعتہ بعد اندراسہا وقاتل قرسطیا الملک حتی قتل الملک قال صلی اللہ علیہ وسلم کائن فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ الخ مطلوب ہمارا اس حدیث سے ظاہر ہے بلکہ وہ دعویٰ ہمارا کہ امامت ائمہ اثنا عشر ابتدائی بعثت سے کیا معنی ابتدائے خلقت سے اسکا ذکر ہے وہ بھی ثابت ہے حضرت موسیٰ نے اپنی امت سے عہد ومیثاق ان ائمہ اثنا عشر کے لئے لیا تھا فلا تغفل اور نیز ینابیع المودۃ مین ہے عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ صلعم من احب ان یرکب سفینۃ النجاۃ ویستمسک بالعروۃ الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیاً ولیعاد عدوہ ولیاتم بالائمۃ الہداۃ من ولدہ فانہم خلفائی واوصیائی حجج اللہ علی خلقہ الخ وایضاً فیہ ناقلاً عن فرائد السمطین للحموینی المحدث الفقیہ الشافعی باسنادہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی الخلق بعدی
اثنا عشر اولہم علی واخرہم ولدی المہدی فینزل روح اللہ عیسیٰ بن مریم فیصلے
خلف المہدی وتشرق الارض بنور ربہا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب
انتہی بقدر الحاجۃ اس قبیل سے بہت سی احادیث اسی مضمونکی ینابیع المودۃ مین
موجود ہین بسبب طوالت ذکر نہ کیا من شاء فلیطالع ہناک مخفی نرہے کہ اکثر وجوہ مذکورہ
ایسے ہین کہ بعض علمائے اہل سنت نے مثل صاحب ینابیع المودۃ کی جنکی طبیعت فی الجملہ
مائل طرف انصاف کے ہے پسند کیا ہے حیث قال فی ینابیع المودۃ قال بعض المحققین
ان الاحادیث الدالۃ علی کون الخلفاء بعدہ صلعم اثنا عشر قد اشتہرت
من طرق کثیرۃ فبشرح الزمان وتعریف الکون والمکان علم ان مراد رسول اللہ
صلعم من حدیثہ ہذا الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ اذ لا یمکن
ان یحمل ہذا الحدیث علی الخلفاء بعدہ من اصحابہ لقلتہم عن اثنا عشر ولا یمکن
ان یحملہ علی الملوک الامویۃ لزیادتہم علی اثنا عشر وظلمہم الفاحش الا عمر بن
عبد العزیز ولکونہم غیر بنی ہاشم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من بنی ہاشم
فی روایۃ عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا القول
یرجح ہذہ الروایۃ لانہم لا یحسنون خلافۃ بنی ہاشم ولا یمکن ان یحملہ علی
الملوک العباسیۃ لزیادتہم علی العدد المذکور ولقلۃ رعایتہم لایۃ قل لا اسئلکم
علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی وحدیث الکساء فلابد ان یحمل ہذا الحدیث
علی الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہم کانوا اعلم
اہل زمانہم واجلہم واورعہم واتقاہم واعلاہم نسبًا وافضلہم حسبًا واکرمہم عند اللہ
وکان علومہم عن ابائہم متصلا بجدہم صلی اللہ علیہ وسلم وبالوراثۃ واللدنیۃ
کذا عرفہم اہل العلم والتحقیق واہل الکشف والتوفیق ویؤید ہذا المعنی ای ان مراد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الائمۃ الاثنا عشر من اهلبیتہ ویشهد ہ ویرجح حدیث
الثقلین والاحادیث المتکاثرۃ المذکورۃ فی ہذ الکتاب وغیرها واما قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلهم تجتمع علیہ الامۃ فی روایۃ عن جابر بن سمرہ فمرادہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الامۃ تجتمع علی الاقرار بامامۃ کلهم وقت ظهور قائمهم المهدی رضی اللہ عنهم
انتهی حاصل یہ ہے کہ احادیث خلفائے اثنا عشر طرق کثیرہ سے مشتہر ہین اور حالات زمان
اور کون ومکان سے معلوم ہوا کہ مراد رسولخدا غیر ائمہ اثنا عشر از عترت پیمبر نہین ہین اور نہین
ممکن ہی حمل حدیث اوپر خلفائے صحابہ کے کہ وہ بارہ سے کم ہین اور نہ اوپر ملوک امویہ کے کہ وہ
بارہ سے زیادہ ہین اور بسبب ظلم وجور فاحش اور نہ ہونیکے بنی ہاشم سے حالانکہ بروایت جابر
کلهم من بنی ہاشم ہی اور اس لفظ کو بصدائی خفی کہنا مرجح اسی روایت کا ہی اسلیئے کہ اوسوقت
کے لوگ خلافت بنی ہاشم کو پسند نہین کرتے تھے یعنی اگر پسند کرتے تو خلافت ظاہری سے کیون
محروم رہتے اور ملوک عباسیہ بھی مراد نہین ہوسکتے بسبب زیادتی عدد کے اور ظلم وستم کے
اہل بیت نبوت پر پس ضرور ہی کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر بارہ امامون کے اہل بیت وعترت
پیمبر سے اس لئے کہ یہی لوگ عالم تر زمانہ اور بزرگ تر خلایق اور اورع اور اتقی اور اعلی
نسب مین اور افضل حسب مین اور گرامی تر عند اللہ تھے اور علوم انکے اپنے ابا سے متصل
جد اعلی تک بوراثت تھی اور صاحبان علم لدنیہ تھے اسیطرح انکو پہچانا ہی اہل علم وتحقیق
نے اور اہل کشف وتوفیق نے اور اسکی تائید کرتی ہی حدیث ثقلین کہ جسمین سب دنیا کو
مطیع اور اپنے اہل بیت اور عترت کے مطلع فرمایا ہی اور علاوہ اسکے احادیث کثیرہ جو اس
کتاب اور دیگر کتب مین موجود ہین لیکن قول اونحضرت کا روایت جابر بن سمرہ مین کلهم تجمع
علیہ الامۃ یعنی بارہ پر امت مجتمع ہوگی پس مراد اونحضرت کی یہ ہوسکتی ہی کہ اونکی امامت کی
اقرار پر کل امت وقت ظهور قائم ال محمد مجتمع ہوگی انتهی محصلاً بندہ کہتا ہی کہ اس تاویل کی
کیا حاجت ہی آج اونکو کل امت چہ شیعہ وسنی پیشوائے دین اور قدوہ ارباب علم ویقین

سمجھتے ہین اور اونکی دشمن بھی اونکی امامت اور اکملیت کے قایل ہین ۔ ۵ والفضل ما شہدت
بہ الاعدا ۔ آرزو ۔ شاہ عبد العزیز تحفہ مسروقہ مین ذکر ائمہ معصومین مین فرماتے ہین کہ اہل سنت
ایشان را امام علی الاطلاق میدانند انتہی واضح ہو کہ صدر حدیث کہ جسمین اثنا عشر خلیفۃً
اثنا عشر اماماً یولیہم اثنا عشر رجلاً یعنی اثنا عشر ولیاً ہی عدد اثنا عشر جو بعدد نقباے بنی اسرائیل
ہے کما فی بعض الطرق مجمع علیہ بین الامت علی الصحۃ ہے کما اعترف بہ ابن الحجر فی صواعقہ
اور جواد ساباطی سے ترجمہ بعض کتب سماویہ مین اثنا عشر عظیما اور بعض تراجم دیگر مین اثنا عشر
شریفاً وارد ہی اور بعض طرق حدیث مین اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی و دین الحق ہی بالجملہ
عدد اثنا عشر کے مجمع علیہ فی الصحۃ بلکہ متواتر ہونے سے حقیت مذہب اثنا عشریہ بخوبی ثابت ہی
اسلیے کہ سواے انکی کوئی وجوب اثنا عشر کا قائل نہین ہی اہل سنت خلافت راشدہ کو منحصر
چار مین کرتے ہین اور نا راشدہ کی تو کوئی انتہا نہین جہانتک جی چاہے بناتے چلے جائین آج بھی
جسکو سب مسلمان کمیٹی کرکے خلیفہ بنالین وہ خلیفہ رسول اللہ ہو جائیگا چنانچہ خلافت خلفاے
خلفاے بنی امیہ و بنی عباس سینون نے اسی بنا پر رکھی ہے اگرچہ خلاف کلہم یعمل بالہدی و دین
الحق ہوا اور جب خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر و عمر نے دفن رسول خدا سے بھی واجب تر سمجھا تھا تو
معلوم نہین کہ اس زمانہ کے حضرات سنیہ کیون نہین سنت عمری و بکری پر قائم ہو کر کسیکو خلیفہ
بناتے ہین اور کیون بقول عبد اللہ بن عمر موت جاہلیت پر مرتے ہین محصل کلام یہ ہی کہ بجمیع
طرق حدیث متصف ہونا اثنا عشر کا بخلافت و بامارت و بولایت و بجلالت و بشرافت و بہدایت
ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ مراد کل ان الفاظ سے ایک ہی یعنی ریاست دینی و دنیوی کہ اگر
من اللہ بالاصالت ہو تو نبوت ہی و اگر بہ نیابت نبوت ہی تو خلافت اور امامت ہی پس
جسطرح اصل نبوت مین اطاعت خلق و نفاذ حکم و تصرف فی الارض شرط نہین ہی اوسیطرح
سے اوسکی نیابت مین بھی جواز جانب خدا و رسول ہی ان باتونکی شرط نہین ورنہ زیادتی
فرع بر اصل لازم اویگی کیونکہ خلافت فرع نبوت ہی بالجملہ نبی نبی ہی خواہ خلق اطاعت کرے

یا کرے اسیطرح جسکو اوسنے نائب اپنا کیا وہ خلیفہ اوسکا ہی خواہ خلق اطاعت کرے یا بسوی
اختیار ضلالت مین پڑے پس جو شاہ صاحب نے تحفہ مسروقہ مین فرمایا ہی کہ اہل سنت
دوازدہ امام کو علی الاطلاق امام سمجھتے ہین مگر خلیفہ نہین جانتے اسلئے کہ در خلافت نزد ایشان
تصرف در زمین باوصف استحقاق وغلبہ شوکت ونفاذ حکم ضرورست انتہی نہین معلوم کہ یہ
معنی خلافت کی شاہ صاحب نے کہانسے نکالے ہین اگر عرف لغوی ہی تو اسکا کہین سے پتا اور
نشان دیجیے اور اگر عرف شرعی ہی تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرین اور اگر فرمائین کہ یہ اصطلاح
خاص ہماری ہی تو ہوا کرے ہمکو اور خدا اور رسول کو متابعت انکی اصطلاح کے کیا ضرور ہی
حضرت موسیٰ نے بقولہ اخلفنی فی قومی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مگر قوم گوسالہ پرست
کی شقاوت سے اونکو غلبہ شوکت اور نفاذ حکم میسر نہوا یہانتک کہ فرمایا یابن اُمَّ ان القوم
استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس بنابر قول شاہ صاحب اونکی خلافت باطل ہوگئی پس
اسیطرح خلافت صاحب منزلت ہارونی بھی عہد بکری مین کہ لوگون نے گاوکہن سالہ پرستی
کی اور انحضرت نے ابن عم ان القوم استضعفونی فرمایا کما مر اگر بقول شاہ صاحب باطل
ہوجائے تو کیا عجب ہی کیا خوب فرمایا ہی علامہ شوشتری نور اللہ مرقدہ نے جواب مین فضل
روزبہان کے کہ اگر خلافت بعدم اطاعت خلق باطل ہوجائے تو خلافت بکری بھی بسبب
مخالفت اون صحابہ کی جنہون نے بیعت نکی اور اون قبائل عرب کی جنکو خالد نے بحکم ابوبکر
بصد حیلہ ومکر قتل کیا تازمانہ قتل ہونے اونکی باطل ہوا اور اسیطرح خلافت عثمان بھی جیساکہ
پیشتر تاریخ مظفری سے منقول ہوا وقائع ۳۵ھ مین کہ فیہا اضطربت الامصار علی عثمان
وکاتبوہ من الافاق بقتلہ وبعزلہ یہانتک کہ قتیل الدار ہوئے پس خلافت اونکی بھی بسبب
عدم اطاعت خلق کے باطل ہوگئی الغرض خلافت کا مشروط باطاعت خلق ہونا اول بحث
ہی ہم اوسپر لا نسلم کہتے ہین اور ہاتوا علیہ ببرہان مبین ان کنتم صادقین پڑھتے ہین
اور جبکہ سنیون نے تنصیصات خدا ورسول سے قطع نظر کرکے بنائے خلافت

اوپر پنچایت اور کمیٹی کے ڈالی تو اطاعت خلق اور نفاذ حکم کے قید لگائی کہ جس سے خلافت
بکری بنی اور خلافت جناب امیر اوس وقت کی اور خلافت ذریت طاہرہ رسول کی باطل
ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ شاہ صاحب نے قید اطاعت خلق کے ساتھ قید با وصف استحقاق بھی لگائی
غافل اس سے کہ یہ قید اونکی اکثر خلفاء جلفاء اثنا عشر کے لیے تو حکم سم الفار رکھتی ہے سوائے
حضرات سنیہ کے کون ہے جو ائمہ علی الاطلاق کے سامنے ایسے جہلاء رذلاء فجار و فساق کو صاحب
استحقاق سمجھیگا بہر کیف ہماری خیال مین یہی آتا ہے کہ متعصبین اہل سنت نے جسطرح بخاطر تعمیم
و عدوتہ حدیث خلفائے اثنا عشر مین کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بہ کلہم من قریش کیا ہے اوسیطرح سے
بعضون نے فقرہ کلہم یجتمع علیہ الامۃ بھی جما دیا ہے تاکہ ائمہ اثنا عشر نکل جاوین اور خلفائے ثلثہ اور امثال یزید
و معاویہ داخل ہوجائین پس پہلی تو ہم اس فقرہ کو مسلم ہی نہین رکھتے دوسرے کیون نہین جائز ہے کہ مراد
امت سے امت ہدایت ہو نہ امت ضلالت اور امت ہدایت شیعیان علی بن ابیطالب ہین کہ جنکی حق مین شیعۃ علی
ہم الفائزون ہے اور بنظر اسیکی صاحب تحفہ مسروقہ نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہے خلافاً لعرف
اللغۃ کما فی القاموس آیا ہے برعکس نہند نام زنگی کافور اسیکو کہتے ہین تیسرے کیون نہین
جائز ہے کہ مراد یجتمع علیہ الامۃ سے یجتمع علی استحقاقہم الامۃ ہو بحذف مضاف اور ظاہر ہے کہ ائمہ
اثنا عشر کی استحقاق پر امت مجتمع ہے اور امامت علی الاطلاق سے بڑھکر کیا استحقاق خلافت
ہوگا چوتھے تمہارے خلفا تو تسلط اونکا علی بعض الارض تھا اور دنیا مین تھوڑے سے لوگون
نے اونکی اطاعت کی اور ہم ائمہ علیہم السلام کے لیے فی وقت تسلط علی کل الارض کی قائل ہین
ولاکن فی الکرۃ و الرجعۃ جسوقت کہ از قاف تا قاف ایک دین ہوگا اور اوسیوقت مین معنے
آیہ وافی ہدایہ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا ظاہر ہونگے نہ بالفعل بلکہ بالفعل ائمہ دین کا
مصداق استضعفوا ہونا ضرور ہے اور شاید یہی مقصود ہے صاحب ینابیع المودۃ کا کہ فرمایا ہے
یجتمع علیہم الامۃ فی عہد القائم یعنے بعد ظہور اللہم عجل
ظہورہ وتم نورہ بالجملہ ان وجوہ سے خلافت و امامت ائمہ اثنا عشر

با قطع نظر از احادیث آخر خود حدیث یکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش
کہ صحاح و غیر صحاح مین ثابت ہی کما لا یخفی علی اولی الانصاف وہہنا وجوہ آخر قد ترکنا ہا خوفا
للاطناب علی ان المقام ایضا تطفلے وما ذکرنا فیہ شفاء للعلیل ورواء للغلیل اور یہ جو اپنے فرمایا
کہ تصدیق امامت کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوا ء توحید و نبوت کی علی کی امامت کو نہین فرمایا حضرت
والا یہ قول بھی آپکا مردود و مدخول ہی بچند وجہ لیکن اولا پس یہ کہ جسطرح آپ فرماتے ہین اوسطرح منکر
نبوت اگر حدیث مذکور فی صحیح المسلم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال لہ اذھب بنعلی ھاتین فمن
لقیت من وراء الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ الخ اور وہ حدیث
جو صحیح مسلم مین ہی عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
انتہی اور وہ حدیث جو باسانید متنوعہ اور طرق کثیرہ صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسالتماب نے اپنے چچا ابو طالب سے
وقت وفات اونکے فرمایا قل لا الہ الا اللہ اشہد لک بہا یوم القیامۃ اور معاذ اللہ یا انہوں نے حضرت
کے چچا نے ابا کیا اور حدیث مروی بطرق کثیرہ مذکور فی صحیح المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الی آخر الحدیث ان سب
احادیث مین سوائے تصدیق توحید کی نبوت کی تصدیق کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوائے
توحید کی محمد اور دیگر انبیاء اللہ کے نبوت کو نہین فرمایا اور اگر آپ شرطین لگائیگا تو ہا نحن
فیہ مین بھی ویسا ہی تصور فرمائیے علی الخصوص بنظر حدیث جناب مقدس رضوی کہ راوی نے
جب آپسے عرض کیا کہ آپکے جد بزرگوار رسول مختار نے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
فرمایا ہی حضرت نے فرمایا لکن بشرطہا و شروطہا و نحن من شروطہا معلوم ہوا کہ
کلمہ توحید مشروط بامامت تھا و بالجملہ فما ہو جوابکم عن تلک الاحادیث فہو جوابنا عما
نحن فیہ اور لیکن ثانیا پس عنقریب وہ احادیث بھی طرق اہل سنت سے مذکور ہوتی ہین
جسمین اسوقت کا کیا ذکر اوسکے پہلے سے روز الست سے امامت کا ذکر ہوا اور اقرار کیا گیا اور
لیکن ثالثا پس شہادت علی النفی مقبول نہین ہی اور تکلیف موقوف علی العلم ہی پس

اشخاص کو نکو بعد از اسلام اسقدر صحبت جناب رسولخدا میسر ہوئی کہ اونحضرت نے اس مسئلہ کو
اون سے مذکور کیا وہ لوگ مکلف باعتقاد اس مسئلہ کے تھے اور جن لوگونکو اتفاقی صحبت اس
مسئلہ کا مثل مسائل اصول اعتقاد دیگر کے اونحضرت سے نہین ہوا وہ مکلف تھے ہاں اونکو بعد
بعد توحید کے اقرار نبوت دل سے کہ مشتمل ہے اوپر ایمان بما جاء بہ محمد کے اجمالاً کافی ہے
جسطرح عمرو بن ثابت جو جنگ احد کے اثنا مین بعد ادائے کلمہ شہادتین فوراً جہاد کر کے
درجہ شہادت کو پہونچے اور جناب رسالتماب نے جواب مین بعض اصحاب انکے فرمایا جنہوں نے
پوچھا کہ آیا عمرو بن ثابت شہید ہے آپنے فرمایا کہ بلے واللہ شہید ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ ایک
رکعت نماز بھی نہین پڑھی اور داخل بہشت ہوا اور اس سے بڑھکر تذکرہ اصحاب کہف سے ہے
چنانچہ جو کلام اللہ مطبع فیض عام مین میان عمر صاحب کی اہتمام سے چھپا اور جسکے لفظ ترجمہ
شاہ رفیع الدین اور حاشیہ پر فوائد شاہ عبد القادر ہین اسکے فائدہ متعلقہ بقصہ اصحاب کہف مین لکھا
ہے یعنی اصحاب کہف کا دین مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی
شریعت پکڑے نہین پائے انتہی الغرض تکلیف ہر شخص کی بقدر وسعت اوسکے ہے پس جو
لوگ طول صحبت جناب رسولخدا سے بہرہ یاب ہوئے اور انحضرت نے اونپر القائے مسئلہ
امامت کیا وہ بیشبہہ مکلف باعتقاد امامت تھی اور سند اسکی گو آپنے ہماری یہان سے
مانگی ہے اور ہمارے یہان بکثرت موجود ہے لیکن یہان صرف چند تین جو ایک طرق سے ثابت ہین
مذکور کیجاتی ہین ابو علی بن محمد المرزوقی کہ اکابر علما سے ایک ہین کتاب الازمنہ والامکنہ کی آخر باب
حادی و خمسین مین علی ما نقلہ شیخنا المفید طاب ثراہ لکھتے ہین روی لنا ابو الحسن البدیہی قال
سمعت ابا عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفۃ الازدی یقول واخبران النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تولی دفن فاطمہ بنت اسد وکان اشعرہا قمیصہ فسمع ص وہو یقول ابنک ابنک فسئل صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہا سئلت عن ربہا فاجابت وعن نبیہا فاجابت وعن امامہا فلجلجت فقلت
ابنک ابنک انتہی یعنی فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام نے جب وفات پائی

تو خود جناب رسالتماب متوجہ دفن ہوئے اور ایک قمیص خاص اپنا دیا لوگون نے سنا کہ
حضرت فرماتے ہین ابنک ابنک یعنی فرزند تمہارا فرزند تمہارا سبب اس فرمانے کا لوگون نے
پوچھا پھر فرمایا کہ سوال کی گئین فاطمہ اپنی پروردگار سے پس جواب دیا اور نبی سے پس جواب دیا
اور امام سے جب سوال ہوا تو زبان لکنت کی (یعنی بسبب شرم کی) پس مین کہدیا کہ تیرا فرزند
تیرا فرزند امام ہی انتہی محصلاً اب فرمایے اس حدیث سی کیا ثابت ہوا ظاہر ہی کہ صاف صاف
اس حدیث سی ثابت ہی کہ لوگونکو فقط نبوت ہی کے اقرار کی تکلیف نہین دیگئی تھی بلکہ
امامت جناب امیر بھی ساتھ اوسکے تھی اور منکر و نکیر نے بھی بعد نبوت امامت سی سوال
کیا اور حاضرین نے جب جواب باصواب جناب رسالتماب سی سنا تو اونکو بھی امامت کا
تالی مرتبہ نبوت ہونا اور از جملہ اصول مسؤل عنہا ہونا معلوم ہوگیا پھر یہ لوگ کیونکر مکلف باعتقاد
امامت نہونگی بالجملہ جناب فاطمہ بنت اسد کا مکلف ہونا باعتقاد امامت اور اسیطرح حاضرین
دفن اوس معظمہ کا اور سائلین کا مکلف ہونا باعتقاد امامت امیر کل ثابت ہی بعد اوس
سنّی کے پھر جسنے لطمع دنیا و بمقتضائے ضغائن فی صدور قوم منك یاعلی لا یبدونہا حتی
یفقدونی اس سے انحراف کیا اوسکے منافق ہونیمین کیا شک ہی دوسری حدیث دہ جو
روضۃ الاحباب مین کہ بنص شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین بہتر از ہمہ تصانیف
این باب است موجود ہی ام المومنین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ گفت کہ تحقیق کہ من
شنیدہ ام از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی حیاتی و مماتی فمن عصاہ
فقد عصانی اے عائشہ گواہی میدہی کہ ازان سرور شنیدہ گفت آری انتہی اس
حدیث سی بھی ظاہر ہی کہ جن سے اوس جناب سی صحبت طویل رہی مثل بی عائشہ کے اونکو بھی
آپ امامت سناتے رہے اپنی زندگی کے ایام مین طرّاً اور ایام ممات مین بھی عموماً ہمیشہ
امامت امیر کل امیر کو فرمایا یہ نہین کہ فلان وقت مین علی کی امامت کا ذکر نہین مگر صد شاباش
کہئے مجتہدہ مجاہدہ جمل اور راکبہ بغل کو کہ ہمیشہ راہ مخالفت و عصیان کو اختیار کیا کین اور زمرہ

عصاۃ وبغاۃ بین زمین گواہی بھی دیتی ہین کہ جنہون نے بھی اس حدیث کو سنا ہی اور پھر مخالفت
وجنگ وجدل سے باز نہ آئین ایسی ہی لوگ ایمان نفاقی رکھتے تھی کہ باوجود تکلیف باعتقاد
امامت وخلافت جناب امیر حیات وممات مین اور علم اوسکے پھر بھی راہ مخالفت اختیار کر کر
زمرہ فقد عصانی مین داخل ہو کر سرگروہ منافقین تھے اور تیسری وہ حدیث ہی جسکو عبد الکریم
بن محمد الرافعی القزوینی نے کہ اکابر ائمہ ومحدثین اہل سنت سے ہین اور محامد عظیمہ انکی ناظرین عبر
ذہبی اور مرآۃ الجنان یافعی اور طبقات شافعیہ اسنوی وغیر ذلک پر مخفی نہین ہی کتاب التدوین
فی ذکر اہل العلم بقزوین مین لکھا ہی ابو عبد اللہ الرازی حدث بقزوین عن محمد بن ایوب قال شیخ
فی المشیخۃ ثنا ابو عبد اللہ الرازی الشیخ الصالح فی الجامع بقزوین ثنا محمد بن ایوب ثنا علی بن
المومن ثنا اسماعیل بن ابان عن ناصح ابی عبد اللہ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمر
قال کان علی رضی اللہ عنہ یقول ارایتم لو ان نبی اللہ قبض من کان امیر المومنین الا انا قال
وربما قیل لہ یا امیر المومنین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر و یتبسم الخ اس حدیث سی ثابت ہی کہ
حضرت علی خود خبر اپنی امامت کی حیات جناب رسولخدا مین دیتے تھے بلکہ الا انا فرما کر نفی خلافت
اغیار مثل یار غار فرماتے تھی اور لوگ بھی امامت وامارت مومنین کو اوس جناب کی عہد
رسول سے جانتے تھے کہ بخطاب امیر المومنین سامنے جناب رسالتماب کی پکارتے تھی اور جناب
رسولخدا اس کلمہ روح افزا کو سنکر مسرور بلکہ متبسم ہوتی تھے کہ بموجب تقریر رسول ہی اور بے ذکر
امامت کی لوگ کیونکر جانتے تھے پس اسطرح کی لوگ جنکو صحبت رسول اسقدر نصیب ہوئے کہ
حضرت ذاتاً اونکو تعلیم مسئلہ امامت جناب امیر فرمایا اور وہ لوگ بالمشافہ مختلف اس مسئلہ کی تعلیم
پاتی رہے بیشک یہ لوگ مکلف اس اعتقاد کے تھی یہ تھا حال اہل علم وایمان کا لیکن وہ لوگ
جنہون نے طول صحبت پایا اور باوجود بتلانے جناب رسولخدا کے اور خود کہنے امسیت یا
ابن ابیطالب مولی کل مومن ومومنۃ کے پھر اوسکی منکر ہوئے وہ لوگ البتہ کفر نفاقی مین
مثل آنکی ثلاثہ کے گرفتار رہی اور یہ جو فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دعوت اسلام مین فقط توحید

اور نبوت ہی پر اکتفا کیا یہ بھی بات بے ٹھکانے ہے اور ہم اسیر بھی لا نسلم کہتے ہین اسلیے کہ دعوت
اسلام نہین مگر واسطے بت پرستون کے مثل ثلاثہ کے لیکن جو لوگ ابتداے ابتداے عالم
آفرینش سے نور خدا تھے پس ایمان اونکا بعینہ ایمان جناب رسولخدا تھا چنانچہ انا و علی
من نور واحد و دیگر احادیث کہ اتفاق فریقین اوس پر ہے شاہد ہے **قولہ** حضرت علی اوسوقت
خود لڑتے تھے **اقول** ہان لڑکے تھے مگر سب کے بڑون سے بڑہ کے تھے انا و علی من نور واحد
اور اول ما خلق اللّٰہ نوری اس پر دلیل ہے ایسی مُنہ کی ٹھوکرین تو نہ کھائی اور اتیناہ الحکم
صبیا کا ایمان لائی شیرویہ دیلمی جو آپکی بیان کے علماے کبار اور اکابر حفاظ سے ہین
کتاب الفردوس مین فرماتے ہین حذیفہ لو علم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا
افضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال اللّٰہ تعالی واذ اخذ من
بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالت الملائکۃ
بلی فقال انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم انتہی اور اسیطرح سے بعینہ سید علی ہمدانی نے
کہ کبار سنیہ سے ہین اور صاحب کرامات ہین اور مدائح اور وثوق اونکا نفحات جامی
اور کتاب اعلام الاخیار کفوی سے ظاہر ہے اپنی کتاب مودۃ القربی مین کہ خود یہ کتاب
بھی ایسی ہے کہ رشید الدین خان اس پر نازان اور بمقابل شیعہ اسکو مستدل اپنا قرار دیا ہے
اور خود مصنف موصوف نے شروع کتاب مین تصریح کی ہے کہ احادیث اسکی جواہر اخبار اور لالی
آثار ہین اور تحویل قلم بسوئی ما لاینقل سے احتراز کیا ہے بالجملہ ایسی کتاب معتمد مین اس حدیث کو
دو مقام پر حذیفہ صاحب سر رسول سے نقل کیا ہے اور حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
نے بھی اپنی تفسیر مین تحت تفسیر آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نقل کیا ہے
بدون تفاوت لفظی اور سید علی ہمدانی موصوف نے مودۃ القربی مین بسند دیگر اسطرح پر اس
حدیث کو وارد کیا ہے عن ابی ہریرۃ رض قال قیل یا رسول اللّٰہ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللّٰہ آدم و نفخ الروح فیہ و قال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم

واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی
یعنی جناب رسولخدا سے لوگوں نے پوچھا کہ کب نبوت آپکے لئے واجب ولازم ہوئی اپنے فرمایا
کہ قبل اسکے کہ آدم ابوالبشر مخلوق ہوں اور نفخ روح اونمیں کیا جاوے فرمایا جناب رسالتمآب
نے کہ جب پروردگار نے تیری عہد ومیثاق لیا اپنے ربوبیت کا اور عرض کی ملائکہ نے کہ بلی پھر خطاب
رب الارباب ہوا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد نبی ہیں تمہارے اور علی امیر ہیں تمہارے انتہی
اور حدیث سابق سے ظاہر ہوا تھا کہ جناب امیر اوسوقت میں امیر اور امام تھے کہ ہنوز وجود آدم اس
عالم میں نہوا تھا جسطرح جناب رسولخدا اوسوقت سے نبی تھے کہ آدم بین الماء والطین تھے بالجملہ
حضرت علی تو اوسوقت سے امام وامیر ہیں کہ ہنوز آدم کتم عدم میں تھے آپ یہ کیا کہتے ہیں کہ اوسوقت
یعنی عہد رسولخدا میں اونکی امامت کا ذکر نہ تھا اور اونکے تو امامت کا ذکر اونکی روز الست
سے ہی عہد ومیثاق اونکی امامت پر بعد نبوت جناب محمد مصطفے اوسی روز لیا گیا تھا بعد نبوت کے
امامت کا ذکر یہ خود امامت کی جزاور اصل ایمان ہونے پر دال ہے خود جناب رسول خدا
ہی نے حذیفہ وابوہریرہ وغیرہ کو تعلیم اسکی فرمائی ابن تعلیم حسب سرتابی اس سے کی وہ مثل
آپ کے گروہ مومنین سے خارج اور زمرہ ظالمین میں والج ہے سچ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہ جاننوالا
امامت وامارت امیرالمومنین کا کبھی سے منکر فضل اوس جناب کا ہے اسی وجہ سے آپ بھی
گروہ منکرین میں ہیں ذرا شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کو ملاحظہ فرمائے
کہ کیسی کمسنی میں اور کسوقت میں یعنی اوائل ایام بعثت میں جناب رسالتمآب نے مجمع
کر کے امامت جناب امیر کو سب کو سنایا اور اونکی اطاعت وپیروی کا حکم دیا چنانچہ حضار
حضرت ابوطالب پر طاعن ہوئے کہ لو تمہارا بیٹا تمپر حاکم ہوا اور تمکو اوسکی پیروی ضروری
ہوئی چنانچہ ثعلبی کہ جنکو آپکے علما صحیح النقل موثوق بہ فرماتے ہیں کا ثبت فی عبقات الانوار
براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ
بنی عبد المطلب وہم یومئذ اربعون رجلا الی ان قال بعد ذکر قصۃ طویلۃ ثم دعاہم

من العذ علی مثل ذلك الطعام والشراب ثم انذرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بنی
عبد المطلب انی انا النذیر الیکم من اللہ عز وجل والبشیر لما لا یجی بہ احد جیتکم بخیر الدنیا
والاخرۃ فاسلموا واطیعونی تہتدوا فمن یواخینی ویوازرنی ویکون ولیی ووصی بعدی وخلیفتی
فی اہلی ویقضی دینی فسکت القوم واعاد ذلک ثلثا فی کل ذلک یسکت القوم ویقول علی انا
فقال انت فقال فقام القوم وہم یقولون لابی طالب اطع ابنک فقد امر علیک اسے نہے
نقلا عن الوجیزہ اور علامہ حلی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کشف الحق میں کہ جسکے متصدی
جواب فضل بن روزبہان شافعی ہوئے ہیں اور باوجود عادت انکار و اضحات اس
نقل کا انکار نہیں کیا ہے یوں تحریر فرمائے ہیں من مسند احمد لما نزل وانذر عشیرتک
الاقربین جمع النبی من اہل بیتہ ثلثین فاکلوا وشربوا ثلثا ثم قال لہم من یضمن عنی دینی ومواعیدی
ویکون خلیفتی ویکون معنی فی الجنۃ فقال علی انا فقال انت انتہی اور صاحب اعجاز التنزیل
شکر اللہ سعیہ الجمیل نے اعجاز التنزیل میں تفسیر ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی اور تفسیر شیخ ابو محمد حسین
البغوی معروف بہ محی السنہ مسمی بمعالم التنزیل اور تاریخ شیخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اور تاریخ
علامہ ابوالحسن علی بن محمد الجزری معروف بہ ابن اثیر اور تاریخ ملک اسماعیل ابوالفداے
حموی اور تاریخ زوال سلطنت روم اڈورڈ گبن سے اسطرح پر مفصل اس قصہ کو نقل کیا ہے
وہذہ عبارتہ چنانچہ تین برس کے تھوڑی سی کامیابی کے بعد اس محبت و شفقت کے
تقاضا سے جو آپکو اپنی قوم اور خصوصاً اپنے اہل خاندان سے تھی بقول اڈورڈ گبن یہ مصمم ارادہ
کرکے کہ انہیں ربانی روشنی سے مستفید کریں اپنی خاندان کے لوگوں کو جو شمار میں کم و بیش
چالیس تھے اور جنمیں آپکے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابو لہب بھی شامل تھے دعوت
کی تقریب سے جمع کیا اور جب اکل و شرب سے فراغت ہو چکی تو مخاطب ہو کر فرمایا کہ یا بنی
عبد المطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ وقد امرنی اللہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی
علی امری ھذا ویکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم الی ان قال بعد بیان معنی ہذا الحدیث

کو کسی نی کچھ جواب نہ دیا مگر ایک جوان نوخاستہ جسکی ابھی مسین بھیگنے شروع ہوئی تھین بقول گبین اس حیرت و شک اور حقارت امیر خاموشی کے برداشت نکر سکا اور کھڑے ہو کر بڑی ہمت اور جرات کی ساتھ بولا کہ یا رسول اللہ اگرچہ مین اس مجمع مین سب سے کم عمر ہون مگر اس مشکل خدمت کو مین بجالاؤنگا چنانچہ آپنے کمال شفقت سے اس نوجوان بہادر کی گردن پر ہاتھ رکھکر فرمایا انّ ھذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی بالتحقیق یہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا نائب تم مین ہے پس اسکی بات سنو اور جو حکم دے اسکی اطاعت کرو چنانچہ اس دعوت اور اس گفتگو کا ذکر لکھکر مسٹر کارلائل صاحب فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ مجمع حسین علی کا باپ ابوطالب بھی تھا محمد کا دشمن نہ تھا مگر تاہم سب لوگونکو ایک ادھیڑ عمر کی آن پڑھ آدمی اور ایک سولہ برس کے لڑکے کا یہ فیصلہ کرنا کہ وہ دونون ملکر تمام دنیا کی خیالات کی خلاف کوشش کرینگے ایک مضحکہ کی بات معلوم ہوئی اور تمام مجمع قہقہا لگا کر منتشر ہو گیا مگر ثابت ہو گیا کہ یہ ایک ہنسی کے لائق بات نہ تھی بلکہ بہت ٹھیک اور درست تھی یہ نوجوان علی ایسا شخص تھا کہ ضرور ہی کہ ہر ایک شخص اسکو پسند ہی کرے اور اس امر سے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور نیز اور باتون سے جو ہمیشہ اسکے بعد اس سے ظہور مین آئین یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک صاحب اخلاق فاضلہ اور محبت سی بھرپور اور ایسا بہادر تھا کہ جسکے آگ جیسی تیز و تند جرات کی سامنے کوئی چیز ٹھہر نہین سکتی تھی اس شخص کی طبیعت مین کچھ عجب طور کی جوانمردی تھی شیر سا تو بہادر تھا مگر باوجود اسکے مزاج مین ایسی نرمی اور سچائی اور محبت تھی جیسی کہ ایک شخص کریچین نائٹ کی شایان ہوا انتہی اور قریب اسی کے یہ حدیث خصائص امام اہلسنت لنسائی مین بھی ہے اوسمین خود جناب امیر فرماتے ہین وکنت اصغر القوم اور یہی حدیث خصائص کو شاہ ولی اللہ والد بزرگوار شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کتاب ازالۃ الخفا مین نقل فرمایا ہی اور عنوان بیان مین فرمایا ہی از انجملہ پیش از ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم باو معاملہ منتظرۃ الخلافت کرد کی از لوازم خلافت خاصہ است بجا اور دانتہی ملاحظہ فرمائی کہ حضرت علی کو

اسوقت صغیر السن اور لڑکی تھی مگر بڑو نسے بڑہ گئی باتین اور اوسی عالم مین کہ کم سن تھی خلافت و وصایت و امامت کو جناب رسولخدا نے ظاہر کر دیا اور سب حاضرین کو تعلیم مسئلہ امامت فرماد یا اور اسی کم سن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنے قول فاسمعوا لہ واطیعوا سے سب کی گردنون مین ڈالدیا باوجود اس تعلیم کے پھر جو مخالفت کرے اوسکے منافق ہونیمین کیا شک و شبہہ ہے کیون جناب ابتو آپ ہی کی کتابون اور روایتو نسے ہمنے ثابت کر دیا کہ حضرت علی کی امامت کی خبر اور انکی خلافت اور امامت کا ذکر ابتداء خلقت ابتدائے بعثت دونون سے ہے اور اوس جناب کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم ابتدائے خلقت سے تھا اور جناب رسولخدا بھی ابتدائے بعثت سے اگر تبہ نہین ہزار ہا مرتبہ مثل دیگر اصول عقاید کے کہ قیام الساعۃ وغیرہ تعلیم فرمایا کہی کتب فریقین حاضر ہین ملاحظہ کیجئے بعض کیطرف اشارہ بھی ہوا یہ امر تو مثل نصف النہار روشن ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ؛ اور حقیقت امر یہ ہے کہ آپ کیونکر نہ فرمائین کہ حضرت علی تو اوسوقت خود لڑکے تھے کہ صغر سن کو آپ مانع امامت سمجھے اسمین آپکا کیا قصور آپکے اعلیٰ حضرت یعنی میان عمر وہ بھی ایسا ہی کچھ کہکر اپنی جان چھوڑا یا چاہتے تھے مگر امثال ابن عباس کے اوس جواب سے کہ اگر تمنے اونکو صغیر السن جانکر لائق خلافت نہ جانا تو خدا نے اور اوسکے رسول نے تو ایسا نہ کیا کہ تمہارے صاحب یعنی ابوبکر سے سورۂ براۃ لیکر اسی شخص یعنی حضرت امیر المومنین کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور اس سورہ کو کفار پر پڑھو پھر سوائے سکوت کے خلافت مآب سے کچھ نہ بنی فبہت الذی کفر کانہ التقم الحجر کی مصداق ہوے سوائے اس حیلہ کے اور کچھ نہ بن آتی تھی کہ کہین واللہ ما انقطع امرا دونہ ولا نعمل شیئا حتی نستاذنہ یعنے بدون اذن اوس جناب کے ہم کوئی بات نہین کرتے چنانچہ ناظرین محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب المناقب ابن مردویہ پر مخفی نہین ہے و لنعم ما افاد فی ہذا المقام الحبر العلام المولی الہمام فی استقصاء الافحام واعجباہ ہر گاہ اصل خلافت بدون استیذان آنحضرت ربودند و بریدند و خوردند و بردند باز تمسک بعدم قطع امری بغیر آنحضرت و عدم عمل بچیزے بدون استیذان آنحضرت کہ بسبب

عجز از حل معضلات و عدم اقتدار بر فہم مشکلات رجوع با بجناب میکردند چگونہ رافع طعن و ملامت
و دافع مواخذہ و نکایت می تواند شد الی آخرہ ما افاد و لقد اجاد فیما افاد و ادزبیر بن بکار کہ ائمہ و الاخبار
اور علمائے با اقتدار اہلسنت سے ہین کتاب موفقیات مین فرماتے ہیں عن عبد اللہ ابن
عباس قال انی لا امشی مع عمر بن الخطاب فی سکتہ من سکک المدینۃ اذ قال لی یا بن
عباس ما اری صاحبک الا مظلوما فقلت فی نفسی واللہ لا یسبقنی بہا فقلت یا امیر المومنین
فاردد الیہ ظلامتہ فانتزع یدہ من یدی ومضی یہمہم ساعۃ ثم وقف فلحقتہ فقال یا ابن
عباس ما اظنہم منعہم الا انہم استصغروا سنۃ فقلت فی نفسی ہذہ شر من الاولی
فقلت واللہ ما استصغرہ اللہ ورسولہ حین امرہ ان یاخذ براءۃ من صاحبک فاعرض
عنی واسرع فرجعت عنہ انتہی اور محمد ابن یوسف زرندی نے کتاب نظم درر السمطین مین
اس قصہ کو بطول لکھا ہے وہو مذکور فی الاستقصاء فلیراجع ہناک بالجملہ وہی گیت اپنے خلیفہ جی کا
آپ بھی گانے لگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار قولہ کسی شخص سے پیغمبر صاحب
نے نہین کہا کہ جسطرح الخ اقول آپ جھوٹ کہتے ہین وقت تعلیم ایمان سب سے فرمایا گو وقت دخول فی
الاسلام مثل دیگر اصول ایمان نہ فرمایا ہو اگر تعلیم ایمان کیوقت بھی نہین فرمایا تو آج لوگ جنکا ذکر ہوا کیونکر جانتے
تھے مثل حذیفہ وغیرہ کو اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا سے سوال بعد از نبوت کیون ہوا بالجملہ دلیل وہی حادیث ہیں
جنکا ذکر ہمنے ابھی کیا فلا تکن من الغافلین قولہ تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار اقول اقرار کجا
ابوبکر کا انکار بانکار باطنی از نبوت کہ مستلزم انکار امامت ہے ہم پہلے بیان کر چکے پس نہ ثابت ہونا
انکار کا باطل ہوا اور علاوہ از نفاق من حیث النبوۃ کے نفاق من حیث الامامت بھی ثابت ہوا
اور عنقریب ایک ارتداد بھی اسپر مستزاد ہوتا ہے جب از راہ کمال مہربانی شیعون پر حضرت خلیفہ
کی ارتداد کو آپ قبول کرلینگے قولہ کچھ خلل نہ آیا اقول خلل تو ایسا آیا کہ تا قیامت مورد بیزاری
ہوئی اس سے بڑھکر اور کیا خلل چاہتے ہین قولہ خم غدیر اقول ہر بات اولٹی ہی منہ سے نکلتی ہے
مثل شکار بھری اولٹی نہ جائے غدیر خم فرمائے اس روز مبارک مین کہ حضرت عمر نے بھی بخ بخ لک

یا علی اصبحت مولای و مولی کل مومنٍ و مومنۃٍ فرمایا ہو جیساکہ آپکی کتابون سی صحیح اور ثابت اور اوسمین موجود ہو اور بھی بڑے حضرت یعنی آپکی صدیق عتیق نے بھی بظاہر تصدیق امامت کی تھی چنانچہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بعد بیان اس امر کے کہ مولی من کنت مولاہ الخ مین بمعنی اولی بالاتباع والقرب منہ ہو فرماتے ہین ولا قاطع ولا ظاہر علی نفی ہذا الاحتمال بل ہو الواقع اذ ہو الذی فہمہ ابوبکر وعمر وناہیك بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قالا لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومنٍ و مومنۃٍ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضاً انہ قیل لعمر انك تصنع بعلی شیئاً لا تصنعہ باحدٍ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ مولای انتہی یہ دعوت عامۂ تامہ کافہ رعایا اور برایا کو ہوئی اور نص جلی مثل آفتاب نصف النہار کے ہر اسود و ابیض پر منجلی ہوگئی اب کسی کو عذر عدم علم قابل سماعت نہین رہا اور منکر اوسکا مثل منکر اجلائے بدیہیات سوفسطائی ٹھہرا اور داخل جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کی لاریب ہوا پس کفر منکرین مقام شک و ریب نہین ہو باقی رہی تفصیل اسکی کہ کون سے منکرین کفر ایمانی مین گرفتار ہوئے اور کون سے کفر اسلامی مین کتب مبسوطہ مین جرحاً و تعدیلاً مذکور ہی یہان بالاجمال ایک قول غزالی کا کہ حسب تصریح شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفۃ المسروقہ عقائد و کلام مین امام و پیشوائے اہلسنت ہین اور مشہور مین الانام بحجۃ الاسلام ہین نقل ہوتا ہو اپنی کتاب سر العالمین مین لکھتے ہین لکن اسفرت الحجۃ وجہہا واجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبۃ فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای و مولی کل مومنٍ و مومنۃ فہذ التسلیم و رضیً و تحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی لحب الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقود البنود وخفقان الہواء فی قعقعۃ الرایات واشتباك ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاہم کاس الہوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون انتہی مخفی نرہی کہ نسبت کتاب

سرّ العالمین کیطرف امام غزالی کی صحت اسکی تصریح سے دو بزرگ کی ثابت ہے ایک ذہبی
کہ وہ میزان الاعتدال مین خود سرّ العالمین غزالی پر ناظر ہوکر قصّہ حسن ابن الصبّاح اس کتاب
سے لکھتے ہین اور دوسرے سبط ابن جوزی کہ وہ بھی سرّ العالمین کو غزالی ہی کی لکھتے ہین
بلکہ سبط ابن جوزی نے اسی عبارت کو جسکو ہمنے نقل کیا ہے بعینہا نقل کی ہے اور اس قول کو
حتماً منسوب طرف غزالی کے کیا ہے صرح بذلک فی کتابہ المسمّی بتذکرۃ خواص الائمہ اب محصّل
معنی عبارت امام اہلسنت مسطورہ یہ ہین غزالی فرماتے ہین کہ لیکن روشن ہوا روے حجت اور
اجماع کیا ہے جمہور نے اوپر متن حدیث کی خطبہ سے اونحضرت کی بروز غدیر خم باتفاق کل درحالیکہ فرمایا
حضرت نے جسکا مین مولیٰ اوسکے علی مولی ہین پس کہا عمر نے کہ مبارک ہوا ے ابو الحسن تحقیق صبح کی آپ نے
درحالیکہ مولی میرے اور مولیٰ ہر مومن و مومنہ کے ہین یہ فرمانا حضرت عمر کا تسلیم کرنا ہے امر خلافت کو اور
رضا ہے اوسکی ساتھ اور حاکم کرنا ہے اونحضرت کو اوپر اپنے اور پھر بعد اسکے غالب ہوئی دلون پر خواہش حبّ
ریاست کی اور اوٹھا لینے ستون خلافت کی اور خواہش بستہ کرنے پرچمہاے ریاست کی اور دیکھنے بہار
اور تھپیڑون کی ہواؤن اور سننے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارونکی اور پھر پھراہٹ جھنڈونکی اور جال بندی
گھوڑونکی ازحام مین سوارونکے اور مزے شہرون کے فتح ہونیکی انہین لطفون اور لذّت دنیاے فانی نے جام شراب
خواہشات نفسانی پلاکر بیہوش کردیا پس پھر گئے طرف اول کے یعنی جاہلیت کے اور
پس پشت ڈالا اوس تسلیم و رضا کو اور بیچا آخرت کو بقیمت متاع قلیل دنیا پس کیا بُرا
سودا کیا پس اس قول سے آپکے امام اور حجۃ الاسلام کے حقیقت ایمان منکرین اور حال ایمان
اونکا اور دنیا پرستی اور وجہ مخالفت کے اس دعوت عامہ تامہ سے ظاہر ہوگئی حقیقت مین سچ
کہا ہے کہ کلمۂ حق بر زبان جاری مخالفین بھی امر حق کو چھپا نہین سکتے یریدون ان یطفئوا نور اللہ
بافواہہم واللہ مُتمّ نورہ ولو کرہ المشرکون دللہ در القائل الحق یعلو ولا یعلی او خود جناب امیر
نے بھی منکرین غدیر کی صفات ایسی بیان فرمائی ہین کہ جس سے آپکے ثلثہ کا منکر ہونا بلکہ سرکردہ ہونا
اسکا ثابت ہوتا ہے چنانچہ سبط ابن جوزی کہ اکابر علماے اہلسنت سے ہین تذکرہ خواص الائمہ مین

منجملہ اشعار کمیت لکھتے ہین ؎ ویوم الدوح دوح غدیر خم ٭ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ٭
ولکن الرجال تبایعوہا ٭ فلم ار مثلہ خطراً مبیعا ٭ ولہذہ الابیات قصۃ عجیبۃ حدثنا بہا شیخنا عمر بن صافی
الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضہم ہذہ الابیات وبات مفکراً فرأے علیاً کرم اللہ وجہہ فی المنام
فقال لہ اعد علیّ ابیات الکمیت فانشدہ ایاہا حتی بلغ الی قولہ خطراً مبیعا فانشد علیٌّ بیتاً اخر من قولہ
زیادۃ فیہا ؎ فلم ار مثل ذاک الیوم یوماً ٭ ولم ار مثلہ حقاً اضیعا فانبتہ الرجل مذعوراً انتہی اس سے
منکرین کا پتا ونشان ارباب انصاف کو ملجاتا ہو لیکن اس دعوت عامۃ نامہ غدیری سے ہرگز
لازم نہین آتا ہو کہ پیشتر اس سے جناب رسولخدا نے مسئلہ امامت کو کبھی مذکور ہی نہین کیا ہوا بھی ہمنے
تحت آیہ نجوی تفسیر مدارک سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا والولایۃ اذا انتہت
الیک اور اسیطرح سے شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وہم راکعون الایہ کہ اسکے بعد جناب رسولخدا
علی ما رواہ الثعلبی والامام الرازی وغیرہما من ائمۃ السنۃ فرمایا واجعل لی وزیراً من اہلی علیاً اشدد
بہ ازری الخ اور اسیطرح سے حدیث متفق علیہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور حدیث ان علیاً
منی وانا من علیٍّ وہو ولی کل مومنٍ من بعدی کہ جسکی ترمذی اور نسائی اور حاکم اور احمد بن حنبل
اور ابن عبد البر اور ابن اثیر اور ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہ وغیرہم ناقل ہین اور ازین قبیل
سیکڑون حدیثین ہین وقد اشرنا الی بعضٍ منہا کہ دلالت کرتے ہین اوپر قدیم ہونے ذکر امامت کے
پس غایۃ ما فی الباب سابق مین بعض احادیث مین ذکر اسطرح سے تھا کہ ہونگی اور اکثر اسپر بھی دال
ہین کہ حیات وممات سرور کائنات مین بلکہ قبل وجود آدم سے ہین اور اب ذکر اسطرح پر ہوا کہ
ہوئے پس منکر ذکر قدیمی مثل ثلثہ کے نفاق قدیمی مین گرفتار ہین اور منکر ذکر جدید نفاق جدید مین
گرفتار ہوئے اور الحمد اللہ کہ آپکی ثلثہ قدیم اور جدید دونون سے بہرہ یاب ہین **قولہ** گویا ایمان کے
خلل کا سبب ٹھہرا **اقول** شیعونکی طرف سے تقریر بیان کرنا اسمین لفظ گویا کو دخل دینا کیا معنی
شیعہ بیشک وشبہہ یہی کہتے ہین کہ نفاق قدیمی کا ثمرہ حتمایہ نفاق جدید بھی ہوا اول کو علت ثانی کو

معلول ٹھہراتے ہین بلکہ دونونکو معلول علۃ ثالثہ جانتے ہین اور وہ ثالث نفاق اسلامی ہے جو من حیث النبوۃ تھا یہ بنظر ظاہر ہی ورنہ الکفر ملۃ واحدۃ حقیقت مین سب ایکہی ہین۔

قولہ لیکن جب اوسکا نام ونشان **اقول** کہی بات ہی دہرانے سے کیا فائدہ فالجواب الجواب

قولہ اس بات کو ہم سن سکتے ہین **اقول** یہ آپ کی نہایت مہربانی عنایت ہی کہ اس بات کو قابل سننے کے آپ فرماتے ہین ؎ عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ✤ لیکن آپ جھوٹھ کہتے ہین آپ ہرگز نہ سُنینگے خدانے آپکو گوش حق نیوش نہین دئے ہین آپ کیونکر سُنینگے لہم آذان لا یسمعون بہا **قولہ** لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذلک اوس پر ہوسکتا ہی **اقول** ارتداد مسلم ہی لیکن صرف لفظ صرف بے مصرف ہی اس لئے کہ اگر من حیث الاسلام منافق اور من حیث الایمان مرتد کہین تو کونسا اجتماع النقیضین لازم آتا ہے ہمنے سابق مین بیان کیا کہ ایک قسم کا نفاق اونکا من حیث النبوۃ اور من حیث الامامت تھا اور دوسری قسم کا نفاق اونہون نے بقول آپکے بعد جناب رسولخدا کے ظاہر کردیا پس ایسے اظہار نفاق کا نام اگر آپ نے ارتداد رکھا ہی تو نعم الوفاق اور اگر سوا اسکے اور کسیطرح کا ارتداد آپ اونکے لئے ٹھہراتے ہین تو چشم ما روشن دل ماشاد ہم بھی اونکو طرح طرح کے کفر و نفاق کا جامہ زیب سمجھتے ہین ہر چند آپ فرماتے ہین کہ بحث امامت مین اس ارتداد کو ہم بیان کرینگے لیکن انکا کچھ کا مگر بیان تو آپ نے از راہ مہربانی مسلم کرلیا ہی پھر جو مقتضائے تسلیم ہی مناسب ہی کہ اس جگہ وہ بھی عمل مین لائے یعنی ایک چہرہ تبرہ کا بھی اوڑا ہی پھر آگے چلکر بحث امامت مین ہم آپ سمجھ لینگے غایۃ الامر یہ ہی کہ ساتھ معاذ اللہ کے استغفر اللہ بھی کہہ لیگا حضور والا اسوقت مہربان ہین اس لئے یہ گذارش ہوا ؎ کہ بھلے تو مارا کرد گستاخ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

بیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانیکا جبکہ ہمنے حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان کو ثابت کرلیا اسلئے اب ہم کچھ ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانیکا کرتے ہین

یہ بات سبکو معلوم ہی کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات اس فکر مین رہتے تھی کہ اسلام کی ترقی ہو
اور خدا کے دین مین لوگ داخل ہون کوئی لحظہ کوئی دم اس سی غافل نہ ہوتے تھے اور
جو تدبیر اوسکی حاصل ہونی کی ہوتی تھی دریغ نہ فرماتے تھی لیکن باوجود اس کوشش اور محنت
کے چھ برس کے عرصہ مین صرف چند ہی شخص جو کہ چالیس سے کم تھی ایمان لائے آخرش پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا نی اس تھوڑے سی جماعت کو دیکھکر خدا سی دعا کی کہ خداوندا اس گروہ کو بڑہا اور ایسی شخص کو
مسلمان کر کہ جسکے رعب و عزت سی اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو اور جسکی ذات سی بہت
جلد اسلام کو رونق ہوئے چنانچہ حضرت نی اپنے نزدیک ایسی صرف دو شخص اپنی قوم مین خیال کیے
ایک حضرت عُمر خطاب رضی اللہ عنہ دوسرا ابوجہل کہ یہ دونون نہایت ہی معزز اور مشہور اور نامور
تھی اور انکو سب سی زیادہ عداوت بھی پیغمبر صاحب کی ساتھ تھی اور شب و روز اسلام کے معدوم
ہو جانیکی فکر مین رہتی تھی پس حضرت نی خدا سی دعا کی کہ الٰہی اپنی دین کو ان دو آدمیون مین سی کسی ایک
آدمی کے مسلمان کر دینی سے قوی کر اور عُمر یا ابوجہل مین سی ایک کو ایمان عطا فرما چنانچہ خدا نی
دُعا حضرت کی حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور انکو اسلام سے مشرف کیا حضرت عُمر کی ایمان
لانیکا مختصر حال یہ ہی کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر صاحب کی ساتھ دلی عداوت تھی اپنی بھائیون سی کہا
کہ جو کوئی پیغمبر صاحب کو قتل کرے اور اونکا سر میری پاس لاوے اوسکو ہزار شتر سرخ بال والی
اور بہت سی دینار و درم اسکے صلہ مین دونگا چنانچہ حضرت عمر نے یہ کام اپنی ذمہ لیا اور پیغمبر صاحب
کے قتل کے ارادے سے چلے ادھر حضرت عُمر کا چلنا تھا ادھر خدا نے فرشتونکو حکم دیا کہ اسکو ہماری طرف
کھینچو اور جسکے سر لانیکو جاتا ہی اوسکے قدمون پر گراؤ ہماری قدرت کا تماشا دیکھو کہ شقی ہو کر جاتا
ہی اور سعید ہو کر لوٹیگا کافر بن کر نکلا ہی اور مومن پاک ہو کر پھریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر
مستعد ہو کر اوٹھا ہی اور ہمارے محبت کی دام مین ابھی پھنستا ہی وہ تو اپنی خوشی سی ہمارے
دوست کی قتل کو چلا ہی اور ہم زبردستی اسکو کافرون کی قتل کے لئی مقرر کرتے ہین اب تم
سطح زمین پر جاؤ اور اوسکی خبر لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لاؤ سے گرنیاید

بخوشی موئے کشانش ارید ☆ چنانچہ جب حضرت عُمر تلوار کو گلے مین حمایل کر کے نہایت غصہ اور طیش مین پیغمبر صاحب کیطرف چلے فرشتگان ملاء اعلیٰ نے شادیکا غلغلہ بلند کیا طرقوا طرقوا کا شور مچایا زبان حال سے اس شعر کو پڑھنا شروع کیا ؎ آمدان یارے کہ من میخواستم ☆ راست شد کاری کہ من میخواستم ☆ رفتہ رفتہ میرو دان سوئے دام ☆ ہم بہ ہنجارے کہ من میخواستم ☆ چنانچہ حضرت عمر نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزات دیکھے راہ مین ایک شخص مسلمان ملا اوسکے مارنیکا قصد کیا اوسنے کہا کہ اوّل اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہوگئی ہین تب غیرون کی خبر لینا چنانچہ حضرت عُمر اپنی بہن کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور اواز قران مجید کے پڑھنیکی سُنی کہ اوسکو باہر سے سُنتی رہے آخر دروازہ کھٹکھٹایا اونکی بہن نے دروازہ کھولا پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھتے ہو ہمکو دو اونہون نے دینے مین انکار کیا آخر اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مار پیٹ کی جب اونکی بہن نے یہ زیاتی دیکھی تو پکار اوٹھے کہ ای عُمر ہم تو ایمان لاچکے اور سچّے دین مین داخل ہو گئے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ تمکو جو کرنا ہو سو کرو تب تو حضرت عُمر ڈھیلی پڑی اور کہا کہ اوس قران سے کچھہ سناؤ تب سورہ طٰہٰ اونکو سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت پر غش ہو کر حضرت عُمر کے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ بیشک سچّا کلام خدا کا ہے اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور ایمان لائے اور قصد پیغمبر صاحب کی حضور مین حاضر ہونیکا کیا جب حضرت کو آنیکی خبر ہوئی تو اصحاب رسول مین تھلکہ پڑ گیا اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے یہانتک کہ جب حضرت عمر دروازہ پر پہونچے تو کوئی دروازہ کھولنے کو نہ اوٹھتا تھا مگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم چچا پیغمبر صاحب کی یہ کہکر اوٹھے کہ وہ ایک آدمی ہے اگر اطاعت کے ارادے سے آیا ہے خیر ورنہ اوسکی تلوار اور اوسیکا سر چنانچہ حضرت عُمر اندر داخل ہوئے پیغمبر صاحب بنفس نفیس اوٹھے اور اونکو آغوش رحمت مین لیکر ایسا دبایا کہ اونکی انکھین نکل پڑین تب تو حضرت مُسکرائے اور اونکی طرف دیکھہ کر خندہ زن ہوئے حضرت عمر صدق دل سے نعرہ مار کر کہنے لگے کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد انك رسول اللہ تب سب مسلمان خوشی سے تکبیر کہنے لگے اور حضرت عُمر کے ایمان لانے پر حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے

اوسیوقت پیغمبر خدا سے کہا کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہووے اور خدا کی عبادت چھپکر یہ مناسب نہین ہی آئے خانہ کعبہ کو چلیے اور باعلان نماز ادا کیجیے چنانچہ اونکی غرض کو حضرت نے قبول فرمایا اور خانہ کعبہ کیطرف توجہ کی اور نہایت شان و شوکت سے حضرت معہ سب صحابہ کے عازم خانہ کعبہ کے ہوئے جب حضرت تشریف فرما خانہ کعبہ کے ہوئے تو حضرت عُمر ہی آگے آگے چلا کافرون نے کہ وہ منتظر تھے کہ سر پیغمبر صاحب کا لاوے ہونگے یہ دیکھکر کہا کہ ای عُمر یہ کیا حال ہی تب حضرت عمر نے فرمایا کہ سُنو مین ایمان لایا اور پیغمبر کی غلامی کا غاشیہ مینے اپنے دوش پر لیا جو اطاعت کریگا خیر اور نہ اگر مزاحمت کریگا تو یہی تلوار اور اوسکا سر چنانچہ چند آدمیونکو اپنا زور دیکھایا اور خانہ کعبہ مین جاکر پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کی یہ حال حضرت عمر کے ایمان لانیکا ہی اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا ہی اول پیغمبر صاحب کی دُعا کرنیکا کہ حضرت عُمر کے ایمان لانیکے واسطے کی دوسری اس کیفیت سے ایمان لانیکا چنانچہ ہم دونون باتونکو شیعونکی کتاب سے ثابت کرتے ہین ۔

یقول التمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جب ہمنے بنائے ایمان اول شیخین کو جوآپ نے بڑی جدّوکد سے ڈالی تھی بحمد اللہ جڑ سے کھود کر پھینکدے تو اب ہمکو ایمان ثانی اثنین مین گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہین رہی اسلئے کہ وہ خود بخرق اجماع مرکب باطل ہوجائیگا لیکن بخیال اسکے کہ اگر ابکار افکار آپکی کہ حقیقت مین ایک مدّت دراز سے فرسودہ انعلہ محول مین متبرج نہونگی تو آپکو قلق ہوگا اسلئے ہمکو ضرور ہوا کہ اونکی چہرہ سے نقاب اوٹھائین اور اونکی پردہ دری بھی عمل مین لائین تاکہ سبکو معلوم ہوجائے کہ آپنے عجائز فرتوتہ کو بحسن بیانی لباس رنگین پہناکے حجازہ نشین وادی جنگ جمل فرمایا ہے ؏ بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد* چون بازکنی مادرِ مادر باشد* یہ جو ارشاد ہوتا ہی کہ یہ بات سبکو معلوم ہی اسکے تحت مین آپنے چند باتونکا افادہ فرمایا ایک تو یہ کہ جناب رسولخدا ہمیشہ فکر ترقی اسلام مین رہتے تھے دوسری یہ کہ حضرت عُمر مغزز اور مشہور اور نامور تھے تیسری یہ کہ اونحضرت نے دُعا کی واسطے ایمان ایک دو کافرون کے بلفظ اعز الاسلام بفلان او بفلان بطریق منع الجمع یا منع الخلو یا کلیہما جوتھی یہ کہ دعا اونحضرت کی حق عمر مین

مقبول بھی ہوئے پانچوین یہ کہ سب سے زیادہ پیغمبر سے عداوت انہین کو تھی پس یہ جواب آپ نے
فرمایا یہ بات سبکو معلوم ہو اگر اشارہ یہ کا طرف سخن اوّل کے ہی تو مسلّم ہو کہ جناب رسولخدا اکثر ترقی
اسلام مین رہتے تھی اور وعظ و پند فرماتے تھی اور معجزات دکھاتے تھی اور صاحبان عقل و خرد
ایمان لاتے تھی اور صاحبان جہل یعنی امثال ابی جہل کچھ بھی نہ سنتے تھی لیکن ایک سخن معلوم
کے تحت مین چند سخنان غیر معلوم کا ذکر کرکے جہلا کو فریب دینا ہو اور اگر اشارہ یہ کا طرف کل سخنان
کی ہو اور غرض آپکو یہ ہو کہ کل باتین مسلّم الثبوت ہین اور سبکو معلوم ہین تو ہم لانسلّم کہتے ہین دعاوی
بے دلیل کرنا آپ لوگونکی عادت جبلّی ہی دعا کرنا جناب رسولخدا کا واسطے کافرین جاحدین کے مبنی
ہو تحقیقا اوپر حدیث صحیح ترمذی کی اور الزاما اوپر حدیث مقطوع الصدر و العجز بحار کے قطع نظر
اس سے کہ الزام فرع تحقیق ہو حال خیانت تقریر الزامی کا ہم بعد اسکے بیان کرینگے پہلے تحقیق کا حال
سُن لیجئے کہ حدیث صحیح ترمذی کی کہ جسکے راوی بمصداق مثل مشہور کھجری کی گواہی گھی ہندے
مین واستشہد الثعلب بذنبه عربی مین خود ابن عمر ہین باین عبارت ہو ان رسول اللہ صلعم
قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیك بابی جہل او بعمر بن الخطاب وكان
احبھما الیه عمر انتہی یعنی خداوندا معزز کر اسلام کو ساتھ اوسکے جو محبوب تر ہو طرف تیری ان دونون
شخصونمین سے کون کہ ابو جہل اور عُمر ابن الخطاب اور تھا محبوب تر عمر ابن الخطاب قطع نظر
اس سے کہ پیش خدا و رسول محبوبیت کفار بلکہ احبیت اونکی جائے غور و تامل ہو فانّ اللہ عدوٌّ
للکافرین علی مافی الکتاب المبین ہم کہتے ہین کہ اس حدیث کی تو بڑی بڑی صنادید آپ کی
منکر ہین از انجملہ بڑی گرو جی آپکی عکرمہ ہین جو بڑی محدث ہین مذہب اہلسنت کی اور آپکی جدّ فاسد سراپا
مفاسد سباطی صاحب بھی اونکو مانتے ہین سیوطی نے رسالہ دُرر منتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین
فرمایا ہو ذکر ابو بکر التاریخی عن عکرمہ انه سئل عن حدیث اللھم اعز الاسلام فقال معاذ اللہ دین
الاسلام اعز من ذلك پس جب ایسا بڑا محدث اس حدیث کی تکذیب کرے اور
معاذ اللہ کہے تو یہ دعویٰ آپکا کہ سبکو معلوم ہو غلط ٹھہرا یا نہین مگر یہ کہ ان محدث صاحب کو اہل اسلام سے

خارج کردیجئے اور بپاس خاطر حضرت عمر یہ امر کچھہ دشوار نہین ہو مگر مشکل یہ ہو کہ کچھہ لوگ
ایسی بہی اسکے منکر ہین کہ اگر آپ اونکو اسلام سی خارج کیجیگا تو سب مسلمان آپ ہی کو اسلام سے
خارج کرینگے از انجملہ حضرت علیا صدیقہ قبلہ وکعبہ اعلی اللہ مقامہا مجتہدہ صاحبہ ہوتی ہین کہ وہ بھی مدعی
اس حدیث کی ہین اور اظہار حق مین کچھہ رعایت اعز عمر نامدار کی نہین کرتی ہین چنانچہ کتاب انسان العیون
فی سیرۃ الامین المامون مین ہو عن عائشہ انہا قالت انما قالت انما قال رسول اللہ صلعم اللھم اعز عمر
بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز یعنی پیغمبر خدا نے اعز الاسلام ہرگز نہین فرمایا بلکہ اگر کہا تو یون
کہا ہو اللھم اعز عمر بالاسلام اسلئے کہ اسلام معزز نہین ہوتا بلکہ معزز کرتا ہے اوسکو جو قبول
کرے اور جو ذکر معززی اور نامعززی حضرت عمر آیا ہے فرمایا پس جاے تامل ہے
کہ معززیت من حیث النسب ابن الصحاکۃ الحبشیۃ کی تو مثالث کلبی مفسر سے
ظاہر ہے اسلئے آپکے باباجان آپکے ماموں جان بھی تھے اور اپکی امان جان آپ کے
بہن بھی تھین ایسی طہارت مولد شاید دنیا مین کسی مجوسی کو بھی نصیب نہوئی ہوگی بہتر یہ ہے
کہ اسکا پردہ فاش نہ کرائے اسکو مبہم ہی رہنی دیجئے اور معززیت من حیث الحسب پس زبان
ترجمان حضرت عمرو عاص سی جنکے حق مین جناب رسولخدا نے اللھم صل علی عمرو ابن العاص
فرمایا ہو جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ مین فرمایا ہو بہت واضح اور روشن
ہو چنانچہ آپ کی پرداد اصاحب شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین ناقل ہین کہ حضرت عمرو
وعاص فرماتی ہین لعن اللہ یوماً کنت فیہ والیاً لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ ورایت اباہ
وان علی کل واحد منہما عباءۃ قطرانیۃ موتزرا بہا ما یبلغ مابض رکبتیہ وعلی عنق
کل واحد منہما حزمۃ من حطب وان العاص بن وائل لفی مزررات الدیباج الحدیث
محصل یہ ہو کہ خدا لعنت کرے اوس دن کو کہ جسمین عمر بن الخطاب کیطرف سی حاکم ہون خدا کی
قسم مین نے خود عمر ابن خطاب کو دیکھا اور بھی اوسکے باپ کو دیکھا کہ اس حالت ذلت
وخواری مین بسر کرتے تھے کہ ان دونون سے ہر ایک کی تن بدن پر بجز ایک چادر قطرانی کی نہ تھی

واضح ہو کہ قطریہ و قطرانیہ ایک کرپاس خشن ہی کم قیمت کہ جس سے جُلّ فرس یعنی گردنی گھوڑونکی بنائی ہین الحاصل اس کرپاس قطرانی سے کہ نمونہ سرابیلهم من قطران کا تھا واسطے ستر عورتین کے ازار بنائی تھے کہ گھٹنونکی او پر ہی رہتے تھی اور ہیئت کذائی سی بو گھٹی لکڑیون کی کے جنگل سی سر پر لاتی تھے اور گلی گلی لکڑی بیچتے تھی اور اس کلڑ ہاڑی پن سے اوقات گذاری کرتے تھی اور بر خلاف اسکے باپ اوس شخص کا یعنی عاص بن وائل لبہا سہائے دیبا مین کرتا تھا انتہی اور مین کھتا ہون کہ خدا لعنت کری اوس روز کو جس روز ایسا شخص جسکے یہ کیفیت تھے اور حسبًا و نسبًا ایسا تھا مسند رسول پر بیٹھا اور عظمائے قریش اور سادات بنی ہاشم پر حکمران ہوا مختصر حال حسب اور نسب کا تو آپ نی سُنا اور اگر یہ فرمائے کہ عزت اور شہرت اونکی از راہ شجاعت اور مردانگی کے تھی تو آپ سی ہم بقسم روح پر فتوح حضرت عُمر پوچھتے ہین کہ کبھی آپ نی کسی سے سُنا ہی کہ ہمارے حضرت خلیفہ جی نے کسی پہلوان کسی زور آور کسی شجاع و بہادر مثل مرحب و حارث و عمر ابن عبدود و کبش کبشیہ اور ابو جرول وغیرہم سے مقابلہ کیا ہی اور کسی لڑائی مین قدم مبارک کو ثبات ہوا ہی تو اریخ مین موجود ہی کہ خود زبان گہر افشان سے فرماتے تھی لقد رایتنی یوم احد اعلی وانی الجبال کانی اروية یعنی جب مین جنگ احد مین لڑائی سے بھاگا تو مثل مادہ بُزکوہی کے پہاڑون پر اوچکتا چلا جاتا تھا سبحان اللہ یہ مادگی تو یادہ قول سیوطی ہی کہ وار الأبنة كانت في كثير من اہل الجاہلیۃ کابی جہل وغیرہ والرفعنة فخذلهم الله يقولون ان سیدنا عمر کان بہذا الداء و لا يعلمون انه کان بہ داء لم لكن دواوه الماء الرجال کما نقل من حاشیۃ القانون للسیوطی اور طول قد و قامت جو علامات المخنثیت سے ہی بھی قرینہ راستی نقل ہی الحاصل ثبوت عزت و حُرمت خلیفہ جی بہت دشوار ہے اور کافی ہی بیچ اثبات رذالت اور دنائت کی دشنام خور صحابہ ہونا اونکا کنز العمال جو معتبر کتاب اہلسنت کی ہی اوسمین موجود ہی کہ عباس نے عمر کو نان کی کیا بُری گالی دی اور اون سے کچھ بھی نہ کندہ ہوا چنانچہ ایکروز کہا عباس نی اعضضک اللہ بظر امک وا حضرت چچا صاحب

آپ کو بھی کیا ہی بی تک کی سوجھی تھی بھلا یہ کونسا مقام دانت لگانیکا تھا اسکا مطلب کچھہ ہماری سمجھ مین نہین آتا شاید مان سے بیٹے کی منہ مین متوانا اس عبارت سے مقصود ہو یا اور کچھہ عنایت و شفقت فرمائی حال شیعیان جناب مولوی مہدیعلیخان صاحب دام عنایتہ اگر آپ اس عبارت کنز العمال کا مطلب سمجھی ہون تو بیتوا توجروا لیکن شہرت خلیفہ صاحب کی فتنہ و فساد اور مکر و خدع اور کج خلقی اور بدزبانی مین مسلم ہی ہر چند بدزبانی بھی گھری مین تھی ہمارے حضرت فقط بقان ہی کی بڑے تھے اور میدان کی ہیز اور ناچیز جیسا کہ ہمنی اوپر بیان کیا باقی رہا امر قبولیت دعا کا آپ کی باب مین اول تو دعا کا ثبوت محل کلام ہی ثانیاً کیون نہین ممکن ہی کہ یہ دعا بھی مثل صلوۃ جنازہ منافق لمصلحۃ ہو مگر افسوس اوسوقت مین حضرت عمر نہ تھی کہ جناب رسولخدا کا دامن پکڑ کر کھینچتے اور دعا کرنے سے مانع ہوتے اور یہی جائز ہی کہ یہ دعا مثل دعائے استغفار منافقین ہو کہ جسکو قبولیت سے کچھہ علاقہ نہین ہی سواء علیہم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم وان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر اللہ لهم ان اللہ لا یهدی القوم الفاسقین وستعلم بتفصیل اور اونکی ایمان ظاہری کو مسبب دعا ٹھہرانا غیر مسلم ہی اور مقارنت بین الدعا وظاہر الایمان بفرض تسلیم جائز ہی کہ اتفاقی ہو اور جبکہ سبب ایمان ظاہری مثل سبب ایمان ظاہری دیگر منافقین طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین ہی جیسا کہ سابق مین گذرا اور عنقریب اسکا ذکر معقولہ مقبولہ مخاطب مین آتا ہی تو اس صورت مین دعا کو سبب ٹھہرانا لغو ہی اور مشعر از توارد علتین مستقلتین علی معلول واحد شخصی ہی وہو کما تری وما لضحک علیہ الثکلی **قولہ** حضرت عمر کی ایمان لانیکا مختصر حال یہ ہی **اقول** اس بیان مختصر مین تو آپ نے اتنی لغوبات اور ہزلیات اور غزلیات گائی کاش اگر مطول لکھتے تو کیا جانے کہ کیا آفت اپنے سر لاتے خدا و رسول اور ملائکہ پر تو افترا و کذب کر چکا اب اس سے بڑھکر اور کیا کرتے **قولہ** پیغمبر صاحب کی قتل کے ارادے سے چلا **اقول** سبحان اللہ وخزاک اللہ کس نیک کام کی ارادے سے چلے اس خوش نیتی پر یقین ہی کہ ہر ہر قدم پر ملائکہ اپنی پر بچھاتی ہونگی اور ہزار دن رحمتین بھیجتے ہونگی اور ہزارون حسنات لکھتی ہونگی اور ہزارون سیات

مشتاق ہونگے **قولہ** ادہر حضرت کا چلنا تھا اور ادہر خدا نے فرشتونکو حکم دیا **اقول** سچ ہے ایسی کار خیر
کی نیّت سے چلنے کا یہی ثمرہ ہے کہ خدا حاملان عرش کو فرمائے کہ عرش کو چھوڑ دو اور کرسی کو توڑ دو
اور ذکر الٰہی سے منہ موڑ دو اور سر کے بل زمین کیطرف دوڑ دو آرے صاحب کچھہ تو خدا سے
ڈرو دیکھو کہیں آسمان نہ تمہارے سر پر پھٹ پڑے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا
یہ کیوں خدا پر بہتان کرتے ہو کب خدا نے حکم دیا اور کب ملائکہ آئے آپ کو کچھہ بھی حیائے عثمانی سے
بہرہ نہیں کہ اپنی مخالف کے سامنے بلا حجت و دلیل ایسے لغویات بکتے ہیں آپنے تو اثبات کیفیت ایمانکو
آگے چلکے محول اوپر حملہ حیدری کے کیا اور اوسمین تو ان مزخرفات اور خرافات کا جو خلاف عقل
اور نقل ہے کما ستعرف سرمو ذکر نہیں ہے بھلا آپ کو کچھہ شرم وحیا وغیرت نہ آئی کہ بلا سند کتاب
وحدیث اسکو ذکر کرتے ہین کاش کوئی حدیث جیب خاص ہی سے لکھدی ہوتی کہ گو اہل فہم کے
نزدیک سند نہ ہوتی مگر سواد اعظم یعنی دھنئے جولاہے معتقدین آپکے تو اوس پر اطمینان حاصل کر لیتے ہم سوا
اسکے کہ جھوٹے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ اور کیا کہین **قولہ** ہم زبردستی اوسکا فرون کے قتل کے لئے
مقرر کرتے ہین **اقول** اذا لم تستحیی فقل ما شئت عالیجناب جائے شرم وغیرت ہے کہ شیعیان
حیدر کرار غیر فرار کے سامنے بھگوڑون کے قاتل کفار ہونیکا ذکر آپ لب پر لاتے ہین اور کچھہ نہیں یا
شرماتے ذرا یہ تو فرمائے کہ خلیفہ صاحب کس لڑائی مین ٹہرے اور کہان معرکہ آرا ہوئے اور کہان
قتل کفار کیا اور کس بہادر اور جرار کے مقابل ہوئے اور کسکو کسکو مارا اور کس کس نابکار کا سر
اوتارا **قولہ** گر نباید بخوشی ہمو کشانش آرید **اقول** موکشی ملائکہ کفار نابکار کے جہنم مین
داخل کرنے کے لئے بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ سے ظاہر اور ہویدا ہے مگر
موکش ہونا واسطے داخل کرنیکے بیچ کفر و اسلام کے بس باعتقاد مجبرہ اہل سنت درست ہے
کہ بندہ مجبور ہے اور خدا زبردستی کفر و اسلام مین داخل کرتا ہے بلکہ باعتقاد اشاعرہ بھی کہ قائل
بقدرت موہومہ عباد ہین صحیح ہوسکتا ہے کہ حقیقۃً مآل اسکا بھی طرف جبر کے ہے چنانچہ انکے علماء
عالیمقدار نے بھی اسکا اقرار کیا ہے صاحب مسلم الثبوت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے کہ اشاعرہ

مجبرہ مین چنانچہ فرماتے ہین کہ الحق انہ کفو للجبر یعنی مذہب اشاعرہ کفو جبر ہی لیکن ظاہر یہ ہی
کہ مثل سنیان این زمانہ آپ بھی فرقہ حنفیہ اشعریہ ماتریدیہ سی ہون کہ فی الجملہ قائل بحسن و قبح عقلی ہین
اور افحام الرسل کے جواب سی لاجواب ہوکر جھک مارکر اس مسئلہ مین مذہب امامیہ اختیار کیا ہی
اور افعال عباد مین مشیت اور ارادہ عبد کو دخل دیکے اپنے تئین جبر سی بچاتے ہین اور افعال اختیاریہ
اور غیر اختیاریہ مین فرق کرتے ہین گو مابہ الفرق مین ہمارے اور انکے فرق ہی کہ ہم نفس فعل اختیاری
مین بھی مثل مشیت و ارادہ کے موثر عبد ہی کو جانتے ہین اور ماتریدیہ نفس فعل مین موثر خدا کو
جانتے ہین اور مشیت و ارادہ مین موثر عبد کو پس بنا بر اسکے معنی فعلت کے ماتریدیہ کے نزدیک
اردت الفعل کے ہونگے اور نسبت فعل کی طرف عبد کے باعتبار فقط ارادہ کے ہوگی ہر چند یہ بات
فی نفسہ باطل ہی اس لئے کہ جسطرح ارادہ کی نسبت طرف عبد کے دیجاتی ہی اوسیطرح فعل کی
نسبت بھی طرف عبد کے دیجاتی ہی فیقال اردت ففعلت اور بنا بر ماتریدیہ کے معنی اس عبارت
کے اردت فاردت کے ہوئے ولا یخفی سخافتہ اور اسیطرح سے معنی من شاء فلیومن من شاء فلیشاء
کے ہوئے ولا یخفی لغویۃ ہذا المعنی بہرکیف جب بنا بر مذہبین کے جبر افعال اختیاریہ مین باطل ٹھہرا پس
بنا بر اسکے خداوند تعالی کا جبر کرنا کسی شخص پر ایمان لانے مین اور زبردستی بموکشانی کفر و اسلام پر
رکھنا جائز نہوگا پھر حضرت عمر کے لئے یہ فعل قبیح کہ خلاف مصلحت اختیار و اختیار ہی کیونکر عمل مین آیا الغرض
مئی محبت سامری امت ز مصداق و اشربوا فی قلوبہم العجل کے ایسا آپ کو بدحواس و بیخود
کیا ہی کہ لا عن شعور مثل اشاعرہ لا شعوریہ کے طرانہ جبر گاتے اور ایمان جبریہ عمر کا طبلہ بجاتے ہین اور اگر
فی الحقیقت آپنے مذہب جبر اختیار کیا ہی اور اپنے تئین مجوس ہذہ الامۃ بنایا ہی تو ابطال اس مذہب کا
باتفاق امامیہ اور ماتریدیہ کتب کلامیہ مین موجود ہی اس مقام مین ہم فقط دو ایک آیت قرانی پر
جو متعلق بمسئلہ خاص ایمان ہین اکتفا کرتے ہین آپ مدعی ہین اسکے کہ خدا نے زبردستی جھوٹے کھینچکر
جوتیان مارکر فلانے کو مسلمان کیا مین کہتا ہون کہ یہ باطل ہی بموجب آیہ وافی ہدایہ لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے

اور اگر خداوند تعالی کو منظور ہوتا کہ بمشیت الجائے لوگ ایمان لاوین تو بمقتضائے لو شاء اللہ لآمن من فی الارض کلہم جمیعاً کسی کی مجال ہوتی کہ کفر کو اختیار کرے مگر اس صورت مین اختیار عباد اور تعریض ثواب و عقاب اور تکلیف و تشریع بالکل باطل ہو جاتے اور بعث رسل وارسال کتب ایک امر لغو ہوتا **قولہ** فرشتگان ملاء اعلی نے **اقول** خداوندا یہ دیوانون کے ایک ہی یا سودائیونکی جھک ہی یا مجنونون کی بڑ ہی عمر تو طیش و غضب مین قتل پیغمبر کو چلے پس مقتضا اسکا یہ کہ فرشتے ہر ہر قدم پر اس نیت پر صلواتین بھیجین نہ یہ کہ شادی محفل نو دامادی کرین ساز و چنگ بجائین اور طرقوا طرقوا گائین جب آپ خدا ہی پر افترا کر چکے ہین تو ملائکہ پر افترا کرنا کیا بات ہی یا تو اثبات اسکا قران اور حدیث سے کیجیے یا جھوڑ کے منہ مین جو مناسب ہو دیجیے **قولہ** آمدان یاری **اقول** سبحان اللہ یہ قطعہ غزل ہی کہ جعفر زٹلی کی زٹل ہی بلاغت کلام ملائکہ بصیغہ واحد بجائے جمع کہ من میجو استم سے پیدا ہی ناراستی کا رکج بیانی سے ہویدا ہی معلوم نہین کہ ملائکہ نے کونسا دام فریب بچھایا کس گا گھس یا اُلو کو پھنسایا ہنجار مصرع رابع ناہنجاری قائل پر دلیل ہے اگر شعر کہنیکا سلیقہ ہی نہتا تو ان الفاظ رکیکہ کے موزون کرنے سے بے سلیقگے اپنی ظاہر کرنا کیا ضرور تھا **قولہ** معجزات دیکھا **اقول** اس سب کا اثبات حملہ حیدری پر رکھا ہی اوسمین تو نہ معجزات دیکھنے کا ذکر ہی نہ قصد کرنے قتل ملاقی فی الطریق کا غرض ہر جگہہ کچہ کچہ جھوٹ ملا دینا اور ایجاد بندہ اگر چہ گندہ ہی ہی ضرور ہی آرے جھوٹون کو بے جھوٹ کے مزا ہی نہین ملتا **قولہ** اخر آینہ بہن اور بہنوی کو خوب مار پیٹ کی **اقول** یہ بات سچ ہی کہ اشداء علی الکفار انہین کی شان مین ہی معلوم نہین کہ سالے نے بہنوی کو کیسا کافر سمجھا تہا مگر اس جگہ پر ہم آپکے باغیرت ہونے کے قائل ہو گئے اس لئے کہ عمر کے مار نیکا تو آپنے ذکر فرمایا اور عمر کے مار کھانے اور پٹ جانے کے ذکر سے آپ شرمائے حالانکہ حملہ حیدری جو آپکا اس مقام مین مستند ہی اوسمین بالتصریح اسکا ذکر بھی موجود ہی کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو مارا اور اونکے بہنوئی نے بھی اپنے سالے عمر کو مارا انہون نے بال نوچے اونہون نے ڈاڑھی اوکھاڑی گھوسم گھا سالات مکا چلا کبھی سالے اوپر تھے بہنوئی نیچے

تھے کبھی بہنوئی اور برادر سالے مثل خواہر زینب اختر نیچے تھی چنانچہ فرماتی ہین بیت در آویخت
داماد ہم با عمر ✤ گرفتند خصمانہ ہم را بسر ✤ بخستند گہ روئے ہم گاہ پشت ✤ لگد گہ زدندی بہم
گاہ مشت ✤ زہم پوست کندند گاہ موبمو ✤ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✤ اور واضح ہو
کہ حضرت ابی بکر کے جوتے لات کھانیکا ذکر تو ہم آگے کر چکے اس جگہہ حضرت عمر کی بھی جوتا
لاالت کھانیکا ذکر تمنے سنا ہم کو تعجب ہی حرکات سفاہت سمات ان حضرات سے کیون
صاحبو جوتا لات کھانا پاجیون کے کام ہین یا شرفا کے اسے ظاہر ہی کہ تلوار باندہنا فقط
دکھانیکو تھا اور جوتا لات کھانیکو تھا **قولہ** تب تو حضرت عمر ڈھیلے پڑے **اقول** حضرت
عمر کے تو یہی عادت جبلی تھی کہ جہان کڑا اور سخت دیکھتے تھے ڈھیلے پڑ جاتے تھے اگر بہنوئی کے
آگے بھی بلحاظ و پاس راحت دینی بہن کے ڈھیلے پڑ گئے ہون تو کچھہ بعید نہین لیکن حقیقت
یہ ہی کہ صاحب حملہ اعلی اللہ مقامہ نے حضرت عمر کے ڈھیلے پڑنے کی ڈھیلے روایت نظم
کی ہی ہر چند یہ بھی ماخوذ کتب تواریخ اہل سنت ہی سے ہی مگر ہم حیثیت روایت کا نشان
آپکو بتلاتے ہین کتب احادیث سے کہ اوسمین کسی سنی کو مجال انکار نہین ہو سکتی کتاب
صواعق محرقہ مین ابن حجر کہ ناصبیت مین پتھر سے بھی سخت تر ہی علی مانقل عنہ لکھتا ہی
اخرج ابو علی والحاکم والبیہقی عن انس قال خرج عمر متقلد السیف فلقیہ رجل من بنی
زہرہ فقال این تعمد یا عمر قال ارید اقتل محمدا قال کیف تامن بنی ہاشم وبنی زہرہ وقد
قتلت محمدًا قال ماراک الاقد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک
قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر تواری فی البیت فدخل
فقال ماہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طہ قال ما عدا حدیثا تحدثنا بیننا قال فلعلکما قد صبوتما فقال لہ
ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطاہ وطئا شدیدا فجاءت اختہ لتدفعہ عن
زوجہا فنفحہا نفحۃ واحدۃ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی وکان الحق فی غیر دینک انی
اشہد ان لا الہ الا اللہ وساق الحدیث بطولہ الی ان قال فخرج یعنی رسول اللہ حتے

اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہٍ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن المغیرہ قال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ انتہی
پس اس حدیث سے صاف ثابت ہی کہ جناب رسولخدا تشریف لائے اور عمر کو گھُرکی اور
جھڑکی دی اور چاہا کہ تلوار اور کپڑے سب چھین کے کچھ سزائے اعمال دین یا مثل قلیون کو ننگا
گھر سے باہر نکالدین اور غصہ مین یہ بھی فرمایا کہ ارے جب تک تو سزائے زشتی اعمال
مثل ولید نہ پاویگا باز نہ آویگا پس یہ وجہ ڈھیلے پڑجانے حضرت عمر کی البتہ اقرب بقیاس
ہی کہ بزدلے انکی سوانح عمری سے ظاہر ہی کہ شمشیر مبارک جنگاہ مین کبھی غلاف سی باہر
نہ نکلی گو اسیر دن پر گھر مین آکے دوانگل ہر وقت باہر ہی رہتی تھی الغرض ایک اندک
چشم نمائی جناب رسولخدا سے زہرہ آب اور زیر جامہ خراب ہوگیا اور بدحواسی سے شہادتین
پکارنے لگی اور اگر کوئی شخص بلحاظ جمع بین الروایتین کے کہ ایک امر مستحسن ہی اسکا بھی قائل ہو
کہ مقارن اس حال کے قول کاہن بھی یاد آیا اور طمع حصول دنیا زمان آیندہ مین بھی
دامنگیر ہوئی تو کچھ قباحت نہین ہی جیسا کہ صاحب حملہ انہین اشعار مین اسکا اشعار
فرماتے ہین **بیت** چو آیات معجز بیان راشنید ✤ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ✤ لیکن
بنا بر اس روایت کی ہمکو اسکی ضرورت ہی نہین ہی اسلئے کہ علاوہ بخوف جان ایمان لانیکے
کہ یہی ایمان منافقانہ ہی جیسا کہ مفہوم اس روایت کا ہی کفر ونفاق حضرت ثانی بالصراحۃ
آخر فقرہ حدیث مذکور سے ظاہر ہی اسلئے کہ جناب اصدق الصادقین صلوات اللہ علیہ والہ
اجمعین نے فرمایا کہ اے عمر تو ہرگز باز نہ آویگا اپنے کفر سے جب تلک کہ عذاب ونکال ولید بن
مغیرہ مین گرفتار نہ ہوا اور ولید بن مغیرہ ان پانچون لعینون سے تھا جو ایکہی دن عذاب
خدا مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوئے اور جناب باری نے انکے حق مین انا کفیناک المستہزئین
فرمایا پس ظاہر ہی کہ عمر پر عذاب ولید بن مغیرہ نہین نازل ہوا تو اگر باز آیا اپنے کردار کفر سے
بغیر نزول عذاب ولید بن مغیرہ تو معاذ اللہ خبر اصدق الصادقین صلعم صدق سے

مقرّا ہوئے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا باز آنا جب ہی ہوگا کہ جب عذاب خدا مین گرفتار ہوگا بس باز آنا عمر کا کفر ہی بغیر نزول عذاب محال ٹھہرا ورنہ کذب خبر مخبر صادق بیز لازم آوے پس اہل سنت کفر عمر کے قائل ہون یا نزول عذاب کفار کے اونپر قائل ہون اور در صورت ثانی بھی کفر عمر مین جائے کلام نہین ہی اسلئے کہ اہل ایمان کا معذب ہونا بعذاب کفار محال ہی اور سابق مین بوضوح تمام بیان ہوا کہ اسلام ظاہری کفر حقیقی سے مانع نہین ہی والحمد للہ علی وضوح الحجۃ **قولہ** فصاحت اور بلاغت پرغش ہوکر **اقول** در واقع کلام اللہ مین ہی تاثیر ہی کہ پتھر بھی پانی ہوجائے ولو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ مگر اسکا کیا علاج ہی کہ قلوب منافقین اشد قسوۃ من الحجارۃ تھے امثال انکی عمر بھر سیکڑون معجزات دیکھتے رہے اور مثل فرعون اور ہامان سحر پکارا کئے فصاحت اور بلاغت قران کے اکثر کفار مقر ہین چنانچہ بنہایت تفصیل ناظرین اعجاز التنزیل پر مخفی نہین ہی ہمنے لب التواریخ انگریزی مین دیکھا ہی کہ نصاری اسکے قائل ہین کہ واقع مین عبارت قران ایسی شستہ ورفتہ واقع ہوئی ہی کہ آج تک مثل اوسکے نہین ہوسکتی انتہی لیکن یہ اقرار کچھ مفید اونکو ایقان کا نہ ہوا اگر فرض کیجئے کہ بمقتضائے وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کے ایقان بھی حاصل ہو تو کفر جحود سے کا کیا علاج ہی باقی رہا دل کا نرم ہونا آیات قرانی کے سننے سے اسکو بھی ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی بلکہ بعض اوقات مین رقت قلب اسکا باعث ہوجاتی ہی ہمنے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ جب فصیح وبلیغ مرثیہ کسی مجلس مین پڑھا جاتا ہی تو بہت سی کفار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوجاتے ہین اور اسیوجہ سے ان من البیان لسحرا کہا جاتا ہی اگر آپکو باور نہو تو کبھی مجالس مرزا دبیر صاحب اور میر انیس صاحب سلمہ اللہ مین شریک ہوکر امتحان کیجئے یہ تو ہمین یقین نہین ہے کہ آپ مین کچھ اثر ہو اسلئے کہ آپکا مرتبہ بہت عالی ہی لیکن آپ سے کم مرتبہ کے لوگونکو ہم البتہ روتے دکھادینگے حالانکہ اون لوگونکو ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی **قولہ** اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے

اقول شوکت اور حشمت کا ذکر تو جانے دیجیے یہ فرمایئے کہ اونکی شدت کفر اور عداوت اور قساوت اور شقاوت سے واقف تھے اور یہی امر موجب تعجب اصحاب ہوا چنانچہ صاحب حملہ فرماتے ہین **بیت** بماندند اصحاب اندر شگفت ❊ اسی شگفت کا ترجمہ اپنے تہلکہ کیا ہے بھلا اشرافونکی نظر مین باجونکی کیا شوکت وحشمت ہوگی چنانچہ آپ خود بعد اسکے فرماتے ہین کہ پیغمبر صاحب کے چچا نے فرمایا کہ اوسی کی تلوار ہے اور اوسی کا سر چونکہ آپ تلوار باندھکے آئے تھے اس لئے امیر حمزہ نے یون فرمایا ورنہ مقام اسکا تھا کہ فرماتے اوسی کی جوتی اوسیکا سر **قولہ** کہ آنکھین نکل پڑین **اقول** گستاخی معاف جب آنکھین نکل پڑی ہونگی تو بیشک فرش جناب رسولخدا بھی نجس ہوگیا ہوگا کیونکہ استرخا مقام معلوم معلوم ہے کہ اوسی وجہ سے منبر رسول پر ضبط باد شکم نکر سکتے تھے باانکہ از زمان جاہلیت تا اون مسند آرائے خلافت اور بہی کچھ اشتغال تھے جس سے مقام مخصوص کا استرخا کمال درجہ کو ہو گیا تھا اسی سبب سے کتونکی طرح کھڑے ہو پیشاب کر لیا حفظ للدبر فرماتے تھے آپ اسقدر مہمل گوئی کیون اختیار کی ہے مگر یہ کہ فرمایئے کہ اسوقت بھی جوش محبت حضرت عمر مین ایسے ہی باتین بے ساختہ اور بلا قصد صادر ہوتے ہین **قولہ** واشہد انک رسول اللہ **اقول** اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون **قولہ** حضرت عمر نے اسوقت پیغمبر خدا سے کہا **اقول** یہ مضمون بھی حملہ حیدری مین نہین ہے اور ہمین تو اسیقدر ہے کہ اصحاب نے تمنائے نماز جماعت حرم مین جناب رسولخدا سے کی اور آنحضرت نے منظور فرمایا باقی رہا عمر کا کہنا اللات والعزی یعبدان علانیۃ عبارت حملہ مین تو کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے آپکے علمانے مدائح عمری مین لکھا ہے اور شیعہ بھی مطاعن عمری مین اسکو الزاماً نہ تحقیقاً مسلم کر سکتے ہین اور منجملہ اور نہین اعتراضات کے سمجھے ہین جو ہمیشہ جانب فظ غلیظ سے صاحب خلق عظیم پر ہوا کرتے تھے جیسا کہ نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی پر اعتراض کیا اور بکمال بے ادبی

جامہ مبارک آنحضرت کا پکڑ کر کھینچا چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ترجمہ عبد اللہ
بن ابی مین لکھتے ہین کہ پس کشید عمر ابن خطاب آنحضرت را بجامہ وے وگفت نماز میکنی بر منافقے کہ
راس رئیس منافقان بود پس کشید آنحضرت جامہ خود را از دست عمر وگفت دور شو اے عمر از مین انتہی
بلفظہ پس باوجود تکرار نی آنحضرت کو سکھانے دینا آنحضرت کا پیچھا نچھوڑتے تھے اور افعال پر
آنحضرت کی کہ بمقتضائے مصالح اوقات بحکم خداوندی تھے جیسا کہ مفاد قول ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی
الی کا ہے اعتراضات کیا کرتے تھے یہانتک کہ صلح حدیبیہ مین تو بمقتضائے ع ی تراود
چکنم انچہ در آوند دل است ٭ اپنا شک نبوت مین ظاہر ہے کردیا الغرض کل اعتراضات
حضرت عمر جو جناب رسولخدا پر ہمیشہ ہوا کرتے تھے لکھنا ایک کتاب طویل چاہتا ہے پس ادسے
اعتراضات تشنیعہ سے اللات والعزی یعبدان علانیۃ بھی ہے یہ خطاب سراسر عتاب پر
از طرف تشنیع نہین معلوم کہ حضرت عمر کس راہ سے کرتے تھے اپنے تئین جناب رسولخدا سے عاقل تر
اور دانا تر بمصالح اوقات جانتے تھے یا اپنے تئین شجاع تر اور جناب رسولخدا کو معاذ اللہ جبان
جانتے تھے یا جناب رسولخدا کو متہاون ادائے رسالت مین اور اپنے تئین سرگرم خیال کرتے تھے
اور مدعی سست اور گواہ چست کی مثل کو ٹھیک کرتے تھے **قولہ** چنانچہ چند ادمیونکو اوسیوقت
اپنا زور دکھایا **اقول** معلوم نہین کہ کس کس آدمی کو کون کون سے زور دکھایا حضرت امیر حمزہ
اور جناب امیر علیہ السلام کے بھروسے شاید گدڑ بھپکیان دکھانیکی مجال ملی ہو ورنہ اگر تنہا ہوتی
تو منہ سے بات بھی نہ نکلتی دوسرونکے بل پر ہیجڑی بھی ہتیار پکڑے ہین مگر جب سر پر آن پڑتی
ہے تو سوائے پشت دینے کی کچھ بن نہین پڑتی ہے جیسا کہ خیبر مین احد مین حنین مین کیا **قولہ** اور
اسمین ہمنے دو جاتونکا ذکر کیا **اقول** یہ دو ہی باتین تو اپنے نہین بیان فرمائین بلکہ ہنس دعوی
بے سروپا کئے کہ جسپر کوئی دلیل ذکر نہین کی جیسا کہ ہمنے ہر ہر قول کے تحت مین آپکی تکذیب
کی اور دعاوی بے سروپا پر طلب دلیل کے

قال المخاطب المعقام ہداہ اللہ سبل السلام

امر اول کے ثبوت سے پہلے ہمکو یہ لکھنا ضرور ہی کہ اکثر مجتہدین اور علماء شیعہ نے اس دعاء سے انکار کیا ہی اور اس کو سنیون کی تہمت اور افترا مین تصور کیا ہی جیسا کہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہی کہ فاروق عزتی در عرب نداشتہ پس این احادیث را علماء سنیان از پیش خود بربافتہ اند و حاشا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم این دعا کہ مخالف عقل و نقل است برزبان مبارک آوردہ باشد لیکن یہ انکار صرف دھوکا دینا اور عوام کو اپنے مذہب کی کی برائی پر واقف ہونے سے بچانا ہی ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ نے اس کی صحت پر اقرار کیا ہی چنانچہ فضل ابن شاذان اور شیخ طبرسی اور شیخ طوسی اور علم الہدی اور شیخ مفید کے اقرار سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہی چنانچہ ہم اوسنے قطع نظر کرکے ملا مجلسی کی تصدیق کو سندا بیان کرتے ہین اور اُن کی کتاب بحار الانوار سے جسکا نام نامی اور اسم گرامی خدا کی کتاب سے بڑھکر حضرات شیعہ کی زبان پر ہی اس روایت کو نقل کرتے ہین ڈھونڈہ ملا باقر مجلسی بحار الانوار کے چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہی مسعود عیاشی سے روایت کرتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السّلام ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنے امام باقر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الہی عزت دے اسلام کو عمر ابن خطاب کی اسلام لانے سے یا ابو جہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ اب ہم اون مجتہدین کی نسبت جنہون نے اس دعا سے انکار کیا اور عوام کو دھوکا دیا کیا کہین بجز اس کے کہ اون کے مقلدین کے سامنے اون کے انکار کو اور ملا باقر مجلسی کے اس اقرار کو رکھدین اور یہ عرض کردین کہ اب خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے پہلے جھوٹھے ہین یا پچھلے رہا امر دوم یعنی حضرت عمر کا ایمان لانے کی کیفیت اوسکے واسطے ہم اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اور اہل انصاف سے چاہتے ہین کہ اسکے ہر ہر لفظ کو غور کرین اور انصاف فرمائین کہ باوجود تعصب اور عناد کے اوس مولف نے کیا کچھ لکھا ہی اور یہ کوئی نہ خیال کرے کہ حملہ حیدریہ کتب معتبرہ سے نہین ہی بلکہ اوسکو خود حضرت مجتہد صاحب شیعون کے

قبلہ وکعبہ نے تصحیح کیا ہی اور اوسکی اصطلاح اور تحشی خود حضرت سید محمد صاحب نے فرمائی ہی اور جو
کتاب مطبع سلطانی مین باہتمام مدد علی داروغہ کے لکھنو مین چھپی ہی اوسکے عنوان پر یہ سبب
کیفیت لکھی ہوئی ہی اور اوسکے سرے پر اس کتاب کی تعریف مین لکھا ہی ع عجایب
کتابے پر از نور ہست ٭ کہ ہر بیت ان بیت معمور ہست ٭ بہ بزمے کہ خوانند فصلے ازان
سخن از حلاوت شدہ لب گزان ٭ مشام محبان معطر شود ٭ دل از نور ایمان منور شود ٭
تعال اللہ ان باذل بے بدل ٭ کہ اوردہ ہر نکتہ را بر محل ٭ بوفق روایت قدم میزند ٭
براہ دیانت قدم میزند ٭ بہ ترجیح اخبار دارد مناط ٭ برون نیست از جادۂ احتیاط ٭
بہیچ گرفت است ایراد ورق ٭ کہ افتادہ در جان اعدا قلق ٭ عجب دفتر دلکشائے نوشت ٭
کہ پیچیدہ در وی ہوائی بہشت ٭ معطر چو مشک تتار است این ٭ جگر خستگان را مسیحاست این ٭ ز بس
نکتہ ساز و معطر دماغ ٭ ز ہر نقطہ اش میشود تر دماغ ٭ بس است از نعوت و صفاتش ہمین ٭ کہ گردید مقبول
سلطان دین ٭ فرازندۂ رایت اجتہاد ٭ ز حق حجت و آیتے بر عباد ٭ طریق شریعت
مؤید از وست ٭ کہ نام ولنشان محمد از وست ٭ پس ہم اوسے کتاب سے جسکے نور سے
دل مومنین کے منور ہین حضرت عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین جو اندھے نہ ہون دیکھین ٭
اور اوسی کتاب سے جسکی خوشبو سے دماغ محبون کے معطر ہین حضرت فاروق کے اسلام کی خوشبو
پھیلاتے ہین جو دماغ رکھتے ہون وہ سونگھین اور ہم اوسی محقق کے قول سے جو موافق روایت
کے لکھتا ہی اور جو قدم بقدم دیانت پر چلتا ہی اس روایت کو ثابت کرتے ہین اور ہم اوسی کی
تصدیق سے جسنے سنیون کی جان کو رنج مین ڈال رکھا ہی حضرات شیعہ کو رنج دیتے ہین اور
اوسی کے کلام سے جسکا کلام شیعونکے زخمون کے لئے مرہم ہی ان کے دلون کو مجروح کرتے ہین
اور اوس قبلہ وکعبہ کی تصحیح اور قبولیت سے جسنے سنیون کے دلونکو داغدار کر دیا ہی اونکے مقلدین کے
دلونکو داغدار کرتے ہین آئے بھائیو اس روایت کو سنو اور دیکھو کہ حقیقت مین کیسا نور
چمک رہا ہی اور سونگھو کہ دراصل کیسی خوشبو مہک رہی ہی بیشک اس روایت کی نسبت

ہم بھی یہ شعر پڑھتے ہین سے بہ سنجے گرفت است ایراد ودق + کہ افتادہ در جان اعداقلق
زہر نکتہ ساز دمعطر دماغ + زہر نقطہ اش ہیشود تر دماغ + معطر چو مشک تتار است این
جگر خستگانرا مسیحا است این + آب ہم اوس روایت کو بعینہٖ کتاب مذکور سے نقل کرتے ہین

در کیفیت ایمان اوردن عمر بن خطاب

عمر بعد ازان از پس چند گاہ + در آمد بدین رسول الٰہ + چنان بد کہ بوجہل ازان زلتش
بکیفیتے شد عداوت ہنش + کہ جز قتل پیغمبر ذو الجلال + نبودش دگر ہیچ فکر و خیال + یکی روز
میگفت با اشقیا + کہ آرد کسی گر سر مصطفا + ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو + دو کوہان سیہ
دیدہ و سرخ مو + زدیبائے مصری و بروین + دگر سیم و زر بخشمش چند من + عمر چون
شنید آن سخن گفتنش + بجنبید عرق طمع در تنش + باو گفت سوگند اگر میخوری + کہ از گفتہ
خویشتن نگزری + من امروز خدمت رسانم بجا + بیارم بہ پیشت سر مصطفا + گرفت از
ابوجہل اول قسم + پس انگاہ زد در رہ کین قدم + بانکار چون رفت بیرون عمر + یکی گفت
باو نداری خبر + کہ ہمشیرہ ات نیز با جفت خویش + گرفتست دین محمد بہ پیش + براشفت
ابا حفص ازین گفتگو + بگفتا بریزم کنون خون او + سوئے خانۂ خواہر خویش رفت + چو آمد
بہ نزدیک تر پیش رفت + بیامد بپیش در و ایستاد + صدائے شنید و بآن گوش داد +
شنید آنکہ میخواند مرد نکو + کلامی کہ نشنیدہ بد مثل او + وزو میگرفتند باد آن کلام + ہمان
خواہر و جفت او بالتمام + عمر زد در و خواہرش باز کرد + چو آمد درون شور آغاز کرد + درافتاد
باجفت خواہر بجنگ + گرفتش زحلق و بفشرد تنگ + درآویخت داماد ہم با عمر + گرفتند
خصمانہ ہم را ز سر + بخستند گہ روئے ہم گاہ پشت + لگد گہ زدندے بہم گاہ مشت + زہم
پوست کندند گاہ موئے + گہے این بزیر آمدے گاہ او + ازو چون عمر بود پر زور تر + فگندش
بزیر و نشست از زبر + گلویش بہ تنگی فشرد آنچنان + کہ نزدیک شد تا شود قبض جان + بیامد
دوان خواہرش نوحہ گر + بگفتش چہ خواہی و ما اے عمر + اگر شاد گردی ز ما در ملول + نمودیم دین محمد قبول

کنون گر کشی سر بداریم پیش ✤ وے برگردیم از دین خویش ✤ چو بشنید از وا این حکایت
عمر ✤ بدانست کو برنگردد دگر ✤ بگفتش چه دیدی تو از مصطفا ✤ که گشتی به دینش چنین مبتلا ✤
بگفتا کلام خدائے جلیل ✤ که آرد با و حضرت جبرئیل ✤ شنیدیم و گردید بر ما یقین ✤ که ہست
این کلام جہان آفرین ✤ عمر گفت از ان قول معجز اساس ✤ اگر یاد داری بخوان بی ہراس
برو خواہرش آیہ چند خواند ✤ عمر گوش چون کرد حیران بماند ✤ دلش زان شنیدن بسے نرم شد
بسودائے اسلام سرگرم شد ✤ عمر گفت دیگر بخوان زین کلام ✤ بگفتا دگر نیست زین می بجام
وے ہست استاد او در نہفت ✤ که گردید پنہان چو نامت شنفت ✤ قسم گر خوری کو نیاید
زیان ✤ بیاریم پیشت که خواند از ان ✤ چو بگرفت سوگند از خواہرش ✤ بیاورد استاد
خود را برش ✤ بد از اہل اسلام نامش خباب ✤ بیامد به نزد عمر بے حجاب ✤ برو خواند آیات
پروردگار ✤ اباحفص اسلام کرد اختیار ✤ چو آیات معجز بیان را شنید ✤ ہمش قول کاہن بخاطر
رسید ✤ باسلام شد رغبتش مشتہر ✤ که آن ہم شود راست چون این خبر ✤ وزان پس گشتند
باہم روان ✤ به نزد رسول خدائے جہان ✤ بدولت سرائے نبی رشد ند ✤ چو در بستہ بد حلقہ
بر در زدند ✤ یکی آمد و دید از پشت در ✤ که ایستادہ با تیغ بر در عمر ✤ به نزد نبی رفت و احوال گفت
بماندند اصحاب اندر شگفت ✤ چنین گفت پس عم خیر البشر ✤ که غم نیست بروے کشائید در
گر از راہ صدق آمدہ مرحبا ✤ وگر باشد او را بخاطر دغا ✤ بہ تیغ که دارد حمائل عمر ✤ تنش را سبکبار
سازم ز سر ✤ چو در باز کردند بر روے او ✤ در آمد عمر با لب عذر گو ✤ گرفتش بہ بر سرور انبیا ✤
نشاندش بجائیکہ بودش سزا ✤ بگفتند اصحاب ہم تہنیت ✤ وزان بیشتر یافت دین تقویت ✤
پس اصحاب دین را شد این مدعا ✤ که از خدمت سرور انبیا ✤ بسوئے حرم آشکارا روند ✤
نماز جماعت بجا آورند ✤ رسید این سخن چون بعرض رسول ✤ ز خیر البشر یافت عز قبول ✤
آمدن سید اخیار بتائید ملک جبار بحرم محترم و نماز گذاردن با اصحاب سعادت انتساب
و آمدن قریش مرتبہ دیگر نزد ابو طالب رضی اللہ عنہ و سخن گفتن از روے قہر و طیش ـ

ع بیا ساقی اے رشک خلد برین ∴ ببساط نشاط بگیتی چنین ∴ زخم بادہ بے فکر و اندیشہ ریز ∴ سبو بر سبو شیشہ بر شیشہ ریز ∴ فرود آر ازین طاق فیروزہ فام ∴ زخورشید جام و زمہ نیم جام ∴ بکن راز پوشیدہ را بر ملا ∴ بدو رو بہ نزدیک درد صلا ∴ ازان می کہ نبی ہم بکام مگن ∴ وزان نم بعیش مدام مگن ∴ چنان مست کن زان می پر طرب ∴ کہ چون شد خورشید نورم زلب ∴ درین بزم ساقی بنور ایاغ ∴ فروزد بہ نیلگون روشن چراغ ∴ کہ کردند اصحاب چون اتفاق ∴ برآمد رسول خدا از آفاق ∴ روان شد چنان شاید دیان دین ∴ چو سوی حرم سید المرسلین ∴ بیالید ازین زمین شد گمان ∴ کہ بیرون رود از بر آسمان ∴ ز شادی برقص اندر آمد سپہر ∴ چو خورشید سرورہ افروخت چہر ∴ ہمی رفت جبرئیل بالای سر ∴ بفرق ہمایون بگسترده پر ∴ ملائک چپ و راست در دور باش ∴ شیاطین ز ہیبت شده پاش پاش ∴ بہ پہلو روان حمزۂ نامدار بپیشش علی صاحب ذوالفقار ∴ ہمی رفت درپیش حیدر عمر ∴ حمائل ہمان تیغ کین برکمر ∴ بلی آمدہ جمع یاران تمام ∴ برفتند زینسان بہ بیت الحرام ∴ جدار حرم سر بہ چرخ بلند ∴ رسانید چون گرد موکب رسید ∴ چو دیدند کفار زان گونہ حال ∴ نمودند با ہم بسی قیل و قال ∴ یکی رفت از انجا بنزد عمر ∴ بدو گفت این چیست ای بدگہر ∴ نہ زانسان کہ رفتی تو باز آمدی ∴ بکین رفتی و با نیاز آمدی ∴ عمر کرد اسلام خود آشکار ∴ پس آنگہ بدو گفت ای نابکار ∴ ہر آن کز شما جنبد از جای خویش ∴ ببیند سر خویش بر پای خویش ∴ چو کفار دریافتند از سخن ∴ کہ در دل چہ دارند آن انجمن ∴ نہادند پا در رہ امتناع ∴ نمودند با اہل ملت نزاع ∴ چو دیدند ان صحبت اصحاب دین ∴ ہمہ دست بردند بر تیغ کین ∴ ازان حال کفار پس پا شدند ∴ دلیران دین مسجد آرا شدند ∴ بہ پیش اندر آمد رسول خدا ∴ نمودند یاران باو اقتدا ∴ نبی گفت تکبیر چون در حرم ∴ فتادند اصنام بر روی ہم ∴ ز تائید ایزد بمسجد نماز ∴ ادا کرد و آمد سوی خانہ باز

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمکو بھی جواب اس کا اول سے پہلے یہ لکھنا ضرور ہے کہ اگر آپ سچے تھے تو ان مجتہدین اور علماء شیعہ کے

اپنے نام سے لکھے ہوتے اونکی کتاب کا پتا دیا ہوتا بلکہ کمال سچائی یہ تھی کہ اونکی عبارت
بھی بعینہا نقل کی ہوتی تاکہ حال آپکی خیانت کا ظاہر ہوجاتا اس گول مال کرنے کی کیا ضرورت
تھی آپ فرماتے ہین کہ جیساکہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہو کیون صاحب اون
مجتہد صاحب کا نام لینے مین کیا قباحت تھی کون امر مانع تھا کیا اون مجتہد صاحب نے آپکے باپ کو مارا تھا
کہ اونکا نام لینے سے نفرت ہو یا آپ اونکی دماتی جورو تھے جو آپکو نام لینے مین شرم و حیا و حجاب
مانع ہوا بہر کیف بہر پتا اونکی کتاب کا دینے مین کیا نقصان تھا پھر اونکی عبارت کا خلاصہ کرنا
کیا ضرور تھا یہ سب باتین فریب اور دغا بازی کی ہین جسمین افترا سازی چل سکے اور اگر
عبارت بعینہا نقل کرتے یا کتاب کا نام بتلاتے تو قلعی کھل جاتی اور مکر و فریب نکل سکتا
اب ہم کہتے ہین کہ اگر آپ کو ہم سچا فرض کرین تو انکار کی دو وجہین خیال مین گذرتی ہین اور
اگر آپ نے عبارت بعینہا نقل کی ہوتی تو احد الوجہین کے تعین ہو جاتے یا شاید کوئی تیسری
ہی بات نکلتی پہلی وجہ یہ ہو کہ یہ حدیث مبحوث عنہ اخبار آحاد سے ہو اور کل اخبار احاد
نسبت بامور اعتقادیہ بیکار ہین اور قابل اعتماد نہین اسلیے کہ بنائے اعتقادات شیعہ اوپر قطعیات
کے ہو اور قطع حاصل نہین ہوتا مگر براہین عقلیہ یقینیہ یا بدلائل نقلیہ متواترہ اور یہ امر متفق علیہ
امامیہ اور مجمع علیہ اونکا ہی چنانچہ کتب کلامیہ مین اسکی تصریح موجود ہو حدیقہ سلطانیہ ہی کو
دیکھیے کہ چند مقام پر اسکا ذکر ہو بالجملہ کل کتب امامیہ مین ایک قسم کی احادیث متواترہ
ہین کہ قطعی الصدور ہین اور بنائے اعتقادات اوسی پر ہے اور دوسری قسم کی احادیث اخبار احاد
ہین کہ جو فی نفسہ قطعی الصدور نہین اور عقائد مین بکار آمد نہین ہین مگر یہ کہ معتضد ہون بدلائل
قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ دیگر پس حال شیعون کا درباره احادیث مثل اہل سنت کی نہین ہو کہ صحیحین کو
قطعی الصدور جانتے ہین اور اہل سنت کا اجماع اوسکے قطعیت پر واقع ہوا ہی یہان تک
کہ اگر کوئی سنی طلاق اوپر قطعیت صحیحین کے کرے تو اوس سنی کی جورو حقیقت مین مطلقہ ہوجائی
بلکہ بجائے شیعہ لیاقت اسکے بہم پہونچائے کہ کسی شیعہ کے متعہ مین در آئے اور لڑکے بھی مثل

عبداللہ بن زبیر کے جنکے حق مین عبداللہ ابن عباس اسمٰعیل املک عنؓ ہردی عوسجبہ
فرماتے تھی ایسی حلال زادے پیدا ہون کہ جنمین اہل سنت کی زبان ناطقہ لال ہو چنانچہ بحث اسکی
ضربت حیدریہ فی کسر شوکۃ العمریہ مین رشید الدین خان صاحب سی ہو چکی ہی الحاصل جسب ہم
اپنے اخبار کو اعتقاد مین قابل اعتماد نہین جانتے پس اہل سنت کا الزام ہمارے اوپر
ساتھ اخبار کے ہو نہین سکتا اور برخلاف اسکی شیعہ اہل سنت کو الزام باحادیث
صحاح اونکے علی الخصوص بصحیحین دے سکتے ہین پس بنا براسکے کہ حیز تحریر مین آیا اگر کسینے حدیث
دعائے ایمان عمری کو انکار کیا ہوگا تو غرض اوسکی انکار قطعیت اور انکار حجیت اور انکار
اعتماد اور انکار بکار آمد ہونے اس خبر واحد کا ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ کتب امامیہ مین یہ حدیث
کچھ سابق ولاحق بھی رکھتی ہے کہ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ دعا مرجو الاجابت نہ تھی
اور بغرض اجابت بھی نتھی بلکہ لمصلحۃ آخر تھی جیساکہ عنقریب ظاہر ہوتا ہی پس سنیون نے بغرض
فاسد مدح ثانی اسکو مقطوع الصدر والعجز کرکے روایت کی ہی اور دعا کو مرجو الاجابت بنادیا
ہے پس غرض مجیب منکر یہ ہی کہ نہ رسولخدا نے ایسی حدیث مقطوع العجز والصدور فرمائے اور نہ دعائے
مرجو الاجابت کہ خلاف عقل ونقل کی ہے اور بعد التنزل ہم کہتے ہین کہ جسطرح سے اپکی بی بی عائشہ
نے اور میان عکرمہ نے حدیث صحیح ترمذی کا انکار کیا اگر ہمارے بعض علمانے بھی انکار کیا تو کیا جرم
وخطا کی اور اگر یہ خطا ہی تو اول مصدر خطاب مادر نامہربان ام الصبیان روز جمل ہوئین
پس اگر اونکی خطاء عظیم کہ موجب قتل ہزارہا مسلمان ہوئی اور رخنہ عظیم دین نبوی مین بڑا
قابل معاف ہو گئی تو ہماری چھوٹی سی خطا ہی قابل معاف ہو جائیگی تصور فرمائے **قولہ** عوام کو
اپنے مذہب کی برائی پر **اقول** حضور والا یہ خیال اپکا محض بیجا ہی سب برائیان مخصوص
مذہب سنیان ہین مذہب اہلبیت مین جو مصداق سفینہ نوح ہین کوئی برائی نہین ہے
اور بفرض محال اگر یہ حدیث اوسی خیانت کی ساتھ کہ جسطرح آپ ناقل ہین ہمارے مذہب
کے کتب مین پائیجاتی تو اس مذہب کی کیا برائی لازم آتی اسلیے کہ غایۃ الامر اسکا یہ ہی کہ پیغمبر کی

درخواست خدا سے کی کہ باحد الکافرین الشقیین تائید اسلام کریں پس بفرض محال اگر خدا نے منظور بھی کیا اور جبراً تائید بھی کرائی تو کافرین کے لئے امین کیا شرف ہوا بلکہ اگر خدا معاذ اللہ خدا بان کافرین سے تھراً و جبراً اسطرح سے تائید اپنے دین کی کرا تا تو لات و عزے کیلئے کیا فضل و شرف تھا فضلاً عن عبد العزی و اخویہ کیا آپ نے حدیث ان اللہ یؤید ھذا الدین برجل فاجر کہ صحیح بخاری مین ہے اور آپکے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز دہلوی اپنی کتاب تحفہ مین اس حدیث کو صحیح فرماتے ہین نہین سنی ہے پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ رجل فاجر ہی کافر ہمارے فلانے صاحب ہون آرے اگر بقول عائشہ طائشہ جناب رسولخدا نے اعز العمر بالاسلام فرمایا ہوتا تو بنظر ظاہر ایک شرف عمر کیواسطے ہوتا کہ پیغمبر خدا انکے عزت اسلام کے خواہان ہوئے لیکن پیغمبر خدا قلباً و لساناً و یداً خواہان اسلام کل خلائق تھی پس بالخصوص دعا انکے واسطے نہو گی مگر واسطے دفع شرور کے جو سب سے زیادہ کفر ظاہری مین انکے ہاتھ سے پہونچتے تھی کہ جب اسلام ظاہری جبراً و قہراً من اللہ اختیار کیا تو وہ اذیت بھی رفع ہو گئی گو اذیتہائے دگر بوجوہ دیگر تا دم زیست پہنچتی رہین لیکن ایکے ایمان حقیقی انکا ثابت نہ ہوا کہ شیعہ جسکے منکر ہین بلکہ غایۃ الامر حصول اسلام ظاہری قہراً من اللہ ہوا اولیس فی ھذا شرف لہ ولا خوانہ المنافقین بل ھم فی الدرک الاسفل من النار واشر من الکفار الفجار **قولہ** ورنہ بہت سی محدثین اور علماء شیعہ **اقول** اگر آپ سچے تھے تو اون کتابون کے نام لکھے ہوتے اونکی عبارتون کو نقل کیا ہوتا کہ جسطرح نقل عبارت بحار مین خیانت اور دغا بازی آپکی کھل گئی کہ لا تقربوا الصلوۃ کو لیا اور انتم سکاری کو اوڑا دیا اوسیطرح سے آپکی خیانت اور دغا بازی اور افترا سازی بہ نسبت ان علما کے بھی کھل جاتی **قولہ** خدا کی کتاب سے بڑھکر **اقول** سچ ہے کہ صحیحین سنیون کی زبان پر اصح از کتاب خدا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دلیل اس پر کیا ہے تو ہم کہینگے وہی دلیل ہے جو حضرت مخاطب مشاعت کی دلیل ہے اور پر انکے دعوے کے جنھون نے پوچ گوئی اور ہذیان سرائی کو کفش دوز اور بساطی [illegible] دیکھا ہے **قولہ** باقر مجلسی بحار الانوار کی چودھوین جلد **اقول** مرحبا مرحبا جزاک اللہ زبان نطقہ آپکا مدح و ثنا و ثنائے دینداری میں

قاصر ہی اور طائر وہم و خیال ادراک مدارج دیانت شعاری مین خاسر آپ ایسے چالاک ہین کہ دن دہاڑے آنکھوں مین خاک ڈالتے ہین حیا و غیرت کو بالائے طاق رکھہ کے جو جی چاہتا ہے بے پروا منہ سے نکالتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ بحار الانوار کون دیکھیگا جو میری قلعی کھولیگا اب فرمائے کہ فریب عوام کسکا کام ہے اور اگر یہ فریب نہین تو پھر فریب کس جانور کا نام ہے آپ نے بیان مقدم اس حدیث کا اور موخر اسکا کیون چھوڑا خیانت کسکو کہتے ہین سواے اسکے اور کیا کوئی خیانت کی دُم لگی ہوتی ہے غایۃ اعتذار مخاطب حماقت شعار کا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فرمائیگا کہ چونکہ ہماری مرضی کے موافق نتہا ہمنے چھوڑ دیا اوسوقت مین ہم یہ عرض کرینگے کہ آپ کو خیانت سے بچنے کے لئے ضرور تھا کہ پہلے کل عبارت آپ نقل کرتے بعد اسکے جو خلاف مرضی مبارک تھا اوسکی طرف اشارہ کرتے کہ فلان فلان الفاظ شیعون کے بڑہاے ہین ہم اوسکو نہین مانتے تب اوسوقت ہم آپکو یہ جواب دیتے کہ مثل آپ کی ہر مشرک بُت پرست کہہ سکتا ہے کہ آلهتكم خير کلام اللہ مین خیر و خوبی پر ہمارے بتون کی دلالت کرتا ہے کہ خود خدا اقرار اونکی خیریت کا کرتا ہے باقی ہمزۂ استفہام لفظ آ اور آم مسلمانون کی بڑہائی بات ہے ہم اوسکو نہین مانتے اور بھی مثل آپ کے ہر نصرانی کہہ سکتا ہے کہ خدا خود قائل تثلیث ہے اور ان الله ثالث ثلاثة فرماتا ہے اور ہر یہودی مثل آپ کے کہسکتا ہے عزیز ابن اللہ قرآن مین موجود ہے اور لفظ قالوا و قالت اليهود مسلمانون کی بڑہائی بات ہے مگر اتهوا جواب کم فهو جوابنا لیکن جبکہ اصل عبارت ہی حدیث کی آپنے چھوڑی تو آپ ہی انصاف سے اپنے سر مبارک کی قسم کھاکے فرمائے کہ اسکو سوائے چوٹاپن اور دغابازی کے کیا کوئی کہیگا اب ہم آئے اصل مطلب پر کہ ہمنے کتاب السماء و العالم کو بخوبی دیکھا اوسمین ایک مقام پر تفسیر آیہ وافی ہدایہ ما اشهدتهم خلق السموات والارض ولا خلق انفسهم وما كنت متخذ المضلين عضدا کا ذکر کرتے ہین پس اول معنی لفظی اوسکے بیان فرمائے اور بعض تفاسیر جو مستند بمعصوم نتھی اوسکا ذکر کیا پھر شان نزول آیہ مین روایت امام باقر علیہ السلام کہ باین الفاظ ہے ذکر کی عن الباقر عليه السلام

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام فانزل اللہ ہذہ الآیہ یعنی ہماانتہی حدیث الباقر علیہ السلام یعنے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے شان نزول آیہ مذکورہ یون مروی ہوئی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اعانت کر اسلام کی ساتھ عمر بن الخطاب یا ساتھ ابی جہل کے پس خداوند تعالیٰ نے جواب مین اپنے پیغمبر کے اس آیہ شریفہ کو نازل فرمایا درحالیکہ مراد لیتا ہے جناب باری اس آیہ سے او نہین دونون کو یعنی عمر اور ابوجہل کو پس محصل معنی مقصود از آیہ شریفہ بنابراس شان نزول کے یہ ہوئے کہ جناب رسولخدا نے درخواست اعانت اسلام ساتھ عمر اور ابوجہل کی کی جناب باری تعالیٰ نے جواب مین فرمایا کہ اے پیغمبر میرے مین نے نہین حاضر گردانا کفار اور مشرکین عرب کو یا شیاطین جن و انس کو وقت پیدا کرنے آسمانون اور زمینون کے اسطرح سے کہ اونسے اعانت خواہ ہون اور نہ وقت پیدا کرنے اونکی نفسونکے اسطرح سے کہ بعض کے پیدا کرنے مین بعض سے اعانت خواہ ہون یعنی کفار کی حالت غیبت اور عدم مین جب مینے اتنے بڑے کارہائے عظیم مثل پیدائش زمین و آسمان اور خلقت انس و جان کے کئے تو مین کسی امر مین محتاج اعانت کسی شخص کا نہین ہون پس مین اعانت اسلام آنکی اور ڈھکی سے کیون کرانے لگا حالانکہ کبھی نہ تھا مین لینے والا مضلین کو معین اور مددگار کسی امر مین یہ تھا محصل مقصود عبارت بحارالانوار کا اب یارو مخاطب خائن کی تصرفات پر بنظر انصاف نظر کرو کہ ہمارے حضرت نے مضمون آیہ وافی ہدایہ کو تو بالکلیہ صدر سے بدر کیا اور آخر حدیث سے فانزل اللہ ہذہ الآیہ یعنی ہما کو بالکلیہ کہا گئے اور کسطرح کہا گئے کہ اوسکی بوتک باقی نہ رکھی اور تصرفات ترجمہ آگے معلوم ہونگی ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ جب چوری آپکی کھل گئی تو بجز خسر الدنیا والآخرہ کے آپ کو کیا ہاتھ لگا واضح ہو کہ ہر چند جناب رسولخدا کی درخواست سے بھی مساوات حضرت عمر کے ساتھ ابوجہل کے بیچ مرتبہ کفر و الحاد مین ثابت ہوئے بلکہ خود مخاطب نے بھی اسکا اقرار کیا چنانچہ شروع قصہ مین فرمایا

کہ ان کو سب سے زیادہ عداوت پیغمبر صاحب کی تھی انتہی اور اسیطرح سے جواب جناب باری
سے بھی یعنی ماکنت متخذ المضلین عضدا سے بھی کمال مرتبہ کفر اور ضلال اور اضلال
انکا ثابت ہوا لیکن جناب رسولخدا کی درخواست کرنا واسطے اعانت ان کافرون کے ترقی
اسلام مین محتاج بتوجیہ ہر لیکن یہ احتیاج بتوجیہ بھی بنا بر مذہب اونھین کی ہے جو دامن انبیا
علیہم السلام کو لوث ذمائم سے منزہ سمجھتے ہین پس قائلین تخطیۃ الانبیا کے لئے حاجت بتوجیہ
نہین ہے اور ہمکو جواب مین اسیقدر کافی ہے کہ غایۃ الامر یہ ہے کہ جناب رسولخدا سے ایسے امر کی
درخواست واقع ہوا جو قابل قبول درگاہ خدا نہو معاذ اللہ ایک امر بیجا واقع ہوا اور جناب
باری نے اسی لئے اوس سوال کو رد کیا اور بنا بر مذہب تمہارے اسمین کچھ قباحت نہین
ہے اس لئے کہ انبیاے سابقین سے بمدارج اقبح اس سے امور واقع ہوئے ہین خصوصًا
حضرت داؤد سے تو ایسے افعال ہوئے کہ ادانے اہل ایمان سے بھی نہونگے جیسا کہ آپکے مفسرین
نے کتب یہود و نصاری سے اخذ کیا ہے اور یہ جواب آپکے مقابلہ مین ہرچند کافی ہے مگر چونکہ بنا اسکی
الزام پر ہے اس لئے ہم جانتے ہین کہ آپکا مسکن التہاب فواد نہو گا بلکہ بعید نہین ہے کہ آپ فرمائے
کہ فی الجملہ عصمت انبیا کے ہم بھی قائل ہین ولوکان ھذا السائنا اس لئے ضرور ہے کہ ہم
جواب تحقیقی بھی بیان کرین اور وہ یہ ہے کہ سوال انبیا علیہم السلام گاہے باميد اجابت ہے اگر
سوال مرجو الاجابت ہوا اور گاہے بنظر مصالح آخر ہے مثلاً حضرت موسیٰ نے سوال رویت کیا پس
اگر کہیے کہ یہ سوال حضرت موسیٰ نے مرجو الاجابت جانکر کیا تھا تو کمال جہل حضرت موسے
معاذ اللہ لازم آتا ہے اسلیے کہ احاد ناس جانتے ہین کہ دنیا مین رویت نہین ہو سکتی ہے
اور گو اہل سنت خلاف عقل و نقل قائل برویت ہین مگر وہ بھی محصور آخرت ہی پر کرتے ہین
دنیا مین وہ بھی منکر ہین پس خلاف عقل ہے کہ حضرت موسیٰ کا سا نبی اولی العزم اس امر کا جاہل
ہو اور ایسا سوال بیجا کرے پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین یہ سوال حضرت
موسیٰ کا نتھا بلکہ یہ سوال جہال قوم موسیٰ کا تھا جیسا کہ جناب باری خود فرماتا ہے فقد سالوا

موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃً فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم الخ وقال
عز من قائل واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقہ وانتم
تنظرون الآیہ پس جو سوال ایسا ہو کہ جناب باری جسکا نام ظلم رکھے اور اوسکی سزا
مین صاعقہ نازل کرے وہ ممکن نہین ہے کہ حقیقت مین سوال ایسے معصوم پیغمبر
اولی العزم کا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود اپنی برارت اس سوال سے درگاہ جناب
باری مین عرض کی اسطرح کہ افتہلکنا بما فعل السفہاء منا یعنے سوال رویت فعل سفہا
تھا میرا فعل نتھا تو اب اس سے صاف یہ بات سمجھ لی گئی کہ سوال موسیٰ رب ارنی انظر
الیک نہ بامید اجابت تھا بلکہ لمصلحۃ تھا اور جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہے مصلحت نہ تھی
مگر یہ کہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ میرا کہنا ان جہال کے لئے مفید تصدیق نہ ہوگا پس
چاہا کہ جناب اقدس الٰہی جس طرح پر مصلحت سمجھے ان کا جواب دے
اس لئے جناب باری سے سوال کیا اور سوال کو اپنی طرف منسوب اسلئے فرمایا کہ اقرب
باتمام حجت علی القوم ہوتا او نکے لئے محل تکدر اس امر کا نہ ہو کہ اگر حضرت موسیٰ اپنے واسطے سوال
رویت کرتے تو بسبب قرب منزلت انکے ضرور مقبول بارگاہ خدا ہوتا لیکن جب اسطرح سے
بھی سوال نہ مقبول ہوا تو حجت بوجہ اکمل تمام ہوئے کہ ایسا سوال قابلیت قبول نہین
رکھتا اب ہم مانحن فیہ مین ایسی ہی گفتگو کرتے ہین کہ ہوسکتا ہے کہ بعضے جہال عرب کے
خیال مین یہ ہو کہ اگر ابوجہل اور عمر ایسے فسادی لوگ کہ بقول آپ ہی کے ان کو سب سے زیادہ
عداوت جناب رسولخدا سے تھی اگر اعانت اسلام کرین تو اسلام بہت جلد ترقی پذیر ہو
اور جناب رسولخدا نے دیکھا کہ میرا جواب دینا موجب انکی تصدیق کا نہوگا پس چاہا کہ جناب باری
کسی وجہ بلیغ سے انکا جواب دے اسلئے فرمایا اللّٰہم اعز الاسلام پس جناب باری نے جواب
مین فرمایا ما اشہدتہم خلق السموات والارض الآیہ اور یہ ضرور نہین ہے کہ صرف اسے
توجیہ مین کیا جائے بلکہ سوا اسکے اور بھی توجیہین ہوسکتی ہین غرض ہماری تمثیل ہے اور بیان

اس امر کا کہ جو عبارت بصورت سوال ہو وہ ضرور نہین ہی کہ سوال حقیقی مرجو الاجابت پر محمول کیجاوے بلکہ جائز ہی کہ وہ صورت سوال بنظر مصالح دیگر ہو پس ما نحن فیہ مین بھی ہم کہتے ہین کہ درخواست اعانت کفار لمصلحۃٍ تھی نہ دعاے مرجو الاجابت اور اگر ہماری زبان سے تقسیم سوال طرف مرجو الاجابت اور غیر مرجو الاجابت کی باوجود مقرون ہونے کی بآیت و روایت تفسیر آپ مقبول نکرین تو اپنی ہی علما کی زبان سی قبول کیجیے ابو العباس قرطبی کہ جسکے محامد اور اوصاف مراۃ الجنان امام یافعی اور کتاب العقد الثمین سی ظاہر ہین اپنی کتاب مفہم شرح صحیح المسلم مین مقام شرح حدیث نماز جنازہ عبد اللہ بن ابی سلول منافق مین فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ استغفار کی دو قسم ہی ایک مرجو الاجابت کہ وہ حق کفار اور منافقین مین جائز نہین ہی دوسری استغفار لسانی کہ مصلحۃً واقع ہو اور یہ کفار و منافقین کے حق مین جائز ہی اور نماز عبد اللہ منافق اسی قسم کی تھی انتہی محصل الترجمہ من عبارتہ پس اب اسی استغفار پر قیاس کیجیے ہر سوال کو کہ گاہی مرجو الاجابت ہی اور گاہی لمصلحۃٍ ہے اور بنا بر اسکے درخواست جناب رسولخدا در بارہ اعانت از کفار و منافقین کچھ ضرور نہین ہی کہ مقبول ہو بلکہ ضرور ہی کہ مقبول نہ ہو اس لئے کہ اولاً تو خلاف منطوق آیہ ما کنت متخذ المضلین عضدا کے ہی گو آپ شان نزول آیہ کو در بارہ عمر و ابو جہل قبول کیجیے یا نہ کیجیے مگر اس سوال کی مخالفت مصداق آیہ سی تو جاے کلام نہین ہی اسلیے کہ جناب باری کو انکار از استعانت بکفار ہی اور جناب رسولخدا کو اسکی طلب ہی ثانیاً موقوف ہونا اجابت اس سوال کا بنا بر فہم آپکے اوپر ایمان جبری کے ہی کہ عین مذہب مجبرہ ہی اور صاف صاف خلاف آیہ من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے ہی اور جب قبولیت دعا نہ ثابت ہوئی تو ایمان عمر بھی نہ ثابت ہوا وہو المطلوب اب ہم آپکی مرضی کی موافق قطع نظر کرتے ہین اول اور آخر حدیث بجارے اور فقط مضمون دعا پر اقتصار کرتے ہین تب بھی آپکا مطلب کہ ایمان عمر ہی اس دعا سے نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ اگلے پیغمبرون نی بھی کفار کے حق مین دعا کی ہی کہ بآیات اور روایات

آپکی مذہب کی ثابت ہی حالانکہ کچھ مفید مدعو لہم کے حق مین نہوئے پس اسی پر قیاس
کر لیجئے حال اس دعا کا جو حق کافرین جاحدین مین ہوئے ایک حضرت نوح ہین انبیائے
اولی العزم سے کہ اپنی بیٹے کے حق مین دعائے نجات کی بقول خود رب ان ابنی من اہلی
و وعدک الحق اور جناب باری نے جواب مین فرمایا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم الی اخر الآیات اور دوسرے حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کہ
انہون نے اپنے باپ کی نجات کا سوال کیا بقول خود واغفر لابی انہ کان من الضالین
طرفہ یہ ہی کہ اگر سوال فقط دنیا ہی مین ہوتا تو بقول آپکے ممکن تھا کہ فرشتے مثل حضرت عمر کی
جھوٹے سچے داخل مسلمانی کرتے اور خدا بھی اس ایمان جبری کو قبول کر کے بخشدیتا لیکن ماجرا
حیرت افزا یہ ہی کہ دنیا سے لیکر اخرت تلک حضرت ابراہیم کو اصرار رہا جب بھی خدا نے
نمانا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی عن النبی صلعم قال یلقی ابراہیم اباہ آذر
یوم القیامۃ وعلی وجہ آذر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول
ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون
فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین
اور قریب اسی کے تفسیر درمنثور مین بھی ہی پس جب سوال حضرت نوح اپنے بیٹے کی
حق مین اور سوال حضرت ابراہیم اپنے باپ کے حق مین مقبول نہوا تو سوال جناب رسولخدا بھی
اگر کافرین اجنبین کے حق مین نہ مقبول ہو تو کیا قباحت ہی اور اگر کوئی کہے کہ عدم قبولیت
دعا اون پیغمبرون کے تو آیات اور روایات سے ثابت ہی بخلاف دعائے جناب رسولخدا
کے ایمان لانے عمر سے قبولیت اوسکی ثابت ہی ہوگئی تو ہم کہین گے کہ اولاً ایمان عمر تو اول
بحث ہی ہماری آپکے درمیان مین آپ ایمان عمر کو قبولیت دعائے جناب رسولخدا ثابت
کیا چاہتے ہین پس اگر قبولیت دعا با ایمان عمر ثابت کیجئے گا تو دور مصرح لازم آویگا کہ جسمین
کسیطرح کا اضمار نہین ہی اور ثانیاً لا نسلم کہ علت ایمان عمر استجابت دعا تھی اس لئے کہ دعا
حق کفار مین مرجا الاجابت ہوتی ہی نہین اور اگر ہوتے بھی تو قبول ہی نہین ہوتی ہلکہ علت ایمان

وہی طمع دنیا تھی جو دیگر منافقین کے لئے باعث ایمان ہوئے اور اگر فرض مقارنت بین الدعا
وایمان العمر کیجاوے تو یہ مقارنت اتفاقی ہے جیسے درمیان شرطیہ ان کان الحمار ناہقا فالعمر
ناطق کی ہے اور ثالثا غایۃ ما فی الباب ثبوت نہین ہے مگر اسلام ظاہری کا وہو لیس من حقیقۃ
الایمان فی شئے خصوصاً نظر بعبارت حملہ حیدری کہ اس مقام پر آپنے اپنا مستند ٹھہرایا ہے اوسمین
تو صاف موجود ہے کہ ایمان لانا بطمع دنیا بقول کاہن تھا اور ہمنے رد ایمان بکری مین بتوضیح
تمام ثابت کیا کہ ایسا ایمان عین کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے فان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار **قولہ** فی الترجمۃ الٰہی عزت دے اسلام کو **اقول** نسخ صحیحہ حدیث مین اعز الاسلام
ہے اور تائید اسکی کرتا ہے بعض نسخ مین اید الاسلام ہونا کہ گویا روایت بالمعنی ہے اور سے نسخہ
صحیح ترمذی مین البتہ براء معجمہ ہے دلیشہد علیہ قول عائشہ ان الاسلام یعز ولا یعز اور ظاہرا
نظر بر قول ام المومنین اپنے آخر صفحہ مین بیان فی عامین یہ فرمایا ہے اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو انتھی پس
مین عز کے معنی قوت اور غلبہ کے ہین جیسا کہ عزنی فی الخطاب ہے پس حدیث صحیح ترمذی مین ترجمہ عز بتائید
کرنا بیجا نہین ہے مگر اس مقام پر جو آپ نے ترجمہ بلفظ عزت کیا کہ عرف مین مرادف حرمت ہے
یہ کس راہ سے ہے یا اعتراض ام المومنین بھول گئے یا فریب دہی عوام دفع اعتراض پر مقدم
جانا ہر کیف ہمارے اور آپکے لگے ترجمہ مین موافقت ہو چکی ہے اب اگر کسی غرض فاسد کی
راہ سے تخالف کیجئے فالمعتبر ہو الاول **قولہ** عمر ابن الخطاب کو اسلام لانے سے **اقول** سابق مین
آپ نے فرمایا تھا کہ پیغمبر صاحب نے دعا کی حضرت عمر کے ایمان لانے کے واسطے اگر آپ ترجمہ
لفظی کرتے ہین تو دعا نہ اسلام عمر کی ہے اور نہ ایمان عمر کی بلکہ ترجمہ لفظی یہ ہے کہ تائید کر اسلام
کی بعمر بن الخطاب لیکن کجا دعا تائید اسلام بکجا فراو رکجا دعائے اسلام و ایمان برائے کافر
دونون مین فرق زمین و آسمان کا ہے ایک دوسرے کو لازم تک نہین ہے چہ جائے اینکہ ایک عین
دوسری کا ہو اور اگر غرض آپکی بیان لازم معنی ہے تو ایمان کا تو اس حدیث مین ذکر ہی نہین نام
ایمان لینا تو افترا سے بحت ہے باقی رہا اسلام پس لزوم درمیان تائید اسلام اور اسلام عمر بین

کسی دلیل سے ثابت کرنا چاہو والمدعی مطالب بالبرہان وعلی القتل غایۃ
انی الباب ثبوت اسلام ہوگا کہ جامع مع النفاق بھی ہوتا ہو وھو لیس من الایمان
الحقیقی فی شئی قولہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے اقول غضب خدا کا چھوٹا پن
آپ خود ہماری حدیث بیان کرین اور ہمین کو جھوٹا کہین اسی کو چوری اور سینہ زوری
کہتے ہین اس نالائقی کی سزا یہ ہو کہ ہم بھی آپکو یون جواب دین کہ ہمارے اگلے
اور پچھلے بحمد اللہ سب سچے ہین اور تمہارے پہلے اور پچھلے والے سب جھوٹے دغا باز مفتری
ہین کیا حدیث صحیح مسلم بھولگئے اور ہم خوب بتا لیجائے گا کہ تمہارے سب بڑون کے
بڑے حضرت ثانی لاثانی کو جناب امیر اور حضرت عباس کاذب دغا باز خائن واثم
جانتے تھے مع ان علیا علیہ السلام مع الحق والحق مع علی یدور الحق معہ حیثما
دار فاعتبروا یا اولی الابصار کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ
رہا امر دوم الی قولہ اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اقول آپکی کیفیت بیانی مین اور
تقریر حملہ حیدری مین بہت فرق ہو آپنے بہت سی باتین بڑہا دین کہ حملہ حیدری مین
ہرگز مذکور نہین جیسا کہ ہمنے آپکی نقض فقرات تحفہ مین اشارہ کیا اور از راہ کمال دین و دیانت
جو باتین کہ ثبت نفاق عمری تھین آپنے نکالدین از انجملہ قول کا ان کا یاد آنا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کرین اور انصاف فرماین اقول مومنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت مین اکثر حملہ حیدری پڑھا کرتے ہین اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گزار ہین اسمین بھرے ہوے
ہین اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہو آپنے عمر بھر مین معلوم نہین کہ کسقدر خون جگر
کھایا ہو کہ ایک مرتبہ اوسپر نظر ڈالی اور وہ بھی حسب اتفاق قصہ مشورہ پر نظر پڑی اور ذکر
ایمان عمر دیکھے کے ایسی از خود رفتہ ہوگئے کہ یہ نہ کھا ہی دیا کہ کونسا ایمان اوسکے بیان سے
نکلتا ہو ایمان خالص ہو یا وہ ایمان ہو جسمین کفر و نفاق ہو جسوقت کہ از خود رفتگی جاوے

اور عقل ٹھکانے پر آوے تو ہر ہر لفظ کو غور کیجیئے اور مین خود خدا انصاف فرمائے کہ اوس سے
نفاق نکلتا ہے یا ایمان یقین ہے کہ جب ذکر کاہن پر پہونچیگا تو ایسا خنجر جگر گداز نصیب دوستان
سنیان ہوگا کہ مثل آلۂ ابولولو لورۃ کے زیر ناف سے تا بجگر پارہ پارہ کریگا اور بعید نہین ہے کہ دم
اوکھڑ جاوے اور ارواح مثل ریاح کے اعالی سے طرف اسافل رجوع لاوے بہت
غنیمت ہوا کہ سرنامہ داستان پر لفظ کیفیت ایمان عمر لکھا تھا کیف لفظ کیفیت نے
عجب کار نمایان دکھایا اور جام سرشار برانڈی مستز کا پلایا دار وئے بیہوشی کو سونگھایا
کہ آپ کے دل پر اس زخم کاری کا کچھ اثر نہین اور عالم بے خبری کی کچھ خبر نہین ہے لیکن
افسوس ہزار افسوس کہ حضرت عمر مین ابولولو کے کارد زدہ اثر دکھایا کہ باوجود پلانے شراب
نبیذی کے کچھ فائدہ نہوا کما ہو مذکور فی التواریخ قولہ کتب معتبرہ نہین ہے اقول کتب
معتبرہ سے بایں معنی ہے کہ مثل داستان امیر حمزہ کی ساختہ اور بافتہ نہین ہے اور جو کچھ لکھا ہے مستند
بتاریخ لکھا ہے گو تواریخ اہل خلاف ہو اور کہدیا ہے کہ ع من از گفت راوی بیان
میکنم + گناہش براو گفتہ گر بیش و کم + پس اعتبار نہین ہے مگر مثل اعتبار کتب تواریخ دیگر
کے نہ بایں معنی معتبر ہے کہ مثل صحیحین کے ہر ہر قول اسکا فرمودہ رسولخدا ہے اور قطعی الصدور
ایسا ہے کہ تعلیق طلاق زن سنیان موجب وقوع طلاق ہو جاوے شیعون کے نزدیک
اخبار احاد کتب احادیث بلا ضم ضمیمہ تو قطعی الصدور نہین ہین فما ظنک بما فی کتب التواریخ
اور تصحیح الفاظ اور نقوش بہر انطباع موجب تصحیح مضامین روایات نہین ہے اور لفظ اصطلاح
اس مقام پر غلط محض ہے اگرچہ ناسخ ہی سے ہو اوسکی اصلاح فرمائے اور اصلاح لفظ کو
اصلاح معنی پر قیاس نہ کیجیے معلوم نہین کہ کس صاحب کی بیزری سے اودھر کو اس مقام پر
آپنے نظر کی اور ان اشعار کو آپنے نقل فرمایا ہے کہ ہوش و حواس ہرگز ٹھکانے پر نہین جو نظم
کو کہ مثل نظم پروین کے منتظم تھی اسکو مثل اپنے حواس خمسہ کی پریشان کیا ہے چنانچہ مکرر نقل
کیے دیتے ہین کہ ع معطر چو مشک تتار است این + جگر خستگان را مسیحا است این +

اس بے تکے پن کا جواب نہین ٹھیک مثل ہے بھینس چھچھی ہی بھول پر غب غب گولر
کھائے بہار تیرا پھوٹ گیا رفو کا ہے سے کرون قولہ عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین اقول
سیکڑون برس اس کتاب کی تصنیف کو ہو چکی زمانہ بھر کے سب سنی اندھے تھے کہ اونکو یہ نور
نہ دکھائی دیا تعجب ہی کہ آپ کو کیونکر دکھائی دیا شاید عالم خواب و خیال مین جیسا کہ مشہور ہے
کہ بلی کے خواب مین چھیچھڑے آپ نے دیکھا ہوگا ورنہ حقیقت مین اوس عبارت سے ظلمت
کفر و نفاق خلیفہ صاحب کی اور کچھ ظاہر اور ہویدا نہین ہے قولہ خوشبو پھیلاتے ہین اقول
آپ بد بو کو خوشبو تصور کرتے ہین دماغ جُعَل رکھتے ہین آپ اس کتاب کو نہ دیکھیے ورنہ
اسمین لکھائے مناقب جناب امیر علیہ السلام بھرے ہوے ہین آپکے لیے موجب مرگ مفاجات
ہو گئی ع چہ عجب رائحہ گل چو لسازد جعل ✽ قولہ اوسی محقق کے قول سے الی قولہ ثابت کرتے
ہین اقول اوسی محقق کے قول سے کفر نفاق ثابت ہے دعوائے لسانی بیکار ہے
تیمم تقریب درکار ہے ہر تقریر بیچ ہی مین اوسے کوئی کبھی آخر تک نہ پہونچی قولہ
حضرات شیعہ کو رنج دیتی ہین اقول خلاف عقل ہے کہ جس چیز سے سنیونکی جان رنج و قلق
مین پڑے اوس سے حضرات شیعہ کو رنج پہونچے آپ اپنی عقل کے ناخون لیجیے تب کچھ
گفتگو کیجیے قولہ شیعون کے زخمون کو اقول سنیون کے جگر مین جو شیعون کی تیغ تبرا کے
زخم ہین وہ ایسے ناسور ہین کہ کسی مرہم سے اچھے ہونے کے بلکہ شیعہ خندہ ہائے نمکین ہمیشہ
ان زخمون پر نمک پاش ہین آپ اپنی جراحتون کی خبر لیجیے اگر ہو سکے تو اوسی کی مرہم پٹی
کیجیے شیعون کے دل کو مجروح کرنا ع خیال است و محال است و جنون ست قولہ
اعذار کرتے ہین اقول الحمد للہ کہ دل شیعون کے کھاے ہمیشہ بہار مناقب حیدری سے
باغ باغ اور دل سنیونکے ہمیشہ خارزار مطاعن و مثالب عمری سے داغ داغ ہین جب نعرہ شراب عمری
[illegible] حصین اصر و شطات با انبار فراق تھے افاقہ ہوگا تب جا [illegible] بلکہ ضربلے بر تم اور کس بد
[illegible] سمجھتے [illegible] کیا مہکتے گا انوار خدا کے سامنے گھو [illegible] کا کچھ کیا چمکیگا قولہ ہم ہی

[illegible]

یہ شعر پڑھتے ہین اقول ان شعرونکا پڑھنا کچھ سمجھ مین نہین آیا کس راہ سے ہے اسلئے کہ ان اشعار
جملہ سے تو صاف نفاق عمر کا پیدا اوری قول کاہن بنا ہوتا ہے جیسا کہ فرماتے ہین بیت چو آیات معجز بیان را
شنید ❊ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ❊ باسلام شد رغبتش بیشتر ❊ کہ انہم شود راست چون
این خبر ❊ اس بیان سے تو صاف صاف ظاہر ہے کہ طمع خلافت سراپا جلافت بقول
کاہن موجب اختیار اسلام ہوئے نہ یہ کہ اسلام جبرًا و قہرًا من اللہ تھا جیسا کہ آپ نے
باختیار مذہب مجبرہ لکھا اور نہ یہ کہ اسلام للہ فی اللہ تھا جیسا کہ شاید زعم باطل آپکا ایسا
ہی ہوگا بھلا کون شخص اس اسلام کو جو بطمع حصول زخارف دنیا ہو نفاق نہ کہیگا اور جیسا
کہ ہمنے آپکے اشعار منقولہ مقبولہ سے پتا نفاق کا دیا آپکو لازم تھا کہ کسی شعر سے خلوص ایمان
ثابت کیا ہوتا اور نہ بجاے قتادہ کے کسی درخت سنبل ہی کی تلاش کی ہوتی کہ شاید
کچھ آپکی خارش کو نفع ہوجاتا

قال المخاطب المتعسف هداه الله سبل السلام

[illegible] تمکو اپنے پاؤں بے بدل اور اپنے قبلہ و کعبہ کو آب و گل کی قسم
[illegible] لو دیکھو اور غور کرو کہ جو شخص اس دھوم دھام سے ایمان لاوے اور جو
آدمی اس شان و شوکت سے مسلمان ہووے اوسکی نسبت کون خیال کر سکتا
ہے کہ وہ منافق ہوگا یا سچے دل سے ایمان نہ لایا ہوگا یا بعد ایمان کے مرتد ہوگیا ہوگا یا ایسے
شخص سے کبھی پیغمبر صاحب رنجیدہ ہوتے ہونگے یا ایسے آدمی کو دشمن اسلام کا اور منافق
سمجھے [illegible] دعا پیغمبر صاحب نے اونکے لئے کی تھی کیسی جلد خدا نے قبول کی اور
اوسکا [illegible] ظاہر ہوا کہ اون کے ایمان لانیکا پہلا کام تو یہ ہوا کہ اول اول نماز
جماعت کی خانہ کعبہ مین ادا ہوئی اور اخیر کا کام اونکا یہ ہوا کہ روم شام اور حلب
اور دمشق مین کلمہ کفر کا پست اور خدا کا کلمہ بلند ہوا ابتداے اسلام کی عزت بھی ونہیں
کی ذات سے ہوئی اور خاتمہ بھی اونہین پر ہوا حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت

اسیکا نام ہو اے یارو ذرا تو انصاف کو دخل دو اور تعصب اور عناد کو چھوڑو کہ جسکی
ذات سے ایک ہزار چھتیس ۳۶ شہر کو دار الاسلام اور جسکی بدولت ہزارون بتخانے اور گرجے
ٹوٹ کر مسجدین بنگئین اور جسکے سبب سے کسریٰ اور قیصر کے محلون مین غلغلہ اللہ اکبر کا
بلند ہوا اور جسکی وجہ سے اونکی بیٹیان مسلمانون کی لونڈیون مین داخل ہوئین اور جسکی
ذات سے ظلمت کفر کی دور ہوئی اور روشنی اسلام کی از شرق تا غرب پھیل گئی وہی
تمھارے نزدیک منافق ہو اور اوسی کا نام تمھارے یہان دشمن خدا اور عدو رسول ہو
تو معلوم نہین کہ پھر خدا کا دوست اور رسول کا محب کون ہو اگر حضرت عمر کی ذات
نہ ہوتی تو آج تمھارے قبلہ وکعبہ لکھنو مین بیٹھکر علی علی کہتے یا اجودھیاجی مین رام
رام پکارتے یہ عمر ہی کی جوتیونکا طفیل ہو کہ تم خدا کی توحید سے اور پیغمبر کی نبوت سے واقف
ہوئے اور کفر چھوڑکر اسلام اور ایمان کے نام سے آگاہ ہوئے لیکن افسوس تمھاری
احسان فراموشی پر کہ اوسی کی دشمنی کو تمنے ایمان قرار دیا ہو اور کفر کی بنیاد کھودنے والے
اور اسلام کا نیزہ گاڑنیوالے کا نام منافق اور کافر رکھا ہو حقیقت یہ ہو کہ جب شیطان
نے دیکھا کہ بعد اسلام کے کفر پھیلا نہین سکتا اور شرک صریح مین گرفتار کر نہین سکتا تب
اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلونمین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کرے اور باوجود مسلمانیکے
دعوی کی اونکو اسلام سے خارج کردے تب اوسنے یہ تدبیر کی اور رفض کا عقیدہ لوگون کے
دلون مین مضبوط کیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب کو مدد دی اور جنھون نے اسلام کو پھیلایا
اور جنکے سایہ سے شیطان بھاگا اونکی عداوت دلونمین ڈالدی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام نکلے
اور لوگ اسلام سے نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس
ملعونکا مطلب حضرات شیعہ سے بخوبی حاصل ہوگیا اور اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کو
اندھا کردیا کہ وہ ایسے اصحاب جلیل القدر کو برا جاننے لگے اور ایسے دوستون کو پیغمبر صاحب کے
برا کہنے لگے اونکی دشمنی کو ایمان سمجھے اور اون کو گالیان دینا عبادت جانا حقیقت مین

اون لوگون نے ایمان چھوڑدیا اور شیطان کے دام میں آکر اسلام سے ہاتھ دھویا ورنہ جسکو ذرا بھی
عقل ہوگی کیا وہ یہہ نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو اس شد و مد سے ایمان لاے کافر تھے اور وہی آدمی
جنھون نے اسلام کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اسلام کے دشمن تھے تو پھر دوسرا
کون مسلمان ہوسکتا ہے اور اسکا عقیدہ اسلام سے پھر جائیگا حقیقت میں اسلام کی حقیقت پر
کوئی معتقد نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ شیعون کے عقیدہ نہ چھوڑے اور پاک سُنّی نہ بنجاے

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ـ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اے حضرات سنیہ تمکو مولوی محمد لطیف خانصاحب کی جان و دل اور عمر طاہر المولد کی ایک گل
کی قسم ہے کہ روایت حملہ کو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے کیا نکلتا ہے اور حضرت مخاطب کیا جھک مارتے
ہین عبارت حملہ سے تمکو ہی دھوم دھام اسلام اور نہ کوئی شان و شوکت عمر کا فرجام نکلتی ہے
ان ساری بنوی مین جوتی بیزار البتہ نکلتی ہے لیکن دھوم دھام مخاطب والا مقام سے
اپنی عبارت محل النظام مین ابتہ کی ہے کہ تقریب مسلمانی عمر مین ملائکہ آسمانی کو نویدی بلایا
اور محفل شادی مبارکبادی جمایا اور ایک پرانا گھوسٹ وام مین پھنسایا اور اوسکو نوشہ بنایا اور
ملائکہ سے طرقوا کہلایا اور کل ارباب نشاط کو جمع کرلایا بیت زہرہ دف شادی کو بجاتی ہوئی آئی ہے اور
انجم ستارون کے شاقی ہو بھی آئی ہے لیکن حضرت عمر اس ساز و سامان پر بھی مسلمانی پہ
راضی نہ ہوئے تب ملائکہ سے او آئے تو اونکو گھیرایا اور سونیکی چڑیا کو اوڑایا اور زبردستی مسلمان کروایا
ایسی مسلمانی پر جو [illegible] ست عمر جو قائم ہین اونکی جان قربان ہو طرفہ یہ کہ شیعون سے
بھی اس تقریب مین مبارکباد وسلامت کو ارمان ہین ان سب حرفات کا بطلان اور
کذب اور [illegible] بحمد اللہ المنان بخوبی عیان ہے عیان راچہ بیان
[illegible] یا معلا خرب الشیطان کیف یفترون
[illegible] ان اور شان شوکت عمری [illegible] کے اعرون سے جو شیان کھاو

اور ڈھول دھما چانے اور ننگے اوپر ہو جاؤ اور ریش کشی کے اوکھڑا اور اٹھے اور پیغمبر خدا کی
گھر کیاں مجھڑکیاں اوٹھاؤ سے کما مر من الصواعق خوب ظاہر و باہر ہے قولہ کون خیال
کر سکتا ہے کہ وہ منافق ہوگا اقول اے حضرات سنیو ذرا غور تو کرو کہ جسکا ابتدا کار
ایمان لانا بطمع دنیا ہوا اور ہمیشہ اپنے شک کا نبوت مین اقرار کرے خصوصا روز حدیبیہ
اور ہمیشہ قول و فعل خدا و رسول پر اعتراض کرے یہانتک کہ پیغمبر کو ازروے تعریض حسبنا
کتاب اللہ کہی وصیت نامہ نہ لکھنے دی اور اونکی شان مین ان الرجل لیہجر کہا اور اخر کار
اوسکا غصب حقوق اہلبیت کجرامی اور ایذا دہی بضعہ رسول ہو اور واللہ لاحرقن علیکم
البیت پکار رہا اور وثیقہ فدک کو پہاڑے یہانتک کہ وہ معصومہ اوسکی پیٹ پہاڑی جانیکی
بددعا کرے ایسی شخص کو کون مسلمان کہسکتا ہے بیت ہرگزم باور نمی آید زروے اعتقاد
حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن ✽ شکر خدا کہ کیسی خدا نے اوس معصومہ کی دعا
ابولولو کے ہاتھ پر جاری کرائی واہ حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت اسیکا
نام ہے قولہ جسکی ذات سے ایک ہزار چھتیس شہر اقول جو نامرد کہ خود اپنی تئین مادہ بز کہی
کہے اور طعنات و حملات و ضربات افلح سے نسبت اشاعت اسلام اوسکی ذات کیطرف
دینے کی کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جن لڑائیون مین ذات شریف بتوفیق تہری پابطمع
مال غنیمت جناب رسالت مآب کے ہمرکاب تہے اونمین تو بعادت جبلی پشت دیکر بہاگے
اور بعد آنحضرت کے باتفاق مورخین کبہی مدینہ سے مرتے دم تک قدم باہر نرکہا مخدرات
فی الحجال سے ہمیشہ آپکو کمتر سمجہا یہانتک کہ متبرزات اور متبرجات بالجمال اور راکبات
علی الجمال و البغال نے اونسے کہین بڑہ بڑہ کر کام کیے ولنعم ما قیل بیت نہ ہرزن زن است
و نہ ہر مرد مرد ✽ اونکی ذات شریف کی طرف نسبت مردانگی دنیا عجب بیحیائی ہے کہ جسکو
ذوات الاعلام کی بیحیائی سے بہی ایک نیزہ بڑہکر کہنا چاہیے اسمین کچہ شک نہین ہے
کہ مسلمانون کے لشکر اکثر فتحیاب ہوئے کہ بعضون کی نیت اونسے اعلائے کلمہ حق تہا اور بعضے

خواہان مال ومنال دنیا تھے ومنکم من یرید الدنیا ومن یرید الدنیا نوتہ منہا وماله فی الاخرۃ من خلاق بالجملہ ہر شخص بمقتضاے لکل رجل مانوی اپنے ثمرات اعمال پر فائز ہوا خلیفہ جی مغرب مین لشکر مشرق مین لشکر والے وہی لوگ جو خلیفہ صاحب کو نامرد کہتے تھے جیساکہ خیبر مین یجبنونہ ازالۃ الخفا مین وارد ہے الغرض فتوح بلاد مین خلیفہ صاحب کی مردانگی کو کیا مداخلت اور اگر خواہی نخواہی لنسبت طرف خلیفہ صاحب کر دینا ضرور ہی جیساکہ مشہور ہو کہ لڑے لشکر نام بادشاہ کا تو یہ لنسبت ویسے ہی ہوگی کہ جیسے کوئی کہے کہ بعض معظمات کی مردانگی سے بلاد ہند وسند مفتوح ہوئے آئے آرسے یہ سب تو کچھ نہین مگر اس امرمین خلیفہ صاحب کی مداخلت تام ظاہر ہے کہ جب اونھون نے خلیفہ بحق کو معزول اور مخذول کیا اور بناے خلافت اوپر شورے اور کونسل اور کمیٹی کے رکھی تو مسلمانون کی نظر مین اہلبیت طاہرین ایسے ذلیل وخوار ہوے کہ قابل خلافت نظر عوام مین نہ رہے بلکہ قابل قتل اور ہتک حرمت ہوگئی ایسے اساس ظلم وجور ڈالی کہ مسلمانان شام ودمشق وکوفہ وبصرہ جسکی بدولت ایسے کلمہ گو ہوے کہ بنیاد خاندان رسالت کو جڑ سے کھود کے پھینک دی ولنعم ماقیل بیت بدکردن شمر ہم زبدکردن اوست ٭ خون شہدا تمام برگردن اوست اسی سبب سے اللہم اللعن اول ظالم ظلم حق محمد وآل محمد وآخر تابع له علی ذالک اللہم العنہم جمیعا شیعہ دن رات پکارتے ہین **قولہ** جسکی ذات سے ظلمت کفر **اقول** جن لوگون کی ذوات نجس وناپاک سے ظلمت ظلم وجور وتاریکی فسق وفجور دور عالم مین پہیلی واز شرق تاغرب لاکھون بلکہ کرورون خوارج ونواصب تشنہ خون ذریت بتول واولاد رسول پیدا ہوے کیون سنیو تمہارے نزدیک وہی پکے مسلمان تھے ذریت رسول کے حق کو غصب کرنا لضعۃ الرسول کے گھر کو جلانا اسیکا نام تمہارے نزدیک دوستی خدا ورسول ہو تو معلوم نہین کہ پھر دشمن خدا ورسول

کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج رام پور کے خارجی مثل رام رام کے عمر عمر نہ پکارتے اور مثل بم بم کے چار یار کا دم نہ بھرتے اور جناب امیر علیہ السلام کی خلافت ظاہری غصب نہ ہوتی تو تمہارے قبلہ وکعبہ سید احمد خان بھی علی گڈہ مین بیٹھکر آج علی علی پکارتے اور نصاری کے میز پر گردن مروڑی مرغیان نکھاتے یہی عمر ہو کہ جسنے جناب امیر کی جوتیون کے صدقے سے مال غنیمت پاکر عزت واعتبار بہم پہونچایا اور پھر اونکے ساتھ بعد جناب رسولخدا کے بکمرامی پیش آیا اور اگر جناب امیر علیہ السلام کی شمشیر ابدار نہوتی تو اے سینو تم اور تمہارے اگلے پچھلے ہرگز کفر ظاہری کو نچھوڑتے اور اسلام کے نام سے برای نام بھی آگاہ نہوتے تمہارے عبدالعزی کبھی عبداللہ نکہلاتے دوسری تیسرے صاحب بھی عبدالات والمنات رہجاتے تمہارے قبلہ وکعبہ موجی صاحب اجودھیا جی مین راد ہا کشن راد ہا کشن پکارتے تمہارے حبدامجد بساطی صاحب پریاگ جی مین سرمونڈاتے یا گیا جی مین گائے پنجواتے بھی گائے کا گوشت نہ کھاتے بلکہ سور کھاتے آفرین تمہاری سمجھ پر کہ دوستی دشمنان خدا کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور ایمان کی بنیاد کھودنیوالے اور امت رسول مین اختلاف عظیم ڈالنے والے اور ظلم وستم کا جھنڈا گاڑنے والے کو تمنے خلیفۃ الرسول نام رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان نے دیکھا کہ ظاہر بظاہر ہدم بنیان اسلام کر نہین سکتا اور بخوف ذوالفقار حیدر کرار لات وعزی کی پرستش کرانے کی کوئی سبیل نہین ہے تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلون مین کفر کی جڑ دوسری طرح قایم کی اور منافقین امت سے ایک دوسرے لات وعزی بنائے اور اونہین کو پجوانا شروع کیا اور باوجود دعوائے مسلمانی کے اسلام سے خارج کر دیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب اور اونکی اولاد اطہار سے برائیان کی تہین اور جنہون نے ظلم وستم کو دنیا مین پھیلایا تھا اور جنکو شیطان نے ہمیشہ اپنے سایہ عاطفت مین رکھا تھا اونکی محبت دلہا میں ٹھیک ٹھا کر ڈال دی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام کے نام سے نفرت نکرین با اسلام کا نام لین مگر اصل مین

اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعون کا مطلب حضرات اہل سنت سے بخوبی حاصل ہوگیا
کہ اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کی آنکھون کو اندھا کردیا کہ ایسے منافقین ذلیل القدر کو برا
جاننے لگے اور ایسے دشمنان پیغمبر صاحب کو اچھا کہنے لگے ایسے منافقین گمراہون کی دوستی کو
ایمان سمجھے اور اونکو پرستش کرنا عبادت جاننا حقیقت مین اون لوگون نے ایمان چھوڑدیا
اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ اوٹھایا ورنہ جسکو ذرا بھی عقل ہوگی کیا وہ یہ
نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو فقط زبانی ایمان لائے مومن تھے اور وہی آدمی جنہون نے غصب
اور خروج کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اور جنکی بدولت مثل
افواج یزیدی دشمنان اولاد پیغمبر پیدا ہوئے اگر وہی لوگ پکے مسلمان تھے تو ایسے اسلام کو
سلام جو کوئی ایسے ظالمون کو پیر و مرشد مسلمانان سمجھےگا ضرور اوسکا عقیدہ اسلام سے
پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیت پر کوئی معتقد نہین ہوسکتا جب تک کہ وہ
سنیون کے عقیدہ کو نچھوڑے اور پاک شیعہ نہ ہوجاوے واللہ یھدی من یشاء الی
صراط مستقیم **قولہ** جنکے سایہ سے شیطان بھاگا **اقول** شیطان کے سایہ سے شیطانکا
بھاگنا کون مسخرا مسلم کرتا ہے نہایت شوخ چشمی ہے احادیث موضوعہ مفتعلہ کے
مضامین شیعون کے سامنے بلا حجت و برہان ذکر کرنا خصوصًا ایسے احادیث کہ
جسکے واضعین کو ہوا ے مدح عمری ایسی سوجھی ہے کہ معاذ اللہ جناب رسولخدا
کے تحقیر سے کچھ باک نہین ہے اور یہ امر تو بنا بر اعطاے عہدہ اتالیقی جناب رسالتمآب
بعمر ابن الخطاب بنا برمزعوم باطل اولی الاذناب کچھ دشوار نہین ہے مگر مصیبت کبری
اور داہیہ عظمی یہ ہے کہ مزیت اوسپر بھی لازم آتی ہے کہ خود حضرت ثانی جنکے ایک بال
ہونے کی تمنا رکھتے تھے اور اونکے سر مبارک پر بمقتضاے انّ لی شیطانا یعتریني
شیطان سوار رہا کرتا تھا کجا شیطان کا بھاگنا اور کجا شیطان کا مسلط ہونا اب
مناسب یہ ہے کہ اون احادیث مکذوبہ سے بھی ہم کچھ واسطے نزہت خاطر مومنین کے

ذکر کرین پہلی حدیث صحیح ترمذی مین ہی یقول خرج رسول اللہ فی بعض مغازیہ فلما انصرف
جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالماً
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنّی فقال لہا رسول اللہ ان کنتِ نذرت فاضربی
والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب
ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ ان الشیطان
لیخاف منک یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخلت انت یا عمر فالقت الدف محصل روایت
یہ ہی کہ جناب رسولخدا بعض غزوات سی پھرے پس ایک بی حبشن نے عرض کیا کہ مینے
نذر کیا تھا کہ اگر آپ کو صحیح و سالم پاؤن تو آپکے آگے دائرہ بجاکے گاؤن اونحضرت نے
اوسکو گانے بجانے کی اجازت دی الغرض بی حبشن نے معاذ اللہ خود جناب رسولخدا
کے سامنے جلسہ ٹھنگیرخانہ کا جمایا اور حضرت ابوبکر بھی داخل جلسہ ہوئے اور دیگر بزرگواران
بھی مگر بی حبشن نے جو سماباندھا تھا اوسی دھن مین تھین یہانتک کہ حضرت عمر کا بھی
اتفاق دخول ہوا ظن غالب تھا کہ یہ حضرت بھی اوسکے گانے پر تالیان بجاتے
مگر آپ کی رعب ذاوسکے گلے مین سرمہ دیا یہانتک کہ اوسنے دف کو زیر مقام مخصوص چھپالیا
پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ البتہ شیطان عمر سے ڈرتا ہی کہ نہ مجھ سی بھاگا نہ ابوبکر و علی
وعثمان سے بھاگا مگر عمر سے بھاگا اے حضرت مخاطب کرستنی بھائیو ذرا تو انصاف کرو
کہ واضع اس حدیث ذکسقدر جرأت خدا اور رسول پر کی کہ نسبت دی جناب رسولخدا
کی طرف ایسے ایک امر شنیع کے کہ عقول جسکو ہرگز باور نکرین یعنے معاذ اللہ جناب
رسولخدا گانا بجانا ایک زن اجنبیہ کا سنین حالانکہ خود مکرر فرمایا ہو الغناء رقیۃ الزنا
پھر بلائی عظمی واسطے سنیون کے لزوم فضیلت عمری ہی اور پر ملازمان بکری کے اور جسقدر
اسمین غور کیجیگا بہت سی لطائف پائیگا ہم اپنی اوقات شریف ایسی مزخرفات مین کیون ضائع کرین

لطیف تر اس سے دوسری حدیث سنی اوسے صحیح ترمذی مین اور کتاب ازالۃ الخفا وغیرہ مین بھی موجود ہی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسًا فسمع لغطًا وصوت صبیان فقام رسول اللہ فاذا حبشۃ تزفن والصبیان حولھا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ فجعلت انظر الیھا ما بین المنکب الی راسہ فقال اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنھا قالت فقال رسول اللہ انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت انتہی محصل یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بی بی لالو کو یعنی حضرت حمیرا کو اپنی کاندھی پر سے ناچ قوم حبشہ کا دکھاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ تو آیا سیر نہین ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ بدروغ مصلحت آمیز فرماتی تھین کہ نہین جسمین حال اپنی قدر و منزلت کا معلوم ہو جائے اور اقرار اپنے کذب کا کرنا عین مقتضائے صدیقیت تھا بہرکیف جناب رسولخدا کے کندھی پر مسلط رہین یہانتک کہ گزر حضرت عمر کا اوس مقام پر ہوا انکی شکل متبرک کو دیکھتے ہی سب شاہدین مجمع رقص جیسے کہ کفار دیکھنے شکل سکینہ سے کہ مفسر بصورت گربہ ہے کما عن النہایہ مثل چوہون کی کہ بلی کی صورت دیکھتے ہی بھاگتی ہین بھاگ گئے پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ شیاطین جن و انس عمر سے بھاگتے ہین اور خود حضرت عائشہ بھی اوس تفرج گاہ سے پھرین انتہی محصلا اقول ہمکو نہین معلوم کہ اس راوی کذاب نے کہ فقط بغرض موہوم اس بات کے کہ زیادتی محبت و منزلت بی بی عائشہ ثابت ہوئی کسی قسم کی اہانتِ جناب رسولخدا مین کوتاہی نہین کی خود حضرت عائشہ کو جن سے شمار کیا یا انس سے بہرکیف یہ روایت چند باتون کے تماشا گاہ ہے اول جناب رسولخدا کا بنفس نفیس متوجہ تماشائے رقص و غنا اور لہو و لعب ہونا دوسرے بقول خود بی بی عائشہ تعالی دو سرے دن کو بھی پھر حضوری مجمع شیاطینی دعوت کرنا تیسرے جورو کو واسطے دیکھنے تماشائے اجانب و نامحارم کے ملانا

لغطا آواز بسیار کردن
الزفن الرقص و اللعب
من نہایہ ١٢

چوتھے جورو کو کندھی پر چڑہانا کہ خلاف وقار نبوت ہے پانچوین ہیئت کذائی سے
جورو کو ناچ دکھانا کہ جسکو ادنی اجلاف بھی نہین کرتے چھٹے جبتک اوس نیک بخت کا
پیٹ نہ بھرا معاذ اللہ جورو کے ٹٹو بنے رہنا ساتوین صدیقہ کا بیان عدم سیری
مین باقرار خود کذبیہ ہونا اٹھوین شیاطین جن والنس کا جناب رسولخدا سے نہ بھاگنا
اور عمر سے بھاگ جانا کہ دلالت صریحی اوپر فضیلت عمر کے جناب رسول خدا پر
رکھتا ہی نوین جناب رسولخدا اور عائشہ کا شاہدین مجمع شیاطین سے ہونا دسوین
اور ونکو مجامع شیاطینی سے منع کرنا اور خود اوسکے مرتکب ہوکر مصداق یقولون مالا
یفعلون اور اتامرون النّاس بالبرّ وتنسون انفسکم کے ہونا فتلك عشرة
کاملہ اے حضرات اہلسنّت یہ کیا مذہب تمہارا ہی کہ اسلام کو یہود و نصاری سے رسوا ہو
اور دین وایمان کی کتابون مین ایسی مزخرفات کی تصحیح کرائی ہو نہ از خدا شرمی و نہ از خلق آزرمی

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

مین اس مقام پر ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون تاکہ اونکے
عقیدے کی خوبی اوس سے ظاہر ہو جائے اور اونکی دشمنی اسلام وایمان سے
ثابت ہو جائے یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر کی ذات سے نہایت تقویت
دین کی ہوئی اور اسلام کی جڑ اونہین کے سبب سے مضبوط ہوئی چنانچہ صاحب
حملہ حیدریہ نے باین تعصب خود اقرار کیا ہی کما قیل ع ۵ ز ران بیشتر یافت دین
تقویت ۵ اور ظاہر ہی کہ جسکی ذات سے دین نے تقویت پائی ہوگی اوسکی ذات سے
پیغمبر صاحب کو محبت بھی بدرجہ غایت ہوگی لیکن موافق روایت شیعون کے پیغمبر صاحب
کو کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اور اونکے مرنیکی خبر سے جسقدر
حضرت کو خوشی ہوئی ایسی کسی خبر سے نہ ہوئی تھی اور جو فضائل اوس روز کے
جسمین ذکر حضرت [illegible]

اور عید اور روز غدیر کے بھی بیان نہین کیئے اور جو برکات اور فائدے اہلبیت کو
اوس تاریخ مین ہوئے ہین جسمین تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی وفات پائی
ایسی کبھی کسی روز نہین ہوئی چنانچہ زاد المعاد مین جو معتبرین کتب شیعہ سے ہو اور
ملا باقر مجلسی جسکے مولف ہین اوسکے اٹھوین باب کی پہلی فصل مین ایک طول طویل روایت
لکھی ہے جسکو ملا صاحب نے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہو اوسکا مختصر مضمون ہم
لکھتے ہین حذیفہ ابن یمان صحابی سے روایت ہو کہ مین نوین ربیع الاول کو پیغمبر صاحب
کی خدمت مین حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت کے پاس امیر المومنین علی مرتضیٰ اور حضرت
امام حسن اور امام حسین بیٹھے ہوئے ہین اور کھانا نوش فرما رہے ہین اور حضرت نہایت خوش
اور حسنین علیہما السلام سے کہہ رہے ہین کہ کھاؤ میٹھا کھاؤ یہ کھانا تمکو مبارک ہو کہ آج کا دن وہ ہے
جسمین خدا اپنے دشمن کو اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہاری مادر مشفقہ کی
دعا کو قبول کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج وہ دن ہو کہ خدا تمہارے شیعون اور محبون کے اعمالکو
قبول کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا میرے اہلبیت کے فرعون کو ہلاک کریگا کھاؤ میٹھا
کھاؤ کہ آج کے دن خدا تمہارے دشمنون کے عمل کو باطل کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا
کے اس قول کی تصدیق ہو گی فتلك بیوتہم خاویۃ بما ظلموا کہ آج کے دن گھر اونکے خالی
ہونگے بسبب ظلم کے جو اونہون نے کیا تھا حذیفہ صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا آپ کی اُمت مین بھی کوئی ایسا ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بُت منافقون سے
اونکا سرگروہ ہو گا اور دعوی ریاست کا کریگا اور زمانہ ظلم و ستم کا اپنے ہاتھ مین لیگا اور
آدمیون کو خدا کی راہ سے منع کریگا اور خدا کی کتاب کو تحریف کریگا اور میری سنت کو
بدل دیگا اور میرے وصی علی پر زیادتی کریگا اور خدا کے مال کو ناحق اپنے اوپر حلال کریگا اور
غیر طاعت مین خدا کی صرف کریگا اور مجھکو اور میرے بھائی علی کو جھوٹا کہیگا حذیفہ نے کہا کہ یا
حضرت اگر وہ ایسا ہو تو کیون آپ اوسکے لئے دعا نہین کرتے تاکہ وہ آپکی زندگی مین ہلاک ہوجاوے

حضرت نے جواب دیا کہ مین خدا کی قضا پر جرات نہین کرتا اور جو کچھ اوسنے اپنے علم مین قرار
دیدیا ہی اوسکا بدلنا اوس سے نہین مانگتا لیکن یہ خدا سے سوال کرتا ہون کہ خدا اوس روز کو
فضیلت دے اور تمام دنون پر اوس دن کو عزت بخشے چنانچہ خدا نے حضرت کی دعا قبول
کی اور وحی کی کہ اے پیغمبر مین اوس دن کو افضل کرتا ہون اور علی کو تیرا اسا رتبہ اوسی کے ظلم کے
سبب سے عطا کرونگا وہ شخص مجھپر جرات کریگا میرے کلام کو بدلیگا میرے ساتھ شرک
کریگا لوگون کو میری راہ سے منع کریگا میرے ساتھ کفر پیش آویگا اسلئے مینے ملائکہ ہفت آسمان کو
حکم دیا کہ اوسدن کو جسمین وہ مارا جائے شیعون اور محبون کے لئے عید کرین اوس تاریخ کو
میری کرسی کرامت کو بیت المعمور کے برابر نصب کرین اور تمام شیعون کی مغفرت کی دعا
کرین اور مین نے تمام فرشتون کو حکم دیا ہی کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیون
سے اوٹھالین اور کوئی شخص کچھ گناہ کیون نہین کرے اوسکو نہ لکھین اے محمد اس دن کو
مین نے تیرے لئے اور تیرے شیعون کے لئے عید بنا دیا ہی انتہی ترجمتہ بلفظہ ایہا المومنین اس
روایت کو دیکھو اور شیعون کے ایمان اور انصاف اور عقل پر رو و تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی
کہ وہ سما جائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جلجائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وہ ڈوب مرین
دیکھو پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا پر اس حدیث مین کیسی تہمت کی ہی اور خدا کے محبوب پر کیا افترا باندھا
ہے خدا اس قوم سے جسنے اپنی آنکھون کو اندھا اور کانون کو بہرا اور دلون کو غافل کر رکھا ہی
اس تہمت اور افترا کا بدلا لے در حقیقت انہین کی شان مین یہ صادق ہی کہ لہم قلوب
لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک
کالانعام بل ہم اضل واولئک ہم الغافلون کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر کا نہین ہی جو اس حدیث
کے واضع نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو
بھلا کون شخص ہی جو اس بات کو مانیگا کہ جس شخص کے ایمان لانے کے لئے خود ہی حضرت نے
دعا کی ہو اور جس کے لئے بروایت اماہاؤ علیہ السلام اللہم اعز الاسلام بعمر بن خطاب

کہا ہو اور جسکے حق مین خدا نے حضرت کی دعا قبول کی ہو اور جسنے مسلمان ہوتی ہی جھنڈا اسلام کا
کعبہ مین گاڑ دیا ہو اور جسنے اسلام لاتے ہی حضرت کو کعبہ چلنے پر مستعد کیا ہو اور جسنے تمام عمر اپنی حضرت کی محبت
اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اور اپنی ساری زندگی اسلام کے پھیلانے مین صرف کر دی ہے
اور جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی ہو اور جسنے خدا کی راہ مین جان دیدی ہو اوس سے
پیغمبر صاحب اسقدر رنجیدہ ہون کہ اوسکے مرنے پر اسقدر خوشی کرین اور اوس کے مرنے کی
دن کو عید الفطر اور عید الضحیٰ اور عید غدیر سے بھی بڑھکر افضل جانین اور خدا اوسکے مرنے سے
اسقدر خوش ہووے کہ تین دن تک گناہون کے لکھنے سے قلم اوٹھائے اور شیعونکو اجازت دی
کہ وے اس تین دن کے عرصے مین چاہین زنا کرین چاہین شراب اور سور نوش فرمادین چاہین
مسجدین ڈھادین چاہین قران جلادین جو دل چاہے کرین نکوئی پوچھنے والا ہی نہ بتلانیوالا ہی
کرام کاتبین سے تو بند لکھنا پڑھنا بند بس ایسی حالت مین بھی اپنی خواہشین پوری نکرین تو کب
کرین گے خدا کے لیئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو
کسقدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کر دیا ہی سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب ہی
کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزے رکھنیوالے تیس دن تک گرمیون کی دنونمین
بھوک پیاس کی تکلیف اوٹھادین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ مین پہنچین
اور حج کرین عبث جہنم کے مستحق ٹھہرین اور شیعہ بھائی گھر بیٹھے زنا کرین اور شرابین پئین اور ربیع الاول
کی نوین تاریخ کو اپنے بابا شجاع کے نام پر حلوے کھادین اور لعنتی کھانا نوش کرین اور سب سے
زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا عدل ہے شاید اسی سبب سے خدا کو عادل سمجھتے ہین اور
عدل کو اصول خمسہ دین مین جانتے ہین اگر ایمان اسیکا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتی ہین
تو افسوس ہے ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو واے
اونکے حال پر سو گرولی لعنت لعنت برولے۔

قول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

شیعون کی بات اپنے سنی بھائیون کے سامنے یعنی جولاہے دھنے کنجڑے قسائیون کے سامنے تو کہنا مناسب ہو کہ وہ البتہ آپکی تصدیق کرینگے اور بھکینگے انا ارسلنا الشّیاطین الی الکافرین توزہم ازا لیکن شیعون کے سامنے کہنا تو بہت نامناسب ہو کہ وہ آپکی کلام کی دھجیان اڑادینگے اور آپکی مکروفریب کی قلعی کھولدین گے محصل کلام محتمل النظام اس مقام پر یہ ہو کہ ایک مصرع حملۂ حیدری اسپر دلالت کرتا ہو کہ عمر کی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی اور جسکی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی ضرور ہو کہ پیغمبر کو اوس سے محبت بدرجہ غایت ہو نتیجہ یہ کہ عمر سے پیغمبر کو محبت بدرجہ غایت تھی پس بنا براسکے جو حدیث شیعون کی دلالت اوپر اسکے کرتی ہو کہ عمر سے پیغمبر کو عداوت تھی وہ حدیث غلط ہوگئی ہرچند شاہد تقریر دلپذیر سنیہ کو آپنے ایسا سنوارا بنایا کہ جسکی صورت پر اہلسنت غش کرگئے مگر جب شیعون نے اوسکو اپنے تحت تصرف کیا تو مدخول بچند دخول کردیا اوّل یہ کہ مصرع حملۂ حیدری قول شاعر کا ہو کہ جسنے تواریخ اہلسنت مثل مدارج النبوۃ وغیرہ سے نظم کیا ہے اور ہر جگہ العہدۃ علی الراوی کہا ہو اور کہین اشارۂ لطیف طرف قدح وجرح کے بھی کردیا ہو پس ایسے قول تواریخی اہل سنت کو معارض بحدیث نہین کرسکتے دوسرّم یہ کہ لفظ مصرع کو اسپر دلالت نہین ہو کہ عمر کی ذات سے دین کو تقویت ہوئی اسلئے کہ مرجع ضمیر ازان کا اوس مصرعہ مین ؎ ازان یافت دین نبی تقویت * ذات عمر نہین ہو بلکہ مرجع ازان کا اسلام عمر کا فر شدید الکفر ہو یعنی عامۃ الناس نے جانا کہ جب ایسا شدید الکفر دام اسلام مین آیا تو بیشک اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہو اگرچہ دام اسلام مین آلو پھنسانیوالی حضرت مخاطب کی نزدیک ملائکہ تھی اور ہمارے نزدیک طمع دنیا ؎ درآرد طمع مرغ وماہی بدام * سوّم یہ کہ تقویت دین کی ذات سے ایک ہیجڑے بزدلے کی جو ہر لڑائی سے بھاگا اور مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑ پر اچکا عقل کسی عاقل کے باور نہین کرتے تمکو اپنی عمر ہی کی قسم ہی سچ کہو کہ حضرت عمر کس لڑائی مین لڑے اور جسکو خدانے بقول تمہارے عہدہ کافرکشی دیا تھا اوسکے ہاتھ سے کون کافر

مارا گیا بھلا دس بیس نہین سہی ایک ہی کا ذکر کا نام بتلا دیجیے شیعون کی کتابون سے
نہین سہی سنیون ہی کی کتابون مین دکھا دیجیے کہ آپکی تلوار صاعقہ کردار جو سات
بالشت کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی بقول روضۃ الصفا کسی معرکہ مین معرکہ آرا
ہوے تھی یا ہمیشہ مثل دشنۂ قصابی ذبح اسیران دست و پا بستہ پر تیار رہتے تھی اگرچہ
کبھی وہ بھی منصۂ ظہور مین نہ آیا حضرات اہل سنت کی عجب بیحیائی اور بے غیرتی ہے
کہ ایسے جبان کی طرف نسبت کافر کشی دیتے ہین ظاہر ہے کہ اونکو تخلیہ مین
بنفس نفیس کافر کشی کرتے ہونگے بدین نظر اگر شیعہ بھی اونکو لقب کافر کش دین تو ہماری
نزدیک کچھ جاے مضائقہ نہین بلکہ بڑی وسعت کا مقام ہے کہ ایک دو کافر کا ذکر نہین
بلکہ بہت کافر مارتے ہونگے اور جواب یہ ہے کہ مسلّما کہ تقویت دین اونکی ذات سے ہوئی
مگر لا نسلّم کہ یہ امر للہ فی اللہ تھا اور افعال منافقین کبھی للہ فی اللہ نہ تھی بلکہ بطمع دنیا و بطمع
ریاست و بطمع ملک گیری تھی پس جو منافق کہ بطمع دنیا تقویت دین کرے اور دین کو
بہانہ و ذریعہ حصول دنیا کرے وہ ہرگز محبوب خدا و رسول نہین ہو سکتا بلکہ مبغوض خدا
و رسول ہوگا پس حدیث شیعہ جو اونکے مبغوضیت اور مغضوبیت من اللہ والرسول ہونے پر
دلالت کرتی ہے بہت ٹھیک ہے مجتہد یہ کہ کیون نہین جائز ہے کہ جسطرح سے اسلام عمر بقول
تمہارے ایک امر جبری و قہری تھا کہ تلوار کھینچے تھے اوسکی طرف لائے اوسیطرح سے
کیون نہین جائز ہے کہ تقویت دین بھی خدا نے اون سے جبرا و قہرا کرائی ہو کیا احادیث
صحیح بخاری وغیرہ ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر و باقوام لا خلاق لہم
و یؤید الاسلام برجال ما ہم من اہلہ آپ بھول گئے پس تائید و تقویت
اپنے دین کے اگر خدا نے ایک فاجر سے کے تو اوس فاجر کے لیے کیا شرف ہوا اور یہ
فاجر سبب محبوب خدا و رسول ہوگا بنا بر اسکے حدیث شیعون کی ہرگز مصرع حیدری کے
سے مخالف نہوے بلکہ مصدق اونکی فاجریت کے ہوے قولہ مین اس مقام پر

ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون اقول مین بھی اس مقام پر سنیونکی ایک اور
بات لکھنا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرات اہلسنت یہ نہ سمجھین کہ ہمنے حکایت عمر کو گھر سے نکلنے کی بقصد
قتل رسول اللہ جیسا کہ صواعق اور مدارج النبوۃ مین ہے اسلئے نقل کی ہے کہ ہر طرح سے اوسکو قبول بھی
کرتے ہین بلکہ اسلئے نقل کی ہے کہ دلالت کرتی ہے اوپر [illegible] کفر اور فعلاً آمادہ ہونے عمر کے اور اوپر نہایت طماع ہونے
عمر کے پس ایسے روایات سنیہ سے شیعون پر استدلال بشجاعت عمر ہی نہین ہو سکتا ہے
علاوہ اسکے زبانون پر لوگون کے مثل کے جاری ہے کہ اگر کوئی مجھ کو نہ مارے تو مین سارے
جہان کو مارون جہان کہین حضرت عمر سمجھتے تھے کہ مجھ پر کوئی ہاتھ اوٹھانیوالا نہین وہان تو
آپ کی تلوار میان سے باہر ہی رہتی تھی اور جہان جانتے تھے کہ دوسرے کے ہاتھ مین تلوار
ہے وہان کوسون بھاگتے تھے اسی سبب سے لڑائیون مین بھاگنے والون کے آگے اور مارنیوالون کے
پیچھے رہتے تھے اور بمقتضاء المرء یقیس علی نفسہ اور کافر ہمہ را بکیش خود پندارد یہ
ہو سکتا ہے کہ آپکے زعم باطل مین [illegible] ہو کہ مثل ابوجہل اور ابولہب کے قوم قریش سے
سب متنفر ہون رسول [illegible] اور بسبب دین لوگ کے سب انکے [illegible] ہین اور کوئی
اونکا حامی نہین ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ مین جب تلوار نہو اور وہ غافل ہو تو سر کاٹ لینا
اوسکا کوئی کار عظیم نہین پس ہو سکتا ہے کہ بکفر شدید و طمع شدید شتران سرخ کے باعث
اس خیال کے ہوتی ہو کہ مین غفلت مین اونکا سر لاؤنگا اور کل قوم مین مجھ سے کوئی اسکا
مواخذہ نکریگا مگر یہ غلط تھی گھر سے باہر نکلکر راہ مین جب ایک شخص جو قوم بنی زہرہ سے [illegible] ملاقات ہوئی تو اوسنے
آپ سے کہا کہ کیا بنی ہاشم اور بنی زہرہ کو نہین ڈرتا اوسوقت آپ سمجھے کہ اونکی بات سچ ہے اب خوف سے
آپکے ہاتھ پاون پھول گئے اور وہ خیالات شیخچلی سب بھول گئے اور اوس سے خوشامد سے پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی
بھائی مثل محمد کے بیدین ہو [illegible] اوسنے کہا کہ آپکی خواہر بھی اور اونکے شوہر بھی بیدین ہو گئے
تب آپ اپنی بہن کے گھر آئے اور [illegible] سے [illegible] بیزار کی نوبت آئی [illegible]
اشرافون کا کام [illegible]

صواعق کے جناب رسولخدا کی ایک گھُرکی مین سب گڑگڑانا بھول گئے اور انڈا ڈھیلا ہوگیا لا الہ الا اللہ کی بانگ دینے لگے لیکن حضرات اہلسنت کے خیال مین یہ بات رہی کہ اوآنحضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو اپنے کفر و خباثت سے باز نہ آئیگا جب تلک خدا تجکو معذب بعذاب ولید بن المغیرہ نہ کرے اور ظاہر ہے کہ عذاب ولید دنیا مین عمر پہ نہین ایا پس بنا بر خبر صادق اصدق الصادقین ضرور ہے عمر اپنے شر کفر و نفاق سے مرتے دم تک باز نہ آیا ہو گو ظاہر مین مسلمان بھی ہوگیا ہو پس اس سے مبغوض ہونا عمر کا مثل ولید بن مغیرہ کے خدا و رسول کے نزدیک ثابت ہوا اور تقویت دین ایک جہان خبیث الجنان سے ہونا باطل ہوگیا اور حدیث زاد المعاد بہت ٹھیک اوتری **قولہ** کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی **اقول** سچ ہے کہ پیغمبر صاحب اسمین مجبور تھے اسلئے کہ خدا سے پیغمبر کو منافقین سے عداوت زیادہ تھی چنانچہ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار فکیف بمن ھو راس المنافقین **قولہ** حضرت کو خوشی ہوئی **اقول** در واقع جیسی خوشی حضرت موسی کو غارت ہونے فرعون کی تھی ویسے ہی خوشی جناب رسولخدا کو غارت ہونے فرعون آل محمدؐ کے تھی **قولہ** ایسے فضائل جمعہ اور عید غدیر کے بھی بیان نہین کئے **اقول** کیا جمعہ اور کیا عید فطر اور کیا اعیاد دیگر بہت فضائل رکھتے ہین مگر کل اعیاد کے لطف اور مزے اور خوشیان ایک ذات ناپاک عمر نے خاک مین ملادیا جب کوئی عید آئے تو اہلبیت نبوت کے لئے تحفہ غم لائی اسلئے کہ اپنے حقوق اور مناسب کو دست اشرار اور فساق و فجار مین پایا جیسا کہ یہ مضمون بعض احادیث معصومیہ مین وارد ہے اور موسس اساس اور بانی مبانی ان رنج و غم و غصب حقوق کے ذات شریف حضرت عمر کے ہوئے اگر یہ نہوتے تو جناب امیر علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر اور محمد طاہر گجراتی اور فیروزآبادی کلام جناب امیر علیہ السلام ہے نہ فرماتے اخذ واعنی سلطان ابن عمی وارہی تراثی نہبا

یعنی میرے ابن عم کی سلطنت کو مجھ سے چھین لیا اور میری میراث کو لوٹ لیا پس
عمر ہی نے اس سلطنت کو چھین کر ابوبکر تک پہونچایا اور ابوبکر نے عمر تک اور عمر سے
بنی امیہ تک اور بنی امیہ سے بنی عباس تک اور بنی عباس سے گبرو ترسا تک پہونچی
اور یہ مطلب تو خود حدیث ابن عباس سے جو محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب
موفقیات زبیر ابن بکار اور کتاب نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی میں ہے
باعتراف خود عمر بقولہ ما اری صاحبک الا مظلوماً ثابت ہے وقد مرت الاشارة
الی ھذا فیما سبق فتذکر ولا تکن من الغافلین اب صاحبان انصاف انصاف
فرمائیں کہ جب حضرت عمر نے کل عیدوں کی خوشیوں کو مٹا دیا تو اگر اونکے بجہنم واصل ہونے
کے دن بھی خوشی نکریں تو کیا کریں اب سب عیدوں کو متابعین اہلبیت نے بھی
حضرات اہلسنت کے لئے چھوڑ دیا فقط یہی ایک عید اپنے واسطے رکھ لی اس پر بھی اگر
آپکو رشک وحسد ہے تو نہایت مجبوری کا مقام ہے اور اگر تمکو ناخاطر یہ ہے کہ روز قتل
عمر اہل سنت کے لئے روز غم و ماتم ہے شیعہ اوسمیں عید کیوں کرتے ہیں تو یہ بھی کچھ مقام
غم وغصہ کا نہیں ہے اس لئے کہ روز غم و ماتم شیعیان بلکہ رسول ملک منان کما ستبین
انشاء اللہ المستعان آپ بھی خوشیاں کرتے ہیں حرمین شریفین میں کہ آپکے نزدیک جسمیں
بجز اہل حق اہل باطل کا گذر ہی نہیں ہے کس ساز و سامان سے عید عاشورا منائی جاتی
ہے آپکے پیر دستگیر نے غنیۃ الطالبین میں جو فضائل عید عاشورا کے لکھے ہیں وہ اتنے ہیں
کہ ہزار جمعہ اور ہزار عید فطر اور ہزار عید قربان اوسپر قربان ہے اور جو فائدے اور برکات
اہل سنت کو تاریخ شہادت جناب سید الشہداء قتیل یوم السقیفہ میں ہوئے کسی روز
نہیں ہوئے اور جز سب فوائد اور برکات کے خلافت حضرت ابوبکر تھے اور ھذا یوم
تبرکت بہ بنو امیۃ و ابن آکلۃ الاکباد و آل زیاد گویا اسی کی شان میں احادیث
میں آیا ہے **قولہ** نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہے **اقول** تمکو خبر نہیں کر دنیا بھر کی نامۂ اعمال کی

سیاہی تمہارے منہ پر آگئی ہے آخرت مین یوم تسود وجوہ تو سبھی دیکھ لینگے مگر دنیا مین کل شیعہ اور سُنی تمکو اور تمہارے اوستادگرون ٹروڑی مرغیان کھانیوالی کو روسیاہ کہتے ہین چنانچہ مولوی امداد علی صاحب نے نور الافاق مین اسکو مشتہر فی الافاق کردیا ہی وذالک جزاء الفاسقین قولہ کھاو بیٹا کھاو اقول کھو بیٹا کھو کیا کہتے ہو کھو بیٹا کیا جھک مارتے ہو اور کیا گو کھاتے ہو کھو بیٹا کھو کہ یہ ترجمہ لفظ کلوا کا کسی بے باک لغوی نے کیا ہی یا کسی مسخرے نا پاک لغوی نے کیا ہی یا اللہ وا یاتہ تستہزؤن وانا النساء اللہ یستہزئ بکم کما تسخرون طرفہ یہ ہی کہ آخر مین فرماتے ہین انتہی ترجمہ بلفظہ کیون جناب مولوی مہدی علی صاحب اسی کو ترجمہ لفظی کہتے ہین لطیف تر یہ ہی کہ خود غلط املا غلط انشا غلط آپ تو سراپا غلط ہی تھے کاش اپنے ترجمہ ہی کے غلط سلط ہونے پر اکتفا کی ہوتی ہمارے حضرت نے تو فقرات زاد المعاد کو بھی مثل اشعار حملہ حیدری کے دست و پا شکستہ کردیا جسکی نقل بطور حاشیہ کی ہی چونکہ اس حدیث مین ذکر استجابت دعائے جناب سیدہ ہی نسبت پیٹ پھاڑنے جانے حضرت عمر کے کار دستجاع الدین ابو لولو سے لہذا اس حدیث کو دیکھکر حضرت کے مرچین لگ گئین اور چلنے کودنے لگے پیٹ مین بیاد حضرت عمر درد اوٹھا ہاتھ پاؤن ٹیکنے لگے کچھ شراب نبیذی مثل عمر کے اور نہ ملی تو براندی ہی سہی نوش کر لیجیے کہ درد مین کچھ تو افاقہ ہو جائے قل موتوا بغیظکم قولہ ایہا المومنون اس روایت کو دیکھو اقول نحن المومنون حقا ہمنے اس روایت کو بخوبی دیکھا اور سنیون کی عقل و ایمان پر خوب ہنسے اس روایت مین کونسی بات خلاف عقل و نقل ہی جو حضرات سنیہ اوسکے سنے سے اسقدر چراغپا ہوتے ہین اور بحرقت قلب و سوز جگر و رو کر جان کھوتے اس روایت مین جز اسکے کہ مصدق ظلم ظلمہ آل محمد ہی جو ہزارون روایات مخالفین اور موالفین سے مثل احادیث غصب خلافت و غصب فدک و احراق بیت اہل بیت وغیرہ کے ثابت ہی اور کوئی بات جدید نہین ہی خصوصاً ظلم و ستم اول سنی کا جو اول ظالم ظلم حق

محمد وآل محمد سے اور سب بدگردن شمر ہم زبدگردن اوسست ہے اوسکی شانین ہو قابل
تعجب جھوٹی روایتین حضرات اہل سنت کی ہین جیسی احادیث فضائل عید
عاشورا کہ توبہ آدم اوسی دن قبول ہوئی اور یونس بطن حوت سے اوسیدن نکلے اور
کشتی نوح کوہ جودی پر اوسی دن قرار ہوا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے دریا
اوسیدن شگافتہ ہوا الغرض دنیا کی کل شرافتین منحصر بروز عید عاشورا مین ہوگئی
ہین اور از عرش تا فرش کل شریف چیزین اسی مین پیدا ہوئی ہین دنیا مین کوئے
خوشی روز عاشورا کی خوشی سے بڑھکر نہین ہی حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی عبدالقادر
جیلانی غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ولان یوم عاشوراء ان یتخذ یوم مصیبۃ
لیس باولی من ان یتخذ یوم عید وفرح وسرور لما قد مناذکرہ من انہ یوم
نجی اللہ فیہ انبیاءہ من اعدائہم واہلک فیہ اعداءہم الکفار من فرعون
وقومہ وغیرہم وانہ خلق السموات والارض والاشیاء الشریفۃ فیہ وآدم
وغیر ذلک وما اعد اللہ لمن صامہ من الثواب الجزیل والعطاء الوافر وتکفیر
الذنوب وتمحیص السیئات فصار عاشورا مثل بقیۃ الایام الشریفۃ
کالعیدین والجمعۃ وعرفۃ وغیرہا ترجمہ یہ ہی کہ روز عاشورا کو روز مصیبت قرار
دینا بہتر نہین ہی بلکہ بہتر یہ ہی کہ اوس روز کو روز عید قرار دیکر خوشیان کرین اور روز
فرحت وسرور جانین بسبب اسکی کہ پیشتر ہمنے ذکر اسکے فضائل ومناقب کا کیا ہی کہ ایسا
دن معظم ومکرم ومتبرک ہی کہ اسکی برکت سے خدا نے اپنے سب انبیا کو دست اعدا سے نجات
دی اور اونکے اعدا کفار کو ہلاک کیا جیسے فرعون اور قوم فرعون اور غیر انکے مثل شداد
ونمرود کے اور برکات سے اس روز کے ہی کہ کل سموات اور کل طبقات زمین اور جو چیزین
درمیان آسمان وزمین کے ہین اشیائے شریف سے سب اوسی روز پیدا ہوئین
[illegible] اوسی دن پیدا ہوئے اور اسی دن انکی خصوصیت

اور برکت ہی کا سبب ہی جو خدا نے اوس دن کے روزے مین کیسے ثوابات
جزیل مقرر فرمائے اور جو اس روز روزہ رکھے اوسکو کتنی بخششہا ہو وافر خداکی
پہنچتی ہے اور کل گناہ اس کے چھوٹے بڑے معاف ہوجاتے ہین اور جتنی برائیان
اور اعمال قبیحہ اوسکے ہین سب مٹا دئے جائینگے پس لا اقل یہ ہی کہ روز عاشورا مثل
دیگر ایام شریفہ کے ہو جیسے عید فطر اور عید قربان اور عید جمعہ اور عید عرفہ اور سوا اسکے
انتہی محصل بکلامہ ولا انتہی ملامہ پھر دوسری جگہ پر فضائل یوم عاشورا مین یون
ارشاد فرماتے ہین ردی میمون ابن مہران عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ من
صام یوم عاشورا من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف ملك ومن صام یوم عاشورا
من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف حاج ومعتمر وثواب عشرۃ الاف شہید و
من صام یوم عاشورا کتب لہ عبادۃ ستین سنۃ لصیامہا وقیامہا محصل یہ ہی کہ میمون بن
مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ روز عاشورا
روزہ رکھے تو خدا اوسکو ثواب دس ہزار فرشتونکا اور دس ہزار حاجیون اور عمرہ
کرنیوالونکا اور دس ہزار شہیدونکا دے اور اوسکے نامہ اعمال مین عبادت شصت سالہ
لکھی جاوے اسطرح پر کہ دنون کو روزہ رکھا اور راتون کو رات بھر عبادت خدا
مین کھڑا ہوا ہوا انتہی اور حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہوتا ہی کہ یہود روز عاشورا کو عید
جانتے تھے اور اپنی زنان کو بزینت اور بزیور آراستہ کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور
روز برکت جانتے تھے تب رسالتماب نے حکم روزہ رکھنے کا دیا بالجملہ جمل احادیث مذکورہ فی
صحیح المسلم سے ماخوذ ہوتا اس عید اہلسنت کہ روزہ کا یہود ونصاریٰ سے ثابت ہوتا ہی
اور یہ بھی اون احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد افتراض صوم ماہ رمضان روزہ کا حکم
بسبیل اختیار دیا گیا اور تعید کا حکم کسی حدیث سے اوسکی ثابت نہین ہوتا کما لا یخفی علی ناظریہ
اور پیر دستگیر سبحانی اور مجاورین حرمین شریفین بلکہ بعض دیار ہند کے حضرات اہل سنت

جو اس روز کو روز عید وہ بھی شاید کل اعیاد سے زائد فضائل مین سمجھتے ہین اور
روزہ بہ نیت برکت رکھتے ہین حقیقت مین تقلید یہود ہے اور زینت اور اکتحال جو کرتے
ہین یہ سب ماخوذ زبان جاہلیت سے ہے اور یہ عمل حقیقت مین اگر پوچھئے تو عناد عترت
اظہار باعث اسکا ہے اور کیونکر نہو کہ خود جناب رسالتماب نے اس روز کو روز مصیبت
گردانا کہ خاک سر پر ڈالی اور بال پریشان کئے چنانچہ صحیح ترمذی مین باسناد خود سلمی سے
ہے قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول
اللہ قال شہدت قتل الحسین انفا انتہی الحدیث اور مشکوۃ شریف مین احمد
بن حنبل اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہین رایت رسول اللہ صلعم
بنصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی یا رسول اللہ ما
ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقط منذ الیوم فاحصی ذالک الیوم فوجد وہ قتل یومئذ
انتہی اور تاریخ الخلفا علامہ سیوطی مین ہے کہ اخرج ابو نعیم فی الدلائل عن
ام سلمہ قالت سمعت الجن تبکی علی حسین وتنوح علیہ انتہی اور بھی تاریخ الخلفا
مین سیوطی لکھتے ہین ولما قتل الحسین مکثت الدنیا سبعۃ ایام والشمس علی
الحیطان کالملاحف المعصفرۃ والکواکب تضرب بعضہا بعضا وکان قتلہ یوم
عاشوراء وکسفت الشمس ذالک الیوم واحمرت افاق السماء ستۃ اشہر بعد
قتلہ ثم لا زالت الحمرۃ تری بعد ذالک ولم تکن تری فیہا قبلہ وقیل انہ لم یقلب
حجر بیت المقدس یومئذ الا وجد تحتہ دم عبیط وصار الورس الذی فی عسکر
ہم رمادا ونحروا ناقۃ فی عسکرہم فکانوا یرون فی لحمہا مثل النیران وطبخوہا فصارت
مثل العلقم وتکلم رجل فی الحسین بکلمۃ فرماہ اللہ بکوکبین من السماء فطمس بصرہ
انتہی واللہ درمولانا السید محمد علی تسخیری سیف قلم سبت آسمان بحال او گریبان شدہ و سینہ چین

وملک بریان شدہ * این روایت را زمن گرنشنوی * بشنو از عبدالعزیز دہلوی
ریخت گردون خون براو تا اربعین * تازہ میجوشید خونے از زمین * اسمعو اعن
سعد لفتازانکم * انہ قد عد من اعیانکم * گفت رنج و محنت آل کرام * منتشر گشتست
در عالم تمام * گرد ہر حیوان گواہی در زیست * وانکہ انکارش کند معذور نیست
بو ورپیا سرزنش افلاک را * منع می بایست کرد املاک را * الی ان قال بیت
قل لحیلا یہم زند یقہم * اہل جرے ہذا علی صدیقہم * او ہست عجم وہذا اصامت * احمد
بیکے وہذا شامت * انتہی بقدر الحاجۃ اور روایات ناچ دکھلانے جناب رسولخدا کی
جورو کو کندھے پر سی مجمع اجابت مین صحاح اہل سنت مین ہین چنانچہ صحیح ترمذی
سے ابھی گزرے ایسی حرکت سخیف تو کوئی رذیل سے رذیل بھی نکریگا چہ جائے اسکے
کہ شریف ترین عرب وعجم اور افتخار بنی آدم کرے ایسی روایات کو لکھکر پیغمبر کے پیغمبری مین
بٹا لگانا اور یہود و نصاری سے دین اسلام کو ہنسوانا کہ معاذ اللہ جس دین کے پیغمبر
ایسے بیغیرت اور پناہ بخدا سفیہ اور خفیف الحرکات اور بیوقار ہین اور جس دین کے پیغمبر ایسے
بےغیرت اور بے اعتبار ہین کہ مسلمانون کو اونکے فرزند کو ظلم وستم ذبح کرنا اور اوس روزکو
جسروز خود پیغمبر اونکا سر برہنہ خاک آلودہ ہوا اور جن تک نوحہ و بکا کرین اور ساٹھ روز
بلکہ چالیس روز عالم مین تغیر ہو جاے آفتاب سرخ رنگ نکلا اور خون آسمان سے برسے
اور وہ روز کہ جس روز بیت المقدس مین جو پتھر اوٹھا کیا ہو خون تازہ اوسکے نیچے جوش مارتا ہوا
معلوم ہوا اور اسی قبیل سے اور تغیرات عالم مین جو احادیث اہل سنت سے ابھی مذکور
ہوئے ظاہر ہوئی ہون ایسے روز غم وحزن کو ساری دنیا کی عیدون سے بڑھکر خوشی
کرنا عین طریقہ دین وایمان ہے اور اوس خوشی مین ایک روزہ رکھ لینا اگرچہ بفرمودہ
پیران بے پیر یہی دن چڑھے کا ہو ساٹھ برس کے قائم اللیل وصائم النہار مصطلح
مرزا جعفر زٹلی کا ثواب رکھتا ہے ایسے دین وایمان کیطرف کسی انسان کا دل کب رغبت

کر سکتا ہے فیا ایہا المؤمنون ان روایات کو دیکھو اور سنیون کے ایمان اور انصاف
اور عقل پر ہنسو اور قہقہی لگاؤ تعجب ہے کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وے سما جائین اور
قارون کی پانتی کو اپنا سرہانا بنائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ دے جل بھن جائین اور
جیتے جی دنیا ہی سے جہنم مین پہنچ جائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وے ڈوب مرین
اور مصداق اغرقوا فادخلوا نارا کے ہو جائین الی اخر ما قال وجال وناکل ونذنبہ شال
ونی فیہ وفی افواہ ثلثۃ بال درواقع کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر اور زندقہ کا نہین ہے
جو ان احادیث کی وضاعین کذابین نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا اور ہتک حرمت
کا باجرے باقی نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو **قولہ** خدا اس قوم سے
اقول راضی ہوا ان کیطرح سے کو سنا مخاطب والا مقام کا دلیل عجز تام ہے ہم اسکا
برا نہین مانتے مثل مشہور ہے کہ بیچارہ ژکرکو سنے سے کوئی جانور نہین مرتا **قولہ** جس شخص کی
ایمان لانیکے لئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو **اقول** سابق مین گذرا کہ خود پیشوایان اہلسنت
مثل عکرمہ اور عائشہ صدیقہ کے اس دعا کی منکر ہین اور مکذب اور امام محمد باقر علیہ السلام
باٰیہ واتی ہدایہ ماکنت متخذ المضلین عضدا اضلال اور اضلال عمر کی مثبت ہین
اور جتنے اوصاف بعد اسکے لکھے سب غلط اور غیر مسلم بلکہ بطلان اوسکا سابق مین گذرا فتذکر
قولہ جھنڈا اسلام کا کعبہ مین **اقول** مخاطب صاحب مع حضرت عمر کی بعات بینن مگر نیت
کا جھنڈا اگاڑنا کوئی باور نہ کریگا ان کے قلع کا جھنڈا اگاڑنا کسی جگہ مسلم ہو سکتا ہے کیون حضرت
اگر حضرت عمر نے جھنڈا اگاڑ دیا تھا تو جب ابن ربیعہ نے تلواریں کھینچیں جوتیان پاؤن سے
فی الفور ؛ اوسوقت حضرت ابوبکر دوڑکر اس جھنڈے کے نیچے کیون نہ آگئے اور عمر
کے جھنڈے کو کیون نہ مضبوط پکڑ لیا اور اوس جھنڈے مین کیون لٹک نہ گئے کہ یہ نوبت
نہ آتی کہ پلیت خلیفہ بن گئے بیچارے کی صورت ؛ بلکہ تعجب ہے کہ غزوات مین مثل خندق وخیبر
حنین واحد بیہ جھنڈا ہوتے ہوئے خود ہمارے حضرت ہی ایسے بدحواس اور سراسیمہ ہو گئے

ہوتے تھے کہ اس جھنڈے کو چھوڑ سب بھاگنے والون کے آگے ہوتے تھے کاش روز احد
اس جھنڈے کو اپنے ساتھ رکھتے اور مثل بزکوہی شواہق جبال پر اوچکتے نہ پھرتے اور مثل
جمال بیمہار شتر غمزے نہ کرتے قولہ کعبہ چلنے پر مستعد کردیا اقول یہ وہی حدیث سفینہ ہے
لنعبد اللات والعزی علانیۃ ولیعبد اللہ سرا کہ جسکو شیعہ خبث سریرت پر محمول
کرتے ہین جیسا کہ خود مخاطب نے حذیفہ سلطانیہ سے نقل کیا ہے ورنہ ہمین کفر ہے اگر کوئی کہے
کہ عمر کو جناب رسول خدا سے زیادہ ورد دین اور اہتمام دین تھا قولہ اطاعت اور فرمانبرداری
اقول اطاعت اور فرمانبرداری سب ترحلوے کھانے کے لئے تھی نہ کسی وقت مین کام
آنے کے لئے تھی صدیقین اطاعت اور فرمانبرداری کی جلد اول مین گذرین کہ جنگ
احزاب مین جب حضرت نے خبر لشکر کفار کے لانے کے لئے فرمایا تب حضرت ابوبکر نے بھی
پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف کیجئے اور ان حضرت نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو
معاف رکھیے اور روز احد کہ فرار ثانی متفق علیہ فریقین ہے اوس روز بھی جناب رسالتماب
حسب نص قرانی والرسول یدعوکم فی اخریکم الایہ الی الی عباد اللہ فرماتے رہے
مگر بھاگنے والے بموجب اذ تصعدون ولا تلوون الایہ یہ پہاڑون پر چڑھے جاتے
تھے اور پھر کر دیکھتے بھی نہ تھے اور ہمارے حضرت ثانی کہ فرار مین لاثانی تھے پہاڑون پر
چڑھنا ہی کیسا مثل بزکوہی اوچکتے تھے کما فی زاد المعاد لابن القیم اور مثل بز اخفش حضرت
کے الی الی پر کان بھی پھٹپھٹاتے ہونگے اگر اسیکا نام اطاعت ہے تو بے اطاعت ہونا ایسی
طاعت و فرمانبرداری سے بہتر ہے قولہ اسلام کے پھیلانے مین اقول اسلام کے پھیلانے کو
ذریعہ ملک گیری ٹھرایا تھا جیسا کہ معاویہ اور یزید اور امثال اونکے نے کیا وہ بھی بقوت
بازوئے دیگران نہ بقوت خود جیسا کہ بعض معظمات نے گھر بیٹھے بیٹھے ہند و سند فتح کر لیا
جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی نہین معلوم کہ حضور کو کیونکر ثابت
ہوا کہ اونکو کوئی لذت نہین ملی یہ چند خلیفہ زادے اور خلیفہ زادیان مثل حفصہ و عبداللہ عمر

جو پیدا ہوئے نہین معلوم کہ اس سے لذت یاب کونسے خانہ خراب ہوئے تھے ہم تو یہہ
جانتے ہین کہ اونکو کیا خاک لذت ملتی اونکو تو کسی لذت کی خواہش ہی نہ تھی بجز ایک
لذت کے کہ وہ آپکے غلامون کے تحت مین تھی عورتون سے تو آپکو تنفر طبعی تھا اسی باعث
سے مغالات فی المہر سے اکثر منع فرمایا اور متعتین کو بھی بقول خود آنا و احرمہما حرام کیا
حضرت سلامت لذات حسب خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین دنیا مین ہزارون
ایسے گزرے ہین کہ جنہون نے ترک دنیا للدنیا کیا ہے آپ نہ مانیگے مگر میری نظر سے گزرا ہے
کہ ایک لنگوٹیا یار نے موقع پاکر حضرت عمر سے پوچھا کہ اے کمبخت بدنصیب آخرت تو تیری
گئی پہر دنیا مین یہ زہد کیسا ہے حضرت عمر نے جواب دیا کہ تو احمق ہے ارے خفق نعال رجال
دنبال سر مین وہ لذت رکھتا ہے کہ تا قیامت اوسکا ذائقہ زوال پذیر نہین ہے کسیکو لذت
منصب حکمرانی ایسی غالب ہوتی ہے کہ روپیہ پیسا دین دنیا کی سب لذتین اسکے مقابل
مین ہیچ ہوتی ہین سابقًا کلام امام اہلسنت غزالی سے جو سر العالمین مین ہے حال میل طرف
لذات فانیہ کا اور اوسکی وجہ سے بیعت غدیر کو پس پشت ڈالنا اور ثمن قلیل اخرت کو
ان لذائذ کے لالچ مین بیچنا بخوبی ثابت ہے قولہ خدا کی راہ مین جان دیدی **اقول** اللہ اللہ
حضرت عمر ایسے سخی تھے جنسے یوم آیہ نجویٰ ایک درہم خدا کی راہ مین نہ دیا گیا وہ جان دیدیتے
اور اگر ایسے سخی ہوتے تو احد مین خیبر مین حنین مین جان بچا کر کیون بھاگ کھڑے ہوتے
حقیقت یہ ہے کہ اونہون نے جان نہین دیدیدی بلکہ شجاع الدین نے بزبردستی لے لی
غلط کہا مین نے اونہون نے اوچہری پہوٹی نکال لی تب ملک الموت نے جان نکال لی
الغرض دیدینے کا مضمون محض غلط ہے اور کچھ دیتے ہون گے مگر جان تو کبھی نہین دی
ہان ابو لولو کا چہرا بڑا ظالم تھا کہ اوسنے بزور جان لی تب اونہون نے بھی حقیقت عذاب
ولید بن مغیرہ جان لی وہان اوسکی رگ شریان کٹی یہان آپ کی پیٹی پھٹی اے سنیون
مقام رونے پیٹنے اور خاک سر پر اوڑانیکا اور صف ماتم بچھانیکا اور ہمیشہ کو تعزیہ خوانی عمر مین

بلا ہیکا دن ہی کہ مخاطب ذکر نہم ربیع الاول لایا اور حضرت عمر کی سنانی سنایا قولہ تین دن تک گناہ نہ لکھنے سی قلم اوٹھا اقول یہ کہان سی ثابت ہوا کہ ہر گناہ کی لکھنے کا خدا نی فوراً حکم دیا ہی بلکہ حدیث مین موجود ہی کہ جناب باری نی ازراہ رحم و کرم سی حکم کیا ہی کہ کاتبان سئیات اعمال بعد ہر گناہ کے بندہ خدا کو سات ساعت مہلت دین کہ شاید توبہ کری پس اگر توبہ نہ کری تو بعد سات ساعت کی اوسکی گناہ کو ثبت صفحہ صحیفہ عمل کرین پس کیون نہین جائز ہی کہ بسبب برکت بعض ایام کے وہ سات ساعت کی مہلت ستر بلکہ بہتر ساعت تک کھیچ جائی یعنی اگر تین دن تک بھی توبہ نہ کری تو وہ گناہ اوسکی نامہ اعمال مین لکھا جاوی بلکہ بنا براسکی کہ آپ خود ہی آخر حدیث مین ناقل ہین کہ روز پاک گردانیدن اعمال ست و روز ترک گناہان کبیرہ است انتہی پس ہرگاہ یہ دن اعمال خیر کرنیکا اور اعمال بد کی ترک کرنیکا ہی تو عمل خیر کا ثواب جسطرح سی مضاعف ہوگا اوسیطرح عمل بد کا عقاب بھی مضاعف ہوگا گو تین دن کی بعد لکھا گیا ہو الغرض جسطرح سی سات ساعت نہ لکھی جانے سے فعل قبیح مباح نہین ہوتا اوسیطرح سی بہتر ساعت کی نہ لکھی جانی سے کوئی فعل قبیح مباح نہین ہو سکتا ہی پس ہمکو کمال حیرت ہی کہ مخاطب باوقار اور دہلوی مکار اور فیض آبادی ٹاٹباقی کار نی جو لکھا ہی کہ شیعونکو اجازت دیدی کہ اس تین دنکی عرصہ مین جاہین زنا کرین الی آخرہ پس لفظ حدیث کون مضامین پر دلالت مطابقی تضمنی یا التزامی ہی چند ساعت نہ لکھی جانی کو اجازت فعل قبیح پر کونسی دلالت ہی جہان کسیطرح کی دلالت اباحت پر نہین ہی وہان یہ شور وغل مچاتا اور جہان الفاظ صریحہ اباحت ہین اوس سے چشم پوشی کرتا بلکہ اوسکو فخریہ بیان کرتا چنانچہ حضرت مخاطب نی جلد اول مین تحت آیہ نجیم لولا کتاب من اللہ کی بیان مرفوع القلمی اہل بدر مین کہا ہی کہ خدا نی اونکو اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم کہکر مرفوع القلم کر دیا پس حدیث عید شقی عمر مین کوئی لفظ اعملوا ما شئتم کی نص صریح اوپر اجازت عامہ تامہ تمام عمر کی جملہ قبائح اعمال و شنائع افعال کی لیے نہین ہی اب عنقا مضامین مخاطب باکین از قسم زنا و لواطہ و شرب خمر و فجور با امہات و بنات بخیر بسبب اعملوا ما شئتم مین آ کر آیا یہ قبیح تر ہی جو تمام عمر کی لیے نہین صریح ثابت ہی یا اباحت تین دن عید قتل عمر کی جو لفظ حدیث سی کسی دلالت سی ثابت ہی نہین ہے و علی التنزل شیعہ کہتے ہین

کہ اگر شیعون کو تین دن کی اجازت زنا کرنیکی زنان سنیہ سے بقول تمہارے ملی ہو تو حضرت
عمر اور ابوبکر کو تمام عمر کی اجازت اعملوا ماشئتم سے بکر اولادی پیدا کرنے کی ملی ہو آپ کو
ابوبکر و عمر کی قسم ہے کہ کسی ہندو و نصرانی و یہودی سے پوچھیے کہ آپ کی بات بری لگی
ہے کہ ہماری بات آپکی جد فاسد شاہ جی دہلوی نے بھی بہت اس مقام پر داد بیداد
مچائی ہو اور ایک جہان کی خاک اپنے سر پر اوڑائی ہو اور ہمارے علمانے تردیدات
تحفہ مسروقہ مین جوابات تحقیقی و الزامی دندان شکن دئے ہین اور ہم الزاماً فقط ایک
حدیث پر اکتفا کرتے ہین صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین ہو صیام یوم عرفہ یکفر السنۃ
التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ و فی اخری السنۃ الماضیۃ والباقیۃ یعنی روزۂ
روز عرفہ موجب معافی گناہان سال گذشتہ و آیندہ ہو پس بنا بر فہم گروجی دہلوی اور انکے
چیلونکی جب فقط تین دن کا نہ لکھا جانا موجب اباحت ہر گناہ ہو تو تین سو ساٹھ دن کی
معافی کل جرائم بدرجہ اولی موجب اباحت ہر گناہ ہو گی بلکہ ساٹھ سنہ آیندہ کے گذشتہ
کی اباحت بھی نکل آتی ہے کہ جو جی چاہو کرے غایت الامر یہ کہ ایک روزہ عرفہ کو رکھلینا
پڑیگا بلکہ اگر عمر بھر روزہ عرفہ کا رکھ لیا کریگا تو عمر بھر کے لئے بھی سب گناہونکی اباحت ہو جائیگی
پس ہم امیدوار ہین کہ اس عمر بھر کے اباحت سے تین دن شیعون کو حضرات اہل سنت
عنایت فرمادین کہ زنان سنیہ کے ساتھ آیہ فما استمتعتم پر عمل کرین گو بمقتضاے فرمودہ عمری
انا احرمہا کہ یہ فعل حرام ہو گا مگر شیعہ ایک روزہ عرفہ کا رکھکر اوسکی راہ اباحت نکال لینگے
قولہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین **اقول** حضرات اہلسنت نے جب ایک روزہ
روز عرفہ رکھلیا تو اب تین سو ساٹھ دن تک چاہین زنان کرین چاہین شراب پئین اور
سور کے کباب نوش فرمادین چاہین مسجدین گرادین کعبہ کو ڈھادین چاہین بسنت عثمانی
قران جلادین جو دل چاہے کرین سب معاف نہ کوئی پوچھنے والا ہے نہ بتلانیوالا کرم کاتبین
معزول لکھنا پڑھنا فضول دفتر آیندہ دریا برد دفتر سال گزشتہ بھی گاؤ خورد پس ایسی

حالت مین بھی اپنی خواہشین اپنے محرمات سے پورے نکرین تو کب کرینگی اس سے
کہ خدا نے تو سال بھر کے گناہونکی یکقلم معافی ہی کردی ہے اب آخرت کا تو کچھ ڈر ہی نہین
باقی رہا دنیا مین حاکم شرع کا ڈر کہ حد جاری ہوگی اوس سے نجات کی بھی سبیل بعنایات
امام اعظم جلیل کوفی بہت سہل ہے کہ آمنت باللہ کہکر اپنی مان بہن سے نکاح کر لے
تو حد زنا ان ساقط ہوجائیگی اب تو بے باک از محاسبۂ دنیا و آخرت پاک گھر بیٹھے بیٹھے گھر والیوںسے
مزے لوٹے دبجوسیت پابندی شریعت سے چھوٹی خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے
دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر قدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ
سے کسقدر دور کرکے مجوسیت کے طریقہ پر لگایا ہے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب
ہے کہ جس سے شیطان لعین بچاتا ہے اور زردشت بھی شرماتا ہے کہ اوسکو بھی نسوجھی جو
امام اعظم سنیان کو سوجھی اور غوث الاعظم سنیان کو بھی کیا کم سوجھی فقط روزہ روز عاشورہ
مین ساٹھ سال کے قائم اللیل و صائم النہار کا ثواب اور دس ہزار ملائکہ اور دس ہزار شہدا
اور دس ہزار حاجی اور دس ہزار معتمر کا ثواب ملجاتا ہے دیکھو کہ بیچاری نمازی برسون
نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزہ رکھنے والے ۳۰ دن تک گرمیون کے دنون مین بھوک پیاس
کی تکلیفین اوٹھائین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ تک پہنچین اور
حج کرین تب بھی عشر عشیر ثواب صائم روز عاشورا کے مستحق نہ ٹھہرین اور سنی بھائی کنجڑی
اور قصائی گھر بیٹھے بیٹھے اپنے امام اعظم کے فتوی سے گھر والیوان سے آمنت باللہ کہکر
زنا کرین اور اونہین کے فتوی سے شراب نبیذی پئین اور گیارھوین ربیع الثانی کی تاریخ
پیر دستگیر کی گلگر کا بھرین اور اپنے پیرون کے نام فاتحہ دیکر لڈو پیڑے نوش کرین اور
روز عاشور کو کہ بقول بیضاوی آسمان و زمین روئے بحکم اپنے ولی کھنگر کے عید کرین اور
آپسمین سے گلے ملین تو سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا ظلم ہے شاید اسی سبب سے
خدا کا ظلم اپنے اصول دین سے جانتے ہین اگر ایمان اسی کا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین

کہ اونکی روز شہادت عید کرین تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن
اور سب اولیا کرولی ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو واے اونکے حال پر کہ ولی انسیت لعنت پر ولی ا

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

اس روایت کی اگر صحت تسلیم کیجاوے تو ضرور یہ امر بھی ماننا پڑیگا کہ پیغمبر صاحب بھی تقیہ فرماتے اور
دے بھی کافرون بلکہ یارون سے ڈرتے تھے اور خوف کے سبب سے جو کچھ [illegible] فرماتے
تھے اسلیے کہ اگر خوف نہوتا تو ایسے دشمن خدا اور رسول کو جلیسے کہ حضرت عمر [illegible]
اور جنکی موت کی تاریخ کو عید اور جمعہ سے افضل جانتے تھے اور جنکو فرعون [illegible] کہتے تھے
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لیے اون کو اپنا مصاحب بناتے اور کس واسطے اونسے
ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے کسی آدمی کی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ پیغمبر صاحب
جنکا کام خلق کی ہدایت تھا اور احکام الٰہی کا پہنچانا جن کے اوپر فرض تھا اور امت کو
نیک بد پر آگاہ کر دینا جنکے اوپر لازم تھا وہ بھی تقیہ کرتے ہون اور خوف جان کے سبب
سے عمر کا نام بھی نہ لے سکتے ہون اور باوجود اسکے کہ ان کو انکے دین کا دشمن جانتے تھے اونکو
اپنی صحبت سے نہ نکالا اور علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نہ فرمایا اور لوگون کو
دھوکے مین رکھا بلکہ برملا کہنا اور لوگون سے علانیہ اونکے نفاق و کفر کا حال ظاہر کرنا
بیکطرف اپنے گھر مین بھی پوچھنیوالے سے اونکا نام نہ لیا اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر
رکھکر گول گول بات فرمائی اسی واسطے حذیفہ صحابی سے سب حال تو حضرت نے فرما دیا
لیکن نام عمر کا نہ لیا بلکہ اونکے پوچھنے پر بھی جواب صاف ندیا اور فقط اونکی صفات بیان
کرکے فرمایا اگر اونکا نام حذیفہ سے کہدیا ہو تو اوسکے ساتھ ہی سکوت کی بھی نصیحت کردی ہو
تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام بدنام کرتے ہین اور پیغمبر خدا پر ایسی تہمت لگاتے
ہین اور خدا و رسول سے کچھ نہین شرماتے خانہ خراب ہو تقیہ کا جس سے کسی کو محفوظ نہین
جانتے اور پیغمبر صاحب پر بھی اوس کا افترا کرتے ہین حالانکہ خود اونکے علما کا اقرار ہے کہ پیغمبر صاحب

تقیہ کرتے تھے بلکہ وہ تقیہ سے ممنوع تھے چنانچہ ہم بحث تقیہ مین اسکا ذکر کرینگے اور حقیقت ہین
اگر پیغمبر صاحب بھی تقیہ کرتے ہوتے اور وہ کافرون سے ڈرتے رہتے اور جو بات سچ ہی
اُسکو زبان پر نلاتے تو دین کیونکر جاری ہوتا اور مذہب اسلام کیونکر پھیلتا اور لوگون کو
حضرت کی صداقت پر کسطرح یقین رہتا پس جب کہ پیغمبر خدا نے ابتدائی نبوت مین تقیہ
نکیا اور باوجود تکلیف اوٹھانیکے کفار کے ہاتھ سے اونکی کفر کی برائی اور اونکی بتون کی ہجو کو
ترک نکیا اور سب طرح کے صدمون کو صرف اسی بات پر گوارا فرمایا اور بعد ہجرت کے اور
شروع ہونے جہاد کے کفار و منافقین کو قتل کیا اور جو واجب القتل معلوم ہوا اوس کے
خون کو ہدر کیا اور اون کے نام لیکر لوگون کو اونکی قتل پر امادہ کیا اور حضرت عمر کو باوجود
جاننے اس امر کے کہ اون سے بڑھکر کوئی کافر اور منافق نہین ہے اور اون سے زیادہ کوئی
دشمن خدا اور رسول نہین ہے کبھی اپنی آغوش سے جدا نکیا اور سوائے تعریف کے کبھی
اونکی برائی کا کلمہ بھی زبان مبارک پر نہ لائے تو ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا خوف ہوگا
اور حضرت سے زیادہ تقیہ کون کریگا مین اس مقام پر چند اشعار حملہ حیدریہ کے لکھتا ہون جس سے
معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کفار کی برائیون کے ظاہر کرنے اور اونکی معبودون اور بتونکی ہجو
کرنے مین کچھ کسی کا خیال نکرتے تھے اور ہرچند کوئی سمجھاتا اوس سے باز نہ آتے تھے کا قیل

بفرمود اگر قوم از آسمان + بیارند خورشید را ترجمان + گذارند بر دست من ہدیہ وار
نہ بندم لب از امر پروردگار + بجز طعن اصنام و وصف اله + بجز لعن آبائے گم کردہ راہ +
زمن قوم حرف دگر نشنوند + اگر نیک دانند اگر بد برند + اور پھر بھی مولف آیندہ پیغمبر صاحب
کی اظہار دعوت مین لکھتا ہے بدعوت شد امادہ ترا ز نخست + کمر بستہ در کار خود تر نخست
نیاسود یکدم ز ارشاد خلق + نہ تنگ آمد از جور و بیداد خلق + بصبح و بشام و بروز و شب
نمودے بحق قوم خود را طلب + نہ از طعن اصنام بستی زبان + نہ از لعن بر زمرہ کافران
نمودی از ان ناکسان احتراز + نمودی ازان آشکارا نماز + چو در شان قومی شقاوت نشان + در احوال

آبائے آن گمرہان + زنزد خدائے جہان آفرین + بسوئے نبی جبرئیل آمین +
رسانیدی آیات قہر و عقاب + بخواندی بر ایشان نبی بے حجاب + شدی خون
ازین غم دل مشرکان + فتادی ازان غصہ آتش بجان + تلافی نمودندی آن اشقیاء
بدست و زبان باشہ انبیاء + ولیکن بتائید یزدان پاک + نبی را از ایشان نبد ہیچ باک +
بد انسان کہ در کار خود بود بود + خدائے جہان را چنان می ستود + اے حضرات شیعہ
پیغمبر صاحب کے وعظ و ارشاد پر غور کرو اور تبلیغ دعوت پر خیال کرو اور سوچو کہ ابتدائے
زمانہ نبوت مین جب نہ کوئی یار تھا نہ مددگار نہ فوج تھی نہ لشکر چھوٹی چھوٹی باتون مین
تو پیغمبر صاحب اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اور جس قوم اور جس شخص کی برائی اور
کفر مین جبرئیل پیام خدا کا لاوین اوسکو صاف صاف کہدین اور اخیر زمانہ مین جب
کہ ہزارون شخص مسلمان اور لاکھون آدمی مطیع موجود ہون اور سلاطین اور بادشاہان
زمین بھی خائف اور ترسان ہون اوسوقت پیغمبر خدا حضرت عمر سے اس قدر ڈرین کہ باوجود
اونکے نفاق اور کفر کے اسکا ذکر بھی کسی سے نہ فرماوین اور سوائے حذیفہ کے وہ بھی گھر مین
بیٹھکر کسی سے کچھ ارشاد نکرین بلکہ لوگون سے کہنا کیسا خود عمر کو کبھی اپنے پاس سے
جدا نکرین اور ہمیشہ اونسے صلاح و مشورہ لیتے رہین اور جنکے حق مین خدا نے وشاورہم
فی الامر فرمایا ہو اُن مین حضرت کو داخل کرین اگر کوئی شیعہ یہ کہے کہ خدا کا حکم
نہتھا کہ اظہار کیا جائے تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو جو عمر سے ڈرتا تھا اور جو ایسی
بڑی بات کو صرف ایک آدمی کے خوف سے ظاہر نکر سکتا تھا اور پیغمبر صاحب کو اوسپر خاموش رہنیکے لئے
تاکید فرماتا تھا اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ پیغمبر خدا نے یہ خیال کر کے کہ لوگ نہ مانینگے بلکہ اونکو کفر و نفاق
ظاہر کرنے سے سب لوگ پھر جاوینگے اسکا علانیہ ذکر نہین کیا تو اس بات کو ہم نہین مانتے اسلئے
کہ پیغمبر صاحب کا کام تھا ہر ایک امر کا ظاہر کر دینا باقی ماننا نہ ماننا امت کو اختیار تھا اگر
پیغمبر خدا حضرت عمر کے کفر و نفاق کو ظاہر کر دیتے اور سب کو اوسپر آگاہ فرما دیتے تو حضرت کی

حجت تو ختم ہو جاتی اور اگر کوئی نہ مانتا تو اوسکا قصور ثابت ہوتا یہ فضائل جو روز قتل حضرت عمر
کے پیغمبر خدا نے حذیفہ سے بیان کئے ایسے تھے کہ حضرت کو لازم تھا کہ تمام مسلمانون کو جمع کرتے اور
خم غدیر کے خطبہ کی طرح منبر پر چڑھکر حضرت عمر کا ہاتھ پکڑکر اوسکا خطبہ پڑھتے اور سب لوگونکو
اگاہ کرتے کہ یہ عمر جو میرے پاس ہے کافر اور منافق ہے اور فرعون میری اہلبیت کا ہے اسکو خوب پہچان رکھو
یہ میری اہلبیت پر ظلم کریگا تازیانہ جور وستم ہاتھ مین لیگا حق میرے بھائی علی کا غصب کریگا اسکے
مرنے کے دن یہ فضیلتین خدا بیان کرتا ہے اور اگر حضرت ایسا کرتے تو حق رسالت ادا کرتے سبحان اللہ
پیغمبر صاحب ذرا سی بات کو تو علانیہ بیان کر دین اور ایک ادنی منافق کے واسطے
خدا آیتین نازل کرکے اونکو مشتہر اور بدنام کرے اور حضرت عمر سے منافق کے لئے ونعوذ باللہ
منہ نہ خدا کوئی آیت نازل کرے نہ پیغمبر صاحب کچھ زبان سے فرماوین افسوس ایسی
سمجھ پر اور تف ایسی عقیدہ پر کہ جسکے نہ اصول درست ہین نہ فروع ہ نے فروعت

محکم آمدہ اصول ✤ شرم بادت از خدا و از رسول ✤

لقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواز تقیہ مقامات تقیہ مین با آیات و روایات معتبرہ اہلسنت ہمنے پیشتر اس سے ثابت
کیا اور عدم جواز تقیہ غیر مقامات تقیہ مین بھی عقلاً ونقلاً ثابت ہے اور پیغمبر اور غیر پیغمبر کوئی اس سے
مستثنی نہین اور بالخصوص پیغمبرون کے لئے احکام تبلیغی مین اور قبل اتمام حجت تقیہ جائز
نہین ہے کما ثبت فی مقامہ اگرچہ نوبت جان جانے کی پہنچے جیسے بعض انبیا کہ بمجرد اظہار دعوت
قتل ہوئے اور چونکہ محکوم من اللہ اوسی کے تھے پس اوس قتل ہونے کو وہ لوگ موجب حیات
ابدی سمجھے جیسے عامہ مومنین کو مواقع جہاد مین اپنے تئین معرض تلف مین ڈالنا واجب ہے اور
مثل حضرات ثلثہ کو فرار بنص من اللہ موجب غضب خداوند قہار ہے لیکن جن مقامات
مین خدا نے حکم جان دینے کا نہین فرمایا ہے وہان لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور الا
ان تتقوا منہم تقاۃ پر عمل نکرنا کمال حماقت حضرات اہلسنت کی ہے اور تقیہ حضرتکا

کتب اہلسنت سی ثابت ہی بیضاوی مین تیس برس تک حضرت موسی کا فرعون کے پاس
بتقیہ رہنا منصوص ہی حضرت ابراہیم کا کذبات ثلثہ بتقیہ کہنا بھی روایات صحاح اہلسنت
مین موجود ہی اور جناب رسولخدا کا تقیہ کفار سی حضرت ابوبکر کی پرانی جوتیان ابن ربیعہ کے
کھانے سے اور آنحضرت کی سکوت زمانے سے اور استتار فی الغار عند تعاقب الکفار سی ثابت
ہی اور تقیہ آنحضرت کا مسلمانون سی حدیث لولا قومک حدیث العھد بالجاہلیۃ
لہدمت البیت سی ثابت ہی اور پیغمبر کے اخفاء راز الی بعض الازواج سے ثابت ہی
اگر تقیہ نتھا تو ذکر خلافت ابوبکر و عمر ولو غضبا علانیہ کیون نکیا اور جبکہ عائشہ و حفصہ نے ظاہر کردیا
تو اون سے اسقدر خفا کیون ہوئے اور حفصہ کو طلاق کیون دی کما فی البیضاوی
اور دی تو رجعی کیون دی باین کیون نہ دیا پس اگر کوئی کہے کہ یہ سب باتین بمراعات
مصلحت وقت تھین نہ از راہ تقیہ تو ہم کہین گے کہ حضرت عمر کو مثل جملہ منافقین کے
اپنی صحبت مین رکھنا اور مال غنیمت و زکوۃ مثل مولفۃ القلوب کفار کے اونکو دینا اور اونکی
ایذاؤن پر متحمل ہوجانا اور راونکی اسم سامی کو مثل نام نامی دیگر منافقین چھپانا یہ سب
بمصلحت وقت تھا تعجب ہی کہ خدا نے قران مین کہ جسکی شان مین لا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین فرمایا ہر خشک و تر کا ذکر کیا مگر بجز صفات کے کہ یوذون اللہ ورسولہ
ولعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ کے ایک منافق کا نام بھی بیان نکردیا حالانکہ کام خدا و رسول کا
ہدایت اور نیک و بد پر دلالت تھی خواہ کوئی مانے یا نہ مانے پس چاہیے تھا کہ سورہ منافقین
مین ایک ایک کا نام ذکر کرکے پیغمبر کو حکم فرماتا کہ سوز مینہ کا منبر بناوین اور مثل روز غدیر جنگل
مین نہین بلکہ گھر مین اوسپر جاکر بتفصیل نام و نسب کہ جسمین دھوکا نہو جاوے کل منافقین
و مرتدین کی تصریح فرماوین کہ بعد میرے فلان بن فلان بن فلان اسطرح سی نفاق
ظاہر کریگا اور فلان بن فلان یون مرتد ہوجائیگا اور حضرت عمر کا پیٹ چاک کرائیگا اور
حضرت عثمان کی ٹانگ کتوا کو کھا [illegible]

ساتھ ہوکر میرے وصی سے لڑینگا گھر مین چپکے سے کہدیا کہ کتے حواب کے ایک
کتیا کو دیکھکر بھونکینگی وایاک ان تکونی یا حمیرا لیکن اس چپکے سے کہنے مین تو کچھ بھی
ہدایت نہ ہوئی بلکہ ضلالت پر دلالت ہوئی لازم تھا کہ اس بات کو مجمع عام مین
ازدحام انام مین بے للو کو اپنے اونٹ پر چڑہاکر اور اونکی صورت زیبا سب کو
دکھاکر کہین کہ یارو پہچان لو دیکھ بھال لو دہوکھا نکھانا یہی بی للو اٹھارہ ہزار مسلمانکو
قتل کراکے توبہ کرینگی کہ اسکی تو مشتاق ہین کہ ایذاے رسول با فشاے راز خدا
ورسول کرکے فوراً توبہ کرلی تھی ؎ شکستن و ہر بار کردن وضو ٭ انہین کا کام
ہے بالجملہ یہ سب گفتگو بنا بر صوابدید راے حضرت مخاطب ہی جو خدا ورسول
کے افعال پر معترض اور ہر جگہ تقیہ کے معترض ہین پس چاہئے تھا کہ ایسے خدا ورسول کو
سلام کرین عیسی مسیح خدا کا بیٹا پکارین لیکن اوسمین بھی سولی پر چڑھنے کی بدانتظامی
دیکھکر سب کو سلام کیا اور اشعر سے سید نیچری نے خوب کیا ؎ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ تف برین بے ایمانی
ونامسلمانی حیف ہی حضرات اہلسنت ہی کہ ایسے لغو گو کی لغویات کو پسند کرین
اور اوس پر خورسند رہین اور باعانت چند ہرزہ کار بار بار اوسکو چھپائین **قولہ**
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اونکو اپنا مصاحب بناتے **اقول** حقیقت مین
یہ غلطی پیغمبر سے ہوئی بلکہ خداے پیغمبر سے ہوئی کہ ایسے شخص کو پیغمبر کیا کہ انتظام
خداوندی پر عمل کرتا تھا اور انتظام نیچری مین اوسکو کچھ بھی دخل نتھا کاش حضرت
مخاطب کو پیغمبری دے ہوتے کہ غیر ملت اسلام کو دفعتًا بیخ دین سے کھود کر پھینک دیتے
سلطنت فرانس ولندن رہتی نہ روس وجرمن کیا بے انتظامی ہی کہ جو منافق اظہار
نفاق کرین اور تقسیم غنائم مین اونحضرت کو جابر و ظالم کہین اور اعدل یا محمد فانک
لم تعدل پکارین اور وہ حضرت اونکے جواب مین ویلک ان لم اعدل فمن یعدل تک

اکتفا کرین اور حضرت عمر ایسے جری و بہادر کہ بعد کہ اتالیقی پیغمبر ہر بات مین اونکو
در غور تھا جب اونین سے کسیکے قتل پر مستعد ہون تو فرماوین کہ دعہ لیلا یقول
الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اس سے درگزر کر تا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین اور یہ نہ مریگا یہانتک کہ اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے
نکلین کہ جنکے قران زبانون پر رہے اور حلق سے نیچے نہ اوترے کما فی صحیح البخاری اور
صحیح مسلم مین ہے کہ وہ منافقین جنکی شان مین خدا کہتا ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ
لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی وہ اشقیا کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ پھر کر جاوینگے
تو اعز اذل کو مدینہ سے نکالدیگا اور جب حضرت عمر بمقتضائے اوس جرات کے
جو اونکی طینت مین مخمر تھے مستعد قتل ہوتے ہین تو وہ حضرت فرماتے ہین دعہ
لا یتحدث الناس ان محمداً یقتل اصحابہ پس اون اشقیا کے فتنہ و فساد کا
خوف اون حضرت کو دل مین ایسا جما ہوا تھا کہ باوجود ایسے ایسے سخت زبانونکے
پھر بھی حضرت صبر کرتے تھے اور نہ اونسے کچھ کہتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس سے نکالدیتے تھے
بلکہ وہ ... اونکو بھی قصد سزا دہی سے باز رکھتے تھے چنانچہ امام نووی شرح مین اس
حدیث کے فرماتے ہین کہ اس حدیث مین دلالت ہے اونحضرت کے حلم و بردباری پر و فیہ
ترک بعض الامور المختارۃ الصبر علی بعض المفاسد خوفا من ان یترتب
علی ذلک مفسدۃ اعظم منہ وکان ینالف ویصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین و
غیرھم لتقوی شوکۃ المسلمین و تتمکن الایمان قلوب المؤلفۃ و یرغب غیرھم فی الاسلام
وکان یعطیھم الاموال الجزیلۃ لذلک ولم یقتل المنافقین لھذا المعنی الی ان قال ولانھم
کانوا معدودین فی اصحابہ ویجاھدون معہ اما حمیۃ واما لطلب الدنیا او عصبیۃ لمن معہ
من عشایرھم انتہی محصل یہ کہ اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ جناب رسول خدا
بعض امور پسندیدہ کو ترک کرتے تھے اور صبر کرتے تھے بعض مفاسد پر بسبب خوف

اس بات سے کہ اگر اوس مفسدہ کو دفع کرینگے تو اوس سے کوئی عظیم تر مفسدہ میں پڑینگے
اور تھے وہ حضرت کہ تالیف قلوب منافقین وکفار کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اوپر جفائے
اعراب اور منافقین صحابہ کے تاکہ قوت ہو شوکت مسلمین کو اور جگہ پکڑے ایمان دلونمین
مولفۃ القلوب کو اور رغبت کرین غیر مسلمین طرف اسلام کے اور دیتے تھے اموال جزیلہ
اونکو اسی لئے اور اسیکے لیئے اونحضرت نے منافقین کو قتل نکیا یعنی جو ن بظاہر مسلمان
اور اصحاب سے تھے جب وہی قتل کئے جاتے تو اسلام سے لوگ متنفر ہونگے اس لئے کہ یہ منافقین
اونحضرت کی اصحاب میں شمار کئے جاتے تھے اور اونحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے
یا بحمیت جاہلیت یا بخواہش مال دنیا یا بتعصب قوم وقبیلہ جنکے ہمراہ تھے انتھی لیکن جب
جناب رسولخدا نے بخوف فتنہ وفساد چھوٹے چھوٹے منافقونکو نہ مارا نہ نکالا تو حضرت عمر
ایسے بڑے بڑے منافقون سے تو بدرجہ کمال اونکے فتنہ وفساد سے ڈرتے ہونگے پھر
اونکو کیونکر مارتے اور نکالتے اور باوجود اس خاطرداری اور اموال جزیلہ لینے کے پھر بھی
یہ لوگ کورنمکی اور نمک حرامی سے باز نہ آتے تھے چنانچہ خود جناب باری فرماتا ہے
قد قلبوا لك الامور قولہ اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے اقول توجیہات
شاورھم فی الامر جیساکہ مفسرین اہلسنت نے کی ہے بالتفصیل جلد اول مین گزرین
کہ منجملہ اوسکے یہ ہے کہ یہ مشورہ کرنا اعقل الناس کا واسطے ادراک خبث سریرت وحسن
طویت منافقین اور مخلصین کے تھا وقد مر فتذکر قولہ اور جان بوجھ کر اونکو اپنی صحبت
سے نہ نکالا اقول آپکی راے مین تو اون اشقیا کو نہ مارنا اور نہ نکالنا بیشک طریقہ
ہدایت کی خلاف ہے لیکن راے امام نووی مین یہ عین طریقہ ہدایت الی الاسلام
تھا کما بینا انفا اب حضرات اہلسنت کو اختیار ہے کہ چاہین آپکی راے نیچری پسند
کرین اور کہین کہ البتہ پیغمبر سے یہ زلت ہوئی اور چاہین راے امام نووی اشعری کو پسند
کرین لیکن ہمارا اوکہین نہین جاتا یعنی عمر ایسے منافقونکا نفاق مخفی ہم پر ظاہر ہوجاتا ہے

قولہ علانیہ لوگون پر اونکی کفر و نفاق کا حال ظاہر فرمایا اقول اگر کسی منافق کا
نام لیکر علانیہ اوسکے کفر و نفاق کو خدا اپنی کتاب مین بطور صریح محکم ہر شیخ و شاب
مین ظاہر فرمایا ہوتا تو عمر کے بھی نام نامی اور اسم گرامی کو علی رؤس الاشہاد ظاہر
فرماتا اور جب چھوٹے چھوٹے منافقون کے نفاق کو چھپایا اور علانیہ نہ کیا تو بڑے منافق
کے نفاق کو بدرجہ اولی چھپانا تھا قولہ اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر
اقول ارے دیوار آنحضرت ہم گوش گھر کے گوشون ہی میں رہتے تھے جن کو شوئین
عائشہ و حفصہ مثل مار و عقرب کردم گوشون سے تھین کہ افشاے اسرار رسول اللہ مین
مشتاق نہین جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسکے اوپر آیہ وافی ھمآیہ واذ اسر النبی الی بعض
ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ پس اگر دیوار ہم گوش دارد کے مضمون کو پیش نظر
رکھا تو نہایت بجا اور درست کیا قولہ اور اونکی صفات بیان کرکے سکوت فرمایا
اقول خدا نے بھی منافقین کی فقط صفات ہی بیان کرکے سکوت فرمایا اونمین کا
نام بھی نہ بیان فرمایا قولہ اگر اونکا نام بھی حذیفہ سے کہدیا ہو اقول ہان حذیفہ
سے بہت سے منافقون کے نام کہدے تھے بلکہ اونکی صورت منحوسہ متجسمہ لیلۃ العقبہ مین
دکھادی تھی اسی سے صاحب سر رسول اللہ کہی جاتی تھی اور اگر سکوت کی نصیحت
نہین کی تھی تو جب حضرت عمر اونسے پوچھتے تھے کہ کیا میرا بھی نام آنحضرت نے منافقین مین
کیا ہے لما قال بہ الغزالی فی بیان فضیلۃ ہضم لنفسہ تو کیون نہین بتلادیتے تھے قولہ تعجب
ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام اقول تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ جسے
وہ شیعونکی مسلمانی سے بلبلا کے اور سنیونکی مسلمانی کی طرف رخ لائے کیسی کیسی
تہمتین پیغمبر خدا پر لگاتے ہین کہ وہ حضرت جورو کو کندھے پر سوار ناچ دکھاتے ہین اور
حضرت عمر سے شیطان اور شیطانہ کو بھگاتے ہین اور پھر بھی خدا و رسول سے کچھ نہین
شرماتے قولہ خانہ خراب ہو تقیہ کا اقول خانہ خراب ہو پر خطاب کا اور اوسکے

اشیاع اور احزاب کا اور اتباع و اذناب کا کہ جنکے نفاق کے سبب سے پیغمبر اور امام اور
مومنین خوش انجام کو حاجت تقیہ ہوئی قولہ حالانکہ خود وہ علما اقرار کرتے ہین
اقول علما اقرار کرتے ہین کہ جو محل تقیہ کا نہین یعنی تبلیغ رسالت و اتمام حجت وہان
تقیہ نکرتے تھے نہ یہ کہ مطلق تقیہ نکرتے تھے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ بحث تقیہ مین اسکا
ذکر کرینگے اقول ہذا وعد مکذوب قولہ تو دین کیونکر جاری ہوتا اقول دین و مذہب
کا جاری ہونا اور پہنچنا تبلیغ رسالت اور اتمام حجت پر موقوف ہے نہ محل تقیہ مین
تقیہ کرنے پر فالمصدر الی القدیم لا یکادون یفقہون قولا قولہ صداقت پر کسطرح
یقین ہوتا اقول یقین صداقت پیغمبر باثبات معجزات قاہرہ و دلائل باہرہ تھا
کہ اتمام حجت اوسی سے ہوتا تھا نہ ترک تقیہ مطلقا ولو بعد اتمام الحجۃ قولہ ابتداے
نبوت مین تقیہ کیا اقول ہو جہ محل تقیہ کے تھے ابتدا مین سب سے زیادہ تقیہ کیا
ورنہ تکلیم ولی دین کیلئے کہتے حضرت ابوبکر کی برائی جو شیطان ابن ربیعہ کی کھائی پر
سکوت کیون فرماتے غار ثور و غار حرا مین اپنے تئین کیون چھپاتے خانہ زید ابن ارقم مین کئی دن
کیون چھپے رہتے اور کیونکر یہ سب مصلحت وقت تھا نہ تقیہ کیونکہ مصلحت وقت ہی
ہوتا ہے اور جب مصلحت وقت نہو تو اوس جگہ تقیہ بھی جائز نہین قولہ باوجود تکلیف
اوٹھانے کے کفار کے ہاتھ سے اور کفر کے نہ جانے کے اور اوکی ہجو کرنے کے ہجو ترک کیا اقول
کیونکر ترک کرتے کہ اسی سے تو آپ کھڑے تھے اگر بخوف جان جانیکی اور تکلیف اوٹھانیکی
ترک کرتے تو تبلیغ رسالت کیونکر ہوتی ہم اوپر بیان کیا کہ تبلیغ رسالت مین اور
اتمام حجت مین تقیہ جائز نہین اگرچہ نفوس مقدسہ [illegible] بجان پہنچے جیسا کہ حنظلہ پیغمبر
کے ساتھ ہوا اس سے لازم نہین آتا کہ یا جائز ہو [illegible] وقت کسی امر مین نکیجائے ورنہ ترک
ہدم بنائے خانہ کعبہ بخوف اسکے کہ تم ایسے نئے مسلمان مرتد ہو جائین کیون کرتے
اور بعد ہجرت کے اور شروع جہاد کے اقول اور قبل ہجرت کے کافرون کو قتل نکیا

اور شیعون کی کتابون سے ثابت ہے کہ آپ خود اوسکے مقر ہین کہ شیعون کے نزدیک عمر سے بڑھکر
کوئی بھی کافر اور منافق نہوگا اور کافی ہے اوسکے لئے یہی حدیث حذیفہ اور مثل اوسکے سیکڑون ہین
تعجب ہے آپ سچی سچی بات فرماتے ہین کہ کبھی اونکی بہلائی کا کلمہ زبان مبارک پر نلائے ہم
بجز اسکے کہ آپ بڑے سچے ہین اور کیا کہین سے دروغے را اجرا باشد دروغے —
قولہ تقیہ کون کریگا اقول کیا محل بے محل تقیہ تقیہ غل مچا رکھا ہے جب خدا نے خود تقیہ
کیا اور سیکڑون آیتین بلکہ پورے پورے سورے منافقون کی شان مین نازل کئے اور
ایک کا نام بھی نلیا اور ذکر منافقات مین ان تتوبا فقد صغت قلوبکما کہا اور عائشہ
وحفصہ کا نام نلیا اگر یہ تقیہ تھا تو پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا اور اگر مصلحۃ تھا تو فعل پیغمبر بھی
لمصلحۃ تھا پھر احمق من الہبنقہ نے کیون شور لگا رکھا ہے قولہ چند اشعار حملہ حیدریہ کے
اقول اشعار حملہ مین ذکر اون باتونکا ہے کہ جنکے لئے پیغمبر بھیجے گئے تھے اور خدا نے پیغمبر کو اسلئے نہین بھیجا تھا کہ
اپنی امت سے کہو کہ عمر منافق ہے ابوبکر منافق ہے عثمان منافق ہے پھر اگر ثلثہ کے نفاق کو
سنیون کے معتقد اون سے مصلحۃ ظاہر نکیا اور شیعیان علی بن ابیطالب سے مثل حذیفہ وسلمان
وابوذر ظاہر کردیا تو کیا قباحت لازم آئی قولہ اپنی جان اور عزت کا خیال کرین اقول
ہر محل وموقع پر جیسا مناسب ہوتا تھا ویسا عمل فرماتے تھے اگر اسکا خیال نکرتے تو
لکم دینکم ولی دین کیون فرماتے اور حضرت ابوبکر ابن ربیعہ کی جوتیونکا تماشا اون
حضرت کو کیون دکھلاتے اور وہ حضرت گوشت خورندان سگ سمجھکے کیون سکوت
کرجاتے قولہ حضرت عمر سے اسقدر ڈرتے اقول شیعون کے سامنے تو عمر سے ڈرنیکا ذکر بھی
اسلئے کہ وہ تو نہ کو بقول سعدی مخنث اور مصداق کان افلح من استقل کا سمجھتے ہین
پھر اونسے کیون ڈرتا مگر تصریح اسماء منافقین خلاف مصلحۃ خداوندی تھی اسلئے نہ خدا نے
اونکا نام لیا نہ اوسکے رسول نے بلکہ باشارہ وکنایہ کہ ابلغ من التصریح تھا ذکر فرمایا قولہ سوا کی
حذیفہ کی اقول چونکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہے کہ حذیفہ سے جناب رسول خدا نے

اسمار منافقین کا ذکر کیا تھا اسلیے ہم بھی ذکر خدیفہ کرتے ہین ورنہ بہت سے مومنین حال
منافقین سے واقف تھے کتا لغرت المنافقین مختص علی بن ابیطالب آپ ہی کے
صحاح مین موجود ہے **قولہ** اونسے صلاح ومشورہ لیتے تھے **اقول** مکرر سہ کرر تم کر
کہان تک بکو گے ہم بھی کہتے ہین کہ امر شاد رہم واسطے کہل جاتی خبث سر یرت
منافقین کے تھا بالخصوص عمر اور اونکے اخوان کے **قولہ** اگر کوئی شیعہ کہے کہ خدا کا حکم
تھا **اقول** فقط شیعہ یہ نہین کہتے بلکہ سنی بھی کہتے ہین کہ منافقون کے نام نہ خدا نے
بیان کیے نہ پیغمبر نے بیان کیے آپ اسکے خلاف کہتے ہین تو کسی آیت کسی حدیث مین
دکھائے **قولہ** تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو **اقول** شیعونکی طرف سے بھی
سنیونکے خدا کو سلام جو دن رات خود شیطان کا کام کرتا ہے اور ہر شر کو پیدا کرتا ہے
اور ایسا ظالم ہے کہ شیطان اور اوسکے اتباع مجبورین کو جہنم مین ڈالتا ہے اور سنیون کے
پیغمبر کو بھی سلام جو جورو کو کندھے پر سے ناچ دکھلاتا ہے اور شیطان بھی اوس سے
نہین ڈرتا تھا مر حیند عمر سے ڈرتا تھا اور شیعون کا خدا نہ فرعون سے ڈرتا تھا کہ جس کو چار سو
برس دعوائے خدائی کی مہلت دی اور نہ فرعون آل محمد سے ڈرتا تھا مگر چند روز کے لیے
بمصالح وقت مہلت دی تھی کہ اول سے کافرون کا امتحان منظور تھا اور ثانی سے
سنیونکا امتحان منظور تھا **قولہ** حضرت کی حجت تو ختم ہوجاتی **اقول** لانسلم کہ حجت کا
ختم ہونا نام منافقین کے مشتہر کرنے پر موقوف تھا حجت تو روز الیوم اکملت لکم دینکم
اور انی تارک فیکم الثقلین سے ختم ہوچکی تھی مگر امثال ابوجہل اور ابولہب کے انکار سے
کچھ اتمام حجت مین فتور نہین پڑا **قولہ** اور خم غدیر کے خطبہ کیطرح **اقول** جب غدیر خم کا
خطبہ سنیونکے بکار آمد نہوا تو عمر کے نام کا خطبہ کب بکار آمد ہوتا اور باتفاق شیعہ وسنی متخلفین
جیش اسامہ سے حضرت عمر بھی تھے اور حضرت نے منبر پر چڑھکر لعن اللہ من تخلف عن جیش
اسامہ کا خطبہ پڑھا جیسا کہ ملل ونحل مین ہے سو وہ کیا بکار آمد ہوا جو حضرت عمر کے

خفیہ و نگری ہوئی ہو قولہ ایک ادنی آدمی منافق کیواسطے خدا آیتین نازل کرے
اقول جن آیتونکو آپ ادنی کے واسطے سمجھتے ہین شیعہ اونکو آپ کے اعلی کے واسطے
سمجھتے ہین لیکن کسی آیت مین نام نہ اعلی کا ہی نہ ادنی کا اگر ہم غلط کہتے ہین تو آپ کسی ادنی ہی کا
نام دکھا دیجئے اوسوقت ایکو اگر ہم اعلی کا نام نہ دکھا دین تو جو چاہی آپ فرمائے قولہ
سنے فروعت محکم آمدنی اصول اقول اصول اشعرے کی ناپختگی کا حال ایک ماتریدی
خرگیدی رازی سے پوچھئے کہ کیسے عرق ریز این لیکن تب بھی غرق عرق خجالت
ہی رہے اور فروع حنفی کے ناپختگی اونکے صاحبین مجیلین سے پوچھئے جو حیلہ سازیان
کرکے بناتے بناتے مرگئے اور کچھ بھی نہ بن پڑے ۱۲

قال المخاطب المقام ہدایہ اللہ سبل السلام

امر سوم اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور اونکی نشانیان اس دعا مین جسطرح پر
امام زین العابدین علیہ السلام نے پیغمبر خدا کے اصحاب پر درود بھیجا ہی اسی طرح پر
اونکے تابعین کے حق مین رحمت کی طلب کی ہی چنانچہ یہ الفاظ امام صاحب کے
دعا کے ہین اللھم واصل الی التابعین لھم باحسان الذین یقولون ربنا اغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزائک الذین قصدوا سمتھم وتحروا
جھتھم ومضوا علی شاکلتھم لم یثنھم ریب فی بصیرتھم ولم یختلجھم شک فی قفو
آثارھم والائتمام بھدایۃ منارھم مکاتفین وموازرین لھم یدینون بدینھم
ویھتدون بھدیھم یتفقون علیھم ولا یتھمونھم فیما ادوا الیھم کہ
خداوند اونکی تبعیت کنیوالونکو جزائے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگارا
مغفرت کر ہماری اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت
لے گئے ہین کیسے تابعین جو اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکے آثار کے پیروی کرتے
رہتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی خوبی مین

نہین ہوتا اور کیسے تابعین جو اپنا دین ویسا ہی رکھتے ہین جیسا کہ اصحاب کا تھا اور اونسے اتفاق رکھتے ہین اور اصحاب پر کچھ تہمت نہین کرتے اِن الفاظ سے صاف ظاہر ہی کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہی اور وہی سب امت سے افضل ہین اور اون کی نشانیان وہی ہین جو کہ امام علیہ السلام نے بیان کردین پس اب اسمین تو کچھ شبہہ باقی نہین رہا کہ امت محمدی مین وہی گروہ سب سے افضل ہے جو کہ اصحاب کی متابعت کرے اور وہی فرقہ اصل راہ ایمان سے ہی جو قدم بقدم صحابہ کے چلے اب یہ امر باقی رہگیا کہ وہ فرقہ جو اصحاب کی چال پر چلتا ہی کونسا ہی وہ ہی جسکا نام اہل سنت ہی یا وہ جس کا نام شیعہ ہی اور یہ امر دونون کے عقائد پر نظر کرنے سے طی ہو سکتا ہے پس سنیونکے عقیدے وہی ہین جو کہ امام نے اپنی دعامین بیان فرمائے کہ وہ اصحاب کے تابع ہین اور اصحاب کی حق مین دعاء خیر کرتے ہین اور اونکو ایمان مین سابق اور مقدم جانکر اونکے لئے رحمت طلب کرتے ہین اون کے آثار کے پیروی کرتے ہین اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعون کے عقیدے بالکل خلاف اسکے ہین وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اونپر تبرا کرتے ہین اونکو منافق اور کافر جانتے ہین اونکی پیروی کفر سمجھتے ہین اونکی خوبیون مین شک و شبہہ رکھتے ہین اور اونپر ہر طرحکی تہمتین لگاتے ہین غرض کہ جو شخص عقل و ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہی کہ اونکو اول امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے بعدہ سنیون اور شیعون کے عقیدون پر غور کرے تب انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق سنی حق پر ہین یا شیعہ تفسیر شہادت شیعونکی معتبر ترین تفسیر ہین جسکو وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین لکھا ہی ان الله اوحی الی ادم ان الله لیفیض علی کل واحد من محبی محمد و ال محمد و اصحاب محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق الله من طول الدهر الی اخرہ وکانوا کفارا لاداهم الی عاقبة محمودة وایمان بالله حتی تستحقوا به الجنة وان رجلا من یبغض ال محمد واصحابه او واحدا منهم یعذبه الله عذابا لو قسم

صلی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ خدا ئے عزوجل نے وحی کی آدم پر کہ خدا اون لوگون پر جو محبت رکھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونکی آل سے اور اونکی اصحاب سے ایسی رحمت نازل کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے اوپر تمام مخلوقات کے اول سے آخر تک تو وہ کافی ہے اور اگر سب کفار ہون تو اونکی عاقبت بھی اچھی ہوجاوے اور وہ مومن ہوجادین اور اگر کوئی آدمی دشمنی رکھیگا ساتھ آل محمد کے اور اصحاب محمد کے یا ایک سے بھی اونمین سے تو خدا اوس پر ایسا عذاب نازل کریگا کہ اگر وہ عذاب نازل ہو تمام مخلوقات پر تو وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جبکہ دعائے اصحاب مین بنظر اون صفات کے جو مذکور فقرات دعا مین ہین ہمنے ثابت کیا کہ مراد صحابہ مومنین کرام ہین نہ صحابہ منافقین لیام پس اتباع سے بھی ضرور ہے کہ مراد اتباع مومنین ہی ہون نہ اتباع منافقین پس جب امام علیہ السلام نے مومنین کے حق مین دعا کی خواہ صحابہ ہون خواہ اتباع اونکے تو آپکے منافقین صحابہ اور اونکے اتباع کو کیا ملا خصوصًا حضرات ثلثہ کو کہ شیعہ اونکو پیشوائے اہل نفاق جانتے ہین **قولہ** خداوندا اونکی تبعیت کرنیوالون کو جزائے خیر دے **اقول** یعنی نیکون کی تبعیت کرنیوالونکو جزائے نیک دے اور بدلالت مفہومی ظاہر ہے کہ بدون کے تابعین کو جزائے بدی کیونکر حضرت اگر اتباع حضرات ثلثہ مین یزید پلید کے حق مین آپ جزائے خیر پانے کی دعا کرین تو بمتابعت انکے امام غزالی کے ہوسکتا ہے لیکن اگر شیعہ بھی قائلین حضرت عمر و عثمان کے حق مین جزائے خیر پانے کی دعا کرین تو آپ برا نمانین کہ وہ لوگ بھی تو اتباع ہی سے تھے اون صحابہ کے کہ بعضے اونکے اصحاب بدر بلکہ بعضے عشرہ مبشرہ سے تھے کما مر **قولہ** بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہے **اقول** سچ ہے جیسا کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ اونکے تابعین کا ہے ویسا ہی بعد اصحاب لیام کے بھی رتبہ اونکے تابعین کا ہے ہان فرق درجات و درکات کا البتہ ہے

قولہ وہی سب امت سے افضل ہین اقول جسطرح کہ مومنین سب امت سے بہتر ہین اوسیطرح منافقین صحابہ اور اتباع اونکے سب امت سے بدترین ہین قولہ اونکی وہی نشانیان ہین اقول آپنے سنا کہ وہ نشانیان مومنین کی ہین جولڑے مرگئے جو زندہ رہے وہ مصداق منھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کے ہین لیکن منافقین فارین من الزحف جو مصداق ہین بیعت ویتقلب کی تھی مثل آیہ کہ نقضہ کرا اونکی نشانیان یہ نہین ہین جو مذکور دعا مین ہین کما عرفت بلکہ اونکی نشان دعائے روز جمعہ مین ہین کہ غاصبین خلافت اور اونکے اتباع پر لعنت الی یوم القیام ہے قولہ کہ وہ اصحاب کے تابع ہین اقول علیہ السلام کے کل مومنین کے تابع ہین بلکہ مومنین مومنین کے اور منافقین منافقین کے تابع ہین قولہ وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اقول اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ اصحاب لیام کو برا جانتے ہین اور اصحاب کرام کو اچھا جانتے ہین تو بہت اچھا کرتے ہین برونکو برا اور اچھونکو اچھا ہی جاننا چاہئے اور اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ کرام و لیام سب کو برا جانتے ہین تو جھوٹھے کے منھ مین ساری دنیا کا گوہ قولہ اونکی خوبیون مین شک و شبہہ رکھتے ہین اقول شک و شبہہ کہو ہوگا ہمکو جن صحابہ کی خیر و خوبی مین یقین ہے اونکو بہت اچھا جانتے ہین اور جن صحابہ کی کفر و نفاق مین یقین ہے اونکو بموجب حدیث صحیحین کے اوپر طریقہ جناب امیر و عباس کے کاذب و غادر و خائن واثم جانتے ہین قولہ امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے اقول ہمنے باعانت کتب لغت ہر ہر لفظ پر غور کیا تو حضرات ثلثہ کو مصداق کسی ایک لفظ کا بھی نپایا پھر بین خود خدا انصاف کیا تو شیعونکو حق پر اور سنیونکو ناحق پر پایا والحمد للہ علی ما ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ تیسرے شہادت اقول یہ شہادت تو شیعونکے لئے شہد و شکر اور سنیون کے لئے حنظل سے تلخ تر ہے اس لئے کہ بدیہی ہے کہ مراد اصحاب محمد سے صحابہ مومنین ہین نہ صحابہ منافقین کہ فی الدرک

فلا اسفل من النار ہین اور حوض کوثر پر ذات الشمال کی باتون پر گرفتار ہین اور جب رسول خدا اصحابی
اصحابی پکارتے ہین اور ملائکہ مارا لو مرتدین بنا آتے ہین تو سحقا سحقا فرما کر اونکو ٹہکارتے ہین اور بالاتفاق
اشال تمہارے وہی ذریہ جنکی احادیث فضائل سے صحاح سنیان بھرے ہوئے ہین اصحاب مومنین
سمجھے ہین اور العیاذ باللہ کسی نے انکو منافقین سے نہین کہا اور حضرت عثمان کا ان
لوگونکو گالیان دینا اور اہانت کرنا اور کوڑے لگانا اور لات جوتی سے مارنا اور
پسلیان توڑنا اور شہر بدر کرا دینا اور حضرات سنیہ کا ان لوگونکو حرف اور شورشیت
اور ذاویب سخاط حضرت عثمان کہنا جیسا کہ کتب اہل سنت سے بہتر بخوبی ہمنے لکھا
ثابت ہے پس اگر یہ کل شنایع افعال از راہ محبت تھی تو شیعو کا تبرا بھی ثلثہ سے
از راہ محبت ہو سکتا ہے اور اگر یہ سب از راہ عداوت تھا تو شیعہ لو فقط منافقین
سے بغض رکھتے ہین تمنے اور تمہارے عثمان نے تو مومنین سے بغض کیا بلکہ تمہارے
حضرت ابی بکر نے تو صحابہ مومنین کو مثل قوم مالک نویرہ بتہمت ارتداد قتل کرا ڈالا
تعجب ہے کہ شیعونکا تبرا منافقین سے بغض صحابہ پر محمول ہوتا ہے اور اپنے ثلثہ کی حرکات
ناشایستہ قتل صحابہ مومنین اور اونکی پسلیان توڑنا عین محبت صحابہ شمار کیا جاتا ہے
محبت تیری بے انصاف کا منہ کالا کہو یارو انشاء اللہ تعالے

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی شہادت اوسی تفسیر مین لکھا ہے لما بعث اللہ موسی بن عمران
واصطفاہ نجیا وفلق لہ البحر ونجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح
رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال یارب لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بہا
احدا من قبلی فہل فی انبیاءک علیک من ہو اکرم منی فقال اللہ نعم ان محمدا
افضل عندی من جمیع خلقی فقال موسی فہل فی ال الانبیاء اکرم من الی فقال
عزوجل یا موسی اما علمت ان فضل ال محمد علی ال جمیع النبیین کفضل محمد

علی جمیع المرسلین فقال یارب ان کان فضل آل محمد عندک کذالک فھل فی صحابۃ الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یاموسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی جمیع صحابۃ المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان فضل محمد وآل محمد واصحاب محمد کما وصفت فھل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیھم الغمام وانزلت علیھم المن والسلویٰ وفلقت لھم البحر فقال اللّٰہ یاموسیٰ ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ حیلکم خداوند تعالی نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنادیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یاالٰہی تونے مجھ کو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے یہان مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالی نے جواب دیا کہ اے موسیٰ تمہین معلوم نہین کہ محمد میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرون پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحاب کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحاب محمد کی تمام انبیا کے اصحاب پر اوسطرح ہے جسطرح کہ فضیلت آل محمد کی سب انبیا کی آل پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اگر فضیلت محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کی ایسی ہے جیسے کہ تونے ارشاد فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تونے بادلون کا سایہ کیا جن پر من وسلوا نازل کیا جن کے لئے دریا کو پل کردیا خداوند تعالی نے فرمایا کہ فضیلت امت محمد کی سب انبیا کی امت پر اتنی ہے جتنی کہ مجھ کو میری

خلقت پر فضیلت ہے ان دونون روایتون سے دو باتین دریافت ہوئین اول یہ کہ جو شخص
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب سے دشمنی رکھے وہ مستوجب عذاب کا ہے
اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے تمام دنیا ہلاک ہو جاوے اور جو دوستی رکھے وہ مستحق
ثواب کا ہے اور ثواب بھی کیسا کہ جس سے کفار کی عاقبت بخشی جاوے دوسرے یہ کہ
اصحاب نبی کی فضیلت اور نبیون کے اصحاب پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت پیغمبر خدا
کی آل کے اور پیغمبرون کی آل پر اور ان دونون باتون کے ثابت ہونے سے
مذہب شیعون کا باطل ہو گیا اس لیے کہ مدار انکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی اور ان کے
برا جاننے پر ہے جو شخص اصحاب سے دشمنی رکھے وہی پکا مومن ہے اور جو انکو سب کو
برا جانے وہی سچا شیعہ ہے پس ان دونون روایتون سے جسکے راوی امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور جو شیعونکے اقرار سے صحیح اور مستند روایت ہے حضرات شیعہ کو سوائے
دو امرون کے تیسرا چارہ باقی نہین رہا یا تو اصحاب کو بہتر جانین اور ان کی فضیلت
کے قائل ہون اور اون سے محبت رکھین تاکہ وہ مستحق ثواب کے ہون یا انکو برا جانین
اور اونسے دشمنی رکھین تاکہ مستوجب عذاب کے ہون لیکن حضرات شیعہ جب تک کہ اپنا
مذہب ترک نکرینگے اور سنیونکے شریک نہو جاوینگے تب تک وہ فضیلت صحابہ کے
قائل نہونگے کوئی شخص باوجود اقرار فضیلت صحابہ کے شیعہ رہ نہین سکتا تمام علماء شیعہ
عبد اللہ بن سبا کے وقت سے لیکر جناب قبلہ و کعبہ کے عصر تک اسی فکر مین مر گئے
کہ اصحاب کے معایب تلاش کرین اور اونکی برائیان ثابت کرین اور اونکے فضائل
سے انکار کرین اگر کسی کو انکار ہو تو وہ ذرا تکلیف گوارا کرے اور شیعونکی کتابونکو
اوٹھا کر دیکھے کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون کوئی صفحہ نہ پاویگا
جسمین اون پر تبرا نہو جناب مجتہد صاحب قبلہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین کہ آنکہ
احادیث فضائل صحابہ از طرق امامیہ باوجود کثرت احادیث مختلفہ در امر جزئیے

از جز نباتات اصلیہ و فرعیہ اگر تمام کتب احادیث امامیہ ورق اورقا بنیند و بہ تفحص مطالعہ
درآرند مظنون آنست کہ زیادہ از سہ چہار حدیث کہ مروی باد رست نداشتہ باشند
و ست بہم ندہد اما احادیث مثالب و معایب اینہا پس بلا اغراق اینست کہ متجاوز
از ہزار حدیث باشد ای اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اور شیعہ سے چونکو اور حضرات
شیعہ کے حال کو دیکھو کہ خود ہی اپنے اماموں کی طرف سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر
صاحب کے اصحاب کا رتبہ سب سے بڑھکر ہے اور کسی نبی کے یار اونکے درجہ کو
نہین پہنچتے اور جو اون سے محبت رکھے وہ ناجی اور جو دشمنی رکھے وہ ناری ہے
اور خود ہی یہ فرماتے ہین کہ کوئی آیت کوئی حدیث کوئی روایت اونکی تعریفات
مین نہین ہے اور جو ہے وہ بے سروپا ہے بلکہ ہزارہا احادیث اونکی برائیون مین ہین
اگر ہم ہزار برس غور کرین اور اس مشکل عقدہ کو حل کرنا چاہین مگر نہ ہماری
سمجھ اس مسئلہ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمسے کبھی یہ گرہ کھل سکتی ہے اگر حقیقت مین
ہمارے پیغمبر کے اصحاب ایسے افضل ہین کہ کسی پیغمبر کے اصحاب اونکے درجہ
تک نہین پہنچتے اور اونکی دشمنی باعث عذاب اور اونکی دوستی باعث ثواب
ہے تو چاہیے کہ قول سنیونکا درست ہو اور ایسی بزرگونکی تعریف مین اگر ہزارون
احادیث اور لاکھون روایتین منقول ہون تو بھی تھوڑے ہین اور اگر قول
شیعونکا صحیح ہے تو چاہیے کہ ایسے شخصون کی دشمنی باعث نجات اور دوستی
موجب ہلاکت ہووے لیکن درحقیقت یہ قول مجتہد صاحب کا محض غلط
اور بالکل باطل ہے اسلیے کہ خود شیعونکی کتابون سے ہزارہا احادیث اور اقوال
فضائل مین صحابہ کے ہم نکال سکتے ہین چنانچہ اسی رسالے مین ہم اپنے اس قول
کو ثابت کرینگے اور صدہا روایتین فضیلت صحابہ کی کتب شیعہ سے نکال کر مجتہد صاحب
کے مقلدین کی خدمت مین پیش کرکے قبلہ و کعبہ کے قول کی تکذیب کرینگے اگر کوی

شیعہ تعجب کریں کہ کیونکر ہمارے علمانے اصحاب کی فضیلت بیان کی ہے اور
کسطرح اونکی تعریف کی روایتون کی تصدیق کی ہے تو اس کے واسطے ہم ایک
قاعدہ مسلمہ مجتہد صاحب کو بیان کرتے ہین کہ وہ صوارم مین فرماتے ہین کہ اگرچہ
کسی اہل مذہب سے جو کہ کسی کے فضائل کا اعتقاد رکھے اوسکے معایب کے روایات کی توقع رکھنا
یا جس کسی کے وہ معایب کا معتقد ہو اوس کے فضائل کے اقرار کی امید رکھنا بیجا ہے
لیکن خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے واسطے سبکو مجبور کردیا کہ اونہون نے اصحاب کی
برائیون کو خود ہی روایت کیا چنانچہ الفاظ اوس کے یہ ہین ہر چند از اہل مذہبیکہ
روایات مطاعن سخنے کند توقع روایت فضائل ان شخص داشتن بیجاست
وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالے اتماما للحجہ قلوب مخالفین جناب امیر المومنین
چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بنابر پیش آمد وتقرب سلاطین بنی عدی وتیم
وبنی امیہ اخبار فضائل انہار السیار وضع نمودہ اند چون دروغگو را حافظہ نمی باشد
ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب اصحاب ثلثہ
واتباع الیشان راہم مذکور ساختہ اند وعلما ومحدثین الیشان ہمچنین احادیث و
اخبار را در کتب ومصنفات خود مندرج فرمودہ اند ہم اسی قاعدہ کو تسلیم کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے لیے شیعونکو مجبور کردیا کہ اونہون نے
اصحاب کی بزرگیان اور فضیلتین اپنی کتابون مین آئمہ کرام کی زبان سے روایت کین
ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن سخنے کند توقع روایات فضائل ان
شخص داشتن بیجاست وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالی اتماما
للحجہ قلوب مخالفین صحابہ کبار چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بہ ضرورت ترویج
عقائد عبد اللہ بن سبا وشیعیانش اخبار مثالب صحابہ را بسیار وضع نمودہ اند چون دروغگو
را حافظہ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز فضائل

اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند و علماء محدثین ایشان چنین احادیث
واخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ✤

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس حدیث مین بھی مثل حدیث سابق کے مراد مومنین صحابہ ہین کہ جنکو شیعہ ساری
دنیا سے افضل سمجھتے ہین اور سنّی اونکو خرفت اور شورپشت اور جاہل اور نافہم
اور بے ادب کہتے ہین اور حضرت عثمان اونکی پسلیان توڑتے ہین اور شہر بدر کرتے
ہین اور اس حدیث سے منافقین صحابہ مراد نہین ہین جنکو سنیون نے اپنا پیر بنایا ہے اور
شیعہ اونکو مصداق حدیث حوض اور آیۃ فی الدرک الاسفل من النار سمجھتے ہین قولہ مذہب
شیعونکا باطل ہوگیا **اقول** نہین صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین بلکہ ان دونون باتونکے
ثابت ہونے سے مذہب سنیون کا باطل ہوگیا لیکن امر اوّل پس اسوجہ سے کہ امثال
عمار اور ابوذر اور ابن مسعود بالاتفاق اصحاب اخیار سے تھے کہ صحاح ستہ مین جنکی احادیث
فضائل زبان نبوی سے موجود ہین اور حضرت عثمان اور اونکے اتباع نے اونسے دشمنی کی
اور مارا پیٹا اور اونکی پسلیان توڑین اور شہر بدر کیا وقد اثبتنا ذالک کلہ فیما سبق اور
جو شخص صحابۂ پیغمبر سے دشمنی کرے اگر اوسکا عذاب ساری دنیا کو ہلاک نکرے تو سنیونکو
تو بیشک ہلاک کریگا جو ایسے مرتدین کے مریدین سے ہین اور اگر فرمایئے کہ حضرت عثمان
نے یہ سب باتین محبت کی تھین نہ بعداوت تو گستاخی معاف شیعونکا تبرا بھی ہی
محبت اور دوستی کی راہ سے ہی حضور اوسکو دشمنی پر ناحق محمول فرماتے ہین لیکن امر
دوم پس اس عبارت سے جسطرح فضیلت اصحاب نکلتی ہی اوسیطرح فضیلت آل کل اصحاب پر
بھی نکلتی ہی وہو ظاہر لا ستر فیہ اور اسی پر دلالت کرتی ہی حدیث تمسک و حدیث
سفینہ و امثال ذلک کہ متفق علیہ ہین [illegible] باطل ہوا مذہب سنیونکا کہ افضل البشر بعد
رسول اللہ ابوبکر ثم عمر کما فی عقائد النسفی وغیرہ عمر قال قائل علی ہذا اللہم ابابکر ثم عمر ثم عمر ثم عمر

فہل فی ہذا من ضرر فان من غایۃ المحبۃ تکرر ما تکرر **قولہ** مدار اونکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی **اقول** وہی چھوٹی کے منہ مین گوہ مدار مذہب شیعہ صحابہ منافقین کی دشمنی اور صحابہ مومنین کی دوستی اور مدار مذہب سنیہ برعکس اسکے ہے یعنی مومنین کی دشمنی اور منافقین کی دوستی پر ہے اور خود مخاطب اقرار کرچکا ہے کہ ما بہ النزاع درمیان شیعہ وسنی صحابہ ثلثہ ہین کہ شیعہ اونکو منافق اور سنی اونکو مومن کہتے ہین پھر یہان جو فرماتے ہین کہ شیعہ وسنی کل صحابہ مین مختلف ہین کہ شیعہ سب کو برا اور سنی سبکو اچھا جانتے ہین یہ کس راہ سے ہے جز اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد **قولہ** جو شیعونکا اقرار ہے صحیح اور مستند روایت ہے **اقول** کسی ایک شیعہ کا بھی اقرار صحت اس روایت پر کسی چھوٹی ہی کتاب سے مثل مجاج السالکین شاہ عبد العزیز دہلوی کی ثابت کردیا ہوتا تب بھی کسیقدر ہم آپ کو سچا کہتے اب حضور کا لقب مبارک جز الکذب البریۃ اور کیا ہوسکتا ہے اصل یہ ہے کہ جو روایات تفسیری کہ امام حسن عسکری سے راویون نے روایت کی ہے اوسکو جمع کر کے منسوب بامام حسن عسکری کر دیا ہے اعم اس سے کہ صحاح ہون کہ ضعاف ہون احاد ہون کہ متواتر پس یہ دونون حدیثین بھی مثل دیگر احادیث کے قسم احاد سے ہین کہ اصول عقاید مین بکار آمد نہین کما مر ازانجا علاوہ برین ایمان ثلثہ کا اس سے ثبوت نہین اگر کل صحابہ مومنین اچھے ہوے تو کل صحابہ منافقین کو کیا ملا اور بالخصوص آپکے ثلثہ کو کیا ملا جنکا نفاق ہمنے آپ ہی کی کتابون سے ثابت کردیا **قولہ** کہ اصحاب کو بہتر جانین **اقول** سوائے ثلثہ واتباعہم واذنابہم کے کہ منافقین سے تھے کل اصحاب کو اچھا اور بہتر از بہتر جانتے ہین اور یقینًا مستحق ثواب ہین جسطرح کہ بیشک شیعہ اہل سنت منافقین کی دوستی سے مستحق درک الاسفل من النار ہین **قولہ** عبد اللہ ابن سبا **اقول** سابق مین گزرا کہ بقول آپکے یہ ملعون آپکا پردادا ہے اور شیعہ اوسکو مثل آپکے ثلثہ کے بیدین سمجھتے ہین **قولہ** کوی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون

معائب مین اپنی صحاح مین نقل کرتے ہو بقول حضرت عمر کہ جناب امیر و عباس اونکو بلکہ
اونکو مقدم بلکہ اونکو موخر کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور یدور الحق
مع علی حیث دار بھی صحاح مین ہی اگر کوئی سُنّی ہزار برس سوچے اور اس مشکل
عقدہ کو حل کرنا چاہئے تو ہرگز حل نہوگا اور یہ گرہ ریشمی کسیطرح کھل نہین سکتی کہ
اصحاب ثلثہ مجمع فضائل و رذائل تھا کیونکر تھی اور حضرت عمر کا صدق مستلزم اونکے
کذب کا ہی اور کذب اونکا مستلزم صدق جناب امیر اور صدق اونحضرت کا مستلزم
کذب عمر اس سے بڑھکر کیا گرہ ہوگی کہ ہزار کھولوگے مگر گویا سنگ گرہ مین پانی پڑا ہی وہ کب
کھل سکتی ہی قولہ اس عقدہ مشکل کا حل کرنا اقول حضور والا کو ایسے بلیدون کو دلون کے
نزدیک تو ذرے ذرے سی بات نہایت مشکل اور عقدہ مالاینحل ہی اسی سے شیعہ
سے اشعری اور اشعری سے نیچری ہو اب دیکھین ہمارا گرگٹ کون رنگ بدلتا ہی لیکن
پیروان حضرت مشکلکشا جنکے حق مین آپکے علاوہ لولا علی لھلک عمر فرماتے ہین اور قضیۃ
ولا اباحسن لہا مثل بتاتے ہین اور کان عمر یتعوذ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن علی
کما فی تاریخ الخلفاء وغیرہ ایسے عقدون کو عقدہ نہین سمجھتے اور جھوٹھ گرہین جانتے ہین
کہ فریب عوام کے لئے تم سے جہلا بتاتے ہین اور اپنی کج فہمی بلکہ نافہمی کا نمونہ دکھاتے ہین
دیکھو کیسی سہولت سے ہمنے تمہارا عقدہ کھولدیا کہ اقرار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ مومنین ہین اور
انکار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ منافقین ہین بلکہ بالخصوص اصحاب ثلثہ مراد ہین
کیون حضرت یہ گرہ تو آپکی بکر فکر کی کھل گئی اب حجلہ خاطر رنگین سے کوئی دوسری پیش کیجے
ہرچند آپکو کسیقدر بیچینی ہوگی اس لئے کہ آپکی تربیت خانہ مین مثل ام کلثوم دختر
ابی بکر مخطوبہ عمر کی بناز و نعم پلی ہوگی کما فی تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری قولہم اسی
قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین الی قولہ باز فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور
ساختہ اند اقول تسلیم قاعدہ اور تقلیب تقریب جب صحیح ہوتی کہ کوئی چھوٹی سی بھی

حدیث کتب علما و محدثین شیعہ سے فضائل اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع مین نقل کی ہووی
اسلیے کہ جناب مجتہد اعلی اللہ مدارجہ تو فرماتے ہین کہ صاحبان صحاح اہل سنت نے باعجاز
جناب امیر مثالب اور معائب اصحاب ثلثہ کو اپنی صحاح مین نقل کیے پس تقلیب
اسکی یہ تھی کہ آپ فرماتے کہ صاحبان صحاح شیعہ نے باعجاز اصحاب ثلثہ فضائل اصحاب ثلثہ
اپنی صحاح مین نقل کیے حالانکہ ایک حدیث کا بھی فضائل اصحاب ثلثہ سے آپنے پتا
علمائے شیعہ کی کسی غیر صحیح کتاب سے بھی نہ دیا ابتداے کتاب سے اس مقام تک اگر اپنے
بنام نامی اصحاب ثلثہ کوئی حدیث لکھی ہو تو کہدیجیے اور ہم سے پوچھیے تو حدیث قرطاس
حدیث فدک حدیث جیش آسامہ حدیث حوض حدیث کاذب و غادر و خائن اور
امثال انکے سب آپ ہی کی کتابون سے نقل کرتے ہین کہ جنکا مصداق سواے اصحاب
ثلثہ اور اونکے اتباع کے کوئی نہین ہو سکتا ہے باقی یہ دو حدیثین جو فضائل مطلق صحابہ کی
آپنے نقل کین تو کب ہم مطلق صحابہ کو برا جانتے ہین بلکہ ہم فقط اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع
کو بسبب اصحاب نفاق ہونیکے برا جانتے ہین اب آپکو لازم ہے کہ ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد یہان
اصحاب ثلثہ ہین ایسے ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد صحابۂ مومنین و منافقین سب ہین تاکہ آپکے ثلثہ بھی
اونمین داخل ہو جائین اور جب یہ آپنے ثابت نکیا تو ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ مراد آپکے ثلثہ ہین
یا کل مومنین و منافقین مراد ہین کیون نہین جائز ہے کہ مومنین صحابہ مراد ہون آپ خود
صفحہ ۴۷ مین اسی کتاب کے فرما چکے کہ امامیہ کے نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی
اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے قبول کیا ہے انتہی اور ظاہر ہے کہ علماے شیعہ نے منافقین
سے کسیکو قبول نہین کیا اور آپکے ثلثہ کو بھی اونہین سے سمجھا ہے آپکا یہ دعوی کہ باز فضائل
اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند بلا اسکا ثبوت دیجیے یا جو کاذبین کو
خدا نے کہا ہے وہ فرماے اور آپ اپنے منہ سے ثلثہ کو ہر جگہ اصحاب کبار کہتے ہین کہا کیجیے آپ کا
خصم بھی اونکو کبار کہتا ہے مگر اصحاب النار کا اور اونکے اتباع کو اونکا صغار جانتا ہے

کہ اوسی سے حضور والا بھی ہین خفا ہونگے جیسا کہ یہ اپنی اپنی سمجھ ہے ۔

قال المخاطب الفہام بداہ اللہ سبل السلام

پانچوین ستہ اور ستہ شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معانی الاخبار مین امام موسی رضا سے روایت کی ہو عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے اور جب حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا امام حسن کی قول سے بمنزلہ پیغمبر خدا کی سمع و بصر اور دل کے ہونا ثابت ہوا تو پھر اون سے محبت نہ رکھنا درحقیقت پیغمبر خدا سے محبت نرکھنا ہی اور اون سے عداوت رکھنا در اصل پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنا ہی سنی والونکو تعجب ہوگا کہ امام حسن کی روایت سے علماء شیعہ نے کیونکر ایسی حدیث کو اپنی کتابون مین ذکر کیا اور انتظار ہوگا کہ اگر اوس کو نقل کیا ہی اور اوس کی صحت کو تسلیم کیا ہی تو اوسکا کیا جواب دیا ہی اسلئے ہم اوس جواب کو بیان کرتے ہین وہ جواب یہ ہی کہ اس حدیث کی اون الفاظ کے بعد جنکو اوپر ہم نے نقل کیا ہے کچھی الفاظ اور بڑہائے ہین اور اونہین کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہی فلما کان من غد الخ ترجمہ امام حسن فرماتے ہین کہ جب دوسرا دن ہوا تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابو بکر اور عمر اور عثمان موجود تھے مین نے حضرت سے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار جسے کل آپکی زبان سے سنا جو کچھ آپ نے ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا ہی بعد اس کے حضرت نے اونکی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سمع اور بصر اور دل ہین اور ان سے وہی یعنی علی کی محبت سے سوال کیجائیگی اور یہ کہکر یہ آیت پڑھی کہ خدا نے عزوجل

فرمایا ہے کہ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا پھر فرمایا
کہ قسم ہے مجھ کو اپنے پروردگار کی عزت کی کہ تمام امت میری قیامت کے دن
کھڑی کی جاویگی اور اون سے سوال علی کی محبت سے ہوگا اور یہی مطلب ہے
خدا کے اس قول کا کہ وقفوہم انہم مسئولون کہ کھڑا کرو انکو کہ ان سے پوچھنا ہے اس
حدیث کے ان الفاظ کو ہم چند دلیلوں سے [illegible] سمجھتے ہیں اور اوسکو دوسرے دن کا بڑھایا
ہوا فقرہ سمجھتے ہیں پہلی دلیل اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اول روز جب امام حسن نے
حضرت سے سنا کہ ابوبکر بمنزلہ سمع کے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے ہیں
تو اوس روز کچھ استفسار نکیا دوسرے دن پوچھنے کا کیا سبب ہے اگر امام حسن کو پوچھنا
ہوتا تو اوسی وقت پوچھتے اگر یہ خیال کیا جاوے کہ پہلے دن بسبب موجود ہونے خلفاء
موصوفین کے انکی خوف سے نہ پوچھا تو دوسرے دن بھی اسی حدیث سے انکا موجود ہونا
ثابت ہوتا ہے اگر اونکا خوف تھا تو نہیں پوچھنے کیا حضرت آج آپنے اونکے سامنے ایسا
ایسا فرمایا اس کی حقیقت کیا ہے کہ یہ مجلس میں انہیں کے سامنے استفسار کرنے
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقرہ دوسرے دن کا بڑھایا ہوا ہے دوسری دلیل اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ اول روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تشبیہ اور تمثیل پر
قناعت فرمائی اور حضرات خلفاء ثلثہ کو بمنزلہ سمع اور بصر اور فواد کے کہکر سکوت کیا
تو یہ فرمانا دل سے تھا یا براہ تقیہ یا بطور استہزا اگر دل سے تھا جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں فنعم
الوفاق جھگڑا مٹا ہوا اگر براہ تقیہ تھا تو اول پیغمبر خدا کی نسبت تقیہ کرنا ثابت ہوا
حالانکہ خود حضرات شیعہ اسکے قائل نہیں دوسرے اگر پہلے دن حضرت نے براہ تقیہ
فرمایا تھا تو دوسرے دن بھی [illegible] خلفاء کا
خوف [illegible] اگر بطور استہزا کے تھا
تو پیغمبر صاحب کی نسبت مسخرگی اور [illegible] کا اطلاق کرنا ہے اور یہ سوائے شیعوں کے

دوسرو سے نہین ہوسکتا وہ جو چاہین پیغمبر صاحب پر تہمت کرین تیسری دلیل پیغمبر خدا علیہ الصلواۃ والسلام جو کچھ فرماتے تھے اور جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف کچھ لگی لپٹی نہ رکھتے تھے اور کسی کو دھوکا نہ دیتے تھے اور کسیکو شبہہ مین نہ ڈالتے تھے پس اگر دوسرے دن کہا جائے ہو فرضاً کہ ہم سچ ماٰنین تو گویا پیغمبر صاحب پر تہمت کرین اسلئے کہ اگر دوسرے دن امام حسن استفسار نکرتے اور پیغمبر صاحب اصل مطلب نہ بتاتے تو لوگ شبہہ مین رہتے اور حضرت کے کلام کو صدق اور صفائی پر قیاس کرکے حضرات ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہم کو منزلہ تمع اور تیغ اور دل کے سمجھتے جیساکہ اون لفظون سے جو حضرت نے فرمائی معلوم ہوتا ہے پس کیا کوئی ایمان رکھنیوالا پیغمبر صاحب پر ایسی تہمت کرسکتا ہے اور جسکا کام صاف بیان کردینے اور لگی لپٹی نہ رکھنے کا ہو اوسکی باتون کی ایسی تاویل کرسکتا ہے نعوذ باللہ من ذالک حقیقت یہ ہے کہ حضرات شیعہ نے دین کو تغیر اور تبدیل کر ڈالدیا ہے اور پیغمبر خدا کے احادیث اور کلام اللہ کے آیات کو تحریف اور تغیر کر کے بدل دیا ہے نہ خدا کے کلام کو کلام سمجھتے ہین نہ پیغمبر صاحب کی حدیث کو صاف سمجھتی ہین سب مین شک اور شبہہ کرتے ہین اور سب کو ذو وجہین اور ذو معنیین جانتے ہین چونکہ بنائے مذہب تشیع نفاق اور جھوٹ پر ہے اسلئے سب کو اپنا ہی سا جانکر ایسے تاویلات کرتے ہین ورنہ کون شخص ہے کہ پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہیگا کہ وہ ایک روز کچھ کہتے تھے دوسرے دن اوسکی کچھ تاویل کرتے تھے فرض کرو کہ اگر کسی شخص نے پہلے ہی دن کی باتین سنی ہون اور اوسنے پیغمبر صاحب کو ہادی اور نبی سمجھکر اونکے کلام کو حق جانا ہو حالانکہ بقول شیعون کے وہ حق نتھا اور اوسکا مطلب دوسرا ہی تھا جس کو دوسرے دن حضرت نے امام حسن کے پوچھنے پر بتلایا اور وہ شخص دوسرے دن حضور مین حضرت کے حاضر نہ ہوا ہو اور اوسنے

پیغمبر خدا کے زبان سے اوس مجمل فقرے کی تفسیر تشریح ہو تو اوسکو قول حضرت جو بلیغ
اوس کلام کی صحت پر ہو گیا ہو اور جس کے سبب سے وہ گمراہ ہوا ہو اوس کا الزام
کسپر ہوگا اوسے سننے والے بیچارے پر یا معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت پر

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ شہادت حضور کی شہادت زور تھی اور یہ تشنیع تصور کی ہے اول آپکو ضرور تھا
کہ تواتر اس حدیث کا اقرار شیعہ سے ثابت کرتے تب اس سے استدلال فرماتے
کیونکہ مدار اعتقاد شیعہ اوپر متواترات کے ہے نہ اوپر اخبار احاد کے ہے پس اگر
کوئی حدیث خلاف احادیث متواترہ ہو تو شیعہ اوسکو قابل الطرح یا قابل
التاویل مثل آیات تشبیہ و تجسیم جانتے ہیں پھر آپکا استدلال شیخ چلی کا خیال ٹھہر جائیگا
دوم یہ کہ جب مطابق زعم باطل آپکے یہ حدیث مذہب تشیع پر دلالت کرتی ہے
تو مطابق مخالفین اور مخالف ہمارے مذہب کے ہوئے اور ہمکو ہمارے
اماموں نے فرمایا ہے کہ جب دو حدیثیں مختلف تمہارے پاس آویں کہ ایک
اون میں سے موافق عامہ اور دوسرے مخالف عامہ ہو خذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم پس ہمکو ضرور ہے کہ اس کے خلاف پر عمل کریں
اور احادیث دالہ بر مذمت ثلثہ کو معمول بہا اختیار کریں پھر اس استدلال و قیل
و قال لاطائل سے کیا حاصل سوم یہ کہ آپکو منظور نظر وقت اثر شیعہ کا الزام
دینا ہے اور ظاہر ہے کہ بناے الزام مسلمات خصم پر ہوتی ہے اور آپ کے
خصم نے کل حدیث کو من حیث ہو کل تسلیم کیا ہے نہ بعض کو من حیث
ہو کل پھر اوس بعض سے آپ استدلال کیونکر کر سکتے ہیں اور اپنی تسلیم اور
عدم تسلیم سے دوسروں پر الزام کیونکر دے سکتے ہیں غیروں کے مسلمات
میں آپکو زبردستی دخل دینا مصداق اس مثل کا ہے کہ خواہی نخواہی

اب ذرا کان لگا کر متوجہ ہو کر آپ اور آپکے اتباع سنیں اور ہم قبل از مقصود ایک
مقدمہ عرض کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اپنا متحد ہونا ساتھ جناب امیر
کے بعبارات مختلفہ بیان فرمایا علی منی وانا من علی کما فی صحیح البخاری وغیرہ من
الصحاح وانا وعلی من نور واحد یا علی حربک حربی وسلمک سلمی وعلی
مثل راسی من بدنی اور فردوس دیلمی میں ہے بمنزلۃ روحی من جسدی اور
جمع الجوامع الکبیر میں ہے کہ عمر عاص نے آنحضرت سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک دنیا
میں کون احب ہے فرمایا کہ عائشہ اور بعد اوسکے حفصہ میری محبوبہ ہیں یعنے ان
دونوں سے حظ زندگانی اور لذت نفسانی ہے سائل نے کہا کہ میں مردوں
سے پوچھتا ہوں فرمایا کہ انہیں دونوں کے باپ یعنی تا دم زندگانی یہ
لوگ تحفش برداری و خدمتگذاری مصروف راحت رسانی ہیں پھر سائل
نے عرض کی کہ پھر علی کہاں ہیں فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا یسالنی
عن نفسی یعنے آنحضرت نے متوجہ باصحاب ہو کر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے میرے نفس کی
پوچھتا ہے یعنے تو بجائے نفس نفیس اور ذات شریف میری کے ہیں وہ غیر
نہیں ہیں جو دوست من حیث الدنیا ہوں یا من حیث الاخرۃ ہوں بالجملہ
احادیث طرفین بحد استفاضہ و تواتر پہنچے ہیں کہ جناب رسولخدا نے ہمیشہ اون
حضرت کو بمنزلہ نفس اپنے کے فرمایا ہے اور مجمع علیہ کل مفسرین شیعہ و سنی ہے
کہ آنحضرت نے روز مباہلہ ابنائنا میں حسنینؑ کو اور نساءنا میں جناب سیدہ کو
اور انفسنا میں جناب امیر علیہ السلام کو لیکر واسطے مباہلے کے نکلے تھے اور صواعق محرقہ
میں ابن حجر الهیثمی سنگدل نے کہا ہے ان علیاً احتج یوم الشوریٰ علی اهلها
فقال انشدکم باللہ هل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ منی ومن جعله
نفسه وابناءه ابناءه ونساءه نساءه غیری قالوا اللهم لا یعنے حجت پکڑی

جناب امیرؑ نے روز شوریٰ اصحاب شوریٰ پر پس فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا
ہون اے صحابہ کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ مجھسے قرابت مین قریب تر
رسولخدا سے ہو اور کوئی ایسا ہی کہ آنحضرت نے اوسکو اپنا نفس گردانا ہو اور
اوسکے بیٹون کو اپنا بیٹا اور نسا کو اپنی نسا قرار دیا ہو بجز میرے پس کہا صحابہ
نے اللہم لا یعنے خداوندا ہم مین سے سوائے علی کے کوئی ایسا نہین ہی
پس جناب امیرؑ کے نفس پیغمبر ہونیکا [illegible] جاہلونے سمجھا اور بات ابھی تک زبان زد
خاص و عام ہے کسی شاعر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حال مین کہا ہے
؎ لڑین وہ جا کے با نفس پیمبر * علی کا نفس تھا نفس پیمبر * بعد تمہید
اس مقدمہ کے اب خدمت مخاطب مین عرض ہی کہ جناب امیر علیہ السلام
نفس پیغمبر ہین بموجب آیت اور حسب سنی روایت کے اور بنا بر اس روایت
کے ابوبکر و عمر و عثمان اونکی آل اور آنکھ اور کان ہین جو اعضا اور جوارح انسانی ہین
اور بہت ظاہر ہی کہ نفس کو خدا نے کل جوارح اور اعضا کا دنیا مین امیر
اور سردار اور حاکم کیا ہی جیسا کہ امام رازی بھی تفسیر آیہ ان السمع والبصر
والفواد مین فرماتے ہین لان ھذہ الاعضاء آلات النفس والنفس
کالامیر لہا یعنے سمع و بصر و فواد آلات نفس ہین اور نفس انکا امیر ہی
انتہی اب اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جناب امیر کو پیغمبر خدا نے اپنا نفس بنایا تو وہ حاکم
اور امیر ہوئے اور حضرات ثلثہ مثل اعضائے ثلثہ محکوم اور مامور اونکے ہوئے
لیکن یہ اعضائے ظاہری ظاہر مین تا حیات جناب رسول خدا تو تابع اور محکوم
اور مامور رہی - اور بعد وفات آنحضرت کے جس طرح سے کل اعضائے انسانی
اوسکے نفس کے مخالف ہوجاتے ہین جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ شہد علیہم سمعہم
وابصارہم وجلودہم سے ظاہر ہی اوسیطرح حضرات ثلثہ نے بھی نفس رسولخدا

کی متابعت سے سرکشی اور سرتابی کی اور مخالفت اونکی خود ہوا تھم اور نہیں
بن بیٹھے اور نفس پیغمبر کو محکوم اور مامور اپنا کیا بہت لجہ جناب رسول خدا
کے یہ مجازی سمع و بصر و فواد بہرے اور اندھے ہو نا فہم ہو گئے اور مصداق
قلوب لا یفقھون بھا و اعین لا یبصرون بھا و آذان لا یسمعون بھا
کے ہوئے اب آپ خود ہی براہ انصاف فرمائے کہ جو کوئی نفس اور
امارت نفس رسول کا منکر ہو جائے اوسکے کفر و نفاق میں کیا شک ہے اور
بکو جیسا تھا ان سلاطین زمانہ بھی ایسے لوگ جو کسی ریاست اور دولت
اور حکومت مین خلل انداز ہون اونکی سزا سوائے صلب قتل و قطع انجل
کے کیا ہے بلکہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی ❊ و جہد ہمت جہد
حضرت مہدی علیہ و علی آبائہ السلام مین انشاء اللہ یہ سب ہونا ہے لیکن
تحمل کیجیے ورنہ تا تم نورہ و لو کرہ المشرکون کیون مولوی محمد یعلی خانصاحب
آپنے دیکھا یا نہین اور ثمرۃ الغراب نے مزہ حنظل دکھلایا یا نہین گو زبان سے
نہ کہین سچ کہ آپ کا دل ہی جانیگا اور مکذب آپکی زبان کا ہوگا **قولہ**
فی الحقیقت علی کی محبت سے سوال کئے جائینگے **اقول** ترجمہ لفظ ولایت
کا جو حدیث مین ہے محبت کرنا مطابق مذاق اہل سنت نہایت درست ہے
مادۂ ولی ہے کو معنی دوستی سے ایسی دوستی ہے کہ جہان جہان کوئی لفظ مشتق
اس سے ہے وہان سوائے معنی یاری و دوستی کے سنیون کے ذہن میں
دوسرے معنی نہین سماتے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین بھی یہی معنی
ہین یعنے جسکا مین یار و دوست ہون علی اوسکا یار و دوست ہے کل مسلمان علی کو
پیغمبر کے دوست کا دشمن جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم سب غلط سمجھتے ہو جسکا
مین دوست ہون علی بھی اوسکا دوست ہے سبحان اللہ کیا خوب معنی ہین

اور حدیث هو ولی کل مومن ومومنة بعدی کما فی صحیح الترمذی مین بھی یہی
معنے ہین کہ علی دوست کل مومن ومومنہ کہ ہین لیکن بعد میرے اور میرے
سامنے تو اونکے دشمن ہین اور اسی طرح حدیث الولایة اذا انتہت الیک
جو پیشتر گذرے اوسمین بھی یہی معنے ہین کہ حق وہ دوستی ہے جو تجھ تک
پہنچے اور باقی کل دوستی دنیا مین باطل ہے اور آیہ انما ولیکم اللّٰہ ورسولہ
مین بھی ولی کے یہی معنے ہین کہ یار و دوست تمہارے خدا اور رسول ہین دیکھو
سیو کبھی معنے ولایت کے والی ہونے کے اور تولیت اور حکومت اور امارت کی
زبان پر نہ آنے پائین ورنہ حضرات ثلثہ کے گلے مین رسّی محکومیت کی
پڑجاویگی اور نامموریت اونکی اظہر من الشمس ہوجاویگی صد رحمت
حضرات سنیہ کو جنکو خدا و رسول اور امام کی حکومت اور امارت اور
سرداری سے انکار ہے اور انکو اپنا یار دوست بناتے ہین معلوم ہوتا ہے
کہ دعواے مساوات اور برابری کا رکھتے ہین یا معاذ اللّٰہ انکو اپنی محبوبہ
اور معشوقہ سمجھکر اظہار انکے یار و دوست ہونیکا کرتے ہین چنانچہ اونکے مولانا
روم فرماتے ہین ؎ اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوقہ ہمین جاست
بیائید بیائید ٭ آنانکہ طلبگار خدائید خدائید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید
شمائید ٭ بعض ظرفاے مومنین ناقل ہوے کہ بعض افغانان بریلی ہمہ
وقت دم چاریار کا دم بھرتے ہین بعض شیعی ظریف سے ملاقات ہوئی شیعی
نے کہا ہم تو دم پنجتن سے کہتے ہین سنی نے کہا کہ ہمین کہو دم چاریار
شیعی بولا خان صاحب ہم کہتے ہین ہمارے پنجتن ہماری مان کے
پنجتن ہماری جورو کے پنجتن آپ بھی فرماے ہمارے چاریار ہماری
مان کے چاریار ہماری بہن کے چاریار ہماری جورو کے چاریار خانصاحب

بہت شرمائے اور بجز خاموشی کچھ جواب نہ دے سکے قولہ پہلی دلیل اس
حدیث سے ثابت ہوتا ہے اقول واہ واہ سبحان اللہ کسقدر مستحکم دلیل ہے کہ
حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے سے ثابت ہوگیا کہ یہ حدیث جھوٹھی
ہے کیونکہ حضرت دوسرے دن پوچھتے اور جھوٹھی ہونے مین کون سی ملازمت ہے
جو بات ایکدن نہ پوچھی جائے بسبب اسکے کہ اوس دن اوسکا موقع نہو تو وہ ہمیشہ
جھوٹھ ہے اس پر کیا دلیل ہے کاش اس دعوی لغو پر کوئی چھوٹی دلیل بھی
قائم کرتا حضرت مخاطب کی لغویت کی کوئی انتہا نہیں ہے انکا زعم باطل مین یہ ہے
کہ حضرت امام حسن بھی مثل انکے ثلثہ کے جاہل تھے حالانکہ شرح حدیث [illegible] کتاب
الجہاد صحیح بخاری مین ہے ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ حضرت امام حسن حالت
رضاعت مین مطالعہ لوح محفوظ کرتے تھے یعنی امام حسن علیہ السلام کی غرض اپنے
جد امجد کی یہ تھی کہ میرے پوچھنے کے ذریعے سے وہ حضرت اتمام حجت ثلثہ پر فرمائین اور یہ
موقوف تھا حضوری ثلثہ اور موجودگی جناب امیر پر اور روز اول نہ حضوری ثلثہ
حدیث سے ثابت ہے نہ موجود ہونا جناب امیر کا جب روز ثانی ثلثہ اور جناب امیر سب یکجا ہوگئے تو
حضرت امام حسن نے پوچھا جناب رسولخدا نے اشارہ کرکے طرف ثلثہ کے فرمایا کہ یہ تینون جو بمنزلہ
اعضا کے ثلثہ ظاہری میری کے نظر ظاہر بینون مین ہین تولیت اور امارت اور حکومت
اس شخص سے جو بجائے نفس میری کے ہے سوال کئے جائینگے کہ آیا ان ثلثہ نے میرے نفس کی امارت اور
حکومت کو مانا یا غصب حقوق اوسکے خود امیر اور حاکم بنے اور میرے نفس کو مامور اور محکوم اپنا
وتحکم کردیا ہے توجیہ اس حدیث شریف کی ہمارے حضرت مخاطب سراپا خرافت معلوم
نہین کہ کس کس وادی ضلالت وغوایت مین حیران اور سرگردان ہین فرماتے ہین
کہ اگر تقیہ سے پوچھا تو دوسرے روز کیون پوچھا کیون حضرت روز اول ثلثہ کی موجودیت
آپنے کہان سے ثابت کی جو احتمال تقیہ کا نکالا جو فرماتے ہین کہ تنہائی مین کہتے ہین

کیون نہ پوچھ لیا اگر تمہاری مین پوچھتے تو صحیح محبت خدا ان ثلاثہ پر کیونکر تمام ہوتے
قولہ دوسری دلیل اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے **اقول** اس دلیل مطول مین مخاطب
ذلیل ورذیل نے محبت ثلثہ حدیث کو احتمالات ثلثہ مین منحصر کیا کہ یا دل سے یا تقیہ
سے یا استہزا و سخریہ سے تھا لیکن کوئی دلیل حصر عقلاً و نقلاً قایم نکی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ چوتھا احتمال یہان محال ہے بہت اچھا تین ہی احتمال مرغوب ہین تو تینون ہی کو
ہم بھی پیش کرتے ہین لیکن پہلا احتمال کہ دل سے ہو ہم اوسکو اختیار کر لیتے
کہ ہان دل سے تھا لیکن نہ محبت بلکہ ارادہ اتمام حجت اگر یون نفرماتے تو ثلثہ اور اوکے
اتباع پر اتمام حجت خدا کی جو تیان کیونکر لگاتے پھر آپکا فرمانا لعلم الوفاق محض
غلط ہے شیعون سے امید اسکی رکھنا کہ اہل نفاق سے اتفاق کرینگے نہایت عجب بات
ہے لیکن دوسرا احتمال یعنی تقیہ کا پس ہر چند فی الجملہ تقیہ ادکی صحت کا اثبات
فی الغار سے اور حدیث لوکان ثوبان حدیث العہد سے اور انکے پیشگوئی
دین سے غیر امور تبلیغی مین ثابت ہے مگر بقول آپ کے اس مقام پر جب تک کہ
شیعہ اسکے قائل نہین تو یہ احتمال نکالنا آپکا آپکی لغویت کی دلیل ہے
لیکن تیسرا احتمال سخریہ و استہزا پس جب سنیون کا خدا خود مسخرا ہے اور مومنون سے
استہزا کرتا ہے اور ہنستے ہنستے لوٹا کرتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ملاحظہ فرمایئے
کہ ضحک اللہ حتی استلقی تو ایسے مسخرے خدا کا اگر پیغمبر بھی مسخرا ہو تو کیا قباحت ہے
خصوصاً وہ ذلیل الاوقات پیغمبر جو جورو کو کندھی پر لیکر ناچ حبشیونکا دکھلاوے
آپ اپنے خدا اور رسول پر جو چاہین تہمت کرین مگر شیعون کو خدا اور رسول پر معاذ اللہ
کوئی کیا تہمت کر سکتا ہے **قولہ** تیسری دلیل پیغمبر خدا جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
اقول یہ دلیل مبنی ہے اوپر اسکے کہ پیغمبر خدا کا ہر کلام ہر مقام پر محکم اور مفصل ہی ہوتا تھا
اور کسی محل مین مجمل اور متشابہ نہین ہوتا تھا کافی ہے واسطے ابطال اس زعم فاسد کے

یہ امر کہ اگر کلام مجمل اور متشابہ اوسکی محل و موقع پر عیب ہوتا تو کلام اللہ مین مجمل
اور متشابہ نہوتا اور تم ایسون کی گمراہی کی خبر خود خدا نے دیدی ہو واما الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ اور اس حدیث خاص مین تو ہم نے
مجمل و مفصل کل سے کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کردیا لیکن ہدایت پانیوالون
نے یعنی شیعون نے ہدایت پائی اور اہل سنت گمراہ ہوے وما یضل بہ الا
الفاسقین قولہ دوسرے دن حضور مین حاضر ہوا اقول جس شخص نے آنحضرت
سے ایک آیہ یا ایک حدیث منسوخ سنی اور پھر ناسخ کی سننے کے دن حاضر
نہوا تو اسکا الزام کسپر ہوگا اوس بیچارے پر کہ خدا پر کہ رسول پر یا ہمارے
حضرت مثال و مفصل پر

قال الحافظ المقام ہذا الحدیث فیہ السلام

چوتھی دلیل معلوم ہوتی ہے کہ امام حسن کو دوسرے دن انتقال [illegible] تعریف
تھی شاید حضرات شیعہ فرماوینگے کہ امام حسن نے اعتراض کیا کہ وہ اصحاب جنکی نسبت
حضرت نے ایسی تعریف کی ہے [illegible] اور کافر تھے یا منافق
کی نسبت حضرت نے ایسا کچھ فرمایا تو اون کو تعجب ہوا اس لئے اوسکے رفع
کرنیکے لئے یہ پوچھا اگر یہ بات لائق تسلیم کرنے کے ہوتی [illegible] پیغمبر
نے اکثر اون اصحاب کی تعریف کی ہو اور اونکی ثنا اور صفت بیان فرمائی
ہے کہ جسکو خود آئمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہو اور جسکو جابجا ہمنے نقل کیا
اور نقل کرینگے انشاء اللہ تعالی تو پھر اونکی تعریف پر امام حسن کو تعجب ہونیکا
کوئی موقع تھا نہ اگر کبھی حضرت نے اونکی تعریف کی ہوتی اور کبھی اون کو
امام حسن نے پیغمبر صاحب کی صحبت مین دیکھا ہوتا اور پھر اونکی نسبت ایسا
سنتے تو تعجب کرنیکا محل تھا اگر کوئی صاحب یہ فرماوینگے کہ امام حسن بچہ تھے

کہ وہی اصحاب منافق ہین اور اونکے سامنے کبھی پیغمبر خدا نے اونکی تعریف نہین کی
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام حسن کو ایسا شبہہ تھا
اور وہ اون اصحاب کو حضرت کے یارون مین سے جانتے تھے چنانچہ الفاظ حدیث
کے یہ ہین یا ابت سمعتک تقول فی اصحابک کہ اپنے یارون اور اصحاب کی
نسبت آپ سے مین نے ایسا کچھ سنا تو اگر امام حسن اونکو اصحاب پیغمبر کا
نہ جانتے تو اصحابک نہ فرماتے اور جب اونکو اصحاب مین جانتے تھے تو پھر کوئے
تعجب کرنیکا مقام تھا اس لئے کہ قطع نظر حضرات خلفائے ثلثہ کے اور اصحابون کی
نسبت بھی بہت کچھہ ثنا و صفت حضرت نے کی ہے کہ اسکا خود حضرات شیعہ
کو اقرار ہے اور اونکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین اور بالفرض اگر امام
حسن کو شبہہ تھا تو وہ گھر مین اوسکو رفع کرتے اور تنہائی اور خلوت مین
پوچھتے پھر اونہین اصحاب کے سامنے پوچھنا اور پیغمبر صاحب کی مجمل بات
کو صاف کرانا اور گول گول نہ رہنے دینا موافق اصول شیعون کے شان
امامت کے خلاف تھا پانچوین دلیل قطع نظر اور صفات اور تعریف کے
جو پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے اون اصحاب کی اکثر کی ہے اونکے سمع و بصر
سے بھی تشبیہ دی ہے تشبیہ فقط اس حدیث پر موقوف نہین بلکہ اور روایتون
سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ خود علمار شیعہ امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی شب مین ابوبکر صدیق سے کہا
کہ جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ
الروح من البدن کہ خدا نے تجھ کو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے اور بجائے
سر کے جسم مین اور بمنزلہ روح کے بدن مین گردانے گا پس جب کہ ایک مرتبہ
فقط ابوبکر صدیق کی نسبت سمع اور بصر اور سر اور روح کے سب الفاظ پیغمبر صاحب

نے فرمائے ہوں تو پھر کیا تعجب ہے کہ دوسری مرتبہ اون کی نسبت صرف
لفظ تمتع کا فرمایا ہو اور اون کے ساتھ میں حضرت عمر و عثمان کی بھی
تشبیہ بھی اوس واسطے کی ہے چنانچہ بعض علمائے شیعہ نے ایسی تاویلات
سے جیسے کہ اس حدیث میں کئے ہیں اکثر احادیث اور اقوال کو مضحکہ
اطفال بنا دیا ہے اور تحریف لفظی اور معنوی میں محرفین اہل کتاب کو بھی
مات کر دیا ہے چنانچہ بطور نظیر کے اس مقام پر میں ایک روایت لکھتا ہوں
وہو ہذہ میر لفضا صاحب تحفہ طریقہ سلطانیہ کے باب سوم میں لکھتے ہیں کہ امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک مخالف سرکش
امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں آیا اور ایک شیعہ سے پوچھنے لگا کہ تو
عشرہ مبشرہ کے لیے دسون اصحاب کے حق میں کیا کہتا ہے شیعہ نے جواب دیا
کہ میں اونکے حق میں وہ کلمہ خیر کہتا ہوں کہ جسکے سبب سے خداوند عالم میرے
گناہ بخشتا ہے اور میرے درجات بلند کرتا ہے پس اوس ناصبی نے کہا کہ خدا کا
شکر ہے کہ مجھکو تیری دشمنی سے نجات دی مجھے گمان تھا کہ تو رافضی ہے اور
صحابہ کبار سے دشمنی رکھتا ہے تب اوس مرد مومن نے دوسری بار کہا کہ
خبردار ہو کہ جو شخص صحابہ میں سے ایک کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی لعنت ہو ناصبی
نے کہا شاید تو نے کچھ تاویل کی ہو اوس لئے پوچھا کہ جو شخص عشرہ مبشرہ کو دشمن رکھے
اوسکے حق میں تو کیا کہتا ہے تب مرد مومن نے کہا کہ جو شخص عشرہ صحابہ جیسے دسون
کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام خلق کی لعنت ہے پس وہ ناصبی
اوٹھا اور اوس نے اوس مومن کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ مجھے معاف کریں مجھکو
رافضی جانتا تھا اوس مرد مومن نے کہا میں نے تجھے معاف کیا ... تحسین کرتا تو میرا بھائی
ہے پس وہ ناصبی چلا گیا جب وہ باہر گیا تب امام جعفر صادق علیہ السلام نے

اوس مرد مومن سے کہا کہ تو نے نہایت محکم کلام کیا خدا تجھ کو جزائے خیر دے فرشتے
تیرے حسن تو ریہ سے خوش ہوئے کہ تو نے اپنے دین کو بھی خلل سے بچایا اور اپنے آپ کو
اونکے ہاتھ سے چھوڑایا خدا ہمارے مخالفونکی نابیناعی کو اور زیادہ بڑھاوے اور اونکی
نافہمی پر نافہمی زیادہ کرے کہ وہ کچھ نہین سمجھتے جب یہ امام نے فرمایا تو جو لوگ ایسی
باتون کو نہین سمجھتے تھے اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت اس مرد مومن نے کیا کہا
جیسا وہ ناصبی کہتا تھا ویسا ہی یہ بھی اوسکی بات مین ہان ملاتا تھا تب امام نے فرمایا کہ تم
نہین سمجھتے مین اسکا مطلب سمجھتا ہون مراد اوس مرد مومن کی اس کہنے سے کہ جو شخص ایک کو
دشمن رکھے اصحاب مین سے اوسپر خدا کی لعنت ہو حضرت علی ہین اور مطلب اس کہنے سے کہ جو
شخص دشمن رکھے دسونکو اوسپر خدا کی لعنت ہو یہ ہے کہ حضرت علی بھی اونمین داخل ہین پس جو شخص
دسونکو دشمن رکھیگا وہ لامحالہ علی کو بھی دشمن رکھیگا اسلئے اوسپر لعنت ہو خدا کی اس روایت
کو دیکھکر حضرات شیعہ فخر کرتے ہون اور اپنے بزرگون کی حیلہ سازیون پر ناز فرماتی
ہون لیکن جو کوئی عاقل سنیگا وہ تعجب ہی کریگا اور ایسے دین و مذہب پر کہ
جسکی بنا سراسر حیلہ سازی اور مکاری اور دغابازی پر ہے ہزار دل سے نفرت
کریگا نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جن اماموں کا کام ہدایت خلق اللہ ہو اور جنکی امامت
مثل نبوت کے اصول دین مین داخل ہو اور جنکے اقوال اور افعال اور حرکات اور
سکنات پر مدار مذہب کا ہو جب وہی ایسے ہون کہ کبھی صاف بات کہیں
اور دھوکھا دہی اور حیلہ سازی کو موجب رضاء الہی کا فرماوین تو پھر اونکی امت
کے لوگ کیسے ہون گے اور وہ نفاق اور دغابازی کو کیون اپنا شعار نہ گردانیگے
ہم اس سے بھی زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین
جسمین حضرات شیعہ کی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی کو ظاہر کرتے ہین اور صاف سیدھی
لفظون سے جو عجیب معنی مراد لیتے ہین اسکا نمونہ دکھلاتے ہین

يقول المتمسك بولاية علي بن ابيطالب عليه السلام

یہ دلیل بھی مثل سابق کے محض پوچ اور لغو ہے اور مبتنی ہے اوپر جہالت کے مقصود سوال وجواب سے اور استبعادات بیجا سب بنائے فاسد علی الفاسد ہیں حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ روز اول جناب امیر نے اکثر جنکی طرف اشارہ کرکے اتمام حجت منظور تھا اور اونکی تولیت اور امارت ثلثہ پر بیان فرمانا چاہتے تھے موجود نہ تھے بلکہ ثلثہ بھی جنپر اتمام حجت مقصود تھا حاضر نہ تھے جب دوسرے دن یہ سب مجتمع ہوئے تو جناب رسولخدا نے بذریعہ سوال حضرت امام حسن کے اوس حجت کو تمام فرمایا اور سوال امام حسن علیہ السلام نے از راہ نادانی تھا نہ از راہ تعجب تھا جو بسبب نادانی کے ہوتا ہے اور جو شخص کہ ایام رضاعت میں مطالعہ لوح محفوظ کرے وہ منافقوں سے ناداں ہو اور نادانی سے تعجب کرے تعجب کی بات یہی ہے نہ تمہارے تعجبات بیجا جو مبنی تمہاری جہالت پر ہیں قولہ امام حسن جانتے تھے اقول خوب جانتے تھے اس لئے کہ لوح محفوظ میں اونکے نام پڑھ لئے تھے اور جب منافقوں کو اونکے لوگ مثل حذیفہ کے جانتے تھے تو وہ حضرت کیونکر نجانتے بلکہ بہت مومنین بھی جانتے تھے کنا نعرف المنافقین ببغض علي بن ابيطالب آپکی کتابوں میں ہے مگر حکم خدا پیغمبر کو تھا کہ نام ونسب اونکا ظاہر کرو اور نہ مومنین کو اور خدا نے بھی قرآن میں اونکا نام بجنس ظاہر کیا بلکہ حکم تھا کہ ظاہر حال پر عمل کرو اونکے نفاق قلبی کا لحاظ نکرو جیسا کہ رسولخدا فرماتے تھے نحن نحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر کما فی تفسیر الرازی قولہ تعجب ہوا اسکے رفع کرنے کے لئے یہ پوچھا اقول ہرگز تعجب نہیں ہوا اور نہ رفع کرنیکے لئے پوچھا بلکہ اتمام حجت خدا کرنیکے لئے منافقین پر پوچھا قولہ اکثر اون اصحاب کی تعریف کی اقول جھوٹھے ہو قولہ ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے اقول جھوٹھے ہو قولہ جسکو جابجا ہمنے نقل کیا اقول جھوٹھے ہو نہ کبھی پیغمبر خدا نے ہمارے ملعونین کی تعریف کی نہ کسی امام نے اونکی روایت کی جنھیں اس کتاب میں تمنے نقل کیا اور جو کچھ نافہمی اور موقوفی سے تمنے نقل کیا ہے

قضیہ شرطیہ نقل کیا ہی اور بیان شرط کو اوڑا گئی فقط جزا رکھلی ہی آرے دروغگو را
حافظہ نباشد قولہ چھٹوین دلیل علماء شیعہ ذالیسی تاویلات ہی کہ جیسے اس حدیث
مین کین اقول اے سنیو تم مین کوئی ایسا منصف نہین ہی کہ اس دیوانہ کو
زجر کرے کہ تو کیا بکتا ہی اور اسقدر بیہودہ گوئی کیون کرتا ہی اور اگر نہین مانتا ہے تو
کسی پاگل خانہ مین بھیج دو شیعون نے ایک حدیث اپنی کتابون مین روایت کی
کہ تمہارے مذہب کے مخالف ہی تم نے اسکو یہ کیا کہ فریب و خدعی و حیلہ سازی و
دغابازی ہی کہ نصف حدیث کو تسلیم کیا اس خیال سے کہ حضرات ثلثہ کے لئے اوسکو
حلواے بیدود اور لقمہ تر سمجھا حالانکہ جتنے اوسیقدر سے ثابت کیا کہ اونکے حق مین
اون پر قرآن کی حکم زقوم وضریع مین ہے اور آخر حدیث کو کہ اونکے لئے مصداق
ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما کا ہی کہا کہ یہ شیعون کی
تاویل ہی اور اس تاویلات کو کبھی تعبیر بہ تحریف لفظی و معنوی یہود و نصاری
کرتا ہی اور کبھی مضحکۃ الاطفال بناتا ہی اور کبھی مکاری اور حیلہ سازی و دغابازی سے تعبیر کرتا ہی
دیکھو بارے اس حدیث کے جزو کل سے چونکہ کفر و نفاق ثلثہ کا ثبوت ہی تو حضرت مخاطب
کو کیسی مرچین لگین کہ بندرون کی طرح اوچھلنے کودنے لگا تگن تگن تنگنی کا ناچ ناچا ہی
... کبھی اوچک کر تقیہ کی شاخ پکڑ کر ہلاتا ہی اور اوسکو نفاق بتاتا ہے
حالانکہ نفاق اخفاے کفر و اظہار ایمان ہی اور تقیہ برعکس اوسکے ہے پھر
توریہ پر اوچک جاتا ہے اور اوسکو مکاری ٹھہراتا ہی اور مکروا ومکر اللہ ومکرنا کو
خیال مین نہین لاتا ہی پھر تفصیل مجمل کو تاویل بتلاتا ہی اور تاویل کو حیلہ سازی ٹھہراتا ہی
حیف اس بیدینی ولامذہبی پر اگر تاویل دغابازی ہی تو کل اہل اسلام جو سیکڑون آیات
اور روایات تشبیہ و تجسیم کی تاویلین کرتے ہین سب دغاباز و حیلہ ساز ہین کچھ گدھے
ایسے ہین کہ تمہارے فریب مین آگئے تمکو سنی سمجھتے ہین حالانکہ تم پکے دشمن اسلام کی ہو

بعض ظرفاء مومنین بتقلید ابن عباس جو بجواب صدیقہ سنیان فرماتے ہین ؎ لک التسع من الثمن ففی الکل تصرفت ✦ تجملت تبغلت ولو عشت تفیلت ✦ مخاطباً بمخاطب والا شان جلالت نشان درج دہان سے یون گہر افشان ہین ؎ تشیعت تسننت تمضربت ولو عشت ✦ تہودت تمجست فان عشت تمندت ✦ قولہ بطور نظر اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون اقول یہ روایت بے نظیر بہت دلپذیر ہی مگر اس مقام کے نظیر نہین اس لئے کہ حدیث مقام توریہ مین ہی اور توریہ جناب رسول خدا کی احادیث پیشتر گذر چکی سوال سائل عن الساعۃ اور سوال سائل این تبوک مین اور اس مقام کے حدیث جو اتمام حجت علی المنافقین کے ہے اسکو تقیہ اور توریہ سے کچھ علاقہ نہین پس قیاس ایک کا دوسری پر قیاس اول من قاس ہی اور ایسا قیاس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس ہی قولہ حضرت شیعہ فخر کرتے ہین اقول کیونکر فخر نکرین کہ انکے بزرگون نے تمہارے بزرگون کو کیسا الو گدہا بیوقوف بنایا قولہ جو کوئی عاقل سنیگا تعجب ہی کریگا اقول تمہارے بزرگون کی حماقت پر تعجب ہی کریگا کہ ایسے گدہے تھے کہ تعریضات شیعہ کو نہین سمجھتے تھے قولہ ایسے دین و مذہب پر اقول شیعون کا دین و مذہب یہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو دشمنان اہلبیت کو فی النار کیجئے اور جہان ممکن نہو وہان انکو الو بناکے چھوڑ دیجئے جیسا کہ اس روایت سے آپکو معلوم ہوا کیون حضرت آپ شیعون پر تو اس قدر جھنجھلاتے ہین اور اپنے بزرگون کو کچھ نہین فرماتے ضرور ہی کہ ان پر بھی تو کچھ خفا ہوجئے کہ شیعون کے الو بنانے سے وہ کیون الو بن جاتے تھے قولہ سراسر

حیلہ سازی اور مکاری اور دغا بازی **اقول** آپ نہین جانتے جواب کہ خلفائے ثلثہ نے حیلہ سازیان اور مکاریان اور دغا بازیان خلافت کی حاصل کرنے مین کین اور کس کس مکر و فریب سے بیعت غدیری کو لوگونکے دل سے نکالا اور کس کس مکاری اور عیاری سے انصار کو جو منکم امیر و منا امیر کہتے تھے کمافی صحیح البخاری اپنے دعوے سے باز رکھا اور کیسے مکر و بدینی کا جال پھیلایا کہ تم ایسے آلودون کو پھنسایا تمہارے مذہب کی بنا او نہین کے کیادیون اور مکاریون پر ہے الحمد اللہ کہ شیعون نے اسنادین و مذہب بچایا اور فریب ملاعین اشقیا اولین و آخرین مین نہ آئے **قولہ** کبھی صاف صاف بات نہ کہین **اقول** ایہا الکذاب علی الاطیاب قطع اللہ القہار لسانک بمقاریض النار ثنا اجرء لہ علی الائمۃ الاطہار خلفاء اثنا عشر از ذریت پیغمبر ہر مومن و کافر پر اتمام حجت بہت ابلغ بیان اور افصح لسان سے فرماتے تھے اور مثل اپنے جد امجد کے معجزات دکھلاتے تھے مگر اہل کفر مین جو پیروان ابوجہل اور ابولہب تھے اور اہل نفاق مین جو حضرات ثلثہ کے اتباع اور ہم نسب تھے البتہ کوئی اثر نہ تھا لاجرم بعد اتمام حجت خدا ایسون کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے تھے فذرہم فی سکرتہم یعمہون اور ایسے ملاعین کے سوال کا جواب بھی بمقتضای مصلحت وقت ایسا دیتے تھے جو اونکو اور مومنین کو اون اشقیا کے شر سے محفوظ رکھے لیکن مومنین پس اونکے فیوض ہدایت سے کامیاب اور اونکے سحاب مدار رحمت سے سیراب ہوتے تھے اگر صاف صاف نہین بیان فرماتے تھے تو یہ لاکھون احادیث کہ جس سے اصول و فروع امامیہ کے کرورون مسائل متخذ و مستنبط ہوتے ہین کہان سے آئے لیکن حضرت

مخاطب کے ایسے کور موسلیون کو کچھ نہین سوجھتا ہے گر نبیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ÷ باقی جو کچھ ادہونکے ادنیٰ ہم مشربون نے ہم کو
بالتحداد کہا ہے اونکے پیشواؤن کو اوس سے بڑھکر کہا ہے معلوم
نہین کہ اپنے پیشواؤن کو سخت و درشت کہلانے سے ادنکو کیا فائدہ ملا
ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ÷ قولہ ہم اس سے زیادہ
دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین اقول شیعون کے
لئے تو بیشک دل خوش کن ہے اونکے مذہب کے مطابق نفاق اہل
نفاق کو ثابت کرتے ہی نہین معلوم کہ حضرات اہل سنت کے دل خوش
کن کیونکر ہے شاید اون دو چار مہمل لفظون سے اونکا بھی دل خوش
ہوجاتا ہو اسی پر تو شیعہ ہنستے ہین کہ کیا الّو بنایا ہے یقین ہے کہ قصیدۂ نعمت خان عالی
کو جسکا مطلع ہے سینہ زمن گلشنے است چاک خیابان او ÷ ہر الف ہر آہ
سبزہ و نخیابان او ÷ ہے دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے کہ اوس مین
فرماتے ہین ہے نقل کمیت قلم سودہ بمیدان نعت ÷ ہر کہ بگرد اندش ورحق
یاران او ÷ اول آن ہر سہ تن حضرت صدیق بود ÷ باز صدر اقتدیم
جملہ ثنا خوان او ÷ ثانی اثنین اوست اول شیخین اوست ÷ جان فی ولی
ہمگنان باد بقربان او ÷ صورت مصحف گرفت خال و خط از لفظ عمار ÷
زانکہ بدر آن اہ بنار آمدہ درشان او ÷ لیکن جب شیعون سے تفصیل اور
تفسیر اوسکی سنیگا تو تنگی کا ناچ ناچیگا اور شیعہ بھی ضرور آپ کو شل اسکے
رلینگا نہیں اور سے جو باجیسہ و غل کا ادب المشہد و دفی الجھل مجالس ہوا
مین گئے تھے اور ناچے ہین بھیا ومین سے گاور بڑی تمت
بناوینگے

قال المخاطب المتمقام ہدہ اللہ سبل السلام

چھٹوین شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کی نسبت فرمایا ہے هما امامان عادلان قاسطان كانا على الحق وماتا عليه فعليهما رحمة الله يوم القيمة کہ دونو امام ہین عادل اور انصاف کرنیوالے دونو حق پر تھے اور رہے حق پر اور دونو پر ہو رحمت خدا کی قیامت کے دن اس حدیث سی چند فایدے حاصل ہوی اول حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا امام اور خلیفہ برحق ہونا اس لئی کہ اگر انکی خلافت نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام جعفر صادق کیونکر انکو امام کہتے دویم ان کا عادل اور منصف ہونا اور اس سے تمام مطاعن جو شیعون نے اونکی نسبت بیان کئی ہین باطل ہوی اس لئی کہ اگر انکی عدل انصاف مین کچھہ بہی فرق ہوتا تو امام ہرگز انکو عادل اور منصف نفرماتی سوم اونکا حق پہ ہونا اور حق پر مرتے دم تک قائم رہنا چہارم قیامت کے دن مستحق رحمت الہی ہونا اور کوئی شخص جو ایمان اور پرہیزگاری مین کامل ہو مستحق رحمت الہی نہین ہو سکتا اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اور غور کرین کہ اس سی زیادہ اور فضیلت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا ہوگی جو زبان سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ثابت ہوئی اور جس سے امامت اور خلافت اور معدلت اور استحقاق رحمت الہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات شیعہ جب ہماری محدثین کی بیان کی ہوئی کسی حدیث کو شان مین صحابہ کبار کے سنتے ہین تو اوسکو غلط اور موضوع اور جہوٹھ کہدیتی ہین اور اوس سی انکار کرجاتی ہین لیکن اب ایسی روایتون کو کیا کرینگی جسکو اونہین کی علمانی نقل کیا ہی اور جو اونہین کے کتابون مین مذکور ہین بجز اسکی کہ ان مین تحریف کرین اور کسی قصہ کہانی کو ملاکر اوسکی معنی بدلین چنانچہ اس حدیث سی ایسا ہی کیا ہی اور چند فقری بڑہا کر اس حدیث کی تحریف کی ہی اوسکو ہم بیان کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ حدیث بہی اخبار احادی ہی جن پر بنائی اعتقاد شیعون کی نزدیک نہین ہو سکتی ہی آپ پہلی اسکا تو اثر

ثابت کرتے تب بنائی الزام اوسپر قائم کرتے اور شیعہ اس حدیث کو جن معنون سے آپ فرماتی ہین ہرگز قبول
نہین کرتے ہان اون معنون سے جو امام علیہ السلام سی نقل کرتے ہین قبول کرتے ہین اور اگر طرف
الفاظ کے بدون لحاظ المعنی آپ نظر کرتے ہین اور اوسی پر بنائی الزام رکھتے ہین تو یہ نہین ہو سکتا اسلیے
کہ بس لفظ مین لحاظ معنون کا نہو وہ مہمل ہوگی اور مہملات سے الزام دینا آپ ایسی جہلاون سے ہو
سکتا ہی مگر عقلا کے نزدیک ہرگز معقول اور مقبول نہین ہی اور ہرگاہ لحاظ معنون کا کیا جائی تو بنا
معنی شیعہ کوئی صورت الزام نہین ہی اور بنا بر اون معنون کی ہی جو آپ نے ٹھرایا اور شیعہ اوسکو
مسلم نہین کرتے اور مقبول نہین رکھتی آپ الزام نہین دیسکتی اسلیے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے نہ اپنی
بنائی ہوئی باتون پر اور اگر فرمائی کہ بنائی الزام اسپر ہے کہ شیعہ ظاہر معنی کو چھوڑ کے بعید معنی
لیتے ہین تو ہم کہتی ہین کہ ظاہر معنی چھوڑنا اور بعید معنی مراد لینا کوئی امر قبیح نہین ہے جو موجب الزام
ہوسکی اسلئی کہ سیکڑون آیات اور سیکڑون روایات مین اہل سنت بھی ظاہر معنی کو چھوڑ دیتی ہین
جیسا کہ جب حنابلہ و حشویہ اہلسنت جو مجسمہ ہین استدلال کرتے ہین جسمیت جناب باری پر بلفظ ید اللہ
و وجہ اللہ و جنب اللہ و عین اللہ جو اعیننا سی نکلتا ہے تو حضرات اہل سنت جواب مین فرماتی ہین
کہ ظاہر معنی مراد نہین ہی اور اگر کوئی کہی کہ ترک معنی ظاہر کے یہان وجہ یہ ہے کہ بدلائل قطعیہ عقلیہ
نقلیہ تنزیہ جناب باری عز اسمہ کی ثابت ہی اس لئی ظاہر سے عدول کرنیکی ضرورت پڑے تو ہم کہینگے
کہ چونکہ ہزارون دلیلین قطعی عقلی و نقلی شیعون کے نزدیک قائم ہوئی ہین اوپر کفر و نفاق حضرات
ثلثہ کے کہ نمونہ اوسکا کتاب الیقین ہی کہ جس مین دو ہزار دلیلون سی نفاق ثلثہ ثابت ہوتا ہی اور کتاب
نفاق الشیخین ہی جو صحاح ستہ اہل سنت سی ماخوذ ہے پس اسی وجہ سے ضرورت بڑی شیعونکو کہ
معنی ظاہری سی عدول کرین فما ہو جوابکم للمجسمہ فہو جوابنا لکم **قولہ** اس حدیث سی چند فاید حاصل
ہوے **اقول** فواید مبتنی ہین اوپر معنی ظاہر کے کہ سیعونکی نزدیک وہ ہرگز اس مقام پر مسلم
نہین ہی **قولہ** امام اور خلیفہ برحق ہونا **اقول** لفظ اماما ان امام ہونے پر البتہ دلالت کرتا ہے
لیکن خلیفہ برحق ہونے پر کسیطرح دلالت نہین ہی نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی سو

دعوائی بیدلیل قبول فرماتین - آپکو لازم ہی کوئی دلیل قائم کرنا جسپر کہ ہوتا کہین لفظ امام بولی جاتی
تو مراد ہی کہ اوس ہی امام اہل الجنۃ مراد ہو اور امام اہل النار مراد ہو اور نہو اسوجہی ہی کہ لفظ امام اعم ہی
ان دونو امامون سے اور اصول مین ثابت ہوا ہے کہ عام کا اطلاق بالخصوص کسی فرد خاص پر
مجاز ہی اور ہر مجاز محتاج بقرینہ پس آپ نے اس مقام پر کون قرینہ قائم کیا ہے جسپر حق ہونے پر کہ
جس ہی تعین کا طرف امام باطل کی جانا محال ہو قولہ اونکا عادل اور منصف ہونا اقول عادل ہونا
تو عادلان ہی اور قاسط ہونا قاسطان سی نکلا اگر منصف ہو کر اعتنا سی نکلا جب لفظ مشتمل ہووے کے
مشترک ہو معانی متعددہ پر تو ایک معنی کا اون معانی سی مراد لینا محتاج بقرینہ ہو گا پس معنی انصاف
پر کون قرینہ آپ نے قائم کیا جو منصف ہونے کے آپ معنی ہو گئی قولہ اونکا حق پر ہونا اقول یہ بھی
ہی اوپر اوسکی کہ علی کبھی بمعنی ضرر نہین ہوتا حالانکہ شائع و ذائع ہی اللام للنفع و علی للضرر یقال دعوت لہ
و دعوت علیہ قولہ قیامت کی دن مستحق رحمت الہی ہونا اقول مستحق رحمت الہی جب ہوتی کہ جیش اسامہ سی تخلف
نہ کرتے اور غصب خلافت نہ کرتے غصب فدک نہ کرتے اہلبیت کے گھر جلانے کو آگ لکڑیان جمع نہ کرتے
تب ہم سمجھتے کہ امام علیہ السلام نے بمعنی ظاہری فعلیہما رحمۃ اللہ فرمایا ہی اور جب یہ کل کفر و نفاق
کا کتب اہلسنت سی ثبوت ہی تو بیشک مقصود امام وہی معنی ہین جو خود امام علیہ السلام نے بیان
فرمائی نہ وہ معنی جو تم سمجھی قولہ اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اقول اہل انصاف نے ذرا
نہین بلکہ بہت انصاف کیا اور بہت غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے بدون تعین معنی مقصود
قائل کوئی فضیلت ایسی نہین نکلتی جو محتمل ایک رذیلت کی نہو اور تعین معنی مقصود پہ کوئی دلیل آپنے
قائم نکی تو یہ ثبوت فضیلت کا دعوی بیدلیل رہا اور دعواہای بیدلیل آپکے بزرگو نکا قدیمی دیرہ ہی قولہ
تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہین اقول جو حدیثین مدح کا ذبین غادرین خائنین الذین ہین
کذابین وضاعین خارجین ناصبین کی بناہی ہین خود علمای ناقدین اہل سنت نے اونکو جھوٹھ کہا ہے پھر
اوسکے جھوٹھ ہونیمین کیا شک ہی بقول بزرگان سنیان ہر کہ دران شک آرد کافر گردد قولہ
اب ایسی روایتونکو کیا کرینگے اقول آپ تو آنکھون سی دیکھتی ہین اور پھر پوچھتی ہین کہ کیا کرینگے کیا

خدانخواستہ کچھ بینائی مین فتور ہی نہین ہین ظاہر آنکھین تجلاست ہین مگر دل کی پھوٹ گئی ہین انہا لا
تعمی الابصار و لاکن تعمی القلوب التی فی الصدور حضرت سلامت یہ کرینگے
کہ یہی معنی لینگی کہ ثلثہ کا مرتبہ ہزار ہی زنار ہی سی بڑھا دینگی اور فی الدرک الاسفل من النار پہونچا دینگے اور
فاسق و فاجر و منافق و کافر بنا دینگے اب اس سی بڑھکر اور آپ کیا چاہتے ہین قولہ اور کسی قصہ اور
کہانی کو لا کی اوسکی معنی بدلین اقول یا حضرت آپ نی بخیانت فی نقل العبارت حدیث مدح ثلثہ ٹہرایا ہے
وہ اسی قصہ کہانی کا جز ہی اگر یہ کہانی جھوٹھی ہی تو کل جھوٹی ہی اور اگر سچی ہی تو کل سچی ہی مثل ہی کہ خواب
نیمہ راست و نیمہ دروغ نمیباشد اور سیعو نکا کل کی سچی اور کل کی جھوٹھ ہونیمن کوئی ضرر نہین مگر آپ کی تو
عادت ہی کہ مثل ملحدین بیدین کے لا تقربوا الصلوۃ لئی لیتی ہین اور انتم سکارے چھوڑ
دیتی ہین لیکن جز عوام فریبی کے اس سی کوئی حاصل نہین دنیا مین لشامت محبت ثلثہ بہ بدینی و بیحیائی سے
بدنام آخرت مین مثل اونہین کی خایب و خاسر و ناکام رہینگے دو نون جہان کے کام سے تم تو
نہ اودھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے

قال المخاطب الفہام ہدا ہ سبیل السلام

رسالہ ادلہ تقیہ در ثبوت تقیہ مین جو کہ مزین بدستخط حضرت سلطان العلماء یعنی سید محمد صاحب مجتہد
کی سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین لودیانہ مین چھپا ہی اس حدیث کی نسبت یہ لکھا ہوا ہی کہ علمای اہل سنت نی
نقل حدیث مین خیانت کی ہی اور ان الفاظ کو منتخب کر لیا ہی کہ جو بنظر سرسری موہم مدح شیخین کے
ہین حالانکہ باطنا وہ الفاظ بھی سراپا طعن شیخین سی مملو اور مشحون ہین چنانچہ خود امام جعفر صادق علیہ
السلام نی اوسی حدیث مین ان الفاظ کے معنی بہ تفصیل و توضیح ارشاد فرمائی ہین اور بعد ایک تقریر
پوچ و لچر کے اوس رسلہ مین اصل خیانت کی الفاظ اسطرح پر منقول ہین واضح ہو کہ اصل حدیث یہ ہی
کہ بعض مخالفین نی حضرت سی در بارہ شیخین سوال کیا حضرت نی جواب مین ازراہ توریہ یہ ارشاد فرمایا
کہ ہما امامان الخ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصیتہ
یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم

هما اماما اهل النار کما قال الله تعالی وجعلناهم ائمة یدعون الی النار
واما العادلان فلعدولهما عن الحق کقوله تعالی والذین کفروا بربهم
یعدلون واما القاسطون فقد قال الله تعالی واما القاسطون
فکانوا لجهنم حطبا والمراد من الحق الذی کانا مستولیین
علیه هو امیر المومنین حیث اذیاه وغصبا حقه والمراد من
موتهما علی الحق انهما ماتا علی عداوته من غیر ندامة
عن ذلک والمراد من رحمة الله رسول الله فانه کان رحمة للعالمین
وسیکون خصما لهما ساخطا علیهما منتقما عنهما یوم الدین انتهی

خلاصه ان کلمات کا یہ ہی کہ جب مجلس تحلع الفین سی خالی ہوئی تو ایک شخص نی خواص اصحاب سی امام معصوم کی
خدمت میں عرض کی کہ میں ان کلمات سی جواب فی حق شیخین میں ارشاد فرمائی بہت متعجب ہوا حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ میں نی ان دونوں کو امام اس سبب سی کہا کہ وہ امام اہل نار تھی چنانچہ حقتعالی قرآن میں کافروں کو امام
اہل نار فرماتا ہی وجعلناهم الایة یعنی کافروں کو ہمنی امام اہل نار گردانا ہی اور عادل سو بہ سی کہا کہ
ان دونوں نی عدول کیا تہا حق سی جیسا کہ خداوند عالم کافرونکو اونہیں معنوں سی عادل فرماتا ہی والذین
کفروا بربهم یعدلون مترجم کہتا ہی کہ کتب احادیث اہلسنت میں وارد ہی کہ پیغمبر برحق نی نوشیروان
کو عادل فرمایا حتی کہ سعدی شیرازی نی اسکو گلستان میں نظم کیا اور کہا ہی بیت دو آوان عدلش
بنازم چنان ❊ کہ سید بدوران نوشیروان ❊ پس جبکہ مدح عدل نوشیروان کافر کو مفید نہیں تو شیخین کو
بھی مفید نہوگی اور یہ وجہ بھی اونہیں وجہوں سی سی ہی اور قاسط اس وجہ سی کہا کہ قاسط کے معنی ظالم کے
ہیں چنانچہ قرآن میں وارد ہی واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا یعنی ظالمین جہنم کی لکڑیاں
ہیں پھر امام معصوم فرماتی ہیں یہ جو میں نے کہا کانا علی الحق تو اس سے مراد یہ کہ وہ دونوں غالب
تھے حق اور حق مغلوب تہا اور مراد اوس حق سی کہ جن پہ غالب تھی امیر المومنین ہیں کہ انکو اذیت دی
اور انکی حق کو چھین لیا مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ میں امام معصوم نے جار و مجرور کو متعلق گردانا ہی

بلفظ مستولین کہ وہ خبر خاص ہی اور محذوف ہی بقرینۂ مقام اور مذہب جمہور نحاۃ کا مانند سیبویہ وغیرہ
کے یہی کہ جب خبر خاص پر کوئی قرینہ دلالت کرے تو حذف اوسکا جائز ہی اور چونکہ امام جعفر صادق
علیہ السلام باتفاق جمہور اہل اسلام افصح الفصحا اور از جملہ عرب عربا ہین پس کلام ان حضرت کا بجائی خود
مستند ہوگا خواہ موافق نحاۃ کی ہو خواہ مخالف چہ جائی انکہ نسبت پائے جائی قرینہ کی کلام ان حضرت
کا مطابق جمہور نحاۃ کی بھی ہی پس اب جائی اعتراض ہی باقی نہی اور وہ قرینہ یہ ہی کہ علی کی معنی کلام عرب میں
استعلا کی ہین اور استعلا اونکی محاورہ مین بمعنی غلبہ استیلا بھی آیا چنانچہ ملاحظہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہے
کہ عرب کہتی ہین کہ علوت الرجل ای غلبتہ پس معنی کانا علی الحق کی یہ ہونگی کہ کانا غالبین علی الحق والحق مغلوبا عنہما
اور یہ جو معصوم نی فرمایا ہی کہ مراد حق سی امام بحق جناب امیر ہین اظہر حق ہی اور کچھ بعید نہین اسواسطے کہ لفظ
حق کا اطلاق خدا اور رسول اور امام اور ملائکہ اور بعث اور قیامت اور قرآن اور کلمہ اور کلام پر ہوتا ہے
کما لایخفی لیکن اگر مراد حق سی سوائی ہر حق ہون تو حلاف حق لازم نہین آتا اور مخفی نہی کہ اسمقام مین دو
وجہین اور بھی ہین کہ حمل کلام معصوم کا اوپر صحیح ہی وجہ اول یہ ہی کہ علی بمعنی استعلا ہووی پس معنی کانا
علی الحق کی یہ ہونگی کہ وہ دو لوگ عین باطل تھی حق پر تو فوقیت لیگئی اور اونہون نی حق کو پست کر دیا جیسا
کہ معصوم دعائی صنمی قریش مین ارشاد فرماتی ہین پس بنا بر طریقہ جمع بین الحدیثین کی ارادہ اس معنی کا کلام
معصوم سی صحیح ہوگا اور یہ نوع استعلا مستلزم استیلا ہی پس اس وجہ سی بھی مقدر ہونا لفظ مستولین کا
صحیح ہوگا کما فعلہ المعصوم قتامل وجہ دوم یہ ہی کہ کلام عرب مین علی کو مقام مخالفت اور منفرت
اور عداوت مین بھی اطلاق کرتی ہین چنانچہ شایع و ذایع ہی کہ بیچ محاورہ عرب کی مقام جواب یا اعتراض
مین کہتی ہین ہذا لنا لا علینا یعنی یہ امر نافع ہی واسطی ہمارے نہ مخالف اور مضر ہمارے اور مشہور ہی
کہ جب اثنائی راہ مین لشکر حر جناب سید الشہدا سی ملاقی ہوا تو حضرت نے حر سے فرمایا علینا ام لنا
یعنی تو ہماری کمک کو آیا ہی یا ہماری عداوت پر کمر باندھی ہی وایضاً قال اللہ تعالے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت قال صاحب الکشاف
ینفعہا ما کسبت من الخیر ویضرہا ما اکتسبت من الشر انتہیٰ پس بنا بر اسوجہ کے معنی کانا علی الحق

کی ہونگی کہ وہ دونو مخالف حق کی اور دشمن حق تھے اور یہی معنی قول آیندہ مین بھی معصوم نی فرمائی ہین
پس ارادہ اس معنی کا کلام امام سی اسمقام مین بھی صحیح ہوئیگا فافہم پھر معصوم علیہ السلام ارشاد فرمائی ہین کہ ہم
ہمین نی کہا انا علی الحق مراد اوس سی یہ ہی کہ عداوت حق پر مری یعنی جناب امیر کی عداوت تا دم مرگ اونکی
دلونمین رہی اور تا دم مرگ نام ہٹوی اسمقام مین علی کو بمعنی عداوت معصوم سے اطلاق فرمایا ہی
جیسا کہ ہم نے وجہ ثانی مین بیان کیا پھر معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا فعلیہما لعنۃ اللہ یوم القیمۃ
پس مراد لعنۃ اللہ سی رسول خدا ہین کہ وہ ان دونو کی دشمن ہونگی بروز قیامت اور پر غضبناک ہونگی
اور انسی روز قیامت کو انتقام لیوینگی مترجم کہتا ہی کہ اس مقام مین بھی علی کو معصوم نے مقام عداوت
مین ارشاد فرمایا ہی اور رحمت خدا ہونا حضرت رسالتماب کا مقام شک وارتیاب نہین حق تعالے
خود فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بہر صورت اہل انصاف پہ معانی
ان الفاظ کے ظاہر وباہر ہوسے کہ ہرگز یہ الفاظ مقام مدح شیخین مین وارد نہین ہین بلکہ سراپا یہ حدیث
ردو قدح شیخین پر دلالت کرتی ہی انتہی ملخصاً اس تاویل کی غلطی ہم چند دلائل سے ثابت کرتے ہین
پہلی دلیل اس رسالے کے مولف نے بتقلید اپنی علما کی جو کچھ واہیات بیان کیا ہی اوسکی نقل کرنیسے
مجھے شرم آتی ہی اگر احادیث کی ایسی ہی تاویلین کیجاوین تو کوئی حدیث کسی کی مدح وثنا مین باقی نرہے
بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سی موافق اپنی مطلب کے بنالے کسی ہندو کے
نقل ہی کہ اوس نی ایک مسلمان سی کہا کہ ہماری رام لچھمن کا ذکر تمہاری قران مین بھی ہی وہ مسلمان
ہوکر پوچھنے لگا کہ کس جگہ قران مین انکا ذکر ہی اوس نی کہا کہ سورہ یوسف کے اول مین جو الر حروف مقطعات
ہین اونمین الف سی مراد اللہ ہی اور لام سی مراد لچھمن اور رے مراد رام ہین وہ مسلمان
یہ سنکر ہنسنے لگا لیکن ہمارے نزدیک جو تاویل امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کی حضرات
شیعہ نے کی ہی وہ اس ہندو کی تاویل سی بھی بدتر ہی اس لئی کہ اوسنی تو حروف کی لحاظ سے
کچھ جوڑ لا دیا لیکن شیعوں کے علمانی جو کچھ فرمایا وہ تو سراسر بیجوڑ ہے اور ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیت علیہ السلام کی شان مین جو احادیث ہین اونمین ایسی ہی تاویلات بیجا کرسکتا ہی

فماہو جوابکم فہو جوابنا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

قبل از جواب باصواب کچھ گزارش خدمت شریف ہی ایک یہ کہ صاحب اولہ تقیہ لی الزام خیانت نے انتقل آپکی علما کو دیا کہ اول و اخر حدیث چھوڑ کر کچھ الفاظ کو ملتقط کیا اور مصداق قاتل اللہ احب الخائنین کی ہوئی مگر اب سی اسکا جواب نہو سکا اور سکوت آپکا دلیل تسلیم ہی اس بات کی کہ آپ کے علما بڑے خاین ہین لیکن ان خیانتون سی بہی کوئی کام نہ نکلا اور شیعہ آپ دام فریب مین نہ ائی اور آپ کی ثلثہ اونکی نزدیک جیسی کی تہی ویسی کی تہی رہگئی دوسری یہ کہا ظاہری معنی عبارتون مین مراد ہوتی ہین کہان تاویلی معنی مراد ہوتی ہین اسکا کوئی قاعدہ ہی یا نہین اگر نہین ہی تو ہر شخص کو ہر جگہ اختیار ہی کہ جو جی چاہی بنا لیا کری جیسی ہین خود معنی ہین خود آپ کیون لرتے جہگرتے ہین لکم دینکم ولی دین اور اگر کوئی قاعدہ ہین المسلمین ہی جیسا کہ بین الفریقین جاری ہی کہ بضرورت معنی ظاہری سی عدول کرتے ہین تو پھر معنی تاویلی پر اعتراض کرنے کے کیا معنی ہان اگر معنی تاویلی مین کوئی نقص ہی یا کوئی قباحت لازم آتی ہی تو اوسکو بیان کرنا اور بات ہی اور ترک معنی ظاہری پر اعتراض کرنا اور بات ہی اور آپنے ہر چند فرمایا کہ ہم اس تاویل کی غلطی چند دلائل سی بیان کرتی ہین مگر کل کا مدار اسی پر ہی کہ معنی ظاہری نہین ہین ہان حضرت ہم اسکا اقرار کرتی ہین کہ یہ معنی ظاہری نہین ہین بلکہ یہ معنی باطنی ہین اور وجہ ترک ظاہری یہ ہی کہ ہماری نزدیک براہین و دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی کہ جسکا نمونہ ایک کتاب لعین اور ایک کتاب نفاق الشیخین ہی کفر و نفاق شیخین بلکہ شیوخ ثلثہ و اتباعہم کا ثابت ہوا ہی اس لئی معنی ظاہری سے عدول کیا **قولہ** پہلی دلیل **اقول** یہ دلیل علیل عقلا دعوائی ہی دلیل ہی آپ فرماتی ہین کہ بہت واہیات بیان کیا کہا سنی ثابت ہوا کہ واہیات بیان کیا ہم کہتی ہین کہ بہت اچھا بیان کیا ہی تم خود واہی ہو تمہاری کل علما واہی اونکی بیانات ہی کل واہیات ہین ہماری دعوی کی دلیل وہی ہی جو تمہارے دعوی کی دلیل ہی حضرت سلامت فقط اپکی زبان مبارک سی فرما دینی سی کہ فلان سخن واہیات ہی کوئی بات واہیات نہین ہوسکتی جبتک کوئی دلیل نہ قائم فرمائی **قولہ** اوسکی نقل کرنے سے مجھے شرم آتی ہی

اقول یہ شرم فقط لسانی مثل حیا عثمانی کی ہے اور اگر در حقیقت کچھ بھی غیرت اور حیا ہوتی تو عبارت رسالہ اولہ تقیہ کیوں نقل کرتی قولہ تو کوئی حدیث کسیکی مدح و ثنا میں باقی نہ رہی اقول البتہ کوئی حدیث مدح ثلثہ میں تو باقی نہ رہی کہ جسکو شیعوں نے بگاڑ نہ ڈالا ہو لیکن الحمد اللہ کہ احادیث مدح و ثنائے اہلبیت طاہرین باجماع امت کلھم اجمعین اپنے حال پر اُنکی مدح و ثنا پر دال اور اُنکے اعداء کے لیے مثبت عذاب و نکال باتفاق فریقین باقی رہگئے ہے کہ درین شک آرد کافر گردد بقول تمھارے پیرزادوں کے یہاں سچ ہے قولہ بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سے موافق اپنے مطلب کے بنائے اقول اگر ملاحدہ و زنادقہ ایسی تاویلیں کرتے جیسے ہم کرتے ہیں تو وہ ہرگز ملحد و زندیق نرہتے بلکہ پوری طرح سے مومن ہو جاتے لیکن افسوس ہے کہ اُنھوں نے تاویلیں بیجا اور بے سر و پا کیں دیکھیے آیہ انما ولیکم اللہ میں معنی ولی کے حاکم و آقا و سردار کے ہیں اُسکو یار و دوست کے معنوں میں بنایا اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول میں اطاعت اولی الامر کو مثل اطاعت خدا و رسول نہ کہا اور اولی الامر سرداران لشکر یا خلفائے منکر یا مجتہدین خطا کر کو بنایا آیہ الا المودۃ فی القربیٰ میں مودت اپنی قرابتمندوں کی اجر رسالت ٹھہرایا حدیث من کنت مولاہ میں مولا بمعنے یار دوست بنایا حالانکہ ہر لنگوٹی بند و ننگو برہنہ درویش کو مولا بمعنی حاکم و آقا و سردار کہتے ہیں مگر خدا و رسول اور امام کی آقائی اور سرداری اور حکومت سے انکار ہے حدیث صحیح ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی میں بھی ولی بمعنی یار دوست کے کیے حدیث فدک حدیث قرطاس حدیث حوض حدیث کا ذبین غادرین میں کیا کیا تاویلیں کیں کہانتک تاویلات بے سر و پا کا ذکر کروں ایسی ہی تاویلیں موافق اپنے مطلب کے بنالیں تب تو ہمنے اُنکو ملحد اور زندیق کہا قولہ کسی ہندو کی نقل ہے اقول آپ نقال تو بہت بڑے ہیں مگر آپکی نقلیں نہایت بیموقع اور بیمحل ہیں بھانڈوں کی نقل سے بھی بدتر ہیں اسلیے کہ اس میں بھی کچھ جوڑ توڑ ہوتا ہے اور تفسیر حروف مقطعات قرآن کو جس میں علمائے فریقین کا اتفاق ہے کہ سوائے خدا و رسول کے کوئی نہیں جانتا تاویل الفاظ سے کہ عند الفریقین بضرورت

واجب ولازم ہی کیا واسطہ علاوہ اس کے یہ نقل تو آپ کی ہمکو جھوٹی معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ بیچارہ
ہنا وسواے رام رام کے اللہ کو کیا جانے جو کہے کہ الف سے مراد اللہ ہی شاید اصل اس نقل
کی یون ہو کہ جب کسی سنی مسلمان آپ کے بھائی کنجڑے قصائی نے کہا ہو کہ الف سے مراد ابو بکر
ہین تب اُس ہندو نے کہا ہو گا کہ اگر ایسا ہی ہی تو رے ولام سے مراد ہمارے رام لچھمن ہین یعنی اپکی
حضرت ابو بکر مثل ہمارے رام لچھمن کے ہین وہ آپ کے دیوتا یہ ہمارے دیوتا آپ اُنکو پوجتے ہین
ہم اُنکو پوجتے ہین یہ بات ہمنے مخاطب کے لغوگوئی پر کہی ورنہ اہل علم کو ایسے لغویات سے کیا
واسطہ ایسے لغویات کا جواب دینے کو میان مشیر اور اُنکے شاگرد لوگ کافی ہین **قولہ** ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیت کی شان مین جو احادیث ہین اُنمین بھی ایسی ہی تاویلات بیجا کر سکتا ہے
اقول ایسی ہی تاویلات تو نہین کیے مگر تم ایسے خارجیون ناصبیون نے احادیث فضایل اہلبیت
مین بہت تاویلات بیجا کیے چنانچہ حدیث معروف ومشہور بین الفریقین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
جسکے مضمون کیطرف بعض شعرا نے یون اشارہ کیا ہی سے کہ من شہر علمم علیم در است ؂
درست این سخن قول پیغمبر است ؂ مین یہ تاویل کی علی بمعنی بلند کے ہی یعنے مین شہر علم ہون
کہ دروازہ جسکا بلند ہی ان خارجیون ناصبیون نے کچھ خیال نہ کیا کہ اُنکے کل بزرگ کیسے احمق
اور بیوقوف اور اُلو اور گدھے تھے جو اس حدیث کو اپنی صحاح مین فضائل علی ابن ابیطالب
مین لکھگئے حالانکہ اُنسے ان معنی کی راہ سے اس حدیث سے کیا واسطہ **قولہ** فما ہو جوابہم
فہو جوابنا **اقول** حضور والا محض غلط وبیجا فرماتے ہین ہرگز امر متفق علیہ مثل غیر متفق علیہ کے
نہین ہو سکتا کہ دونون کا جواب ایک ہو جاے فضیلت اہلبیت متفق علیہ کل اہل اسلام اور
ضروریات دین اسلام سے ہی پس جو شقی اُسکا منکر ہو گا وہ دین اسلام سے خارج والا داخل
فی حد الشرک مین والج ہو گا اور فضیلت آپ کے ثلثہ کی مختلف فیہ بین اہل الاسلام ہے
کچھ لوگ اُنکو امام اہل الجنۃ جانتے ہین اور کچھ لوگ اُنکو امام اہل النار اور بدترین کفار سے
جانتے ہین پس جب کلام امام علیہ السلام مین اُنکے حق مین امام آیا تو آپ امام اہل الجنۃ سمجھے ہم امام

اہل النار تھے اگر آپ اونکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کر دیتی تو ہم بھی بخوشی خاطر اونکو امام اہل الجنۃ
کہنے لگتے مگر آپ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ محل سی اونکا ایمان ثابت کرین ایسے طرح
کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنۃ ہی نہ امام اہل النار پس معنی ظاہری چھوڑ کر معنی تاویل کیطرف
جانا چاہئے تھمین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پہ دیتے ہین کہ اولا لا نسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ
لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پہ ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب
سی اگر کوئی شخص بجائی حمار زید کے حمار انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنابر
اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری پس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہو لگے
اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کر دیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیا
ہم علی التنزل کہتی ہین کہ سلمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا
ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیو بمعنی جہہ اللہ لیتی ہو جنب اللہ
کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لینی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی
جاء امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امرہ فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان
ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے
کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد
نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے
نزدیک ثابت کر دیا ہے پس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل نار سمجھا نہ امام اہل الجنۃ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے
کہا گیا وہ امام جعفر صادق کا ہی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھی اونکو حکم تھا کہ وہ کسی سے
خوف نکرین اور بلا خوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون
ایک دو ناصبی کی ڈرسی ایسی بڑی تعریف کے اور پھر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کر گئے اپنے

خواہش کو اصل مطلب سمجھا یا اور وہ قول جس سی ثابت ہوتا ہی کہ امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھے
یہ ہی بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نی اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نی لکھا ہی کہ جو صحیفہ امام جعفر صادق
کا تھا اوسمین اونکے لئے یہ حکم تھا حدث الناس وافتھم ولا تخاف الا اللہ وانشر علوم
اہلبیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز امان ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ تمام مخلوق کو فتویٰ دو اور اونسی باتین کرو
اور کسی سے سوائی خدا کی نہ ڈرو اور اپنی اہلبیت کے علوم کو منتشر کرو اور اپنے اباء صالحین کے
تصدیق کرو اس لیئے کہ تم حرز اور امان مین ہو لیس باوجود اسکی کہ جب ایسی اطمینان کا حکم الہی اونکو
ہو چکا تھا اور تقیہ کرنے سے وہ منع کر دئے گئے تھے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کسکا خوف تھا جسکے
سبب سی ایسی تعریف صحابہ کرتے تھے اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے افسوس ہی کہ شیعیان
علی نے اپنی امامون کی محبت کے پیرایہ مین ایسی ہجو کی ہے اور اونپر کیا کیا تہمتین لگائی ہین تیسرے
دلیل اگر کوئی شیعہ کہے کہ یہ عبارت زائد ہی اصل حدیث مین داخل ہی تو کیا وجہ ہی کہ ایک ٹکڑا
اوسکا تسلیم کیا جاوے اور دوسرا ٹکڑا زائد اور غلط ٹھرایا جاوے اس لئی ضرور ہی کہ کل عبارت
حدیث کی تسلیم کیجاوی اور جو تاویل اوس حدیث کی امام نی بیان کی وہ بھی امام ہی کیطرف سی سمجھے
جاوی اوسکا یہ ہی کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلا حجۃ علی انفسھم دون الادعاء لھم کہ اقرار آدمی کا
اوسپر حجت ہوتا ہی لیس اسی قاعدے سے جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ انپر حجت ہی اور
جو تاویل کی گئی ہی وہ ہمپر حجت نہین اور قطع نظر اسکی عادت بھی محدثین شیعہ کی یہ ہی کہ وہ عبارات
حدیث کی کم و بیش کر دیا کرتی ہین اور اپنی مذہب کی موافق بنالیتی ہین جیسا کہ ملا باقر مجلسی رونے
حدیث مسئلہ قضا و قدر مین شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی انما فعل ذلک لیوافق مذہب اہل العدل
پس جب اونپر اعتماد اس امر کا نرہا کہ وہ حدیث مین تحریف نہین کرتے اور کچھ تغیر و تبدیل راہ
نہین دیتی تو پھر کیونکر وہ تاویل جو سراسر لوچ و خرافات ہو صحیح سمجھا جاوے اور ایسے
واہیات کے ائمہ کیطرف کیونکر نسبت دیجاوے حالانکہ ائمہ خود اس امر کی شکایت کرتے رہی ہین اور
اپنے شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین کہ وہی تاویلات غلط اون کی احادیث مین کر دیتی ہین

اور حدیث کے مضمون کو اوڑ کا اور بنا دیتے ہین چنانچہ ابو عمر وکشی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی
ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وهو هذه ان الناس ولعوا بالكذب علينا
ان الله افترض عليهم لا يريد منهم غيره واني احدث احدهم بالحديث
فلا يخرج من عندي حتى يتأوله على غير تاويله ذلك انهم لا يطلبون
بحديثنا وبحبنا ما عند الله وانما يطلبون الدنيا کہ اونہون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ
کے لگانے مین جو حدیث اونسے کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی کہ وہ اوسکی دوسری تاویل
خلاف کرنے لگتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ میری احادیث سے اوس چیز کے طالب
نہین جو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سے ثابت ہوا
کہ اونکو پاس بیٹھنے والونکی یہ عادت تھی کہ وہین بیٹھے بیٹھے اونکی احادیث کی تاویل غلط کردیا کرتے تھے تو پھر ایسے
لوگونسے کیا بعید ہے کہ اونہون نے ایسی تاویل اس حدیث کی ہے کی ہو چوتھی دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث
کے الفاظ کی ہے اگر غور بحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ
ہے اول تاویل لفظ اماماں کی یہ کی ہے کہ اما م اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا ہے
لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیہ کا سوائے حالت تنوین یا بناء مضاف یا اضافت ثانیہ
کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی اوٹھا کر دیکھو دوسرے لفظ امام جب مطلق چھوڑا گیا تو اوس سے
وہی معنی جو اصلی ہین یعنی مدح اور صفت کی مراد لیے جاوینگے اسلیے کہ لفظ مطلق سے فرد کامل مراد
ہوتا ہے تو کیونکر اوس سے امام اہل النار مراد ہو سکتے ہین بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار
کی کہ وہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق دوسری تاویل قاسطون کی بھی غلط ہے اس لیے کہ قرآن شریف
مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے پس یقینی معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہے کہ وہ
آیہ مین موجود ہے اور احادیث مین منقول بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ واقسطوا ان الله يحب المقسطين
کی ہے تیسری حق سے مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف عام ہے اور تبادر اذہان اور معنی
ظاہری کی ہے بغیر پہلے ہونے ذکر مرتضوی کے حق سے ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان ٹھہرانا ہے

علاوہ اسکی حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اور استیلا کو مرادف استعلا ٹہرانا مرتضی ہی سی بنانا
اور خرافات بکنا ہی اور لغت مین قیاس کو دخل دینا حالانکہ قیاس فی اللغۃ جائز نہین غور کرنا چاہیی
کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی تو اوس سی مراد یہ ہوتی ہی کہ وہ حق پر ہی یا یہ مراد ہوتی ہی کہ وہ باطل
پر چوتھی تاویل علیہا رحمۃ اللہ یوم القیامۃ کی جو کی گئی ہی اسکی نسبت کسی نی خوب لطیفہ کہا ہی
کہ حضرات امامیہ جب اپنی پیشواونکی حق مین رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین تو ہم سمجھتی ہین کہ علیہ سی ہی محا لعنت
مراد ہی اور رحمت اللہ سے رسول اللہ مراد ہین یعنی مخالف ہی رسول کا نستغفر اللہ کہ حضرات
شیعہ احادیث کو ایسی تاویلات بیجا سے مضحکہ اطفال بناتی ہین اور ائمہ پر ایسے بیجا تاویلات کی
تہمت کرکے اپنی عاقبت خراب کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دوسری دلیل ہی آپ کے شبہ اول کی ثبوت غلطی تاویل نحوی اس لئی کہ بفرض صحت اس بات کے
کہ بالخصوص امام جعفر صادق علیہ السلام پر حرام ہو حضرت کے کلام مین کوئی تاویل اگرچہ فی
نفسہ صحیح ہو جاری ہوگی اور جاری ہونا تاویل کا اور بات ہے اور فی نفسہ غلط ہونا تاویل کا اور
بات ہی حالانکہ آپ مدعی اسکے نہ تھی نہ امر اول کی اونکو اتنی لیاقت فہم کہان ہی جو ہر بات مین تفحص
کرسکین بہرکیف دعوائی حرمت تقیہ بر امام جعفر صادق تراشیدہ نقش روز فیض آبادی کو ہمارے
علمائی اعلام نی بوجوہ سدیدہ مقامات عدیدہ مین باطل کیا ہی چنانچہ بعض مقامات اوسکے
نظر حضرت مخاطب سی بھی گزری جیسا کہ چوتھی دلیل امامت ابوبکر مین جو عبارت حدیقہ سلطانیہ
کی نقل کرکے بمقتضای انکہ دروغگو را حافظہ نباشد منسوب بطرف مقتضا کے ہے حالانکہ وہ خود
ناقل ہین اسی مقام کے محصل اوسکا یہ ہی کہ اگر تقیہ مخالف خوف خدا ہی تو جناب رسولخدا کو بھی یہ
ناری خوف خدا سی عاری سمجھی جیسا کہ فرماتی ہین مگر ناصبی پیغمبر خدا را کہ از خوف کفار در حصین غار
اختفا فرمودہ ودر بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ از خوف خدا ناکل و بخوف
غیر مائل می دانند انتہی ملخصاً لیکن بعد دیکھنے سب جوابونکی کسی جواب سی متعرض ہونا اور دوسرے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال اور ضلال کی کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اسمقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لاتخافون الا اللہ اگر دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوندنعم فلاتخشوا الناس واخشون
بھی دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کریگا اسلیئے کہ مفاد دونو کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
اور امثالہا کے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احدہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جو معنے موچی صاحب اور انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت ودلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہوسکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لاتخشوا الناس کو منسوخ کردیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوندنعم نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیئے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوندنعم نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور بودا اور بزدلا کہینگے بلکہ لایخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمائیے مثل حضرت
نوح کے اثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسرارا جہان ۔۔ ان موقع ومحل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا واعلان دونون مین لاتخشوا الناس
واخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضائے ولاتلقوا بایدیکم
الی التھلکہ مامور بتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و ناتوانی ہی

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جہاد مین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہونا اور نقل بآء بغضب من اللہ
سے نڈر ناکام حضرات ثلثہ کا ہے اب آیئے ما نحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمامین
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ امویہ و عباسیہ آپس مین فکر تدافع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ نہ تھی
جیسے اور اماموں کو تھی بنابرین ان دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چار سو کتابین جو اصول اربعمائۃ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ انمین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہے کہ حضرت نے انکو جواب بتقیہ دیا ہو اور ممکن ہے کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اسوقت کوئی
بات تقیۃً موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ اسیطرح کی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لا تخافون الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہوگا بلکہ اسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہوگا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفۃ
و اسکافہ النجس کالجیفۃ باقوالہ کالبوالۃ الکسیفۃ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفۃ **قولہ** امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے **اقول** لا نسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول باخبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ کے نہین
ہی **قولہ** تمام مخلوق کو فتویٰ دوا **اقول** یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی بتقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظ افتھم کو سیطرح
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی **قولہ** اور انسے باتین کرا **اقول** یہ کسی

آلو کی باتین مین یعنی حدیث الناس کی احادیث اپنی آبا و اجداد طاہرین کے بیان کرنیکے کیون
نہین کہتے یہ بھی اعم تقیہ و غیر تقیہ سے ہے اور ہرگز حدیث کو دلالت اوپر غیر تقیہ کے نہین ہے **قولہ** اور کسی
سے سوائے خدا کے نہ ڈرو **اقول** ممکن ہے کہ یہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہین ہے اور ممکن ہے کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان مین اعلان
اور مقام کتمان مین کتمان کر اور اس اعلان و کتمان مین سوائے خدا کے کسی سے خوف نہ کر پس
یہ بھی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تو نے پیشتر جانا **قولہ** اور اپنے اہلبیت کے علوم کو نشر
کرو **اقول** علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہین مقام تقیہ مین [illegible] اور
غیر تقیہ مین بلا تقیہ ہے و التقیۃ دینی و دین آبائی اسپر شاہد ہے [illegible]
بلا تقیہ مین کرنے کی کیا معنی **قولہ** اور اپنے آبا و صالحین کی تصدیق کرو **اقول** آبا و صالحین
کے احکام بتقیہ و بلا تقیہ دو نو تھے پس اپنے اپنے مقام مین اگر دو نو بیان فرماتے تو تصدیق
انکی کیونکر ہوتی **قولہ** اسلئے کہ تم حرز و امان مین ہو **اقول** یعنی نشر علوم دین آبا [illegible]
امان مین ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ انکو جور و ظلم متغلبین خلفا و [illegible]
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت مین گزری اور نشر علوم آبائی نفرما سکے **قولہ**
اور تقیہ کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے **اقول** محض کذب و دروغ ہے کہ مقام تقیہ
مین بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ مین البتہ تقیہ منع کر دیئے گئے
تھے اور بہ نسبت اور امامون کے انکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلئے اشاعت و نشر
و نشر علوم اور امامون سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت [illegible] اس سے یہ بات
لازم نہین آتی کہ کبھی مقام تقیہ مین بھی تقیہ نہ کیا ہو **قولہ** اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے لیکن
یون کیون نہین فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونون کو الجھاتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے **يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ** **قولہ** کیسی مجہولی
ہے **اقول** یہان تو امام نے ہجو ملیح آپکے شیخین کی کی ہے شیعون نے کسکی ہجو نہین کی ہان لعنت خان عالی

نے البتہ اسی ڈھنگ کی ہجو ملیح اپنے قصیدہ مین کی ہے جہان کہا ہے بیت فعل کمیت قلم سودہ بمیدان
لعنت چہ بیک بگردانش قدرحق یاران اور یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھیے کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگردانیدن فعل کمین بلکو فعل ردانش نہ کرے
ہمارے نزدیک جو آپکی بہتری کی بات تھی ہمنے کہدی آئندہ آپکو اختیار ہے قولہ تیسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہے اقول آپ تو دلیل ابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال وجواب سے کیا کہ اگر کوئی شیعہ
یون کہے تو ہم یون جواب دینگے کیا واسطہ ہے اس سوال وجواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
وعدہ کچھ بیان کچھ خدا اور خدا ہے دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لاغی
صاحب کہین تو بہت بجا ہے اور درست ہے اور آپکے قامت زیبا پر جاکٹ و پتلون سی ہی بھی
زیادہ چست ہے قولہ تیسرے اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ اور بھی چست ہے اقول خدا کی قدرت شیعون
سے امیدوار اقرار فضیلت شیخین ہین حضرت مخاطب خوش فہم ہے کوئی پوچھے کہ اگر شیعون کو اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو معنی الامان کے الامان لاہل النار کیون کہتے تمھاری طرح الامان لاہل الجنہ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسھم حجت ہے مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امان
کہنے سے اقرار فضیلت ہوجاتا ہے تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنے سے ہوتا
ہے یا لفظ مع المعنی سے صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور فضیلت لازم اقرار المعنی ہے نہ اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنے مہمل
ہے اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور در صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی پس جب
قائل اُن معنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہے جو مستلزم رذیلت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہسکتے ہین مثلا کوئی شخص اُلو کا رنگریز کہے اور اسکے دل مین یہ ہے کہ چونکہ آپ اٹانے کو رنگنے والے
ہین اسلیے مراد اُسکی اٹانیکا کا رنگریز ہے تو آپ فرمائینگے کہ تونے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کا رنگریز ہے کا رنگریز اٹانیکا مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کا رنگریز بولا جاتا ہے
اور کوئی اُس سے چمار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحوی کے بھی یہ تاویل باطل ہے کہ حذف

مضاف الیہ لازم آتا ہی اور وہ جایز نہین ہے جناب والا ہمنے فرض کیا کہ یہ تاویلین آپکی باطل بہی
مگر اہل انصاف ایسے شخص کو مقر فضیلت کہینگی یا مقر رذیلت کہینگے آپ خود ہی بانصاف فرمائیے کہ
اگر کوئی شخص کسی شخص سی کہی کہ مین تجھکو پانچ دونگا اور اُسکی غرض پانچ جوتے ہین آپ خواہی
نخواہی اُس سی پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان دلائیگا اور فرمائیگا کہ اقرار عقلا کا حجت ہی اور لفظ
پانچ سے پانچ جوتے ہمارے ذہن مین نہین سماتے بلکہ پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان ذہن مین
آتی ہین اور باعتبار نحو کے بہی یہ باطل ہی کہ حذف مضاف الیہ لازم آتا ہی قولہ شیخ صدوق کی لشت
بیان کیا ہی اقول یہ گایا ہوا راگ ہی جواب حدیث نجوم مین ہم آپکا کذب بالفرض بخوبی ثابت کر چکے
فارجع ثمہ قولہ شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین اقول جی نہین سنیون پر لعنت ملامت کرتے
آئے ہین شیعون پر تو کبھی نہین کی مگر ساتھ سنیون کے جھوٹھون پر العیاذ لعنت کی اور ہم بھی کرتے ہین
قولہ چنانچہ ابو عمرو کشی نی اقول اس حدیث سی آپ استدلال کرتے ہین اس بات پر کہ حضرت نے
اپنے شیعون پر لعنت کی حالانکہ اس حدیث مین کہین شیعون کا ذکر ہے نہ کہین لعنت کا نہ اُنکو حکم
کے ترجمہ مین آپ خود کہتے ہین (آدمیون نے) بہر
اس سے شیعون پر کہان سی لعنت نکلی اگر فرمائیے کہ ناس سے مراد شیعہ ہین شیعہ کہتے ہین کہ ناس سے
مراد سنی خناس ہین کہ وہی اماموں پر جھوٹھ لگاتے تھے اور اماموں کے کلام کی تاویل بمدح مشائخ
کرتے تھے اسلیے کہ مدح ثلثہ مین جکام جو سے دنیا ملتی تھی نہ ذم ثلثہ مین کیا آپ کو نہین معلوم کہ اکثر
سنیون نے اہلبیت سی روایت کی ہی بلکہ متعصبین اہل سنت خصوصاً بخاری نے اُن احادیث
کو صحیح نہ سمجھا اور اپنی صحاح اسقام مین اُسکو جمع نہ کیا لیکن شیعون نے کبھی نظر اسکے کہ کلام اُنکے
امام کا ہی جمع کیا اور اُسکی تاویل بمدح ثلثہ نہین کی اور اُسکا نام اپنی اصطلاح مین موثق و
معتبر رکھا لیکن مرتبہ اُسکا صحاح و حسان سی کم ہی کما لا یخفی علی من ینظر فی الانباء و خلال الرجال
قولہ چوتھی دلیل اُن تاویل پر جو اس حدیث کی الفاظ کی ہی اقول اگر ہم تاویلات سی قطع نظر کرکے
الفاظ کو او نصین سمجھون مین نہین جو آپ سمجھے ہین لیکن مطابق اپنے مذہب کے مثل دیگر احادیث کے

محمول بر تقیہ کرین تو اسمین کسی کے باپ کا کچھ اجارہ نہین ہے ہر چند نام تقیہ آپکو جیتے جی جلا ہنا کی جہنم کو پہونچا
ہماری پاپوش سے ہمارا تو مذہب یہی ہے کہ التقیہ دینی و دین اٰبائی اور بنصوص کلام الٰہی اور احادیث
رسالت پناہی سے ہم اسپر دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ قایم کرتے ہین کہ نہ سنیون سے
آجتک وہ دلایل اوٹھ سکے نہ قیامت تک اوٹھ سکینگے بالجملہ جب ہمنے اس حدیث کو بھی مثل
احادیث دیگر محمول بر تقیہ بنا بر اپنے مذہب کے کیا تو آپکے لیے کوئی حجت ہمپر قایم نہو سکی
پھر آپکو اس نوق زق و بق بق سے کہ یہ تاویل غلط ہے کیا ہاتھ لگیگا قولہ اول تاویل لفظ امامان
یہ کی کہ اما ما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا اقول واہ ری تیری عقل پتھر پڑین اس سمجھ پر
اگر لفظ امامان سے ہمنے مراد اما ما اہل النار لیا تو مضاف الیہ حذف ہو گیا اور تمنے جو اماما اہل الجنہ
مراد لیا تو مضاف الیہ حذف نہوا آپکو اتنی سمجھ نہین ہے کہ اگر یہان اضافت ہوتی تو مضاف کا
نون تثنیہ جو بجاے نون تنوین ہے کیونکر ہوتا اور جسطرح اماما اہل النار سے نون تثنیہ محذوف ہو گیا اسیطرح
امامان سے بھی نون تثنیہ محذوف ہو جاتا پس امامان کو مضاف کہنا دلیل کمال حماقت و بلاہت
و بلادت ہے حضرت سلامت امامان ایک کلی ہے کہ اوسکے دو فرد ہین ایک فرد امام اہل النار
دوسرا فرد امام اہل الجنہ ہمنے بنا بر اپنے مذہب کے فرد اول مراد لیا آپنے بنا بر اپنے مذہب
کے فرد ثانی مراد لیا یہان اضافت کو کیا دخل ہے اب حضور کے لیے کسی دلیل و حجت کی ہمپر
کوئی زبردستی نہین ہو سکتی کہ خواہی نخواہی ہمارا مذہب اختیار کرو اور جو معنی ہمنے مراد لیا ہے
وہی تم بھی لو نہین نہین ہم ہرگز غاصبین خلافت و فدک کو امام اہل الجنہ کہینگے اور جو اعتراض واہی حذف
مضاف الیہ کا امام اہل النار پر آپنے کیا وہی اعتراض بعینہ ہم امام اہل الجنہ پر پلٹ دینگے
اور کا لا سنے بد پرسش خاو ندش کر دینگے اور شاید اپنی سفاہت آپ فرماوین کہ ہمنے
تو امامان کے معنی اماما اہل الجنہ کی نہین کہی بلکہ ہمنے امان سے مطلق امام مراد لیا ہے اعم اس سے
کہ اپنی فردین سے کسی فرد مین پایا جائے تو ہم خدمت شریف مین عرض کرینگے کہ ہمارے
آپکے بحث اون دونو امامون مین ہے جنکا وجود شریف خارج مین بالفعل

یعنی فی احد الازمنہ پایا گیا ہی اور وجود مطلق امام کا من حیث ہو مطلق امور ذہنیہ سی ہی کہ وجود خارجی
اسکا ضمن مین کسی فرد کے ہوگا اگر آپنے تہذیب منطق پڑھی ہوگی تو آپکو معلوم ہوگا کہ علامہ تفتازانی
نے فرمایا ہی کہ الحق ان وجود الطبیعی بمعنی وجود اشخاصہ بس وہ امام مطلق ذہنی جو ذہن مین کسی خارجی
فرض کرنے سی پایا جائے وہ خارج از اعتبار ہی ہمکو اس سی بحث نہین ہے بلکہ ذہنیات واعتباریات
سی جیب کہلاتی ہین کہ منشا انتزاع اُنکا خارج مین موجود ہو اور آپکے امام مطلق کا منشا انتزاع خارج مین
ضمن فردین مین ہوتا اور اب فردین سے قطع نظر کرتے ہین پس ضرور ہی کہ وجود ذہنی اُسکا مثل انیاب اغوال
کی ہو اور کیونکر نہو کہ شیعہ ایسی اماموں کو غول بیابانی سی بڑھکر سمجھتے ہین کہ غول بیابانی تو فقط دنیا
کی راہ مارتا ہی اور آپکے امام لوگ تو شیعوں کے رہزن دنیا اور سنیوں کے رہزن آخرت
تھہرا نہ مانیے گا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے قولہ لیکن موافق قاعدہ نحو کے اقول ماشاء اللہ ماشاء اللہ آپکو
علاوہ قانون دانی کے علم نحو مین بھی کمال مداخلت ہی جیسے اک شاہ صاحب کو علاوہ کشف و
کرامات کی تاریخ دانی مین بھی دخل تھا مگر ایک طلبہ شیعہ سی نحو مین آپکا نرمہ یون لیتا ہی کہ آپ
نحو کو خاک بھی نہین جانتے آپ یہ نہین دیکھتے کہ اما ان کہ امامان تثنیہ ہی ورنہ باتفاق نحاہ نون تثنیہ
قایم مقام نون تنوین ہی پھر تنوین کی کیا حاجت ہے اور کیون نہین جائز ہی کہ ہم کہین کہ اسمقام پر امامان
بمنی اور پر الف و نون کی ہو جیسے مبنیات مین تثنیہ موصولات مثل اللذان واللتان اور کیون نہین
جائز ہی کہ یہان تکرار اضافت ہو یعنی اصل عبارت یہ ہو کہ امامان امام اہل النار مثل یا تیم
تیم عدی لا ابالکم لیکن امام اہل النار کو اسوقت بضرورت تقیہ امام نے حذف کر دیا تھا اور
بعد چلی جانی خارجی و ناصبی کے اُسکو ظاہر کر دیا اور تمثیل اس مصرعہ کی بہت مناسب مقام
ہی اسلیے کہ تیم و عدی کا اسمقام پر ذکر ہے اور تیم سی مراد حضرت عمر ہین بدلیل آخر مصرعہ آخر
لا یلقینکم فی صورۃ عمر اگرچہ شاعر نے کوئی دوسرا عمر مراد لیا ہو مگر شیعہ تو بڑی بڈھسب ہین وہ
انہین عمر کو مراد لیتے ہین مجبوری ہے کیا کیا جاوے و نعم ما قیل ؎ کل الی ما سمعہ لذاہب
وللناس فیما یعشقون مذاہب۔ قولہ معنی جو اصلی ہین یعنی مدح و صفت کی اقول کسی لغت والے نے

یہ نہین لکھا کہ امام کے اصلی معنی مدح و صفت کی ہین بلکہ ترجمہ بلفظ پیشیرو کیا ہی اور یہ اعم ہی جہنم اور بہشت
سی اور تعیین احد ہما بقراین حالیہ و مقالیہ ہوتی ہی اور یہان قرینہ حالیہ عاصبیت ثلثہ ہی اب حضور
اپنے معنون کا کوئی قرینہ بتلاوین کیا بتلاوینگے وہ خود بے قرینہ اور اُنکی ہر بات بے قرینہ ہی قولہ
لفظ مطلق سی فرد کامل مراد ہوتا ہی اقول جناب والا یہان مطلق کے دو فرد مساوی ہین
اور ہر فرد مین کامل و ناقص ہین پس فرد کامل امام اہل الجنۃ کے جناب امیر علیہ السلام ہین اسمین امت محمدی
مین سوا خوارج اور نواصب کے کسی کو شک نہین اور فرد کامل امام اہل نار کے حضرت ابوبکر ہین اور
شیعون کو اسمین بھی شک نہین مگر سنیون کو البتہ اسمین بڑا شک ہی کہ ایسا شک حضرت عمر کو بھی
نبوت جناب رسول خدا مین در حدیبیہ نہین ہوا تھا قولہ بخلاف آیہ ائمۃ یدعون الی النار کہ وہان
لفظ مقید ہی اقول اسی قید نے دلالت کی ہے اوپر اس بات کے کہ ائمہ مطلق ہی اور ہر لفظ مطلق
محتاج بقرینہ حالیہ و مقالیہ ہی اور یہان مقالیہ ہی اور وہان قرینہ حالیہ غصب خلافت و غصب
فدک قولہ دوسری تاویل فاسطون کی بھی غلط ہی اقول آپ خود از سر تا پا غلط ہین ایک دوسرا
تو ہو چکا اب یہ دوسرا دوسرا کیسا اگر پہلا دوسرا اول کا تھا تو دوسری دوسری کا اول کہان
ہی اگر فرمائیے کہ کاتب کی غلطی ہی تو ہم مان لینگے مگر آپکے موچی صاحب تو نہین مانتے اور آپکو انہین
کے ٹانکے پسند اور اُسی سے خورسند ہین قولہ پس تعیین معنی کے لیے قرینہ کا ہونا ضرور ہی اقول
خدا آپکو بہت دیر تک سلامت رکھے الی یوم الوقت المعلوم ہم بھی تو بہت دیر سے یہی عرض کرتے
ہین کہ تعیین معنی کی لیے قرینہ ضرور ہی حالیہ ہو یا مقالیہ مگر آپ نہین سنتے تھے الحمد للہ کہ اب سنا
شیطان کی کان بہرے ہی شیطان جان نہین مارتا مگر حیران کرتا ہی قولہ اور حدیث مین مفقود
اقول لا نسلم قرینہ حالیہ موجود ہی بلکہ مقالیہ بھی حالیہ تو آپ بگوش سن چکے اور مقالیہ سوال ناصبی اور
جواب امام اور بعد اسکی تفصیل الفاظ قولہ بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ اقول یہ آیہ کریمہ آپکی یاد اور
کسی کے پیٹ مین ہوگا اُس مقام پر تو کہین اس آیہ کریمہ کا ذکر نہ تھا یہ اشارہ نہین معلوم کیونکر مشار الیہ
تک پہونچ گیا اور نہین معلوم کہ یہ اشارہ خطی تھا کہ سطحی تھا کہ جسمی تھا خطی تو بیشک سنیونکے پیٹ مین گھسکر

مشار الیہ تک پہونچگیا ہوگا لیکن سطحی اور جسمی مین تامل ہے کہ باوجود عرض و طول کے کسیطرح سے سمایا کہ جس سے خرق و التیام لازم نہ آیا **قولہ** یہ حق سے مراد نام علی **قول** نام علی کا ذکر حدیث مین نہین ہے بلکہ ذات پاک اور نفس مطہر امیر المومنین کا ذکر ہے کیون حضرت کہا علیؑ مع الحق و الحق مع علی و یدور الحق مع علی حیث دار کما فی الصحاح مین بھی نام ہی مراد ہے کہ ذات مراد ہے **قولہ** خلاف عرف عام **اقول** خلاف عرف عام نفرمائیے بلکہ خلاف عامہ عمیا فرمائیے تو اسکو ہم قبول کرینگے ہمارے نزدیک ہمارا خدا حق ہے ہمارا رسول حق ہے ہمارا دین حق ہے ہمارا امام حق ہے خصوصا وہ امام جو نفس رسول ہے اگر وہ حق نہو تو رسول بھی حق نہو مگر حضرات اہلسنت کی زبان سے یہ بات نہین نکل سکتی اسلیے کہ ہر حق کے مقابلہ مین ایک باطل ہے خدا حق کے مقابلہ مین لات و عزی باطل ہین رسول حق کے مقابلہ مین مسیلمہ و سجاح باطل ہین دین حق کے مقابلہ مین کفر باطل ہے امام حق کے مقابلہ حضرات شیخین باطل ہین پھر بیچارہ سنی امام کو حق کسطرح کہسکے **قولہ** معنی ظاہری کی ہے **اقول** کن سمجھرون نے ایسے کہا ہے کہ مقامات تقیہ اور تورہ مین بھی ضرور ہے کہ معنی ظاہری ہی مراد لیے جاوین **قولہ** بغیر پہلے سے ذکر مرتضوی کے **اقول** ذکر مرتضوی ہر وقت اور ہر دم شیعون کے دل مین ہے یہ امر ایک معہود ذہنی ہے کہ ہر دم پیش نظر ہے پہلے سمجھے کی کوئی حاجت نہین بلکہ جہان کہین ذکر شیخین آتا ہے ذہن مین فوراً خیال اسکا ہوتا ہے کہ ان باطلین نے حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیا سچ کو باطل کر دیا و باطل حق ؛ واہ وا مولوی سراج الحق ؛ تمہاری بات آپکو باور ہو تو ہم اسکو کیا کرین مگر ہم ایسی بین ہزار قسم شرعی واللہ و باللہ و تاللہ کی کہا سکتے ہین الغرض اس حدیث مین جب سائل نا صبی کے سوال مین ہمنے شیخین سنا تو ہمارے ذہن مین فوراً ذکر باطلین سے ذکر امام برحق آگیا بس ہمنے حق سے امام برحق سمجھ لیا اب تو مناسب ہے کہ پہلے ذکر مرتضوی نہونے کا ذکر نفرمائیگا مگر ہم جانتے ہین کہ آپ ہرگز نہ مانینگے اور اپنے بکری کی حمایت مین جھگڑے دن کسطرح بھیری بچینگی اور بکری کی دم دکھاتے جاوینگے سچ ہے کتے کی دم بارہ برس گاڑنے سے بھی نہین سیدھی ہوتی **قولہ** چیستان ٹھہراتا ہے **اقول** ہان صاحب یہ ایسی چیستان ہے کہ شیعہ فوراً سمجھ جاتے ہین اور بوجھ لیتے ہین اور سنی بیچارے شب و روز ٹٹولتے پھرتے ہین کہ خدا جانے کے پاؤن تلے کوئی پتھر پڑ جائے تو اپنے شیخین کی ضیافت کرین اور قسمت آبادی اگر کہین بادن تلے

پڑھی گئی تو کوئی شیعہ دوڑ پڑتا ہے اور اُسکو لنڈوری کرکے اوڑا دیتا ہے تب آپ منہ پھیلا کر بیچارے
ہیں قولہ حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اقول جو کوئی آپکے اس کلام کو بعد دیکھنے تقریر
دلپذیر جناب صاحب ادلہ التقیہ کے دیکھیگا آپکو صد آفرین کہیگا اونہون نے علی سے تین توجیہیں بیان فرمائیں اور
مستند بمحاورات عرب و کلام اللہ کیا پھر بھی آپ یہ فرماتے جاتے ہیں کہ بلا دلیل کہا کیون صاحب اور دلیل کیسی
ہوتی ہے اور کس جانور کا نام ہے یہ دلیل آپکی کمال بیخبری کی ہے کہ امر مدلل کو بلا دلیل کہتے ہیں اگر آپ مرد
میدان تھے تو محاورات عرب یا محاورہ کلام اللہ میں کچھ نقض کیا ہوتا تب فرماتے کہ تمنے بلا دلیل کہا دلیلوں
کی جوتیاں کھاتی جاتی ہیں اور پھر دلیل مانگے جاتے ہیں ہمنے سنا ہے کہ اجلاف بنگالہ پر کوئی جوتہ پڑتا ہے تو وہ کہتے
ہیں کہ پھر تو مار جب پھر جوتہ پڑتا ہے تو پھر کہتے ہیں کہ پھر تو مار تین چار جوتیوں سے تو مارے اب ہمارا ہاتھ دُکھ گیا
مار کھانیوالی بھی اوٹھ کھڑے ہوے اور سر جھاڑ ڈالا اور کہا کہ کچھ بھی نہیں واہ رے تیری بیحیائی قولہ لغت
میں قیاس کو دخل دینا اقول ہرگز قیاس کو دخل نہیں دیا بلکہ محاورات سے ثابت کیا کہ اُسی سے لغت کا بھی
ثبوت ہوتا ہے قولہ غور کرنا چاہیے کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہے اقول جانمن ہر سخن جائی و
ہر نکتہ مقامی دارد دیکھیں نظر سے گذرا ہے کہ ایک نے زمانہ عرب سے کسی خلیفہ وقت سے کہا کہ رفع اللہ
قدرک لوگ سمجھے کہ خلیفہ صاحب کو دعا دیتی ہے مگر چونکہ خلیفہ صاحب اپنی بدسلوکی سے بہ نسبت اُسکے واقف
تھے سمجھے اور کہا کہ اسنے مجھکو کوسا ہے کہ خدا تیری قدر و منزلت کو دنیا سے اوٹھا ڈالے التفتیش مرد ہی تھا
جو خلیفہ جی نے سمجھا تھا اسطرح شیعہ بھی چونکہ بدسلوکی شیخین سے خاندان ائمہ طاہرین کی ساتھ واقف ہیں
اسلیے معنی الفاظ ائمہ طاہرین سمجھ لیتے ہیں بات زید علی الحق کے معنی اونہیں تین توجیہون سے جو صاحب
ادلہ التقیہ نے بیان فرمائی بات علی الباطل کی بھی ہو سکتی ہیں جیسا رفع اللہ قدرک دعا اور بد دعا
دونون ہو سکتا ہے لیکن ہر ایک کے لیے موقع و محل جداگانہ ہے یہ نہیں کہ سب بان بائیس پنسیری قولہ
جو تھی تاویل علیہما رحمۃ اللہ الی قولہ خوب لطیفہ کہا ہے اقول کسی نے یہ لطیفہ نہیں کہا یہ تمھارا ہی ہے تو خوبی ہے
کمبخت گھوڑے اور گدہے سب ایک ہی لکڑی سے ہنکائے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ
و ما یستوی الظلمات و النور و لا الظل و لا الحرور ہم اپنے بزرگون کو چونکہ اصحاب الجنہ جانتے ہیں انکو لباس

عبارت کی دوسری یہی معنی لیتی ہین اور تمہاری بزرگونکو سیما صاحب الغار وصاحبیہ الذین کل منہما غدار کو اصحاب
النار سے جانتی ہین انکی الٹی یہی معنی کہتی ہین جو تمنے سنے اور اوسکے سننے سے تمہاری تیا مرچین لگین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

ساتوین شہادت نہج البلاغۃ مین حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کیطرف سے شان مین حضرت ابوبکر صدیق
کی یہ عبارت منقول ہی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب
قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لایہدی
فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی ترجمہ خدا انعام کری فلان یعنی ابوبکر پر جسنی کجی کو سیدھا کیا جسنی امراض
نفسانیہ کی دوا کی جسنی سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اور بدعت کو دور کیا گیا اس دنیا سے پاک دامن کم عیب
خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادسے پہلی رحلت کی خدا کی اطاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق
کے پرہیزگاری کو پورا کیا کوچ کیا اس دنیا سے اور چھوڑ گیا آدمیون کو شاخ در شاخ راہون مین
کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کرسکتا ہی مین حضرت علی کی اس قول کے
نسبت تمام اقوال کو اہلسنت اور شیعہ کی نقل کرتا ہون اور جو کچھ دونون نی اس قول کی نسبت لکھا
ہی اوسکو بیان کرتا ہون اور حضرات شیعہ کی خدمتمین نہایت ادب سی عرض کرتا ہون کہ اس بحث کو
ذرا دل سی سنین اور غور سی دیکھین اور تعصب اور عناد کو چھوڑ کر انصاف کرین کہ انکی علما حق پر ہین یا کہ
اہلسنت کی مین اس قول کی نسبت اول تحفہ اثنا عشریہ کی مضمون کو لکھتا ہون بعدہ جو علامہ کنتوری
نی اسکا جواب دیا ہی اوسکو لکھکر جو تردید اوسکی جناب خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی صاحب نی کی ہی
لکھونگا خاتم المحدثین تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل کرنے اس عبارت کے لکھتے ہین کہ جناب امیر کی اس عبارت
مین جامع نہج البلاغۃ نی کہ شریف رضی ہین اپنی حفظ مذہب کیواسطی عجیب تصرف کیا ہی یعنی لفظ ابوبکر کو
حذف کر کے بجائی اوسکی لفظ فلان لکھدیا تاکہ اہلسنت کو موقع اوس سند پکڑنیکا نہو لیکن حضرت امیر
کی کرامت ہی کہ اوصاف مذکورہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین کہ مراد اوس سی کون ہی اور اسی واسطی
نہج البلاغۃ کی شارحین نی فلان کی لفظ کی تعیین مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہین

اور بعضون نی کہا کہ عمر مین لیکن اکثر شراح نی اول ہی کو ترجیح دی ہی آب اون جوابات کو سننا چاہیی جو کہ علماء شیعہ نی اس قول کی نسبت دیئی ہین جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی ایسلیی بیان کردیا کرتی تھی کہ لوگ اونکی معتقد درا ونکی حسن سیرت اور خوبی انتظام کے قایل تھی بپاس خاطر لوگونکی اونکی تعریف کرنا مناسب وقت تہا پس یہ کلمات بھی اسی قبیل سی ہین لیکن یہ جواب ایسا ہی تسلیم کرنیکی نہین ہی ایلیی کہ کوئی عاقل منصف اسکو نہ مانیگا کہ ایک معصوم دین جہوٹھ کہنے کے واسطی ایک آسان غرض دنیا کے یعنی دلداری چند شخصون کی کہ وہ سبھی یقینی نہ تھی اپنی زبان سی کہی اور ان لوگون کے تعریف کری جنہون نی صریح عصیان خدا اور رسول کا کیا اور دین اسلام کو چہوڑ کر ارتداد پر کمر باندہی اور خدا کی کتاب کی تحریف کی اور دین محمدی کی تبدیل کی حالانکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اذا مدح الفاسق غضب الرب کہ جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہی خدا غضب مین آجاتا ہے پس جب ایک فاسق کی تعریف سے خدائی جلشانہ غضب مین آوی تو ایسی شخص کی تعریف سی جو محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا ہوا اور جس نی پیغمبر خدا کی وصیتون کو بھلادیا ہو اور اوسکی وصی کی حقوق کو غصب کیا ہو اور اوسکی اولاد کو ستایا ہو اور کوئی دقیقہ ظلم اور جبر کا خاندان رسول پر نچہوڑا ہو تو ایسی شخص کی تعریف سی معلوم نہین کہ خداوند عالم کسقدر غضب مین آیا ہوگا اور باعث اسکا کون ہوا ہوگا شیعون کی دین اور دیانت اور عقل اور فراست سی نہایت ہی بعید ہی کہ ایسی معصوم کی نسبت جیسی کہ امیر المومنین تھی ایسی معصیت کا اطلاق کرتی ہین اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ ایسی تعریف کرنیکی کیا ضرورت تہی کونسا لشکر باغی ہوگیا تہا کہ جسکا راہ راست پر آنا بغیر ایسی جہوٹھ بولنی اور قسمین کہانیکے ممکن نہ تہا اگر صرف دلدہی حضرات شیخین کے معتقدین کی منظور تھی تو صرف تعریف اونکی حسن تدبیر اور ذکر انکی انتظام امور خلافت کا ہوتا کافی تہی تاکہ مطلب بھی حاصل ہوجاتا اور بہت جہوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا بلکہ ایسی مضامین جیسی کہ اس عبارت مین مذکور ہین معصوم کی زبان سی ادا ہونا اور اوسکو باطل اور غلط سمجھنا اور اوسکو جہوٹھ اور غلط کہنا درحقیقت اونکی معصومیت مین داغ لگانا ہی اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثناعشریہ اسطرح پر رد کیا ہی کہ یہ دعوی صاحب تحفہ کا محض جہوٹھ ہی کسی شیعہ نی یہ توجیہ نہین کی اور ایسی توجیہات کی شیعون کو ضرورت بھی نہ تھی اس لیئی کہ ان توجیہات کی

اوسوقت ضرورت ہوتی جبکہ شیعون کی کتابون مین بجائی لفظ فلان کی لفظ ابوبکر موجود ہوتا اور جب وہ
لفظ ہی کتب شیعہ مین موجود نہین ہی تو اونکو ایسی توجیہات کی احتیاج کیا ہی وہذا عبارتہ (قولہ عمدہ ان
توجیہات نزد ایشان انست) الخ (قولنا این ادعاء کذب محض است احتیاج این توجیہات شیعہ را وقتی
می افتاد کہ در کتب شیعہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود می بود چون لفظ ابوبکر در کتب شیعہ موجود نیست
ایشان را احتیاج ہیچ یک از توجیہات نیست پس انچہ ناصبی بعد تقریر این توجیہات از ہزیانات خود
سر کردہ از جہت ابتنائی آن بر فاسد از قبیل بناء الفاسد علی الفاسد باشد) یہ جواب علامہ کنتوری کا غلط ہی
اور جو انہون نے نسبت خاتم المحدثین صاحب تحفہ کے فرمایا کہ ادعا کذب محض است وہی ہم علامہ مجیب
کے نسبت سے کہتے ہین کہ این جواب کذب محض است اور ثبوت اسکا یہ ہی کہ خود شیعونکی علمانی لکھا ہی
کہ مراد فلان سی ابوبکر صدیق ہین چنانچہ ابن میثم بحرانی جو محققین شیعہ سی ہین شرح نہج البلاغۃ مین فلان کے
لفظ کی شرح مین لکہتی ہین کہ مراد فلان سی یا ابوبکر ہین یا عمر لیکن میری نزدیک مراد فلان سی ابوبکر ہی وہذہ
عبارتہ **اقول** ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر غضکہ معلوم نہین کہ باوجود اسکی کہ ابن میثم بحرانی سا متبحر
فاضل جسکی علم اور تقدس پر ملا باقر مجلسی کو ناز ہی فلان کی لفظ سی مراد ابوبکر لیتا ہی اور باوجود اسکی جناب
علامہ کنتوری اس سی انکار فرماتی ہین اور صاحب تحفہ کی جناب مین کذب کی نسبت کرتے ہین شاید علامہ
موصوف کی یہ غرض ہوگی کہ برای نام جواب تحفہ کا تو لکھنا شروع کر دیا ہی اور حقیقت مین کچہ جواب ایسی
روایتون کا نہین ہی اس لئی اوس سی انکار ہی کر دینا مناسب ہی تا کہ عوام کی نظرون مین وقعت پیدا
ہووی اور وہ شاہ صاحب کو جھوٹھا جانین لیکن یہ نہ سمجھی کہ خدا نی ہر فرعون کے پیچھے ایک موسی کر دیا
ہی علمائی اہلسنت کب پیچھا چھوڑینگی اور کسطرح دار وگیر سی نجات دینگی اور ابن میثم بحرانی کے قول کو
دکھلا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے لگین گے اور قطع نظر اسکی کہ لفظ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا
نہین جو توجیہ شیعونکی جناب صاحب تحفہ نی بیان کی ہی وہ خود شیعون کے علما کی قول سی ثابت ہی
اور لفظ بلفظ اوسکا اونکی عبارت سے مطابق ہی چنانچہ ابن میثم بحرانی جو نہایت نامی علماء شیعہ سی
ہی اپنی شرح نہج البلاغۃ مین لکہتا ہی کہ شیعون نی اسکی دو جواب دئی ہین منجملہ ان دو کی ایک یہ ہی

جسمی شاہ صاحب نی بیان کیاہی چنانچہ عبارت اوسکی یہ ہی جاز ان یکون ذالک المدح منہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام افسوس ہی کہ علامہ کنتوری مرگئی ورنہ مین اس عبارت کو اونکی پیشوا اور مجتہد کے اونکی سامنی کرکے عرض کرتا کہ حضرت ادعائی شاہ صاحب کذب محض ہست یا انکار جناب کذب محض است لیکن چونکہ سنتا ہون کہ انکی صاحبزادے زندہ ہین اور کتاب استقصار الافحام کی تحریر پر ناز کر رہے ہین خدا کرے کہ کوئی شخص انکی سامنی اوس عبارت کو رکھدی اور انکے پدر بزرگوار کی قلعی اونکے سامنے کھولدے

یقول المتمسک بولاءعلے ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر حضرت مخاطب والامقام کے خاتم المحدثین بالحدیث الاکبر ترویج آثار اولاح الثلثہ المنکری دریے متصدی کذبات ثلثہ ہوی فلتہ دہ علی اللہ اجرہ پہلا جھوٹھ یہ کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہی جیسا کہ فرماتے ہین منہا اوردہ الرضی فی نہج البلاغۃ عن امیر المومنین انہ قال للہ بلاد ابی بکر الخ دلیل اس جھوٹھ پر خود اونہین کا فرمانا ہی متصل اسکی کہ اس عبارت مین سید رضی نی اپنی حفظ مذہب کے لیئے تصرف کیا اور بجائی ابی بکر لفظ فلان لکھدیا اس بلید الذہن سی کوئی پوچھی کہ اگر سید رضی نی بلاد فلان نہج البلاغۃ مین لکھدیا تو اوسمین بلاد ابی بکر کہان سی آیا جو تم نہج البلاغہ سی نقل کرتی ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نی للہ بلاد ابی بکر فرمایا ہی ہماری مخاطب والامقام اس کذب پر اپنی خاتم المحدثین کی کچھہ متنبہ ہوی کیونکہ کفش تادیب علامہ کنتوری اونکی فرق مبارک پر پڑگئی تی لاجرم اس کتاب مین نہج البلاغۃ سی للہ بلاد فلان نقل کیا اور اپنی خاتم المحدثین کیطرح للہ بلاد ابی بکر نقل نہ کیا اور اپنی تئین ایسی کذب صریح سی بچایا اور اسی کذب صریح کو علامہ کنتوری نی فرمایا ہی کہ این ادعا کذب محض است اور کتب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود نہین ہی غرض یہ ہی کہ نہج البلاغۃ مین ہونا تو خود تمہاری زبان سی ثابت ہی کہ تم کہتی ہو کہ صاحب نہج البلاغۃ نی ابوبکر کو فلان سی بدلدیا بلکہ اوس سی ترقی یہ ہی کہ کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر نہین ہی اور یہ بندہ اس سی بہی ترقی کرکے عرض کرتا ہی کہ بلکہ کسی کتاب معتبر اہلسنت مین بہی بجائی فلان ابوبکر نہین ہی ہان شارحین مین البتہ اختلاف ہی اسمین کہ لفظ فلان سی ابوبکر مرادہی

یا عمر مراد ہی یا کوئی شخص دیگر مراد ہی لیکن یہ کسی نی نہین کہا کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر ہی پس مراد فلان سی
ہونا اور بات ہی اور بجائی لفظ فلان کے ابو بکر کا لفظ ہونا اور بات اور علامہ کنتوری استقصاء مین منکر
ثانی ہین نہ منکر اول اور ہمون دہلوی ہی مدعی ثانی ہی نہ مدعی اول اب خوش فہمی مخاطب کو دیکہنا چاہیے
کہ بتقلید اپنی موچی باجی کی تکذیب علامہ کنتوری مین فرماتی ہین کہ فاضل بحرانی نی لکہا ہی کہ لفظ فلان سی
ابو بکر مراد لینا اولی ہی کہان مراد ہونا کہان لفظ ابو بکر بجائی فلان ہونا یہ بات تو ایسی ظاہر ہی کہ
ہی لوکا پٹہا بہی ہوگا تو سمجھ لیگا مگر ہماری حضرت مخاطب اور اونکی موچی صاحب نہین سمجھتی ہین یا سمجھتی ہین مگر
پیروان شیر خدا سی روباہ بازی وحیلہ سازی اپنی جان چراتی ہین طرفہ یہ ہی کہ موچی صاحب تو ایسے ہیجڑے
ہین کہ ان روباہ بازیون پر بہی وہ ناز و نخری ہین جو لولیان بازاری اور لوطیان مخنثی و بخاری مین بہی
یہ ایک جہوٹہ تہا صاحب تحفہ کا دوسرا جہوٹہ یہ ہی کہ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نی بپاس حفظ مذہب لفظ ابو بکر
خارج اور بجائی اوسکی لفظ فلان داخل کر دیا یہ دعوی بہی کذب محض ہی اور ادعائی بلا دلیل ہی کاش
کسی کتاب شیعہ بلکہ کسی کتاب سنی ہی سی جو پیشتر از زمانہ سید رضی ہوتی بجائی فلان لفظ ابو بکر نقل کرتا تب بہی
ایک ٹوٹی پہوٹی سی دلیل اس دعوی کاذب پر قائم ہو جاتی اگرچہ شیعون کی لئی اس صورت مین بہی گنجائش اسکی
تہی کہ کہین لا نسلم کہ سید نی اسی کتاب سی نقل روایت کی ہی بہرحال جناب سید کیطرف نسبت تحریف دینا
محض کذب اور دروغ بیفروغ ہی ورنہ ابن ابی الحدید جو دوستان ابو بکر سے ہی وہ ضرور کہتا
کہ بجائی فلان لفظ ابو بکر تہا بلکہ اپنی شرح مین لکہتا ہی کہ لفظ فلان سی جناب امیر علیہ السلام نی کنایہ کیا ہی عمر
سے اور ایک نسخہ جسکو بعضون نی بخط سید رضی کہا ہی اوسمین نیچی لفظ فلان کے عمر لکہا ہوا تہا انتہی
محصلاً معلوم نہین کہ سید کو عمر سے کیا محبت اور ابو بکر سے کیا عداوت تہی کہ نام ابو بکر نکال کر فلان
لکہا اور فلان کے نیچے عمر لکہا ہرچند قول دوستان عمر و ابو بکر ہم پر حجت نہین مگر تکذیب شاہ صاحب
کے لئے کافی ہی اور ابن اثیر جزری ہی کہ بڑی معتبرین اہلسنت سے ہین باواز بلند تکذیب شاہ صاحب
کو ظاہر فرماتی ہین جیسا کہ کتاب نہایۃ اللغۃ مین کہتی ہین وفی حدیث علی لله بلاد فلان لقد قوم الاود
پس اگر جناب سید ابو بکر کے دشمن تہی تو صاحب نہایہ تو اونکے بڑی دوست تہی بپاس حفظ مذہب

لفظ فلان کو نکالکر لفظ ابوبکر لکھدیتی پس بقول ہر ایک از شیعہ وسنی شاہ جی کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوا اور
ہماری حضرت مخاطب نی کذب اول مین تو شراکت اپنی جد فاسد کی نہ کی اور کفش تادیبی علامہ لکنوری
کھا کے سنبل گئی اور للہ بلاد ابی بکر نہ لکھا بلکہ جھک مار کے للہ بلاد فلان لکھا گر اس کذب شاہ صاحب
مین شریک ہوگئی مگر الحمد للہ کہ ہماری کفش تادیبی کی نیچی اس جھوٹھ مین او ونو آگئی خوب شد کہ ایک
نشد بلکہ دو شد یہ دو جھوٹھ تو شاہ جی کی ہو چکی اب تیسرا جھوٹھ بہی شاہ جی کا سن لینا چاہی کہ شاہ جی
فرماتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نی بقسم دس وصف ابوبکر بیان فرمائے ہم کہتی ہین کہ شاہ صاحب محض
جھوٹھی ہین جناب امیر علیہ السلام نی ایک وصف بھی کسی کا بقسم نہین بیان کیا اور سبب اس کذب کا یا
جہالت ہی یا تجاہل بغرض فریب عوام اہلئی کہ لفظ للہ بلادہ وللہ درہ وللہ ابوہ اور امثال اسکے
مین باتفاق اہل لغت لام قسم نہین ہی بلکہ لام تعجب ہی چنانچہ فیروز آبادی قاموس مین بیان معنی لام مین فرماتے ہین
التعجب المجرد عن القسم ویستعمل فی للہ درہ تعجب ہی کہ جو لام تعجب کا مجرد عن القسم ہی اوسمین قسم کھانسے
کو دخل نہی وفی المجمع ولا تکن للہ ابوہم فیہ تعزو قیل تعجب منہم جو لفظ دلالت اوپر استہزا یا تعجب کی کری اوس سے
قسم سی کیا واسطہ پس شاہ صاحب جو فرماتی ہین کہ کلام ضرورت ملجی اینمہ تاکیدات ومبالغات وایمان
غلاظ شدہ انتہی بیان تو نہ کہین تاکیدات اور مبالغات ہین نہ کہین ایمان غلاظ ایک یمین بھی نہین ایمان غلاظ
کہان سی آئی یہ سب غلاظت شاہ صاحب کی ذہن مین البتہ بھری ہوی ہی جو اوس حضاجہ کے شکم سے
اوسکی منہ مین آتی بھی کما ہو معروف ومشہور بہرکیف اس جھوٹھ مین بھی ہماری حضرت مخاطب اپنی جد فاسد
کے شریک ہوگئی جیسا کہ فرماتی ہین بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین کھانی کے ممکن نہ تھا انتہی یا للعجب جہان
ایک قسم بھی نہین وہان قسمین کہان سی آگئین جب شاہ صاحب اور اونکی اتباع کا کذب صریح ہم ثابت
کر چکے تو کہتے ہین کہ یہ فقرات نہج البلاغۃ کہ اخبار احادسی ہین اور کسی شیعہ وسنی نی اسکی تواتر کا دعوی
نہین کیا شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اسلئی کہ بنای اعتقاد اخبار احاد پر نہین ہی جیسا کہ مراراً گزارش ہو
اور چونکہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ عقلیہ ونقلیہ ہی پس ضرور ہی کہ شل متشابہات آیات واحادیث کے
ماؤل ہوں پس یا محمول ہو اوپر مدح غیر شیخین کی یا محمول ہو بر تقیہ یا محمول ہو علی التعریض علی عثمان یا

محمول ہو اور پر ہیچو پیچ کی اور جس محل پر حمل کیا جاوی شیعون کا مطلب حاصل ہی کہ ظاہری معنی مثل
ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ کے مراد نہین ہین اور معاویہ الی جس محل پر عو عو کرینگے اونکی منہ مین تبہ کا لقمہ دیا جاویگا
سے دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی **قولہ** شان مین ابو بکر صدیق
کی **اقول** نہج البلاغۃ کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ یہ الفاظ شان مین ابو بکر کے ہین کہ عمر کے
یا کسی دیگر کے مگر جھوٹون کی جھوٹی کو جھوٹ ہی مین مزا ملتا ہی اگر نہج البلاغۃ مین شان ابو بکر ہی مین لکہا
ہی تو تمہاری لکڑ دادا ابن ابی الحدید اور ابن اثیر کیون شان مین عمر کے ٹہراتی **قولہ** خدا انعام کری
اقول للہ اس مقام پر کلمہ تعجب یا استہزا ہی تعجب ہی کہ اوسکی معنی انعام کری یا اکرام کری یا اور کوئی کام
کری کہان سی نکلی **قولہ** جسنی کجی کو سیدھا کیا **اقول** یہ ترجمہ ہی قوم الاود کا اب دیکہنا چاہیی کہ مقصود
اس سی کیا ہی اور کس کجی کی سیدھا کرنیکو فرماتی ہین اپنی کجی کو یعنی حضرت شیخین کی کجی کو یا دوسرون کی
کجی کو اور اسمین شک نہین ہی کہ فی الجملہ یعنی کسیقدر ابو بکر اور عمر نی اپنی کجی کو بھی سیدھا کیا کہ بت پرستی
اور شراب خواری اور سور کہانا چھوڑ دیا تہا بلکہ کل منافقین نی بہی ایسا ہی کیا تہا گو کجی نفاق کو
نہین چھوڑا اور یہی اوقات خلافت باطلہ اپنی مین بہت سی لوگونکو مسلمان کیا تہا اور کفر اسلامی کی
کجی اونسی نکالی تہی بلکہ اسی کو ذریعہ ملک گیری ٹہرا کر سلطنت عرب و عجم پر مثل بادشاہان دنیا طلب
کے قابض اور متصرف ہوی اور جناب رسولخدا اسی کی خبر دیگئی تہی کہ جسوقت تم خزائن فارس و
روم پر قابض ہو گی تو گمراہ ہو گے وقد مر حدیث **اذا فتحت علیکم خزائن فارس
والروم الحدیث** پس ایسی کجی کی راست کرنے سے کہ جس سی خود ہی کج ہو گئی کون تعریف
نکلی بالجملہ جو راست کرنا اپنی تئین یا دوسرونکو بعض وجوہ ہو وہ دلالت حقیت پر من کل الوجوہ نہین
کرتا پس اس وصف سی حقیت خلافت ثابت نہوئی مگر اسقدر بیشک ثابت ہوا کہ ابو بکر و عمر بہتر عثمان
سے تھے کہ اونسے فی الجملہ کجی بہی سیدھی ہوئی یہانتک کہ کل دنیا اونسے ٹیڑھی ہو گئے
اور اونکو سیدھا اپنی مقر کو خواہ جنت خواہ سقر کو بہیجدیا پس ایسی تعریف ابو بکر و عمر کی حال تقیہ مین
واسطی تالیف قلوب قاتلین عثمان کی جو معتقدین حسن انتظام شیخین تہی کرنی مین کوئی قباحت نہین

اور اسطرحپر کذب بھی نہین لازم آیا اسلئے کہ سچی تعریف کی خلافت باطلہ کا انتظام عثمان سے اچھا کیا اور اگر
تو نا بھی کہ اس تقیہ کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہینگے کہ خوف اسکا تھا کہ معتقدین شیخین جسطرح عثمان کی ساتھ
پیش آئی اوسیطرح اونحضرت کے ساتھ بھی پیش آوین اور اجرائی احکام دینیہ مین خلل انداز ہو جاوین
اسلئے تالیفا للقلوب یون فرماتی تھی اور جناب رسولخدا بھی مولفۃ القلوب کے ساتھہ جو کفار و منافقین
تھی اور منجملہ اونکی شیعون کے نزدیک آپکی ثلثہ بھی تھی ایسا ہی کیا کرتے تھے بلکہ صرف اموال خیر لیہ
قطع لسان موذیان و دفع شر اہل الشنآن فرماتی تھی پس اسیطرح جناب امیر نے بھی حسب ظاہر حال
انتظام امور دنیوی مین اور حسب اعتقاد معتقدین شیخین ایسا فرمایا ورنہ حقیقت مین ابوبکر و عمر کو کہان
لیاقت اسکی تھی کہ کبھی امور دینیہ کو راستی مین لاتی جو خود کج ہو وہ دوسرونکو کیا راست کریگا حضرت ابوبکر
خود بزبان صدق ترجمان فرماتی تھی ان لی شیطانا یعترینی فان زغت فقومونی یعنی واسطی لیئی ایک شیطان ہی
کہ اوسکی سر پر سوار ہوتا ہی سو حقیقت مین وہ شیطان کا گدھا تھا پس اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو تم سب
سیدھا کرو پس جب وہ خود اپنی کجی مین اور لوگون کی سیدھا کرنے کے محتاج تھی تو دوسرون کو کیا
سیدھا کرتے سے او خود گم است کرا رہبری کند۔ اور اسیطرح قایل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنی کل آدمی عالمتر عمر سے ہین بہانتک کہ پردگیان حجلہ نشین سے نہ مردی بود کز زنے کم بود
پس ایسا جاہل کسی کی کجی کو کیا سیدھا کریگا بنا برین ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص اس فقرہ کو ہیچ پیچ پر محمول کرے
اور قوم کو پیچ معنی اقام کے کہے جیسا کہ ابن اثیر نی نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین
مدیحہ و ختر عمر مین لکھا ہے کہ اوسنی کما داعمرہ اقام الاود و داوی العمد الخ تاتال اور معنی اقام قائم کرن
ورواج دادن کی بھی ہین جیسی اقام الصلوۃ و اقام السوق پس محصل حضرت کی کلام کا یہ ہوا کہ ابوبکر نی یا عمر نے
کجی فی الدین کو قائم کیا اور رواج دیا کہ اوسی سنت کج پر اہل سنت ابتلک قائم ہین قولہ اور جسنی امراض نفسانیہ
کی دوا کی اقول یہ ترجمہ بہ داوی العمد کا معلوم نہین کہ مراد اپنی امراض نفسانیہ کی دوا ہی یا دوسرونکی ہر کیف
اسیقدر شیخین نی اپنی امراض نفسانیہ کی یہی دوا کی کہ شرک و کفر ظاہری کو چھوڑا اور دوسرونکی بھی دوا کی کہ دکی
مسلمانی ذریعہ ملک ستانی ہو اور طمع و حرص مال اللہ کمائی ہین بھی اسقدر افراط نہ کی کہ منجر بہ تخمہ و ہیضہ ہوتے

اور دیگر شرار و فساق و فجار کو بھی لوٹنی نہ دیا بخلاف عثمان کے کہ اونے مال خدا کو پیٹ بھر کر کھایا او مثل عیاری کی سوطا پیٹ پھلایا اور اپنی قوم بنی امیہ کو مثل اونٹوں کے ربیع کا سبزہ چرایا جیسا کہ جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتے ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ و معتلفہ وقام معہ بنو ابیہ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتہ الربیع یعنی برپا ہوا ثالث قوم یعنی عثمان درحالیکہ پھلا ئیوالا تھا جانبین شکم کو درمیان اپنی سرگین و علف کے اور بنی امیہ نے اوسکی ساتھ مال خدا کو چرلیا جیسے اونٹ چرتا ہے سبزہ ربیع کو پس تعریف ابوبکر و عمر نے الجملہ دوای مرض شرک و کفر و افراط طمع و حرص مین بہت ٹھیک اور صحیح ہے لیکن اس سے اونکی خلافت باطلہ کی حقیت نہین ثابت ہوتی اور مرض نفاق کا اونکی جو فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا مین مذکور ہے دفع ہونا نہین نکلتا اور مرض حرص خلافت اونکی جو بحدیث صحیح بخاری انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعمت المرضعۃ وبئست الفاطمۃ ثابت ہے اور اونکے لیئے روز قیامت موجب ندامت ہے اس مرض کا دفع ہونا جب ہوتا کہ اپنی قول اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم مین صادق ہوتے اور اپنی تئین خلافت سے معزول کرتے بنابر اسکی کوئی کہ سکتا ۔ ہے کہ مراد دوائی مرض حرص کر نیسے یہ ہے کہ جب خلافت پر ہاتھ مار لیا تو خلش مرض حرص جاتی رہی جیسی مقام انتقام مین کہتے ہین کہ فلان نے شفائی غیظ کیا الغرض اگر بلفظ داوی العمد جناب امیر نے ابوبکر یا عمر کیطرف نسبت تداوی بعض امراض خود شیخین یا غیروں کی تو کیا قباحت لازم آئے حضرت عمر کو بالخصوص ایک اپنی مرض کی دوا مین تو بہت مزاولت تھی جیسا کہ سیوطی سے مشہور ہے کان یداوی ماکان دواءہ الا ان الرجال خفا نہو جنبی گا ایک آپ ہی کے عالم کی زبانی یہ بات مشہور ہوئی ہے خدا کری جھوٹھ ہو قولہ جسنی سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اقول یہ ترجمہ ہے اقام السنۃ کا اسمین شک نہین کہ ظاہر لفظ سنت سنۃ الرسول ہی ہر چند تو رینہ مین اور بحوجہ صحیح مین مقصود سنت الغیر ہی ہوسکتی ہے اور جب لوگون نے اونکو اقامت السنۃ کیلیے خلیفہ بنایا تھا تو اگر ظاہر بظاہر امانۃ السنۃ کرتے تو اونکو بھی لوگ بسبت قتیل الدار داعی قتل کہنچتے پس ہمشیبہ بہ نسبت عثمان کے حضرت عمر اور ابوبکر نے اقامۃ السنۃ کی مگر منافقین کی اقامۃ السنۃ

مصداق ان اللہ یوید ھذا الدین برجل فاجر ھے کما فی صحیح البخاری پس یہ تعریف تو جناب امیرؑ نے سچی کی مگر رافع اونکی نفاق اور غصب خلافت کے نہوئے قولہ اور بدعت کو دور کیا اقول یہ ترجمہ ہی خلّف البدعۃ کا خلّف کے معنی دور کرنے کے محتاج بدلیل ہین متعارف معنی خلّف کے پیچھے چھوڑ نکلے ہین تو ظاہری معنی یہی ہین کہ بدعت کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے یہ کون تعریف کی بات ہے ظاہر تو یہ مذمت صریح ہی مگر تاویل کیجاوے کہ مقصود یہ ہے کہ قبل ایام بدعات عثمانی مرگئی اور اونسی ایسی بدعات سرزد نہوی جو موجب اونکی قتل کی ہوجاتی پس یہ بات بہی جناب امیرؑ کی بہت ٹہیک اور صحیح ہی لیکن حقیت خلافت اس سی نہ نکلی اور کفر نفاقی برفع نہوا اس لئے کہ کیا ضرور ہی کہ ہر منافق ایسے بدعات کری جو مثل حضرت عثمان کے موجب اوسکے قتل کے ہوجاین قولہ گیا اس دنیا سی پاکدامن اقول یہ ترجمہ ہی ذھب نقی الثوب کا اونکے پاکدامنی اور عفت شعاری اونکی معتقدین کی نزدیک جای کلام نہین ہی اور جناب امیرؑ نے یہ کلمہ گویا اونکے معتقدین کی زبان سے فرمایا ہی اور بہت صحیح فرمایا ہی کہ اونکی معتقدین اونکو ایسا ہی جانتی ہین جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نی بلسان قوم ہذا ربی کہا تہا اور خدا نی بتونکو بلفظ آلھتکم اللہ کہا ہے لیکن کپڑے کے پاک صاف ہونیسے نجاست کفر و شرک کی نہین جاتی پس کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہان ظاہر مین تو طاہر گئے لیکن باطن مین نجس گئی برخلاف حضرت عثمان سے کہ لوگ اونکا ظاہر و باطن سب نجس سمجہی اور مزبلہ کے نجاست پر پہینکدیا یہانتک کہ ایک ٹانگ بہی کتی کہا گئی فوا ویلاہ و وا مصیبتاہ دیکہو یار و مقام رقت ہے تبرداری کہین ہنس نہ دیتا نہین تو جناب مولوی مہدیعلیصاحب خفا ہوجائینگی قولہ کم عیب اقول یہ ترجمہ ہی قلیل العیب کا آدمی قلت عیب نسبت بکثرت عیب ممدوح ہی لیکن سامنی بیعیب سے کچہ مدح نہین ہی علاوہ اسکی ہر کثیر العیب بہ نسبت اکثر فی العیب کے قلیل العیب ہو سکتا ہی پس جناب امیرؑ کا حضرت شیخین کو بہ نسبت ابو جہل و ابولہب کی قلیل العیب فرمانا یا بہ نسبت حضرت عثمان ہی کی کنایت ٹہیک اور صحیح ہے لیکن قلیل العیب کی فضیلت معصوم پر جو بیعیب ہی ثابت نہوئی بلکہ بطلان تمہ جیح مرجوح دلیل بطلان شیخین بلکہ شیخون ہوا قولہ خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادسی پہلے

رحلت کر گئے **اقول** یہ ترجمہ ہی **اصاب خیرہا وسبق شرہا** کا یعنے پہونچا خیر خلافت کو یا خیر حکومت کو یا خیر طریقہ اسلام کو اور ریلی گیا اوسکی شر کی مراد خیر سی یا خیر و عافیت ہی یا لطف اور مزے دنیاوی خلافت اور حکومت کی ہین کہ جسکو حضرت شیخین نی اوٹھایا جیسا کہ جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین لشد ما تشطرا ضرعیہا یعنی دونوں ناقہ خلافت کی دونو پستانون کو خوب ہی چوسا اور پوری طرحسی دودھ پیا اور اوسکی مستحق کو بالکل محروم کر دیا اور یہ بات نہایت سچی ہی کہ حضرت شیخین نی اس دودھ کو بحکمت عملی ہضم کر لیا مگر حضرت عثمان کو ہضم نہو سکا اور تخمہ شدید ہو گیا اور مراد شر سی وہ فتنے اور فساد ہین جسکی تخم کو خلافت باختیار ناس کر دینی سی حضرت شیخین بو گئی تہی اور آب پاشی حضرت عائشہ طلحہ اور معاویہ اوسکا نشو و نما ہوا جس سی نہ فقط حضرت عثمان بن عفان کی جان پر بنی بلکہ ہزارون بلکہ لاکھون کی جان گئی یہانتک کہ بطور مثل زبان زد ہی کہ العرب من الحرب خرب اور اسمین شک نہین ہی کہ بقول حضرت عمر بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا یعنے بیعت ابوبکر ایک امر ناگہانی تہی جو موجب ہزارون شر و فساد کی لیکن خدا نی اوسکی شر سی شیخین کو محفوظ رکہا اور اسمین بہی شک نہین کہ بنائی خلافت عمری و عثمانی اوسی فلتہ بکری پر تہی کہ خود حضرت عمر نے جسمین شر فرمایا تہا گو جو لوگ قبل عثمان تہی اوسکی شر سی اتفاقاً بچ گئے لیکن حضرت عثمان نہ بچی یہ بات بہی سچی ہی لیکن حقیقت خلافت خلفائی ثلثہ سی اسکو کچہہ واسطہ نہین اگر ایک دو نی خلافت باطلہ کے مزے اوٹھائے اور طویلہ کی بلا ایک بندر کے سر پر آئی تو کونسی تعریف کی بات ہوئی جز اسکی کہ ایک غاصب خوش نصیب تہا اور دوسرا غاصب بدنصیب **قولہ** خدا کی طاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا **اقول** یہ ترجمہ ہی **ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ** کا یعنی ادا کیا طرف اللہ کے طاعت اوسکی اور پرہیز کیا خدا سے ساتھ حق خدا کے ظاہر اسکا یہ ہی کہ اطاعت خدا اور پرہیزگاری کی پس ہو سکتا ہے کہ حقیقت مین ہو کہ نفی الجملہ ایسا کیا ہو اور ہو سکتا ہی کہ ظاہر مین ہو جیسی افعال منافقین جو مصداق یراؤن الناس تہی ظاہر مین بہت اچھے اور باطن مین عین شرک یا شرک خفی ہی جیسا کہ احادیث مین تفسیر ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مین ہی اور ہو سکتا ہے کہ نظر بعقیدہ معتقدین شیخین ہو کہ اونکے

اعتقاد مین تنقیص تقمیص خلافت سراپا جلافت عین طاعت خدا اور اتقا تھا ہر کیف اسمین شک نہین ہی
کہ حضرات شیخین نی بظاہر خود کو بلباس عباد و زہاد آراستہ کیا تھا اور ایسا ہی دام مکر و فریب بچھایا
سی بہت سی اُنکو پھسائی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو لوگ اونکی ساتھ بھی ویسا ہی پیش آتی جیسا کہ خلیفہ ثالث
کے ساتھ پیش آئی اور ہو سکتا ہی کہ یہ فقرہ ہجو ملیح ہو جیسا کہ ایک شخص فاسق و فاجر کو کہتی ہین کہ وہ تو بڑے
عابد اور متقی ہین یا یہ کہ طاعت خدا اونکو طرف خدا کے دیا کہ اپنی مطیعین سی کرالے اور جو حقوق خدا تھی
اوس سی پرہیز اور اجتناب کیا بالجملہ کوئی بات ان باتون سی جھوٹھ نہین ہی اور مثبت حقیت خلافت
بھی نہین ہی اس لئی کہ بنا بر اصول اہلسنت نہ خلافت کو اتقا لازم ہی ورنہ فساق بنی امیہ و بنی عباس
کیونکر خلیفہ ہوئی اور نہ اتقا کو خلافت لازم ہی وہو ظاہر قولہ کوچ کیا اس دنیا سی اور چھوڑ گیا آدمیونکو
شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کر سکتا ہی اقول
یہ ترجمہ ہی اصل عبارت ترکہم فی طرق متشعبۃ لا یہتدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی کا
یعنی مراد چھوڑا لوگون کو بیچ راہون مختلف کے مراد راہون مختلف سی آرا و اہوای مختلفہ ہین
جو موجب فتنہ و فساد و جدال و قتال ہوئی لیکن مرنا قبل از فتنہ جدال و قتال موجب حقیت خلافت
نہین ہی ہزارون قبل از فتنہ مر گئے کہ اومین کوئی ظاہر کے بھی خلیفہ جی نہ تھی چہ جائی اینکہ حقیقت کے
خلیفہ ہون اور ہو سکتا ہی کہ مقصود او حضرت کا واسطی تالیف قلوب معتقدین شیخین کے یہ ہو کہ
شیخین گو غاصب خلافت تھے مگر وہ ایسی راہ نہین چلے کہ جس سی فتنہ و فساد ایسا اوٹھتا کہ اونکی
جان جاتی بخلاف حضرت عثمان کے کہ اپنی جان بھی دی اور بعد اپنے ہزارون کی جان لی اور
یہ فقرہ تو ہجو ملیح سے اور پہ ہجو صریح کے ظاہر تر ہے اسلئے کہ ظاہر لفظ ترکہم فی طرق متشعبۃ کا یہی ہی
کہ شیخین نی لوگونکو راہ گمراہی مین چھوڑا کہ جس سی اسقدر فتنہ و فساد پیدا ہوی اس لئی کہ اگر خلافت
کو منصوص من اللہ و الرسول سی جانتی یعنی اور بنا اوسکی اختیار ناس پر نہ رکھتے تو کسیکو ادعای
باطل خلافت کا نہو سکتا اور یہ نہوتا کہ کبھی عثمان کو کبھی معاویہ و یزید کو کبھی بی عایشہ کو خلیفہ و خلیفن
بنانیکا لوگ قصد کرتے اور حضرت صدیقہ رقص جمل مین نہ آتین قولہ بعد نقل اس عبارت کے

اقول اس عبارت کو اسطرحپر تو نہین نقل کیا بلکہ تشدید بلاد ابی بکر نقل کیا اسپر علامہ تستوری نی اونکی تکذیب کی کہ
بلاد ابی بکر تو کسی کتاب شیعہ مین نہین ہی قولہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین اقول اگر دلالت صریح ہوتی تو
اختلاف نہوتا قولہ بعضون نی کہا کہ مراد ابو بکر ہین اقول بعضون نی ابو بکر اور بعضون نی عمر کہا اور بعضون
نی شخص دیگر کہا اسکو کیون چھوڑ دیا میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو قولہ لیکن اکثر شراح نی اقول سے
دعوائی بیدلیل حماقت کی ہی دلیل - قولہ جو کہ علامہ شیعہ نی اقول کسی ایک علامہ شیعہ کے یہ جوابات
نہین ہین بلکہ شراح نی نقل جوابات مختلفہ فرق مختلفہ شیعہ سی کئی کوئی جواب بعض امامیہ کا ہے کوئی جواب
بعض جارودیہ کا ہے ناقل اقوال کو قائل اقوال کہنا غلطی موروثی آپکی ہی قولہ جواب اول حضرت
علی گاہ گاہ اوصاف و لیاقت شیخین کے اقول اصل عبارت جواب شرح فاضل بحرانی مین جیسا کہ خود
مخاطب ناقل ہی یون ہی جاز ان یکون ذلک المدح منہ علے وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و
استجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام توجیہ اس تقریر دلپذیر کی جو قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہی اسطرحپر ہی کہ کیون
نہین جائز ہی کہ یہ مدح فی الجملہ جو بعض الوجوہ ہی نہ بکل الوجوہ اور کسیطرح کی دلالت اسکو حقیت خلافت
پر نہین ہی بلکہ افعال ظاہری کی مدح ہی اور منافقین سی بھی بعض افعال ظاہری جو مصداق یراءون الناس تھے
مومنین موقنین سی بھی بڑھکر ہوتی تہی اس لئی کہ جھوٹھی موتیونکی چمک سچی کو مات کرتی ہی بلکہ بعض افعال
حسن کفار سی بھی قابل مدح ہوتی ہین جیسی جناب رسولخدا نی مدح نوشیروان بعدالت فرمائی ہی پس ایسی
مدح جو فقط بحیثیت حسن انتظام ہی اور منافی نفاق و غصب خلافت حقہ نہین ہی جناب امیر علیہ السلام
واسطی اصلاح مین لانی اون مفسدین کی جو معتقدین خلافت شیخین اور قائل اونکی حسن انتظام خلافت
کے تھے بیان فرمائی تھی تاکہ اپنی تئین اون مفسدین کی ضرر رسانی اور ایذا دہی سی نجات دین اور
احکام دینیہ اور امور شرعیہ کا انفاذ کرین اور اہل دین کو ظلم و جور بغاۃ و طغاۃ مفسدین بیدین سے
بچاوین اور یہ سب امور اوںحضرت پر واجب تہی اور اصلاح مفسدین اور استجلاب خاطر اور
تالیف قلوب اونکی مقدمہ ان واجبات کا تہا و مقدمۃ الواجب واجب پس ضرور تھا کہ
جناب امیر تالیف قلوب اونکی مثل تالیف مولفۃ القلوب کفار و منافقین کی کہ جناب رسولخدا

بصرف اموال خیر بلہ و کلمات لینہ کرتی تہی کرین یہ ہی تقریر جواب باصواب نہ وہ تقریر بے سر و پا جو حضرت مخاطب اور اونکی ہمد فاسد نی کی اس پہ جو فرمایا کہ حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی لیے اگر مراد اوصاف ہی اوصاف جزئیہ ہین جو متعلق بسیاست و حکومت ہین تو مسلم ہی لیکن خلافت کی حقیقت ہی اوسکو کچہہ واسطہ نہین بسا کفار فی سیاست مدن بوجہ حسن کی اور اسی طرح اگر مراد لیاقت شیخین ہی لیاقت غصب خلافت حقہ جناب امیرؑ یا لیاقت خلافت باطلہ یا لیاقت انتظام ملکی یا لی سلطنت دنیوی ہی تو مسلم ہی اور اگر مراد لیاقت خلافت حقہ ہی جسکا امام معصوم کے واسطے بنص من اللہ و الرسول ہونا ضرور ہی تو یہ اول بحث ہی ہماری اور حضرات اہلسنت کی درمیان مین اور کوئی لفظ ان کلمات کا دلالت اسپر نہین کرتا **قولہ** ایک معصوم دس جہوٹھ **اقول** ایک معصوم نے ایک جہوٹھ بھی نہین کہا بلکہ جو افعال حسن اونکی متعلق بسیاست مدن تہی ہر چند للہ و فی اللہ نہ تہی بلکہ بہ ریاکاری یا واسطے انتظام سلطنت دنیوی اور خلافت مغصوبہ کے تہے بیان فرمایا اور کوئی بات جہوٹھ نہین کہی اس لیے کہ انکی انتظام سلطنت مین کوئی بڑی مثل فتنہ قتل قتیل الدار کے نہین ہوا حضرت مخاطب کا کچہ قصور نہین ہی یہ دس جہوٹھ اونکی جد فاسد نے کہے حالانکہ بیان ایک جہوٹھ بھی نہین ہی علاوہ اسکی آخر بحث حدیث نجوم مین جہان صدوق علیہ الرحمہ نی تقیہ کو رحمت خدا کہا ہی اور مخاطب نی معترضا علیہ کہا ہی کہ تقیہ کے معنی جہوٹھ کے ہین ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ پر اطلاق کذب عقلاً و نقلاً جائز نہین ہی اور بنص صریح کلام اللہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ کذب سے مستثنی ہی ہان اہلسنت نی البتہ ایک کذب نہین بلکہ کذبات کی نسبت طرف معصوم کے جائز کی ہے چنانچہ حدیث صحیح مسلم جسمین کذبات ثلثہ کی نسبت طرف نبی معصوم حضرت ابراہیم کے کیا ہے شاہد عدل ہی و نعوذ باللہ منہ **قولہ** انسان غرض دنیا **اقول** ہمنی بیان کیا کہ انسان غرض دنیا نہی بلکہ بشکل غرض دین تہی یعنی حفظ نفس و اجرائی امور دینیہ و رفع ظلم و بدعت و فتنہ و فساد بغیر کسی کذب و دروغ کے **قولہ** عصیان خدا و رسول کیا **اقول** جو کچہہ شیخین کو آپ فرماتی ہین لاریب فیہ ذالک الدین القیم ہی **قولہ** اور دین اسلام کو چہوڑا **اقول** آپ غلط فرماتی ہین ہرگز دین اسلام کو نہین چہوڑا اور منکر شہادتین

نہین ہوی بلکہ اوسکو ذریعہ ملک گیری کیا اور جناب رسولخدا خود اسکی خبر دیگئی تہی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا باللہ و لاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسو ھا
کما فی صحیح البخاری یعنی تم مشرک نہوگے مگر دنیا تمکو گمراہ کریگی پس اسلام کو نہین چھوڑا مگر بے ایمانون نی راہ ایمان
چھوڑا قولہ ارتداد پہ کمر باندھی اقول ہان لا نزالوا مرتدین منذ ما فارقتہم اسپر
دلیل ہی قولہ کتاب خدا کی تحریف اور دین محمدی کی تبدیل اقول حقیقت مین ایسا ہی کیا گو ظاہر مین
محمد رسول اللہ کہتی رہی اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسوقت مصلحتاً ان امور کا ذکر نہ فرمایا لیکن جب وقت
اور موقع اوسکا ملا تو کاذبین غادرین خائنین آثمین بہ بیان سکوتی زبان صدق ترجمان حضرت عمر سی سب کچھ
کہا اور پہر خطبہ شقشقیہ وغیرہ مین بہ لسان بیانی و بیان لسانی بہی کہا قولہ اذا مدح الفاسق غضب الرب
اقول بر تقدیر صحت مراد یہ ہی کہ مدح فاسق بر فسق یا مدح فاسق بما لیس فیہ یا مدح بہ خوشامد جو بغرض دنیا ہو
نہ مدح فاسق بغرض دین یا بغرض حفظ جان و مال و آبرو یا بغرض تائید دین جیسا کہ مفاد ان اللہ یؤید
ھذا الدین بالرجال الفاجر کا ہی قولہ جو محرف کتاب اللہ ہوا الی قولہ خاندان رسول پہ نہ چھوڑا
اقول ہر چند ہم حضرت مخاطب کو فاسق فی الاعتقاد والعمل دونو جانتی ہین مگر اسجگہ اونکی ہم بہت مدح و
ستائش کرتے ہین کہ سب باتین سچی سچی فرمائین اسمین کوئی بات جھوٹھ نہین ہی نعم الکذوب قد یصدق
کالعروب قولہ معلوم نہین کہ خداوند کسقدر غضب مین آیا ہوگا اقول ہمکو معلوم ہی کہ خداوند عالم
سنیون سی وقت مدح ثلثہ نہایت ہی غضب مین آتا ہی بدلیل منطوق اذا مدح الفاسق اور بمفہوم
مخالف اونکی شیعون سی جو مدح بہ ہجو ملیح یا بہ تعریض یا بہ تقیہ سچی سچی باتون سی کرتے ہین بہت خوش
ہوتا ہی قولہ اور باعث اوسکا کون ہوا اقول باعث اوسکے دوستان حضرت ابی بکر و عمر ہوئی
قولہ معصیت کا اطلاق کرتے ہین اقول فض اللہ فاک جسکو ہم معصوم سمجھتی ہین اوس [illegible]
کی فعل حسن کو معصیت سمجھنا اور معصیت عمری و بکری کو حسن سمجھنا حضرات اہلسنت کی کمال
دانشمندی ہی قولہ کیا ضرورت تھی اقول ضرورت حفظ عرض و جان اور ترویج احکام دین
و ایمان کی تھی قولہ کونسا لشکر باغی ہوگیا تہا اقول لشکر اخوان الشیاطین منافقین جنہون نی شیخین کو

خلیفہ بنایا تھا ہمیشہ سے باغی تہا دکتا نحرف المنا فقین ببغض علی ابن ابیطالب
قولہ جھوٹھ بولنے اور قسمین کہانیکے اقول جھوٹھے کے مُنھ مین ہم کیا کہین ہمنی ہر ہر فقرہ کے
تحت معنی بیان کیا کہ ہمین کوئی لفظ بھی جھوٹھ نہین اگر بہ تقیہ مدح ظاہری افعال نفاقی کی ہی تو وہ بھی سچ
ہی اگر تعریض عثمان ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو صریح ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو ملیح ہی تو وہ بھی سچ
ہی جھوٹھ کا تو یہان کوئی شائبہ بھی نہین جھوٹھون کی جھوٹھی جھوٹھ جھوٹھا ہی جھوٹھ جھوٹھ پکارتے ہین
اور جہان ایک قسم سچی بھی نہین ہی وہان یہ جھوٹھی جھوٹھی قسمین کھانیکو کہتی ہین یہان غلاظ کی غلاظت جو ذہن
غلیظ غلیظ القلب و غلیظ اللسان دہلوی سی نکلی ہماری حضرت مخاطب بھی وسی کی فضلہ خوار بنی ہین قولہ بہت
جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا اقول یہان تو کچھ بھی جھوٹھ نہین ہی تھوڑا جھوٹھا اور بہت جھوٹھ کہان سی آوی ہان
تین جھوٹھونکا جھوٹھ بہت ہی ایک بساطی ایک موچی ایک تم جیسا کہ شروع بحث مین بیان کذبات
ثلثہ بساطی دہلوی مین اسکی طرف اشارہ ہوا قولہ اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ
اسطرح رد کیا ہی اقول عجب بلید الطبع سے کام پڑا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا کہ علامہ کنتوری نی کس بات کی
رد کی ہی اور کس بات مین تکذیب صاحب تحفہ کی ہی اس جواب کو ہرگز علامہ مذکور نے رد نہین کیا
اور نہ ہذیانات شاہ جی کو جو بعد اس جواب کے بکے ہین رد کیا ہی بلکہ اسقدر فرمایا ہی کہ شیعون کو
ان توجیہات کی حاجت نہین ہی پس رد جواب توجیہات کی بھی حاجت نہین ہان توجیہات اور جواب
الجواب توجیہات کی ضرورت جب ہوتی کہ شیعونکی کسی کتاب مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر اس
خطبہ جناب امیر مین ہوتا جیسا کہ شاہ جی بہ کذب و دروغ مدعی اسکی ہوئی کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد
ابی بکر ہے پس جناب علامہ فرماتی ہین کہ نہج البلاغۃ کیا کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان ابوبکر نہین ہے
بلکہ بندہ کہتا ہی کہ کسی کتاب سنی مین بھی سوائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہان فلان سی مراد ابوبکر ہی یا عمر ہی
یا شخص دیگر ہی یہ بحث دیگر ہے پس ایک کذب صاحب تحفہ یہ ہے کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کیا
دوسرا کذب جناب شاہ صاحب یہ ہی کہ وجہ تقیہ کو عمدہ توجیہات فرماتی ہین اسکو بھی جناب علامہ فرماتی
ہین کہ این ادعا کذب محض است کوئی دلیل عمدہ ہونیپر اس توجیہ کے سب توجیہات سی قائم نہ کی اور

بہ کذب و دروغ مدعی ہو گئی کہ یہی عمدہ ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب توجیہات مبتنی بر تنزل ہین یعنی جب ہم اسکو تسلیم
فرض کرین کہ مراد فلان سی ابوبکر یا عمر ہی تب اسکو یا ہجو ملیح پر یا تعریض عثمانی پر یا تقیہ پر محمول کرینگے
اور اگر ہم کہین کہ مراد فلان سی شخص دیگر ہے جیسا کہ قطب راوندی علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی تو ان توجیہات
مین سی کسی توجیہ کی حاجت نہین پس عمدہ جوابات یہی ہی جو مبتنی بر تنزل نہین ہی نہ وہ جسکو شاہ صاحب
عمدہ فرماتی ہین کہ وہ جواب تنزلی مبتنی اور چند فرضون کی ہی مگر حضرات اہلسنت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے
کہ جوابات تنزلی پر جان لڑا دیتی ہین قولہ ثبوت اسکا یہ ہے اقول یہ ثبوت مثبت کذب شاہ صاحب
ہی اسلیے کہ یہ کہنا کہ مراد فلان سی ابوبکر ہے دلالت کرتا ہی اسپر کہ قول جناب امیر مین لفظ فلان ہی نہ
لفظ ابوبکر جیسا کہ شاہ صاحب بہ کذب و دروغ ناقل ہوی کہ نہج البلاغہ مین لله بلاد ابی بکر ہے
اگر ابی بکر ہوتا تو کوئی یہ کیونکر کہتا کہ مراد لفظ فلان سی ابوبکر ہی قولہ فلان کی لفظ کی شرح مین اقول
اسی شرح نی شرح کذب شاہ صاحب کی کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر نہین ہی اور جناب علامہ سمین
مکذب شاہ صاحب ہوئی افسوس ہی کہ حضرت مخاطب کو کذب اور صدق مین کچھ فرق نہین
سوجھتا ہی صحیح ہی جب دو نو پھوٹی ہون تو راست و ناراست دونو برابر ہین کاش ایک ہی پھوٹی ہوتی
تو آدہی دنیا تو آباد ہوتی ظاہر کے تو نہین پھوٹی ہین مگر دل کی تو پھوٹی ہین انہا لا تعمی الابصار و لاکن
تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ و ہذہ عبارتہ اقول شرح اس عبارت کی عنقریب آتی ہی انتظار
قولہ ہر فرعون کے پیچھے ایک موسیٰ کر دیا ہے اقول فرعون اول صاحب تحفہ تھی اونکی
پیچھے علامہ کنتوری موسیٰ تھی اور فرعون ثانی اون موسیٰ کی حضرت مخاطب ہوئی تمہاری لیے
خدا نی مجھکو موسیٰ کیا ہی اب جب پھر کوئی فرعون ثالث ہوگا تو خدا اوسکی پیچھے بھی ایک موسیٰ کریگا
انشاء اللہ تعالیٰ قولہ ابن میثم بحرانی کی قول کو دکھلا کر اقول ہم بھی انہین کے قول دکھلا کر تمکو اور
تمہاری موچی اور رسیاطی کو ملا کر اور ان تینون کے ساتھ اون تینون کو ملا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کہینگے اور بعد اسکے و علی الکاذبین الخائنین المفسدین آمین کہتی لگینگی اسلیے کہ ذکر خاص بعد العام
دلالت اوپر شرف خاص کے کرتا ہے بیت عسے خزین جواب است این نغز

کلوخ انداز را پاداش سنگ است **قولہ** فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین **اقول** یہ توجیہ مبنی بر تنزل ہی کہ اگر ہم فرض کرین کہ مراد ابوبکر یا عمر ہی ہین اور شخص دیگر مراد نہین ہی تو یہ توجیہ بہی ہو سکتی ہی علاوہ توجیہ تعریض بعثمان و ہجو ملیح کے کیا عرفت **قولہ** عبارت اوسکی یہ ہے **اقول** اس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہمنے ابہی بیان کیا نہ وہ جو تمنے اور تمہارے جد فاسد نے بے سر و پا تقریر بیان کی اور اوسپر ہذیانات و ہفوات جو مصداق لنیجر ہے بکے **قولہ** ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب **اقول** ہماری مخاطب نافہم یہ نہین سمجہتی کہ ادعائی کذب کیا ہے اور انکار جناب کیا ہے ادعائی کذب شاہ صاحب یہ ہے کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہے اسی کا جناب علامہ انکار فرماتی ہین کہ کسی کتاب شیعہ مین بلکہ نہج مین بجائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور ادعائی کذب یہ ہے کہ شیعون کے نزدیک توجیہ بہ تقیہ عمدہ توجیہات ہے حالانکہ یہ توجیہ تنزلی ہی و جناب علامہ نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ کسی شیعہ نے یہ توجیہ تنزلی بیان نہین کی ہی جو آپ فرماتی ہین کہ شرح میثم مین موجود ہے بلکہ کلام اسمین ہی کہ اس توجیہ کی ہمکو احتیاج نہین ہی ہان اسی کی ضرورت یا اور کسی توجیہ کی ضرورت جب ہوتی کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر یا عمر موجود ہوتا و اذ لیس فلیس **قولہ** جیسے شاہ صاحب نی بیان کیا **اقول** شاہ جی نی بی سر و پا بیان کیا تہا جسمین کچہہ ٹوٹا پہوٹا جواب چل سکی مگر ہمنے اونکے جملہ منافذ کے بیخ کو بی کر دی **قولہ** عبارت اوسکی یہ ہی **اقول** قد مر توجیہ العبارۃ صافیا لا غبار علیہ **قولہ** کتاب استقصاء الافہام کی تحریر پر **اقول** کیا لیا بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ جس کتاب مستطاب نی سارے جہان کے سنیون کے وضو ٹھنڈے کر دئیے اور آجتک کسی سنی کو جرٲت نہوئی کہ اوسکے جواب پر قلم اوٹھائے اور خود تم الٹا گس تمہارا جو پانچسو روپیہ ماہواری دانہ خوری کی لیئے اسکی جواب لکھنے پر پاتا تہا چین بول گیا پہر تم نام اوس کتاب کا زبان پر لاتی ہوا اور کچہہ نہین شرماتی **قولہ** قلعی اونکی سامنی کہولدی **اقول** حضرت مخاطب نی شاہ صاحب کے کذبون کو بہت جہوٹی قلعی سی چہپایا مگر ہمنے بحمد اللہ کل قلعی کہولدے

قال المخاطب الفقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسرا جواب بعضون نی علماء امامیہ سی یہ جواب دیا ہے کہ مراد فلانسے اوسہی کوئی آدمی ہی منجملہ

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ حضرت کے سامنے ہی وفات کر گیا اور قبل وقوع فتنہ وفساد کے دنیا سے
رحلت کر گیا اور علامہ راوندی نے جو علماء شیعہ سے ہین اسی قول کو پسند کیا ہے لیکن ذرا سوچنے سے معلوم
ہو سکتا ہے کہ یہ قول نہایت ہی پوچ اور بے بنیاد ہے اسلیے کہ اس خطبہ مین حضرت علی نے ان لفظون سے
تعریف کی ہے وہ شخص خود رحلت کر گیا اور لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا کہ کوئی گمراہ ہدایت
نہین پاسکتا پس جو پیغمبر صاحب کی سامنے مرگیا ہو اوسکی نسبت یہ تعریف کیونکر صادق ہو سکتی ہے کسکے
خیال مین یہ بات آسکتی ہے کہ باوجود موجود ہونے پیغمبر صاحب کے کسیکے مرنے سے اسقدر خرابی ہوئی ہو
کہ لوگ شاخ در شاخ راہو نمین پڑ گئے ہون پس کیونکر حضرت امیر المومنین کسی ایسے آدمی کی نسبت جو پیغمبر صاحب
کے سامنے مرچکا ہو یہ تعریف فرماتے اور یہ بات ایک ادنی آدمی سے نہین نکلسکتی وہ حضرت علی ارشاد فرمائے
غرض کہ صاف ظاہر ہے کہ مراد حضرت علی کے کلام سے ایسا ہی آدمی ہے جو کہ بعد وفات سرور کائنات
علیہ الصلوات مرا ہو اور جسکی مرنے سے لوگ شاخ در شاخ راہون مین پڑ گئے ہون اور ایسا آدمی
کوئی نہین ہے سوائے حضرت ابوبکر کے یا حضرت عمر کے اور جس کسی کو وہ نہین سے حضرات شیعہ لفظ فلانے سے
مراد لین ہمارا مطلب حاصل ہے اس جواب کا علامہ کنتوری نے بجواب تحفہ اثنا عشریہ کے عجیب جواب
دیا ہے کہ جس سے انکار نکلتا ہے نہ اقرار اور جسکی لفظون اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کنتوری
پر راہ آنے جانیکی بالکل بند ہے اور ایسی بردمات مین بیچارہ گرفتار ہے کہ کچھہ نہین کرسکتا اور شاہ صاحب
قدس سرہ کی تقریر کا کچھ جواب نہین دے سکتا وہذہ عبارتہ **قولہ** وبعضی امامیہ گفتہ اند کہ مراد انجناب زین
مرد شخصی دیگر است از جملہ صحابہ رسول الخ **قولنا** دانستی کہ بنابر تصریح ابن ابی الحدید این قول قطب راوندیست
و ہیچ یک از امامیہ وغیر امامیہ پیش از ابن ابی الحدید سوای قطب الدین راوندی شرح کتاب نہج البلاغۃ ننوشتہ
لیکن اس تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ علامہ کنتوری نے اس قول کو تسلیم کر لیا اور مثل پہلی جواب کے اس سے
انکار نہین کیا اور شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا باقی رہا یہ امر کہ کسی نے شرح نہج البلاغت کی قطب الدین
راوندی سے پہلے لکھی ہے یا نہین وہ بحث سے خارج ہے پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنے علما کی جواب کو
خیال کریں کہ جب چارون طرف سے راہ بند ہو جاتی ہے تو کیسا سکوت کرجاتی ہین اور اصل مطلب کو

چھوڑکر خارج از بحث گفتگو کرنی لگتی ہیں لیکن ہم یہاں نظر کہ شاید کوئی شیعہ اپنی بزرگ قطب الدین راوندی
کے قول سے براہ جہالت یا بوجہ دھوکھ دہی انکار کرے اوسکی اصل عبارت کو بھی نقل کرتے ہین فانہ قال
فی الشرح انہ علیہ السلام یمدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تحریر تقریر دلپذیر اس جواب بےنظیر مین تماسی اپنی مرشدان بے پیر پر تزویر کی نہایت خدع وفریب
کیا ہی کہ جسمین کچھ گنجائش جواب نکلے اصل تقریر یون ہی کہ مقصود جناب قطب راوندی جو اولین
شراح نہج البلاغہ ہین یہ ہی کہ جناب امیرؑ بلاد فلان سے نہ ابوبکر مراد لیتے ہین نہ عمر بلکہ او نحضرت نے
اپنی بعض اصحاب کو مراد لیا ہے اور مخصوص اصحاب او نحضرت کے وہی تھے جو مثل او نحضرت
کے شیخین کو غاصب وکاذب وخائن وغادر وآثم جیسا کہ صحیح مسلم مین بلسان صدق ترجمان حضرت
عمر ہی سمجھتی تھی پس ایسی بعض اصحاب اپنیکو وہ حضرت مراد لیتے ہین جو پیشتر اوس فتنہ سی کہ بعد جناب
رسولخدا عہد عثمانی سی شروع ہوا اونہون نی انتقال کیا اور اوس فتنہ کی بلاؤن سی محفوظ رہگئی مثل
حضرت سلمان کی جو عہد عمری مین بظاہر بحکم عمر و بباطن بحکم خلیفہ حق یعنی جناب امیر علیہ السلام
حاکم مدائن تہی اور قبل از فتنہ عثمانی انتقال کیا اور غرض او نحضرت کی افسوس کرنا ہی اس بات پر کہ
اگر وہ آج زندہ ہوتی تو حق کی معین اور مددگار ہوتے جسطرح وہ حضرت ہمیشہ افسوس کرتے تھے حضرت
حمزہ اور حضرت جعفر طیار پر اور فرماتی تھی کہ لو کانا حیین لما طمعافیہما یعنی اگر یہ دونو بزرگوار
زندہ ہوتی تو ابوبکر وعمر ہر آئینہ طمع نہ کرتے خلافت کے غصب کرنیمین مومنین خیال کرین کہ اس
تقریر با توقیر کو ہماری حضرت مخاطب تاسیا بجدہ الفاسد الکاذب کیسا بگاڑتی ہین اور کس کس مرتبہ پر
منہ مارتے ہین بہ کذب وافتری فرماتی ہین کہ قطب راوندی کہتی ہین کہ اصحاب رسول کی تعریف کرتی ہین
حالانکہ صریحًا اونکی عبارت مین یمدح بعض اصحابہ ہی نہ بعض اصحاب رسول اللہ ہی پھر حضرت مخاطب
اور اونکی جد فاسد صاحب فرماتی ہین کہ اوس بعض اصحاب رسول کی تعریف ہے جو سامنی حضرت
رسول کے مرگئے تھے اور اسپر بنا رکھکر کیسا الجھے اور رکو دتی ہین نہین معلوم کہ یہ مضمون کہ قبل

وفات رسول خدا صلعم مر گئی تھی کیا نسبی نکالا ہی عبارت جناب قطب راوندی علی ما نقلہ ابن ابی الحدید فی شرحہ
ہلذا انہ علیہ السلام مدح بعض اصحاب بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ من الاختیار
والاثرۃ انتہی مضمون اس عبارت صداقت مشحون کا یہ ہی کہ یہ حضرت علیہ السلام مدح فرماتی ہین اپنی
بعض اصحاب کی کہ جنہون نی بعد رسول خدا وفات پائی قبل اوس فتنہ کے جو واقع ہوا بسبب اسکے
کہ بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی گئی کہ جسکے بانی مبانی شیخین تھی جنہون نی منصوص غدیر
کو چھوڑ کر بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی اور ثمرہ اوسکا آخر کار یہ ہوا کہ نوبت
بقتل عثمان پہونچی اور معاویہ عاویہ غاویہ اور امثال اوسکی مدعی خلافت ہوی اور ہزار ہا مردان کی
جان گئی پس تعریف کی اونحضرت نی بعض اون اصحاب کی جو بعد رسول خدا اور قبل از فتنہ عثمانی
وجمل وصفین مر گئی مثل حضرت سلمان کی کیون صاحبو اس عبارت مین نہ کہین ذکر اصحاب رسول ہے
نہ کہین ذکر قبل وفات رسول خدا مرنے کا ہے طرفہ یہ ہے کہ بعد نقل اس عبارت کی ابن ابی الحدید بھی
یہی راگ گاتا ہے اور اس کلام کی تردید مین کہتا ہے کہ کل من مات قبل وفات النبی لم یکن لذا وکذا
پس معلوم ہوا کہ شاہ صاحب اور موچی صاحب اور مخاطب صاحب کل اوسی کے فضلہ خوری کرتے
ہین اور وجہ اسکی یہ ہی کہ ابن ابی الحدید نے فہم عبارت جناب راوندی مین دھوکھا کھایا اور لفظ
من الاختیار والاثرہ مین من کو بیانیہ ٹھہرا کر بیان فتنہ سمجھا حالانکہ اختیار واثرت خود فتنہ نہین بلکہ مجر
فتنہ کی ہین اسلیے کہ مراد فتنہ سے وہ ہی کہ جسمین خون وخرابی ہوئی اور ظاہر ہے کہ وقت اختیار
واثرت نوبت کسی خون وخرابی کی نہین آئی بلکہ بقول حضرت عمر وقی اللہ شرہا اوسوقت مین بعینہ
جناب امیر جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین فرمایا فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی کوئی فتنہ وفساد نہین ہوا
لیکن ثمرہ اس اختیار واثرت کا یہ ہوا کہ عہد عثمان سے فساد شروع ہوا کہ علی مر اللہ ہو ... گیا بنا بریں
اسکی ضرور ہوا کہ من الاختیار والاثرہ متعلق بوقعت ہو یعنی وہ فتنہ وفساد جو واقع ہوا بسبب
ڈالنے بنائے خلافت کے اوپر اختیار واثرت کے اور بعد اس دھوکھا کھانے کے ابن ابی الحدید نے
قول الفاظ جناب امیر کو محمول اوپر سیاست مدن کے کیا ہے اور کہا ہے کہ اصحاب رسول خدا

مین جن لوگون نے جناب رسولخدا کے سامنے وفات پائی کوئی صاحب سیاست مدن نہ تھا اور
کوئی صاحب رعایا اور صاحب سلطنت وحکومت نہ تھا پس محمول کرنا کلام جناب امیر کا اوپر اون
لوگون کے جنہون نے قبل وفات جناب رسولخدا وفات پائی نہین ہوسکتا انتہی محصل ما قال بندہ
کہتا ہی اولا کلام جناب راوندی سے وفات پانا بعض اصحاب کا قبل وفات رسولخدا نہین نکلتا ہی
مگر بسوء فہم عبارت جناب راوندی پس علاج اپنی سوء فہم کا کرنا چاہیے تب شیعون پر اعتراض ثانیا
کلام جناب امیر نص اوپر سیاست مدن کے نہین ہے بلکہ جائز ہے حمل اوسکا اوپر تہذیب اخلاق
کے کہ بیان معنی الفاظ مین اشارہ طرف اوسکی ہوا کہ قوم الاود وداوی العمد یعنی اس سے ہی کہ
اپنی کجی اور اپنی بیماری کھوئے یا غیر کے اور اقام السنتہ وخلف البدعہ یعنی اس سے ہی کہ طریقہ
جناب رسولخدا کو اپنی نفس کے لیے قائم کیا ہوا ور اوسکی خلاف کو چھوڑا ہو یا غیر کیواسطے اور
اصاب خیرہا وسبق شرہا یعنے خیر طریقۂ اسلام سے متمتع ہوا اور شر شرور اوسکی سے پہلی گزر گیا او
رحل وترکہم فی طرق متشعبہ یعنی کوچ کر گیا دنیا سے اور چھوڑ گیا اہل دنیا کو راہ ہای مختلفہ مین اور اپنے
خوش نصیبی سے قبل فتنہ وفساد مر گیا اور ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ ان فقرات کو سیاست مدن سے
کچھ واسطہ نہین بلکہ تہذیب اخلاق مین ہونا انکا بہت ظاہر ہے پس اگر بنائی کلام اوپر تہذیب اخلاق
کے رکھی جائی تو جائز ہے کہ ان الفاظ سے مدح اونکی بھی ہوسکے جو عہد رسولخدا مین گزر گئے
وعلی التنزل اگر فرض کیا جائی کہ ضرور ہے کہ یہ مدح اونہین کی ہو جو بعد رسولخدا مرے ہون اور
صاحب حکومت بہی ہون تو کیون نہین امثال سلمان اس سے مراد ہون کما اشرنا الیہ جب اصل کلام
جناب قطب راوندی کی توجیہ اور توضیح سے ہم فارغ ہوئی تو آپ ہم رجوع کرتے ہین طرف
نقض فقرات مخاطب کے کہ جس سے فقرات پشت اونکی اور اونکی خلف اور سلف کے
توڑین قولہ منجملہ اصحاب رسول اللہ **اقول** بیان ذکر اصحاب رسول اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
اصحابہ ہی کہ جسکی ضمیر جناب امیر علیہ السلام کیطرف پھرتی ہی اور کل اصحاب رسول اللہ اصحاب
جناب عمر نہ تھے اور کل اصحاب جناب امیر اصحاب رسول اللہ نہ تھے فبینہما عموم وخصوص من وجہ قولہ

حضرت کے سامنے ہی وفات کر گیا اقول جھوٹھی کی منھ مین کیا کہین عبارت جناب راوندی مین حضرت
کے سامنے وفات کرنیکا ذکر نہین ہی یہ حماقت اولاً ابن ابی الحدید کی اور ثانیاً تمہاری شاہ جی کی اور
ثالثاً تمہاری ہی کہ اونکی عبارت سے یہ مطلب سمجھی قولہ اسی قول کو پسند کیا ہے اقول لاریب یہ قول
قابل پسند ہے لیکن نہ اوس تقریر سے جو اہل حماقت نے اپنی حماقت سی سمجھا بلکہ اوس تقریر سی جو ہم
معرض تحریر مین لائی قولہ یہ قول نہایت ہی پوچ ہی اقول یہ قول ہرگز پوچ نہین مگر فہم و ادراک
تمہارا اور تمہاری اگلون کا نہایت پوچ و لچر ہے قولہ وہ شخص خود ہی رحلت کر گیا اور لوگون کو شاخ
در شاخ راہون مین چھوڑ گیا اقول لوگون کو ایک راہ پر چھوڑ کر مرنا البتہ قابل تعریف ہو سکتا ہے
لیکن شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر مرنا تو نہایت مذمت ہے اسلئے کہ حق کی ایک ہی راہ ہی و ماذا
بعد الحق الا الضلال بعد اوسکے کل راہین ضلالت کی ہین پس لوگون کو مختلف راہون مین چھوڑ کر مرجانیوالا
سوای ضال و مضل کے کون ہو سکتا ہی پس اگر اس فقرہ کی کوئی تاویل نہ کیجاوی تو ہم ہی کہتی ہین کہ مراد
بیشک حضرت عمر یا ابوبکر ہین بلکہ ثالث بالخیر بہی ہین کہ ہر ایک حسب اعتقاد شیعہ ایسا ہی تہا قولہ جو شخص
پیغمبر صاحب کے سامنے مر گیا ہو اقول بنابران معنون کی جو ابہی تمنی بیان کئے ہم بہی کہتی ہین کہ تعریف
جو عین مذمت ہے اوسپر نہین صادق آسکتی ہی لیکن بنابر معنی تاویلی پس لانسلم کہ اوسپر نہین صادق آتی
اور ہمکو کیا ضرور رہے کہ جو معنی تاویلی آپ اپنی دل سی گڑہین ہم بہی اوسکو مان لیبن قولہ کسی کے مرنے
سی اسقدر خرابی ہوئی ہو اقول لفظ ترکہم کو دلالت اسپر نہین ہے کہ اوسکی مرنے سے خرابی ہوئی ترکہم
کے معنی مین موتہ کی نہین ہین جو آپ فرماتی ہین کہ اوسکے مرنے سے خرابی ہوئی اوسکی مرنے سے ہرگز
خرابی نہین ہوئی بلکہ اوسکے مرنیکے چند روز بعد باغوائی منافقین و شیاطین جن و انس خرابی ہوئی
اور وہی خرابی بقول حضرات اہلسنت سبب قتل حضرت عثمان ہوئی اور جڑ اوسکی خود حضرت شیخین نے
خلافت کو باختیار امت رکہنی سی ڈالی تہی پس ممدوح اونحضرت کا ایسا خوش نصیب تہا کہ قبل فتن
اور فسادون کے رحلت کر گیا قولہ جسکو اونہین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی مراد لیتی ہین اقول بنابر
اون معنون کے جو حضرت مخاطب نی ابتدا مین بیان کئی کہ لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ کر

مرگیا جسکو حضرات اہلسنت عمر کو یا ابو بکر کو لفظ فلان سے مراد لیں ہمارا بھی مطلب حاصل ہی اور بنابر اون معنونکے
جو ہم کہتی ہین کہ وہ ایسا خوش قسمت تہا جو قبل از زمانہ فتنہ وفساد دنیا سے اوٹھ گیا بھی ہمارا مطلب حاصل ہی آپ
اپنی دل سے جھوٹی جھوٹی معنی اور جھوٹی جھوٹی تقریرین بنا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا کیجیے کہ دست خود دہان
خود و شیعہ ہو نگا اور اگر اس سے بھی آپ کی تسکین ہو رہی نہو تو افغانان رام پور سے کسی کو رام کرکے اپنا
مطلب حاصل کر لیجیے لیکن شیعون سے مطلب حاصل ہونیکی تمنا او رہوس بیجا ہے اسلئے کہ شیعون کی جوتین بہت
تیز ہین آپ تحمل نہو سکینگے اور بلبلا جائینگے **قولہ** عجیب جواب دیا **اقول** عجیب کسی نافہم کی سمجھ مین
نہین آتی وہ بیشک اوسکو عجیب کہتا ہے **قولہ** نہ انکار نکلتا ہے نہ اقرار **اقول** آپ نے خود سابق
مین فرمایا ہے کہ جس بات کا انکار نہو اوسکا اقرار ہی سمجھنا چاہیے پھر یہان کیون فرماتی ہین کہ اقرار نہین
کیا اقرار کیا اونکی عبارت تو صاف کہتی ہی کہ یہی جواب اصلی ہی اور باقی جوابات تنزلی ہین تفننًا دیے
جاتی ہین ورا اونکی کوئی حاجت شیعونکو نہین ہی **قولہ** راہ آنے جانیکی بالکل بند **اقول** جب سنیون پر راہ
آمد و شد نفس بالکل بند ہو جاتا ہے تو شیعون کے بیانات مین خیانتین کرتے ہین اور بہ کذب و دروغ
اپنی طرف سے کچھ فقرات ملا کر تقریر منتظم کو بے سر و پا بنا کر مشغول جواب ناصواب ہوتی ہین اور اپنی معتقدین
کو خوش کر لیتی ہین لیکن جب وہ ابکار افکار اونکے انظار تحول شیعہ سے گذرتے ہین تو وہ پردہ دری
اونکی تحول کر دیتی ہین کہ پہر راہ آمد و شد نفس بند ہو جاتی ہی دیکھو تمھاری اور تمھاری مولوی صاحب اور
تمھاری بساطی صاحب کے قلعی کیسی کھولدی کہ پہلی تقریر مین چھوڑنے چھوٹی قسمین تمہا نا کہا اور دوسری تقریر مین قبل وفات
رسول مرجانا کہا ان چھوٹی چھوٹی نکا مزا اوس دن چکھو گے جب ذُق انک انت العزیز الکریم
سنو گے **قولہ** ایسی برد و مات مین **اقول** کہو میان کہلاڑی اب تو تمکو معلوم ہو گیا کہ برد شیعون کی ہی
اور مات سنیون کی ہی یہ بازی تو ہار گئے اب کوئی دوسری بازی بہ دغا بازی کہلیکو پہر گئے **قولہ**
علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کر لیا **اقول** ابھی تو تین ہی چار سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین کہ اقرار نہین
کیا آپ فرماتی ہین کہ تسلیم کر لیا آیا تسلیم اور اقرار مین کچھ فرق ہی یا وہ بات ایکطرف کے منھ سے
نکلی تہی اور یہ بات دوسری طرف کے منھ سے نکلی حقیقت یہ ہے کہ نہ وہان انکار کیا نہ یہان انکار کیا

البتہ چونکہ جواب اول تنزلی تھا فرمایا کہ اسکی حاجت ہمکو نہین ہی اس لیے کہ اگر بجاے لفظ فلان لفظ ابوبکر ہوتا تو اسکی ضرورت پڑتی وادلیس فلیس **قولہ** شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا **اقول** جناب شاہ صاحب کو جواب مین کاذب نہین بنایا بلکہ نقل روایت للہ بلاد ابی بکر مین کاذب بنایا اور اوس جواب کو عمدہ جوابات کہنی مین کاذب بنایا اور ہمنی جھوٹھی قسمین کھانیمین کاذب بنایا حضور کذب شاہ صاحب کو کہانتک چھپائنگی بیت زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم ❊ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست **قولہ** باقی رہا یہ امر الی قولہ وہ بحث سی خارج ہی **اقول** وہ بحث سی خارج نہین ہی مگر حضور عقل سی البتہ خارج ہین نہین سمجھتی کہ مقصود اس حکایت سی کیا ہی یہ مقام قصہ خوانی اور جھوٹھی سچی کہانی کا نہین ہے کہ دارا بادشاہی بود و سکندر کیو ان جا ہی یہان کوئی لفظ بیکار نہین ہی مقصود اس کہنی سی یہ ہی کہ اول شارح جب دیتی ہین تو کل شراح اونکی تابع ہین پہر شیعون کو کیا ضرورت اسکی ہی کہ متبوع کا قول چھوڑکر تابعین کے قول کیطرف رجوع کرین اور جوابات تنزلی دین ہان تفننًا کچھ مضایقہ نہین ہی کہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹھی کو گھر تک پہونچا دینا چاہیے **قولہ** اصل عبارت کو نقل کرتی ہین **اقول** اس عبارت مین منصفین مات قبل الفتنہ کو دیکھین اور حضرت مخاطب کی تقریر مین کہ حضرت کے سامنے وفات کرگیا دیکھین تب کہین کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹھا ہی قبل از فتنہ عثمانی مرنیکے لیے جناب سو لخذا کے سامنے تو مرنا لازم نہین ہی مگر مخاطب اور اونکی جد امجد کو جھوٹھ بولنا لازم ہی فلعنۃ اللہ علی الکاذبین والکاذبین

قال المخاطب المعظم تقام ہداہ اللہ سبل السلام

تیسرا جواب بعض علماء امامیہ نی اسطرح پرجواب دیا ہی کہ غرض حضرت امیر کی اس قول سی توبیخ عثمان تھی تاکہ لوگونکو معلوم ہو کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی اور فتنہ اور فساد اونکی زمانہ مین بہت ہوا لیکن یہ جواب دونو پہلے جوابون سی بھی زیادہ بودا ہی اسلیے کہ توبیخ عثمان کی اور طرح پر بھی ہوسکتی تھی اور فقط یہ کہدینا کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی حصول مطلب کی لیے کافی تہا اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل تھا علاوہ بریں اس سی یہ بات نکلتی ہی کہ سیرت شیخین حضرت امیر کے نزدیک بھی پسندیدہ تہی اگر حضرات شیعہ اس امر کو مانین تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اگر نہ مانین اور

سیرت شیخین کو پسندیدہ نہ کہیں تو حضرت عثمان کو انکی سیرت ناپسندیدہ کے چھوڑنے پر توبیخ کرنیکے کیا معنی لکھو
علاوہ ان باتون سے یہ جواب کسی طرح لائق تسلیم کے نہیں اسلیے کہ مخالفت عثمان کی سیرت شیخین سے
ہر گز اس عبارت مین مذکور نہیں ہی لا صراحتاً ولا اشارتاً اور یہ عبارت خطبہ کوفہ مین حضرت امیر نے
ارشاد فرمائی تھی اوسوقت عثمان کہان تھی اور فتنہ و فساد کہان اور اگر توبیخ عثمان حضرت امیر کو منظور
ہوتی تو صراحتاً کیون نہ فرماتی کہ عثمان نے ایسا ایسا کیا اور اونکی زمانہ مین فتنہ و فساد پیدا ہوا اگر کوئی کہے
کہ صاف کہنے مین لوگون کی مخالفت کا ڈر تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ جس بات کا ڈر تھا یعنی مخالفت اہل شام
وہ موجود ہی تھی اور صرف حضرت عثمان کے قتل کے بہانہ اہل شام حضرت علی سے پھر گئے تھے اور
نوبت مقاتلہ اور مجادلہ کی پہونچ چکی تھی پس اس سے زیادہ صاف کہنے مین کس مضرت کا اندیشہ تھا شاید
شیعون نے یہ مثل نہیں سنی کہ انا الغریق فما خوفی من البلل یعنی مین ڈوبا ہوا ہون پھر مجھکو بھیگنے کا کیا ڈر ہی
علامہ کنتوری نے بجواب تحفہ کے اس جواب کا یہ جواب دیا ہے کہ کسی نے علماء امامیہ سے یہ توجیہ جو صاحب
تحفہ بیان کرتے ہین نہیں کی گویا علامہ موصوف نے مثل پہلی جواب کے اس جواب سے بھی انکار کیا اور
اسکو شاہ صاحب کا جھوٹھ تصور کیا کما قیل قولہ و بعضی از امامیہ چنین گفتہ اند کہ غرض حضرت امیر توبیخ
عثمان و تعریض براو بود الخ تو تنہا ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ مگر ابن ابی الحدید در شرح این کلام
این مقالہ را بطرف جارودیہ کہ از فرق زیدیہ است نسبت دادہ الی قولہ لعبض مقالہ زیدیہ را بامامیہ نسبت
دادن کذب صریح است لیکن یہ جواب علامہ کنتوری کا مثل پہلی جواب کے غلط ہی اسلئی کہ خود علماء امامیہ
نے اس جواب کو قبول کیا ہی اور اوس سے انکار نہیں کیا معلوم ہوتا ہی کہ علامہ کنتوری نے ان اقوال
کو ملاحظہ نہیں فرمایا اسلیے اوس سے انکار کیا یا دیدہ و دانستہ عوام کو دھوکھا دیا اگر کسی کو علامہ
کنتوری کی جہالت یا دھوکھا دہی دریافت کرنا منظور ہو تو وہ ابن میثم بحرانی کی تحریر کو اونکی شرح
نہج البلاغت مین دیکھے چنانچہ بلفظہ ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہین اور علماء اثنا عشریہ کی خدمت مین
اسی تحفہ گذرانتے ہین و اعلم ان الشیعۃ قد اوردوا ہہنا سوالاً فقالوا ان ہذہ الممادح التی ذکرہا
علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین ینافی ما اجمعنا علیہ من تخطیتہما و اخذہما لمنصب الخلافت فاما ان لا یکون ہذا الکلام

من کلامه علیه السلام اذ ان یکون اجماعنا خطاء ثم اجابوا من وجهین احدهما لا نسلم انه فی کلمه فلان فانه جاز ان
یکون ذلک المدح منه علیه السلام علی وجه استصلاح من یعتقد صحة خلافة الشیخین و استجلاب قلوبهم بمثل هذا الکلام الثانی
انه جاز ان یکون مدحه ذلک لاحد ولاته فی معرض توبیخ عثمان لوقوع الفتنة فی خلافته و اضطراب الامر علیه و اشارة
سب مال المسلمین بهوه و جوا بیه حتی کان ذلک سببا لثوران المسلمین من الامصار و قتلهم له و تنبیه علی ذلک قوله و خلف
الفتنة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها و سبق شرها و قوله و ترکهم فی طرق متشعبة الی آخره فان مفهوم
ذلک یستلزم ان الوالی بعد هذا الموصوف قد اتصف باضداد هذه الصفات و انتهی کلامه انتهی بلفظه یعنی
شیعون نے اس قول کی نسبت یہ بحث کی ہے کہ یہ تعریف حضرت امیر کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی مخالف ہماری
اجماع کے ہے جو بہ نسبت خاطی ہونے اونکے ہے کہ اونہون نے منصب خلافت کو غصب کیا اور جور و ظلم کیا
پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ کلام حضرت امیر علیہ السلام کا نہین ہے یا اجماع ہم شیعون کا بہ نسبت خطاء
شیخین کے خطا ہے اور اسکا شیعون نے دو طرحسے جواب دیا ہے اول یہ کہ ہم مخالفت کو اسطرحسے دفع
کرتے ہین کہ جائز ہے کہ یہ تعریفین حضرت علی کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی بہ نظر استمالہ قلوب ان
آدمیون کے تہین جو کہ حسن سیرت اور صحت خلافت شیخین کے معتقد تھے دوسری یہ کہ یہ تعریفین
بنظر توبیخ عثمان کے تہین کہ امر خلافت بسبب ظہور فتنون کے اونکے زمانہ مین ابتر ہو گیا اور مسلمانون
نے بلوہ کر کے اونکو قتل کیا اور یہ جواب قرین قیاس ہے اسلیئے کہ عبارت سے اس خطبے کے معلوم ہوتا ہے
کہ جو خلیفہ بعد اوسکے جس کی تعریف حضرت علی کرتے ہین ایسا تہا کہ جس مین صفات متذکرہ کی اضداد
جمع تہی اس تحریر سے علامہ بحرانی کی چند فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ جو انکار علامہ کنتوری نے کیا تہا
کہ ہیچ یک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ اوسکا بطلان ثابت ہو گیا اور اونہین کے مجتہد اور پیشوا کے
اقرار سے انکا جہوٹہا ہونا ظاہر ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اولًا بجائے فلان کے اصل خطبہ مین لفظ
ابوبکر یا عمر کا تہا اور پیچھے اصل لفظ کو بدلکر لفظ فلان لکہدیا اسلیئے کہ کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے
کہ حضرت امیر سا فصیح و بلیغ ایسے خطبے مین لفظ مبہم بیان فرما دے اور بجائے نام کے حرف فلان ارشاد
کرے تیسری ثابت ہوتا ہے کہ اوس وقت تک جبکہ علامہ بحرانی نے شرح نہج البلاغت لکھی تمام شیعہ لفظ

فلان سی یا حضرت ابوبکر سمجھتی تھی یا حضرت عمر مراد لیتی تھی اس لئی کہ شارح موصوف شیعونکی قول کو نقل
کرکے کہتا ہی فقالوا ان ہذا المادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ ممدوح
دو مین سی ایک ہی یا ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما چونکہ اس تحریر سی تقریر قطب الاقطاب راوندی
کی مہمل ہوگئی یعنے اونہون نی اپنے بچانیکے لیئے یہ توجیہ کی کہ مراد فلان سے وہ شخص ہی جو کہ
سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اس لئی کہ اگر اوس تقریر کو اور علماء شیعہ قبول کرلیتے اور اسکو مہمل
جانکر مطروح نہ کردیتی تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی جو علامہ بحرانی نے شیعونکیطرفسے بیان کیئی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب فرقہ جارودیہ کا ہی جو بعض فرق شیعہ سی ہین اور امامیہ کیطرفسے بھی جواب تنزلی ہوسکتا
ہے تقریر دلپذیر اسکی یہ ہے کہ ہر چند شیخین اہلسنت نے بموداءی منکم من یرید اللہ نیا
و تریدون عرض الدنیا بطمع دنیا غصب خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کے اور میراث حضرت
رسول کو حسب قول جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین آہی تراثی نہبا لوٹ لیا اور سلطنت عرب و عجم کی بنام خلافت
سراپا جلافت غارت گر ہوے لیکن ظاہر اپنا بہ لباس اتقا و پرہیزگاری ملبس کرنیسی تسخیر قلوب عوام کے
کہ وہ سب معتقد انکی خیر و خوبی کے ہوے اور ریاست و سیاست مین وہ چالین چلے کہ جس سے
اونکی زمانہ مین کوئی فتنہ و فساد ایسا نہین ہوا کہ موجب اونکی جان جانیکا اور بعد اونکی ہزار ونکی جان جانیکا
ہوتا بخلاف حضرت عثمان کے کہ انہا کے جور و ستم کی راہونپر چلے اور فرعون بے سامان نہین بلکہ باسامان ہوگئی
اپنی بھیئوں ٹونکو اور اپنی داماد ونکو بنی امیہ سے ایسا بلاد و امصار پر مسلط کیا کہ انتہا کا فسق و فجور
و زناکاری و شراب خواری و جفاکاری و مردم ازاری زمانہ مین پھیلگئی یہانتک کہ یہ سب اونکی جانکا
جنجال ہوا اور جسم شریف اونکا طعمہ کلاب و شغال ہوا پس جناب امیر تعریضا علی عثمان و توبیخاً
لحزبہ حزب الشیطان فرماتے ہین جسطرح محاورات مین جاری اور زبانون پر دایر و سایر ہی
کہ جب ایک ظالم کے بعد کسی دوسری ظالم سے سابقہ پڑتا ہے تو کہتے ہین کہ رحمۃ اللہ علی النباش
الاول یعنی غاصبین اولین نی وہ نہین کیا جو ثالث ثلثہ نے کیا کہ وہ لوگ ظاہر مین فی الجملہ مصداق اتصفات

گئے اور اونکے معتقدین اونکو متصف بصفات مذکورہ سمجھتی تھی بخلاف حضرت عثمان کے
کہ اونمین تو سوائی اضداد اس صفات کے کوئی صفت نہ تھی اور اس سے لازم نہین آتا ہے
کہ جو فی الجملہ متصف ساتھ کسی صفت کے ہو وہ خلیفہ برحق بھی ہو اور تمام صاحب ثبوت سے
کفار متصف بعض صفات حمیدہ ہوتے ہین اور بہت سے سلاطین جو متصف بصفات عدل و
داد و پابند شریعت ریاست و سیاست تھے اور کوئی اونمین سے خلیفہ بھی نہ تھا ولو باطلاً فضلاً
عن کونہ حقاً اور سب کو جانے دیجئے اس زمانہ پر نظر کیجئے دیکھی ہماری سرکار فیض آثار دولت
انگلشیہ ساتھ اکثر ان صفات کے جو جناب امیرؑ نے توصیف خلیفین متخلفتین مین بیان فرمایا ہے
متصف ہین کہ بعض بیرات ہند کیسا بد معاشونکی نسبت قوم الاودود اوی العمد کیا ہی کہ اونکی بھی
طبیعت کو براستی بدلا اور آونکی امراض نفسانی کی مثل بغض و حسد و طمع مال مردم خوری و جعلسازی
و سینہ زوری و خیانت و چوری کی ایسی دوا کی کہ مجال نہین ہی کہ علانیہ کوئی اسکا اظہار کر سکے اور
عبادت خدا اپنے طور پر کرنا اور خدا سے ڈرنا یہ سب پایا گیا ہی اور سنت عدل و داد کو قایم
کیا ہی اور رشد آمد قدیم کا طریقہ جاری رکھا ہی اور بدعات نو احداث بالکلیہ متروک و ممنوع ہوئے ہین
اور بنا بر زعم اہلسنت یہی صفات موجب حقیت خلافت ہین پس حضرت ملکہ معظمہ کے خلافت مین بنا بر
عقیدہ اہلسنت کوئی جای شک و شبہہ نہین ہی کچھ اس خلافت حقہ سی کبھی قصد بغاوت بحیلہ جہاد نہ کرنا
ورنہ جیسی سزائین پا چکی ہو ویسی ہی پھر پاوگے اور شیعونکے یہان تو جہاد ہی نہین ہی اور جب وقت ہوگا تو
اونکا اعتقاد یہ ہی کہ ہماری امام کے ساتھ حضرت عیسی ضرور ہونگے اور جب وہ ہونگے تو پھر کل جہانکی عیسائی
اونکی شرف متابعت سی بہرہ یاب ہونگی پس ہملوگون نے جسطرح سے ابتدا سے آجتک نصاری سی جہاد
نہین کیا قیامت تک نہ کرینگے اسلئی کہ جہاد غیر وقت جہاد مین نہین ہو سکتا اور وقت جہاد مین تابعین سے جہاد
کے کوئی معنی نہین اور اگر کوئی صاحب حضرات اہلسنت سی کہین کہ خلافت مین ساتھ ان صفات کے
ایک ایمان خاص کی بھی شرط ہی تو ہم کہینگے کہ آج تیرھسی برس سی ایمان خاص حضرات خلفائی ثلثہ
کا آپ سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اور یہی اول بحث ہماری آپکی ہے کہ آپ اوسکے

مدعی ہین اور ہم لا نسلم کہتی ہین اور ردود وہزار سند ین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آج تک ایک دلیل بھی قایم نہو سکی کہ جسکا صغری اور کبری درست اور ترجمانا قول بعض
علمار امامیہ فی اسطر چہر جواب دیا ہے اقول آپکے جد فاسد کے بڑے بھائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب عمر قبیلہ ردیہ فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین قولہ توبیخ عثمان ہی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت وتنقیص
وتعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الانفس نے تعریض کے ساتھ توبیخ بھی بڑہا دی اور
آپنی بفرض فاسد اسکی کہ توبیخ مرجوح کی کیا ہو سکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ توبیخ رکھلیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جارود یہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کی لئی کافی تھا اقول یہ دعوی بی دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجھین اوسکو
کافی سمجھنی والا اسرار کسی لقب مستکرہ کا ہوسکتا ہی قولہ اس جھوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تھا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب وغادر وخاین سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
لکھنے بیان کیا کہ گو یہ حضرت کلام امیر علیہ السلام مین جھوٹھ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جھوٹھی دس جھوٹھ
لکھ کہتے ہین پھر اونکی اور تمہاری جھوٹھ کہنی ہی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیرؑ کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال نفاقی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس سی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
والرسول ہو ہرگز نہین ہوسکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہوسکتا ہی فضلا عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ دعوائی باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ توبیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمہ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت غنیمت ہے قولہ ہرگز عداوت عبادت مین کور
نہین ہی لا اصرا حتًا ولا اشارتًا اقول عقلا صراحت کہنے سے کنایہ کہنیکو ابلغ جانتی ہین سرخیل گدھے سمجھین
جب خدا وند تعالی نی عائشہ وحفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات الآیۃ یعنی اگر پیغمبر تمہارا تمکو طلاق دی تو قریب
ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسی بہتر ازواج دی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب
ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سی عقلا سمجھ گئی کہ عائشہ وحفصہ نہ مسلمات و مومنات ہی
تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ سمجھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت
و بلاغت مین کچھہ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃ واشارۃ نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہای کوفہ مین
حضرت امیرؑ نے ارشاد فرمائی اقول جاردو یہ عجیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ
فی ایام عثمان اور آپ کے بباطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تھا اگر یہی صحیح ہی تو
کیا حرج ہی تعریض مردہ ؛ وسکی ہوا خواہ ہونگی تو بیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ اور
فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان ایسی مقربین اور فتنہ وفساد از شام تا کوفہ تھا جسکا تخم
ثلثہ بو گئی تھی قولہ تو صراحۃ کیون نہ فرماتی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃ ہی فرماتے
قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی
اور آپ کی ہی جبکہ جدال وقتال قایم ہوا اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا
جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بطرز ایسے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین
یا اول اثنین کے افسق واظلم تھا اسلیئے کہ وہ دونو ظالم وغاصب وخاین وغادر وفاسق وفاجر
بظاہر متلبس بلباس زہد وتقوی وعفت شعاری تھی اور تیسرا علانیہ گناہ کے خمکاری تھی اور یہ تیسری جام خوری
اور حرام کاری وبدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بیغیرت اور بیحجاب تر از فواحش بازاری
تھی اور غرض آنحضرت کی یہ تھی کہ اہل شام مشوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق وفاجر بدانجام
کے ہین نہایت گمراہی وبیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک ہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے
لیکن باوجود اس وعظ وپند کے سگان جیفۂ دنیا ہر روز کچھہ نہ کچھہ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے
یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سی کل مین قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سی جا ملے
اور ہماری اس بیان سی ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا

لان الکنایۃ ابلغ واوقع فی القلوب کما قیل فی قیل یا ارض ابلعی مارک فی مقام قلنا یا ارض ابلعی **قولہ** جواب
اوسکا یہ ہی **اقول** سوال ہی لغو ہی اسلیئی کہ بیان ابلغ غیر ابلغ سی راجح ہی اور جواب بھی لغو ہی اس لیئی کہ
مخالفت مخالفین سی ڈرنا کیا **قولہ** یہ مثل نہین سنی **اقول** سنی ہی مگر یہ مثل اسمقام مین نہایت بیمحل ہی
اس لیئی کہ مبنی ہی اوپر خوف مخالفین کے اور وہ خود شاہ صاحب کی سفاہت اور حماقت ہی پس
متشبث ساتھ ایسی مثل بیمحل کی ہونا یا دوہ مثل الغریق یتشبث بکل حشیش ہی کیا یہ مثل سنیون نے
نہین سنی ہی **قولہ** مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بہی انکار کیا **اقول** جناب علامہ نی نہ پہلی جواب
سی انکار کیا نہ دوسری سی بلکہ پہلی کی نسبت یہ فرمایا کہ ہمکو اسکی احتیاج نہین ہی اور دوسری کی نسبت
یہ فرمایا کہ یہ جواب جارودیہ ہی اسکی بہی ہمکو احتیاج نہین **قولہ** خود علماء امامیہ نی اس جواب کو قبول
اقول ناقل کو قائل اور غیر مذہب کو قائل کہنا حماقت قدیمی حضور کی ہی **قولہ** انکار نہین کیا **اقول**
اس لیئی انکار نہین کیا کہ آپ لوگونکی سرکی خارش مٹادینی کی لیئی یہ جواب بہی کافی ہی **قولہ** ہم آن عبارت کو
نقل کیئے مین **اقول** افسوس ہی کہ کوئی کحال ایسا نہین ہی جو ہماری اندھے مخاطب کی آنکھون مین
کوئی سرمہ ایسا لگائی کہ اوسمین کچھہ روشنی آجائی اور پھر وہ سرمہ گلی مین بہی سما جائی کہ حلق سے
کوئی صدا باہر نہ آئی اور ہمارا اندھا دیکھہ لے کہ اس عبارت مین لفظ امامیہ نہین ہی بلکہ لفظ شیعہ ہی
کہ جارودیہ پر بھی صادق ہی پھر کس لفظ نی دلالت کیا کہ یہ جواب امامیہ کا ہی اور اس عبارت سی
بالتصریح ثابت ہی کہ یہ جواب اونہین شیعون کا ہی جو اس عبارت کو حق ابوبکر او عمر مین سمجھتی ہین
لیکن جو شیعہ کہ حق غیرون مین سمجھتی ہین مثل جناب قطب راوندی کی امامیہ سی اونکو ان جوابون کی کچھہ
حاجت نہین ہان تفنناً و تنزلاً سنیون کی دندان شکنی کے لیئے امامیہ بھی یہ جوابات دسیکتی ہین **قولہ**
چند فائدی حاصل ہوی **اقول** ہر فائدہ بیفائدہ ولاحاصل ہی **قولہ** اوسکا بطلان ثابت ہو گیا
اقول کہانسے ثابت ہو گیا ہرگز لفظ امامیہ اونکی عبارت مین نہین ہی کوئی احمق من الہبنقہ کہیگا کہ
لفظ شیعہ سی امامیہ ثابت ہو گیا **قولہ** اونکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا **اقول** واللہ اس عبارت سی
اونکا سچا در سچا ہونا اور تمہارا اور تمہاری جد فاسد کا لچہ سب جھوٹھون کا بچہ ہونا ظاہر ہوا **قولہ**

دوسری یہ معلوم ہوا کہ اولانجائی فلان کی **اقول** اس عبارت سے کس فقرہ سے کس لفظ سے کس حرف
سے یہ معلوم ہوا کہ آگے ابوبکر یا عمر تھا پھر اونکی جگہ فلان کیا گیا اگر ایسا ہی تھا تو اونکی اجداد فاسدہ
مثل ابن اثیر اور ابن ابی الحدید نے کیون فلان ظاہر کیا اور ابوبکر یا عمر کو کیون اوس فلان میں لیا
قولہ اس لئے کہ کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے کہ جناب امیر سا فصیح و بلیغ ایسے خطبہ مین لفظ مبہم
بیان فرماوے **اقول** یہ دلیل تو نہایت محکم اور سد سکندر سے بھی زیادہ مستحکم ہے کہ سنیون کو
مثل صوفیون کی وجد و رقص مین لاویگی اور برہنہ کرکے نچاویگی مگر عبارت منقولہ مین تو کہین اسکا
ذکر نہین ہے پھر اوسکی فوائد سے کیونکر ہوے دروا قع کلام فصحا اور بلغا مین لفظ مبہم کا عیب ہے اسی سے
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو تو خوف فتنہ و فساد دوستان شیخین تھا اور خدا کو تو کسی کا
خوف نہ تھا پھر اوسنے جو فرمایا **یا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا** ایسے کلام فصیح و بلیغ مین
جو مجد اعجاز پہونچا ہے لفظ مبہم نہین ہو سکتا ہے پس ضرور ہے کہ لفظ ابابکر یا عمر ہو مگر غلامان عثمان
محرق القرآن نے ابوبکر و عمر کو نکالکر فلان کر دیا یقین تو ہے کہ حضور کو ہمین کوئی جائے عذر ہوا اور اگر
ہو تو معاف فرمائیے کہ اپنی اپنی سمجھ ہے **قولہ** تمام شیعہ لفظ فلان سے **اقول** اس عبارت مین تمام شیعہ کا
لفظ نہین ہے بلکہ الشیعہ کا لفظ ہے اور اصول مین ثابت ہوا ہے کہ جمع محلی باللام مفید عموم ہے
نہ واحد محلی باللام قطع نظر اس سے و ما من عام الا و قد خص ہے چار سطر پیشتر اس عبارت سے **قول** جناب
قطب راوندی مذکور ہو چکا ہے پھر وہ اور انکی اتباع کیا شیعون سے نہ تھے جو آپ فرماتے ہین کہ تمام شیعہ
لفظ فلان سے ابوبکر یا عمر مراد لیتے ہین **قولہ** قطب الاقطاب راوندی کی ہمل ہو گئی **اقول** بلکہ اونکی تحریر
سے آپکی تحریر کہ تمام شیعہ لفظ فلان سے ابوبکر مراد لیتے ہین مہمل ہو گئی اس لئے کہ اونکی زمانہ سے آجتک اونکی
اتباع ابوبکر مراد نہین لیتے اور اگر کسی نے تنزلا و تفننا مراد لیا تو یہ اور بات ہے اصلی قول اونکا یہ نہین
ہوا **قولہ** جو کہ سامنے پیغمبر خدا کے مر چکا تھا **اقول** یہ وہی جھوٹھونکی جھوٹھی ہانک ہے کیونکہ عبارت
قطب راوندی مین پیغمبر خدا کے سامنے مرنیکا ذکر نہین ہے اور اگر الفاظ خطبہ مجمل اور بر تہذیب
اخلاق کے ہون نہ اوپر سیاست مدن کی تو اوسمین ہی کہ [illegible] ہوگی کما اشرنا الیہ **قولہ**

مطروح نہ کر دیجیے اقول کونسی لفظ اوپر مطروح کر دینے کے دلالت کرتی ہے بلکہ بقول تمہاری اوسکا ذکر کرنا اور اوس سے انکار کرنا دلیل مقبولیت ہی اوسکے مطروحیت قولہ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی اقول تاویلات تنزلاً و تفضلاً کرتے ہین کیا قباحت ہی جہان کوئی خبر احاد سے متواترات کے خلاف ہوتی ہی اوسکو علماء اسلام تسلیم نہین کرتے ہین یا اوسکے تاویلات کرتی ہین کما فی روایات التشبیہ والتجسیم والتاویل کما فی آیات التشبیہ والتجسیم

قال المخاطب العظام مولوی افضل الاسلام

اگرچہ اس تحریر سے [illegible] کر چکے سب مطالب جناب کا [illegible] ہوگیا اور علماء شیعہ کی توجیہات کا پوچ اور بیہودہ ہونا ثابت [illegible] تصریح کرتے ہین کہ لفظ فلان سے علماء شیعہ کے نزدیک دوسرا شخص مراد ہین نہ حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ تحفہ مین تحریر فرماتے ہین [illegible] شارحین نہج البلاغہ از امامیہ در تعیین فلان اختلاف کردہ اند بعضی گفتہ اند کہ مراد ابوبکر است و بعضی گفتہ اند عمر است لیکن [illegible] موافق اپنی عادت کے اس سے بھی انکار فرمایا اور اوسکو شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا چنانچہ جواب تحفہ کا انہون نے لکھا ہی کہ انکی اس تحریر کو شاہ صاحب کی ان لفظوں سے [illegible] فان [illegible] بعضی از ناصبی [illegible] گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است خاتم المحققین حضرت مولانا مولوی حیدر علی صاحب قبلہ جنکی نام سے شیعون کی بدن مین رعشہ و لرزہ پیدا ہوتا ہی اسکی جواب مین فرماتی ہین سبحانک ھذا بہتان عظیم [illegible] مراد از [illegible] شراح امامیہ مثل بحرانی ہستند لیکن چون ابن ابی نصیب کتب مذکورہ [illegible] گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است اینک عبارت رئیس الحکماء و المتجرین کمال الدین مذکور بگوش خود شنو و خاک مذلت بر سر خود بریز و از سخن [illegible] تصنیف بر تحریف قال وعن قطب الدین الراوندی انہ المراد بہ عمر یعنی کمال الدین جو ایک نامی عالم شیعہ کے ہین وہ شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ فلان کی لفظ سے مراد لیتے ہین یا اختلاف ہی قطب راوندی جو ایک بڑے عالم شیعہ کے ہین کہتے ہین کہ حضرت عمر کی مراد اس فلان سے کوئی دوسرا آدمی ہی جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنے دنیا سے رحلت کر گیا تھا اور ابن ابی الحدید کا قول ہے کہ مراد اوس سے عمر ہین لیکن میرے نزدیک مراد

فلان سی ابوبکر ہین فقط اسکو دیکھکر حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنی محدثین اور علماء کی جوابات پر خیال کرین
کہ باوجود موجود ہونی ایسی روایات کے اوس سی انکار کرتی ہین اور حضرت مولف تحفہ قدس سرہ کو جھٹلاتی
ہین اور عوام کو دھوکا دیتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اگرچہ اوس تحریر سی جو ہم کر چکی بساطی صاحب اور موتی صاحب کی کل تقریرات کا پوچ و لچر و بیہودہ
اور گوزخر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا مگر پھر بھی ہم اونکی اور اپنی مخاطب کی سفاہت اور حماقت اور
بیہودگی اور پوچ گوئی ثابت کرتی ہین اور کہتی ہین کہ علمای شیعہ سی کسی نے تحقیقا اور جزما للہ بلاد فلان
یا بلاء فلان مین علی اختلاف النسخ ابوبکر یا عمر نہین مراد لیا ہی بلکہ اگر مراد بھی لیا ہی تو تنزلا اور تقریبا مراد
لیا ہی چنانچہ فاضل ابن میثم بحرانی رحمۃ اللہ نے اولا قول قطب راوندی علیہ الرحمہ کو ذکر کیا اور ابتداءً
ذکر کرنا دلیل اس بات کی ہی کہ یہی قوی ہی اور یہی قول مقبول اونکا ہی اس لئے کہ ضعیف اور غیر مقبول کو
متاخر کرتے ہین اور بعد اوسکی قول ابن ابی الحدید کا نقل کیا اور حضرت علی نے بخش جرح کی عمر کا لکھی ہین لیکن جو دلیل وسکی
بیان فرمائی ہی وہ بہت ضعیف اور غیر قوی ہی چنانچہ لکھتی ہین ثم یرد علی عثمان لوقوعہ فی الفتنۃ و تشبث السبب
ولا ابابکر لقصر مدۃ خلافتہ و بعد عہدہ عن الفتن ثم قال ان الاظہر انہ اراد عمر یعنی آنحضرت نے عثمان کو مراد نہین لیا
اسلئے کہ کل فتنہ کا سبب اونہین کی ذات شریف تھی اور ابوبکر کو بھی مراد نہین لیا اسلئے کہ زمانہ
خلافت اونکا بہت تھوڑی دنون تھا اور دور تھا عہد اونکا زمان فتن سی پس اظہر یہ ہی کہ عمر کو مراد
لیا ہی انتہی آئندہ کہتا ہی کہ تھوڑی دنون زمانہ خلافت رہنا مانع مدح و حیثیت مدح نہین ہی اور
جسقدر زمانہ بعید العہد فتن سی ہوا اوسیقدر مدح کی طرح ہی پس یہ دو وجہ دلیلین کچھ نہین ہین
بنابرین کی ابن میثم علیہ الرحمہ بعبارت مذکور فرماتی ہین قول ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ
لعمر یعنی اس تقدیر مین کہتا ہون کہ مراد لینا ابوبکر کو مراد لینے عمر سے قوی ہی غرض فاضل میثم علیہ الرحمہ
کی یہ ہی کہ اگر ہم تنزلا و فرضا و تسلیما قول قطب راوندی سی درگزر کرین اور فرض کرین کہ ضرور ہی
کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہی یا نہین عمر کا مراد لینا جیسا کہ ابن ابی الحدید قائل ہی صحیح کہتا ہی نہایت ضعیف ہی

کہ دلیلین اوسکی لغو ہین بلکہ اس صورت مین قوی ابو بکر کو مراد لینا ہی کیونکہ علاوہ ضعف دلائل عمری کی ایک
دلیل قوی مراد نہ لینی عمر کی یہ ہی کہ اونحضرت نی خطبہ شقشقیہ مین خلافت عمری کی مذمت بہت کی ہی پس کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مذموم بعینہ ممدوح ہو جاوی اور خطبہ شقشقیہ کا ذکر تو اکثر آچکا ہی کہ حساد یدہ سنیہ مثل فیروزآبادی
وگجراتی و جزری وغیرہ کی تسلیم کرتی ہین کہ یہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور اوس مذمت کی بعض فقرات
یہ ہین فصیّرها فی حوزة خشناء یغلظ کلمها ویخشن مسّها ویکثر
العثار فیها والاعتذار منها فصاحبها کراکب الصعبة
ان اشنق لها خرم وان اسلس لها تقحّم فمُنی الناس
لعمر الله بخبطٍ وشماسٍ وتلوّنٍ واعتراض الحدیث
محصل یہ ہی کہ حضرت ابو بکر نے اپنی مقعد پر حضرت عمر کو بٹھالا اور خلافت کو بیچ ایسی طبیعت درشت
اور خشن کی ڈالا کہ اوسکی درشتی کلام دلون کو زخمدار کرتی تہی اور اوسکی نزدیک جانا گویا غاردار درخت
کو چہونا تہا ہر ہر قدم ٹہوکرین کہاتا تہا اور پہر عذر خواہ ہوتا تہا پس صاحب ایسی طبیعت کا مشابہ
ہی ساتہ سوار ناقہ تند و شورپشت کے کہ اگر زمام کہینچی تو ناک اوسکی چہدی اور اگر باگ ڈہیلی رہی تو جا پڑی
ہلاکت مین پس قسم ہ بقای خدای عزوجل کہ اوسوقت لوگ مبتلا ہوی عجب تخبط و اضطراب
اور رنگ برنگ ہونی اور لہریا چالین چلنی مین الحاصل حضرت عمر کی تلون طبعی لوگون کی آگی
دم تہا ایک قضیہ مین ستر ستر بلکہ سو سو حکم دیتی تہی کما مر تفصیلہ قبل ذلک
اقتباساً بشعر المتنبی ع تلون الفاروق من فرط العمی ؛ جهلاً کما یتلون الحربا یعنی حضرت فاروق
اپنی کوری جہالت سی مثل گرگٹ کے ہر دم رنگ بدلتی تہی قولہ اسکو بہی شاہ صاحب کا
کیا قول شاہ صاحب کی جہوٹہ مین کوئی شک نہین ہی اونکی ہزارون جہوٹہ سی ایک جہوٹہ یہ
بہی ہی کہ قول کل شارحین کو منحصر فرماتی ہین ابو بکر اور عمر مین حالانکہ خود ہی قول قطب راوندی
کو باچند کذب وافتری بیان کرکے اوسکو رد کرتی ہین کہ شخص دیگر مراد نہین ہی پس ہونا قول شخص دیگر
کا اونہین کے بیان سی ثابت ہو لیکن اسمقام پر بمقتضای اگر دروغگو را حافظہ نباشد قول کل شارحین

کو منحصر دو ہی مین کرتے ہین کیون حضرت قطب راوندی کل شارحین سی خارج کیونکر ہین حالانکہ اول شارح
وہی ہین اور کل شراح اونکی متبع ہین **قولہ** خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی **اقول**
خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حامد حسین صاحب قبلہ نے کفش دوز کے منہ مین سات توے کی
کالکہ لگا کر اوسکو روسیاہ بسواد الوجہ فی الدارین کرکے چھوڑ دیا جبتلک جواب استقصا نہ لکھوا تی تمکو تو
حیدر علی کا نام لینی سی شرمانا چاہیے مگر حضرات اہلسنت مثل فواحش بازاری شرم و حیا سی عاری ہین ورنہ
اس طمطراق سی نام اوس بدنام کا اپنی زبان ناکام پر بر ملا نہ لاتی اور بجای عثمانی بیشی وپس کو چھپاتے
اور کچھہ تو شرماتی نام خدا نام خدا ہماری مولانا کا نام نامی کیسا خدائی سامی گرامی کیا ہی کہ جسکی سننی سی سنیون کا
پیشاب خطا ہوتا ہی بلکہ زیر جامہ نجس ہوجاتا ہی **قولہ** اوسکی جواب مین فرماتی ہین **اقول** یہ جواب صواب
کمال نافہمی کا جواب ہی اگر شاہ صاحب یہ سمجھتی ہین کہ بحرانی علیہ الرحمہ قائل ابوبکر یا عمر کے ہین تو وہی غلط سمجھی
ورنہ آپ کے موچی صاحب غلط سمجھے بالجملہ شاہد و مشہود لہ دونو کی شہادت کذب بنا فہمی مقصود بحرانی
علیہ الرحمہ یہی کہ ابتدا مین انہون نی قول قطب راوندی نقل کیا باین غرض کہ یہی معول علیہ ہی پھر قول
ابن ابی الحدید نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہی کہ مراد عمر یا ابوبکر ہے لیکن عمر اظہر ہے اوسکی بعد رد علی ابن الحدید
فرماتی ہین کہ بر تقدیر تنزل و فرض تیری قول کی کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہو تو عمر کو اظہر کہنا تیرا باطل ہے
بلکہ ابوبکر کو اظہر و اقوی کہنا چاہیے یعنی بدین وجہ کہ دلائل اظہریت عمر سخیف اور ضعیف ہین قابل اعتنا نہین
اور ابوبکر بہتر از عمر ہی اسلئی کہ مذمت عمر کی ابوبکر سی خطبہ شقشقیہ مین بڑہی ہوئی ہی اس قول فرضی تنزلی
کو اصلی قول فاضل بحرانی کہنا ستم بر جان انصاف کرنا ہی لیکن کیا عجب کہ یہی ستم پر مدار مذہب اہل السنن
ہی یہانتک توجہ بہ بات کا بات سی تھا اب جواب باجی ہین کا جوتے اور لات سے ہماری خدائی
متعالیہ کفار مشین پلید و فیکم غلظۃ فرمایا ہی پھر ہم پیروان افظ و اغلظ کما فی صحیح البخاری کو جواب سختی
بسختی دو رشتی کیونکر دین فاضل رشید رشید الدین خان صاحب شوکت عمریہ مین فرماتی ہین کہ بمقتضائی حدیث
الصالحون للہ والطالحون لی سادات کرام ہر طرح قابل اعزاز و اکرام و تعظیم و احترام ہین لیکن ہماری
حضرت مخاطب والا مقام اپنی مولانا مولوی حیدر علی صاحب سی ناقل ہین کہ وہ بجائی تعظیم خیال مذمت

سر سادات عظام پر ڈالتی ہین ہمکو ہرگز باور نہین ہوتا اسلیئی کہ وہ بیچاری تو قوم مسلمان سی ہین نبی پیغمبر کی اولاد کے حق مین ایسا ہرگز نہ کہینگی یہ کام تو کسی شقی کمبخت بدنصیب بدذات موچی یا چمار کی لچی بدذات کی ہے کہ سادات کرام و شرفائی عظام سے گستاخی کرتا ہے ہان مسلمانو اگر اپنی پیغمبر کے محب ہو تو اسی پاجی کمینہ کم ذات کے منھ مین تھوک کو بلکہ اوسکے پیٹھ پر تھوکو کہ تمہاری پیغمبر کی اولاد کی تحقیر کرتا ہی اور اگر اسپر راضی ہوگے تو ضروری ہی کہ اپنا حشر مع الیزید ہونے پر راضی ہو جیسا اپنی حقمین مصلحت جانو ویسا کرو ما علی الرسول الا البلاغ باشد و بس **قولہ** لکھتی ہین **اقول** گو یہ بات لازم نقل قول ہو مگر یہ تمہارا لکھنا کہ لکھتی ہین جسکا ظاہر یہ ہی کہ خود لکھتی ہین سوائی کذب و دروغ کے اور کیا ہے **قولہ** سامنے دنیا سی رحلت کر گیا **اقول** جب جھوٹھی کسی کہا کہ سامنی رحلت کر گیا **قولہ** ایسی روایات **اقول** کسی روایات بیان تو کہین روایت کا ذکر نہین ہان **اقوال** علما کا ذکر ہی **قولہ** جھٹلاتی ہین **اقول** جھوٹھی کو نہ جھٹلائین تو پہر کیا کرین

قال المخاطب المتاہ ہداہ اللہ سبل السلام

اگرچہ عبارت جناب امیرؑ کی اظہار فضایل ابوبکر صدیق مین ایسی صریح اور صاف ہی کہ بعد اوسکے سنی کے کسی قسم کا کوئی طعن اور شیعونکی زبان سی نکل نہین سکتا لیکن جو فضیلتین ان لفظون سی ثابت ہوتی ہین انکو ذرا تفصیل کی ساتھ ہم بیان کرتے ہین بس واضح ہو کہ اس خطبہ مین جناب امیرؑ نی حضرت ابوبکر صدیق کے دس وصفون کا بیان کیا اول یہ کہ خلق کو جو کجی مین گرفتار تھی نکالکر خدا کی راہ پر لائی اور اونکو راہ راست دکھلائی دوسری امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی معالجہ کیا تیسرے پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا چوتھی ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا پانچوین خاشاک ملامت سی پاک دامن گئی چھٹوین خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی شر سے محفوظ رہی ساتوین خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیی بجالائی آٹھوین خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا نوین خلق خدا بعد اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی دسوین بعد انکی لوگ مختلف ہوگئی چنانچہ انہین اوصاف کی تصریح مین مولانا صاحب تحفہ مین فرماتی ہین بس درین عبارت سراسر بشارت ابوبکر را بدہ وصف عالی موصوف نمودہ لیکن علامہ لکھنوی اسکی جواب مین لکھتی ہین ثبت العرش ثم النقش اقول این معنی با ثبات باید رسانید کہ مراد

از لفظ فلان درین کلام ابوبکر است بعد ازان باین اوصاف اثبات فضل ابوبکر باید نمود اسکی تردید مین
مولانا حیدر علی صاحب ازالۃ الغین مین فرماتی ہین بحمد اللہ کہ ہم بنای دیوار محکم شد و ہم نقش و نگار صورت
بست و خود شارح نہج البلاغۃ آن اوصاف را کہ تلک عشرۃ کاملہ عبارت ازان است بہمین عدد یاد کردہ
عبارت بحرانی بعد از ترجیح صدیق باید شنید وصفہ بامور احدہا تقویمہ للاود وہو کنایۃ عن تقویمہ الخ
ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو کسطرح ہر صحابہ کی ہر فضیلت سی انکار کر جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی
بزرگون کے صاف منکر ہو جاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی سی بالکل بیخوف ہو جاتی ہین اس علامہ
کنتوری نی باین فضیلت جب دیکھا کہ کچھہ جواب ایسی روایتون کا نہین ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع
کیا اور لانسلم اور لیس بصحیح لکہکر اپنی جواب کو ختم کیا لیکن قطع نظر اسکی کہ خود علمار شیعہ نے اقرار کیا ہے
کہ مراد فلان سے حضرت ابوبکر ہین یا حضرت عمر بالفرض اگر وہ اقرار بہی نہ کرتی تو بہی لفظ فلان سی کوئی
شخص مراد ہوگا یا سوائی حضرات شیخین کے دوسرا کوئی ہو یا انہین مین سی کوئی ایک ہو اگر کوئی تیسرا شخص
مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنی مر چکا تہا جیسا کہ قطب الدین راوندی نے
دعوی کیا ہی اور جبکہ یہ صفات ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مر گیا ہو ثابت نہین
ہو سکتین تو لا محالہ مراد فلان سی یا ابوبکر صدیق ہونگی یا حضرت عمر فاروق تو پہر اس سی انکار کرنا
اور بجواب تحفہ کے اپنی نامہ اعمال کی طرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تہا اس سی
تو یہی بہتر تہا کہ اس روایت ہی سی انکار کر جاتی اور حضرت علی کی طرف منسوب کرنیسے منکر ہو جاتے
یا اوسکو تقیہ پر محمول کرکے اپنی جواب مین صرف تقیہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑکر
علامہ کنتوری کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی ہی تہی آخر اوسکا لطف اوٹہایا کہ جس امر سی انکار
کیا اوسیکی روایت سی منکر ہوی اوسی کو ہمنی اونکی کتابون اور اونکی علما کی قول سی ثابت کرکے
اونکو بدنام کیا ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ اکنون بجا ماند دعاوی لاطائلہ روافض کہ در مطاعن تقریر
کردہ بودند از ان رسائل و کتب رذائل نامہ ہای اعمال خود در سیاہی و تباہی گرفتند و انصاف
باید داد کہ حالیا از عمدہ طعنہای رفضہ کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط است چیزی باقی است کہ بعد

شہادت جناب مرتضوی حاجت بہ رد آن افتد پس بر سو عاقبت این قوم بہ نالہ ہائی جانگاہ باید گریست و ریگ بیابان ذلت بر سرہائی ایشان باید ریخت اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہ ہوئی ہو اور باوجود ایسی روایتون کے انکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے اب بھی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ کرام کی فضیلتمین موجود رکھتے ہین اور خود ائمہ کرام کی زبان سے اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جسکو سننا ہو وہ سنے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

ابتدا اگر آپ نے عبارت خطبہ کا ترجمہ بحیفہ کیا تھا وہان ان اوصاف کا ذکر کر چکے ہین پھر اوسکی اعادہ سی کوئی فائدہ نہین تھا جز اسکی کہ دو چار جھوٹھ اوسمین بڑھا کر لگایا ہو اور اگ پھر لگاتی ہین ہمنے بھی ہر ہر لفظ کا ترجمہ بیان کیا اور محمل اوسکا بھی باعتبار معنے مدح و باعتبار معنی ذم و باعتبار ہجو ملیح و باعتبار تعریض و باعتبار تقیہ ہم سب بیان کر چکے اب ہماری مخاطب حضرت ابوبکر کے بھاٹ بنکر پھر کر کتب اونکی تعریف کا پڑھے جلتے ہین شاید چار یاریون سی چار پیسے ملین ابی چار پیسے کی طمع سی آپ کی موچی صاحب نے اپنی ردینی شالی چھوڑ دی اور نشستگاہ چرمی چھوڑ کر مسند علمی پر بیٹھے اور یہ نہ سمجھی کہ بیت بوریا باف گرچہ بافندہ است ٭ نہ برندش بکارگاہ حریر واہ کیا انسان کے کاریگری دکھاتی ہین بالو کی دیوار کو سد سکندر بناتی ہین اور زر او سیر زردوزی اور ٹاٹ بافی کے نقش و نگار کھنچواتی ہین اور رازرنگ مانی و بہزاد کو شرماتی ہین کیون موچی صاحب فقط فاضل بحرانی کی بعض وترل ابوبکر کمنی سی ایسی دیوار مستحکم ہو گئی کہ قول ابن ابی الحدید و ابن اثیر جزری جو عمر بکارتے ہین اور قول قطب راوندی جو شخص دگر فرماتی ہین سب باطل ہو گیا اری صاحب عقل کی ناخون لو ہر ہر قدم پر ٹھوکرین نکھاؤ اوصاف ظاہری پر نہ بھولو اور اسقدر نہ پھولو کہ جامہ سی نکلجاؤ ہجو ملیح اور تعریض کو بھی پیش نظر رکھو حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین کی تاویلین کرتے ہو اسس حدیث کی تاویل پر شیعون سی جھنجھلاتی ہو حالانکہ اخبار احادی ہی اور مثل احادیث صحیحین کے قطعی الصدور نہین ہی حضرت ابوبکر کے سڑے لنگوٹی کو دھو دھو کر بار بار پیتی ہو اور یہ

اور مقتضائی اُشربوا فی قلوبہم العجل اس گوسالہ کہن سالہ کا موت پی پی کر بہتر ہوتی ہے قولہ ایسی صریح
اور صاف ہی اقول صریح اور صاف ہونیکا حال تو ہماری ترجمہ سے ظاہر ہوگیا لیکن مقتضائی اِنَّ عدم عدۃ آپکی تسکین
درونی کے لیے ہم بہی اعود واحد پر عمل کرتی ہین لیکن خوب جانتی ہین کہ آپ کی سیری ممکن نہین ہے ففی الحدیث ثلثۃ لایشبع
من ثلثۃ الارض من المطر والعین من النظر والانثی من الذکر قولہ شیعون کی زبان سی نہین نکلسکتا اقول جب
سنیونکی زبان سی کاذب غادر خائن اثم نکلتا ہی تو شیعونکی زبان سی نکلنی کی کوئی ضرورت نہین ہی
قولہ اونکو ذرا تفصیل کی ساتھ اقول یعنی دو چار جھوٹھ اور ملاکی قولہ حضرت ابوبکر صدیق کے وہن
وصفونکا اقول اگر وصف صدیق مین تم بڑی سچی ہو تو تمہاری اجداد فاسدہ جو عمر پکارتی ہین
سب جھوٹھی ہین غرض ہر جھوٹھ تمہاری منھ کا نور الا اور ہر جھوٹے کا منھ کالا کالا قولہ خلق کو جو کجی مین
گرفتار تھی اقول مضمون کجی خلق کہانسے نکلا کیا خود انہین کجی نہ تھی اگر نہ تھی تو ان زغت فقومونی یعنی
اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو سیدھا کرو صدیق ہو کر کیا جھوٹھ فرماتی تھی اور جب خود اپنی کجی کے سیدھا
کرنیمین محتاج غیرونکی تھی تو غیرونکی کجی کیا سیدھا کرتے ع خفتہ را خفتہ کی کند بیدار ع خود گم است
باز کرا رہبری کند۔ قولہ امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ ونصیحت سی اقول جب اونسی اپنی امراض
نفسانیہ کفر ونفاق کا جو بمقتضائی فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا تھا وعظ ونصیحت پیغمبر سی معالجہ
نہوسکا تو دوسرونکا علاج کیا کرتی قولہ پیغمبر خدا کی نصیحت کو قائم کیا اقول پیغمبر خدا کا لفظ خطبہ مین
نہین ہی بلکہ سنت کفر ونفاق کو قائم کیا قولہ ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ وفساد اونکی زمانہ مین نہوا
اقول فتنہ اور فساد تو بہت کچھ ہوا کہ مثل قبیلہ مالک نویرہ کے سات قبیلہ جو منکر خلافت ہوئے
بہ تہمت ردہ بیخ و بن سی کہود ڈالی گئی لیکن اتفاق وقت سی اوس فتنہ وفساد سی عمر اور ابوبکر بچگئی اور
اور حضرت عمر جو وقی اللہ شرہا فرماتی تھی وہ اپنی ہی نسبت فرماتی تھی کہ ہم لوگ بچگئی یعنی مثل عثمان کے
نہین پھنسی قولہ خاشاک ملامت سی پاکدامن گئی اقول بیت حاجی چہ لاف میزنی از پاکدامنی ؛
بر جامۂ تو اینہمہ رنگ شراب چیست ۔ پاکدامنی مسلم ہی لیکن اونکی ہواخواہونکی نزدیک نہ شیعونکی
نزدیک لعنت ملامت کا ذکر جانے دیجیے کہ وہ تو دنیا مین تا قیامت ہی اور پاکدامنی بھی نسبت حضرت

عجب ہو سکتی ہی کہ شراب نبیذ بھی مضروباً شیطانہ یا ملا اور بار الرجال کی وجہ القول سیوطی و نمین کے استعمال
مین بھی کلام سمین ہی کہ خطبہ مین نہ کہین ذکر خاک و خس و خاشاک ہی نہ کہین ذکر وہ من عفت پاک و ناپاک ہی
بالکہ نقی الثوب ہی کہ جس سی جامۂ ظاہر یا حسن ظاہر مراد ہی اور جب حضرت ابو حنیفہ ظاہر مشرکین کو طاہر
فرماتی ہین تو اگر شیعون نی ظاہر منافقین کو طاہر کہا تو کیا بیجا کہا اور حسن ظاہر منافقین بنظر پر ادون لناس
البتہ مومنین موقنین سی زیادہ تھا قولہ خلافت کی خوبی پائی اقول یعنی خلافت مغصوبہ کے غرے اوٹھائے
لشد ما تشطرا ضرعیہا کمانی الخطبۃ الشقشقیہ یعنی اتہ خلافت کے چھاتیان خوب ہی چوسین
اور ہضم کر گئی اور عثمان نی اسقدر زہر مار کیا کہ ہیضہ ہو گیا قولہ خدا کی طاعت جیسی کہ چاہی اقول یعنی بخیال
نوا عبدناک حق عبادتک فرمائین یعنی جیسی کی عبادت چاہیئی ویسی ہی ادا نہیں کی اور ابو بکر و عمر سی جیسی
عبادت چاہیئی ویسی ادا ہو گئی سبحان تیری قدرت تا بیعد الاسبر از و قدر توجیہات اُخر فتذکر قولہ
خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا اقول اگر عمر یا ابو بکر کی شان مین ہی تو معنی یہ ہین کہ حق خدا کو چھوڑ دیا
اور حق سی پرہیز کیا قولہ خلق خدا اوس کی تشویش اور حیرت مین پڑ گئی اقول خلق خدا کو
تشویش اور حیرت مین ڈالگر آپ مقر سقر کو سدھار گئی اسکے بھی معنی یہ ہین قولہ بعد اوس کی لوگ
مختلف ہو گئی اقول لوگونکو مختلف راہون مین ڈالکر مر گیا یہ اوس کی تعریف ہی جو قابل اوسی کی ہی قولہ
ازالۃ الغین مین فرماتی ہین اقول صاحب ازالۃ الغین جو فرماتی ہین وہ اپنی غباوۃ العین سی فرماتی ہین
اوس کی سقولی مین دیوار بہت مستحکم معلوم ہوئی اور نقش و نگار بھی ٹٹول لیئی مگر بیچاری ایک دھکی مین
دیوار گر گئی اور نقش و نگار بگڑ گئی اب کہو کہ کوئی اور جھونپڑا ڈھونڈہین قول تنزلی کی دیوار بے ستون
بہت ہی بے اعتبار تھی وہ جڑ سے اکھڑ گئی صورت نقش و نگار اوسکی نقش بر آب تھی وہ بگڑ گئی
اوصاف عشرہ اوس موصوف سراپا اوصاف کے ہین جو بقول جناب راوندی شخص دیگر ہی
نہ عمر ہی نہ ابو بکر ہی اور یہ اوصاف باعتبار معنی ظاہری تھی نہ باعتبار ہجو ملیح و تعریض وتقیہ
و تورِیہ اور ظاہر ہی کہ ایسی مقامات مین ظاہری معنی مراد نہین ہوتی بلکہ باطنی معنی مراد ہوتی ہین
جو ہمنی بخوبی ذکر کیئے قولہ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو اقول ای مسلمانو یا نہ اپنی فرات

سنیہ کو دیکھو کسطرح ثلثہ کی ہر رذیلت سی انکار کرتی جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کی
کہ وہ کاذب وغادر وخائن و آثم ہین صاف منکر ہو جاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی خود اور ثلثہ کی
بالکل بخوف ہو جاتی ہین اس موچی فیض آبادی نی بان رذیلت جب دیکھا کہ جواب ایسی روایتون کا نہین
ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع کیا اور حدیث کاذب وغادر اور حدیث فدک وحدیث قرطاس اور
حدیث تجہیز جیش اسامہ وحدیث حوض اور اوسکی امثال کو الحاق روافض سی کہا اور لا نسلم اور
لیس بصحیح لکھکر اپنی جواب کا خاتمہ بالخیر کیا لیکن قطع نظر اس سی کہ علمائی سنیہ نی اقرار کیا ہی کہ مراد ان
احادیث سی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان ہین بالفرض اگر وہ اقرار بھی نہ کرتے تو بھی
ان احادیث سی کوئی شخص مراد ہو گا یا سوائی حضرات ثلثہ کے چوتھا کوئی ہو یا اونہین مین سی کوئی
ایک ہو اگر کوئی چوتھا شخص مراد لیا جاوے تو وہی شخص ہوگا جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر چکا تھا اور پیغمبر نی
شہادت اوسکی خاتمہ بالخیر ہونیکی دی تھی اور ثلثہ کے حق مین کہا تھا لا ادری ما تحدثون بعدی جیسا کہ
عبد الحق نی جذب القلوب مین کہا ہی اور حدیث حوض مین بھی لا تدری ما احدثوا بعدک ہی اور جبکہ
صفات مذکورہ فی الاحادیث ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کی آگی مر گیا ہو ثابت نہین ہو سکتی
تو لا محالہ مراد ان احادیث سے ابوبکر صدیق ہونگی اور حضرت عمر فاروق ہونگی اور حضرت عثمان
ذی النورین ہونگی پھر اس سی انکار کرنا موچی صاحب کا اور جواب خالی والاشان تعیرہ اللہ بالغفران
اپنی نامہ اعمال کیطرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تھا اس سی تو یہی بہتر تھا کہ اپنی کتب کے
مطلقاً صحاح ہونیسے انکار کر جاتی اور اہلسنت کیطرف منسوب ہونیسے منکر ہو جاتی یا اوسکو توریہ
پر محمول کرکی اپنی جواب مین صرف توریہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کر کی موچی صاحب
کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی تھی آخر اوسکا نتیجہ استعفا سی اوٹھایا اور جواب سخت سے
کیسا سنگلاخ اپنی منہ مین پایا کہ جس سی سب سنیون کی دانت ٹوٹ گئے اور چھکے چھوٹ گئے اور جن
روایتون سی موچی صاحب اور رباطی نی انکار کیا تھا استقصا اور تحقیقات سے اونہین کے علما کے
قول سی ثابت کر دکھائی اور منکرین کاذب اور دروغگو بنا دیے گئے قولہ ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ

اقول یا معاشر المنکرین الضالین لا رحمکم اللہ لکم نزل من حمیم و تصلیۃ جحیم اکنون کجا ماند دعاوی لاطایلہ نواصب و خوارج کہ در دفع مطاعن و رفع ضغاین تقریر کردہ ہزاران رسایل و کتب را مثل نامہائے اعمال خود در سیاہی و تباہی بجوابات واہی گرفتند و انصاف باید داد کہ از عمدہ جوابہائی نواصب کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط ہست چیزی باقی ست کہ بعد شہادت جناب مرتضوی در خطبہ شقشقیہ و احادیث صحاح سنیہ حاجت بہ ردّ آن افتد پس سنیان بر سوء عاقبت خود بصد آہ آہ بنالہائی جانکاہ بگریند و شیعیان علی ابن ابیطالب بقاہ قاہ بخندند و صد تودہ خاک ذلت و ہزار بیابان ریگ مذلت بر سر نواصب بریزند و بصد مسرت نشینند و بصد خورمی برخیزند قولہ اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہوئی ہو اقول اگر حضرات سنیہ کی اب بھی سیری نہوئی ہوا ور باوجود ایسی روایتونکی جنکا نشان ہمنی ہس کتاب مین دیا اور اضعاف در اضعاف اوسکی ہماری کتب مین موجود مین اونکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے ابھی انہین کی صحاح سی بہت سی سندین اور روایتین صحابہ لیام کی رذلیت مین موجود رکھتی ہین اور خود اونکی ائمہ لیام کی زبان سی اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جس سنی کو سننا ہو وہ سنے ہمسے سُنے

قال المخاطب التمام ھداہ اللہ سبل السلام

آٹھوین شہادت علی بن عیسی اردبیلی امامی اثنا عشری نی اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین لکھا ہی انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ کسی شخص نی امام باقر علیہ السلام سی پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلئی کہ ابوبکر صدیق کی تلوار کے قبضہ پر بھی حلیہ چاندی کا تھا راوی کہتا ہی کہ اسنے امام سی عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین یہ سنتے ہی امام اپنی جگہ سی اوچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی خدا اوسکی

دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوتی ہین پہلا فائیدہ زبانی ہی
امام علیہ السلام کے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صدیق ہونا اور صدیق ہونیسے اونکا تمام امت
سی افضل ہونا لازم آتا ہی اسلیئی کہ قواعد مقررہ منصوصہ قرآن سی یہ امر ظاہر ہی کہ بعد پیغمبرون کی
مرتبہ صدیق کا ہی اور تمام امت سے صدیقین کا درجہ افضل ہی جیسا کہ خداوند تعالی فرماتا ہی

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و
الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

دوسرا فائیدہ امام سی جب سائل نی سوال کیا تو اوسنے صرف ایک مسئلہ کا استفسار
کیا اوسکی جواب مین ہان یا نہین کہنا کافی تھا مگر امام نی اوسپر قناعت نہ کی بلکہ ابو بکر صدیق کی فعل کو سند
لیکر جواب دیا اس سی ثابت ہوتا ہی کہ مسائل دینی مین افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اور یہ حصہ
صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین وہ کبھی کسی مسئلہ مین قول یا فعل صحابہ
کو سند نہین جانتی پس در حقیقت اماموں کی تابع اہلسنت ہین نہ شیعہ تیسرا فائیدہ امام سے
جب سائل نی مسئلہ پوچھا اور اونہون نی ابو بکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تھا
یہی کافی تھا کہ وہ نام ابو بکر صدیق کا لیتی مگر امام کو ایسی محبت اونسی تھی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دلکو
گوارا نہین ہوا اس لئی اس لقب سے اونکو یاد کیا پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی
ہی افسوس حضرات شیعہ کی سمجھ پر کہ وہ ائمہ کو دشمن صحابہ کا جانتی ہین چوتھا فائیدہ اس روایت
سی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو سائل کے تعجب پر نہایت غصہ آیا اور جب اوسنے پوچھا کہ آپ بھی ابو بکر
کو صدیق کہتی ہین تو آپ کو اسقدر غیظ ہوا کہ اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور تین مرتبہ فرمایا نعم الصدیق
نعم الصدیق نعم الصدیق اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی خدا
اوسکے دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ وی ذرا انصاف
سی اس روایت کو دیکھین اور امام کی شہادت سی اپنی آپکو خدا کے نزدیک دنیا و آخرت مین
بسبب نہ تصدیق کرنی صدیقیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے جھوٹا جانین پانچوان فائیدہ

اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پوچھنیوالا شیعہ تھا اور صحابہ کا دشمن اسی واسطے امام کے صدیق
کہنے پر اسکو تعجب ہوا اگر کوئی سنی ہوتا تو وہ تعجب کرتا اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا تو پھر موقع
تقیہ کا بھی نہ رہا ہاں اگر سائل سنی یا ناصبی یا خارجی ہوتا تو تقیہ کی گنجایش تھی

قول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواہر اخبار کے کھوٹے کھرے کو پرکھنے والے اور جھوٹے موتیونکو سچے موتیون سے جدا کرنیوالے
خوب جانتے ہین کہ یہ حدیث اگر سچی حدیث بھی ہوتی تو اخبار احاد سے ہوتی جو عقاید مین بکار آمد
نہین اور مخالف ہے احادیث متواترہ اصولیہ اور قواعد ثابتہ و براہین عقلیہ و نقلیہ کے پس ہر طرح
واجب الطرح ہوتی لیکن یہ حدیث تو بالکل جھوٹی ہے اور سنیونکی بنائی ہوئی ہے مثل حدیث لا نرث
ولا نورث کے باب فدک مین اور حدیث سیدا کہول اہل الجنہ کے باب ابوبکر و عمر مین صحاح اسقام
انکی ہزارون جھوٹے حدیثون سے بھری ہوئی ہین فما ظنک بغیر الصحاح یہ جھوٹی حدیث تو صحاح
اہلسنت کے بھی نہین ہے بلکہ وہ ایک کتاب صفوۃ الصفوہ ابن جوزی مین کہ اوسکے ایک عبارت طویل
کشف الغمہ مین بلحاظ اینکہ نقل کفر کفر نباشد نظر بغرض اعراض منقول ہوئی اوسی عبارت مین یہ
جھوٹی حدیث بھی ہے پس ذکر اوسکا استطرادا ہے نہ اعتقادا اور یہ ضرور نہین ہے کہ جس امر کو
کوئی حکایۃ ذکر کرے وہ اوسپر حجت ہو جائے ہماری مخاطب نے ابھی خود حضرت ابوبکر کی شان رفعت
نشان مین صفحہ (۸۰ سطر ۳۰) مین لکھا ہے کہ محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا اور پیغمبر کے
وصیتون کا بھلانیوالا اور اونکے وصی کے حقوق غصب کرنیوالا اور اونکی اولاد کو ستانیوالا
اور خاندان رسول پر ظلم و ستم کرنیوالا تھا انتہی محصلا اور بعد اسکے بحث نکاح ام کلثوم مین حدیث
ولد الزنا شر الثلاثہ کے مضمون مین حرامزادہ اور نطفہ ناپاک ہونا حضرت عمر کا لکھتے ہین
پس اگر علی ابن عیسی اربلی کی نقل عبارت ابن جوزی کرنے سے شیعون پر حجت تمام ہو جاتی ہے
تو آپ کی ان اوصاف شریفہ شیخین لکھنے سے ہماری بھی حجت سنیون پر تمام ہو جائیگی فما ہو جوابکم
فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہمنے تو نقل مذہب شیعہ کا ہے تو ہم کہینگے کہ آپ نے تو اپنی زبان صدق

بیانسے نقل کی ہو اور صاحب کشف الغمہ تو ایک سنی ابن جوزی کی زبان کذب بیان سے نقل کی ہی پہر اپنی نقل اپنی
زبان سے حجت ہو اور دوسرونکی نقل دوسرونکی زبانسے حجت ہو جائے اسکی کیا وجہ یا اسکی کچھ وجہ ارشاد فرمائی یا یہ بہی ہٹ دہرمی
باز آوی یہ ایک بات ہو دوسری بات یہ ہی کہ راوی حدیث یعنی عروہ بن عبداللہ ہی کہ وہ دوستان ابوبکر سے ہی چاہتا ہی
کہ بحیلہ حلیۃ السیف ابوبکر کا صاحب سیف ہونا ثابت کری حالانکہ سبا فی اونکی آحد سی خیبر سے حنین
سے بہاگنی سی بخوبی ثابت ہی اونکی اور اونکی دونو بہائیونکی تلوار کسی معرکہ مین نکلی ہو اور کسی کافر پر
چلی ہو تو کسی جہوٹی ہی تواریخ سی بیان فرمائی تیسری بات یہ ہی کہ اس حدیث سی جو کتب غیر صحاح
سی ہی حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا ثابت ہوتا ہی اور آپ کے صحیحین سی زبان صدق ترجمان حضرت
عمر سے اونکا کاذب اور غادر اور خاین ہونا ثابت ہوتا ہی اب فرمائی کہ حدیث صحیحین کو ہم مقدم
جانین یا حدیث غیر صحاح کو اور بہی حضرت صدیقہ نے دربارہ صدیق روایت کی ہی کہ مر النبی
بابی بکر وہو یلعن بعض غلمانہ فالتفت الیہ فقال ارایت لعانین وصدیقین یعنی گذری پیغمبر طرف ابوبکر
کے جس وقت کہ وہ اپنی بعض غلامونکو گالیان دیتی تہی حضرت نی فرمایا آیا دیکہا تو نے صدیقون اور
گالیان دینی والون کو شاہ عبدالحق دہلوی اسکی شرح مین فرماتی ہین اراد انہ لا یجتمع الصدیقیۃ واللعا
نیۃ یعنی صدیقیت ساتہ لعانیت کے جمع نہین ہوتی اور لعانیت ابوبکر کے اسی حدیث سی اور سوا اسکی
اور بہی حدیثون سی جو ابن حجر نی صواعق مین لکہی ہین ثابت ہوتی ہی پس صدیقیت ابوبکر کا قایل ہونا
اجتماع متضادین کا فی محل واحد جائز رکہنا ہی و نظر بلعانیت حضرت ابی بکر اگر شیعون نی بہی نہ مانا ہی
اونکی لعانیت اختیار کی ہو تو کیا قباحت ہی چوتہی بات یہ ہی کہ شیخ عبدالحق دہلوی نی ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی
کہ جناب رسول خدا نی حق مین جناب امیر کے فرمایا انہ الصدیق الاکبر یعنی تحقیق کہ وہی حضرت صدیق
اکبر اور خود مخاطب اور اونکی اجداد نا سعدہ نی قبول کیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی برسر منبر فرمایا
کہ انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم ابوبکر و امنت قبل ان امن
اور بہی فرمایا انا الصدیق الاکبر لا یقولہا بعدی الا کذاب یعنی مین ہی ہون صدیق اکبر
اقبال ز ابوبکر ہی اور طریقہ حافظ ابو نعیم مین ہی کہ مین ہی صدیق اکبر ہون کہ سب سی سات برس پیشتر

یعنی نماز پڑھی ہی اور جو شخص سوا میری دعوائی صدیقیت کری وہ انتہا کا کاذب ہی تقدیم مسند الیہ
دلالت اوپر تخصیص کے کرتی ہی جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا اور
جب صدیقیت مخصوص بجناب امیر ہوئی تو صدیقیت ابوبکر باطل ہو گئی پس یہ حدیث جسکا ابن حجر نی
ناقل ہی بالکل جھوٹھی ہو گئی پانچوین بات یہ ہی کہ اس حدیث کی مکذوبیت اسکی اصلیہ حال سی پیدا
اور طرز مقال سی ہویدا ہی کیونکہ ایک ادنی سوال سائل پر کہ صدیقیت ابوبکر سی سوال کری امام کا
اوچھلنی کودنی لگنا اور قبلہ رخ ہو جانا کہ بچائی قسم ہی منصب امامت کے لیے اونکو تو علم و وقار ہونا
لازم ہی خلاف ہی اوچھلنا کودنا مثل مادہ بز کہ جیسے پہاڑون پر روز احد کا حضرت عمر تا
معصومین علیہم السلام صاحبان متانت و وقار تھی اونکی طرف نسبت سوفاری دینا عین کذب
وافترا ہی واضع حدیث موضوع و مکذوب ہی اور اسی طرح سی امام کا جواب سائل یا استنباط مسائل اجتہادا
دینا دلیل کذب حدیث ہی اس لیے کہ اجتہاد معصومین سی ممکن نہین ہی لان المجتہد یخطی و یصیب اسی سبب
کسی نی مخالفین سی بعض معصومین سی پوچھا کہ فلان مسئلہ مین آپ کی رائی کیا ہی حضرت نی جواب مین
فرمایا کہ لیس عندنا رائی بلکہ ہم جو کچھ کہتی ہین پیغمبر سی آبا کی روایت [illegible] محمد [illegible] روایت
کی ہی پس جواب یا استنباط اور از قبیل [illegible] بخلاف غیر معصوم [illegible]
امام [illegible] ہی بلکہ کسی شخص کا امام پر کذب و اتہام و افترا ہی اور جب یہ حدیث جھوٹھی ٹھہری تو فوائد
اسکے جو بعض رذالہ اور لغو ٹھہری بلکہ مکائد انکا از قبیل بناء فاسد علی الفاسد ہوئی قولہ [illegible] عیسی اردبیلی
اقول یہ آپ کا قصور نہین یہ جناب [illegible] صاحب کی جہالت ہی کہ اربلی کو اردبیلی بناتی ہین قولہ تلوار کے
قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین اقول معلوم نہین کہ شبہ حرمت کہان سے پیدا ہوا تھا جو اسکی
حلت سی سوال کیا گیا بغوبت اس سوال کی دلیل کذب حدیث ہی قولہ اس لیے کہ ابوبکر صدیق کے
تلوار کے قبضہ پر اقول سبحان اللہ کیسا مسئلہ دقیق تھا کہ امام کو حاجت باستدلال پڑی اور
دلیل بھی کوئی قرآن و حدیث سی نہ ملی تو مجبوری امام نی ایک شخص کے فعل سی استدلال
کیا کہ جسکی [illegible] چہل سال عمر عزیزت گذشت [illegible] زعمری [illegible] نگشت

چالیس برس تمین پوجتا تھا اور برانڈی شراب اور سور کے کباب نوشجان فرماتا تھا اور بعد اسکے
کہ ظاہر مین اسلام نفاقی قبول کیا ایسا معصوم ہوگیا کہ قول و فعل اوسکا حجت ہوگیا یہ بہی ایک دلیل
کذب اس حدیث کی ہی الیعلم الآن یقال چونکہ سائل سنی تہا امام نی تقیۃ اوسکی مرشد کے فعل سی
اوسپر استدلال کیا کہ وہ بیدین خوش خوش اپنی گھر کو جاوی اور مومنین کو ضرر نہ پہونچاوی قولہ آپ بہی
ابوبکر کو صدیق کہتی ہین اقول یہ تو بچہ بہی دلیل اسیر ہی کہ راوی سنی خوب جانتا تہا کہ امام علیہ السلام
صدیق کو کذب جانتی ہین تب تو اوسکو تعجب ہوا کہ ہم تو ابوبکر کو موافق اپنی مذہب کے صدیق جانتی
ہین مگر آپ بہی ابوبکر کو باوجود اعتقاد کذبیت صدیق فرماتی ہین یہ کیسی بات ہی قولہ امام اپنی جگہ
سی اوچہل پڑی اقول اوچہل پڑنا بہی دلیل اس بات کی ہی کہ یا یہ حدیث جہوٹھی ہی یا امام تقیۃ
وہ فعل جو خلاف وقار امامت تہا عمل مین لائی لان الضرورات تبیح المحظورات قولہ ہان وہ صدیق
ہی اقول یعنی صدیق ہی سنیون کی زبان سی جیسی شمس و قمر رب ابراہیم تہی کافرونکی زبان سی
اور لات و عزی معبود تہی بدلیل التکلم یعنے مشرکون کی زبان سی قولہ جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی
اقول یعنی وقت تقیہ قولہ خدا اوسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اقول بسبب انکار تقیہ
قولہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اقول سچ ہی مگر سچی صدیق کا نہ جہوٹھی صدیق کا اور جناب
امیر نی فرمایا کہ فقط مین ہی صدیق ہون اور اگر کوئی دوسرا صدیق بنی تو جہوٹھا ہی پہر جہوٹھا صدیق
سب امت سی کیونکر بہتر ہو سکتا ہی قولہ صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا انی قولہ کافی تہا اقول ہان یہ بہی
ایک دلیل ہی جہوٹھی ہونی اس حدیث پر اس لئی کہ امام علیہ السلام معاذ اللہ ایسی لغو نہ تہی جو تطویل
لاطائل فرماتی پس معلوم ہوگیا کہ البتہ یہ حدیث جہوٹھی ہی یا ضرورت تقیہ داعی اس تطویل کی ہوئی
قولہ افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیی اقول حضرت سلامت حضور کو خلاف رائی بعضا صحابی
حضرت عمر ہونا ہرگز مناسب نہین ہی اونہون نی تو خلاف رائی رسول اللہ کہ قرآن اور اپنی
عترت کو بعد اپنی متمسک بہ فرمایا تہا حسبنا کتاب اللہ کہکر عترت سے دست بردار ہوئے
آب حضور چاہتی ہین کہ قرآن کی ساتھ صحابہ کو ملا دین تو جب حضرت عمر عترت کے متمسک نہ ہونے پر

راضی ہوئی تو صحابہ کی متمسک بہ ہونیپر کیونکر راضی ہونگی مگر یہ آپ فرماوین کہ تم لوگ مرضی مبارک حضرت عمر سے واقف نہین تہا اور ہم لوگ اونکی دوست مزاج شناس ہین اور ہم لوگون مافی الضمیر سی آگاہ ہین صحابہ نی تو حجامع کرکے اونکو اور اونکی برادر کلان حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا ہی اس لئی صحابہ کی متمسک بہ ہونے سے اونکی آنکھون نور اور اونکی دل مین سرور ہوگا اور عترت نی چونکہ تقاعد و تخلف از بیعت بکری کیا پس اونکی متمسک بہ ہونیپر حضرت عمر کیونکر راضی ہون معاذ اللہ اس سی بڑہکر اور کیا برا کام ہوگا کہ جو اہلبیت سی سرزد ہوا کہ تخلف از بیعت خلیفہ وقت کیا جیسا کہ شاہ ولی اللہ والد ماجد صاحب تحفہ مسروقہ ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین چون روز دیگر بیعت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند این اشکالی دیگر بہم رسید حضرت شیخین تحسین تدبیر این اشکال را برانداختند اور حسن تدبیر یہ تہا کہ آگ اور لکڑیان واسطی جلانی بیت اہلبیت کے بھیجین جیسا کہ انہین شاہ صاحب نی اسی کتاب مین اقرار اسکا کیا ہی دیکھنا چاہیی کہ کفار بجرم کفر فقط کشتنی و گردن زدنی ہوتی ہین اور اہلبیت نبوت بجرم تخلف از بیعت حضرت سوختنی بھی ہو گئے **بیت**

شمع گر با تو کند دعوی ناز کبد نی بکشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی **قولہ** اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی **اقول** اہلبیت نبوی کو چھوٹی تو چھوٹی مگر اہل سنت کے ثلاثہ تو ہاتھ مین آئی مبارک باشد خوب تینون کو مضبوط پکڑی رہنا تا اونہین کے ساتھ انشاء اللہ اٹھو بیت حشر غلامان علی با علی و حشر غلامان عمر با عمر **قولہ** قول و فعل صحابہ کو سند نہین جانتی **اقول** ہان یہ قصور تو ہمسی ہوتا ہی اگر قول و فعل ابوبکر پہ عمل کرین تو صحابہ موثقین رسول اللہ امثال مالک نویرہ وغیرہ کو قتل کرا دین اور اگر حضرت عمر کے چلن پر چلین تو خانہ اہلبیت جلا دین اور اگر عثمان کے قول و فعل کی سند لین تو امثال ابن مسعود و عمار یاسر کو جوتے لاتین لگا دین اور امثال ابوذر کو شہر بدر کرا دین ہمسی تو جز اسکے کہ دشمنان اہلبیت سی تبرا کرین اور کچہ نہین ہو سکتا ہم جس حال مین ہین مہربانی کرکے ہمکو اوسی حال پر چھوڑ دیجئی آپ اپنی فکر آخرت کیجئی سے غم ما چہ داری غم خویش خور ہمتو جناب رسولخدا سے کہینگے کہ اپنی مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح فرمایا تہا مثل اصحابی کسفینۃ نوح نہین فرمایا تہا اور آپنی کتاب اللہ و عترتی فرمایا تھا کتاب اللہ و اصحابی نہین فرمایا تھا آپ بھی تمسک بصحابہ کی

کچھ دلیلین ڈھونڈھ رکھی واللہ یحکم بیننا وبینکم بالحق وہو خیر الحاکمین قولہ انہون نی ابوبکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تہا اقول نہ ابوبکر کا ذکر کرنا ضرور تھا نہ صدیق کہنا ضرور تھا نہ صدیق سی سوال پر اوجہل پڑنا ضرور تھا نہ تین بار صدیق صدیق پکارنا ضرور تھا اور جب کوئی بات ضرور نہ تھی تو امام سی ایسی افعال لغو کی دریں بلا ضرورت ہونا عقل عقلا قبول نہین کرتی یہ پوری دلیل ہی اس بات پر کہ یہ حدیث محض کذب وافتری ہر امام علیہ السلام ہی الّلہم الا ان یقال کہ فرقہ تقیہ داعی اسکی ہوئی فلا یصلح للحجۃ علینا قولہ امام کو ایسی محبت اونسے تھی اقول جائی تعجب ہی کہ صدیق سی تو ایسی محبت تھی اور اپنی جد امجد سی کچھہ محبت نہ تھی جو فرماتی ہی کہ سوائی میری جو دعوائی صدیقیت کری وہ کذاب ہی اور قنوت مین دعائی اللّہم العن صنمی قریش پڑھا کرتے تھے قولہ پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتہہ صحابہ کی ہی اقول یہ دلیل تو عمدہ ہی مگر ایسی کتاب سے ہی کہ کسی شیعہ سنی نی اوسکو صحاح سی نہین گنا اور آوسکے مصنف نی خود خطبہ مین اوس کتاب کے لکھدیا ہی کہ مین اکثر حدیثین سنیون ہی کی نقل کرونگا پس آپکی اس عمدہ دلیل مین بڑا نقص لگ گیا لیکن شیعونکی دلیلین آپکی دلیل سی عمدہ تر ہین کہ صحاح اہلسنت سی منقول ہین کہ جنمین آپ کے نزدیک احتمال کذب اور تقیہ کی بو بھی نہین آسکتی چنانچہ صحیح مسلم مین حدیث کاذب وغادر وخائن وآثم ہی فرمائی صدیقیت حضرت صدیق اور محبت عتیق مین اس سی کوئی داغ اور دھبا آتا ہے یا نہین اگر نہین آتا ہی تو جسطرح اس حدیث کی کذبیت اونکو کچھہ ضرر نہین پہونچاتی اسیطرح اوس حدیث کی صدیقیت بھی کچھہ نفع نہ دیگی اور اگر آتا ہی تو جو ان دونون سے عمدہ تر ہو اوسپر ہم آپ دونو عمل کرین آپکو بہت تلاش سی یہ ایک دلیل ملی گویا اندھے کے ہیرتے بٹیر پڑ گئی لیکن افسوس کہ بیچی کہ کہل گئی اور شیعون کے پاس ہزارون دلیلین بہت عمدہ عمدہ ہین ایک کتاب الفین مین دو ہزار دلیلین موجود ہین قولہ تعجب پر نہایت غصہ آیا اقول صاحبان حلم ووقار کو فقط سائل کے تعجب پر اسقدر غصہ آنا کہ غیظ وغضب سے اوچھلنے کودنے لگین اور مثل سفہا کی آپے سی باہر ہو جائین عقل سلیم قبول نہین کرتی پس یہ عمدہ دلیل کذب حدیث کی ہی اور لا اقل

دلیل تقیہ ہی قولہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی اقول بفرض صدق روایت مقصود یہ ہی کہ حال تقیہ مین انکو
صدیق نہ کہی اور شیعہ تو غیر حال تقیہ مین بہی انکو صدیق کہتی ہین ولو اشتہار اور پہر خدا کے نزدیک جہوٹے ٹہیری کیونکر
ہونگی جسطرح کذب واقعی کہنی مین بہی جہوٹہی نہین غرض شیعہ خدا کے نزدیک ہر طرح سے سچے اور سنی ہر طرح سے
جہوٹہی وقد اشبعنا ذلک قبل ہذا فی بحث من التقیہ عقلا و نقلا فالطر ثمہ قولہ اس روایت سے معلوم ہوتا
ہی کہ پوچہنی والا شیعہ تہا اقول ہمکو تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچہنے والا سنی تہا ہی واسطی
امام کے صدیق کہنی پر اوسکو تعجب ہوا اگر کوئی شیعہ ہوتا تو اوسکو تعجب نہوتا کیونکہ شیعہ جاہل ہی جاہل بہی
ہوگا تو جانتا ہوگا کہ ہماری مذہب مین تقیہ جائز ہی اور امام نے جو فرمایا ہی بتقیہ فرمایا ہی سیکڑون حدیثین
تقیہ کی جو سن چکا ہوگا اوسکو ہرگز تعجب نہوگا ہان سنیون کے مذہب مین تقیہ جائز نہین پس وہ سنی راوی
تقیہ سی تو واقف ہی نہ تہا اور یہ ہی جانتا تہا کہ اماموں کی نزدیک ابوبکر کذاب ہین پہر جو حضرت سی لفظ صدیق
سنی تہا اوسکو تعجب ہوا کہ وہ حضرت خلاف عقیدہ اپنی کے کیونکر فرماتی ہین پس یہی تعجب دلیل اسکی ہی کہ سائل
پکا سنی ناصبی اور خارجی تہا قولہ اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہو تو پہر موقع تقیہ کا ہی نرہا
اقول موقع تقیہ کچہہ سائل کی سنی ہونے پر موقوف نہین بلکہ اگر سائل شیعہ ہی ہو مگر سوال ایسی مقام پر
کری جہان کوئی ایسا سنی موجود ہو کہ جس سی احتمال ضرر ہو تو اوسوقت اوس شیعہ کو بہی جواب بتقیہ دیا جاتا ہی
جسطرح سائل سنی کو جواب بتقیہ دیا جاتا ہی جبکہ خوف ضرر ہو ورنہ شیعہ و سنی سبکو جواب یکسان ہی ہوگا
اور بسا ہی کہ حضرات نی اپنی شیعہ کو جواب مسئلہ بتقیہ دیا ہی کہ ایک وقت خاص مین بکار آمد ہی ہو گیا
ہی حضرت نے اگر اوسکو جواب بلا تقیہ بتلایا ہوتا تو بیشک اوسکی جان جاتی مشہور ہی اور بعض کتب مین
مذکور ہی کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نی اپنی بعض شیعہ سے فرمایا کہ اولٹا وضو مثل سنیون کے کریو تو کچہہ اوسکو
تمر دہہ ہوا پہر اوسنی اپنی دل مین کہا کہ حکم امام پر ہمکو عمل کرنا چاہیے اتفاق سی اون دنون مین کسی سنی نی
بادشاہ وقت سی اوس شیعہ کی چغلخوری کی تہی کہ وہ رافضی ہی بادشاہ نے کہا کہ جبتلک مین اپنی آنکہون سے
نہ دیکہونگا باور نہ کرونگا بادشاہ کے بالاخانہ پر ایک روزن طرف صحن خانہ شیعہ کے تہا بادشاہ نے
اوس روزن سی دیکہا کہ یہ شخص تنہائی مین اپنی صحن خانہ مین وضو کرتا ہی پس مثل سنیون کی اولٹی ہاتہہ دہوئی

کل سر کا مسح کیا یہانتک کہ گردن بھی کاٹی کانون کو بھی چھیدا پاؤن کو بھی دھویا بادشاہ نے کہا کہ اگر رافضی
ہوتا تو اسطرح وضو نہ کرتا چغلخور کو چغلخوری کی سزا دی پھر امامؑ نے اپنی شیعہ کو لکھ بھیجا کہ جسطرح سے تو وضو ہمیشہ
کرتا تھا اوسی طرح پر کر کیون جناب راوی کے شیعہ ہونیسے موقع تقیہ جانے سے کیا واسطہ بعض وقت
مین سنی سے بھی موقع تقیہ کا نہین ہوتا جب معلوم ہو کہ یہ سنی ضرر رسان نہین ہے

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

اب ہم حضرات شیعہ کے اقوال کو جو اس روایت کے نسبت ہین بیان کر کے اونکار د کرتے ہین
پہلا قول قاضی نور اللہ شوستری نے احقاق الحق مین اس روایت سے انکار کیا ہے و بہت کچھ زبان درازی
فرمائی ہے اور صاف لکھا ہے کہ اس روایت کا کچھ پتہ نشان کشف الغمہ مین نہین ہے بلکہ ایسی روایت کا کشف الغمہ
مین موجود ہونا خلاف قیاس ہے اس لئے کہ اوس کتاب مین پیغمبر خدا اور ائمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہے نہ ابو بکر کا تو
کیا وجہ تھی کہ مولف اوس کتاب کا ایسی روایت کو لکھتا چنانچہ قاضی صاحب کے عبارت کے الفاظ یہ ہین
وکذا الحال فیما نقلہ عن راس التعصب و الحیف من حدیث حلیۃ السیف لیس ذالک فی الکتاب عنہ خبر ولا عین ولا
اثر و ایضا لا مناسبۃ لذکر ذالک فی ہذا الکتاب المقصور علی ذکر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و الائمۃ الاثنا عشر
و ذکر اسمائہم و کناہم و آبائہم و امہاتہم و موالیدہم و وفیاتہم و معجزاتہم کما لا یخفی علی من طالع ہذا الکتاب
پس اس قول کو دیکھکر کونسا شیعہ ہوگا جسکو اس روایت کے نہ موجود ہونے پر یقین نہ آویگا اور سنیون
کے قول کو کیونکر غلط نہ جانیگا لیکن الحمد للہ کہ کتاب کشف الغمہ اس ہندوستان مین صدہا جگہ موجود ہے
جسکو شک ہو وہ اوسکو لیکر دیکھے کہ یہ روایت موجود ہے یا نہین اور قاضی صاحب کے
صداقت کی داد دے لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ شاید پیچھے کر کے کسی سنی نے یہ عبارت ملا دی ہے
اور کتاب کشف الغمہ مین اس روایت کے موجود ہونے سے اوسکو اطمینان نہ ہو تو اوسکے
اطمینان کے لیے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین کہ اونہون نے بفضلہ تعالی اس روایت
کی موجود ہونے سے کتاب مذکور مین اقرار کیا اور یہ توجیہہ فرمائی کہ یہ روایت مولف کتاب نے
ابن جوزی سے جو کہ عالم سنیون کا ہے نقل کی ہے خیر جو توجیہہ ہو اسکی بحث ہم بھی کرینگے بالفعل ہم کو قاضی نور اللہ

سوشتری صاحب کی تکذیب منظور ہی کہ اونھون نی اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کیا ہی اور
اوسکے واسطے ہم مجتہد صاحب کی کتاب طعن الرماح کی عبارت نقل کرتے ہین جس مین اونھون نی اس
روایت کے موجود ہونی سی اقرار کیا ہی وہو ہذہ قال المجتہد القمقام فی طعن الرماح روایت نعم الصدیق
را اسناد بکتب شیعیان نمودہ از کتاب کشف الغمہ نقل کردہ چون اتفاق مراجعت بآن کتاب شد مصنف
آن کہ مولانا او وزیر علی بن عیسی اردبیلے است از ابن جوزی کہ از مشاہیر علماء اہلسنت است روایت
مذکورہ را نقل کردہ اس تحریر سے مثل آفتاب نیمروز کے قاضی نور اللہ شوستری کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا
اور خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اونکی قاضی کا جسکو مولانا اور سیدنا لکہا اپنی کتاب مین یاد کیا ہی افترا
ظاہر ہوگیا عجب حال ہی علماء شیعہ کا کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی سند لاکر پیش کیجاتی ہے
تو اول صاف انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین اور جب اوسکی صحت اور
سند پہونچا دی جاتی ہی تب توجیہات لاطائل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو قاضی نور اللہ
شوستری نی خلاف اپنی مذہب کے پایا اوس سی انکار کیا لیکن جب وہ روایت اوس کتاب
سے ثابت کردی گئی تب بمجبوری مجتہد صاحب نی اوسکی موجودگی کا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ
لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا چنانچہ اب ہم اوس توجیہ کو بھی باطل کرتی ہین مجتہد صاحب کی توجیہ کا
سارا خلاصہ یہ ہی کہ یہ روایت نعم الصدیق کی اگرچہ کتاب کشف الغمہ مین مذکور ہی لیکن اس مولف
موصوف نی علامہ ابن جوزی سی جو کہ مشاہیر علماء اہلسنت سی نقل کیا ہی اسلیئے گویا یہ روایت اہلسنت
کی ہی نہ شیعون کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید مجتہد صاحب نی کتاب کشف الغمہ کو از اول تا آخر ملاحظہ نہین
فرمایا ورنہ ایسا ارشاد نہ فرماتی اس لیئے کہ مولف کتاب موصوف نی جو کچھہ اس کتاب مین لکہا ہے
اور نقل کیا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علماء شیعہ نے یکے بعد دیگرے اوسکو قبول کیا ہے
اور وہ شیعون کے نزدیک مسلم ہی چنانچہ علامہ معز الدین صدر کتاب امامت مین لکھتی ہین کہ کتاب
کشف الغمہ از تصنیفات وزیر سعید اردبیلی است وآنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول
طبائع موافق ومخالف است انتہی پس گو کہ صاحب کشف الغمہ نی یہ روایت ابن جوزی ہی سے

نقل کی ہولیکن جبکہ وہ التزام اس امر کا کرچکا ہی کہ جو روایت لکھی جاویگی وہ مقبول فریقین ہوگی اس سی ثابت
ہوتا ہی کہ یہ روایت بھی مقبول فریقین ہی اور جب مقبول فریقین ہونا ثابت ہوا تو اس روایت
سی الزام شیعون پہ دینا درست ٹہرا اور اوسکا جواب شیعونسی لینا واجب ہوا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

شیعیان باتوقیر جناب امیر کے واقفان مکر وتزویر فرقہ بی پیر سے سنین کہ حضرات اہلسنت نے اپنی
صحاح اسقام مین کیا کیا اہتمام فرمائی بالخصوص صحیح بخاری کہ بمنزلۂ وحی منزل خداوند باری ہی چنانچہ
مثل قرآن کے اوسکی بھی سیپارہ کیے اور مثل کلام اللہ کلمات اور حروف ہر پارہ کے گن ڈالے
کہ پھر اسمین زیادتی اور کمی کی مجال از قبیل محالات و ممتنعات عقلیہ تھی با این ہمہ موچی صاحب اور
اونکی چیلون کے نزدیک حدیث فدک منجملہ الحاقات روافض سی ہی اوسی ہین سات جگہ موجود ہی
اور حدیث میمون جس مین بندریا کو بجرم زنا رجم کرنا مسطور ہی حسب تصریحات شراح بعض نسخ
صحیح بخاری مین ہی اور بعض مین نہین ہی اور ظاہر ہی کہ کتاب کشف الغمہ مین عشر عشیر اہتمام صحیح بخاری
نہین ہوا پھر اوسمین الحاقات نواصب وخوارج کا کوئی مانع نہین پس ممکن ہی کہ جو نسخہ کشف الغمہ جناب
مولانائی شوستری کے پاس تہا وہ قبل از الحاق نواصب وخوارج قول ابن جوزی کا اوس کتاب
مین ہوا اور بکمال حماقت اور نہایت سفاہت و بلاہت ہے کہ کوئی شخص اس زمانہ کے نسخون سے
اوس زمانہ کے نسخہ مین موجود ہونا اس عبارت ملحقہ کا ثابت کری حالانکہ اس زمانہ اور اوس
زمانے مین فاصلہ زائد از سیصد سال کا ہی پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ واسطی
اطمینان اس امر کے کہ کسی سنی نی یہ عبارت نہین ملادی ہی بلکہ کشف الغمہ مین یہ عبارت ہے ہم
مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین بکمال دانشمندی اونکی ہی مجتہد صاحب اپنی نسخہ کا حال
بیان فرماتی ہین کہ اوسمین ابن جوزی کے کلام مین یہ حدیث ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ مین اس بیان سی
یہ کہان سے نکلا کہ نسخہ جناب ملا نور اللہ شوستری مین بہی یہ عبارت ابن جوزی موجود تہی مسلّما کہ اوس نسخہ مین بھی
عبارت ابن جوزی تہی لیکن بدیہی ہی کہ عبارت ابن جوزی عبارت صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور

اور جناب مولانائی شوستری کی غرض انکار سے یہی ہے کہ عبارت صاحب کشف الغمہ مین یہ حدیث نہین ہے گو ابن
جوزی کی کلام مین ہو تو ہوا کرے یعنی کلام صاحب کشف الغمہ ہمارے اوپر حجت ہو سکتا ہے نہ کلام ابن جوزی
سنی لیکن اہل سنت کا بالخصوص ہمارے مخاطب کا معمول ہے کہ ناقل کو قائل اور حاکی کو قابل قرار دیتے ہین چنانچہ
اسی کتاب خرافت سمات مین اکثر علی طبرسی علیہ الرحمہ کو کہ ناقل اقوال سنیہ ہین قائل ور قابل قرار دیتے ہین حالانکہ
مسلمات سے ہے کہ نقل کفر کفر نباشد اور یہ جو کلام بعض اعلام سے نقل کیا ہے کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است
مقبول طبایع موافق و مخالف است یہ کلام ماخوذ ہے خطبہ کتاب کشف الغمہ سے کہ فرماتے ہین اعتمدت فی الغالب
النقل من کتب الجمہور لیکون ادعی الی التلقی بالقبول و او فق برای الجمیع متی رجعوا الی الاصول یعنی بیان فضائل
و مناقب اہلبیت طاہرین مین اکثر احادیث کو نقل کیا مین نے کتب اہلسنت سے تا یہ کہ مخالفین کے لیے داعی تر
ہو طرف تلقی بالقبول کے یعنی حدیث فضیلت جب کتب اہلسنت سے ہوگی تو جھک مار کر انکو قبول کرنا
پڑیگا اور ہماری اور اونکی رائے متفق ہو جائیگی اوسکی قبول کرنے مین جب اہلسنت رجوع لاوینگے
طرف اپنی کتب اصول حدیث کے پھر فرماتے ہین ولان الحجۃ متی قام الخصم بتثبیتہا
والفضیلۃ متی نص المخالف باثباتہا و تصعیدہا کانت اقوی
یدا و احسن مسندا یعنی واسطے اس بات کے کہ ہر گاہ خود قایم ہو مخاصم ساتھ مضبوط کرنے
حجت کے اور کھڑا ہو خود مخالف واسطے اثبات اور قید مین لانے کسی فضیلت کے تو ہوگی وہ حجت اور
وہ فضیلت قوی دست اور نیکو تر از روے بازگشت یعنی جب مخالف اور مخاصم خود کسی حجت اور
فضیلت کا اقرار اور اثبات کرے تو وہ خواہی نخواہی ایسی قوی ہوگی کہ اوس سے الزام اوپر مخالف
کے تمام ہو جائیگا یہانتک کہ فرماتے ہین ولان لنشر الفضیلۃ حسنا لا سیما
اذ نبہ علیہا الخصوم و قیام الحجۃ بشہادۃ الخصم اوکد و ان تعددت
الشہود و ملیحۃ شہدت لہا ضرتہا والفضل ما شہدت بہ الاعداء یعنی نشر فضائل اہلبیت نفسہ فی
امر مستحسن ہے خصوصاً وہ فضائل کہ جس سے آگاہی دی ہو حسد کنندگان نے اور قائم ہونا حجت کا بشہادت
خصم موکد تر ہے اگرچہ علاوہ خصم کے اور بہی اوسکے گواہ ہون اور شاہد زیبا شکل وہی ہے کہ

کہ جسکی حسن کی شہادت اوسکی سوتین دیتی ہو فضیلت وہی ہی جسکی گواہی دشمن دین اس عبارت سی مثل
آفتاب نصف النہار روشن ہی کہ مقصود صاحب کشف الغمہ یہ ہی کہ احادیث فضائل و مناقب اہلبیت کو
ہمنی الزاماً للخصم اکثر کتب اہلسنت ہی سی لکھا ہی پس مقصود بعض افاضل کا جو لکھا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است یہ ہی کہ جو فضائل و مناقب اہلبیتؑ کی کتاب مذکور مین مسطور
ہین شیعہ وسنی دونو اوسکو قبول کرتے ہین شیعہ تو اسوجہ سی کہ اونکی اماموں کے فضائل و مناقب و مدائح
ایسی ہین کہ دشمن بھی اوسکا اقرار کرتے ہین اور سنی اسوجہ سے معترف ہین کہ اونکی کتابون مین درج ہین اسی لفظ آنچہ
بمعنی مابار موصلہ ہی مراد اوسی فضائل و مناقب اہلبیت ہین جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے کتب احادیث اہلسنت سی نقل کیا ہی نہ
مثل کلام ابن جوزی جسکو تامدا بعض مطالبہ ذکر کیا ہی اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر جسکا ذکر کلام ابن جوزی مین استطراداً آگیا ہی اور
اوسکو فضائل اہلبیت سے کچھ علاقہ نہین ہی اور خود صاحب کشف الغمہ نے اوسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک سنی ابن جوزی نے ذکر کیا
پس اوسکو مقاصد صاحب کشف الغمہ مین داخل کرنا انہی کے بے انصافی ہی یہ بات ہمنی فقط اہل انصاف کے لیے لکھی ہی
کہ وہ جان لین کہ اعتراض اہلسنت کا بعبارت جسۃ ابن جوزی شیعون پر وارد نہین ہو سکتا لیکن چونکہ بنای مذہب
اہلسنت اوپر بے انصافی ہی وہ ہرگز اس بات کو نہین سنین گے اور کہین گے کہ تعمیم آنچہ کے معنی یہ ہین
کہ جو کچھ اس کتاب مین رطب و یابس ہی خواہ مقصود بالذات ہو خواہ بالتبع خواہ اصالۃً ہو خواہ
استطراداً خواہ منقول اپنا ہو خواہ منقول مخالف کا سب مقبول شیعہ ہی اس لیے اب ہمکو ضرور ہوا
کہ اونکی دندان شکنی کے لیے ہم دوسری راہ چلین اور انہین کے منہ سی اونکو قائل کرین جس مین میان کی
جوتی میان کا سر ہو جای حضرت مخاطب والا شان ذرا دھیان لگا کر کان پھٹ پھٹا کر سنیے
عبارت کشف الغمہ سے آپ نے معلوم کیا کہ احادیث کتب شیعہ کو انہون نے الزاماً للخصم
واتماماً للحجۃ لکھا ہی چنانچہ فرمایا لان الحجۃ متی قام الخصم بتشییدها کانت اقوی یدا
یعنی جو حجت کہ کتب خصم سی ہو گی وہ بہت قوی دست ہوگی اور خود حضرت مخاطب صفحہ (۱۰۶)
سطر (۱۷) مین فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم کہ
اقرار آدمی کا اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدہ سی جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اونپر حجت ہی

انتہی اور بنا بر اسی قاعدہ کے اثبات ایمان ابوبکر میں بحدیث منقولہ علامہ حلی انا الصدیق الاکبر
امنت قبل ان امن ابوبکر یعنی فقط میں ہی ہوں صدیق اکبر کہ ایمان لایا میں قبل از ایمان ابوبکر فقط
فقرہ ثانی سے آپ نے اثبات ایمان ابوبکر کیا اور فقرہ اول کو جس سے ابطال اونکی صدیقیت کا ہوتا ہے آپنے
اوڑا دیا اور کچھ تعرض اوس سے نہ کیا جس خیال کہ آپ کے مذہب کے مخالف تہا حالانکہ جملہ اول میں ہمنے
ثابت کیا کہ اس حدیث کے آپ ہی کی کتابوں سے علامہ علیہ الرحمہ ناقل ہیں آپ کو دونو فقرون کا قبول کرنا
ضرور ہے اور ابطال صدیقیت کو ابطال ایمان لازم ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آویگا پھر کیونکر بنا بر
آپکی رائے شریف کے اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ ہم ہی آپکی احادیث سے اوسی قدر قبول کرتے ہیں
کہ جسمیں فضائل اہلبیت ہیں لیکن جسمیں کچھ فضیلت شیخین ہے اوسکو قبول نہیں کرتے پس کلام ابن جوزی میں
بھی اوسی قدر مقبول ہے جو مؤید ہماری مقصود کا ہے نہ جو فضیلت بکری عمری پر دلالت کرتا ہے اور مراد
قاضی صاحب کی کلام سے دربارہ مقبولیت انچہ در کتاب مستطاب کشف الغمہ است مقبولیت اوسی احادیث
سنیہ کی شیعہ کی تحدیث ہے جو موافق مذہب شیعہ ہے اوسی قاعدہ اقرار العقلاء علی انفسہم سے لیکن جو مخالف
مذہب شیعہ ہے وہ مسکوت عنہ ہے باین معنی کہ السکوت فی معرض البیان بیان للعدم جیسا کہ آپ نے حدیث
انا الصدیق الاکبر میں اس فقرہ سے سکوت فرمایا حالانکہ آپ کا سکوت بیجا تہا اسلئے کہ حدیث آپ ہی کی مذہب
کی ہے آپکو جو اہے تجکو ہے قبول کرنا پڑیگا پس اپنے لئے تو قاعدہ اقرار العقلاء جاری کرنا اور دوسرونکے واسطے
بھول جانا اسکے کیا معنی قولہ اب ہم اقوال شیعہ کو الی قولہ اونکار و کرتے اقول جس مردود نے پیشتر اس
رد کیا تہا خدا نے اوسکے براز کو اوسکے دہن کیطرف رد کیا تہا جیسا کہ زبان زد خلایق ہے اب تم رد
کرتے ہو تمکو بھی یہی ہوگا اور منہ مبرز ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ اس روایت سے انکار کیا ہے اقول
اگر عبارت ابن جوزی اونکی نسخہ میں نہتی جیسا کہ ظاہر یہی ہے تو انکار اونکا بیت بجا ہے اور اگر تہے تب بہی
انکار اونکا عبارت کشف الغمہ سے بیجا نہیں ہے کیونکہ عبارت صاحب کشف الغمہ اور عبارت ابن جوزی
ایک نہیں ہے اسلئے کہ ناقل قائل نہیں ہے چنانچہ استدلال اونکا کہ مقصود عبارت کتاب سے فضائل اہلبیت
علیہم السلام میں نہ فضائل ابوبکر اسکی طرف ناظر ہے پس عبارت ابن جوزی اگر فضیلت ابوبکر میں ہو تو ہوا کرے

مقصود عبارت کتاب کشف الغمہ ہی اوس سی کیا واسطہ قولہ اس روایت کا کچھ پتہ و نشان کشف الغمہ میں نہیں
ہی اقول یعنی عبارت کتاب کشف الغمہ مین نہین ہی گو عبارت ابن الجوزی مین موجود ہو اگرچہ قولہ یہ روایت
موجود ہی یا نہین اقول عبارت کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ابن جوزی مین ہی قولہ اوسکی الحیات کی لیئی
ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین اقول کتاب مجتہد صاحب مین عبارت کشف الغمہ ہونی سے
انکار اور عبارت ابن جوزی ہونیکا اقرار ہی جسکو اونکا قول باور ہمیں گمان گذرا کہ ذکر اوس میں قولہ
اسکی بحث ہم پیچھی کرینگی اقول ہمنے تو پہلی بھی تھوڑا سا کیا اب پیچھی بھی بہت سا کرینگے جس مین آپ کی سیری ہوجا
اور خلش درونی مٹجائے قولہ جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا اقول تمہارا اور تمہاری اہیائی کے کارپرکا
جھوٹھا ہونا مثل آفتاب عالمتاب بدون حجاب سحاب ثابت ہوگیا اسلیئے کہ عبارت کشف الغمہ
مین نہ نکلا بلکہ عبارت ابن جوزی مین نکلا قولہ خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اقول خود تمہاری ہی نقل
عبارت سی تمہاری موچی صاحب کا اور بساطی صاحب کا جسکو مولانا و اولانا سمجھکر اکثر یاد کرتے
ہو کذب و افتراء الجوزی ظاہر و باہر ہوگیا قولہ عجب حال ہی علمائی شیعہ کا اقول عجب حال ہی علمائی سنیہ کا
کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی کہ جسمین نہ احتمال تقیہ ہی نہ احتمال آحاد سی ہونی خبر کا ہی اسلیئی
کہ تقیہ ناجائز اور احادیث صحاح خصوصاً صحیحین قطعی الصدور ہین سند لا کر پیش کیجاتی ہی تو اول صاف
انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین چنانچہ کتنی حدیثون کو بساطی صاحب نے
تحفہ مسروقہ مین فرمایا کہ اصلا در کتب اہلسنت موجود نیست مگر عبقات کے دیکھنے سے اونکی جھوٹی قلعی
کھلجاتی ہی اور جب اوسکی صحت اور سند ہوجادیجاتی ہی تب توجیہات لاطائل اور افترات باطل
و عاطل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو جب کلام ابن جوزی ہونا اور عبارت کشف الغمہ
نہونا ثابت کردیا گیا تب بمجبوری و ناچاری و بیچارگی و بیہودہ کاری موچی صاحب نی عبارت ابن
جوزی ہونیکا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا ہم اوس توجیہ کو
بھی باطل کرتے ہین موچی صاحب کی توجیہ کا سارا خلاصہ یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق اگرچہ عبارت
صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور ہر چند اوس مولف موصوف نی اس عبارت کو علامہ مکارہ این

جوزی سی کہ جو مشاہیر علمائی اہلسنت سی ہی نقل کیا اسلیئی حقیقت مین یہ روایت اہلسنت کی ہی نہ شیعونکی
مگر شاید شیعہ قول علامہ سعد الدین سی واقف نہین ہین کہ اونہون نی فرمایا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ مولف کتاب موصوف
نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علمائی شیعہ نی بھی بعد دیگری اوسکو قبول کیا ہی اور
وہ شیعونکی نزدیک مسلم ہی یہ ہی خلاصہ جواب موچی صاحب کا جو مبنی بر مکاری و خداعی ہی اولا کلام احادیث
فضائل اہلبیت ع مین ہی جسکو صاحب کتاب کشف الغمہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر ان احادیث کو نقل کتب اہلسنت
سی کیا تاکہ مخالفین بھی اسکو بسبب اسکی کہ منقول دینین کی کتابون سی ہی تلقی بالقبول کرین جسطرح سی ہم قبول
کرتی ہین بسبب اسکی کہ فضائل ہماری اماموں کی ہین ع والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس وہنین احادیث
فضائل اہل بیت کو علامہ سعد الدین بھی فرماتی ہین کہ مقبول طبائع موافق و مخالف است نہ احادیث موضوعہ
کذبہ فضائل ثلثہ کو جسکی سنی ناقل مین فرماتی ہین کہ مقبول طبائع ہی اور بہت ظاہر ہی کہ شیعہ اوسکو کیون
قبول کرینگی کہ وہ حدیثین اونکی کتابون کی ہین کہ انکو قبول کرنا ضرور پڑی جسطرح سنیون کو احادیث فضائل
اہلبیت قبول کرنا ضرور پڑا ہی بسبب اسکی کہ اونکی کتابون سی ہیں اور نہ شیعہ اسکو اس راہ سی قبول کرینگی
کہ یہ فضائل سی انکی اماموں کے ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس جب موضوع بحث فضائل
اہلبیت ہین اور وہنین کو ہماری علما مقبول طبائع فرماتے ہین تو جو فضیلت ابوبکر ایک سنی نی بیان کی ہو اوسکو
فضائل اہلبیت مین داخل کردینا کمال خداعی و مکاری ہی صدیقہ صاحبہ کو تو سنیون نی اہلبیت مین داخل
کرہی دیا تہا اب میاں کی کاریگر جاہتی ہین کہ اپنی کاریگری سی صدیق صاحب کو بھی داخل اہلبیت کردین اور
جناب مخاطب بھی جو نکلا میاں ہی کی ہین جاہتی ہیں کہ اونکی کاریگری مین شریک ہو جائین اور اونکی ٹاٹ بافی
کو اچھی طرح سمجھکر اپنا طرہ تاج زربفت بنائین اس ہماری بیان سی کالصبح المسفر روشن ہو گیا کہ مراد
علامہ سعد الدین کی اس عبارت سے کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است یہ ہی کہ انچہ از فضائل
اہلبیت در کتاب مستطاب مذکور است اسلیئی کہ موضوع بحث وہی ہی پس لفظ انچہ مین فضیلت ابوبکر
داخل کرنا منتہائے انصافی ہی یا نہایت بیوقوفی ہی تا نیا روایت مقبول فریقین کو متفق علیہ فریقین

کہنا یہ دوسری خدا عی و مکاری ہی متفق علیہ فریقین وہ روایت کہلاتی ہی جسکو روات شیعہ و سنی دونو
نی روایت کی ہو مثل حدیث من کنت مولاہ و حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون اور حدیث غضب فاطمہ
و غصب فدک اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح و امثال ذالک جو
کتب شیعہ و سنی بھری ہوئی ہین پس یہی متفق علیہ فریقین ہین کہ قبولیت اسکی فریقین کو لازم ہی لیکن مقبول
فریقین کو متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہین اس لیے کہ اکثر ہی کہ شیعہ الزاماً للخصم روایت مخالف کو قبول
کر لیتی ہین بنظر اسکی کہ انکی کسی دعوی کی مبطل ہی اور فی نفسہ چونکہ انکی کتاب سے نہین ہی قبول نہین کرتی
پس قبول بمعنی فرض و تسلیم ہی نہ بمعنی اعتقاد بصحت خبر مثال اسکی یہ ہی کہ روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم
و جمع بین الصحاح کو جسکا مضمون یہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی چھ مہینہ تک بیعت ابوبکر قبول نہ کی بلکہ کسی
بنی ہاشم نے قبول نہ کی اور بعد اسکی مضطر ہو کر بعد وفات فاطمہ علیہا السلام باکراہ مصالحت و بیعت
کے ہین حدیث صحاح اہلسنت کو جو نزدیک سنیون کے قطعی و یقینی ہی شیعون نے قبول کر لیا ہی اسلیے کہ چند دعاوی
اہلسنت کی مبطل ہی ایک دعوائی اجماع کل صحابہ بیعت ابوبکر پر دوسری یہ کہ جناب امیر علیہ السلام بھی بیعت
عامۃ الناس مین جو روز دوم یوم السقیفہ تھے شریک تھے تیسرے جناب امیر علیہ السلام نی بخوشی خاطر
بلا جبر و اکراہ بیعت ابوبکر قبول کی علاوہ اسکے اور بھی فائدہ ہین بہرکیف یہ قبول کرنا الزاماً للخصم ہے
نہ اعتقاداً اس لیے کہ شیعون کی کتاب سی بیعت کرنا جناب امیر کا ابوبکر سی کبھی ثابت ہی نہین ہی فضلاً عن
ستۃ اشہر بلکہ خلاف اسکا انکی کتاب سی بلکہ سنیون کی کتاب سی ثابت ہی گو ان روایتون کو وہ ضعیف
کہین اور نہ مانین بالجملہ ایسی روایت کو گو مقبول شیعہ ہی مگر اسکو متفق علیہ فریقین نہین کہتی ہین پس ہر مقبول
کے لیے متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہوا فالنسبۃ بینہما عموم و خصوص مطلقاً بل لا یمکن ان یکون من وجہ
کروایات التشبیہ و التجسیم من الفریقین فما کان منہ صحیحاً فہو ماول وما کان ضعیفاً فمطروح والمطروح لیس بمقبول
قولہ یہ روایت ابن جوزی ہی سی نقل کی اقول روایت ابن جوزی سی نہین نقل کی بلکہ کلام ابن جوزی
نقل کیا ہی اور ابن جوزی نی روایت کی ہی قولہ الزام اسی امر کا کر چکا ہی کہ جو روایت
فریقین ہوگی اقول جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی وہ مقبول فریقین

فضیلت ابوبکر کی ابن جوزی لکھی وہ بھی مقبول فریقین ہوگی فما لہولاء القوام لا یکادون یفقھون حدیثا اب

ہم دوسری طرح سے آپ کو سمجھائے دیتے ہین فاضل سہارنپوری نے مقدمات صحیح بخاری صفحہ (۳) چھاپہ مبئی مین لکھا ہے

حضرت بخاری سے مروی ہے قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانی واقف بین

یدیہ وبیدی مروحۃ اذب عنہ فسالت بعض المعبرین

فقال انت تذب عنہ الکذب فھو الذی حملنی علی اخراج

الصحیح وفیہ عنہ قال ما ادخلت فی کتابی الجامع الا ما صح

الخ خود مصنف کی تصریح صحت ما فی صحیحہ پر موجود ہے اور آپ کے اکابر علما نے تو انتہا کا مبالغہ صحت

احادیث بخاری پر کیا ہے مثل طلاق صحیح ہوجانے اور حانث نہونیکے کما مر اور باوجود اسکے آپ ہی کے

اکابر علما مثل امام نووی وغیرہ نے اکثر احادیث مین نسبت دہم طرف بخاری کے اور اکثر کا وہن اور

ضعف اور بطلان لکھا ہے جنمین آپ جنکی بڑے معتقد ہین مولوی صاحب بھی شریک ہین یہ بحث بہت طویل

ہے اگر باختصار بھی لکھا جاے تو بہت طول ہو لہذا ہم اسکو حوالہ اوپر مجلد اول عبقات الانوار کے

بحث حدیث غدیر پر کرتے ہین من شاء فلیرجع ھناک فان فیہ شفاء

العلیل وارواء الغلیل پس اگر التزام باعث قبول ہے تو کیون نہین قبول کرتے قولہ اس سے یہ ثابت

ہوتا ہے اقول ہرگز نہین ثابت ہوتا ہے اس لیئے کہ ابوبکر باتفاق امت خارج از اہلبیت ہے اور

محکوم باطاعت اہلبیت یعنی علیہم قولہ الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا اقول تم ایسے ناشخصونکے

نزدیک درست ٹہرایئے جاؤ کہانتک بہکوگے آخر ایکدن ندائے اخسئوا فیہا ولا تکلمون سنوگے

قال المخاطب التمام ھداہ اللہ سبل السلام

صاحب استقصاء الافحام نے جنکی کتاب پر آجکل شیعون کو بڑا فخر ہے نہایت جودت طبع کو دخل

دیا ہے اور اپنی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی سے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس کلام سے زر دستانی کی یہ ثابت

ہوتا ہے کہ جو کشف الغمہ مین مذکور ہے اوسکو اہل حق بھی قبول کرتے ہین اور اوسکا انکار نہین کرتے

اور یہ امر آخر ہے اور ہمنا روایات کشف الغمہ کا اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے

دوسرا امر ہی اس لیئی کہ قبول کرنا کبھی اس لیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اس لیئی کہ مخالف اوس سی ہمپر حجت کری علاوہ اسکی کلام زردستانی محمول اصول اور مقاصد کتاب کشف الغمہ پر ہی کہ جو مقصود بالذات ہی وہ مقبول اہل حق ہی نہکہ وہ جو مقصود بالذات نہین ہی وہ بھی مقبول ہی فقط چنانچہ اصلی عبارت استقصا کی یہی اول آنکہ ازین کلام زردستانی نہایت آنچہ مستفاد میشود اینست کہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است از اہل حق ہم قبول می سازند بر قدح انکار ان نمی پردازند و این امر اختصاص بودن روایات کشف الغمہ از اجماعیات و اتفاقیات اہل حق و اہل خلاف کہ مخاطب مدعی آنست امر آخر زیرا کہ مفہوم ثانی آنست کہ اہل حق در روایت این روایات شریک اند و از قبول کردن آن روایات این معنی مستفاد نمی شود چہ قبول روایت باین وجہ ہم متصور است کہ اہل خلاف روایت آن کردہ باشند و اہل حق قبول آن نمودہ باشند و قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم و آنچہ دران مذکور است از احجت میگیریم و گاہی باین معنی کہ چون بان بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم بسن برائی این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ خصم آن را با احتجاج نماید دوم آنکہ کلام زردستانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است یعنی آنچہ دران کتاب برای احتجاج نہ استدلال از اہل خلاف نقل فرمودہ مقصود بالذات است مقبول اہل حق ہم است نہ اینکہ آنچہ مقصود بالذات نیست و محض استطراداً و تبعاً نقل شدہ آنہم مقبول است و لیاقت حجیت نزد اہل حق دارد حاشا وکلا لیکن صاحب استقصا کی اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا اور اس سی یہ مشکل مسئلہ حل نہین ہوتا یعنی ہمارا یہ قول ہی کہ مولف کشف الغمہ نی جو روایت لکھی ہی خواہ وہ اپنی یہان سی لی ہو خواہ سینون سی وہ روایت وہی ہی جسکو علماء شیعہ نی بھی قبول کیا ہی اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتی ہین کہ یہ روایت نعم الصدیق بھی مقبول علماء شیعہ ہی خواہ مولف موصوف نی اپنی کسی عالم کی کتاب سی نقل کی ہو خواہ ابن جوزی کے کسی نسخہ سی لی ہو اور اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ کہ یہ روایت ابن جوزی سی نقل کی ہی باطل ہوگئی ہی اور صاحب استقصا کی تحریر سی کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا حقیقت مین وہ بیچارہ کیا کرے ایسی بُری بات مین پڑ گیا ہی کہ نہ کچھ کہہ سکتا ہی نہ کچھ جواب دے سکتا ہی اپنی مجتہدین اور علما کے اضطراب پر حیرت کرکے

جہاتک ایسی ہوتا ہی اونکی بات بناتا ہی اور چونکہ جھوٹھی بات کو کوئی سوائی ایسی ابلہ فریب تقریر دنکے
پیچ کرکے دکھلا نہین سکتا ہی دوسری وجہ بھی ایسی ہی ہو پوچ باتون سی اپنا دل خوش کرتا ہی ورنہ نہایت تعجب
کی بات ہی کہ ایسی توجیہ جو صاحب استقصار نی کی ہی کسی لڑکی کی زبان سی بھی نکلیگی یعنی اسکا تو اقرار کرتی جاتے
ہین کہ جو کچھ کشف الغمہ مین لکھا ہی وہ مقبول فریقین ہی اور جب اس کو بعض روایات مین اپنی مذہب کے حق مین
مضر جانتی ہین تو اسکی توجیہ اس طرح کرتے ہین کہ مقبولیت سے صرف اونہین روایات کی مقبولیت مراد ہی جن کی
ہم حجت کرین نہ کہ وہ روایات جنسے مخالف ہم پر حجت کری یا قبول سی اون روایات کی مقبولیت مراد
ہی جو کہ مقصود بالذات ہین نہ وہ روایات جو کہ مقصود بالذات نہین ہین اور یہ خیال نہین فرماتے کہ
ایسی توجیہات پوچ ولچر کو مخالف کب سنیگا اور وہ ایسی باتون کو کب مانیگا چنانچہ ہم بوجوہات قوی اس
تحریر کو رد کرتے ہین اول یہ بات تو خود صاحب استقصار نی قبول کی کہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است از اہل حق
ہم قبول میسازند و بردو انکار ان نمی پردازند پس ہم اسی امر مقبول کردہ صاحب استقصار کو منظور کرکے
کہتے ہین کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ مذکور است و آنچہ در کشف الغمہ مذکور است از اہل حق ہم قبول میسازند و بردو انکار ان
نمی پردازند و قاضی نور اللہ شوستری از قبول نمی سازند و جناب مجتہد صاحب قبلہ بردو انکار ان
می پردازند پس ہر دو قاضی و مجتہد از اہل حق مستند دہر کہ از اہل حق باشد از الازم است کہ این روایت
را قبول سازد و بردو انکار ان نہ پردازد دوسرے صاحب استقصار نی قبول کے دو معنی فرض کیے
ہین کہ قبول کا ہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم و آنچہ دران مذکور است از احجت مسلم
و گاہے باین معنی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس بجائی این امر قبول کردہ ایم
و باین معنی کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج نماید لیکن انہین معنی فرض پر مقولہ المعنی فی بطن الشاعر
صادق ہی اسلیے کہ اوپر بیان کرچکے ہین کہ اس کتاب کی روایتون کے نسبت معز الدین اثنا عشری نی
لکھا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اور جب مقبول فریقین
ہونا اسکا ثابت ہوا تو پھر یہ کہنا کہ ہم نے اسلیے قبول کیا ہی کہ ہم حجت پکڑین نہ کہ اس لیے کہ مخالف ہم پر
حجت پکڑی محض نادانی ہی اسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ ایک شخص کسی قبالہ اور دستاویز کی صحت کا

اقرار کری اور اس امر کو قبول کری کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی خواہ وہ میرا لکھا ہو یا دوسری فریق کا وہ سب مجھی
مقبول اور منظور ہی اور پھر جب کسی عبارت پر اوس دستاویز کے دوسرا فریق گرفت کری تب وہ
قبول کرنیوالا دستاویز کا کہی کہ یہ عبارت لکھائی ہوئی کسی دوسری فریق کی ہی مین نی تو اس لیی اسکو قبول
کیا تھا کہ اوسپر حجت پکڑونگا نہ کہ اس لیی کہ وہ مجھپر حجت پکڑی پس منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی کیا فتوی دیگا
اور چونکہ صاحب استقصا بھی منصف ہین اور اونکی والد ماجد مفتی تھی اس لیی وہ خود ہی برای خدا
اسکا انصاف کرین اور اس امر کو فیصل فرماوین تیسری اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوی کہ روایت کا قبول
کرنا ہی واسطی حجت لانیکے لیی ہی نہ کہ دوسری کی حجت کرنیکے واسطی تو سب جھگڑا ہی طی ہو جاوی
کوئی فریق کسی دوسری پر کسی روایت کی سند نہین لا سکتا اور یہی جواب دی سکتا ہی جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ
خصم بان بر ما احتجاج کند چوتھی عام قاعدہ ہی کہ جب کسی فریق کی روایت یا خبر کی صحت تسلیم کیجاوے
تو اوسکی جوابدہی صحت کی تسلیم کرنیوالے پر ایسی ہی ہوتی ہی جیسی کہ اصل روایت کرنیوالے پر چنانچہ قطع نظر
معاملات دنیاوی کے ہم دینی سند بیان کرتی ہین کہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین
مذکور ہین اور ہم اونکو قبول اور منظور کرتے ہین پس جب ان روایتونکی صحت ہم نی تسلیم کر لی تو اونکی
جوابدہی ہماری ذمہ بھی ویسی ہی جیسی کہ یہود اور عیسائیون کے ذمہ پس اگر کسی روایت یا خبر کے نسبت
جسکو ہمنے تسلیم کر لیا ہی کوئی اعتراض کری تو اسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برائی این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی
کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج کند حقیقت مین ہم ایسا جواب نہین دیسکتے اور اگر دین تو کوئی مخالف
اسکو تسلیم نہین کر سکتا پانچوین اگر کسی فریق مخالف کی کوئی روایت ہم نقل کرین اور اسکو قبول
کرنیسے کوئی غرض خاص ہوی اور اوس مین کوئی امر ایسا ہو جسکو ہم قبول نہ کرتے ہون ہمکو
لازم ہوگا کہ ہم اسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی عبارت کو چھوڑ دین یا اسکی نسبت
صاف لکھدین کہ اس روایت کا اسقدر مضمون ہمکو تسلیم ہی اور باقی سی انکار ہی اگر ہم ایسا نہ کرین

اور اوس روایت کو بلا انکار اوسکی کسی جزو کے قبول کرلین تو پھر ہم اوسکی قبولیت سی انکار نہین کرسکتے اسی طرح پر اگر مولف کتاب کشف الغمہ کا اس روایت کو کسی خاص مطلب کیواسطی قبول کرتا تو اوسکو اسکا مطلب ہی کہدینا کافی تہا اصل روایت لکھکر اوسکی جزو نامقبول پر اشارہ کردینا لازم تہا جب اوسنے ایسا نہین کیا تو اب بعد چندین سال توجیہ صاحب استقصار کے کچھ بکار آمد نہین ہوتی چھٹوین یہ قول صاحب استقصار کا کہ کلام اردشانی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات نیست آنہم مقبول است یہ فقط قول ہی قول ہی نہ اسکی کچھ سند نہ اس پر کچھ حجت ہی ایسا دعوی بلا دلیل لائق سماعت کے نہین ہی اگر مولف موصوف یہ لکھدیتا کہ جو اصول اور مقاصد اس کتاب کے ہین وہ مقبول ہین وہ جو کہ مقصود بالذات نہین ہین وہ بہی مقبول ہین تو بیشک ہم تسلیم کرتے لیکن جبکہ اوسنی یہ قید نہین کی اور اپنی کلام کو نسبت کتاب کے مطلق چھوڑ دیا تو ہم بھی اوس سی فرد کامل مراد لینگے یعنے جو کچھ اس کتاب مین ہی خواہ مقصود بالذات ہو یا نہو وہ سب مقبول ہی ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی کہ ذرا غور کرو اور انصاف کو دخل دو کہ اس بحث مین تمہاری علما کس گرداب بلا مین پڑگئی ہین اور کیسے بیہوت ودنا ہو رہی ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتی کوئی تو اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کرتا ہی کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہی لیکن اوسکو سنیون کے علما سی نقل کرنا بیان کرتا ہی کوئی اوسکو قبول ہی نہین کرتا کوئی قبولیت کے معنی گڈھ گڈھ کر بیان کرتا ہی اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کرسکتا اور بمثل الغریق یتشبث بکل حشیش پر عمل کر رہا ہی

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس مقام پر مخاطب عالیمقام کو ذہن فلک سیر مین یہ سوجھی ہی کہ روی روشن آفتاب پر خاک اور ماہتاب پر آب دہن ناپاک ڈالیے غافل اس سی کہ وہ تو ہاک اونہین کے بالای سر اور وہ تھوک اونہین کے منہ پر پلٹ پڑا اونگا آرے حضرت کلام متانت فرجام صاحب استقصاء الافحام ایک سد سکندری ہے کہ جسمین کسیطرح یاجوج ماجوج شیاطین جن و انس رخنہ انداز نہین ہوسکتی فما استطاعوا ان یظہروہ وما استطاعوا لہ نقبا لو مضمون فی کل واد یہیمون حشبا اور جو کبجشک نجہ عقاب مین آئی اوسکی چین چین کی نسبی

کیا حاصل ہی اور جب شیر بیان نے دبوچا تو بکری کے بچے کہین مین کرنسی کیا تھا حاصل ہی آپ کیا چین چین
کرنے مین اپنی گردھنتال کو بھوپال تال سی بلائیے اور خود مع اپنی اوستادو کے اوسکے پیچھے اپنی بجسے
کی نئی کھنجڑی اور نئی کنگڑی بجائی اور اوس سی کچھ تال بیتال گوائی تو شاید کچھ کام نکلے اور کچھ کچھ کوسے
پھنسین اور کانون کانون کرین لیکن اب یہ بہت دشوار اور بہہ دس دور از کار ہی جب جناب مولانا
عبدالحی صاحب کے وضو ٹھنڈے ہین تو اور دو لون سی کیا ہوگا ہان آپ اور آپ کے اوستاد ایسے
خوش فہم مستقیم الرائی گردن مروڑی مرغیان کھانیوالے اشکا شیطان خود اپنے نفس کو شیطان
بنانیوالے کچھ لوگونکو اپنی نئی روشنی سی کہ حقیقت مین ظلمات بعضہا فوق بعض ہی بہکانے لگے ہون
آپ ہی کے علمائی عالیمقدار اوسکو لغو اور بیکار سمجھینگے بلکہ اوسکو احاطہ اسلام سی نکالکر دائرہ کفر مین داخل
کرینگے اس مقام پر بھی کل لغویات اور ہزلیات آپ نے بکتے ہین ورد وہ باتین سکے ایک یہ کہ
قبولیت کے معنی فقط اعتقاد بصحت کے ہین دوسری معنی لفظ انچہ دران کتاب است مندرج
کلما کان فی الکتاب من غیر تقیید کے ہین اور نظر بعبارت خطبہ کشف الغمہ مذکور ہو چکی یہ دونو باتین
محض غلط اور بالکل پوچ و لغو ہین اسلیئے کہ وہ فرماتی ہین کہ جو احادیث فضائل اہلبیت مین سے
اس کتاب مین ذکر کیئے وہ اکثر کتب اہلسنت سے ذکر کیئے ہین الخ فالمقصود انما ہو الرد علیہم پس یہ بات
بہت ظاہر و آشکار ہی کہ قبولیت روایات اہلسنت نظر بالزام خصم ہی نہ نظر باعتقاد صحت اور مراد
بعض علما از لفظ انچہ دران کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے
ذکر کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر کہ جسکو خود انہون نی اپنی عبارت مین ذکر نہین کیا بلکہ ابن جوزی نے
اپنی عبارت مین ذکر کیا ہی گو عبارت ابن جوزی اوس کتاب مین بغرض منقول ہوئی ہی وتستضح
لک الحال فی نقض فقرات ظہر الشار انشاء اللہ تعالی قولہ جسکی کتاب پر آجکل شیعونکو فخر ہی اقول آپ ہی
فرمائیے کہ جسکے جواب سی مثل موچی صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب جان چراتی ہین تو فخر بیجا کیا
ہی ہان آپکے ایسے جہال جو کہین ہنوکنا شتر ابہرذا اب کا کرتے ہین تو خود علما شما انزاع عوکلاب
می شمرند و بجوئی نمی خرند گو آپ کے بھائی نجری قصائی ناچتی کودتے ہین قولہ اور ہونا روایات کشف الغمہ کا

اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے دوسرا امر ہی اقول اس بات کے جواب سی آپنی بالکل دُم چرایا اور دم کھو بایا یہ کیا بڑا اعتراض موجی صاحب پر ہوا اور گویا اونہین کا سچا ہوا ٹاٹ باقی اونکی سر مبارک پر پڑا کہ اتنی تمیز نہین ہی کہ اجماعیات اور مقبولات مین فرق کرین اور باوجود اسکے کہ آپ نی اسکے جواب سے کچھ تعرض نہ کیا پھر مرغی کی ایک ٹانگ پکاری جاتی ہین اور روایات کشف الغمہ کو متفق علیہ فریقین کہی جاتی ہین بڑا تعجب ہی کہ ہر شخص اعتراضی کو حضور گردن سر چھپانیوالا سمجھتے ہین ہمارا ہاتھ تھکے گا آپ کا سر مبارک نہ دیکھیگا پھر ہم کیا کر سکتے ہین جبتک ذو الفقار حیدر کرار نہو مجبوری ہے

قولہ قبول کرنا کبھی اسلیے ہوتا ہی کہ اپنی واسطے حجت پکڑین نہ کہ اسلیے کہ مخالف اوس سی ہم پر حجت کرے اقول یہ بات قابل انکار نہین ہو سکتی کیونکہ بنا اسکی اوسی قاعدہ پر ہی جو آپ نے صفحہ (۱۰۶) مین فرمایا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم اور بنا بر اسیکی فضیلت شیخین اپنی نی قبول کی اور دال علی الرد ذلیت سے انکار کیا اور حدیث امنت قبل ان اسن ابو بکر سی ایمان ابو بکر کا اثبات کیا اور بطلان صدیقیت صدیق سی جو اس حدیث کے فقرہ اولے سے ثابت ہی سکوت بحت کیا حالانکہ ہمنی ثابت کیا کہ یہ حدیث تمہارے ہی مذہب کی ہی اور ابطال صدیقیت سے ابطال ایمان ہو جاتا ہے لخرق الاجماع المرکب قولہ اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا ہی اقول انتہائی غباوت اور بلادت ہی کہ مقدمات کو مسلم کر لینا اور اوسمین کچھ گفتگو نہ کرنا اور نتیجہ سمجھ مین نہ آنا اسکا علاج کسی طبیب سی کیجئے کہ ماء الجبن پلائی اور عمل الطائر سے مواد دیسی کو نیچے لائیے قولہ ہمارا یہ قول ہی اقول آپ کا قول کالبول دلیل حماقت ہی قولہ مصنف کشف الغمہ نے جو روایت لکھی اقول مصنف کشف الغمہ نے جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی ہی نہ وہ کہ جو ابن جوزی نی فضیلت ابو بکر مین لکھی ہی لانہ ادعاء لانفسہم لا اقرار علی انفسہم قولہ خواہ اپنی یہانسے لی ہو اقول اگر اپنے یہانسے لی ہو تو قبول بمعنی اعتقاد بصحت خبر ہے امکان صدقہ قولہ خواہ سنیون سے اقول اگر سنیون سی لی ہی تو قبول بمعنی حجۃ علیہم ہی لا لہم قولہ جسکو علماء شیعہ نے قبول کیا ہی اقول قبول کیا ہی حجۃ علیہم اسلیے کہ اقرار العقلاء حجۃ علیہم قولہ اوس سی ہم نتیجہ نکالتے ہین اقول

یہ نتیجہ بیجا حماقت کا نتیجہ ہی جب مقدمات ہی نہین درست ہین تو آپ کی شکل عقیم اور بکبر فکر سقیم کیا نتیجہ دیگی قبول کرنا شیعونکا روایات فضائل اہلبیت کو کتب اہلسنت سی جو صاحب کتاب کشف الغمہ نے نقل کیی ہین بمعنے حجۃ علیہم ہے لا لہم اور روایت نعم الصدیق نہ فضائل اہلبیت مین ہی نہ انہون نی نقل کی بلکہ ابن جوزی نے نقل کی فضیلت ابو بکر مین اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی ہوئی حجۃ علیہ لا لہ پس اس مقام کو قبولیت بمعنی اعتقاد بصحت سی کوئی واسطہ نہین قولہ خواہ مولف موصوف نے اپنی کسی عالم کی کتاب سے نقل کی ہو خواہ ابن جوزی کی اقول اس حدیث کو نہ اپنی کتاب سے نقل کیا نہ ابن جوزی کی بلکہ عبارت طویل ابن جوزی نقل کی کہ جسمین اوسنے فضیلت ابو بکر نقل کی اور انکی منقولات کتب اہلسنت سے متعلق بفضائل اہلبیت ہین کہ اونہین کو شیعہ نی حجۃ علیہم قبول کیا ہے نہ فضیلت ابو بکر لانہا دعا لہم لا علیہم قولہ اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ لی قولہ باطل ہوتی ہی اقول تمہاری تین غلطیون سی بیشک باطل ہوتی ہی ایک یہ کہ قبول ہر جگہ بمعنی اعتقاد بصحت ہی و ہو غلط محض غیر مسلم وقد فصلنا ونفانی توجیہ کلام جناب صاحب الاستقصار دوسری اس روایت کے ناقل خود صاحب کشف الغمہ ہین حالانکہ ناقل ابن جوزی ہی اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی و ناقل عبارۃ الناقل لیس ناقلاً بنفسہ فہذا جلی لا سترۃ فیہ پس صاحب کشف الغمہ کو بنفسہ ناقل حدیث فضیلت ابو بکر کہنا محض غلط ہی کما صرح بہ حضرۃ المجتہد و اشار الیہ جناب صاحب الاستقصار حیثما فرق بین ما بالذات قصداً و بالتبع استطراداً لا تعلق لہ بالمقصود الا و جعل القبول متعلقاً بالاول دون الثانی تیسری بحث و کلام احادیث فضائل اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ اوسکو سنیون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی اعتقاد بصحت اسلئے کہ اونکے معتبر کتابون سے وہ احادیث منقول ہوئی اور شیعون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی کونہ حجۃ لنا علی اہل السنۃ لا حجۃ لہم علینا پس ذکر فضیلت ابو بکر خارج از بحث ہی اوسکو فضیلت اہلبیت کے حکم مین داخل کرنا بڑی غلطی فاش ہی اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہی حضرت علامہ صاحب استقصار نی کہ مقصود اصلی کیطرف نظر کرنا چاہیے کہ بالذات کیا ہی اور تبعاً و استطراداً کیا ہی پس قبولیت کو متعلق بامور استطرادیہ کرنا موضوع بحث سی خارج ہو جاتا ہی اور جب خود کلام ابن جوزی امور استطرادیہ سے ہے تو نقل کلام ابن جوزی بطریق

اوسے استظہار دیا ہی اور جب قبولیت علما متعلق بفضایل اہلبیت ہوئی جسکی خود صاحب کشف الغمہ ناقل ہین اور مقصود اصلے اونکا وہی ہوا تو جس بات کا ناقل ہین جز ری ہوا اور استظہار اً ذکر اوسکا کشف الغمہ مین ہوا اوس سے قبولیت علما سے کوئی واسطہ نہین ہی پس ٹہیک ہوا کلام حضرت مجتہد کا اور تمہاری کل تقریر مبنی بر کودنی ہوئی قولہ در صاحب استقصا کی تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین اقول تیجہ تریز اس فہم و ادراک پر برین فہم و دانش بباید گریست حضرت سلامت یہ تینون غلطیان آپکی کہ بتصدق محبت ثلثہ آپکی نصیب مین آئین اور ہمنے بھی آپ کے نتیجہ بیجا کے ابطال مین ذکر کین یہ وہی جناب کے کلام بلاغت نظام سے نکلین کہ جسکی ایک حرف پر بھی آپ نے ابھی کچھ گفتگو نہین فرمائی پھر یہ فرمانا کہ اس تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا بجز غباوت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی قولہ ایسی بردبات مین پڑگیا ہی اقول یہ اصطلاح آپکے بھائیون جواریون کہاریون کے ہے ہم نہین جانتے مگر آپنے اور آپ کے بھائیون نے ہماری تحریر سے خوب پایا ہوگا کہ بردشیعونکی ہی اور مات آپکی سنی بھائیون کی ہی معلوم نہین کہ آپ کے مات بجائی ہین کہ بے مات بہائی ہین قولہ نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اقول جواب تو ایسا دیا کہ آپ کے گرو گھنٹال بھوپال تال بھاگ گئی اور آپ کے مولانا عبید اللہ صاحب فدا بھی چین بولگئی قولہ جسنے ہم حجت کرین اقول کس الو کے پٹھے نے جھک مارا تھا اور ساری دنیا کا گہ کھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہی کہ اقرار العقلاء حجہ علے انفسہم دون الادعاء لہم قولہ مخالف کب سنیگا اقول مخالف سنیے یا جہنم اہل انصاف سنتے ہین اور اہل خلاف خود اونہین کے قول و اقرار سے سنائی جاتی ہین بقول حضور والا کے سے گر نیاید بہ خوشی موی کشانش آرند قولہ انچہ در کشف الغمہ مذکور ست از اہل حق ہم قبول میسازند اقول قبول می سازند بمعنی آنکہ صحیح می دانند بلکہ بمعنی اینکہ حجۃ علی مخالفیہم قبول میسازند الحجۃ لہم قولہ کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ مذکور است وانچہ در کشف الغمہ مذکور ست از اہل حق ہم قبول می سازند اقول سبحان تیری قدرت مینڈھکی کو بھی اب زکام ہوا حضور نے قیاس منطقی شکل اول سے بنایا اور کسی شکل سے نتیجون کو رجھایا ذرا یہ تو فرمائیے کہ کچھ شروط اشکال سے بھی آپکو خبر ہے یہ قانون منطق کی بات ہی قانون انگریزی نہین ہی

جسکے بھونکنے سے آپکے دماغ مین خلل آگیا ہی سنکر ماہران قانون منطق سی پوچھیے اول تکرر حد اوسط شرط ہی جمیع اشکال مین صغرای قیاس یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ بعبارت ابن جوزے مذکور ہست کبرای قیاس آنچہ در کشف الغمہ بعبارت صاحب کشف الغمہ مذکور ہست آنرا الحق ہم قبول نمایم لیکن قیاس نتیجہ سی شکل رابع حضور کے بھیجے سے خالی ہی بعدم تکرار الاوسط و بتقریر آخر روایت مذکور در فضیلت ابوبکر از ابن جوزی در کشف الغمہ مذکور ہست و آنچہ در کشف الغمہ در فضائل اہلبیت مذکور است مقبول اہل حق ہم است فلم یتکرر الاوسط ثانیاً کلیت کبری شرط ہی شکل اول مین اور لفظ آنچہ ترجمہ ہی لفظ ماہای موصولہ یا شرطیہ کا اور ما اور من اور ان علامات اہمال سی ہی کما ہو مذکور فی کتب المنطق بخلاف کلما و کلمن کہ سور موجبہ کلیہ ہی جیسی بعض ما و قد یکون سور موجبہ جزئیہ ہی اور باتفاق منطقیین مہملہ حکم جزئیہ مین ہی اور جب کبری جزئیہ ہوا تو اصغر تحت اکبر مندرج نہوگا اور قیاس بعزم مثل آپکی ہمیشہ عقیم ہوگا ثالثاً اس مقام پر ہم ایک قیاس بطور معارضہ درست کرتے ہین کہ آنچہ در کلام اللہ مذکور ہست مقبول اہلسنت وجماعت است کہ ہرگز اہلسنت برد و انکار آن نمی پردازند پس ہم اسی امر قبول کردہ اہلسنت کو منظور کرکے کہتے ہین کہ ان اللہ ہی ادسل الیکم لمجنون در کلام اللہ مذکور ہست و آنچہ در کلام اللہ مذکور ہست مقبول اہلسنت وجماعت است اور انتہائی کے کاریگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور اونکے قبلہ و کعبہ موچی صاحب اہلسنت وجماعت سی ہین اور جو شخص اہل سنت سی ہو اوسکو لازم ہے کہ اس قول کا انکار نہ کری پس اگر کوئی کہی کہ کلام اللہ مین یہ قول بطور حکایت از کفار ہی تو ہم کہینگی کہ کشف الغمہ مین بھی یہ قول بطور حکایت از کافر ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا یہ جواب قواعد منطقیہ سی قطع نظر کرکے لکھدیا ہی کہ عوام بھی سمجھ لین اور حماقت موچی صاحب پر ہنسین قولہ نہ کہ اس لیے کہ مخالف ہم پر حجت پکڑی محض نادانی ہی اقول جہان حدیث ما امان عادلان ہی فضیلت شیخین پر حجت پکڑے اور اما ما اہل النار کی رذیلت کو بہ دلیل قاعدہ مسلمہ فریقین اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ نہ مانا وہان محض نادانی نہوئی اور جہان ایمان ابوبکر کو بدلیل سنت قبل ان امن ابوبکر ثابت کیا اور فقرہ اولی جس سی بطلان صدیقیت صدیق ہوتا ہی اوس سی بالکل سکوت کیا اور اسکا کچھ خیال نہ کیا کہ مخالف

بھی ہم پر حجت پکڑیگا اور با بطال صدیقیت بلزوم خرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل کر دیگا وہان
محض نادانی ہنوئی اور جب وہی بات آپکی سر پر پڑی تو محض نادانی ہو گئی اب اس سے بڑھکر جہالت و
نادانی اور سفاہت اور حماقت اور خرافت کی نشانی کیا ہوگی کہ ایسی لیے توجہ لنا و علینا مین فرق کیا جائے
اور دوسرے دنگے لیے وہی بات نادانی کہلائے **قولہ** دستاویز کی صحت کا اقرار کرے
اقول سچ ہی کتے کی دم بارہ برس گڑے جب بھی ٹیڑہی کی ٹیڑہی سنتی جاتی ہین کہ قبول کے معنی کبھی صحت کے
ہین جیسی ایسی احادیث مین اور کبھی معنی فرض وتسلیم کے ہین جیسی احادیث مخالف مین حجۃ علیہ لالہ پھر پھرا
ہمارا اپنی ہی کہی جاتا ہی کہ صحت کا اقرار کیا پس مثال بعینہ اسکی یہ ہی کہ ایک دستاویز مخالف کی ہاتھ کے
لکھی ہوئی ہی اوسکا مضمون یہ ہی کہ پانچسو روپیہ مین نی زید سے لیے اور ہزار روپیہ مین نی زید کو دیئے
زید بھی کہ اس دستاویز کو جسطرح تو قبول کرتا ہی اس لیے کہ تیرا ہی لکھا ہی مین بھی قبول کرتا ہون حجۃ علیک اب تو
پانچسو روپیہ مجھکو دے اسلیے کہ اقرار عقلا کا اپنی نفس پر حجت ہے اور تیرے ہزار روپیہ یہ تیرا
دعوی اپنی نفس کے نفع کے لیئے ہی مجھپر حجت نہین ہی مخالف مثل مخاطب کے رونا پیٹنا شروع کرے
کہ بڑی غضب کی بات ہی کہ دستاویز کو قبول کرلیا ہی پھر اپنی پانچسو مانگتا ہی اور میرے ہزار اوڑائی
دیتا ہی جب ایسا مقدمہ حکام کے پاس رجوع ہوگا تو حاکم منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی فتوی دیگا اور چونکہ
مولوی سید علی صاحب تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کرچکی ہین اور سیکڑون مقدمہ حق وناحق فیصل
کرچکی ہین اور اونکی والد ماجد روحانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر گردن مروڑی مرغیون کے
کھانیکے مفتی بھی ہین خصوصا جب مفت صاحبونکی میز پر ملجای اس لیے وہ خود ہی برائے خدا
انصاف کرین اور اس مقدمہ کو ایسا فیصل فرمائین کہ مثل دیگر مقدمات ناحق کے صدر سی بدر
لیئے مستر د ہنو **قولہ** اگر یہ امر تسلیم کرلیا جاوی کہ روایت کا قبول کرنا اپنی واسطے حجت لانیکے
لیئے ہی **اقول** روایت مخالف کا قبول کرنا اپنی ہی واسطے حجت لانیکی لیے ہوتا ہے
چنانچہ تمنی اور تمہاری اجداد فاسدہ نی جتنی روایتین شیعون کی قبول کی ہین اس لیے کی ہین کہ اپنی
زعم فاسد مین شیعون پر حجت لائے ہین گو درحقیقت وہ حجتین ناتمام ہین جیسا کہ اس ہماری کتاب کی

دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے اور اسیطرح شیعہ بھی احادیث اہل سنت کو قبول کرکے اونپر حجت لاتے ہین جیسے حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش اسامہ حدیث کاذب وغادر وخائن اور امثال اسکے ہان اپنی احادیث سے اپنے مخالف پر کوئی حجت نہین لاسکتا مگر یہ حماقت کیفیدرشا بصاحب اور اونکے والد ماجد صاحب سے ہوئی ہے کہ اپنی احادیث ملذوبہ سے شیعون پر اونہون نے استدلال کیا ہے جیسا کہ تحفہ مسروقہ اور ازالۃ الخفا کے دیکھنے والون پر مخفی نہین ہے **قولہ** تو سب جھگڑا ہی طے ہوجاوے **اقول** اہل انصاف نے خوب جانا کہ امر ایسا ہی ہے مگر کوئی جھگڑا تو نہ طے ہوا نہ سنی شیعہ ہوئے نہ شیعہ سنی ہوئے بجز حضور کے ایسے سفہا اور حمقا کے جو از دین در رانده واز آن در مانده دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا آج تو حضور والا کی سے ہر روش مین لغزش مستانہ ہے بظاہر کچھ معمول سے زیادہ ہوگئی ہے اوسکی جھونک مین یہ بیہودہ باتین قلم سے نکلتی ہین **قولہ** کسی دوسرے کی روایت کی سند نہین لاسکتا **اقول** کیون نہین لاسکتا اقرار العقلا علی انفسہم حجۃ کیونکر بھول گئے **قولہ** یہی جواب چل سکتا ہے **اقول** علی انفسہم یہ کچھ نہین چل سکتا ہے لا انفسہم پر سب کچھ چل سکتا ہے لیکن تم ایسے کودن اور غبی اور نافہم کے نزدیک کچھ بھی نہین چل سکتا ہے **قولہ** جو تمھے عام قاعدہ ہے **اقول** یہ قاعدہ آپکے گھر کا ہے یا کل پیروان ابوبکر وعمر کا ہے اور ہمارا عام قاعدہ یہ ہے کہ اپنی روایات کو اگر قابلیت تصحیح رکھتی ہین تو صحیح جانتے ہین اور دوسرونکی روایات کو جو سراسر کذابین کی بنائی ہوئی ہین محض غلط جانتے ہین مگر بھی اونمین سے بعض کو الزاما وحجۃ علیہم قبول کرتے ہین نہ باعتقاد صحت بدین نظر جو قباحات اوس روایات مین ہوتی ہین اونکو مصححین روایات کی سر پر ٹھونکتے ہین اور اپنی ذمہ کبھی نہین لیتے مثلاً روایت ناچ دکھلانے رسولخدا کی بی بی عائشہ کو ہم قبول کرتے ہین واسطے ابطال فضیلت بکر و کے برعمر اسلیئے کہ اوس روایت مین فرار شیطان ظل عمر سے ہے نہ ذات ابوبکر بلکہ پیغمبر سے ہے پس خلیفہ اول بلکہ سنیون کے پیغمبر حضرت عمر ہین جب ہمارا اعتراض سنیون پر چل گیا تو ہماری جوتی کو غرض نہین ہے کہ اس روایت کے قباحات اور اعتراضات کو ہم دفع کرین **قولہ** اکثر باتین توریت وانجیل کی ہماری کتابونمین

مذکور ہین اقول ہماری کتابون مین کوئی بات توریت و انجیل کی مذکور نہین ہی ہان حضرت عمر کو یہود
بہت پسند تھی انھون کون یا بن الخطاب تہوکب الیہود والنصاری
جیساکہ جلد اول مین گزرا پس ضرور ہی کہ سنیون کی کتابون مین توریت و انجیل کی باتین ہون فان
الکفر ملۃ واحدۃ قولہ ویسی ہی جیسی کہ یہود و عیسائیون کے ذمہ اقول سچ ہے تمہاری ذمہ
ہو گی کہ اوسکو صحیح سمجھی ہو لیکن شیعون کی ذمہ نہین ہی کہ وہ تو غلط سمجھتی ہین گو استدلالاً و حجۃ علیہم کسی باتکو
کبھی قبول بھی کرلین جیسی یہود و نصاری کی کتابون سی حضرت شعیب کا شراب پینا اور معاذ اللہ
اپنی بیٹیون سی زنا کرنا قبول کرتے ہین اثباتاً للتحریف لکتبہم لا تصحیحاً لروایاتہم قولہ تو اوسکا ہم یہ جواب
دے سکتے ہین جیساکہ صاحب استقصانی دیا اقول بیشک ہم دے سکتے ہین لاریب فیہ قولہ
تو کوئی مخالف اوسکو تسلیم نہین کرسکتا اقول اگر تم ایسا مخالف تسلیم نہ کرے بجہتم عقلا تو ضرور
تسلیم کرینگے قولہ ہمکو لازم ہو گا کہ ہم اوسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی کو چھوڑ دین اقول
ہر ملحد لاتقربوا الصلوۃ کو لے لیتا ہی اور انتم سکاری کو چھوڑ دیتا ہی قولہ اور باقی سی انکار ہی
اقول حضور والا نی جہان ایمان ابوبکر مین چین چیز کیا ہی تو امنت قبل ان امن ابوبکر لیا ہے
اور دوسرا فقرہ کہ جس سی ابطال صدیقیت ہوتا ہی نہ چھوڑا ہی نہ اوس سی انکار کیا ہی تو اب
ضرور ہوا کہ بابطال صدیقیت بخرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل سمجھیئی اور جب ایمان اور
صدیقیت دونو گئے تو خلافت کی دم بھی کٹ گئی و لنعم ما قیل فی العجمیۃ بیت بیچارہ خری تلاش
دم کرد چونیا فتہ دم دو گوش گم کرد ۔ و فی العربیۃ بیت ذھب الحمار لیستفید لنفسہ ＊ قرناً فاب و ماله
اذنان قولہ جب اوسنے ایسا نہین کیا اقول اوسنے ایسا ہی کیا اور جو کہی کہ ایسا نہین کیا تو
ایسی تیسی کیا خطبہ مین کہدیا ہی کہ مین نی اکثر روایات کو اس کتاب کی اہلسنت سی احتجاجا علیہم ذکر کیا
ہی حیث قال لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا و محض المخالف باثباتھا
و تقئیدھا کانت اقوی یدا و احسن مرداً اور قدم فقرات اخر کہ جس سی صاف
ظاہر ہی کہ روایات اہلسنت کو حجۃ علیہم ذکر کیا ہی نہ حجۃ لہم قولہ نہ اسکی کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت

اقول سند وحجت فقرات اسی خطبہ کشف الغمہ کے ہین کہ جسمین فرماتی ہین کہ یہ کتاب واسطی ذکر فضائل اہلبیت
کے ہے اور اون فضائل کومین نی اکثر کتب اہلسنت سی لکھا پس مقصود اصلی ذکر فضائل اہلبیت
ہی جو صاحب کشف الغمہ نی کیا ہی نہ فضیلت ابوبکر جسکا ذکر ابن جوزی نی کیا گو استطراداً اس کتاب
مین بھی آگیا پس مقصود ... اردستانی وہی ہی جو مقصود صاحب کتاب کشف الغمہ ہی اور اونکی مقصود
کو خلاف مقصود صاحب کشف الغمہ پر حمل کرنا اسکے کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت ہے **قولہ** مطلق چھوڑ دیا **اقول**
اہل منطق مطلق الشی کو موضوع مہملہ کہتی ہین جو حکم جزئیہ مین ہی پس عموم وشمول کل الافراد کہا نسے آویگا
اور اہل اصول بھی مطلق سی کل افراد مراد نہین لیتی بلکہ فرد کامل اور عمدہ مراد لیتی ہین مثلاً کسی سی کہو کہ بازار
سی گیہون خرید لاؤ تو وہ اچھی گیہون سمجھیگا نہ یہ کہ اچھی بُری سب اوٹھا لا اور لاریب کہ فرد کامل فضائل
کے فضائل اہلبیت علیہم السلام ہین کہ وہی مقصود اصلی صاحب کتاب ہے نہ فضیلت ہر صاحب
نفاق وشقاق جسکا ذکر ایک منافق نی کیا اور عبارت اوسکی استطراداً کتاب مین مذکور ہوگئی اور
مقصود اصلی نہ تہی پس معنی فرد کامل کے کل الافراد کے سمجھنا داد حماقت دینا ہی حضرت مخاطب کے
خدمتمین تو گستاخی ہو نہین سکتی مگر اگر اونٹائی کے کاریگر نے یہ بات سکہائی ہو تو اوسی کا ادھوڑی سر
اوسی کی سر پر مارنا چاہیی کہ کالائی بد بریش خاوندش ادلی است **قولہ** ای حضرات شیعہ تمکو
خدا کی قسم ہی **اقول** ای حضرات سنیہ تمکو اپنی اوسی خدا کی قسم ہی جو مثل شیطان فاعل شر بلکہ فاعل شر
شیطان وشر بشر ہی ذرا غور کرو اور انصاف تو تمہاری خدا ہی مین نہین ہی تم انصاف کیا کروگے
لیکن جو خدائی آنکھین دی ہون تو آنکھین پہیلا کر دیکھو کہ تمہاری علما بحث مطاعن ثلثہ مین کس گرداب بلا مین
پڑگئی ہین اور کیسی بیدست وپا ہو رہے ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین اور سر پٹکتے ہین مگر
مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتے کوئی تو روایات مطاعن کے صحاح مین موجود ہونیسی
انکار کرتا ہی جیسی باطلی صاحب کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہے لیکن اوسکو شیعون کی علما کا الحاق
کہتا ہی مثل موچی صاحب کوئی اسکو قبول کرتا ہی لیکن اونکی معنی گڑھ گڑھ کر بیان کرتا ہی جیسی رشید الدین
خان صاحب اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش پر عمل کر رہا ہی

قال المخاطب المقام هدا ہ اللہ سبل السلام

دوسرا قول بعضوں نے اس روایت سے یہ جواب دیا ہے کہ اگر صحت اسکی تسلیم کیجاوے تو امام کا ابوبکر کی نسبت صدیق کہنا بنظر تخصیص اور تمیز مخاطب کے ہوگا بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے جیسا کہ احقاق الحق مین قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے اقول ذکر الصدیق لاجل التخصیص والتمیز للمخاطب من غیر تصدیق بمضمونہ لیکن یہ قول باطل ہے اسلیئے کہ اگر امام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے نام کے بعد انکا لقب صدیق کہکر سکوت فرماجاتے تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن یہ تخصیص مخاطب کی بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے آیندہ کے فقرے سے باطل ہوتی ہے اس لیئے کہ جب سائل نے متعجبانہ سوال کیا کہ یا حضرت آپ بھی انکو صدیق کہتے ہین تو امام اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے اور کہا کہ نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین اور پھر اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرہ کہ جو انکو صدیق نہ کہے اوسکی خدا دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کرے اگر ایسی کلمات پر بھی حضرات شیعہ یہ فرماوین کہ امام نے صرف مخاطب کے سمجھنے کے لیئے صدیق کہا تھا اور اوسکی مضمون کو تصدیق نہ کیا تھا تو یہ اونہین کو زیبا ہے تیسرا قول جب حضرات شیعہ نے یہ خیال کیا کہ یہ تاویل بھی باوجود موجود ہونے جملہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرہ کے نہین بنتی تب تیسری تاویل شروع کی کہ شاید حضرت امام علیہ السلام نے ابوبکر صدیق کے نسبت جو کچھ فرمایا ہے وہ بنظر استہزا کے فرمایا ہوگا جیسا کہ احقاق الحق مین لکھا ہے او الاستہزا کما فی قولہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم یعنی امام نے ابوبکر کو صدیق بنظر استہزا اور ٹھٹھے کے فرمایا جیسا کہ خدا نے دوزخیوں کی نسبت بھی عزیز اور کریم فرمایا ہے اور بنظر استہزا کے انکی شان مین قران مین کہا ہے کہ چکھو تم بڑے عزیز اور کریم ہو مگر یہ قول باطل ہے اسلیئے کہ الفاظ کو معنی حقیقی سے پھیر نیکے لیئے کوئی قرینہ چاہیے ورنہ بغیر قرینہ کے بلا قیاس الفاظ سے معنی حقیقی مراد نہ لینا جایز نہین ہے پس آیہ کریمہ مین وہ قرینہ موجود ہے کہ اوپر سے ذکر زقوم اور عذاب دوزخ کا ہے اور خطاب بھی دوزخیون سے ہے اور چونکہ دوزخی اول آپکو بڑا عزیز اور کریم جانتے تھے اس لیئے

اوسنے خطاب کیا گیا کما قال اللہ تبارک و تعالی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم
کالمهل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم
ثم صبوا فوق راسه من عذاب الحمیم ذق انک
انت العزیز الکریم اور اس روایت کے کسی مقام سی کوئی ایسا قرینہ
پایا نہین جاتا جس سی معلوم ہو کہ امام نے بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے یہ فرمایا ہو اس لیے کہ اول تو سائل
شیعہ تہا اوسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تہا دوسری اوسنی اپنی طرف سے کچھ استفسار بہ نسبت حضرت
صدیق کے نہ کیا تہا بلکہ اوسنے ایک مسئلہ فقہی پوچہا تہا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہی یا نہین امام نی اوسکو
جائز فرمایا اور اوسکی سند مین حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا جب اوس سائل کو تعجب ہوا تو اوسکے
تعجب دور کرنیکے لیے حضرت نی کلمہ نعم الصدیق مکرر سہ کرر زبان مبارک سی ارشاد فرمایا تو یہ محل
اور موقع کسی طرح پر استہزا کرنیکا نہ تہا اور لو فرضنا کہ کلمہ نعم الصدیق ہی بنظر استہزا کے ہو لیکن بعد اوسکی
جو حضرت نی فرمایا کہ من لم یصدقہ الخ یہ کلمہ استہزا اور ٹھٹھہ پر کس قرینہ سی محمول کیا جاویگا اور اگر بغیر قرینہ
بلا قیاس کے ایسی کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر محمول کیے جاوین تو ہر ملحد و زندیق ہر آیہ اور
حدیث کے نسبت ایسا ہی کہہ سکتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا تو تہا قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل
بھی نہین بنتی اور امام کی نسبت استہزا او سخریہ کے منسوب کرنے سے کام نہین نکلتا تب اپنی اوس
معمولی تاویل سی پناہ لی جو شیعون کے ہر حیلہ کے لیے سپر بنائی گئی ہی اور جو ناصبیون کے ہر حربہ
کیواسطی ڈھال مقرر کی گئی ہی یعنی تقیہ جیسا کہ احقاق الحق مین برسبیل تنزل لکہا ہی او للتقیۃ عن السائل
اور مجتہد صاحب نی بھی اخیر مطعن الرماح مین فرمایا ہی و لو نزلنا عن ذلک پس محمول بر تقیہ
خواہد بود لیکن اس تاویل کی بھی گنجائش نہین ہی اس لیے کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ سائل
مومنین او محبین سی تہا ورنہ جب امام نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تو اوسے کچھ تعجب نہوتا اور
وہ یہ استفسار نہ کرتا کہ آپ بھی ایسا کہتی ہین سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا
صاف اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ سائل سنی نہ تہا جس سی ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی اور اگر سائل

سنی بھی ہوتا تب بھی امام کا تقیہ کرنا اور سنی سی ڈر کر خلفا جور کی تعریف کرنا خلاف شان امامت کے
تھا اس لئی کہ امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام تقیہ سی ممنوع تھی اور اونکو تقیہ کرنا جایز ہی
نہ تھا اور جو صحیفہ خدا نی اپنی بھیجا تھا اوسمین اونکو علوم کے منتشر کرنے اور مسایل شرعی کو بلا خوف وخطر
ظاہر کرنیکی تاکید تھی اونکو خدا نی مطمئن کر دیا تھا اور اونکے حق مین فانک فی حرز وامان فرما دیا تھا
پس ایسی حالت مین امام کا ایک سنی سی ڈر جانا اور اوسکے خوف سے ایک غاصب بلکہ کافر کو صدیق کہنا
اور باوجود اطمینان خدا کے جان وعزت کا اندیشہ کرنا تعجب کا مقام ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عالیجناب مخاطب والاخطاب کو معلوم ہو کہ شیعونکی پاس آپکی ایک ایک بات کے دس دس جواب ہین
اسکو یہ سمجھنا کہ ایک جواب نہ چلا تب دوسرا جواب دیا یہ غلط فہمی حضور کی ہی دیکھیے ہمنے سبھی چلا دیا
جسکا چلنا آپ بہت دشوار سمجھے تھے ہمنے کیسی سہولیت سے چلا دیا اور رنجوئی آپکی تسکین کر دی اب
سنیئے کہ علامہ شوستری نی جو یہ فرمایا کہ ذکر لفظ صدیق واسطے تخصیص و تمیز کے ہی تاکہ یہ ابو بکر اور ابو بکر دونے
متمیز ہو جائی یہ جواب باصواب ہی حضور کے اوس قول کا البول کا جو آپ نی تیسری فایدہ مین
فوائد منعہ اس حدیث کے ذکر کیا ہے کہ امام کو ایسی محبت اونسے یعنے ابو بکر سے تھی کہ بغیر صدیق
کے اونکا نام لینا اونکی دل کو گوارا نہین ہوا اسیلئے اس لقب سی اونکو یاد کیا تھا انتہی علامہ شوستری
فرماتی ہین کہ ذکر صدیق لانسلم کہ بوجہ اسکے تھا کہ اونسے محبت تھی بلکہ جایز ہی کہ بوجہ اسکے ہو کہ اونکی
ذات متعریف اور ماہیت لطیف غیرونسی متمیز اور متخصص اور متشخص ہو جائی اور ایک متشخص مشخص
بن جائی اور یہ جو حضرت مخاطب فرماتی ہین کہ اگر لقب صدیق کہکر سکوت فرما جاتی تو حضرات شیعہ
کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن حقیر کہتا ہی کہ عبارت حدیث سی بہت ظاہر ہی کہ اونحضرت نے
صدیق کہکر سکوت فرمایا تھا اور اگر سایل ساکت رہجاتا تو حضرت بھی ساکت رہجاتی مگر سایل نی
سکوت نہ کیا اور ایک سوال دیگر غیر از سوال اول اوسنی پیش کیا کہ آپ بھی صدیق کہتی ہین حضرت نے
فرمایا کہ ہان ہان ہم بھی متشخص مشخص کیواسطی صدیق کہتی ہین بلکہ جو اسطرح اوسکو صدیق نہ کہی جسطرح جسی

ہمنی کہا بلکہ اوسکو صدیق مصدقا لمضمونہ کہی تو ضرور اوسکی تصدیق دنیا و آخرت مین نہ کرے کیون حضرت
اب تو اِس تاویل کی گنجایش باقرار حضور کے بخوبی ہوگئی کہ ہمنی سکوت بہ نسبت جواب سوال اول کے
ثابت کر دیا باقی رہا جواب سوال ثانی پس اوسکی بھی توجیہ وجیہ ہمنی بیان کر دی اور اگر آپ اوسپر راضی
نہو جیئی تو جسطرح چیر احتمال استہزا و تقیہ جواب سوال اول مین ہو سکتا ہی اوسی طرح جواب سوال ثانی مین
ہو سکتا ہی لیکن جواب سوال اول مین کہ سکوت لفظ صدیق پر ہوا آپ کی عنایات بیغایات سے احتمال
تشخیص نامتشخص قایم ہوگیا اور اظہار محبت جسکی آپ بغیر کسی دلیل و برہان کے مدعی ہوئی تھی باطل ہوگیا
قولہ سایل نی متعجبانہ سوال کیا **اقول** سابق مین گذرا کہ تعجب سایل سنی کا بجا تھا کہ بیچارہ مضمون تقیہ سی
تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پھر
خلاف معتقد اپنی کیونکر اوسکو صدیق فرماتی ہین اور بہت بڑی دلیل سایل کی سنّی ہونے پر یہ ہے
کہ امام علیہ السلام نی اوسکو سنّی جانا تہا اس لیئی کہ اگر اوسکو سنّی نہ جانتی تو فعل ابوبکر سے اوسپر استدلال
قایم نہ کرتے اور امام علیہ السلام یہ تو خوب جانتی تھی کہ شیعہ صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پس جواب
سایل شیعہ بفعل ویسی شخص کے کہ جسکو سایل کذیب سمجھتا ہی شان ادنی عاقل سی بعید ہی اور یہ بعینہ
مثل اسکی ہی کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان سی کوئی مسئلہ پوچھے وہ جواب مین کہی کہ ہان یہ جایز ہے اسلیئے
کہ رام جی نی ایسا کیا ہی تو اِس جواب مین کل عقلا مجیب کو عقل سی خالی کہینگی اور یہ شان ادنی انسان سے
بعید ہی چہ جائی شان امام کہ ارفع و اعلے کل عقلائی جہان سے ہی اور جب ہمنی سایل کا سنّی
ہونا ثابت کر دیا تو یہ حدیث بھی مثل سیکڑون احادیث دیگر کے محمول پر تقیہ ہو سکتی ہی **قولہ** اوچھل
پڑے **اقول** ہم کہہ چکی کہ اوچھل پڑنا دلیل کذب حدیث ہی یا دلیل حمل بر تقیہ وہی راگ گایا ہوا
گائے جاؤ اور موچی صاحب کی نئی کھنجڑی اور بساطی صاحب کا پُرانا رباب بجائی جاؤ **قولہ** بلکہ یہ بھی
فرمایا **اقول** اِس فرمانیکی تین توجیہین ہمنی واسطی محبان ثلثہ کے پیش کین اگر ہماری تینون سے اونکی
تسکین نہین ہوتی تو ہم چار مین کہانسے لا دین جلئے آپ چار یارون ہی سی راضی رہیی **قولہ** تیسرا
قول جب حضرات شیعہ نی یہ خیال کیا **اقول** کیون اسقدر جھک مارتی ہو یہ سب توجیہین ایک ہی شخص کے

ہین یعنی مولانائی شوستری علیہ الرحمہ کے جواب مین اسکی کہ اہلسنت بلا دلیل و حجت مدعی اسکی ہوئی کہ ذکر لفظ
صدیق بوجہ محبت ہی تو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ لانسلّم کہ بوجہ محبت ہی بلکہ لاجل التخصیص والتمیز
او الاستہزاء او للتقیہ عن السائل ہی یعنی ذکر لفظ صدیق نہ واسطی محبت کے ہے بلکہ واسطے تمیز و تشخیص یا تشخص
کے ہے یا واسطی سخریہ اور استہزا کے ہے یا واسطی تقیہ کے ہے پس یہ کل احتمالات ایسی ہین کہ جو انمین سے
فرض کیا جائی مبطل دعوائی محبت ہی پس ایک تقریر کے تین ٹکڑی کرنا اور ہر ٹکڑی پر یہ کہنا کہ جب
نہ چل سکا تو یہ کمال درجہ کی کیادی و مکاری و خداعی ہیرو کا ذہن عادرین خائنین کی ہی دیکھو ہم ایک
تو چلا چکی دو اور بھی چلائی دیتی ہین پھر تمہاری گرفت کی کوئی جگہ نہ رہیگی قولہ بنظر استہزا و تمسخر کے
اقول بلکہ بطور میان الماس کے لٹھ کے کہ گو قافیہ نہ بیٹھی مگر مطلب حاصل ہو جائے قولہ کوئی قرینہ
چاہیے اقول قرینہ کبھی مقالیہ ہوتا ہی کبھی حالیہ ہوتا ہی حالیہ تو اس مقام پر امام کا معتقد کذبیت
صدیق ہوتا ہی ورنہ سائل کو تعجب صدیق کہنی سی ہوتا اور قرینہ مقالیہ بقول آپ کے سائل شیعہ کہ
جو معتقد کذبیت ابوبکر تھا بفعل ابوبکر جواب دینا جا لانکہ شیعون کا جواب بفعل جناب امیر دینا تھا جیسی کی
سنیون کا جواب بفعل ابوبکر و عمر دینا چاہیے تھا اور اگر بقول ہماری سائل سنی تھا تو قرینہ مقالیہ نہ رہیگا
بلکہ فقط حالیہ رہیگا لیکن ہماری واسطی ایک وجہ دیگر سے پھر بھی مقالیہ رہیگا اس لئی کہ سابق مین
گذرا کہ شان معصومیت کے خلاف ہی اجتہادی و استنباطی جواب دینا لان المجتہد یخطی و یصیب
والمعصوم لا یخطی بل یصیب فجوابہ مقصور علی الروایۃ من آبائہ الی جدہ علیہم السلام لیس فیہ رائی ولا قیاس
و لا استنباطات الاجتہادیۃ قولہ اوّل تو سائل شیعہ تھا اسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع
تھا اقول بڑا تعجب ہی کہ حضرت مخاطب ایک زمانہ مین شیعہ تھی معلوم نہین کہ کتنی مرتبہ مجالس
شیعہ مین شریک ہو کر حضرات ثلثہ پر ہزارون صلواتین بھیجی ہونگی مگر آپ بالکل بھول گئی اری
حضرت شیعہ بڑا غضب کرتی ہین جب صلواتین بھیجنی شروع کرتے ہین تب کہتی ہین کہ حضرت
فلان پر حضرت فلان پر مع القاب مشہورہ ذکر کرتے ہین پس حضرت کہنا اور القاب شریفہ
کا ذکر کرنا اگر ٹھٹھا اور میان الماس کا لٹھا نہین ہی تو پھر کیا ہی جو اسکو ٹھٹھا نہ سمجھی وہ الو کا پٹھا

اور بڑا کودن اور بڑا اٹھا ہی پھر آپ شیعہ کے سامنے موقع اور بے موقع کیا پوچھتی ہین قولہ دوسرے
اونسی اپنی طرف سی اقول ہان گو اونسی اپنی طرف سی ذکر ابوبکر نہین کیا تھا مگر حضرت چونکہ جانتی اور اوسکو
پہچانتی تھی کہ یہ سنی ہی اسلیئے اوسکو فعل ابوبکر سے جواب دیا اور جب نام ابوبکر کا لیا تو مزاحًا اوسکو صدیق
بھی کہا اور جب اونسی یہ مسخراپن کہا کہ آپ تو صدیق نہ کہی تب حضرت ہنسی سے اوچھل پڑی اور اوسکی مزاح
کی راہ سی فرمایا کہ ہان صدیق ہان صدیق یعنی تمہاری صدیق جیسی التکلم خیرًا حالانکہ حقیقت مین آپ نہ تھے
یہانتک کہ یہ بھی کہا کہ جو اوسکو صدیق نہ کہی وہ مقابل تصدیق خدا نہین ہی یعنی تم شیعون کے نزدیک پس یہ
حکایت ہی اعتقاد مخالف کے استہزا کے جیسی شیعہ کہتی ہین کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جنسی خدا روز قیامت سب سے
پہلی مصافحہ کریگا اور چونکہ حضرت عمر بقول خود ایک بال ہین حضرت ابوبکر کے تو ضرور ہی کہ خدا روز قیامت
اونکی قدمبوسی کری یہ سب حکایات ہین اعتقادات اہلسنت کے اور استہزاآت ہین اوپر اون اعتقادات
فاسدہ کے قولہ کس قرینہ سے محمول کیا جاوی اقول اوسی قرینہ سابقہ حالیہ و مقالیہ سی قولہ تو ہر ملحد
و زندیق اقول مثل تمہاری ہر ملحد و زندیق آیات و احادیث متاولہ مین کہسکتا ہی کما ہو حجۃ ابیکم لہم فہو حجۃ ابنا لکم قولہ جوتھا
قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل ہی نہین بنتی اقول اتو حضرات اہلسنت نی دیکھا کہ یہ تاویل خوب بنتی ہی اور کسی کے بگاڑنے
سی نہ بگڑی تو اب ضرور ہوا کہ اونکا بندر ایک شاخ چھوڑ کر دوسری شاخ پر اوچک جاوی اور تقیہ
کی ڈال پکڑ کر ہلا دوی ارے ملعون کہانتک اوچھلی کودی گا دیکھ تیرا گلا گھونٹتا ہون اب تجھکو پیچھا چھوڑانا
مشکل ہی اپنی بڑی پھندر کو بھوپال تال سی بلاؤ اور جواب مستقصا لکہاؤ تو شاید کچھ کہو سٹون کی جان
بچی قولہ شیعون کی ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی اقول سنیونکی تو حملہ سی شیعونکو کچھ ڈر نہین اس لیئے کہ یہ
حملہ زنانے ہین جیسا کہ زلیخا نی حضرت یوسف کنعانی پر اور بی بی عائشہ طائشہ نے علی اعلائی عمرانی پر
حملہ کیا ایسی حملون سی جراسکے کہ خود حاملہ حاملۃ الاوزار ہو جائی کچھ شدنی نہین ہی اگرچہ اہلسنت اوس
بار بردار کو تعبیر بحملًا خفیفًا کرین اور شیعہ بنظر فلما مرت بہ اثقلت حملًا ثقیلًا پر حمل کرین بہرکیف سنی بیچاری
شیعون کے دلی ملی پڑی ہوی ہین وہ کیا سر اوٹھا سکتی ہین باقی رہی تمہاری بزرگان خارجی و ناصبی
پس اونکی مقابلہ کے لیئے شیعونکو خدانی ایک تیغ تبرا یلعنہم اللاعنون سی اور ایک سپر تقیہ الا ان تتقوا منہم

تقیہ سی دی ہی اور فرمایا ہی کہ اگر موقع و محل تلوار چلانیکا نہو تو لا جناح علیکم ان تضعوا اسلحتکم
وخذوا حذرکم یعنی نہین ہی تمپر کوئی گناہ اس بات مین کہ رکھدو ہتھیار اپنی کو اور لی لو بچاؤ اپنا کما فی
ترجمہ شاہ رفیع الدین پس سپر تقیہ جو آلہ بچاؤ کا ہی اسکی نیچی ایک تلوار بھی چھپی ہوئی رکھی ہی کہ تمہاری کل وار
اس پر رک جاینگی اور شیعونکی وار جب چل جاینگی تو ناصبیون اور خارجیونکی علی سی اسفل تک در آینگی
الحمد للہ کہ اہلسنت کو خدا نی اس تیغ و سپر سی بالکلیہ محروم کیا ہی اسی سی ہاری ماری پڑتی ہین **قولہ** اسلیئے
کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی **اقول** کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی بلکہ دلالت اسکی خلاف پر ہی
قولہ کہ سائل مومنین محبین سی تھا **اقول** اگر مومنین سی ہوتا تو تقیہ امام سی خوب واقف ہوتا کہ التقیۃ دینی
و دین آبائی مذہب امام علیہ السلام کا ہی اور اگر محبین سی ہوتا تو قول و فعل امام پر معترض نہوتا **قولہ**
تعجب نہوتا **اقول** تعجب ہونا دلیل اس بات کی ہی کہ امام علیہ السلام کو وہ شخص معتقد کذبیت صدیق جانتا
تھا اور اگر معتقد صدیقیت جانتا تو ہرگز تعجب نہوتا لیکن جو شخص امام علیہ السلام کو معتقد کذبیت صدیق
سنیان جانی وہ ضرور ہی کہ شیعہ ہو اسپر نہ شاہ صاحب نہ موجی صاحب نی کوئی دلیل قایم کی نہ حضرت
مخاطب نے ہرچند ہم غور کرتے ہین کوئی وجہ وجیہ اسکی ہماری خیال مین نہین آتی جز اسکے کہ فرمادین کہ چونکہ کل شیعہ
امامونکو شیعہ سمجھتی ہین اسلیئی معتقد کذبیت جانتے ہین اور چونکہ کل سنی امامون کو سنی سمجھتی ہین اسلیئے معتقد صدیقیت
جانتی ہین پس اگر سائل سنی ہوتا تو تصدیق کہنی سی تعجب نہ کرتا لیکن یہ بات کہ کل سنی امامونکو سنی سمجھتی ہین یہ مکابرہ ہی
و خندہ ہی سفیہان جاہل کی واسطے قریب ہی عجم کے ہی اسواسطے کہ کل قدمای سنیہ اقرار کرتی ہین کہ مذہب امامیہ مذہب امامون کا ہی
جیسی مذہب حنفیہ مذہب ابو حنیفہ اور مذہب شافعیہ مذہب شافعی کا ہی اور علی ہذا القیاس حنبلی و مالکی اور اسی وجہ سی ابن اثیر
جزری صاحب جامع الاصول نی مائۃ ثانیہ مین امام علی ابن موسی الرضا کو مجدد مذہب امامیہ قرار دیا ہی اور اکثر اہلسنت
شیعون پر طاعن ہوئی ہین کہ یہ لوگ منقولات ائمہ پر عمل کرتی ہین اور منقولات صحابہ پر عمل نہین کرتے
چنانچہ اسی حدیث کے فائدہ ثانیہ مین خود مخاطب نی بہی فرمایا ہی کہ تمسک بصحابہ کرنا یہ حصہ صرف
اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین انتہی اور بہت ظاہر ہی کہ اگر اہلسنت
امامونکو سنی جانتی تو ضرور انکی احادیث کو جمع کرتے صحیح بخاری والی نی ایک حدیث بھی امام جعفر صادق

کی نہ لی حالانکہ چہار ہزار راوی یون نی انحضرت سے روایت کی اگر سنی امام جعفر صادق کو سنی جانتی تو اونکو چھوڑ کر ابو حنیفہ کیطرف کیون جاتی ہیں اس امر کو ہمنے ابتدائی جلد اول مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ سنیونکو اماموں سی کچھ واسطہ نہین اور قدمائی سنیہ امامون کو شیعہ جانتی تھی اور اونکی مذہب کو اپنی مذہب کے خلاف سمجھتی تھی ابن ابی الحدید دوستان صدیق سی شرح نہج البلاغہ مین کہتا ہی کہ یک سنی نی اپنی اوستاد سنی سی کہا کہ اگر آپ دیکھتی روز غدیر شیعونکو کہ قبر جناب امیر پر جمع ہوکر کسقدر شیوخ ثلثہ کے بارہ مین گستاخیان کرتے ہین تو آپکو بڑا تعجب ہوتا اوستاد صاحب نی فرمایا کہ واللہ اونکو جری نہین کیا ہی اون گستاخیون پہ مگر صاحب قبر نی شاگردنی کہا اگر ایسا ہی تو ہم فلان وفلان کو کیون دوست رکھین اوستاد جی نی یہ سنکر کچھ جواب نہ دیا اور جوتیان بغل مین دباکر بہاگ کھڑے ہوی حقیقت مین اگر جناب امیر علیہ السلام قنوت مین اللهم العن صنمی قریش وجبتیہما وطاغوتیہما نہ پڑھتی تو شیعہ اللهم العن اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری کیون کہتی شیعونکو حضرت ابوبکر اور عمر سے کیا مطلب دنیا مین بہت برے برے لوگ مثل فرعون وہامان کے گزر گئے کسی کا ذکر کوئی نہین کرتا مگر فرعون وہامان آل محمد کا ذکر ہر دم زبان پر رہتا ہی اسکی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہوسکتی ہی کہ اونکی امامون نی اونکو یہی تعلیم کیا ہی پہر آپکو اس سی کیا عیسی بدین خود موسی بدین خود آپ کسیلئے لوگونکو ستاتی ہین اور سب سی لڑتی جھگڑتی ہین کہ خواہی نخواہی آپ کے ایسے سب ہوجائین ورنہ آپ سبکی ہجو کرین اور جب ہم جواب دیتی ہین تو آپ حضرت صدیقہ نانی کی نام پر رونے لگتی ہین **قولہ** سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہوکر جواب دینا **اقول** صدیق کہنا اور بفعل صدیق استدلال کرنا اور اظہار غصہ یہ سب تقیہ تھا او تعجب سائل بوجہ سنیت تھا کہ التقیۃ دینی ودین آبائی سے واقف نہ تہا اگر شیعہ ہوتا ضرور واقف ہوتا **قولہ** سائل سنی نہ تھا جس سی تقیہ کرنیکی ضرورت ہوتی **اقول** چونکہ ضرورت تقیہ ہوئی ہی سی ہمنی سائل کو سنی کہا اور آپ بلا دلیل ویکی شیعہ ہونی کی مدعی ہین لیکن ہمنی فرض کرلیا کہ شیعہ ہی تہا اور اوس سی تقیہ کی ضرورت نہ تھی مگر لانسلم کہ وہ مجمع سنیون سی خالی تہا کیون نہین جائز ہی کہ کوئی مفسد ملعون وہان موجود ہو اور اگر ہم یہ بہی فرض کرلین کہ کوئی مفسد بہی اوسوقت نہ تہا مگر چو تعلیم مسئلہ اوسکو اوسوقت خاص مین اس طریقہ خاص سی ہوتی تو اوسکے لیی

بعد اسکی کوئی ضرر عظیم متصور تھا اور بعد دفع زمانہ ضرر بہر تعلیم اسکی بطریق دیگر ہوئی ہوگی کہ جسمین فکر کذبیت کسی کذیب کا ہوگا واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **قولہ** سنی سی ڈر کر **اقول** سنی بر حیل رجالی کے کیا حقیقت تھی کہ کوئی اوس سی ڈرتا خوف برانگیختہ ہونی اوس فتنہ وفساد کا تھا کہ جس سی خدا راضی نہ تہا بسبب اسکی کہ خلاف اختیار وامتحان خلائق من اللہ الخالق تہا یہ بڑی حماقت حمقا کی ہی کہ ہماری تقیہ کو اور اون لوگونکی تقیہ کو جنکو اختیار گردش زمین وزمان دیا گیا تہا یکسان سمجھے ہین جناب رسولخدا کو کونسی خوف جان و مال وآبرو تھا کہ ہدم خانہ کعبہ نہ کر سکے اور لولا قومک حدیثوا العہد بالکفر لہدمت البیت فرمایا **قولہ** امام جعفر صادق ع تقیہ سی ممنوع تھی **اقول** کبتک پرانی لترین ٹانکی ہوئی انتائی کے کاریگری طرہ دستار وجیغہ افتخار کروگے تمہاری چھیٹین شہادت کی پہلی دلیل مین کفش دوز جہنم سوز کی کفش کاری ہم بخوبی کرچکی فارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین فلا ترجع الا بخفی حنین

قال المخاطب التمام لاهدا اللہ سبل السلام

علاوہ برین امام کے حالات پر بھی نظر کرنا اور اونکی طور وطریقہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ ایا وہ ہمیشہ سنیئون سی دبجاتی تھی اور ناصبیون کے خوف سی جھوٹھی تعریف صحابہ کی کیا کرتی تھے یا کبھی اپنے اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اور اپنی شان جو صدق گوئی کو بھی ظاہر فرماتے تھے اگر یہ ثابت ہو کہ کبھی کسی سنی کے مقابلہ مین حضرت نی اپنی عقیدہ کو ظاہر نہین کیا اور ہمیشہ ہر ایک سنی کی روبرو تقیہ کو کام فرمایا تو خیر اس حدیث کے نسبت بھی ہم عذر تقیہ کو تسلیم کر سکتے ہین اور اگر یہ امر معلوم ہو کہ امام نی بڑے بڑے سنیونکی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اور بلا خوف انکی جو کچھ دل مین تہا اسکو ظاہر کر دیا ہی تو پھر کیونکر ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ کو قبول کرین اب ہم امر دوم کو کتب شیعہ سی ثابت کرتے ہین ملا باقر مجلسی کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در زمان حضرت امام محمد باقر وامام جعفر صادق علیہما السلام کہ اواخر زمان بنی امیہ واوائل دولت بنی عباس بود از ان دو بزرگواران قدری مسائل حلال وحرام وعلم تفسیر وکلام وقصص انبیا وسیر تواریخ ملوک عرب وعجم

وغیر آنہا از غرائب علوم منتشر گردید کہ عالم را فرا گرفت و محدثان شیعہ در اطراف عالم منتشر گردیدہ و پیوستہ
در مناظرات و مباحثات علما بر جمیع فرق غالب بودند و چہار ہزار کس از علما مشہور از حضرت صادق
روایت کردہ اند و چہار صد اصل در میان شیعہ بہم رسید کہ اصحاب باقر و صادق و کاظم علیہم السلام روایت
کردہ بودند الی قولہ و بہ طریق معتبرہ منقول است کہ قتادہ بصری کہ از مفسرین مشہورہ عامہ است بخدمت
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آمد حضرت فرمود توئی فقیہ اہل بصرہ گفت بلی حضرت فرمود وای بر تو ای قتادہ حقتعالی
خلقی آفریدہ است کہ ایشان را حجتہای خود گردانیدہ است بر خلق خود پس ایشان میخہای زمین اند و
خازنان علم الٰہی اند پس قتادہ مدتی ساکت شد کہ یارای سخن گفتن نداشت پس گفت بخدا سوگند کہ در پیش فقہا
و خلفا و بادشاہان و ابن عباس نشستہ ام و دل من نزد ایشان مضطرب نشدہ چنانچہ نزد تو
مضطرب شدہ است حضرت فرمود میدانی کہ کجائی در پیش خانہ نشستہ کہ حقتعالی در شان ایشان
فرمودہ است کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ قتادہ گفت راست گفتی پس جب کہ
بڑے بڑے مفسرین اور مشہور فقہا اور نامی علما کے مقابلہ مین امام تقیہ نہ کرین اور اونکو
برا بھلا کہین اور وای بر تو اور مثل اوسکے اور کلمات عتاب کے فرمانے مین کچھ تامل نہ فرماوین
اور اونکی شاگرد اور حاضر باش بڑی بڑی مجلسون مین سینون سی مباحثہ کرین اور اونکو ہرا دین
اور ہزارون عالم اور سیکڑون فقیہ اونسی تعلیم پاوین تو کیونکر ہم اس امر کو مانین کہ ایسی زبردست
امام جن کی مجلس مین آنی سی بڑی بڑی ظالمون کی بدن مین لرزہ پڑجاوی اور صورت دیکھنے سی اونکا
دل کانپنی لگی ایک سنی کے سامنی آنی سی ڈر جاوین اور خلفائی جور کی ایسی بڑی تعریف کرنیلگین
کیا وہ سائل جسنی حلیہ سیف کا سوال کیا تھا قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا یا کوئی لشکر اور فوج لیکر
امام سی مسئلہ پوچھنی آیا تھا کہ امام قتادہ سی تو نہ ڈری اور اوسپر تو عتاب کیا اور سائل سی ڈرکر
ابوبکر کو صدیق صدیق صدیق کہنی لگی ہماری نزدیک تو اگر کوئی بادشاہ اور امیر بھی آتا تب بھی
امام کلمہ حق کہنی سی درگذر نہ فرماتی اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے خلاف ہرگز کچھ بھی زبان
سی نہ نکالتی اور یہ صرف ہمارا خیال ہی خیال نہین ہی بلکہ اسکا ثبوت شیعونکی کتابون سی ہوتا ہی

چنانچہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکھتی ہین کہ در روایت دیگر معتبر وارد شدہ است کہ در سالیکہ ہشام بن
عبد الملک بحج رفتہ بود در مسجد الحرام دید کہ مردم نزد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجوم آوردہ اند از
امور دین خود سوال می کنند عکرمہ شاگرد ابن عباس از ہشام پرسید کہ کیست این کہ نور علم از جبین او
ساطع است میروم کہ او را خجل کنم چون نزدیک حضرت آمد وایستاد لرزہ بر اندام او افتاد و مضطر
شد و گفت یا ابن رسول اللہ من در مجالس بسیار نزد ابن عباس و دیگران نشستہ ام این حالت
مرا عارض نشدہ حضرت ہمان جواب را فرمود پس معلوم شد کہ از معجزات امام و شواہد امامت
آنست کہ حق تعالی محبت ایشان را در دل دوستان و مہابت ایشان را در دلہای دشمنان
می افگند پس جبکہ ہشام ابن عبد الملک سی ظالم بادشاہ کے موجود ہونے پر امام کا رعب دشمن پر
ہو جاوی اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر لرزہ آجاوی تو تعجب ہی کہ پھر امام ایک سنی
کے رعب مین آجاوین اور ایک ادنی آدمی سی ڈر جاوین مین ہر چند غور کرتا ہون اور بہت
سوچتا ہون لیکن حضرات شیعہ رحمہم اللہ کی باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور امامت کی حقیقت تو فرضی
اور انبیا ہی نہین سمجھی تو مین کیا سمجھ سکتا ہون لیکن اوسکی ظاہری شواہد بھی میری ذہن مین نہین آتی کہ کبھی تو
حضرات شیعہ اماموں کو ایسا شجاع اور ذی رعب بناتی ہین کہ بادشاہون اور ظالمون کو بھی مجال
گفتگو کی اونکی سامنی نہ تھی اور عالمون اور فقیہون کو بھی جرأت بات کرنیکی اونسے نہ ہوتی تھی سب کو
برا بھلا کہتی تھی اور لوگ چپ چاپ سنا کرتی تھی اور سوائی درست اور بجا کے امام کے سامنی
کسی کی زبان سی کوئی لفظ نہ نکلتا تہا اور کبھی حضرات شیعہ اماموں کو ایسا خوف زدہ اور حیران نعوذ باللہ
بنا دیتی ہین کہ وہ ایک ادنی آدمی سی ڈر جاتی تہی اور اگر اونکی مجلس مین ایک سنی بھی آجاتا تہا تو وہ
چپ ہو جاتی تھی اور اوسکا ایسا رعب ان پر چھا جاتا تھا کہ ایک بات بھی ایسی کہ جو اوس سنی کی عقیدی
کے خلاف ہوتی تہی نہ فرماتی تہی حقیقت ہین یہ سب تہمتین شیعونکی اماموں پر ہین وہ نبی زادی
اور رسول کے جان وجگر تھے انکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا
انکی بات بات مین اونکی نانا کے کلام کا جلوہ ظاہر ہوتا تہا جسطرح اونکا ظاہری جمال نمونہ پیغمبر صاحب

کے حسن کا تھا اسی طرح اونکا باطنی کمال بھی کمالات نبوی کا ظہور ہوتا تھا او نکا دل اونکی زبان حضرت
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی مانند یکسان تھی نفاق اور جھوٹھ اور حیلہ اور تقیہ ذنکی کمالات کی حق مین
ایک سخت عیب تہا کیونکہ خدا ایسی لوگونکو جو سراسر نور کے پتلے تھے ایسی کثافتون سے پاک نہ رکھتا اور
کس لیئے اون پاک امامونکو جو سراپا طہارت کی صورت تھے ایسی نجاستون سے دور نہ رکھتا انحضرت
شیعہ جنکی شان مین آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہو جنکی پاکی پر پاکی نی قسم کھائی ہو جنکی صداقت پر صدق کو
ناز ہو جنکی صورت اور سیرت پیغمبر کیسی ہو جنکی گہوارہ جنبانی جبرئیل امین کے تعلق ہو جنکی زیارت
کو ملائکہ عرش برین آتی ہون جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا ونپر تم ایسی تہمتین کرو
اور خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو اون پاک امامون کی طرف نسبت کروای بھائیو کیا محبت کے یہی معنی
ہین جو تم رکھتی ہو اگر امامت کی یہی شان ہی تو مسلمانون کا کیا ذکر ہی گبر و ترسا بھی نفرت کرینگے اور ایسی
باتونکو بھی سنکر سب الامان الامان پکارینگی اگر تم کو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما اور محدثین نی ایسی روایتون
کو لکھا ہی اور ایک گروہ نی فقہا کے اسکو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سی غور سی رفع ہو سکتا ہی یعنی تم اون
لوگون کے حالات پر غور کرو جو راوی تمہاری بہانکی روایتونکی ہین اور مدار تمہاری مذہب کے
احادیث کا ہی کہ وہ سب کے سب جھوٹھے تھے اور امام اون پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اسکو
ہم تمہاری ہی کتابون سی اپنی موقع پر آئندہ ثابت کرینگے تب تمکو معلوم ہوگا کہ امام کا ظاہر باطن ایک تہا
جو انکی دل مین ہوتا تہا وہی زبان سی ارشاد فرماتی تھی اگر تم ہماری کہنی کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کے
اقوال پر نظر کرو کہ انہون نی بھی ائمہ کرام کیطرف سے ایسا ہی لکھا ہی اور خود ائمہ کی حدیث کو
لکھکر اس بات کو صاف کر دیا ہی چنانچہ محدثین شیعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث لکھتے ہین کہ
امام علیہ السلام نی فرمایا ہی لا تذکروا سرنا بخلاف علانیتنا و لا علانیتنا بخلاف
سرنا حسبکم ان تقولوا ما نقول و تصمتوا
عما نصمت الخ کہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی ہماری باطن کو برخلاف
ہماری ظاہر کے ہرگز نہ کہو اور نہ ہماری ظاہر کو مخالف باطن کے کہو یہی تمہارے واسطے کافی ہی

کہ جو ہم کہتی ہین وہی تم بہی کہو اور جس سی ہم چپ رہتی ہین اوس سی تم بھی خاموش رہو پس ایحضرات شیعہ اگر
حقیقت مین تم امام کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اونکے کہنی پر چلتی ہو تو اونکی قول کو سنو اور اوسپر
عمل کرو جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا دیسا ہی تم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق
کہو اور سوای اوسکے وہ بات جس سی امام نے سکوت فرمایا تم بھی اوس سی خاموش ہو

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ علاوہ حضرت مخاطب کے جولاہی پن کا کلاوہ یا وسواس الخناس کا بہلاوہ ہی مصلحت خداوندی مقتضی
اسکی ہی کہ اولیاء اللہ کبھی غالب ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرین اور کبھی مغلوب ہون کہ اونہین
لوگ شایبہ الوہیت نہ سمجھین اور بل ھم عباد مکرمون کے قایل رہین وہی جناب رسولخدا ہی
کہ جنکے اشارہ سی رد الشمس و شق القمر ہوتا تہا اور ایک مشت خاک سی تین تین ہزار جرار خنجر گزار
کو بہگا دیتی تھی جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ ما رمیت اذ رمیت اوسپر شاہد ہی اور کبھی چند کفار نابکار
کے ہاتھون سی از سرتاپا غرق خون ہوتی تھی اور دندان مبارک شہید ہوتے تھے وہی ابوجہل
لعین کبھی مشیمہ گندیدہ سر مبارک پر ڈالتا تھا اور اونحضرت کی گریہ و زاری کا تدارک خدا دست
حضرت حمزہ سی کراتا تہا کہ وہی مشیمہ اوسکی ریش و بروت مین ملا جاتا تھا اور کبھی وہی ابوجہل کا حضرت
کے سامنے آجانے سے پیشاب خطا ہوجاتا تہا اور لرزہ بر تن پڑجاتا تھا جیسا کہ شواہد النبوۃ جامی
و دیگر کتب اہلسنت مین ہی کہ چند بار ابوجہل وغیرہ جناب رسولخدا کے پاس بقصد قتل و ایذا دہی آئے
مگر ترسان و شل بید لرزان خائب و خاسر پس پا ہوی الغرض جب انبیا کا حال ہر حال مین بریکہ
منوال نہین فما ظنک بالاوصیاء الاولیاء بیت یکتا حال من
برق جہان است * دمی پنہان و دیگر دم عیان است * گہی بر طارم اعلی نشینم * گہی بر پشت پای
خود نہ بینم — پس امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام اگر ایکوقت مین قتادہ اور عکرمہ
لیسے ناصبیون سی نہ ڈری اور دوسری وقت ایک ناصبی دیگر سی حذر کیا تو اسمین کیا قباحت لازم

آئی اور کونسا امر خلاف عقل و نقل ہو گیا جناب رسولخدا ایک وقت تنہائی میں جب امثال آپ کے
ثلثہ فرار کر جاتی تھی تو بنفس نفیس مقابلہ کفار اشرار پر مستعد ہو جاتی تھی اور طرف ہزارونکے
معیز فرماتی تھی اور رجز میں سے انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب پڑھتی تھے
یعنی میں فرزند عبد المطلب ایسی جری و بہادر کا ہوں اور میں پیغمبر برحق ہوں جھوٹھا نہیں ہوں اور
وہی حضرت وقت دیگر کبھی خانہ ارقم میں کبھی غار ثور میں پنہان ہوتے تھے الحاصل
مراعات مصالح وقت وہ امر ہی کہ جس سی خداوند تعالیٰ نی شریعتونکو بدل دیا اور ہزار ون
احکام خداوندی منسوخ ہو گئی پس اگر اماموں نی بعض اوقات بمصالح وقت بحکم خداوندی مثل
رسولخدا با علان اظہار حق کیا اور بعض اوقات میں بکتمان اظہار حق کیا تو یہ کونسی مشکل بات ہے
کہ سمجھ میں نہیں آتی ہم حیران تھی کہ نبوت کیونکر سمجھ میں آگئی اور امامت کیونکر سمجھ میں نہیں آتی لیکن بعد غور
و فکر ہم سمجھی کہ آپ خاک اور پتھر بھی نہیں سمجھی ورنہ شیعہ سی اشعری اور اشعری سی نیچری کیوں ہوتی
اب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ دو چار فقرات پشت آپ کے توڑ دیئے جائیں کہ آپ کھڑی ہو جائیں
انشاء اللہ تعالیٰ قولہ ہمیشہ سنیوں سی ڈر جاتی تھی اقول مجمع علیہ امامیہ ہی کہ امام و پیغمبر کے لیئے وقت
اتمام حجت تقیہ جائز نہیں ہی پس ایسی وقت میں شیعوں اور ناصبیونکی باپ سی بھی نہیں ڈرتے
تھی لیکن بعد اتمام حجت خدا اپنی جیسا موقع و محل ہو ویسا فرماتی تھے کبھی تقیہ کرتے تھے کبھی نہیں کرتے تھے
اگر یہ سمجھتی تھی کہ اس سنی ناصبی بدذات کی ذات سی کوئی فتنہ و فساد ایسا ہوگا کہ جو خلاف مرضی خدا
ہی تو تقیہ کرتی تھی و الا فلا قولہ اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اقول نبی و امام ہر مقام
پابند احکام خداوندی یوحی و الہام ہیں اونکو جلال و جمال سی کیا واسطہ یہ سب آپ کے پیرین
اور جھوٹھ موٹھ کے اولیاء اللہ بنی ہوؤن کے ڈھکوسلے ہیں کوئی سالک بنا اور سالک سالک
مہالک ہوا وہ پردہ عاشقی و معشوقی خدا میں تماشا میں جمال حسینان صبیح و نازنینان ملیح ہوا
عاشقانہ اشعار پڑھکر گانی اور ناچنی اور تھرکنی لگا اور کوئی دیوانہ مجذوب بنا اور رجوب بنا
وہ لنگوٹی بند اور بھنگ نوش ہوا اور اوسکی نشہ کی جوش و خروش میں چوٹر کھول چنڈال بال نکالکر اور

اور لال لال گال اور آنکھین دکھاکرے بھنگھٹنا اوٹھ کھڑا ہوا دہنی جلاہون نی کہا کہ شاہ جی اسوقت
جلال مین ہین جو اونکی منھ سی نکل جائیگا وہ فوراً ہو جائیگا کبھی جو منھ سی فون نکلگیا تو گویا ایک شرارہ جہنم کا
کہ بستیون مین بلکہ جنگلون مین اوس سی بنا بر تمہاری عقیدۂ فاسدہ کے آگ لگ گئی کتنی بستیون کو اوجاڑ
دیا ہی کتنی دریا اونکو سوسنٹے مارکر کوسون بھگادیا ہی یہی لوگ آپکی چھٹی مرشد ہین انہین کو پوجیے
ہماری امامونکو معاف کیجیے کہ انکو جلال وجمال سی کچھ سروکار نہین وہ تمہارے سالار نہین وہ
تمہارے مدار نہین **قولہ** امام نے بڑے بڑے سنیون کی سامنی اظہار حق فرمایا ہی **اقول**
شیعون کا عقیدہ یہ ہی کہ اونکی پیغمبر نی بڑی بڑی کافرون کے سامنے اور اونکے امامون نی
بڑی بڑی خارجیون اور بڑی بڑی ناصبیون کے سامنے اظہار حق فرمایا ہی اور معجزات
دکھائی ہین اور حجت خدا تمام کی ہی بعد اتمام حجت مواقع تقیہ مین کتمان اور مواقع غیر تقیہ مین اظہار
واعلان کیا ہی **قولہ** ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ قبول کرین **اقول** اگر ایک مقام مین جہان
اظہار واعلان اتماماً للحجۃ لازم وواجب تھا تقیہ نہ کیا یا جہان کہین خوف فتنہ وفساد نہ تھا تقیہ نہین
کیا تو اس سی یہ کیونکر لازم آیا کہ کہین بعد اتمام حجت خدا مقام فتنہ وفساد مین بھی تقیہ نہین کیا **قولہ**
کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین **اقول** بہت ٹھیک لکھتی ہین لیکن اوس سی نفی تقیہ مقامات تقیہ مین سمجھنا
نہایت حماقت سمجھنے والے کی ہی **قولہ** پس جب بڑے بڑے مفسرین الی **قولہ** امام تقیہ نہ کرین **اقول**
وہ ضالین ومضلین ایسی ہی تھی کہ جن پر اتمام حجت خدا لازم تہا اور تقیہ ونسی جایز نہ تہا **قولہ** اونکو
برا بھلا کہین **اقول** وہ نالایق لایق برا کہنی کے تھی اور بھلا تو نہین کہا **قولہ** بڑی بڑی مجلسون مین
سنیون سی مباحثہ کرین **اقول** کتب رجال موجود ہین دیکھ لو کہ امثال ہشام ین اور مومن الطاق
وغیرہم نے کیسا کیسا سنیونکا دم بند کیا ہی لیکن وہ مقامات تقیہ نہ تھی **قولہ** بڑے بڑے عالمون کے
بدن مین لرزہ پڑ جائے **اقول** جیسے جناب رسولخدا کی صورت مبارک دیکھنے سے بڑی
بڑی کافرون کی مثل ابوجہل وابولہب کے دلون مین کبھی لرزہ پڑجاتا تھا اور رہ جاتے تھے وہ
کرنہین سکتی تھی اور کبھی کوڑا اور اوجھڑے اوپر ڈالدیتی تھی اور اونحضرت کو نوبت کہرون مین

چھپنے اور غارون مین پوشیدہ ہونیکے آتی تھی قولہ ایسی بڑی تعریف کرنے لگین اقول
اگر تعریف بلا قصد تعظیم ہی تو بیجا ملیح ہی قولہ قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا اقول گمراہی مین اگر یہ بڑھکر
تھا تو ایذا رسانی مین وہ بڑھکر ہو سکتا ہی اور تقیہ موذیون سی ہی نہ مطلق گمراہون سے قولہ
کوئی لشکر اور فوج لیکر اقول لشکر فوج اوسجگہ موجود ہونیکا حال نہین معلوم مگر حلیۃ السیف کا سوال
قرینہ اسکا ہو سکتا ہی کہ شاید وہ سپاہی کسی فوج یزیدی کا ہو قولہ امام قتادہ سی اقول بکے جاؤ
کہانتک بھونکوگے اور ہم کہانتک دُتکار بتینگے قولہ اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے
خلاف ہرگز کچھ زبان سی نہ نکالتی اقول پیغمبر خدا کے دلمین تہا کہ ابن ابی کافر اور منافق ہی مگر کبھی
زبان سی نہ نکالا بلکہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہنی مین خلاف اوسکی زبان سی نکالا اور بیچاری عمر نے جب دامن
پکڑکر کھینچا تو اسکو کتون کی طرح دتکارا ذرا آیہ وافی ہدایہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی
الناس واللہ احق ان تخشہ جو اختلاف ظاہر وباطن کو ظاہر کرتا ہی ملاحظہ فرمایئے فما ہو جوابہ
فہو جوابنا قولہ حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت درست لکھتی ہین تمکو قتادہ ناصبی کی روایت نے
کیا فائدہ دیا جواب عکرمہ خارجی کی روایت فائدہ دیگی قولہ اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر
لرزہ آجاوی اقول لرزہ اعدای دشمن پر پڑجانا معجزات انبیا اور ایمہ علیہم السلام سی تہا
اور معجزات اور خوارق عادات نبی اور امام کے ساتھہ ہر وقت نہین رہتی بلکہ بر وقت ضرورت
خداوند نعم اتمام حجت کے لیئے عطا فرماتا ہی حضرت عمر کی ہیبت وہ آپ بیان فرمائی ہین کہ
درۃ عمر اھیب من السیف مشہور کیا ہی اور آنحضرت نے ایک روز ایک عورت کو بلایا تو اوسنی
ماری خوف کے بچا ڈالدیا واقع مین وہ قد وقامت ضخیم وطویل اور وہ رنگ سیاہ صیقلی
جو صہاک حبشیہ سی تہا ایسا ہی ڈرونا تہا کہ جس سی جنّی بھی ڈرجاتی مگر ابولولو کی سامنی کچھ رعب نہ چلا اور
اوسکا چہرا جلگیا فوا مصیبتاہ انا للہ مومنین اہلسنت کے لیئے مقام رقت ہی تم کہین منہ نہ دینا
قولہ امامت کے حقیقت تو فرشتے اور انبیا بھی نہین سمجھے اقول امامت کی حقیقت تو سب مومنین
سمجھی ہین مگر خلافت کی حقیقت البتہ بہت مشکل ہی خیاط بھی خلیفہ ہی حجام بھی خلیفہ ہی نان بائی بھی خلیفہ

ہی ان خلفای ثلثہ [illegible] تمہارے خلفای ثلثہ مین کیا فرق ہی یہ بھی آدمیونکی بنائی ہوی ہین وہ بھی آدمیون کی
بنائی ہوی ہین جسطرح مسلمانون نی [illegible] اور [illegible] کو خلیفہ بنایا اوسی طرح کچھ مسلمانون نی ابوبکر کو خلیفہ
بنایا اسیوجہ سی [illegible] بیچارے کو خلیفہ رسول اللہ ہونیسی انکار تہا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین جو معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی لکھا ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت ابی بکر سی پوچھا کہ انت خلیفہ رسول اللہ فقال لا فقال فما انت
فقال انا الخالفہ یعنی تمہین خلیفہ رسول اللہ ہو حضرت ابی بکر نے کہا کہ نہین اعرابی نی کہا کہ پہر تم کون ہو کہا
کہ مین تو خالفہ ہون پہر ابن اثیر نی معنی خالفہ مین لکہا ہی کہ خالفہ وہ ہی کہ جسمین کچھ خیر و بہتری نہو لیکن [illegible]
قاموس نی لکھا ہی کہ معنی خالفہ کے احمق اور بیوقوف کے ہین صحیح ہی اگر احمق اور بیوقوف نہوتا تو لوگون
کے بنانی سی خلیفہ کیون بنتا جسکو جناب رسولخدا نی خلیفہ نہ کیا وہ دوسرونکی بنانی سی کیونکر ہو جائیگا
قولہ خوف زدہ اور رجبان **اقول** فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کسی حیلہ و بہانہ سی طاہرین اطیاب
کو بدزشت زبانی یاد کرنا اپنی طیب ولادت سے مومنین کو آگاہ کرنا ہی بہت اچھا نطفہ نجس کے نجاست
و خبث سی ہم بخوبی آگاہ ہوگئی لیکن جواب آپکی بات کا یہ ہی کہ جہان مقام اظہار و اعلان اور اتمام
حجت ایزد منان تھا وہان نہ اعلے سی ڈرتے تھے نہ ادنی سے اور جہان مقام کتمان تہا
وہان اعلی و ادنی سب سے کتمان تہا اور جبان وہ ہی جو مثل تمہاری ثلثہ کے خوف جان سی
لڑائیون مین کفار کو پشت دیکر بہاگ کھڑا ہو نہ وہ کہ نظر بمصالح وقت کسی بات کو نالایقون سی
پوشیدہ کری کہ موجب اوس فتنہ و فساد کا ہو جو خلاف مرضی خدا ہو **قولہ** وہ تو نبی زادے اور
رسول کی جان و جگر تھے الی **قولہ** جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا **اقول** مومنین منافقین
آؤ اور تماشا دیکھو تمنے تو قصہ منافقون کی زبان خدا سی سنی ہونگی مگر اونکی صورت بخبن نہ دیکھی
ہوگی آؤ اور ہماری مخاطب کو دیکھ لو کہ ایسی ہی شکل منافقی زسرتاپا ہوتی تہی اور جسطرح سے وہ لوگ
انک لرسول اللہ کہتی تہی گو خدا اونکو جہوٹھا فرماتا تہا اوسی طرح ہماری مخاطب بہی دیکھو ہمارے
اماموں کے کیسے تعریفین کر رہے ہین مگر دل اونکا موافقت اونکی زبان کی نہین کرتا لاجرم
ضرور خدا گواہی اونکی کذب کی دیگا اب ان مولوی الو صاحب سے پوچھو کہ جب ایسی لوگ

موجود تھے کہ جنکے قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار تھا اور پیغمبر نے بھی حدیث ثقلین مین امور دینی اور
دنیوی مین اونہین کے دامن پکڑنیکو کہا تھا پھر تمنے ابوبکر کا دامن کیون پکڑا اوس خالفہ بی عقل کو
بزبان خود شکی کیون خلیفہ بنایا اہلبیت نبویؐ کو چھوڑکر ابو حنیفہ حیفہ اور اوسکے امثال کے فضلہ خوار
کیون بنی امامونکی زیارت کو ملائکہ عرش برین آئی اور ابوبکر کی زیارت کو ایام بت پرستی مین بشبیہہ شیاطین
آئی اونکی گہوارہ جنبانی جبرئیل نی کی انکی طبع جنبانی طرف شراب خواری اور بت پرستی کے عزازیل نی
کی اونکی صورت و سیرت پیغمبرؐ کی اور انکی صورت جیسے داڑہی اور سیرت ابوالشر کی اونکی صداقت پر
صدق کو ناز اور انکی ذات سے کذب و خدع و مکر سرفراز اون کی پاکی پر پاکی نے قسم کہائے اور
انکی نجاست پر آیت انما المشرکون نجس آئی اونکی شان مین آیہ تطہیر نازل اور انکو آیہ تنجیس مع کل تحسین
شامل اونکو خدانی سب کثافتون سی پاک کیا اور انکے ناپاکی کو بیت الخلا کے خاک و خاشاک کیا وہ سراپا
نور کے پتلے تھے یہ سراسر ظلمت شب دیجور کے پتلے تھے وہ ہر عیب سے بری اور انکی ذات کل عیوب
سے بھری تھی وہ عین ایمان و صدق و وفا تھے اور یہ عین کفر و نفاق اور کذب و دغا تھی اور
مقارنت جھوٹھ اور تقیہ کی حیلہ سازی و دغا بازی مخاطب والامقام کی ہی جھوٹھ اور تقیہ سے کوئی
مناسبت نہین ہی مفہومانہ مصداقاً جیسا کہ آخر بحث حدیث نجوم مین جہان آپ نی فرمایا ہی کہ تقیہ
کی معنی جھوٹھ کے ہین وہان ہمنی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ تقیہ پر اطلاق جھوٹھ کا ہو ہی نہین سکتا
و بنص قرآنی تقیہ غیر کذب ہے اب ہم پھر رجوع کرتی ہین طرف سخن اول کے اہلبیت نبوی کا دل و
زبان حضرت پیغمبر خدا کی طرح یکسان تہا اور ہر کلمہ اونکا عین ایمان تھا اور جب حضرت عمار ایسے
لوگون کے رگ و پی مین مثل خون کے ایمان ساری و جاری ہو کمافی البیضاوی تو یہ حضرات تو جان
و ایمان بلکہ نفس ایمان تھی برخلاف حضرات ثلثہ کے کہ مثل کل منافقین کے زبان سی انک لرسول اللہ
کہتی تھی اور دلونمین انکی کفر و نفاق و فسوق و عصیان مثل خون کے رگ و پی مین جاری و ساری تہا
بلکہ عین کفر و نفاق تھی جسطرح کمالات نبوی کا اونمین ظہور تہا اوسی طرح جہالات بوجہلی کا انمین وفور
تھا اونکا جمال جمال پیغمبر تہا اور اونکی صور قبیحہ مین رذیلات و خبثیات کا اثر تھا اونکی بات بات مین

اونکی جدامجد کے کلام کا جلوہ ظاہر تھا اور انکی ہر بات مین کذب وغدر وخیانت کا کرشمہ باہر تھا اونکی رگ
رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا اور انکی رگ رگ مین انکی اجداد کفار کی عادات
واخلاق کفری کا ثمر تہا گو ظاہر مین مسلمان بنی تہی مگر دل مین کفر آبائی بھرا ہوا تھا اہلبیت نبوی رسول
کے جان وجگر تھے اور یہ جان وجگر نہ عمر تھے نہ ابوبکر تھے گو ایک رشتہ ازاربندی رکھتے تھی لیکن
ع رشتہ دیگر رگ جگر دگر است ✤ پس جو شخص کہ ایسی تعریفون وتوصیفون کا ائمہ طاہرین کی اقرار کرتا
ہی آیا اوس سی ممکن ہی کہ حضرات ثلثہ کو جو بعد از بت پرستی چہل سالہ اور شراب خواری اور سور خواری اور
زناکاری بظاہر کلمہ گو ہوی مقدم کری اور ان انوار خدا سے اون ظلمات کفر کو بہتر اور افضل سمجھی اسلئی
ہمکو یقین ہوا کہ اگر دل و زبان مطابق یکدگر نہین ہی تو حضرت مخاطب بیان اوصاف ائمہ مین سراپا کذب
ونفاق مجسم ہین کہ دل مین کچھ اور ہی اور زبان سی کچھ اور کہتی ہین اور اگر دل و زبان مطابق یکدگر ہین
تو بیشک وہ منکر ثلثہ کے ہین مگر یہ مشغلہ ومباحثہ ومناظرہ شیعون سی لغرضٍ فاسدہ ہی **بیت**
ہمکو معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن ✤ دل کے بہلانیکو غالب یہ خیال اچھا ہی ۔ اور اسوقت مین نظر
بحال حضرت مخاطب اونکی زبان حال سے یون کہنا مناسب ہی **بیت** ہمکو معلوم حقیقت ہی خلافت
کی مگر ✤ سیم و زر لینے کو مہدی یہ خیال اچھا ہی **قولہ** خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو اون پاک امون کے
طرف نسبت کرو **اقول** شیعہ جب ائمہ علیہم السلام کو معصوم عن کل رجس جانتی ہین تو ہرگز کسی خوف
قبیح اور کذب وحیلہ فضیح کے اونکی طرف نسبت نہ دینگے اور یہی بہ دلایل قطعیہ سابق مین ثابت
کیا کہ تقیہ سے اور جھوٹھ سے کچھ واسطہ نہین آہا رے اہلسنت انبیائی اولے العزم کیطرف یہ نسبتین دیتے
ہین اور کذبات ثلثہ ابراہیمی کے قایل ہین وقد مر ذکرہ **قولہ** اگر امامت کی یہی شان ہی **اقول** اگر
خلافت کی یہی شان ہی کہ بت پرستان چہل سالہ اور ہر منافق کاذب وغادر وخاین واثم کیا نے
صحیح المسلم خلیفہ بنے اور اوسپر حد شرب خمر جاری نہ کی جائی کہ ہتک اسلام ہوگی کما فی شرح الوقایہ مسلمانون
کا کیا ذکر ہے گبر و ترسا بھی ایسی خلیفاؤن سے نفرت کرینگے اور اسلام سی الامان پکارینگی اگر
تمکو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما او محدثین نی ایسون ہی کو خلیفہ سمجھا ہی اور ایک گروہ نے فقہا کے ایسونکی

خلافت کو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سے غور مین رفع ہو سکتا ہی یعنی تم خلفاؤن کے اور اونکے خلیفہ
بنانے والون کے حالات پر غور کرو کہ یہ سب حرام خوار جیفہ دنیا کے کتّے تھے خود ابوبکر کی شان مین
خدا نے تُرِیدُونَ عَرَضَ الدُّنیا نازل کیا ہی جیسا کہ تمہاری تفاسیر مین قصہ اسارائے بدر مین موجود
ہی اور مدار تمہاری مذہب کا محض احادیث کاذبہ پر ہے اور وہ راوی سب کے سب جھوٹھے
تھی اور ائمہ طاہرین اون لعینون پر ہمیشہ لعنت کیا کرتے تھے اسکو ہمنی تمہاری ہی کتابون سے
ثابت کیا اور اپنی موقع پر آئندہ بھی ثابت کرینگی تب تمکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تمہاری خلیفاؤن
کا ظاہر و باطن ایک نتہا اونکی دل مین سراسر کفر تھا اور ظاہر مین اسلام ظاہر کرتے تھے اگر ہماری
کہنے کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کی روایات پر نظر کرو کہ ستحرصون علی الامارۃ کما فی صحیح البخاری یعنی
پیغمبر نے فرمایا کہ ای صحابہ بلکہ ای ثلاثہ تم حرص امارت کروگے اور وہ موجب ندامت روز قیامت
ہوگی سیکون بعدی ائمۃ لایھتدون بھدی کما فی صحیح المسلم یعنی قریب ہے کہ امام ہونگے وہ لوگ جو میری
راہ پر نہ چلین وقد ھم مثلہ کثیرا من صحاحکم قولہ ہمارا ظاہر و باطن ایک
ہی اقول یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی مقصود حدیث یہ ہی کہ ہماری اسرار کو مخالفین پر ظاہر نہ کرو جسطرح
عائشہ و حفصہ نی اسرار رسول اللہ کو ظاہر کردیا تھا جیسا کہ آیۂ اذ اسرّ النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
نص صریح اسپر ہی پس غرض امام علیہ السلام کی یہ ہی کہ جو ہمنے ظاہر کیا ہے وہی تم بھی ظاہر کرو اور
جسکو ہمنی مخفی کیا ہی اور بطور اسرار رکھا ہے تم بھی اوسکو بطور اسرار رکھو کافی ہی تمکو کہ جو ہمنے
مخالفین سی کہا ہی وہی تم بھی کہو اور جس بات سے ہم مخالفین کے روبرو چپ رہے تم بھی چپ ہو
یہ صاف دلیل ہی اسپر کہ کچھ باتین باطنی ہین کہ جو اسرار سے ہین اور کچھ باتین ظاہری ہین کہ وہ
اسرار سے نہ تھین پس اگر یہی اختلاف ظاہر و باطن ہی تو خدا نے اپنی انبیا اور اولیا سی بہت سی
اسرار کہی کہ انکو ہر شخص سی ظاہر کرنیکا حکم نہ دیا اور پیغمبر نے بھی بہت اپنی صحابہ سی اسرار کہی اور
منافقین کے نام حذیفہ سی کہی جس سی وہ صاحب سر رسول اللہ کہلاتی تھی اور مثل عائشہ اور
حفصہ کے انہون نے سر رسول اللہ ظاہر نہ کردیا پس اگر کل ظاہر و باطن ایک ہی تھا تو پھر حفصہ کے

ظاہر کر دینی سی خفا کیون ہوئی اور اوسکو طلاق کیون دیا کمافی البیضاوی اور ہر گاہ اسطرحکا اختلاف ظاہر و باطن خدا و رسول خدا مین پایا گیا ہی کہ انہون نی بعض باتون کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا پھر اگر ائمہ علیہم السلام نی بعض وقات مین کفر و نفاق اصحاب ثلثہ کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا تو کیا قباحت لازم آئی بالجملہ اختلاف ظاہر و باطن وہ قبیح ہی جسکی بنا خدع و فریب و مکر اور دغابازی پر ہو واسطے دنیا طلبی کے جیسی کل منافقین بالخصوص ثلثہ انک لرسول اللہ کہتی تھی اور خدا بھی اونکو جھوٹھا کہی جاتا ہی لیکن چھپانا کسی امر کا لمصلحۃ اور چھپانا ایمان کا اور ظاہر کرنا کفر کا واسطی بچانی جان کے جو مفاد یہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کا ہی پس کسی طرح قبیح نہین ہو سکتا اور جو شخص اسکی قبح کا قائل ہو تو وہ ضرور ہی کہ ان آیات کا کافر ہو اور جو شخص ایک حرف کلام اللہ سی کفر و انکار کری وہ مصداق افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ہی اور وہ حضرات اہلسنت وجماعت ہین اور اگر نہین تو ان آیات کا جواب دین اور جب بیضاوی اور فخر رازی سپر انداختہ ہوئی تو کوئی کیا جواب دیگا **قولہ** جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا ہی ویسا ہی تم بھی چپ چاپ صدیق صدیق کہو **اقول** واللہ ثم واللہ وباللہ وتاللہ جسوقت انہون نی صدیق کہا ہی ہم بھی چپ چاپ اونکو صدیق صدیق کہتے ہین اور جسوقت مین انہون نی انکو کاذب غادر خائن واثم کہا ہی ہم بھی پکار پکار کر زندیق زندیق زندیق کہتی ہین اور اگر باور نہو کہ انہون نی ایسا بھی کہا ہی تو بسم اللہ آپ تشریف لائیے آپ ہی کی صحیح مسلم مین دکھا دیتی ہین اگر کھولکر نکالکر نہ دکھا دین تو جو جی چاہے وہ فرمائیے

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

پانچوان قول بعض حضرات شیعہ یہ فرماتی ہین کہ امام علیہ السلام ابوبکر کو کسطرح صدیق کہتی اس لئی کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ خود حضرت امیر نے فرمایا ہے انا الصدیق الاکبر لا یقول بعدی الا کذاب کہ مین صدیق اکبر ہون جو کوئی بعد میرے اس

لقب کو اپنی نسبت کہیگا وہ جھوٹا ہی لیکن یہ فرمانا بھی حضرات کا اونکی لیئے چند دلیلون سی مفید نہین
پہلی دلیل حضرت امیرؑ کی اس قول سی خود اونکا جواب ظاہر ہی اس لیئے کہ حضرت نی یہ فرمایا کہ بعد
میرے کوئی شخص صدیق نہوگا اور جو کوئی اوسکا دعوی کری وہ جھوٹا ہی اور یہ فرمانا دلالت اسپر
کرتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلی کوئی صدیق گذرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابو بکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوائی حضرت علی کے اونسی پہلی بھی کوئی صدیق نہین
ہوا تو اسکا جواب ہم اونہین کی کتابون سی دیسکتی ہین وہ یہ ہی کہ عیون اخبار الرضا وغیرہ کتب
حدیث مین اونکی موجود ہی کہ ابو ذر صدیق ہذہ الامۃ پس جب ابو ذر کے نسبت لفظ صدیق کا
مذکور ہی تو تخصیص مرتضوی باقی نرہی تیسری دلیل یہ امر قابل دیکھنی کے ہی کہ آیا حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی سی پہلی بہ لقب صدیق کے بین الصحابہ مشہور تھے یا نہین اور لوگ حضرت
امیر کے سامنے بلکہ پیغمبر خدا کے روبرو اونکو صدیق کہتی تہی یا نہین چنانچہ بلفظہ اسکا ثبوت خود شیعو نکے
کتابون سی ہوتا ہی چنانچہ ایک عالم شیعی منہج المقال مین فضیل سی روایت کرتا ہی کہ قال سمعت اباداؤد
یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ
فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من
ہولاء الثلثۃ کہ بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
فرمایا کہ جنت تین آدمیونکی مشتاق ہی کہ اسمین ابوبکر آئے لوگون نے اونسے کہا کہ اے ابو بکر
تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین فقط پس یہ
روایت اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زمانہ مین سب اصحاب حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق جانتی تھی اور اسی خطاب سے اونکو یاد کرتے تھے گویا صدیق
اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اونکا خطاب اور لقب ہوگیا تہا اگر کسی شیعہ کو ان روایات سی بھی سیری
نہووے اور وہ اس روایت کی تائید امام کے دوسری قول سی چاہین اور یہ پوچھین کہ سوائی
اس روایت نعم الصدیق کے اور بھی کبھی کسی امام نی ابوبکر کو صدیق کہا ہی تو اوسکا بھی ہم ثبوت دیسکتی

ہین اور جبتک کہ اچھی طرح پر حضرات شیعہ کو اطمینان نہو جاوی ہم اونکی تسکین اور تسلّی کیواسطی روایت
اونہین کی کتابون سی لانی سی باز نہین رہتی چنانچہ ہم اسکا ثبوت دیتی ہین کہ اسی کتاب کشف الغمہ مین امام
جعفر صادق علیہ السلام کے ایک دوسری حدیث موجود ہی جس مین حضرت ابوبکر صدیق کے نام کی ساتھ
امام نے صدیق کا لفظ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین اور طرفہ
یہ ہی کہ قاضی نوراللہ شوشتری نی اگرچہ پہلی حدیث کے موجود ہونیسے کشف الغمہ مین انکار کیا تہا لیکن
اس حدیث کے موجود ہونی پر سکوت ہی فرمایا اور کچھ زبان مبارک سی نہ نکالا اور حقیقت مین کہانتک
تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہانتک خاک ڈالتے آخر انکار کرتے کرتے تھک گئی اور سکوت اختیار
کیا اگر اس روایت کے بعد بھی کچھ تشنگی باقی رہی تو حضرات شیعہ کو لازم ہی کہ خود جناب امیر علیہ السلام
کے اقوال پر نظر کرین اور اونکی زبان سے حضرت ابوبکر کے نسبت خطاب صدیق کا سنین احتجاج
طبرسی مین علامہ طبرسی جو کہ معتمدین علماء شیعہ سی ہین لکھتی ہین کہ حضرت امیر فرماتے ہین کہ کنا معہ
ای مع النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم علی جبل حرّاء اذ تحرک
الجبل فقال لہ قرّ فانہ لیس علیک الا نبیّ وصدیق و شہید
کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نی حرکت کی تب پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی نہین ہی تجھپر سوای نبی اور صدیق اور شہید کے اور کتب شیعہ کے دیکھنے سے
ظاہر ہی کہ اوسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور علی مرتضی
تھی پس حضرت نی اپنی ذات کے لئی نبی اور حضرت ابوبکر کے نسبت صدیق اور حضرت علی کے حق مین
شہید فرمایا اگر کوئی متعصب شیعہ کہی کہ امام کے اقوال سی اگرچہ حضرت ابوبکر کی نسبت لفظ صدیق کا
معلوم ہوتا ہی لیکن اوسمین خیالات استہزاء اور تقیہ وغیرہ کے ہین اس لئی اوسنے خاطر خواہ اطمینان
نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے اونکی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کر دیا جای تو پھر کچھ شبہہ
نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب سخت کے بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی لیطمئین قلبی
کی کہتی پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سی بہ تصدیق مفسرین شیعہ کے پیش کرتی ہین واضح ہو کہ تفسیر

مجمع البیان طبرسی مین جو نہایت معتبرین تفسیر شیعہ سی ہی لکھا ہی کہ قال اللہ تبارک وتعالی والذی
جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنی تصدیق کے اوسکی
وہی متقی ہین اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی کہ قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابو بکر
عن ابی العالیہ والکلبی کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اوس سی مراد رسولخدا ہین اور جسنی تصدیق کی اونکی
اوس سی مراد ابو بکر ہین فقط اور جسنی پیغمبر خدا کی سچی دل سی سب سی زیادہ تصدیق کی ہو اوسی کا لقب صدیق
ہی پس بفضلہ تعالی خدا کی کتاب سی بھی ابو بکر صدیق کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا والحمد للہ علی ذلک اب بھی
اگر حضرات شیعہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق نہ جانین اور باوجود موجود ہونی ثبوت انکی
صدیقیت کے خدا کی کتاب اور رسول کے کلام اور امام کے اقوال سی انکی صدیقیت کی تصدیق نہ کرین
اور خدا کی کتاب اور رسول اور ایمہ کے اقوال سی روگردانی کرین تو اب سوائی اسکی کہ ہم بھی اونکی
نسبت وہی کہین جو امام نی فرمایا ہی کیا چارہ ہی اس لئی ہم اول تو نہایت منت اور عاجزی سی حضرات
شیعہ کی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو ابو بکر صدیق کو صدیق سمجھو اونکو پیغمبر صاحب کا دوست اور
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار جانو اور جس لقب سے اونکو آیمہ کرام علیہم السلام نے یاد کیا ہی اوسی لقب سی تم بھی یاد
کرو اگر اسپر بھی وہ کچھ نہ سنین اور اون کو صدیق نہ کہین تو ہم پھر امام کے وعید کو اونہین سنائی دیتی
ہین اور اونکو رسوائی دنیا و آخرت سے ڈرائی دیتی ہین کہ ہزار برس پہلی سی امام فرما چکی ہین کہ

من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا و الاخرۃ

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کچھ دلیلین کذب حدیث ابن جوزی کی پیشتر گزرین جس سی ثابت ہوتا ہی کہ بزرگان اہلسنت نی اس
حدیث حلیۃ السیف کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جھوٹھ باندھا ہی اور حدیث صدیق محلیہ صدق سے بالکلیہ
عاری ہی پس یہ پانچوان قول مخاطب کا بھی اونہین دلائل کذب حدیث مذکور سی ہی لیکن شیعون کی
چوٹین شیعون ہی کے ہاتھ سے کڑی پڑتی ہین اور خود حضرت مخاطب نے جو اپنی ہاتھ سے اپنی سر پر ماری ہی اوسکی چوٹ بڑی ہی

مگر ہم انشاء اللہ اسکو ڈھیر اگہری چوٹ کردیتی ہین پہلی ہماری ہاتھ کی کھاچکی کہ اعلی سی اسفل تک در آئی ہی اور
بسان ذوالفقار دو ٹکری کرچکی ہی یعنی ہم ابھی بدلایل کثیرہ ثابت کرچکی کہ حدیث ابن جوزی افترا ہی بر
امام جعفر صادقؑ ہی اور اوسکی ثبوت مین حدیث کاذب وغادر وحدیث ابن ابی الحدید اور حدیث
ترجمہ مشکوۃ اور حدیث صدیقہ صدیقین اور حدیث حافظ ابونعیم سند لاچکے کہ جس سی صدیق کذیب ہوچکی
اور اگر ان دلیلون سی بھی تسکین سنیون کی نہوا ور کذبیت مین اپنی صدیق کی انکو شک رہی تو ہم بھی
پیچھا سنیو نکا نہ چھوڑینگی یہانتک کہ اونکی بزرگون کے اقرار سی اونکی کذبیت ثابت کرادین اب
دل سی متوجہ ہوکر کانون کے پردی صاف کرکے سنیئے کہ آپ کے بڑے امام فخر رازی
اور بڑی مفسر ثعلبی اور بڑی امام احمد حنبل اپنی مسند مین اور دیلمی اور ابن مغازلی وابن نجار و
سیوطی نی باالاتفاق روایت کی ہی کہ الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار وحزقیل وعلی ابن ابیطالب
وہو افضلہم یعنی دنیا مین بلقب صدیق تین ہی شخص ہین ایک حبیب نجار دوسرے حضرت
حزقیل پیغمبر تیسری علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور وہ حضرت افضل اونکی ہین اور باتفاق فریقین
مفہوم عدد حجت ہی پس حصر صدیق کا تین ہی مین ہوا تو چوتھے حضرت ابوبکر جو مدعی صدیق ہونیکے
ہوی محض کاذب ٹھہرے اور جب کذب صدیق ثابت ہوگیا تو تقریر ہماری کذب حدیث
صدیق پر جو ابن جوزی نی امام جعفر صادقؑ پر افترا کیا ہی تمام ہوگئی اب جب اصل مطلب ہمنے
بخوبی ثابت کرلیا تو آیئے رد جوابات لایقول بعدی الاکذاب پر کہ جسمین ملکی چوٹ کو جو اپنی ہاتھ
سی اپنی فرق مبارک پر لگائی ہی گہری چوٹ کردین آپ فرماتی ہین کہ یہ فرمانا دلالت اسپر کرتا
ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلے کوئی صدیق گزرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر ہین انتہی بندہ کہتا ہی
کہ لانسلم کہ حضرت ابوبکر ہین بلکہ وہ حبیب نجار اور حضرت حزقیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہین کہ قبل جناب
امیر علیہ السلام تھی اس لئے کہ جب حدیث سابق سی انحصار صدیقیت تین ہی مین ہوچکا ہی تو ابوبکر
جو چوتھی صدیق بنی وہ کذیب ہوگئے اور ہرگز کوئی کذیب صدیق نہین ہوسکتا ہی ورنہ
اجتماع ضدین فی محل واحد شخصی لازم آویگا وقد ثبت بطلانہ فی الحکمۃ یہ ایک جواب ہوا دوسرا

جواب یہ ہی کہ آپ فرماتی ہین کہ ابو بکر قبل جناب امیرؑ تھے یہ محض غلط فرماتی ہین ابو بکر تو زمانہ جناب امیرؑ
مین بھی کوی ابو بکر قبل زمانہ جناب امیرؑ نہین گذرا بلکہ ابو بکر حضرت کے سامنے عبد العزی سی جھوٹھ
موٹھ کا عبد اللہ بنا اور حضرت کے سامنی ہی الٹ پھیر جوڑ توڑ کا خلیفہ رسول اللہ بنا آور بانیہ
کذب خود صدیق اور دوسری دختر کا اخوت پوٹ کے صدیقہ بنگئی پھر حضرت کے سامنی ہی اپنی
مقر کو سیدھا سدھارا تو حضرت کے زمانہ سی قبل کیونکر ہوا ہان جبیب نجار اور حضرت خضر قبل البتہ
قبل زمانہ جناب امیرؑ تھے نہ ابو بکر اور اگر بکمال دقت نظری آپ فرمائین کہ ان ابو بکر قبل انکے
نہ تھے مگر ساتھ انکی تھی اور آنحضرت نی نفی صدیقیت انکی بعد کے فرمائی نہ اپنی ساتھ کی تو جواب
اسکا یہ ہی کہ بنا بر اسکی آنکو ضرور ہوگا کہ نبوت مسیلمہ کذاب کی اور نبوت سجاح کذابہ کی بھی قائل ہوجئے
اس لیی کہ جناب رسولخدا نی لا نبی بعدی فرمایا ہی آور لا نبی معی تو نہین فرمایا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ
محاورات عرب مین خصوصا مقام مدح مین لفظ بعدی بولتی ہین اور مراد اوس سی نفی غیر ہوتی
ہی آور متبادر الی الذہن یہی معنی ہوتی ہین چنانچہ اکثر روایات اہلسنت مین آیا ہی کہ جناب امیرؑ
نی فرمایا ہی انا اخو رسول اللہ لا یقولہا بعدی الا کذاب پس مقصود آنحضرت کا یہی ہی کہ اگر کوئی
غیر میرا دعوی اخوت رسول اللہ کری تو کاذب ہی اور دلیل ان معنون پر وہ حدیث ہی
جو ابن عبد البر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی تھی انا عبد اللہ وانا اخو رسول اللہ
لا یقولہا غیری الا کذاب اور احادیث بعض بعض کے مفسر ہوتی ہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بعدی سی مراد غیری ہی آور بعدی کا بمعنی غیری ہونا کلام اللہ سی بھی ثابت ہی فی تفسیر المدارک
فی قولہ تعالی رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ای
دونی وانما سئل بہذہ الصفة لیکون معجزة لہ لا لحسد ا
انتہی ملخصا پس تفسیر بعدی بدونی کہ بمعنی غیری و سوائی ہی دلیل صریح ہی کہ کبھی معنی بعدی کے
غیری کی ہوتی ہین چوتھا جواب یہ ہی کہ چونکہ تقدم اسلام سے اور سات برس پیشتر نماز پڑھنے
سی تقدم صدیقیت آنحضرت کا ثابت ہی پس غرض یہ ہی کہ بعد ثبوت صدیقیت آنحضرت کے

جو مدعی صدیقیت ہو او وہ کاذب ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ بعد میری کوئی صدیق نہو گا اور میری
ساتھ اور میری قبل صدیق موجود ہین اور جب حضرت کے ساتھ اور لوگ بھی صدیق ہوئے تو
حضرت کے لیے کوئی تعریف خاص نہ نکلی کہ جسپر وہ حضرت مقام مین اپنی مدح کے فرماوین کہ مین صدیق
ہون پانچوان جواب یہ ہی کہ لا نسلم کہ بعدیت سی بعدیت زمانیہ مراد ہی بلکہ اکثر ہی کہ لفظ بعد بولتے
ہین اور تقدم اور تاخر زمانی اوس سی مراد نہین ہوتا جیسے محاورہ مین جاری ہی کہ کہتی ہین کہ
اس زمانہ مین فلان شخص بعد اپنی اوستاد کے نظیر نہین رکھتا اور انہین معنون سی تفسیر کیا ہی بعض شراح
نی حدیث صحیح مسلم کو جو معنی اہلبیت مین ہی **ولاکن اہلبیتہ من حرم الصدقة
علیہم بعدہ المراد بالبعدیة المرتبیة** یعنی مراد بعدیت سی بعدیت رتبیہ
ہی نہ بعدیت زمانیہ یہ تین جوابات آپ کے اور آپ کے سارق دہلوی اور آپ کے مسروق عنہ
کابلی کی تقریر لغو کی کہ جس سی پہلی دلیل آپکی مثل گوز شتر باد ہوا ہوئی **قولہ** دوسری دلیل اگر
کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوای حضرت علیؑ کے اونسے پہلے کوئی صدیق نہین ہوا تو اسکا جواب **اقول** یہ
جواب محض پوچ اور لغو ہی اولاً اسوجہ سی کہ آپ مدعی پہلی جناب امیرؑ سے صدیق ہونیکے ہین اور
اس حدیث کو دلالت پہلی اور پچھلی ہونے پر نہین ہی ثانیاً حضرت ابوذر مثل حضرت ابی بکر کب
پہلے جناب امیر علیہ السلام کے تھے بلکہ وہ بھی آنحضرت کے زمانہ ہی مین تھی اور ساتھ تھی نہ پہلی تھے
ثالثاً بحث ہماری اور آپ کی لفظ صدیق مین بمعنی لقبی ہی نہ بمعنی لغوی اور بہت ظاہر ہی کہ جو شخص
کوئی بات سچ کہی وہ صادق ہی بمعنی لغوی نہ بمعنی لقبی کہ مخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے
واسطی ہی اسی طرح جناب امیر علیہ السلام بنابر آپ ہی کی روایات کے مدعی ہین اپنی ہی صدیق ہونیکی
لقباً اور دوسرون کو کاذب فرماتی ہین اور متفق علیہ ہے بین الفریقین کہ حضرت ابوذر
ملقب بلقب صدیق نہ تھی پس اگر کسی حدیث مین اونکی واسطے لفظ صدیق وارد ہوا تو وہ ضرور
ہی کہ بمعنی لغوی لیا جاوی نہ بمعنی لقبی اور اشارہ ہوگا طرف اوس قول پیغمبر علیہ السلام کی ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء علی [illegible] جیسا کہ تمہاری صحاح مین ہی اور مقصود اس سی تکذیب

عثمان ہی جنہون نی تکذیب ابی ذر کرکے اونکو مار پیٹ کر شہر بدر کردیا کہ ربذہ مین وحیداً فریداً جیسا کہ
جناب رسولخدا خبر دیگئی تھی وفات پائی بالجملہ ابو ذر و سلمان و مقداد و عمار سب بمعنی لغوی صدیق ہین
نہ بمعنی لقبی اور حضرت صدیق سلیمان شیعونکی نزدیک بمعنی لقبی صدیق ہین جیسا کہ قول جناب امیر بلکہ قول جناب
رسولخدا سی ثابت ہوا جو ابھی گذرا اور نہ بمعنی لغوی صدیق ہین اسلیئے کہ کوئی منافق مصدق بتصدیق
جناب نتھا پھر صدیق کیونکر ہوتی آری کذب ہم کہہ سکتی ہین اگر آپ خفا نہوجیے ورنہ بلحاظ آپ کے بقول
آپکی چپ ہوجائینگی بشرطیکہ آپ بھی چپ چاپ رہجائین اور اگر آپ کچھ بھی کڑکڑائینگے تو ہم سب گرین
ہونگے اور سب چولین ڈھیلی کردینگی **شعر** ہر چند کیا سنیون نی انڈا ڈھیلا * مرغی
والون کا کڑکڑانا نہ گیا - رابعاً شیعون کو تو آپ نی ایک ٹوٹا پھوٹا جواب اس حدیث عیون
سی دیا مگر اپنی بزرگونکو کیا جواب دیجیئےگا جو انحصار لقب صدیق دنیا مین تین ہی مین کرتی ہے جس سی بھی
صدیقی حضرت ابوبکر کذب ہوی جاتی ہین خامساً حدیث عیون اخبار احادیث ہی تو شیعون پر حجت نہین
ہوسکتی سنیون کی طرفسے چار یارونکو یہ پانچ جواب کافی ہین اب زیادہ کون لکھی **قولہ** تیسری دلیل
یہ امر قابل دیکھنی کے ہے **اقول** ہان قابل دیکھنی کے ہے اسلیئے کہ حماقت مستدل کی پوری دلیل ہی
کتاب منہج المقال کتب رجال سی ہی نہ کتب احادیث سی اور حدیث اوسکے اخبار احاد سی ہی جو اعتقاد
مین بکار آمد نہین اور فی المآل مطابق حدیث صحیح ترمذی ہی کہ جناب رسولخدا نی فرمایا کہ **ان الجنۃ
لتشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان** یعنی جنت ان تین بزرگوارون
کی مشتاق ہی پس بنا بر اس حدیث کے ظاہر ہی کہ ثلثہ اہلسنت دیگر اور ثلثہ اہل جنت دیگر ہین
اب منافقین امت نہ از تعریفین جھوٹی اور نہ از صفتین جعلی ثلثہ اہلسنت کی بناوین مگر جنت مشتاق
صاحبان صفات اصلی ہی نہ مشتاق اصحاب صفات جعلی بلکہ مشتاق اونکی نار ہی جو مصداق بئس القرار
پس اگر صدیق و فاروق اور امثال اسکی اونکی صفات اصلی سے ہوتا تو ضرور تھا کہ جنت
اونہین کی مشتاق ہوتی بالجملہ قائلین قول قبل وہین منافقین سی ہین جنہون نی حضرات ثلثہ کو بعد رسول اللہ
خلیفہ رسول بنایا تھا پھر اونکا کسی بہانہ کو صدیق اور کسی بہانہ کو فاروق بنانا کب معرض اعتبار

مین ہی اور کیونکر شیعون پر حجت ہوسکتا ہی حضرت خاطب کو لازم تہا کہ اول تو اس حدیث کو ثابت کرتے ثانیا قائل
قیل کا غیر مجہول الاحوال والحسب والنسب ہونا ثالثا موثق ہونا رابعا مقبول ہونا اوسکا علماء شیعہ کے نزدیک
ثابت کرلیتا تب استدلال کرتا اوس وقت ہم اس حدیث کو بعد ثابت ہونے صحت کے عقلا ونقلا ہونیکے
ماؤل بتاویل صحیح اور تصحیح وغیرہ کرتے بہرکیف بڑی تعجب کی بات ہی کہ قول قائل قیل ذکر غاریت
یار غار ہی کہ ہر چند سنیون کے لیئے مایۂ افتخار ہی مگر شیعون کی نزدیک موجب عار و شنار ہی
سے بس کن حدیث غار کہ عار است نزد عقل ٭ آن حسن و بیزاری شیخ معمر ہو اور جلد اول مین
تحت آیۂ غار گزر چکا ہی کہ ثانی اثنین مثل ثالث ثلثہ کے بمعنی احد الاثنین واحد الثلثہ کے ہی اور
اسمین کوئی تعریف نہین ہی اسلیئے کہ ہر حق و باطل اور ہر پاک و ناپاک ملکر احد الاثنین کہلاتی ہین اور
ایک خدائی برحق اور دو خدایان باطل ملکر ثالث ثلثہ بنجاتی ہین علاوہ برین قرآن مین تو خدا نے
اپنے پیغمبر کو ثانی اثنین فرمایا ہی حضرت ابوبکر کو کس جگہ سے ثانی اثنین بنایا ہی و قدم مفصلاً
فی آیۃ الغار فتذکر اور جب ہمنے کتب اہلسنت سی ثابت کر دیا کہ جناب رسولخدا نے انحصار صدیقیت
تین ہی شخصون مین کیا کہ ابوبکر اوس سی خارج ہین اور جناب امیر نے بھی تخصیص اپنی ہی صدیق ہونیکی
کی کہ پیش از ابوبکر ایمان لائے اور سات برس سب سی پہلی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو سوا میری مدعی
صدیقیت ہی وہ کاذب ہی پس جب قول جناب رسولخدا اور قول جناب امیر سے کاذب ہونا
ابوبکر کا ثابت ہوا پھر قول ہی کسی مجہول النسب کے اونکا صدیق ہونا ثابت نہین ہوسکتا ہی قولہ
امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق اقول یہ روایت بھی اخبار احاد سے ہے کہ شیعونکے
بکار آمد نہین ہی اور کسی طرح شیعو نپر حجت نہین ہوسکتی اور اگر مان لیجاوی تو ضرور ہے کہ
محمول بر تقیہ ہو اور اسکی مقتضائی حال سی محمول بر تقیہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ ابوبکر و عمر تیمی
و عدوی جو ارذل قبائل قریش سے ہین کونسی عالی خاندانی و عالی نسبی رکھتی تھی کہ جنسی منتسب
ہونیمین کوئی شخص فخر و مباہات کرے پس اسکا محمول بر تقیہ ہی اور اون اشقیا سے جو معتقد حسن و خوبی
ثلثہ تھی قولہ حضرت امیر فرماتی ہین کہ ذکر نا معہ اقول جناب والا ہماری پاس احتجاج کے دو نسخہ ایک

چھاپہ طہران اور دوسرا قلمی موجود ہی دونون الا[illegible] و صدیق شہید [illegible] بقسمیہ صفت
صدیق ہی اور مصداق صفت و موصوف [illegible] کو دیکھ
بلکہ [illegible] کہ شہید و صدیق ایک ہی شخص [illegible] تو صدیق [illegible] نقل القول
اگر و او [illegible] تو صفت بقیہ [illegible] حدیث مین
نام و نشان ابوبکر [illegible] بہت نہین [illegible] بیان پر
لفظ کنا مثل کنا لحکم [illegible] تفسیر [illegible] صدیق
و شہید ہوی اور اگر [illegible] بخاطر تحریف [illegible] لیا جاوی تو کیون یہ
جائز ہی کہ ساتھ جناب امیر ع کے [illegible] ہوون اور یہ جو فرمایا کہ دیکھنے کتب شیعہ سی
ظاہر ہی کہ ابوبکر [illegible] اسکا [illegible] کی ایسی [illegible] جھوٹ کے منھ مین ساری دنیا کا
گوہ اگر سچی تھی تو کسی کتاب معتبر [illegible] قولہ اسکی تفسیر مین علامہ موصوف لکھتا ہی
اقول علامہ موصوف نے اس مقام پہ چھ قول سنیون کے نقل کیے جیسا کہ اونکی عادت ہی کہ پہلی
کل اقوال سنیان کو نقل فرماتی ہین اور اوسپر رد و قدح نہین کرتے اور آخر مین جو ائمہ طاہرین ع
سی منقول ہوا اوسکو بیان کرتی ہین کہ وہی قول مقبول اونکا ہوتا ہی اور باقی اقوال سب مردود
پس پہلا قول یہ ہی کہ مراد الذی جاء سی محمد ہین اور بالصدق سی مراد قران ہی اور صدق بہ سے
کل مومنین مراد ہین یہ قول ابن زید و قتادہ و مقاتل مفسران سنیان کا ہے دوسرا قول یہ ہے
الذی جاء جبرئیل اور بالصدق قران و صدق بہ محمد ہین یہ قول سدی مفسر سنیان کا ہی تیسرا قول
یہ ہی کہ الذی جاء محمد ہین اور بالصدق لا الہ الا اللہ ہی و صدق بہ بھی محمد ہین یہ قول ابن عباس کا ہی
چوتھا قول جاء بالصدق رسول اللہ و صدق بہ ابوبکر یہ قول ابی العالیہ اور کلبی مفسر سنیان کا ہی
پانچوان قول الذی جاء بالصدق کل انبیا ہین اور صدق بہ اونکی اتباع ہین یہ قول عطا اور ربیع
مفسر سنیان کا ہی چھٹا قول الذی جاء بالصدق محمد ہین اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہین
یہ قول مجاہد اور ضحاک کا ہی مفسر سنیان سی اور یہی قول ائمہ آل محمد کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین انتہی

تحصیل کلام اس بیان سے مثل صبح صادق روشن ہو گیا کہ علامہ موصوف نے نقل قول سفیان کیا ہے بمضمون نقل کفر کفر نباشد نہ یہ کہ اسکو قبول کیا ہے تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ شیعوں پر اپنے بزرگوار ونکے قول سے استدلال کرتے ہیں اور ہرگز نہیں سمجھتے کہ اس استدلال بیجا سے شیعہ تو بھلا ہمکو برا بھلا کہتے ہیں کہ ہماری لغویت سمجھتے ہیں مگر کوئی سنی بھی اگر اصل کتاب میں دیکھ لیگا کہ یہ قول تو ہمارے ہی مفسرین کا ہے تو حضرت مخاطب کو کیا کہیگا انکی بے غیرتی ہے کہ نہ اپنوں سے ڈرتے ہیں نہ غیروں سے ڈرتے ہیں جو کچھ منہ میں آتا ہے بکتے ہیں مخاطب کا استدلال بیجا تو بخوبی ظاہر ہو گیا اب ہمارا استدلال بیجا سنو کہ ہم مخاطب کے تقریر کو ادسپر منقلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر چند صدیقیت جناب امیر کا اور کذب ہونا ابو بکر کا ہر چند ہمنے احادیث سنیہ سے بخوبی ثابت کیا لیکن اگر کوئی سنی متعصب کہے کہ ان احادیث سے خاطر خواہ اطمینان نہیں ہوتا اگر خدا کی کتاب سے جناب امیر علیہ السلام کی صدیقیت جناب کا ہونا ثابت کر دیا جائے تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب کی بھی خاطر جمعی ہمارا یقین کرتے اور اوسکی لیطمئن قلبی کے کہنے پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سے بتصدیق مفسرین سنیہ کرتے ہیں واضح ہو کہ مجاہد ایسے غازی مرد اور ضحاک تازی ایسے مفسرین میں فرد جو نہایت معتبرین مفسرین اہلسنت سے ہیں وہ تفسیر آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ میں لکھتے ہیں کہ الذی جاء بالصدق محمد ہیں اور صدق بہ امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں نہ عمر ہیں اور نہ ابو بکر ہیں والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات سنیہ جناب امیر کو صدیق نہ کہیں اور باوجود موجود ہونے اونکی صدیقیت کے خدا کی کتاب میں اور رسول کے کلام میں اور امام کے قول میں اونکی صدیقیت کے تصدیق نہ کریں اور ابو بکر کذب کو صدیق صدیق پکاری جائیں تو خدا اونکو اور اونکی صدیق کو فی الدنیا والآخرۃ کاذب و دروغگو اور جھوٹھونکو سیاہ رو کرے اب ہمارے اس تقریر منقلب کا جواب حضرات اہلسنت جز اسکے کہ سر جھکائیں اور بغلیں جھانکیں کیا دیسکتے ہیں اور اگر کوئی صاحب حوصلہ جواب لکھتے ہوں تو بسم اللہ تشریف لائیں اور مرد ونکی طرح قدم آگے بڑھائیں اور اپنی حضرات ثلثہ کیطرح پیچھا نہ دکھائیں ۔ ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گو ہمنے تا بند مرادان از عدو ہے مردانگی سے بہت دور ہے نانی کے نام روتا اور واغوثاہ واغوثاہ کی فریاد کرنا اپنی زور بازو پر لڑے جھگڑو اگر مرد ہو ہتیار پکڑو ۔ بیت ۔ بیا تا بگردیم میدان خوش است ٭ عنان در عنان بہر مردان خوش است

بیا تا گرد یتیم بازی کنیم + بر دفع غمی چاره سازی کنیم + الحمد للہ الذی وفقنی بالظفر الی ہذا المقام و بیدہ ازمۃ الاختتام

تمام شد

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ بجواب آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خان صاحب جلد ثانی رمی الجمرات متضمن ہر دو احادیث فضائل صحابہ تصنیف جناب مغفرت مآب ملکی آداب عمدۃ المتکلمین المتعصب نفسے حامیۃ الدین حاوی الفضائل و المناقب جناب آقا خادم حسین صاحب ساکن حسین گنج کہ ہر فقرہ اس مجموعہ کا قلوب شیعہ کے لیے مرہم اور ہر لفظ اسکی مد مقابل کیواسطے خنجر دو دم ہی ان ایام برکات انضمام میں کہ ماہ ذیحجہ اور ہنگام عید غدیر ہی اختتام کو پہونچی انشاء اللہ جلد ثالث بھی اسکی متعلق بمبحث ام کلثوم عنقریب مطبوع ہوکر مد انظار مومنین اخیار ہوا چاہتی ہی —

غلطنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥	٨	دست	وست
٧	٢	تصیاس	بقیاس
ایضاً	٨	دہداتی	دراتی
٩	١٨	خلاقت	خلافت
١٠	١١	ملف	بلقب
ایضاً	١٣	السنت	اہلسنت
ایضاً	١٧	للیام	لللیام
١١	١٩	دنیا ہی نظر	دنیا سے
ایضاً	٢٠	اہلسنت	اہلسنت نظر
١٢	١	زایدہ	زائیدہ
ایضاً	١٠	عباس علی	عباس و علی
١٣	٨	منہاج	منہاج میں
١٤	٧	سا ناہی	سنا یاہی اور
١٥	٨	رسوای	رسوای و
ایضاً	١١	الثقا	الثقال
١٦	٢٠	بنغل	نقل
١٨	١٤	اعتماد	اعتقاد
٢٧	٨	سے	سے تیری
٣٢	١١	غایۃ الامر	غایۃ الامریۃ
٣٣	٢	لدرر	الدرر
٣٤	٣	خلافت سب کر	خلافت ابوبکر بہت
٣٥	٤	ایسا کرزا	ایسا پہونچا
ایضاً	١٤	مشابہ یعسی	مشابہ لعیسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۹	او	اور	۱۲۱	۱۰	اسماد	استیثام
۳۸	۱	بجلاکت	بہلاکت	۲	۱۱	لکذب	الکذب
۳۹	۱۹	لس کس	بس کسی	۱۲۳	۱۵	العلماء الیھا	للعلماء
۴۱	۷	حب	جب	۱۲۵	۱	ثلثة	ثلثة مین
۴۴	۱۱	محکم	محکماً	//	۵	سل	عنك
۴۹	۳	شیعون	شیعون کو	۱۲۶	۱۸	ے لئی	کے لئی
۵۶	۸	نحش	شنیعین	۱۳۱	۷	بالکل	الکل
ایضاً	۱۵	سہر	شہر	//	۱۷	مصداق	مصدق
[illegible]	۱۶	اکسی	الیسی	۱۳۳	۲۱	شہ	شبہ
۷۴	۹	ینمگی کی	پندگی	//	//	زودہ	زدودہ
۷۶	۳	فیجبی	فیجبی	۱۳۴	۵	ماشاء کے	ماشاء
ایضاً	۴	فیبعضی	فیبغضی	//	۷	منقو	منقول
۷۷	۹	معنی	معی	۱۴۸	۱۳	جوحب	جوموجب
ایضاً	۱۳	حضرت	حضر	۱۶۰	۷	سواسطی	اسواسطے
۷۹	۲	مرحوا	صرحوا	۱۶۳	۲۰	کہ دما	کردیا
۹۵	۷	علی	علی وفاطمہ	۱۶۴	۱۰	راگھا	رہاگیا
ایضاً	۱۴	محرس	محسوس	۱۶۷	۲۰	للمخالف	المخالف
ایضاً	//	مسند	مسندالیہ	۱۶۸	۱۷	سعنی	مانع
[illegible]	[illegible]	مکرہ	مگر	//	//	الملب	اہلسنت
[illegible]	[illegible]	بالفیہا	بالفتیا	۱۷۰	۳	سلمی	اسلمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۳	لسنی	کسنی
۱۷۲	″	الصنم	لصنم
″	۶	اوّل	اولؔ
۱۷۹	۲	نے	سے
۱۹۰	۱	افراقضی	افرا افضی
″	۸	سر	بہتر
″	″	عمر	عمر سے
۱۹۱	۱۰	سے	جیسے
۱۹۲	۱۷	احادیث وصحاح	احادیث صحاح
۱۹۳	۵	ضاسہ	صاحبہ
۱۹۷	۱۳	اور زنے	اور بہی
″	۲۱	اور رندہون	اور اندہون
۱۸۸	۷	نماند	نماید
۱۹۵	۴	اہل بیت	اہل بعیت
″	۹	الست	اہل بعیت
۱۹۷	۱۵	کیونکر	کیون
۲۰۳	۱۲	سبب	سب
۲۰۴	۱۴	اوّل	اولؔ
۲۰۶	۸	اوّل	اولؔ
۲۰۷	۱۳	ہوسکیں	ہوسکتین
۲۴۰	۵	اورگوبظاہر	اوربظاہر
۲۴۱	۲۱	شوقی	شوقی تو
۲۴۴	۵	تشکیب	وتشکیب
۲۵۶	۴	ذکہنی	کہنی
۲۵۷	۱۲	اقصدیق	صدیق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱	وہ تصدیق	ابوبکر صدیق
″	۲۱	تومان	تو ایمان
۲۶۰	۶	نہین آتا	نہین نظر آتا
″	۹	متضادین	متضادین اکثر
″	۲۰	باجماع	باجماع
۲۶۲	۳	عمر	غیر
۲۶۳	۱	موت	بثبوت
۲۶۷	۶	سلطان	سلاطین
″	۱۱	پہر	پہر حکم جہاد حرام ہوگیا
۲۶۹	۱۴	الاصول سی	الاصول
۲۷۰	۲	افساد	اثاد
۲۷۷	۱۹	ملائم	ملاحم
۲۷۹	۱۱	لی	کی
″	″	بلفسر	بتفسیر
″	۱۴	والحر	والخبیر
۲۸۱	۱۱	محمد عیسی	محمد عیسی
″	۱۲	بیخ دین	بیخ دین
۲۸۴	۵	بوالموسی لی	بوالموسی کی
۲۸۵	۴	صحابی صحابی	اصحابی اصحابی
۲۸۷	۱۳	مشق	عشق
۲۸۸	۱۳	بلکہ نام	بلکہ نامرد
۲۸۹	۳	موصوع	موضوع
۲۹۱	۱۵	جوبات	جواب
۲۹۲	۱۹	کرتیوتے	کرنیوالی
″	۷	نے کسی	سننے کی کسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۲۰	اوتلی	اذنگی
۲۹۶	۱۳	اصحاح	صحاح
〃	۱۴	محنت	محبت
۲۹۹	۱۲	للیسری فاما	للیسری واما
۳۰۰	۴	تحث	بحث
۳۰۴	۱۵	علی	علیؔ
۳۰۵	۵	سواوسی	بسوداے
〃	۲۱	روی ان	روی عن
۳۰۶	۱۷	فرمانہ	فرمائی
۳۰۸	۱۹	معتبر	معبّر
۳۱۳	۲	صحیح المسلم	صحیح المسلم
۳۱۵	۹	کھدااور مدہ	کھڈہ اور مڈہ
〃	۱۵	صحابۃ	الصحابۃ
۳۱۷	۲۰	اشتقامت	استقامت
۳۱۹	۲	کیا جاوے	لیا جاوے
〃	۳	کما فی الیضاح	کما قال فی الیضاح
۳۲۱	۲	امامہ	ایامہ
〃	۱۲	وحلہ	وقتلہ
۳۲۲	۲۰	الحاو	المملو
۳۲۳	۱	الموعد	الوقت
〃	〃	ذلب	ذاہب
۳۲۶	۹	سیاواسے	پہنچاوے
〃	۱۱	دراسی	بتراہی
۳۲۷	۷	نص	تنقل
۳۲۸	۱۲	اشلمی	لنظلمہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۹	۲	لصلی	وصلی
۳۳۲	۲۱	وجوود	وجوہ
۳۳۳	۲	مین	مین ہی
۳۳۶	۱۵	الی	آلی
۳۴۲	۹	فرجب	فرجت
۳۴۴	۱۳	کھرکھرہٹ	کھرکھراہٹ
〃	۲۰	ہی	بھی
۳۴۵	۳	سے	قرآنی
〃	۲۱	ثانی کو	ثانی کا
۳۴۸	۹	رناوالے	زیادتی
۳۵۱	۵	انا قالت	-
〃	۱۸	حرامہ	حرملۃ
۳۵۲	۳	نوکھی	کنٹھی
〃	۴	کلرہارے	کلڑہارے
〃	۵	مین کرتا	مین بسر کرتا
۳۵۴	۱۶	سحصر	تشخصی
۳۵۵	۱۴	اختیار	واختبار
۳۵۷	۲۰	وکان	ولوکان
۳۵۸	۱۶	مذکورہی	مذکورسے
۳۵۹	۳	کفر	بالکفر
۳۶۰	۱۸	مدلح	مدائح
۳۶۱	۹	عتاب بہ	عتاب
〃	۱۰	رار	پرارز
〃	۱۴	سے	سا
۳۶۲	〃	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶۴	۸	برومن	پرومین
〃	۲۰	ازرہر	اززہر
〃	۲۱	بہا	رہا
۳۶۵	۹	ماب	حباب
۳۶۶	۴	چوشہ چوسعد	چوشہ چوخورشید
۳۶۷	۲۰	سنی طلاق	سنی تعلیق طلاق
〃	〃	صحص	صحیحین
〃	۱۳	نقل	نقل ہے
〃	۱۷	جانبکی	جانبنکی
۳۶۹	۲۰	سوررکے	سوررہی
۳۷۶	۱۲	نکارر	عذر
۳۷۹	۷	تہ ور	تصور
〃	۲۰	مزبلی	مزبلہ پر
۳۸۲	۱۲	اسہ	البتہ
〃	۱۹	ارمان ہین	ارمان ہے
۳۸۴	۸	مداخلت مار	مداخلت تام
۳۸۵	۲	اگر باب	اگر حباب
〃	۱۰	راد ہارکشن	راد ہاکشن
۳۸۸	۴	اماسعہ اماسعہ	اماشبہت اماشبہت
〃	۵	الی	الیٰ
۳۹۴	۹	میرم	بین خدام
۳۹۶	۱۷	مناب	مناصب
۳۹۷	۲۱	کرد بنا	کر دینا
۳۹۸	۶	مدہاکیا	بیٹھا کھولیا
〃	۳	کودنی لے	کودنے لگے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۸	۱۸	کھوتی	کھوتی ہین
۳۹۹	۲۱	عصمت	عظمت
۴۰۰	۱	برکت سے کا	برکت کا
۴۰۳	۶	افواہ ثلمہ	افواہ ثلمۃ
۴۰۴	۱۳	پہاڑونیا	پہاڑون
〃	۲۰	جیسے	قولہ جیسے
〃	〃	نہین	اقول نہین
〃	۲۱	لزت	لذت
۴۰۵	۵	حواسا سے	خواہشہاے
۴۰۷	۴	توکری	توجہ کرے
〃	۱۴	لقمنی	یالقمنی
〃	۱۸	اعلموا	مثل اعلموا
〃	۲۰	نہین صرح	صرح
۴۰۷	۱۸	زنان	زنا
۴۰۸	۵	رمان	زنا
۴۱۰	۱	کرتی	نکرتی
۴۱۴	۱۸	اونکو	اونکی
〃	۱۹	اسے	اسلئے
〃	۲۰	کو	کہ
〃	〃	ار	امر
〃	〃	مالی	باقی
۴۱۵	۱	موحم	توختم
۴۱۳	۱۶	[illegible]	[illegible]
۴۱۳	۱	[illegible]	[illegible]
〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۴	۱۹	سلاطنت	نہ سلطنت	۵۰۳	۶	خود ہی	خود
۴۱۵	۱۰	تجربا	تجربۂ	۵۰۴	۱۰	کہسلو ہیرگئے	پہر کہیلوگے
〃	۱۵	الصمیر	زالصمیر	۵۰۵	۱۸	بورہی	بوج
〃	۲۱	مقاصد رکھسب	مقاسا ر بسبب	۵۰۶	〃	لمعانی	الثانی
۴۱۷	۱۶	کیا ہی	لیا ہے	〃	۴	ہواسہ	ہنواسیہ
۴۱۹	۱۲	مقبولیت	مقتولیت	۵۰۸	۲	ظلم	اظلم
〃	۱۴	گنگوری	لنگوری	۵۱۱	۸	ہوا خواہ	ہوا خواہون
۴۳۸	۱۲	اوکورا	اونکا برا	۵۱۵	۱۱	لیا	کیا
۴۴۲	۶	اور بات	اور یہ بات	〃	۱۲	تشتہا لسسہ	تشتبہا بسبہ
〃	۷	روہ	زد	〃	۱۴	آیندہ	بندہ
۴۴۶	۳	محبت	بحبت	〃	۱۷	دخل	اودخل
۴۵۱	۲۱	موقوفی	بیوقوفی	〃	۱۸	اسسہ	اشبہ
۴۵۳	۱۷	اوسلوسکارے	اوسکو مکاری	۵۱۶	۴	ہ	کا
۴۵۶	۲۰	ل	گ	۵۲۱	۱۴	کی نصیحت	کی سنت
۴۶۴	۱۳	بمعنی	یہ معنی	۵۲۲	۶	ضرعتہا	ضرعیہا
۴۶۵	〃	ونکو	وکیون	۵۲۴	۱۶	سفعہ	سیفہ
۴۷۵	۲۰	گا	کرسکے	۵۲۶	۱۳	اسطرادا	استطرادا
۴۷۷	۵	من ہی	مین نہین	۵۲۷	۴	سبائی	سیاقی
۴۸۳	۴	سرکروہ	سرگروہ	۵۳۶	۶	بوافق	توافق
۴۸۸	۳	کی اونکی سامنی	کی سامنے	۵۳۷	۱۷	شیعہ	سنیہ
۴۸۹	۶	بجتہ	بغتۃ	۵۴۲	۳	روایت	رائیت
۴۹۰	۱۲	اللہ	الہ	۵۴۴	۲۰	طائل	لاطائل
〃	۱۶	آدمی	آرہی	〃	〃	نکلیگی	نہ نکلیگی
〃	۲۱	العبادہ	بعبادۃ	〃	۵	سطرح	اسطرح
۴۹۶	۱	بعض	بغض	〃	۶	وو	وہ
۴۹۸	۱۴	کیا لیا	کیا	۵۶۴	۳	صصدق	صدق
۵۰۰	۲	بوجہ دکھوکھہ	بوجہ دہوکہہ	۵۶۱	۱۳	اعدای	اعضاے
۵۰۱	۲	اصحاب	اصحابہ	۵۶۳	۱۸	وایمان	ایمان

۱۳۱۱ھ

اشتہار

یہ کتاب بغرض تحفظ عوام شیعہ از فریب مخالفین لکھی گئی ہی از راہ مہربانی
اہلسنت اسی ملاحظہ نکرین اور حق تصنیف بھی اسکا محفوظ ہی کوئی صاحب بلا مطلع
کئے ہمکو اسکی طبع کا ارادہ نفرمائین جلد سوم بھی اسکی متعلق بحث عقد ام کلثوم
زیر طبع ہی جو بزرگوار جلد اول یا اس جلد ثانی یا جلد ثالث کے طالب ہون درخواست
اپنی بنام مشتہر ارسال فرمائین اور اس کتاب کو جلد جلد خرید لین کیونکہ کل تین سو نسخہ
اس کتاب کے چھپی ہین اور بہت ہی کم ہین شرح قیمت جلد اول بلا محصول عہ شرح قیمت
جلد ثانی مع محصول عہ بلا محصول عہ تاجران کتب کو بشرطیکہ (۱۲) نسخے
خرید فرمائین اور قیمت نقد دین بحساب ۸ آنہ فی نسخہ عہ اور شرح قیمت جلد
ثالث اگر قیمت قبل طبع ارسال فرمائین بلا محصول آٹھ آنہ

المشتہر

سید عباد حسین ساکن لکھنؤ محلہ ... مکان نواب جعفر حسین خان صاحب